وحی منظوم
منظومہ
سیماب اکبرآبادی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وحیِ منظوم

ترجمہ

قرآن مرقوم سے معانی و مفہوم

منظومہ

علامہ سیماب اکبرآبادی (مرحوم)

فرید بُک ڈپو (پرائیویٹ) لمیٹڈ

۴۲۲ مٹیا محل اردو مارکیٹ جامع مسجد دھلی ۱۱۰۰۰۶

فون آفس: 23265406, 23279998 رھائش: 23262486

ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ
یہ وہ کتاب ہے جس کی صداقت میں کوئی کلام نہیں

تہدیہ
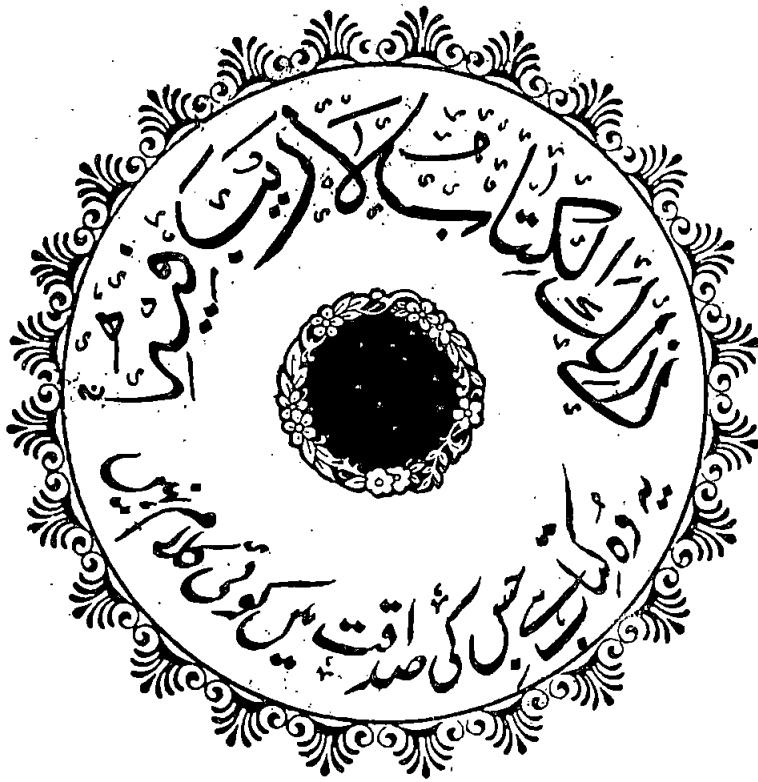
سیّد المرسلین خاتم النبیین شمس العارفین سراج السالکین رحمۃ للعالمین رسولِ مجتبیٰ
خیر الوریٰ نبیِ مصطفیٰ، صاحبِ لولاکَ لما، فلک بارگاہ، رسالت پناہ

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ

صلی اللہ علیہ وسلم کی حضورِ نوازش دستور میں

جن پر عرب کی فصیح و بلیغ زبان میں قرآن نازل ہوا جس کا ہر صفحہ دفترِ رحمت ہر آیت ایک بشارت ہر لفظ صحیفۂ موعظت ہر حرف سرمایۂ خیر و برکت اور ہر نقطہ آفتابِ ہدایت ہے، اور جن کے سوا اس تہدیہ کا تمام کائناتِ عالم میں اور
کوئی مستحق نہیں

قرآنہ برهاننا نسخ ادیانٍ مضت
اذ جاءنا احکامہ کل الصحف صار العدم

اللّٰھم صلِّ علیٰ سیّدنا و مولینا محمّد و علیٰ آلہ و اصحابہ بعدد الحروف و الالفاظ و النقاط و الاعراب القرآن الحکیم
وسلّم تسلیماً کثیراً کثیراً ۝

سیماب الصدیقی الوارثی اکبرآبادی عفی عنہ

۲۳ شعبان المعظم ۱۳۶۵ھ

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ ۝٢ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝٣
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝٤
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝٥ صِرَاطَ
الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۵
غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ
وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝٧

(۱) سُورۂ فاتحہ[۱]

یہ سُورۃ مکہ معظمہ میں نازل ہُوئی اِس میں سات آیتیں اور ایک رکوع ہے

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)
جو بڑا ہی رحم والا ہے، نہایت مہرباں ۞

ہیں سزاوارِ خدائے (پاک) ساری خوبیاں
(جو ہے) ربّ سارے[۲] جہانوں کا ۞ رحیم و مہرباں ۞
ہے وُہی انصاف کے دن کا بھی مالک (بے گماں) ۞
(یا الٰہی) ہم فقط کرتے ہیں تیری بندگی
اور ہوتے ہیں تجھی سے طالبِ امداد بھی ۞
(یا الٰہی) ہم کو سیدھے راستے پر تُو چلا ۞
اُن کا رستہ، جن پر انعام (و کرم) تیرا ہوا ۞
راستہ اُن کا نہیں، جن پر غضب (کی) ہے (نگاہ)
اور نہ اُن کا راستہ، جو ہو گئے گُم کردہ راہ ۞

ع ۱

[۱] اِس سورۃ کے دوسرے نام یہ ہیں: فاتحۃ الکتاب، اُم الکتاب، اُم القرآن، سبع مثانی، وافیہ، کافیہ، سُورۃ کنز، سُورۃ شفا، سُورۃ اساس، الحمد، الشکر، سُورۃ الصلوٰۃ وغیرہ پچیس نام ہیں۔

[۲] "عالمین" عالم کی جمع ہے جس سے عام طور پر "دو جہان" مراد لئے جاتے ہیں یعنی عالمِ سفلی اور عالمِ اعلیٰ، لیکن یہ تثنیہ کا صیغہ نہیں ہے۔ اور نہ جہان صرف دو ہیں یہ جدید تحقیق کا فیصلہ یہ ہے کہ ان دو جہانوں کے علاوہ لاتعداد جہان اور بھی ہیں پہلے فلسفہ کہتا تھا کہ کائنات آسمانوں میں بند ہے۔ پھر تحقیق سے معلوم ہوا کہ آسمان کے نیچے آگ کا کرّہ ہے، پھر ہوا کا، پھر پانی کا پھر مٹی کا اور ان تمام کُروں اور آفتاب و مہتاب اور ستاروں کو نواں آسمان گھیرے ہوتے ہے، اس کے بعد اہلِ فلسفہ نے تحقیق مزید کی تو معلوم ہوا کہ وسعت کائنات کا اندازہ لگایا ہی نہیں جا سکتا، جو کچھ ہمارے سامنے ہے وہ صرف ہمارے ایک آفتاب کا نظام ہے اور یہ بہت دُور جو ثوابت اور سیارے نظر آتے ہیں ان میں سے ہر ایک اپنی جگہ ایک آفتاب ہے اور ہر آفتاب کے گرد اسی طرح چاند تارے اور دُوسرے مستقل کُرے اور نظام ہیں۔ اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ کائنات کی وسعت کس قدر لامحدود ہے۔ اور "عالمین" کے معنی کتنے جہانوں کے لئے جا سکتے ہیں۔

سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ مِائَتَانِ وَسِتٌّ وَثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَاَرْبَعُوْنَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ﴿١﴾ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛۚ فِيْهِ ۛۚ
هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٢﴾ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ
بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا
رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿٣﴾ وَالَّذِيْنَ
يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ
اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ
هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿٤﴾

(۲) سُورۂ بقرہ[1]

یہ سُورۃ مدینہ منوّرہ میں نازل ہوئی اِس میں ۲۸۶ آیتیں اور چالیس رکوع ہیں

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغاز (بیاں)
جو بڑا ہی رحم والا ہے، نہایت مہرباں ؆

(الٓمّٓ)[2]

جس میں کوئی شک نہیں ؕ (بے شک) یہی ہے وہ کتاب
رہنما پرہیزگاروں کی ؕ (کہ وہ ہوں راہ یاب)
غیب پر جن کو یقیں ہے اور جو پڑھتے ہیں نماز
خرچ کرتے ہیں ہمارے رزق سے (جو پاک باز) ؆
تم سے پہلے، اور تم پر اب جو (کچھ) نازل ہوا
لائے ایماں اُس پہ، عقبیٰ پر یقیں بھی کر لیا ؆

[1] یہ سورۃ ہجرت کے بعد ۲ھ میں بمقام مدینہ منورہ نازل ہوئی اس کا اکثر حصہ جنگِ بدر سے پہلے کا ہے، بعض آیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری عمر میں نازل ہوئی تھیں۔

[2] یہ حروف مقطعات میں سے ہے قرآن مجید میں حروف مقطعات تیس جگہ سورتوں کی ابتدا میں آئے ہیں کہتے ہیں کہ ان کے معنی اور ان کا مفہوم خدا اور رسولِ خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا شمس العلماء حضرت خواجہ حسن نظامی دہلوی اپنی کتاب "اسرارِ اسم اعظم" میں لکھتے ہیں کہ اللہ کے اسم اعظم کی وہ سب تجلیاں حروفِ مقطعات میں مخفی کی گئی ہیں جن کا تعلق کائنات اور کائنات کے جانداروں سے ہے۔

حروفِ مقطعات چودہ ہیں ان چودہ حروف کو کہیں ایک جگہ، کہیں دو جگہ، کہیں تین جگہ، کہیں چار جگہ اور کہیں پانچ جگہ بیان کیا ہے، ان حروف میں الف اور میم اسم ذات اللہ اور اسم محمد رسول اللہ سے تعلق رکھتے ہیں باقی تمام حروف اسمائے صفات کا اشارہ کرتے ہیں، لیکن بعض علمائے تصوف پر حروفِ مقطعات کے اسرار دیگر منکشف ہوئے، جہاں جہاں حروفِ مقطعات قرآن مجید میں آئے ہیں ہم اپنے ترجمہ میں وہاں اُن کا ذکر کریں گے، "الٓمّٓ" کے متعلق مکاشفہ یہ ہے کہ اس میں الف "انا" کا ہے لام "اللہ" کا ہے۔ اور میم "اعلم" کی ہے یہ سب مل کر "انا اللہ اعلم" ہوا جس کا ترجمہ یہ ہوا کہ "میں اللہ ہوں اور میں ہی سب کچھ جانتا ہوں" اس کے بعد سورۂ بقرہ شروع ہوتی ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

أُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٥﴾ إِنَّ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا
يُؤْمِنُوْنَ ﴿٦﴾ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ۖ وَعَلٰٓى
أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۖ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٧﴾ وَمِنَ النَّاسِ
مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨﴾
يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا يَخْدَعُوْنَ إِلَّآ أَنْفُسَهُمْ
وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٩﴾ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ
عَذَابٌ أَلِيْمٌ ۢ ۙ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿١٠﴾ وَإِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا
فِي الْأَرْضِ ۙ قَالُوْٓا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ﴿١١﴾ أَلَآ إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ
وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٢﴾ وَإِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ
قَالُوْٓا أَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ۗ أَلَآ إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ
لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٣﴾ وَإِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَإِذَا خَلَوْا
إِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا إِنَّا مَعَكُمْ ۙ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴿١٤﴾ اَللّٰهُ
يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿١٥﴾ أُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ۠ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا
كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿١٦﴾ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ
أَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِيْ
ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ﴿١٧﴾ صُمٌّ ۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿١٨﴾

منکرین کا حال

اپنے رب کی دی ہوئی راہِ ہُدا پر ہیں یہی، پائیں گے اپنی مرادیں (قوم بہتر ہیں یہی) ؁
اور جو منکر ہیں تمھارا وہ نہ مانیں گے کہا ہو نہ ہو تخویف، لائیں گے نہ ایماں (بے حیا) ؁
مُہر کر دی ہے خدا نے اُن کے گوش و قلب پر (کر دیا اندھا اُنہیں) آنکھوں پہ پردے ڈال کر ۶
ہے اُنھیں کے واسطے (آخر) عذابِ سخت تر ؁

ع ۱

منافقوں اور فاسقوں کے متعلق

بعض ایسے ہیں، جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور روزِ آخرت پر لاتے ہیں ایماں مگر
فی الحقیقت وہ نہیں لائے ہیں ایماں (ہیں نڈر) ؁
مومنوں سے اور خدا سے کرتے ہیں دھوکا (وہ کیا) یہ نہیں اُن کو خبر، دھوکے میں خود ہیں مبتلا ؁
تھا مرض اُن کے دِلوں میں کُفر کا جو لا دوا، اِس لیے اللہ نے دی اُن کی بیماری بڑھا
چُونکہ وہ جھوٹے ہیں، جھُوٹا اُن کا ہر کردار ہے اِس لیے اُن پر عذابِ سخت، (دُکھ کی مار ہے) ؁
اُن سے جب کہتے ہیں، دنیا میں نہ پھیلاؤ فساد وہ یہ کہتے ہیں کہ ہے اِصلاح اپنی تو مراد
ہوشیار اِن سے! کہ یہ مفسد ہیں (فِتنہ ساز ہیں) اور سمجھتے ہی نہیں (نا آشنائے راز ہیں) ؁
جب یہ کہیئے لاؤ ایماں اور لوگوں کی طرح، کہتے ہیں کیا لائیں ایماں بے وقوفوں کی طرح؟
ہوشیار ان سے! کہ ہیں یہ لوگ خود ہی بے وقوف کچھ وقوف ان کو نہیں (اور بن رہے ہیں فیلسوف) ؁
مومنوں سے مِل کے کہتے ہیں کہ با ایمان ہیں کہتے ہیں شیطانوں سے خلوت میں (ہم شیطان ہیں)
ہم تمھارے ساتھ ہیں (اور تابعِ فرمان ہیں) ہم بناتے ہیں مُسلمانوں کو (وہ نادان ہیں) ؁
(یُوں تمھارے رب کی یہ گویا اڑاتے ہیں ہنسی) اور تمھارا رب اڑاتا ہے ہنسی ان لوگوں کی ۶
وُہ بڑھا دیتا ہے ان کی سرکشی و گمرہی[1] ؁
مول لیتے ہیں ہدایت کے عِوض یہ گُمرہی بے ہدایت رہ گئے۔ بے سُود کی سَوداگری ؁
جس طرح سُلگائی آگ اِک شخص نے (اپنے لئے) اور جب ماحول روشن ہو گیا اُس آگ سے
چھین لی اللہ نے اِک بار وُہ سب روشنی اُن کو چھوڑا بے بصارت درمیانِ تیرگی ؁
بہرے ہیں، گونگے ہیں، اور اندھے ہیں (یہ سب بالیقیں) (جانبِ ماحولِ روشن) لوٹ سکتے ہی نہیں ؁

[1] خدائے تبارک وتعالیٰ کی یہ شان تو ہے نہیں کہ وہ منافق لوگوں کی ہنسی منافق لوگوں ہی کی طرح اڑائے۔ وہ تو انسان کی تضحیک اِس طرح کرتا ہے کہ اس کی سرکشی و گمرہی میں اضافہ کرتا چلا جاتا ہے اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ میں راہِ راست پر اور بڑا نیک ہوں۔ فی الحقیقت انسان اور انسانیت کا یہی سب سے بڑا مضحکہ ہے

اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ۚ يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ
اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ۗ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿١٩﴾ يَكَادُ
الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ۗ كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ۙ وَاِذَآ اَظْلَمَ
عَلَيْهِمْ قَامُوْا ۗ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۗ اِنَّ
اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٠﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ
خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿٢١﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ
الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ۪ وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ
الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَاِنْ
كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۪
وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٣﴾ فَاِنْ لَّمْ
تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚۖ
اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٤﴾ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۗ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا
هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ۗ وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ
مُّطَهَّرَةٌ ۙۗ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٥﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا
مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ۗ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ
رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ
يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ۗ وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٦﴾

یا فلک سے جس طرح بارش ہو، اور اس میں نہاں
ہوں اندھیرے اور کڑک اور جگمگاتی بجلیاں
جب کڑک ہوتی ہے، ڈر سے موت کے (نالہ کناں)
ڈالتے ہیں اپنے کانوں میں منافق انگلیاں
کافروں پر ہے محیط اللہ (بے ریب گماں) ۝

عنقریب ان کی نگاہیں ہونگی خیرہ برق سے
جب وہ چمکی، روشنی میں اس کی یہ چلنے لگے
جب اندھیرا ہو گیا طاری کھڑے سب رہ گئے
گر خدا چاہے تو چشم و گوش ان کے چھین لے
وہ ہر اک شے پر ہے قادر سب قدرت ہے اسے ۝
آؤ اے لوگو عبادت اپنے ربّ ہی کی کرو
اُس نے ہی پیدا کیا ہے تم کو اور اسلاف کو
تاکہ (اس عرفان سے) ہو جاؤ تم پرہیزگار
کر دیا ہے اُس نے اس فرشِ زمیں کو استوار
اور بنایا آسمان کو چھت تمہارے واسطے،
پھر زمیں پر پانی برسایا عروجِ چرخ سے
رزق اور میوے کیے پیدا پھر اُس سے بیشمار
پس نہ ٹھیراؤ کسی کو اُس کا ہمسر (زینہار)
تم کو تو خود علم ہے (پھر کیوں جہالت ہے شعار؟)
اور اگر کچھ شک ہو تم کو اس کلامِ پاک پر
اپنے بندے پر کیا نازل جو ہم نے (سربسر)
تو پھر اک سورت بنا لاؤ اسی[1] انداز کی
ما سوا اللہ کو بلاؤ، ہو جو سچّے واقعی ۝
اور جو یہ ممکن نہ ہو، ممکن نہ ہوگا یہ کبھی
تو بچو اُس آگ سے (جس میں ہے سوزِ دائمی)
جس کا ایندھن آدمی ہیں اور پتھر، چھپٹیاں،
کافروں کے واسطے تیّار ہے (جو بے گماں) ۝
مژدہ اُن ایمان والوں کو جو نیکوکار ہیں
باغ اُن کے واسطے فردوس کے تیّار ہیں،
نہریں جن کے نیچے جاری ہوں گی (خوش انداز سے)
اور جب میوہ ملے گا اُن کو کھانے کے لیئے
وہ کہیں گے یہ تو پہلا ہی سا میوہ ہے، دلے
ہوگی صورت ایک سی (اور مختلف ہونگے مزے)
(گلشنِ جنت میں) ہوں گی صاف ستھری بیبیاں
اور وہ اُن میں بسر کرتے رہیں گے جاوداں ۝
ہاں بیاں کرنے سے شرماتا نہیں ہے ذوالجلال
ہو وہ مچھر کی کہ ہو اُس سے بڑی کوئی مثال،
جو ہیں مومن جانتے ہیں وہ (کہ ایسی ہر مثال)
جانبِ رب سے ہے اور برحق بھی ہے (بے قیل و قال)
کہتے ہیں منکر کہ اِس شے[2] سے کیا ہے مقصودِ خدا؟
(اس سے مقصد یہ ہے) ہوں گمراہ اکثر (جابجا)
اور اکثر پائیں (ان باتوں سے) سیدھا راستا
فاسقوں کو ہی مگر گمراہ کرتا ہے خدا ۝

ع ۲ ۱۲

[1] یعنی جس انداز کی اور جیسی سورتیں قرآن میں ہیں تم ایسی ایک ہی سورۃ بنا لاؤ۔ مگر تمام فصحائے عرب مل کر بھی اس الٰہی چیلنج کا جواب نہ دے سکے۔ حالانکہ عہدِ نزولِ قرآن وہ زمانہ تھا، جب کہ عرب کی فصاحت و بلاغت کے ڈنکے بج رہے تھے اور عربی قبائل کی لونڈیاں بھی فصاحت و بلاغت اور شعر کہنے میں اپنا جواب نہیں رکھتی تھیں مگر یہ قرآن کا مریحی معجزہ تھا کہ اس کی ایک سورۃ کا جواب بھی پیدا نہ ہوسکا۔

[2] یعنی اس مثال سے

الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۠ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ
اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ
الْخٰسِرُوْنَ ﴿٢٧﴾ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ
ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٢٨﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ
جَمِيْعًا ۗ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ
عَلِيْمٌ ﴿٢٩﴾ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ؕ قَالُوْٓا
اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ
وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا
ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ ۙ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِيْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ﴿٣١﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ
الْحَكِيْمُ ﴿٣٢﴾ قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ
اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا
كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ
اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ۫ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٣٤﴾ وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ
اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۠ وَلَا
تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٣٥﴾ فَاَزَلَّهُمَا
الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۠ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا
بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿٣٦﴾

عہد کر کے جو خدا سے توڑتے ہیں (بے وفا) قطع کرتے ہیں وہ رشتہ، جوڑتا ہے جو خدا
اور پھیلاتے ہیں پھر دُنیا میں جھگڑے (جابجا) ہیں یہی وہ لوگ جو نقصان میں ہیں (برملا) ؁
(یہ تو سوچو) کس طرح منکر ہو تم اللہ سے؟ تم کو وہ ہستی میں لایا ہے عدم کی راہ سے
پھر وہ مارے اور جِلائے گا تمھیں بارِ دگر واپس اُس کے پاس پھر جانا پڑے گا لوٹ کر
وہ خُدا، جس نے کیا پیدا تمھارے واسطے وہ سبھی کچھ، جو ہے دُنیا میں (خُود اپنے عزم سے)
پھر ہُوا مائل بلندی کی طرف وہ (ناگہاں) (دستِ قدرت سے) کیے ہموار ساتوں آسماں
ہے وہی ہر چیز سے واقف (ہر اک کا رازداں) ؁

ع ۳

خِلقتِ آدمؑ
سجدۂ آدمؑ
اور نزولِ آدمؑ

(اے نبی) رب نے تمھارے جب فرشتوں سے کہا چاہتا ہوں میں، زمیں پر اپنا نائب بھیجنا
بولے، کیا بھیجے گا تو دُنیا میں اُس مخلوق کو؟ جس کا شیوہ خوں فشانی اور فساد و (ظُلم) ہو
اور ہم تسبیح اور تعریف کرتے ہیں (تری) کرتے ہیں تقدیس یا ربّ تیری ذاتِ پاک کی
حق نے فرمایا (نہیں تم مصلحت پہچانتے) جانتا ہُوں میں وہ سب کچھ جو نہیں تم جانتے ؁
اور آدم کو سِکھائے جُملہ اسمائے (صفات) (نام اُن چیزوں کے، جن سے تھی مرتّب کائنات)
پھر فرشتوں سے کہا، چیزیں جو ہیں پیشِ نظر تم بتاؤ مجھ کو اُن کے نام سچے ہو، اگر ؁
بولے، تو ہے پاک ذات (اور ماورا ہے فہم سے) تُو نے جو کچھ ہے سکھایا، ہم وہی ہیں جانتے
صاحبِ حکمت ہے تو بیشک ہے عِلمِ (کُل) تجھے ؁

پھر کہا حق نے کہ اے آدم بتا اِن کو وُہ نام، پس فرشتوں کو بتائے نام آدمؑ نے تمام
دی ندا کیوں میں نہ کہتا تھا کہ میں ہُوں جانتا وہ، جو پردوں میں زمین و آسماں کے ہے چھپا
تم جو کچھ کرتے ہو ظاہر اور جو رکھتے ہو نہاں جانتا ہوں میں وہ سب کچھ (مجھ پہ سب کچھ ہے عیاں) ؁
سجدہ آدم کو کرو۔ ہم نے فرشتوں سے کہا ماسوا ابلیس کے سب نے اُسے سجدہ کیا
تھا وہ نافرماں، تکبّر اُس سے یہ سرزد ہُوا (یعنی سجدے سے کیا انکار) مُنکر ہو گیا ؁
ہم نے آدم سے کہا اب اپنی (اس) عورت کے ساتھ جاؤ، جنت میں رہو (آرام اور راحت کے ساتھ)
جس جگہ چاہو رہو، اور کھاؤ لے کر مزے اِس[1] شجر سے دُور رہنا، ورنہ نقصاں پاؤ گے ؁
ڈگمگایا پاؤں آدم کا، مگر شیطان نے کر دیا محروم اُن کو عیش سے جس میں وہ تھے
بعض تم میں سے تمہارے ہوں گے دُشمن بالیقیں ہو گی (مسکن اور تمھارا) ساز و ساماں (یہ زمیں)
پس کہا ہم نے (یہ آدمؑ سے کہ تم نے پائی زک) اُترو اور ٹھیرو زمیں پر ایک وقتِ خاص تک

[1] اکثر مفسّرین کہتے ہیں کہ وہ درخت گیہوں کا تھا لیکن بعض کہتے ہیں، کہ گیہوں کا درخت نہیں ہوتا، پودا ہوتا ہے۔ شجرِ ممنوعہ سے دراصل عورت اور مرد کا جنسی تعلق مراد ہے۔ چونکہ نسلی تعلق سے اولاد پیدا ہوتی ہے اور بڑھتی چڑھتی ہے اس لیے اسے شجر کا نام دیا گیا تھا کیونکہ شجر (درخت بھی) نسل کی طرح بڑھنے والی چیز ہے۔ ذاتِ باری نسلِ آدم بڑھانے کے خلاف نہ تھی لیکن وہ ایک مقرّرہ وقت تک آدم و حوّا کو مجرّد رکھنا چاہتی تھی۔

فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿٣٧﴾
قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَاىَ
فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٣٩﴾ يٰبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا
نِعْمَتِىَ الَّتِىْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِىْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّاىَ
فَارْهَبُوْنِ ﴿٤٠﴾ وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ
بِهٖ ۠ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِىْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۡ وَّاِيَّاىَ فَاتَّقُوْنِ ﴿٤١﴾ وَلَا تَلْبِسُوا
الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَاَقِيْمُوا
الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿٤٣﴾ اَتَاْمُرُوْنَ
النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٤٤﴾
وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ﴿٤٥﴾
الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿٤٦﴾ يٰبَنِىْٓ
اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِىَ الَّتِىْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّىْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى
الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٧﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا
يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَاِذْ
نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ
وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِىْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿٤٩﴾ وَاِذْ فَرَقْنَا
بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿٥٠﴾

سیکھے آدم نے خدا سے اپنے پھر کلمے کئی — توبہ کی (تو حق نے آدم کی یہ لغزش بخش دی)
ہے بڑا ہی مہرباں وہ، اور ہے توّاب بھی ؁

پھر کہا ہم نے، کہ اترو تم یہاں سے سب کے سب — اب مری جانب سے پہنچے گی ہدایت کوئی جب
اِس ہدایت کی کرے گا جو کوئی بھی پیروی — پھر نہ اُس کو خوف ہوگا اور نہ ہوگا غم کوئی،
ہو کے منکر، جو ہماری بات کو جھٹلائیں گے — دوزخی ہیں وہ، اور اُس میں دائمی دُکھ پائیں گے ؁

ع ۴

بنی اسرائیل سے خطاب۔ اُن کے ماضی، حال اور مستقبل پر مبسوط الٰہی تبصرہ

یاد کر اولادِ اسرائیل[1] میری نعمتیں — میں نے دیں از رُوئے احساں کیسی کیسی نعمتیں
یاد رکھو، تم نے اپنا عہد اگر پورا کیا — میں بھی اپنے عہد کو پورا کروں گا (برملا)
اور مجھی سے تم (فقط) ڈرتے رہو (میں ہوں خدا) ؁

ہاں ڈرو مجھ سے اور ایماں لاؤ قرآں پر (شتاب) — جو ہے تصدیق اُس کی، تم میں آچکی ہے جو کتاب[2]
سب سے پہلے تم، نہ منکر اس صحیفے کے بنو — بدلے اِن آیات کے تھوڑی سی پونجی تم نہ لو،
اور (میرا ہی کرو تقویٰ) مجھی سے تم ڈرو ؁

حق و باطل کا نہ آپس میں کرو تم التباس، — اور نہ دانستہ چھپاؤ حق (علیٰ ہذا القیاس)
دو زکوٰۃ (مال) اور قائم کرو (اپنی) نماز — (ہم سے) جو جھکتے ہیں ساتھ اُن کے رہو محوِ نیاز
دُوسروں کو نیکیوں کا حکم دیتے ہو مگر — خود کو ہو بھولے ہوئے، اپنی نہیں لیتے خبر،
جو تمہارے پاس ہے۔ پڑھتے ہو تم بھی وُہ کتاب — پھر سمجھتے کیوں نہیں تم؟ (حق و باطل کا حساب)
چاہیئے تم کو، مدد لو تم نماز و صبر سے — شاق یہ اُن پر نہیں جن کے ہیں دل پگھلے ہوئے
اپنے ربّ سے اُن کو مِلنا ہے، جنھیں ہے یہ خیال — جانتے ہیں لَوٹنا ہے اُن کو سُوئے ذُوالجلال؁

ع ۵ ربع

یاد اسرائیلیو، میری کرو وہ نعمتیں، — میں نے (اپنے فضل اور احساں سے) جو دی تھیں تمھیں
فوقیت لوگوں پہ دی تھی میں نے تم کو دہر میں ؁

ڈر رہے اُس دن سے، نہ آئے جب کسی کے کوئی کام — جب سفارش ہو قبول اُن کی، نہ فدیہ (لاکلام)
اور جب پہنچے نہ لوگوں کو مدد (ہوں بے مرام) ؁

(بنی اسرائیل کے افسانۂ ماضی کا اعادہ)

آلِ فرعونی سے جب ہم نے رہائی تم کو دی، — فکر جن کو (رات دن) آزار پہنچانے کی تھی،
ذبح کر دیتے تھے بیٹے، زندہ رکھتے عورتیں — رب نے ڈالا تھا تمھیں اس ابتلائے سخت میں ؁
جب کیا دریا کو شق ہم نے تمھارے واسطے — کر دیا فرعونیوں کو غرق، تم کو چھوڑ کے
تم نے تو دیکھے ہیں اپنی آنکھ سے یہ واقعے ؁

---

[1] اسرائیل حضرت یعقوبؑ کا سریانی نام ہے۔ اور سُریانی زبان میں "ایل" اللہ کو کہتے ہیں اور "اسرا" بندے کو۔ اسرائیل یعنی اللہ کا بندہ، عبداللہ۔ بنی اسرائیل یعنی یہودی نسلِ یعقوب سے ہیں۔

[2] توراۃ

وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰۤى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝٥١ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝٥٢ وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝٥٣ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْۤا اِلٰى بَارِىِٕكُمْ فَاقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِىِٕكُمْ ؕ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝٥٤ وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝٥٥ ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝٥٦ وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝٥٧ وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝٥٨ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِىْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝٥٩ ع وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝٦٠

ایک چلّے کے لیے موسٰیؑ گئے جب طوُر پر — تم نے گئو سالہ بنایا اُن کے پیچھے (جان کر)
(اُس کو پوجا) اور باندھی ظلم پر تم نے کمر — پھر بھی ہم نے یہ خطا کر دی تمھاری درگزر
شُکر تم شاید کرو، احساں ہمارا مان کر

کی عطا جب ہم نے موسٰیؑ کو شریعت اور کتاب — تاکہ تم پاؤ ہدایت (اس سے ہو کر فیضیاب)
جب کہا موسیٰؑ نے اپنی قوم سے (وا حسرتا) — تم نے گئو سالہ بنا کر ظلم ہے خود پر کیا
اب یہ لازم ہے کہ تم اللہ سے توبہ کرو — اور کر دو قتل[1] اِن افراد میں سے بعض کو
ہے تمھارے رب کے نزدیک اس میں لوگو بہتری — (تم نے جب تعمیل کی) توبہ قبولِ ربّ ہوئی
ہے بڑا ہی مہرباں وہ اور ہے توّاب بھی

تم نے موسٰیؑ سے کہا، ایماں نہ لائیں گے کبھی — دیکھ لیں گے ہم نہ جب تک صُورت (اُس) اللہ کی
کوندی اور تم پر گری بجلی کڑک کر ناگہاں — اور تم آنکھوں سے اپنی دیکھتے تھے یہ سماں
بعد مرنے کے جِلایا ہم نے پھر تم کو (سنو) — اس توقع پر کہ شاید شُکر تم اب بھی کرو
ابر کو سر پر تمھارے سایہ افگن کر دیا — منّ و سلویٰ[2] بھی تمھارے واسطے نازل کیا
(اور کہا) یہ پاک چیزیں کھاؤ جو کی ہیں عطا — ہم کو کیا نقصان پہنچا، اپنا ہی نقصاں کیا
جب کہا[3] اِس شہر میں ہو جاؤ سب داخل، چلو — بے تکلّف جس جگہ چاہو، وہیں کھاؤ پیو
ہو نا دروازے میں داخل سر جھکائے اور (نگاہ) — کہتے جانا بخش[4] دے یا رب ہمارے سب گناہ
ہم تمھاری سب خطائیں بخش دیں گے (ایکبار) — دیں گے اس سے بھی سوا کچھ اُن کو جو ہیں نیک کار
جو کہی تھی بات[5]، بدلی ظالموں نے (وہ شتاب) — ہم نے اُن کی سرکشی پر چرخ سے بھیجا عذاب
پانی جب موسٰیؑ نے مانگا بہرِ قوم (بیقرار) — ہم نے حکم اس کو دیا، اپنا عصا پتھر پہ مار
پھُوٹ نکلے اُس سے بارہ چشمے، اور ہر قوم نے — کر لیا معلوم سیرابی کا گھاٹ اپنے لیے
سب پیو اور کھاؤ رزقِ اللہ کا، (ہم نے کہا) — اور نہ پھیلاتے پھرو تم ملک میں جھگڑا (نیا)

ع ۶

[1] مفسرین لکھتے ہیں کہ حکمِ الٰہی کی تعمیل یوں ہوئی کہ حضرت موسیٰؑ کی دعا سے ایک ابرِ سیاہ اٹھا اور تمام قوم پر اندھیرا چھا گیا۔ پھر ایک نے دوسرے کو اندھا دھند قتل کرنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ شام تک ستر ہزار آدمی ہلاک ہو گئے۔ پھر جو لوگ باقی بچے حضرت موسیٰؑ کی دُعا سے ان کی توبہ قبول ہوئی۔

[2] "منّ" ایک میٹھی چیز تھی۔ دھنیے کے برابر میٹھے دانے رات کو برستے تھے اور بنی اسرائیل کے خیموں کے گرد ان کے ڈھیر لگ جاتے تھے۔ صبح ہر آدمی اپنی ضرورت کے مطابق انہیں چن لیتا تھا۔ اور "سلویٰ" ایک جانور تھا۔ بیٹر کے برابر۔ شام کو یہ جانور یہودیوں کے گرد ہزاروں کی تعداد میں جمع ہو جاتے تھے جب اندھیرا ہو جاتا تھا تو یہ لوگ انہیں پکڑ لاتے اور ان کے کباب بنا کر کھاتے تھے۔ ۱۲

[3] ایک گاؤں کی طرف اشارہ ہے۔ جس کا نام "اریحا" تھا۔

[4] حِطّۃٌ کہنے کا حکم تھا یعنی توبہ ہے

[5] یعنی بجائے حِطّۃٌ ازراہِ تمسخر و استہزاء حنطۃٌ کہنے لگے۔ حنطۃٌ کے معنی ہیں گیہوں۔

وَاِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰی لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰی طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ
یُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا
وَبَصَلِهَا ؕ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰی بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ ؕ
اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ؕ وَضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ الذِّلَّةُ
وَالْمَسْكَنَةُ ۗ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ
بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَیَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا
وَّكَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ﴿٦١﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰی
وَالصّٰبِـِٕیْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ
اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿٦٢﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا
مِیْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَاۤ اٰتَیْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا
مَا فِیْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿٦٣﴾ ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا
فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿٦٤﴾ وَلَقَدْ
عَلِمْتُمُ الَّذِیْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِی السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً
خٰسِـِٕیْنَ ﴿٦٥﴾ فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً
لِّلْمُتَّقِیْنَ ﴿٦٦﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖۤ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ
تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ قَالُوْۤا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ؕ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ
الْجٰهِلِیْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ یُبَیِّنْ لَّنَا مَا هِیَ ؕ قَالَ اِنَّهٗ یَقُوْلُ اِنَّهَا
بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ؕ عَوَانٌۢ بَیْنَ ذٰلِكَ ؕ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ﴿٦٨﴾

جب کہا تم نے کہ اے موسیٰؑ کریں گے ہم نہ صبر ایک ہی کھانے پہ (یہ تو ہم پہ ہے یک گونہ جبرا)
کر دُعا اُگتی ہیں جو چیزیں زمیں سے دے وہی ساگ، ککڑی اور گیہوں بھی، مسور اور پیاز بھی
بولے موسیٰؑ تم اگر وہ شے ہو لینا چاہتے، نِسبتاً جو شے ہے ادنیٰ ایک بہتر چیز[1] سے
تو چلو (جنگل سے) اور بس جاؤ چل کر شہر[2] میں تاکہ جو تم مانگتے ہو، تم کو وہ چیزیں ملیں
(بعدازیں) اُن پر مسلّط ذِلّت و پستی ہوئی مستحقِ قہرِ الٰہی کے ہُوئے وہ (آدمی)
اِس لیے تھا یہ کہ منکر حکم سے حق کے ہُوئے قتل نبیوں کو کیا ناحق (تو مجرم بن گئے)
اس لیے تھا یہ کہ اِن لوگوں نے طاعت تو نہ کی اور اپنی حد سے آگے بڑھ گئے (اہلِ خودی) ؁
(ہاں) مُسلماں اور یہودی اور نصاریٰ، صابئیں جن کا ایماں ہے خدا پر، عاقبت پر ہے یقیں
اور اُن کے ہیں عمل بھی نیک، تو اللہ سے اجر اُن سب کو ملے گا (حقِ خدمت پائیں گے
اُن کو اندیشہ نہیں وہ حُزن و غم سے چھُٹ گئے ؁
جب لیا (توریت کی تعمیل کا) قول و قرار طُور اٹھا کر، کر دیا تم پر معلّق (ایک بار)
تاکہ دی ہے جو کتاب اس پر رہو تم اُستوار اِس میں جو لکھا ہے پڑھو، شاید بنو پرہیزگار ؁
پھر گئے تم بعد اُس کے، کر کے یہ قول و قرار گر نہ ہوتا فضلِ حق، ہوتے تباہ (و زار و خوار) ؁
تم تو اُن لوگوں سے واقف ہو جنہوں نے (بے دلیل) یومِ[3] ہفتہ کے ادب میں کی تجاوز کر کے ڈھیل
ہم نے حکم اُن کو دیا بن جاؤ بندر (ہو ذلیل)
حال و مُستقبل کے لوگوں کے لیے عبرت تھے وہ متقیوں کے لیئے اِک پند (اِک حُجّت) تھے وہ ؁
(یاد ہوگا) جب کہا موسیٰؑ نے اپنی قوم سے حکمِ رب یہ ہے کہ ذِبح گاؤ ہونا چاہیئے
قوم بولی، ہم سے ٹھٹّا تو نہیں کرتے کہیں؟ بولے موسیٰؑ۔ توبہ توبہ، ایسا میں جاہل نہیں ؁
بولے، رب سے پُوچھ لو، واضح کرے کیسی ہوگائے؟ بولے موسیٰؑ۔ اُس کا یہ ارشاد ہے ایسی ہو گائے
جو نہ ہو بوڑھی بہت، بالکل ہی بچہ بھی نہ ہو بلکہ اوسط عمر ہو تعمیلِ حکمِ (رب) کرو ؁

[1] یعنی من و سلویٰ ہے

[2] یعنی کنعان پر چڑھائی کر کے کوئی شہر فتح کرو اور اس میں اتر پڑو

ع ۷

[3] جس طرح مسلمانوں کے لیے جمعہ کا اور نصاریٰ کے لیے اتوار کا دن عبادت کے لیے مخصوص کیا گیا ہے اسی طرح یہودیوں کے لیے سنیچر کا دن متعین تھا اور حکم تھا کہ اس دن شکار نہ کرنا۔ یہودی یہ شرارت کرتے کہ دریا کے کنارے گڑھے کھود کر جمعہ کے دن ان میں دریا کا پانی بھر لیتے پانی کے ساتھ مچھلیاں بھی گڑھوں میں آجاتی تھیں۔ پھر ہفتہ کے دن بغیر شکار کیے گڑھوں میں سے مچھلیاں نکال لیتے اور کہتے کہ یہ جمعہ کا کیا ہوا شکار ہے۔ اس شرارت کی وجہ سے اُن کی صورتیں مسخ کر دی گئیں۔

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ۚ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ
صَفْرَاءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النَّاظِرِينَ ﴿٦٩﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا
هِيَ إِنَّ الْبَقَرَ تَشَابَهَ عَلَيْنَا وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ لَمُهْتَدُونَ ﴿٧٠﴾ قَالَ إِنَّهُ
يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُولٌ تُثِيرُ الْأَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ لَّا
شِيَةَ فِيهَا ۚ قَالُوا الْآنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ۚ فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ ﴿٧١﴾ وَإِذْ
قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادَّارَأْتُمْ فِيهَا ۖ وَاللَّهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنتُمْ تَكْتُمُونَ ﴿٧٢﴾ فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ
بِبَعْضِهَا ۚ كَذَٰلِكَ يُحْيِي اللَّهُ الْمَوْتَىٰ وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٧٣﴾ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُم
مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً ۚ وَإِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ
مِنْهُ الْأَنْهَارُ ۚ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ ۚ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ
مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٧٤﴾ أَفَتَطْمَعُونَ أَن يُؤْمِنُوا
لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِن بَعْدِ
مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٧٥﴾ وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ
إِلَىٰ بَعْضٍ قَالُوا أَتُحَدِّثُونَهُم بِمَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَاجُّوكُم بِهِ عِندَ
رَبِّكُمْ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٧٦﴾ أَوَلَا يَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا
يُعْلِنُونَ ﴿٧٧﴾ وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ
إِلَّا يَظُنُّونَ ﴿٧٨﴾ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ
يَقُولُونَ هَٰذَا مِنْ عِندِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ
فَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا يَكْسِبُونَ ﴿٧٩﴾

بولے رب سے پوچھئے کیا رنگ ہو اُس گائے کا؟ بولے، حق کہتا ہے گہرا زرد رنگ اور خوش نما

دیکھنے والوں کی نظروں کو جو لگتا ہو بھلا؛

بولے کچھ اوصاف اور اس کے کرے واضح، آلہ کیونکہ ہم لوگوں کو اب تک گائے میں ہے اشتباہ

گر خدا چاہے تو ٹھیک اُس کو سمجھ جائیں گے ہم (پھر ہدایت کے مطابق گائے لے آئیں گے ہم)؛

بولے موسیٰؑ رب یہ کہتا ہے نہ ہو ہل میں جُتی کھیت میں دیتی نہ ہو پانی، (نہ ہو کمزور بھی)

داغ دھبّہ کچھ نہ ہو، سالم ہو (اور ہوں یہ سب صفات) لوگ بولے آپ نے ہم سے کہی اب ٹھیک بات

ذِبح ایسی گائے کو لوگوں نے لا کر کر دیا، گو کسی کو تھی نہ اُن سے یہ توقع ظاہراً؛

اور جب اک آدمی کا خون تم نے کر دیا ایک پر الزام اُس کا دوسرا رکھنے لگا،

تھا یہ منظورِ خدا اُس امر کو ظاہر کرے چاہتے تھے تم جسے پوشیدہ رکھنا (جہل سے)؛

پس کہا ہم نے، چھوا دو ایک ٹکڑا گائے کا جسم سے (مقتول کے) (اور یوں وہ زندہ ہو گیا)

(یاد رکھو) بس یونہی مُردے جلائے گا خدا یہ نظائر وہ دکھاتا ہے کہ تم سمجھو ذرا؛

ہو گئے پھر دل تمھارے سخت بعد اسکے (سُنا) سخت پتھر کی طرح، بلکہ کچھ اِس سے بھی سوا

(یوں تو) ایسے بھی ہیں کچھ پتھر کہ جن سے پھوٹ کر نہریں بہہ جاتی ہیں (سطح ارض و فرش خاک پر)

بعض ایسے بھی ہیں پتھر، شق وہ ہوتے ہیں اگر تو نکل آتا ہے پانی اُن کے دل سے پھوٹ کر

بعض ایسے بھی ہیں پتھر جو خدا کے خوف سے گرتے پڑتے ہیں، لڑھکتے ہیں (بلندی چھوڑ کے)

ہے خبر اُس کی خدا کو، تم ہو جو کچھ کر رہے؛

مومنو، تم کو توقع ہے یہ[1] ایماں لائیں گے؟ گزرے ہیں حالانکہ اُن میں لوگ کچھ اس وضع کے

کرتے تھے تحریف جو سن کر کلام اللہ کا جانتے اور بوجھتے (دانستہ کرتے تھے خطا)؛

جب یہ ملتے ہیں مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ ہم ہیں مُسلماں، (لائے ہیں ایماں خدا پر بیش و کم)

جب اکٹھے ہوتے ہیں اِک دوسرے کے پاس یہ (کرتے ہیں تنہائی میں کچھ اور ہی نجوا اس پہ)

کہتے ہیں تم کیوں مسلمانوں سے کہتے ہو وہ بات منکشف جو کر چکا ہے تم پہ ربِّ کائنات

تم سمجھتے ہی نہیں، جب رب کے آگے جائینگے تم سے جھگڑیں گے۔ انھیں باتوں کو حجت لائینگے؛

کیا نہیں معلوم اِن کو، ہے خدا کو سب خبر یہ چھپاتے ہیں جسے، رکھتے ہیں جس کو کھول کر؟؛

اِن میں ناخواندہ بھی ہیں جن کو نہیں علمِ کتاب صِرف لفظی بڑبڑاہٹ اور خیالاتِ خراب؛

اُن پہ ہے افسوس جو خود ہی تو لکھتے ہیں کتاب جانب اللہ کر دیتے ہیں اُس کا اِنتساب

ع ۸ ۸

[1] بنی اسرائیل یعنی یہودی

وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ۭ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا
فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۰﴾ بَلٰى مَنْ
كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْۗئَتُهٗ فَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۱﴾
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۲﴾
وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ۣ وَبِالْوَالِدَيْنِ
اِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا
وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۸۳﴾
وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَاۗءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ
مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿۸۴﴾ ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ تَقْتُلُوْنَ
اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ ۡ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ
وَالْعُدْوَانِ ۭ وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفْدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ۭ
اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَاۗءُ مَنْ يَّفْعَلُ
ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى
اَشَدِّ الْعَذَابِ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا
الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۡ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۸۶﴾
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ۡ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ
الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۭ اَفَكُلَّمَا جَاۗءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ
فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ ۡ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ﴿۸۷﴾ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾

کہتے پھرتے ہیں یہودی (ہوگا جب روزِ شمار) صرف کچھ گنتی کے دن تک ہم کو چھو سکتی ہے نار

اِن سے پُوچھو کرلیا ہے وعدہ کیا اللہ نے ؟ جو نہ وہ اب پھر سکے گا ، اپنے قول وعہد سے

یا خدا پر ایسی باتوں کا یہ کرتے ہیں قیاس، کوئی بھی علمی سند جس کی نہیں ہے ان کے پاس؟؛

بے شبہ، جو شخص قصداً کرتا رہتا ہو گناہ، اور خطاؤں میں گِھرا رہتا ہو اپنی (رُوسیاہ)

پس یہی وہ لوگ ہیں جو دوزخی ہیں (بے گماں) اور بلیشک وہ جہنم میں رہیں گے جاوداں؛

اور جو ایمان لائیں کام بھی اچھے کریں جنّتی ہیں وہ، گزاریں گے ہمیشہ خُلد میں؛

عہد اسرائیلیوں سے جب ہم نے لے لیا بندگی کرنا کسی کی بھی نہ تم غیر از خُدا

کرنا تم ماں باپ سے اچھا سُلوک واقعی کُنبے داروں اور یتیموں اور محتاجوں سے بھی

اور لوگوں سے دمِ گفتار کرنا نیک بات پڑھتے رہنا تم نماز اور دیتے رہنا تم زکات

ماسوائے چند تم سب پھر گئے اس عہد سے تم تو خوگر ہو (ہمیشہ ہی سے) نقضِ عہد کے؛

ہم نے جب وعدہ لیا، کرنا نہ خونریزی بہم لوگوں کا اخراج شہروں سے نہ کرنا بیش و کم،

کرلیا اقرار تم نے، اِس کو تم ہو مانتے؛ مستعد ہو پھر بھی باہم (قتل (و غارت) کے لیے

اپنے اِک فرقے کو کرتے ہو وطن سے تم بدر، کرتے ہو اُن کے مقابل ظلم و عِصیاں پر کمر،

جب وہ قیدی ہو کے آتے ہیں کسی کے (کید سے) دے کے تم تاواں، چُھڑا لیتے ہو اُن کو قید سے

گو کہ اخراج اُن کا تھا تم پر حرام (او ناروا) مانتے ہو ایک حکم اور ایک سے مُنکر ہو گیا ؟

کیا سزا ہے اُس کی، تم میں سے جو یہ کرتا ہے کام! یہ کہ دنیا میں ہو رُسوا (آخرت میں بے مرام)

اور قیامت میں پھریں سوئے عذابِ سخت تر (ہاں)، نہیں اللہ کاموں سے تمہارے بے خبر؛

ہیں یہی تو وہ جنھوں نے (بر سبیل گمرہی) زندگی دُنیا کی، عقبیٰ کے عِوض میں مول لی

پس کبھی ہلکا نہ ہوگا ایسے لوگوں کا عذاب، وہ مدد پانے میں بھی ہرگز نہ ہوں گے کامیاب؛

ہم نے موسیٰؑ کو کتابِ (پاک) بیشک کی عطا اور پے در پے پھر اُن کے بعد بھیجے انبیاء،

ہم نے عیسیٰؑ ابنِ مریم کو دیئے (کچھ) معجزے اور قوت بھی عطا کی اُن کو رُوحِ پاک سے

جب کبھی لائے تمہارے پاس، حکم ایسا رسول جو تمہارے نفس یا تم کو نہ تھا (ہرگز) قبول

ہو گئے مغرور تم (تم میں تکبّر آگیا) بعض کو جھوٹا بتایا۔ قتل بعضوں کو کیا؛

وہ[1] یہ کہتے ہیں کہ ہیں محفوظ اُن کے دل، مگر کفر کے باعث ہے اُن پر حق کی لعنت (سربسر)

اِس لیے اُن میں بہت کم ہیں جو ہیں ایمان پر؛

ع ۹ / ۱۱

ع ۱۰

[1] یعنی یہودی اور نصاریٰ

وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ
يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚۖ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۫ فَلَعْنَةُ
اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٩﴾ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ
بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ
بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿٩٠﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا
بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۗ وَهُوَ
الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ۭ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ
كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٩١﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ
بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿٩٢﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ۭ خُذُوْا
مَاۤ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ۭ قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ۤ وَاُشْرِبُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ
بِكُفْرِهِمْ ۭ قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖۤ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٩٣﴾ قُلْ اِنْ كَانَتْ
لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٩٤﴾ وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا ۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ ۢ
بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٩٥﴾ وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۚۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚۛ
يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ۭ
وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٦﴾ قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ
بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٩٧﴾ مَنْ كَانَ
عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٩٨﴾

جب خدا کی سمت سے پہنچی اُنہیں ایسی کتاب
جو ہے تصدیق اُس کی جو موجود ہے پہلی کتاب

جن سے، پہلے مانگتے تھے فتح وہ کفّار[۱] پر
شئے[۲] معلوم آئی، تو مُنکر ہیں اُس سے (جان کر)

ہو خدا کی لعنت ایسے مُنکروں پر (صبح و شام)
(پہلے کچھ کہتے تھے، اب کچھ اور ہے ان کا کلام) ❊

ہے بُری وہ چیز، جس کے بدلے یہ خود بک گئے
کی جو شے نازل خدا نے اُس سے یہ منکر ہوئے

محض اِس ضد پر کہ وہ کرتا ہے نازل فضل سے
اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے (دفترِ وحی کے)

ہے غضب بالقصہ طاری اُن پہ بالائے غضب
ہو گی ذِلّت کی سزا اِن کافروں کو (اس سبب) ❊

جب کہا جاتا ہے اُن سے لاؤ ایماں (قلب سے)
اُن کتابوں پہ جنھیں نازل کیا اللہ نے

کہتے ہیں وہ صرف ہم ایمان اُس پر لائیں گے
جو کتاب اُتری ہے ہم پر، اور سب کو چھوڑ کے

ہے ورا آنحالیکہ سچی (یہ کتابِ مُستطاب)
کرتی ہے تصدیق اُس کی بھی جو ہے اُنکی کتاب

اِن سے پُوچھو، انبیاء کو قتل کیوں کرتے تھے تم
اس سے پہلے بھی جو ایمان (ولقیں والے) تھے تم؟

معجزے لے کر تمھارے پاس موسیٰؑ آئے تھے
تم بنا کر بچھڑا اُن کے بعد ظالم ہو گئے ❊

ہم نے جب تم سے لیا پیمان (اسرائیلیو[۳])
اور معلّق کر دیا سر پر تمھارے طُور کو،

اور کہا، جو کچھ دیا ہے تم کو مضبوطی سے لو
اور جو کچھ اس میں لکھا ہے غور سے اُس کو سنو

بولے (ہاں) سُن تو لیا تسلیم لیکن کچھ نہیں
کفر کے باعث تھا بچھڑا اُن کے دل میں جاگزیں

کہدو (ان سے) تم اگر ایمان کے ہو مدّعی،
تو تمھارا دیں تمھیں تعلیم دیتا ہے بُری ❊

ہے جو اِن ہی کے لیئے عقبیٰ کا گھر، نزدِ خدا
اور لوگوں کے لیئے اس میں نہیں حصّہ ذرا

تو یہ کہدو ان سے مرنے کی کریں یہ آرزو
ہیں جو یہ سچّے (اگر سچّی ہے اِن کی گفتگو) ❊

کر نہیں سکتے کبھی مرنے کی خواہش (بُزدلے)
اُن گناہوں کے سبب جو اپنے ہاتھوں کر چکے

خُوب ہے واقف خدا ان ظالموں (کے حال) سے ❊

بلکہ تم اِن سب کو پاؤ گے حریصِ زندگی
اور سب لوگوں سے بڑھ کر، شرک کرداروں[۴] سے بھی

ایک ایک ان میں سے اس کا ہے (بکوشش) خواستگار
کاش اُس کی عمرِ (فانی) کے برس ہوں اک ہزار

کیا بچالے گی سزا سے اُن کی لمبی زندگی ؟
دیکھتا ہے سب خدا کرتے ہیں یہ جو کام بھی ❊

دشمنِ جبریلؑ سے کہدو کہ اُس نے (لاکلام)
اِذنِ حق سے یہ تمھارے دِل میں ڈالا ہے کلام

جو ہے تصدیق اُن کی پہلے جو صُحف نازل ہوئے
ہے ہدایت اور بشارت مومنوں کے واسطے ❊

جو خدا کا دشمن اور اُس کے فرشتوں کا ہُوا
انبیاء کا، نیز جبریلؑ اور میکائیلؑ کا

تو خدا بھی دشمن ان کفّار کا ہے (برملا) ❊

---

۱ مقصد یہ کہ آنحضرت صلعم کے تشریف لانے کی پیش گوئی توریت میں موجود تھی۔ اور یہودی حضور صلعم کے منتظر تھے، کہ نبی آخر الزماں پیدا ہوں تو ہم ان کی تائید سے کفارِ عرب پر فتح یاب ہوں۔

۲ یعنی پیغمبرِ آخر الزماں

۳ مقصد بنی اسرائیل کے اسلاف سے ہے

۴ یعنی یہودیوں کو

وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ۖ وَمَا يَكْفُرُ بِهَا إِلَّا الْفَاسِقُونَ ﴿٩٩﴾ أَوَكُلَّمَا عَاهَدُوا
عَهْدًا نَبَذَهُ فَرِيقٌ مِنْهُمْ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٠٠﴾ وَلَمَّا جَاءَهُمْ رَسُولٌ
مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيقٌ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ
كِتَابَ اللَّهِ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٠١﴾ وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُو الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ
مُلْكِ سُلَيْمَانَ ۖ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ
السِّحْرَ وَمَا أُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ ۚ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ
أَحَدٍ حَتَّىٰ يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۖ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ
بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ ۚ وَمَا هُمْ بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ
وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ۚ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ
مِنْ خَلَاقٍ ۚ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿١٠٢﴾ وَلَوْ أَنَّهُمْ آمَنُوا
وَاتَّقَوْا لَمَثُوبَةٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ خَيْرٌ ۖ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿١٠٣﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوا ۗ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٠٤﴾ مَا يَوَدُّ
الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلَا الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ
مِنْ رَبِّكُمْ ۗ وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿١٠٥﴾
مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا ۗ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٠٦﴾ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ
اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿١٠٧﴾ أَمْ تُرِيدُونَ أَنْ تَسْأَلُوا رَسُولَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوسَىٰ
مِنْ قَبْلُ ۗ وَمَنْ يَتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ﴿١٠٨﴾

ہم نے نازل کی ہیں بیشک تم پہ روشن آیتیں، اُن سے منکر ہیں وہی فاسق ہیں جو (اِس دَور میں)

عہد و پیماں جب کسی سے بھی کریں گے یہ کہیں اک جماعت اِن کی اس کو توڑ ڈالے گی فریں

بلکہ اکثر ان میں ہیں محروم ایمان (و یقیں)

آیا ان کے پاس جب کوئی رسول اللہ کا اُس صحیفے کا مصدّق جو کہ اُن کے پاس تھا

یُوں کتاب اللہ نظر انداز اک فرقے نے کی جیسے اِس (توریت) کی بالکل خبر اُن کو نہ تھی،

اِتباع و پیروی کرنے لگے اُس علم کی پڑھتے تھے شیطان جو عہدِ سلیمانؑ میں کبھی

یہ سلیمانؑ کا نہیں تھا، کفر شیطانوں کا تھا درس دیتے تھے جو لوگوں کو (طلسم و سحر کا

پیروی کرنے لگے اس علم کی یہ بے خبر اُترا بابلؑ[1] میں جو تھا ہاروت[2] اور ماروت پر

سحر یہ دونوں سکھاتے ہی نہ تھے افراد کو یہ نہ کہہ دیتے تھے جب تک اُن سے (اے لوگو سنو)

ہم تو خود اِک امتحاں، اِک فتنہ ہیں (یہ سوچ لو) پس ہماری پیروی کر کے نہ تم کافر بنو

باوجود اس کے وہ جادو سیکھتے تھے (شوق سے) مرد میں اور اُس کی عورت میں جدائی ڈالتے

لیکن اس سے کر نہ سکتے تھے کسی کا وہ زیاں ہاں مگر حکمِ خدا سے (جو ہے مختارِ جہاں)

سیکھتے ہیں، جس سے نقصاں ہے، نہیں کچھ فائدہ وُہ ہے محروم آخرت سے، جس نے یہ سودا کیا،

کاش انھیں معلوم ہوتا، تھی وہ شے کتنی بُری جس کے بدلے نفس کو بیچا ہے یہ آپ بھی ؛

ہوتی گر ان میں سمجھ، ایمان اور تقویٰ کیساتھ تھا وہ بہتر جو ثواب آتا خدا سے اِن کے ہاتھ ؛

"راعنا"[3] (ہرگز) نہ اے ایمان والو تم کہو بلکہ "انظرنا" کہو (باتیں توجہ سے سُنو)

ہے بھگتنا اک عذابِ سخت اہلِ کفر کو ؛

منکرِ اسلام جو مشرک ہیں یا اہلِ کتاب چاہتے ہیں نیک باتوں کا ہو تم پر سدِّ باب

خاص کرلے جس کو چاہے، اپنی رحمت کیلیے ہے بڑا ہی فضل والا وُہ خدا (سچ جانیے) ؛

محو کرتے ہیں یا منسوخ جب آیت کوئی، ویسی ہی یا اُس سے بہتر بھیجتے ہیں دُوسری

ہے خدا ہر شے پہ قادر کیا نہیں یہ آگہی ؟ ؛ ثلثة

کیا نہیں معلوم تم کو ہے خدا ہی کے لیے یہ زمین و آسماں کی سلطنت (آغاز سے)

اور نہیں (دین اور دُنیا میں) تمھارے واسطے کوئی حامی یا کوئی ناصر بجز اللہ کے ؛

کیا سوال اپنے نبی سے تم ہو کرنا چاہتے اِس سے پہلے جس طرح موسیٰؑ سے تھے پُوچھے گئے؟

اور جو کوئی کفر کو لے لے عوضِ ایمان کے تو یقیناً وہ ہوا گمراہ سیدھی راہ سے ؛

ع ۱۲ / ۱۲

[1] بابل دریائے دجلہ و فرات کے حصّہ زیریں پہ واقع ہے۔ اس کا بانی نمرود بن کوش بن حسام تھا۔ بابل کا مشہور بادشاہ بخت نصر تھا جس نے بیت المقدس کو تباہ و برباد کیا تھا۔ اس کے بعد یہ ملک شاہِ ایران کے قبضے میں آگیا اور پھر مرورِ ایام سے ویران ہو گیا۔ اس کا نشان اب ہلّہ کے قریب کھنڈر کی صورت میں موجود ہے۔ اس کے قریب "موصل کے مشرقی جانب شہر نینوا" تھا جہاں ۸۶۲ء قبل مسیح میں حضرت یونسؑ مبعوث ہوئے تھے۔

[2] ہاروت و ماروت دو شخص تھے جو بظاہر متقی اور پرہیزگار تھے اور لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے۔ لوگوں کو ان پر اس درجہ اعتقاد ہوگیا تھا کہ وہ ان کو دیوتا یا فرشتہ سمجھنے لگے تھے۔ ان کا سحر آخری طائر تھا۔ بابل میں ایک فاجرہ عورت تھی جس کا ارمنی نام اسفندارمذ (اسپاندارمیت) تھا۔ اسی کو زہرہ (عبرانی میں اسطہر) کہتے ہیں۔ اس عورت سے ہاروت و ماروت کے تعلقات تھے اور یہی عورت ان کی شہرت و تبلیغ کا ایک ذریعہ تھی۔

[3] یہودی بھی اکثر مجلسِ نبوی میں شریک ہوتے تھے اور جب کوئی بات ان کی سمجھ میں نہ آتی تو کہتے "راعنا" یعنی ہماری طرف توجہ کیجئے۔ چونکہ راعنا کے معنی زبان یہود میں "بیوقوف" کے بھی ہیں۔ اور اکثر مسلمان بھی ان کی طرح یہی لفظ بول جاتے تھے۔ اس لیے وحی آئی کہ اے مسلمانو تم "راعنا" نہ کہا کرو بلکہ ایسے موقع پر "انظرنا" کہا کرو۔ یعنی ہماری طرف دیکھیے۔ معلوم ہوا، کہ یہودیوں میں لفظی التباس کا مرض پرانا تھا پہلے بھی حطّۃ کی جگہ حنطۃ کہدیا تھا اب پھر ایسا لفظ استعمال کرنے لگے جو ذو معنی تھا خدا نے مسلمانوں کو ان کے مکر سے آگاہ کردیا۔

وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚۖ حَسَدًا مِّنْ
عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ
اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٠٩﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَمَا
تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿١١٠﴾
وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا
بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١١١﴾ بَلٰى ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ
اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿١١٢﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ
النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ ۪ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ ۙ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ
الْكِتٰبَ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿١١٣﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ
يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَاۤ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ
لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿١١٤﴾ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ
فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿١١٥﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ
سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿١١٦﴾ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ؕ وَاِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿١١٧﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ
لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَاۤ اٰيَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿١١٨﴾ اِنَّاۤ
اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ﴿١١٩﴾

ہیں بہت اہلِ کتاب ایسے جو یہ ہیں چاہتے پھر بنا دیں تم کو کافر، پھیر کر ایمان سے،

محض از راہِ حسد، جو اُن کے دل میں ہے نہاں اُن پہ واضح ہو چکا حالانکہ حق (کا ہر نشاں)

خیر اُنھیں کر دو معاف اور درگزر اِن سے کرو جب تک (اِن کے واسطے) نازل خدا کا حکم ہو

بالیقیں قدرت ہے ہر اک چیز پر اللہ کو ؛

(ہاں) کرو قائم نماز اور دو زکوٰۃ (اے مومنو) پہلے سے جو نیک اعمال اپنے بھیجو گے (سُنو)

اُن کو پاؤ گے خدا کے پاس (ہنگامِ جزا) تم جو کچھ کرتے ہو، بیشک دیکھتا ہے سب خُدا ؛

یہ جو کہتے ہیں کہ جنّت میں نہ جائیگا کوئی ہاں مگر جو ہیں یہودی، اور نصاریٰ، بس وُہی،

دِل کے بہلانے کو ہے یہ صرف انکی قال و قیل ان سے کہدو ہو اگر سچّے تو لے آؤ دلیل ؛

(جائیں گے کچھ[1] اور بھی) ہاں (اور یہ ہے واقعا) جو ہے مومن، اور سرِ تسلیم جس نے خم کیا،

خوش عمل بھی ہے، تو اس کا اجر ہے نزدِ خُدا ایسے لوگوں کو نہ ہے خوف اور نہ حُزن (و ابتلا) ؛

کہتے رہتے ہیں یہودی، ہیں نصاریٰ ہیچ کار اور کہتے ہیں نصاریٰ، ہیں یہودی بے مدار

گو یہ پڑھتے ہیں کتابیں (اور ہیں اہلِ نظر) وہ بھی کہتے ہیں یہی جو علم سے ہیں بے خبر[2]

پس خُدا انصاف محشر میں کریگا صاف صاف ایسی باتوں کا کہ ہے اِن سب کو جن میں اختلاف ؛

اس سے بڑھ کر اور ظالم کون ہے (خود سوچیے) جو مساجد میں خُدا کے ذِکر کی بندش کرے

اور کوشاں (بالعمل) ان کی خرابی میں رہے ؛

چاہیئے آنا مساجد میں انہیں ڈرتے ہوئے ذِلّت و رسوائی ہے دنیا میں اِن کے واسطے

آخرت میں بھی عذابِ سخت ہے اِن کے لیے ؛

(یاد رکھو) مشرق و مغرب ہیں سب اللہ کے جس طرف بھی رُخ کرو گے تم، خدا کو پاؤ گے

سب کو وہ گھیرے ہوئے ہے علم سب کا ہے اُسے ؛

لوگ کہتے ہیں خدا بھی صاحبِ اولاد ہے گو کہ اس کی پاک ذات (اس چیز سے آزاد) ہے

بلکہ جو کچھ ہے زمین و آسماں میں اُس کا ہے اُس کے سب محکوم ہیں (سب کچھ جہاں میں اُسکا ہے) ؛

خود ہی موجد وہ زمین و آسماں کا ہوگیا

جب کوئی کام اس نے پورا کرنا چاہا، ہوگیا کہدیا "ہوجا" تو بس (فوراً) وہ (پورا) ہوگیا ؛

کہتے ہیں جاہل خدا ہم سے نہیں کیوں ہمکلام؟ ہم پہ بھی کیوں آیتیں نازل نہیں ہوتیں (مدام)؟

پیش رَو بھی اِن کے کچھ ایسا ہی کہتے تھے کبھی اُن کے اور اِن کے دلوں میں ہے تشابہ باہمی

ہم نے تو روشن دلیلیں ہیں بکثرت پیش کیں ایسی قوموں کے لیے جو ہم پہ رکھتی ہیں یقیں ؛

---

[1] جنّت میں کچھ اور لوگ بھی جائیں گے

[2] یعنی مشرکینِ عرب

ع ۱۳ / ۱۳

مساجد میں منعِ ذکر اور تخریبِ مساجد

دینِ حق دے کر یقیناً تم کو بھیجا ہے رسول
مژدہ دینے اور (کافروں کو) ڈرانے کے لیے
اہلِ دوزخ کی نہ تم سے پوچھ ہوگی (روکے) ؛

وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى
اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِىْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ
مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۲۰﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ
تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۲۱﴾
يٰبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِىَ الَّتِىْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّىْ فَضَّلْتُكُمْ
عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا
يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذِ ابْتَلٰٓى
اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ
وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ
وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا
بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ
هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ
قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۲۶﴾
وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ
الْعَلِيْمُ ﴿۱۲۷﴾ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا
وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۸﴾ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ
وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۲۹﴾ وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ
اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۳۰﴾

یہ یہودی اور نصاریٰ خوش نہ ہوں گے زینہار — پیروی جب تک نہ اِن کے دیں کی کرلو اختیار
کہہ دو سچّا راستہ وُہ ہے دِکھائے جو خدُا — اور جو بعد اس علم کے بھی، اُن کے رُجحانات کا ق
دِل تمھارا ہوگیا تابع تو پھر اللہ سے، — والیٔ دیا ور نہ تم پاؤ گے (بچنے کے لیئے)۔
جن کو ہم نے دی کتاب اور جو (نہایت غور سے) — پڑھتے بھی ہیں اُس کو پڑھنے کی طرح (ہر طور سے)
ایسے ہی افراد، اس پر لاتے ہیں ایمان بھی — اس سے جو منکر ہوئے بس ہیں خسارے میں وُہی ۔
یاد اسرائیل کے بیٹو، کرو وہ نعمتیں، — ہم نے جو دیں تمکو۔ اور دی فوقیت کونین میں ۔
اور ڈرو اُس دِن سے جب آڑے نہ آئیگا کوئی — اور نہ "فدیہ" اور "سفارش" یا "مدد" کام آئے گی ۔
آزمایا جب کہ ابراہیمؑ کو اللہ نے — چند باتوں میں، جو پوری ہو گئیں (ہر نوع سے)
تو کہا، لوگوں کا ہم تم کو کریں گے پیشوا، — عرض کی، کیا ہوں گے میری نسل سے بھی مقتدا؟
کہہ دیا۔ نامنصفوں سے یہ نہیں وعدہ مِرا ۔

جب بنایا ہم نے معبد کعبے کو اور امن زار — جائے ابراہیمی کو کر لو مصلّٰی اختیار
پھر دیا یہ حکم ابراہیمؑ و اسماعیلؑ کو — یہ مِرا گھر ہے (ہمیشہ) پاک صاف اِسکو رکھو
آئیں جو بہرِ طواف و اعتکاف اُن کے لئے — اور رکوع و سجدہ جو کرتے ہیں اُن کے واسطے ۔
پھر کہا (سُن کر یہ سب احکام) ابراہیمؑ نے — امن کا شہر اے مرے رب تو بنا دے اب اسے
اِس میں بسنے والوں کو پھل اور میوے کر عطا — لائیں جو ایماں، خدا و آخرت پر (برملا)
یہ ہوا ارشادِ رب، جو کفر پر قائم رہا — اُس کو بھی کچھ روز تک میں فائدہ پہنچاؤں گا
پھر اسے جبراً عذابِ نار دوں گا (دائمی) — یہ ٹھکانا ہے بُرا (منزل ہے یہ سب سے بُری) ۔
خانۂ کعبہ کی دیواریں اُٹھانے جب لگے — (یہ دعائیں مانگیں) ابراہیمؑ و اسماعیلؑ نے
"اے ہمارے رب" قبول اب یہ ہمارا کام کر — تو ہے بیشک سُننے والا صاحبِ علم و خبر ۔
"اے ہمارے رب، ہمیں اپنا ہی فرماں بر بنا — کر ہماری نسل کو اِک اُمتِ مُسلم عطا
کچھ طریقے بھی عبادت کے ہمیں تعلیم کر — (بخش دے ہم کو) قصوروں سے ہمارے درگزر
بخشنے والا ہے تو ہی، مہرباں، (و داد گر) ۔

اے ہمارے رب انھیں میں سے اُٹھا ایسا نبی — جو انھیں (اکثر) سُنائے آیتیں پڑھ کر تری،
جو سکھائے حکمت و قرآں سنوارے خلق و خُو — غالب القدرۃ ہے تُو اور کامل الحکمۃ ہے تُو ۔ ۶
ہوگا روگرداں وہی مِلّت سے ابراہیمؑ کی — نفس نے ظلم و حماقت کی جسے تعلیم دی
برگزیدہ ہم نے اِس دُنیا میں اُن کو کر دیا — اور نکوکاروں میں بے شک ہوں گے وہ روزِ جزا ۔

۱۴ ع ۹ ۱۴

۱۵ ع ۸ ۱۵

ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد کا ذکر

ل اس مصرع سے پہلے "اور کہا" محذوف ہے قرآن مجید میں بھی "وقال" نہیں ہے۔

ل یہ ایک ریگستانی میدان تھا۔ جب ابراہیم علیہ السلام کی بیویوں سارہؑ اور ہاجرہؑ میں باہم نزاع ہُوا تو خدا نے حکم دیا کہ ہاجرہؑ اور اُن کے بیٹے اسمٰعیلؑ کو کسی میدان میں چھوڑ آؤ۔ ابراہیمؑ نے ایسا ہی کیا اور دونوں کو اسی میدان میں چھوڑ کر جہاں اب بیت اللہ ہے واپس چلے گئے۔ اللہ کے حکم سے یہاں چشمۂ زمزم نکل آیا اور قبیلۂ جرہم (جہاں حضرت اسماعیلؑ کی ننھیال تھی) یہاں آکر آباد ہوگیا۔ حضرت اسماعیلؑ نے ہوش سنبھالنے کے بعد مقام کعبہ پر اپنے رہنے کا گھر بنالیا، اور کچھ دُور تک کچی اینٹوں کا گھیرا بنا کر اس میں بکریاں پالنے لگے حضرت ابراہیمؑ اپنے فرزند اسماعیلؑ کو دیکھنے کے لیے اکثر یہاں تشریف لاتے تھے آخری زمانۂ قیام میں آپ کو اس جگہ معبد بنانے کا حکم ہوا چنانچہ اینٹوں کے گھیرے میں خانۂ خدا کی بنیاد پڑی۔ جسے دونوں باپ بیٹوں نے ملکر بنایا اور لوگوں سے کہا کہ یہ بیت اللہ ہے اس کا طواف کیا کرو اور یہاں خدا کی عبادت کیا کرو۔

حضرت اسماعیلؑ کی وفات کے بعد فرزندانِ اسمٰعیل اپنے نانا اور ماموں کیساتھ خانۂ کعبہ کے متولی ہوئے۔ ان کے بعد عمالقہ، پھر تبابعہ، پھر فرزندانِ اسماعیلؑ کے بعد بنی جرہم متولی ہوئے۔ پھر بنی خزاعہ۔ پھر جب اولادِ اسماعیلؑ کی کثرت ہوئی اور کنانہ و قریش وغیرہ قبائل پیدا ہوئے تو بنو خزاعہ کی تولیت، قریش نے غلبہ پاکر حاصل کرلی۔ اس زمانہ میں قصی بن کلب نے خانۂ کعبہ کو از سرِ نو بنایا۔ پھر یہ عمارت طوفان کی نذر ہوگئی۔ اور قبائل نے اسے چندہ کرکے بنایا۔ دیواریں اٹھارہ ہاتھ بلند کردی گئیں اور صدر دروازہ کرسی دے کر بنایا گیا تاکہ آئندہ طوفان سے نقصان نہ پہنچے۔ یزید بن معاویہ اور ابن الزبیرؓ میں جنگ ہوئی تو اس عمارت کو

إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِينَ ﴿١٣١﴾ وَوَصّٰى بِهَا إِبْرٰهِمُ
بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ يٰبَنِيَّ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا
وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ﴿١٣٢﴾ أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ
مَا تَعْبُدُونَ مِنْ بَعْدِي قَالُوا نَعْبُدُ إِلٰهَكَ وَإِلٰهَ آبَائِكَ إِبْرٰهِمَ وَإِسْمٰعِيلَ
وَإِسْحٰقَ إِلٰهًا وَاحِدًا وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿١٣٣﴾ تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا
كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٣٤﴾ وَقَالُوا
كُونُوا هُودًا أَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوا قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرٰهِمَ حَنِيفًا وَمَا
كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٣٥﴾ قُولُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلٰى
إِبْرٰهِمَ وَإِسْمٰعِيلَ وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسٰى
وَعِيسٰى وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ
وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿١٣٦﴾ فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوْا
وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١٣٧﴾
صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً وَنَحْنُ لَهُ عٰبِدُونَ ﴿١٣٨﴾
قُلْ أَتُحَاجُّونَنَا فِي اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ وَلَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ
وَنَحْنُ لَهُ مُخْلِصُونَ ﴿١٣٩﴾ أَمْ تَقُولُونَ إِنَّ إِبْرٰهِمَ وَإِسْمٰعِيلَ وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ
وَالْأَسْبَاطَ كَانُوا هُودًا أَوْ نَصٰرٰى قُلْ أَأَنْتُمْ أَعْلَمُ أَمِ اللّٰهُ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ
كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهُ مِنَ اللّٰهِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿١٤٠﴾ تِلْكَ أُمَّةٌ
قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٤١﴾

جب کہا اُن سے خدا نے تم رہو طاعت شعار — بولے، ربِّ دو جہاں کے ہی ہیں ہم طاعت گزار ؛
کی وصیّت بیٹوں سے یعقوبؑ و ابراہیمؑ نے — منتخب اک دیں کیا حق نے تمہارے واسطے

صاحبِ ایماں ہی ہو کر تم کو مرنا چاہیئے ؛

(پوچھو ان لوگوں سے) کیا اُس وقت تم موجود تھے؟ ق — مَوت جب یعقوبؑ کو آئی (خدا کے حکم سے)
پوچھا بیٹوں سے کہ میرے بعد پوجو گے کسے؟ — بولے، جس کو آپ نے پوجا ہے اور اسلاف نے
یعنی ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ نے — ہے وہ ایک اللہ، ہم ایمان اُسی پر لائیں گے ؛
یہ اِک اُمّت، اِک جماعت تھی، جو آئی اور گئی، — اس نے جو کچھ بھی کیا، آئے گا کام اُس کے وہی
جو کیا تم نے، تمھارے کام آئے گا، وہی — اُن کے کاموں کی نہ تم سے پوچھ گچھ ہوگی کوئی ؛
کہتے ہیں تم سے۔ یہودی یا کہ عیسائی بنو — تاکہ راہِ راست پر آجاؤ تم (اے مومنو)[1]
کہہ دو اُن سے، ہم تو مِلّت پر ہیں ابراہیمؑ[2] کی — جو ہے یکسو راہ (اور جس میں نہیں کوئی کجی)

اور وہ مُشرک نہ تھے، (یہ تو ہے اَمرِ واقعی) ؛

کہہ دو ہم ایمان رکھتے ہیں فقط اللہ پر — اور اس پر جو کلام اُترا ہے ہم پر (سربسر)
جو براہیمؑ اور اسمٰعیلؑ پر اُترا (اُدھر) — اور اسحٰقؑ اور یعقوبؑ اور اُن کی آل پر
اور اس پر عیسٰیؑ و موسیٰؑ پہ جو نازل ہُوا — اور اس پر بھی جو نبیوں کو کیا حق نے عطا
اُن میں سے کرتے کسی کی بھی نہیں تفریق ہم — اور پیرو ہیں اُسی (مِلّت) کے بالتحقیق ہم ؛
وہ تمھاری ہی طرح ایمان لے آئیں اگر — تو ہدایت پائیں گے آئیں گے سیدھی راہ پر
اور جو مُنہ موڑیں، تو یہ ہے اُن کی ضِد (اور اختلاف) — تم کو اِک اللہ کافی ہے (یہ کہہ دو صاف صاف)

سُننے والا، جاننے والا وہی ہے (بے گزاف) ؛

کہہ دو ہم نے کرلیا رنگ اختیار اللہ کا، — اور اُس کے رنگ سے ہے رنگ بہتر کون سا ؟

کرتے ہیں ہم تو اُسی کی بندگی (صبح و مَسا) ؛

اِن سے کہہ دو ہم سے کیوں حجّت ہے اُس اللہ پر — جو ہمارا رب، وہی رب ہے تمھارا (داد گر)
جو ہمارے ہیں عمل، وہ ہیں ہمارے واسطے — جو تمھارے ہیں عمل، وہ ہیں تمھارے واسطے

ہم ہیں خالص اس کے (جھوٹے ہیں یہ سارے واسطے) ؛

تم جو کہتے ہو کہ ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ بھی، — اور اسحٰقؑ اور یعقوبؑ ان کی اولادِ (ذکی)
سب یہودی یا نصاریٰ تھے (یہ ہے صرف افترا) — اِن سے پوچھو، تم زیادہ جانتے ہو، یا خدا؟

سنگباری سے پھر نقصان پہنچا اور ابن الزبیر نے اسے از سرِ نو بنوایا۔ تمام قدیم آثار منہدم کر دیئے گئے اور بنائے ابراہیمی پر بُنیادِ کعبہ رکھی گئی۔ یزید کے بعد عبدالملک کی فوج نے مکّہ کا محاصرہ کیا اور بیت اللہ پر منجنیق سے پتھر برسائے۔ دیواریں پھر ٹوٹ گئیں۔ فتح مکّہ کے بعد عبدالملک نے حکم دیا کہ موجودہ عمارت گرادی جائے اور جیسی قریش کے زمانے میں تھی ویسی بنائی جائے چنانچہ خانہ کعبہ کی بنائیں قریش کی بنیادوں پر بنادی گئیں۔ غربی دروازہ بند کر کے شرقی دروازے میں کچھ رد و بدل کر دیا گیا۔ باقی عمارت علیٰ حالہٖ چھوڑ دی گئی۔ اس لیے موجودہ عمارتِ خانہ کعبہ گویا ابن الزبیر اور حجاج کی عمارتوں کا مجموعہ ہے۔ دونوں عمارتیں الگ الگ نظر آتی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے گویا دیوار شق ہونے کے بعد پھر ملائی گئی ہے۔ (مقدمہ ابن خلدون حصّہ سوم)

[1] یعنی یہودی اور عیسائی مومنوں سے کہتے ہیں

[2] یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام

سَيَقُولُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا
عَلَيْهَا ۭ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۭ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۴۲﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى
النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۭ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ
عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰي عَقِبَيْهِ ۭ وَاِنْ كَانَتْ
لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَي الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ۭ اِنَّ
اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۳﴾ قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ
فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۠ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ
فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ
مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَلَىِٕنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ
بَعْضٍ ۭ وَلَىِٕنِ اتَّبَعْتَ اَھْوَآءَھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ
اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰھُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَاۗءَھُمْ ۭ
وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَھُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴۶﴾ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ
فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾ وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ ھُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا
الْخَيْرٰتِ ۭ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۴۸﴾ وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ ۭ وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۹﴾

تحویلِ قبلہ

اب سفیہ (و جاہل و احمق) کہیں گے (طنز سے)
قبلۂ اوّل[1] سے اپنے کیوں مسلماں پھر گئے؟
کہہ دو ان سے مشرق و مغرب ہیں سب اللہ کے
جس کو (لانا) چاہے راہِ راست پر لائے اُسے ؀
اور اسی صورت بنایا اُمتِ اَوسط تمہیں
تاکہ تم ٹھیرو شہادت دُوسرے افراد میں
اور پیغمبر شہادت (امرِ حق کی) تم پہ دیں ؀
قبلۂ اوّل کیا تھا ہم نے قائم اِس لیئے
تاکہ ہم جانیں، ہو پیرو کون، کون اُلٹا پھرے؟
شک نہیں اِس میں ہوئی یہ بات لوگوں پر گراں
دی ہدایت جن کو حق نے، وہ نہیں تھے سرگراں
اور خدا ایسا نہیں، ایمان کر دے رائیگاں
وہ تو لوگوں پر ہے شفقت کرنے والا مہرباں،
دیکھتے ہیں[2] دیکھنا سُوئے فلک منہ پھیر کر،
تم ہو جس قبلے سے راضی، تم کو پھیریں گے اُدھر
آج سے تم جانبِ کعبہ اب اپنا رُخ کرو
ہو جہاں بھی تم اُدھر ہی موڑ لو منہ (مومنو)
جانتے ہیں وہ (بخوبی یہ) جو ہیں اہلِ کتاب
جانبِ رب سے ہے یہ (تحویل) برحق (اور صواب)
مشورے جو کر رہے ہیں لوگ (اس تحویل پر)
(جانتا ہے سب) نہیں اللہ اُن سے بے خبر ؀
اور جو ہیں اہلِ کتاب (اب لاکھ) اُنکے سامنے
تم دلائل لاؤ، یہ پیرو نہ ہونگے قبلہ کے
اور نہ اُن کے قبلہ کی تم ہی کروگے پیروی
منحرف اک دُوسرے کے قبلہ سے ہیں اِن میں بھی
اور جو بعدِ علم ان کی خواہشوں پر تم چلے
تم بھی بالتحقیق نافرمان (ہی) بن جاؤ گے ؀
جن کو ہم نے دی کتاب اُس[3] کو وہ ہیں پہچانتے
جس طرح بیٹوں کو اپنے ہیں (بخوبی) جانتے
ہیں انہیں میں سے (مگر) ایسے بھی کچھ افراد (ہاں)
دیدہ و دانستہ کر لیتے ہیں جو حق کو نہاں ؀
ہے جو کچھ منجانبِ حق ہے وہ برحق[4] بالیقیں
تم بھی اِن شک کرنے والوں میں نہ ہو جانا کہیں ؀
ہے ہر اک کا ایک قبلہ رخ وہ کرتا ہے اُدھر
نیکیوں کی سمت دوڑو (سارے جھگڑے چھوڑ کر)
تم جہاں بھی ہو، اکٹھا تم کو کر لے گا خدا
ہے خدا ہر چیز پر قادر (ہے اِس میں شبہ کیا) ؀
منہ کرو کعبے کی جانب تم جہاں سے بھی چلو
(قبلہ) یہ من جانبِ رب ہے (یقیں اس پر کرو)
رب نہیں ہے بے خبر اُس سے جو کرتے ہو (سنو) ؀

[1] بیت المقدس

[2] یعنی ہم دیکھتے ہیں کہ تم اپنا منہ پھیر پھیر کر آسمان کی طرف دیکھ رہے ہو۔

[3] یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو

[4] یعنی تحویلِ قبلہ

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ
مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ۙ
إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي
عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٥٠﴾ كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِنْكُمْ
يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ
مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ﴿١٥١﴾ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا
تَكْفُرُونِ ﴿١٥٢﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ۚ
إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿١٥٣﴾ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ أَمْوَاتٌ ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِنْ لَا تَشْعُرُونَ ﴿١٥٤﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ
مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ
وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ﴿١٥٥﴾ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ
قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ﴿١٥٦﴾ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ
مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ﴿١٥٧﴾ إِنَّ الصَّفَا
وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ ۖ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ
اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ﴿١٥٨﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا
مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي
الْكِتَابِ ۙ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ ﴿١٥٩﴾

منہ کرو کعبے کی جانب تم جہاں سے بھی چلو — تم جہاں بھی ہو، اُسی کی سمت اپنا مُنہ کرو

تاکہ حُجّت تم سے لوگوں کو نہ کچھ باقی رہے — اُن میں جو حق پر نہیں، اُن سے نہ ڈرنا چاہیئے

ہاں ڈرو مجھ سے کہ میں اتمامِ نعمت کا کروں — شاید آؤ سیدھے رستے پر (طے تم کو سکوں) ؛

جیسے بھیجا ہم نے تم میں اک تمھیں میں سے نبی — پڑھتا ہے جو آیتیں، اور کرتا ہے اصلاح بھی

درس جو دیتا ہے حکمت اور کتاب اللہ کے — اور سکھاتا ہے تمھیں جو کچھ نہیں تم جانتے ؛

میں کروں گا یاد تم کو، یاد تم میری کرو — شکر تم میرا کرو (ہرگز) نہ ناشکری کرو ؛

اے مسلمانو، نماز و صبر سے امداد لو — صبر والوں ہی کا ساتھی ہے خدا بیشک (سُنو) ؛

جو ہوں راہِ حق میں قتل، اُن کو نہ تم مُردہ کہو — بلکہ وُہ زندہ ہیں لیکن بے خبر تم اُن سے ہو ؛

آزمائیں گے تمھیں ہم خوف سے اور بھوک سے — جان سے، اور مال سے، نقصان سے ثمرات کے

اُن کو مژدہ دو جو (وقتِ ابتلا) صابر رہے ؛

جب مصیبت اُن پہ آتی ہے تو کہتے ہیں (بجا) — ہم خدا کے ہیں، ہمیں اُسکی طرف ہے لوٹنا ؛

ایسے ہی لوگوں پہ رحمت ہے خدا کی اور کرم — ہیں یہی وُہ جن کے سیدھے راستے پر، ہیں قدم

ہیں صفا[1] اور مروہ بیشک (دونوں) آثارِ خدا — پس کرے جو حجِ کعبہ[2] یا کرے عمرہ[3] ادا،

اور طواف اِن کا کرے تو کچھ نہیں اسمیں خطا — خوش دلی سے جو کرے نیکی تو پھر بیشک خدا

قدرداں ہے اُس کا، وُہ ہے نیّتوں کو جانتا ؛

جو ہدایات و دلائل ہم نے نازل کیں (یہاں) — پھر کتاب اللہ[4] میں لوگوں پہ کر بھی دیں عیاں

باوجود اس کے، جو اُن باتوں کو کرتے ہیں نہاں

جانبِ اللہ سے، لعنت سی لعنت اُن پہ ہے — اور لعنت کرنے والوں کی بھی لعنت اُن پہ ہے ؛

ع ۵/۱۸/۲

[1] صفا اور مروہ دو پہاڑیاں ہیں۔ صفا کعبے سے جنوب مشرق کی طرف واقع ہے۔ اس میں چھ زینے اور تین محراب دار دروازے ہیں۔
مروہ کعبے سے مشرق و شمال میں ہے اس میں ایک بڑی محراب اور پانچ زینے ہیں ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان مسعیٰ کبیر ہے۔ یہ دونوں پہاڑیاں مسجدِ حرام سے بہت نزدیک ہیں۔ اب ان پر چاروں طرف مکانات بن گئے ہیں۔ اسلام سے پہلے جس طرح خانۂ کعبہ میں بُت بھرے ہوئے تھے، ان پہاڑیوں پر بھی دو بُت کھڑے کر دیئے گئے تھے۔ حضرت ہاجرہ زوجہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام پانی کیلیے انہیں پہاڑیوں کے درمیان دوڑی دوڑی پھری تھیں۔ ان کے مابین دوڑنا اسی واقعے کی یادگار ہے۔

[2] حج ان چند ارکان کا نام ہے احرام باندھنا۔ میدانِ عرفات میں ٹھیرنا۔ منا میں کنکریاں پھینکنا۔ خانہ کعبہ کا طواف کرنا۔ صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا۔ حج صرف ذی الحجہ میں ہوتا ہے۔

[3] عمرہ بھی حج ہی کی ایک قسم ہے مگر فرق یہ ہے کہ حج صرف ذی الحجہ میں اور عمرہ جب چاہو کرلو۔
عمرے کے ارکان صرف یہ ہیں:۔ احرام باندھنا۔ کعبہ کا طواف کرنا، اور صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا۔

[4] مراد ہے توراۃ سے

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَ
اَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ
اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۶۱﴾
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۱۶۲﴾
وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶۳﴾ اِنَّ فِيْ
خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ
الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ
السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا
مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ
السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ وَمِنَ النَّاسِ
مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ۭ
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ۭ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ
يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ
الْعَذَابِ ﴿۱۶۵﴾ اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا
وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ﴿۱۶۶﴾ وَقَالَ
الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا
تَبَرَّءُوْا مِنَّا ۭ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ
حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ۭ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ﴿۱۶۷﴾

ہاں جنھوں نے توبہ کی، آئندہ، اِصلاح پر اور حق جو بات تھی کر دی بیاں وہ کھول کر
یہ وہ ہیں، توبہ ہوئی مقبول جن کی (بے گماں) ہم معافی دینے والے ہیں، نہایت مہرباں ﴿
بے شبہ کافر ہوئے جو لوگ، کافر ہی مَرے لعنتیں اللہ کے وہ اور فرشتوں کے ہُوئے
اور سب لوگوں کی لعنت اُن پہ ہے (سچ جانیئے) ﴿
وہ اِسی پھٹکار میں دائم رہیں گے مبتلا اُن کو دی جائے گی مُہلت اور نہ کم ہوگی سزا ﴿
ہے تمھارا رب، خدائے واحد اور اس کے سِوا (دونوں عالم میں) نہیں معبود کوئی دُوسرا
وُہ بڑا ہی مہرباں اور رحم والا ہے بڑا ﴿

ع ۱۱ ۱۹ ۳

خِلقتِ ارض وسما اور اِختلافِ روز و شب ق اور سمندر میں جو چلتے ہیں سفینے (بے تعب)
جن کے چلنے سے ہیں لوگوں کو منافع (بیشمار) آسماں سے جو زمیں پر پڑتی ہے پانی کی دھار
جس سے ہو جاتی ہے زندہ (ناگہاں) مُردہ زمیں، جانور ہر قسم کے ملتے ہیں اُس پر ہر کہیں
اور ہواؤں کا تغیّر، بادلوں کے کارواں جو گھرے رہتے ہیں افلاک و زمیں کے درمیاں
عقلمندوں کے لیے یہ سب ہیں قدرت کے نشاں ﴿
ایسے ہیں کچھ لوگ اِن میں جو خدا کے ماسِوا، (ناروا) کرتے ہیں اوروں کو شریک اللہ کا
جو محبت چاہیئے حق سے، وُہ ان سے ہے۔ (مگر) اہلِ ایماں کو محبت ہے خدا سے سخت تر
کاش ظالم دیکھ لیں، وہ (وقت) جب ہوگا عذاب اور یہ کہ قوتیں سب ہیں خدا میں (بے حساب)
اور یہ کہ سخت ہے اللہ کا (قہر و) عذاب ﴿
پیر اپنے پیرؤوں سے جب کریں گے اِجتناب ٹوٹ جائیں گے تعلق، اور دیکھیں گے عذاب ﴿
اور پھر پیرو کہیں گے کاش ہم کو ایک بار جانے کا دُنیا میں پھر موقع مِلے (اور اختیار)
دست بردار آج ہم سے جس طرح یہ ہو گئے ہم بھی بیزار اِن سے ہو جائیں (اسی انداز سے)
حق، بحسرت اِن کے اعمال اُن کے آگے لائیگا نارِ دوزخ سے مگر ہوں گے نہ یہ ہرگز رہا ﴿

ع ۲۰ ۴

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا
خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٦٨﴾ اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ
بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَاۗءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٦٩﴾
وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ
مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَاۗءَنَا ۭ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَاۗؤُھُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ
شَـيْـــًٔـا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿١٧٠﴾ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ
الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَاۗءً وَّنِدَاۗءً ۭ
صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿١٧١﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ
تَعْبُدُوْنَ ﴿١٧٢﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ
وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ
اِثْمَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٧٣﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ
اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَـمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰۗىِٕكَ
مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ښ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٧٤﴾ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا
الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ اَصْبَرَھُمْ
عَلَي النَّارِ ﴿١٧٥﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ۭ وَاِنَّ
الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِي الْكِتٰبِ لَفِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ﴿١٧٦﴾ ع

کھاؤ اے لوگو، زمیں پر ہے جو کچھ پاک او حلال   ہے کھلا شیطان دشمن تم چلو اس کی نہ چال،
حکم دے گا وہ تمہیں فحش اور بداعمال کا   تا کرو بے جانی بُوجھی باتیں منسُوبِ خدا،
جب کہا جاتا ہے ان سے پیروی اُسکی کرو   حکم جو نازل کیا اللہ نے (لوگو سُنو)
کہتے ہیں ہم تو رہیں گے اُس کے پیرو (بےخطر)   باپ اور دادا کو پایا گامزن جس راہ پر
کیا یہ اُن کی پیروی کرتے رہیں گے (مدتوں)   خواہ اِن کے باپ دادا بے سمجھ گمراہ ہوں؟؛
کافروں کی وہ مثل ہے، جیسے کوئی دے صدا   اُس کو جو سُنتا نہ ہو کچھ، محض شور و الجب!
بہرے، گونگے، اندھے ہیں، اِن میں نہیں دانش ذرا،
کھاؤ، جو پاکیزہ چیزیں ہم نے دی ہیں، مومنو   اُس کے بندے ہو تو شکر اللہ کا کرتے رہو؛
جانور مُردہ، سؤر کا گوشت اور خوں ہے حرام   نامزد جو غیرِ حق سے ہوں، وہ نذریں بھی تمام
پھر جو ہو مجبور[1]، باغی اور نافرماں نہ ہو   کچھ گنہ اُس پر نہیں، کھالے جو ایسی چیز کو
ہے بڑا ہی صاحبِ لطف و کرم اللہ تو؛
جو چھپاتے ہیں اُسے رب نے جو ہے نازل کیا   اور اُس کی لیتے ہیں تھوڑی سی قیمت (ناروا)
بھرتے ہیں انگارے اپنے پیٹ میں وہ (ناسزا)   بات بھی اُن کی قیامت میں نہ پُوچھے گا خدا؛
اور نہ (آلائش سے عصیاں کی) کریگا اُن کو پاک   اور ہے اُن کے لیے (بیشک) عذابِ دردناک
مول انھوں نے لی ہدایت کے عوض میں گمرہی   مغفرت کے بدلے (لے بیٹھے) عذابِ (واقعی)
آتشِ دوزخ پہ قانع ہیں (یہ حیرت ہے بڑی)؛
اس لیئے کہ حق سے نازل مصحفِ برحق ہوا   ہیں بڑے ضدی جنھوں نے اختلاف اُس میں کیا؛

[1] یعنی بھوک سے بے قرار ہو جائے

ع ۵ ۲۱ ربع

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ

وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَ

الْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ

الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ

وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓئِكَ

الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ

وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ؕ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ ۢ بِالْمَعْرُوْفِ

وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ؕ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ

اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۸﴾ وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ

يّٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ

الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۖۚ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ

بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۸۰﴾ فَمَنْ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ

فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۸۱﴾ فَمَنْ

خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۸۲﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ

الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾ ۙ

جانبِ مشرق کرو منہ یا کہ مغرب کی طرف — بس یہی نیکی نہیں ہے (ضامنِ عزّ و شرف)
بلکہ نیکی اُس کی ہے، لائے جو ایماں (بے خطر) — اپنے رب پر، اور ملائک اور روزِ حشر پر
جو کتاب و انبیاء پر لائے ایماں (برملا!) — اور جس نے مال وزر اُس کی محبّت میں دیا
رشتہ داروں کو، یتیموں اور مسکینوں کو بھی — جو مسافر ہیں انھیں بھی، مانگنے والوں کو بھی
گردنیں چھڑوانے میں بھی (خرچ کچھ اپنا کیا) — اور قائم کی نماز، اور دی زکات (اِس کے سوا)
جب کیا اقرار، تو پورا کیا اقرار بھی — تنگی و تکلیف اور ہل چل میں دادِ صبر دی
ہیں وہی (دعوے کے) سچّے، متّقی بھی ہیں وہی ؛

حکمِ قصاص

فرض تم پر اے مسلمانو کیا ہم نے قصاص — جان کے بدلے ہے جاں (اس فرض کی توضیح خاص)
بدلے میں آزاد کے آزاد (کو کر دو تمام) — ہو غلام اُس کا عوض گر قتل ہو کوئی غلام
بدلے میں عورت کے عورت (ہے یہی بہتر نظام)
عفو کر دے اُس کا بھائی گر کوئی جزوِ قصاص — تو مطابق شرع کے تعمیل ہو (بالاختصاص)
چاہیئے کرنا ادا (یہ خوں بہا) خوبی کے ساتھ — مہربانی بھی ہے رب کی تم پر آسانی کے ساتھ
اور جو بعد اِس فیصلے کے بھی کرے گا زیادتی — (یاد رکھو) سخت تر اُس کو سزا دی جائے گی ؛
عقلمندو! ہے قصاص (ایسا) تمھاری زندگی — تاکہ تم بچتے رہو (خوں ریزیوں سے دائمی) ؛

حکمِ وصیّت

فرض ہے تم پر، جو تم میں سے کسی کو مَوت آئے — اور وہ کچھ مال (و دولت) اپنے پیچھے چھوڑ جائے
تو وہ اپنے والدین اور رشتہ داروں کے لیئے — (مرنے سے پہلے) مناسب اِک وصیّت چھوڑ دے
اُس کے ذمّے ہے یہ حق، ڈرتا ہے جو اللہ سے ؛
پھر جو سُن کر یہ وصیّت اِس میں تبدیلی کرے — تو بدلنے والے کے ذمّے گنہ اِسکا رہے
سب کی سُنتا ہے خدا، آگاہ ہے ہر بات سے ؛
ہو طرفداری و حق تلفی کا اندیشہ اگر[1] — اور کرے آمادہ کوئی وارثوں کو صلح پر
(تو وصیّت کے بدلنے میں) نہیں کوئی گناہ — بخشنے والا بڑا ہی مہرباں ہے وہ اِلٰہ ؛

ع ۲۲ / ۶

روزہ رکھنے کا حکم

ہم نے روزہ فرض تم پر اے مسلمانو کیا — جس طرح لوگوں پہ تم سے پہلے (روزہ) فرض تھا
تاکرو پرہیز اور (اکثر گناہوں سے) بچو ؛ — صِرف گنتی ہی کے ہیں کچھ روز (پھر کیوں بار ہو)

[1] یعنی وصیّت کرنے والے کی طرف سے۔

اَیَّامًا مَّعۡدُوۡدٰتٍ ؕ فَمَنۡ کَانَ مِنۡکُمۡ مَّرِیۡضًا اَوۡ عَلٰی سَفَرٍ
فَعِدَّۃٌ مِّنۡ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَی الَّذِیۡنَ یُطِیۡقُوۡنَہٗ فِدۡیَۃٌ طَعَامُ
مِسۡکِیۡنٍ ؕ فَمَنۡ تَطَوَّعَ خَیۡرًا فَہُوَ خَیۡرٌ لَّہٗ ؕ وَاَنۡ تَصُوۡمُوۡا خَیۡرٌ
لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۸۴﴾ شَہۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡہِ
الۡقُرۡاٰنُ ہُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الۡہُدٰی وَالۡفُرۡقَانِ ۚ
فَمَنۡ شَہِدَ مِنۡکُمُ الشَّہۡرَ فَلۡیَصُمۡہُ ؕ وَمَنۡ کَانَ مَرِیۡضًا اَوۡ
عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنۡ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ یُرِیۡدُ اللّٰہُ بِکُمُ الۡیُسۡرَ وَلَا
یُرِیۡدُ بِکُمُ الۡعُسۡرَ ۫ وَلِتُکۡمِلُوا الۡعِدَّۃَ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ہَدٰىکُمۡ
وَلَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ ﴿۱۸۵﴾ وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ ؕ
اُجِیۡبُ دَعۡوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا لِیۡ وَلۡیُؤۡمِنُوۡا
بِیۡ لَعَلَّہُمۡ یَرۡشُدُوۡنَ ﴿۱۸۶﴾ اُحِلَّ لَکُمۡ لَیۡلَۃَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی
نِسَآئِکُمۡ ؕ ہُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمۡ وَاَنۡتُمۡ لِبَاسٌ لَّہُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰہُ اَنَّکُمۡ
کُنۡتُمۡ تَخۡتَانُوۡنَ اَنۡفُسَکُمۡ فَتَابَ عَلَیۡکُمۡ وَعَفَا عَنۡکُمۡ ۚ فَالۡـٰٔنَ
بَاشِرُوۡہُنَّ وَابۡتَغُوۡا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَکُمۡ ۪ وَکُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا
حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الۡخَیۡطُ الۡاَبۡیَضُ مِنَ الۡخَیۡطِ الۡاَسۡوَدِ
مِنَ الۡفَجۡرِ ۪ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیۡلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوۡہُنَّ
وَاَنۡتُمۡ عٰکِفُوۡنَ ۙ فِی الۡمَسٰجِدِ ؕ تِلۡکَ حُدُوۡدُ اللّٰہِ فَلَا
تَقۡرَبُوۡہَا ؕ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ اٰیٰتِہٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّہُمۡ یَتَّقُوۡنَ ﴿۱۸۷﴾

پھر بھی تم میں سے جو ہو بیمار یا گرمِ سفر — پُوری کرلے گنتی (روزوں کی) بہ ایّامِ دِگر
اور (معذورین میں پھر) استطاعت جنکو ہو — ایک روزے کے عوض کھانا دیں اِک محتاج کو
شوق سے کرتا ہے جو نیکی وہ ہے بہتر اُسے — اور رکھو روزہ تو بہتر ہے تمہارے ہی لیئے
تم اگر سمجھو (تو ہیں یہ بہتری کے راستے) ؎

ماہِ رمضاں، جس میں قرآنِ (مبیں) نازل ہُوا — جو (بہ ہر عنواں) لوگوں کے لیے ہے رَہ نما
ہیں ہدایت کی دلیلیں، جس میں واضح اور کھُلی — حق کو باطل سے جُدا کرنے کی ہے تمیز بھی
تم میں سے جو یہ مہینہ پائے وہ روزہ رکھے — جو ہو بیمار و مسافر، بعد میں پُورے کرے
چاہتا ہے رب تمھارے واسطے آسانیاں — اُس کا یہ منشا نہیں ہے ہوں تمہیں دشواریاں
تاکہ تم روزوں کی گنتی پوری کر لو (مومنو) — تاکہ اُس کی اِس ہدایت پر (جو دی تم لوگوں کو)
تم کرو اُس کی بڑائی، شکر بھی اس کا کرو ؎

میرے بندے جب مجھے پُوچھیں کہو میں ہوں قریب — جب دُعا مانگے کوئی تو میں دُعا کا ہُوں مجیب
چاہیئے اُن کو کہ مانیں حکم اور ایمان لائیں — کیا تعجب ہے جو وہ اس طور راہِ راست پائیں ؎
ہے شبِ رمضاں میں جائز عورتوں کے جاؤ پاس ق۔ وہ تمھارا ہیں لباس اور تم بھی ہو اُن کا لباس[1]
علم تھا اللہ کو (چوری چھُپے جاتے تھے تم) — اِس طرح نقصان (دین و نفس) میں پاتے تھے تم
کر دیا تم کو معاف اور درگزر کی (یہ خطا) — اُن سے ہم بستر رہو، ڈھونڈو مقدّر کا لکھا[2]
ہو سوادِ شب سے نُوری خط نہ جب تک جلوہ گر — (خوب) کھاؤ اور پیو، (جو چاہو بے خوف و خطر)
اور پھر روزے کو اپنے رات تک پورا کرو — (ہاں مگر) جب اعتکافِ (صوم) بھی مسجد میں ہو
تو نہ جاؤ عورتوں کے پاس (اپنے کو بچاؤ) — یہ حدیں اللہ کی ہیں، پاس بھی اِن کے نہ جاؤ
صاف کرتا ہے بیاں اللہ اپنی آیتیں — تاکہ (یہ لوگ اختلافِ حکم سے) بچتے رہیں ؎

[1] یعنی تمھارا اور ان کا چولی دامن کا علاقہ ہے۔ وہ تمھارے دامن کی جگہ اور تم اُن کی چولی کی جگہ۔

[2] یعنی اولاد حاصل کرنے کی خواہش کرو نہ کہ صرف ہوس رانی کی۔

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ
لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿١٨٨﴾
يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ۭ قُلْ هِىَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ
وَالْحَجِّ ۭ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا
وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ۠ وَاتَّقُوا
اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿١٨٩﴾ وَقَاتِلُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ
يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿١٩٠﴾
وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ
اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ
الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ۭ
كَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٩١﴾ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ﴿١٩٢﴾ وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ
الدِّيْنُ لِلّٰهِ ۭ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٩٣﴾
اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ۭ
فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا
اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ
الْمُتَّقِيْنَ ﴿١٩٤﴾ وَاَنْفِقُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا
بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۚ وَاَحْسِنُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٩٥﴾

منعِ رشوت

ع ۲۳ ۷

اور مال اک دُوسرے کا ناروا کھاؤ نہ تم — مال کی رشوت بھی تا حُکّام پہنچاؤ نہ تم
مال سے لوگوں کے تا کہ تم کو جو کچھ بھی ملے — جانتے بُوجھے ہضم تم کر جاؤ (پھر) ناحق اُسے ؛
لوگ تم سے چاند کے بارے میں کرتے ہیں سوال — کہدو حج اور لوگوں کے اوقات کا ہے ضبطِ حال
یہ کوئی نیکی نہیں، تم گھر میں پچھواڑے سے آؤ[1] — بلکہ تم مجھ سے ڈرو، اور گھر کے دروازے سے آؤ
اور (نافرمانی) اللہ سے ڈرتے رہو — تا کہ تم پہنچو مرادوں کو (سنو اے مومنو) ؛
جو لڑیں تم سے، خدا کی راہ میں اُن سے لڑو — زیادتی لیکن نہ کچھ (اپنی طرف سے) تم کرو
کرتے ہیں جو زیادتی، ہیں ناپسند اللہ کو ؛

کافروں سے جدال و قتال

قتل کر دو تم، جہاں پاؤ اُنہیں، (کر کے جدال) — تم کو جس جا[2] سے نکالا، تم بھی اُن کو دو نکال
اور خوں ریزی سے بدتر ہے فسادِ (بدمآل)
ہاں لڑو (کفار سے) ہرگز نہ تم کعبے کے پاس ق — وہ نہ جب تک خود یہاں تم سے لڑیں (کھو کر حواس)
پھر اگر وہ خود لڑیں، تو اُن کو مارو (برملا) — کافروں کی ہے یہی (تو اے مسلمانو) سزا ؛
پھر اگر باز آئیں (ظلم و قتل سے) وہ (بے زلل) — تو بلاشک بخشنے والا خدا ہے مہرباں ؛
اور لڑو اُن سے یہاں تک کہ مٹے (جور و) فساد — اک خدا کے دین کا سکّہ چلے (ھو المراد)
پھر جو باز آجائیں تو اُن پر نہ ہو کچھ زیادتی، — زیادتی تو صرف اہلِ ظلم پر ہے (لازمی) ؛
ماہِ حُرمت (مومنو) ہے ماہِ حُرمت کا بدل — ہے ادب (یعنی ادب (ہی کی فضیلت) کا بدل
زیادتی تم پر کرے جو، زیادتی تم بھی کرو — جیسی اُس نے کی (مگر) اللہ سے ڈرتے رہو
ڈرنے والوں کا خدا ساتھی ہے یہ تم جان لو ؛
خرچ تم راہِ الٰہی میں کرو (دانش کے ساتھ) — اپنی جانوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو اپنے ہاتھ
اور کرو احسان لوگوں پر (کہ یہ ہے نیک کار) — دوست رکھتا ہے خدا اُن کو جو ہیں احساں شعار ؛

[1] ایّامِ جاہلیت میں جب لوگ حج کا احرام باندھ لیتے تھے تو پشتِ مکان سے گھر میں داخل ہوتے تھے دروازے سے آنا جانا بند کر دیتے تھے، اور اسے نیکی سمجھتے تھے۔

[2] یعنی مکہ سے

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ؕ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ
الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ؕ فَمَنْ
كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖۤ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ
صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ فَاِذَاۤ اَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ
فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ
فِى الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ؕ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ
يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ
اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۹۶﴾ اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ
الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِى الْحَجِّ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ
خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۫ وَاتَّقُوْنِ يٰۤاُولِى
الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۷﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ
فَاِذَاۤ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪
وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۱۹۸﴾
ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۹﴾ فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ
اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا
وَمَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ﴿۲۰۰﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا
فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾

النصف

حج و عمرہ کو کرو پُورا خُدا کے واسطے ق رو کے جاؤ تو کرو قربانی، جو کچھ ہو سکے
اور یہ قربانی پہنچ جائے نہ جب تک تا حرم سر نہ منڈواؤ۔ (یہ ہے حکمِ خدائے ذوالکرم)
ہو کوئی بیمار، یا ہو سر میں تکلیف و خلل روزہ، یا خیرات، یا قربانی ہے اِس کا بدل
(بعدِ رفعِ عُذر) جب امن و سکوں ہو رُونما عُمرے کو حج سے مِلا کر جو اُٹھائے فائدا
دے وہ حسبِ استطاعت فِدیہ قربانی کرے ورنہ پھر ایّامِ حج میں تین روزے وہ رکھے
واپس اپنے گھر پہ آ کر سات روزے پھر رکھے اِس طرح پورے (یہ روزے) دس کے دس ہو جائینگے
گھر نہ ہو مکّے میں جس کا، ہے یہ حکم اُس کے لیئے
ہاں ڈرو اللہ سے۔ آگاہ ہو جاؤ (ذرا) ہے بہت ہی سخت اے لوگو، عذاب اللہ کا ؂
سب کو یہ معلوم ہے حج کے لیے ہیں چند ماہ[1] اِن مہینوں میں جو حج کی ٹھان لے (بے اشتباہ)
تو اُسے جنگ و جماع و جرم ہیں سب ناروا گر کرو گے نیکیاں، معلوم کر لے گا خدا
(حج سے پہلے ہے مناسب ساتھ لینا زادِ راہ اور ہے پرہیزگاری سب سے اچھا زادِ راہ
اہلِ دانش! ہم سے تم ڈرتے رہو (ہے انتباہ) ؂
حج میں روزی[2] اپنی ڈھونڈو، تو نہیں اِس میں گناہ ہو قزح[3] پر، لوٹ کر عرفات[4] سے ذکرِ اِلٰہ
اُس طریقے پر، بتایا ہے خدا نے جو تمہیں اِس سے پہلے تھے یقیناً تم (بھی) گمراہین میں ؂
جس جگہ سے سب چلیں، تم بھی اُسی جا سے چلو مغفرت اللہ سے (اپنے) طلب لوگو کرو
وہ بڑا ہی مہرباں ہے بخشنے والا (سنو) ؂
پھر جب اپنے حج کے ارکاں کر چکو پُورے تمام تو کیا کرتے تھے جیسے ذکرِ آبائے (کرام)
اُس سے بڑھ کر ذکر (اے لوگو) کرو اللہ کا ایسے بھی کچھ لوگ ہیں ان میں جو کرتے ہیں دُعا
"اے خدا (جو کچھ ہے دینا) ہم کو دُنیا ہی میں دے" آخرۃ میں کچھ نہیں ہے اِن کا حصّہ (جان لے) ؂
ایسے بھی کچھ لوگ ہیں کہتے ہیں جو اللہ سے خیر و برکت تو ہمیں دُنیا میں اور عقبیٰ میں دے
اور بچا لے اے خدا ہم کو عذابِ نار سے ؂

احکامِ حج و عمرہ

[1] یعنی شوال، ذیقعدہ اور ماہ ذی الحجہ کے دس دن۔ شوال سے پہلے حج کے لیے احرام باندھنا درست نہیں

[2] یعنی اگر کوئی جائز تجارت کرے

[3] یعنی مشعر الحرام پر یہ ایک پہاڑ کا نام ہے جسے "قزح" کہتے ہیں اور جو مزدلفہ کی انتہا پر واقع ہے اس پر امام کھڑا ہو کر دعا مانگتا اور تکبیر و تہلیل کہتا ہے۔ (غرائب القرآن)

[4] عرفات جمع ہے عرفہ کی اور یہ "منا" کے ہر اُس موضع کا نام ہے جہاں حاجی وقوف کرتے ہیں۔ گویا اس تمام زمین کے ہر ہر قطعہ کا نام "عرفہ" ہے اور ان قطعات کے مجموعے کا نام "عرفات"۔ "عرفات" لیا گیا ہے معرفت سے۔ اور اس کی وجہ تسمیہ میں کئی قول منقول ہیں۔ ایک یہ کہ آدم و حوا جنت سے اتارے گئے تو آدم سراندیپ میں اور حوا جدہ میں اتریں۔ جب خدا نے آدم کو خانہ کعبہ کے حج کا حکم دیا تو عین میدان عرفات میں آدم و حوا کا ملاپ ہو گیا اور باہم ایک نے دوسرے کو پہچان لیا۔ اس وجہ سے اس کا نام "عرفات" ہو گیا۔ دوسرے یہ کہ جبرائیلؑ نے آدم علیہ السلام کو مناسک حج تعلیم کرتے ہوئے "عرفات" میں ٹھیر کر کہا کہ "اعرفت" یعنی کیا تم نے ان تمام احکام کو پہچان لیا؟ حضرت آدمؑ نے فرمایا۔ ہاں۔ اس وقت سے "عرفات" کا یہ نام پڑ گیا۔ (غرائب القرآن)

عرفات مزدلفہ سے مشرقی جانب تین میل کی مسافت پر مائل بجنوب ہے۔ "منا" "موقف" اور "عرفات" میں چھ میل کا فاصلہ ہے۔ میدانِ عرفات کے بیچ میں "جبلِ رحمت" ہے

ع ۲۴ ۸

نصف

اولئك لهم نصيب مما كسبوا ۚ والله سريع الحساب ﴿۲۰۲﴾ واذكروا
الله في ايام معدودت ۚ فمن تعجل في يومين فلا اثم عليه
ومن تاخر فلا اثم عليه ۙ لمن اتقى ۗ واتقوا الله واعلموا انكم
اليه تحشرون ﴿۲۰۳﴾ ومن الناس من يعجبك قوله في الحيوة
الدنيا ويشهد الله على ما في قلبه ۙ وهو الد الخصام ﴿۲۰۴﴾ واذا
تولى سعى في الارض ليفسد فيها ويهلك الحرث والنسل ۗ
والله لا يحب الفساد ﴿۲۰۵﴾ واذا قيل له اتق الله اخذته العزة
بالاثم فحسبه جهنم ۗ ولبئس المهاد ﴿۲۰۶﴾ ومن الناس من
يشري نفسه ابتغاء مرضات الله ۗ والله رءوف بالعباد ﴿۲۰۷﴾
يايها الذين امنوا ادخلوا في السلم كافة ۠ ولا تتبعوا
خطوت الشيطن ۗ انه لكم عدو مبين ﴿۲۰۸﴾ فان زللتم من
بعد ما جاءتكم البينت فاعلموا ان الله عزيز حكيم ﴿۲۰۹﴾
هل ينظرون الا ان ياتيهم الله في ظلل من الغمام
والملئكة وقضي الامر ۗ والى الله ترجع الامور ﴿۲۱۰﴾ ع سل بني
اسراءيل كم اتينهم من اية بينة ۗ ومن يبدل نعمة الله
من بعد ما جاءته فان الله شديد العقاب ﴿۲۱۱﴾ زين للذين
كفروا الحيوة الدنيا ويسخرون من الذين امنوا ۘ والذين
اتقوا فوقهم يوم القيمة ۗ والله يرزق من يشاء بغير حساب ﴿۲۱۲﴾

ایسے ہی لوگوں کی قسمت ہے صلہ اعمال کا ۔۔۔ اور حساب (اِن کا) بعُجلت کرنے والا ہے خدا ؛

دِن جو یہ گنتی کے ہیں اِن میں کرو ذکر اُس کا ۔۔۔ چل کھڑا ہو دو ہی دِن میں جو نہیں اُس پر گناہ

اور نہیں بارِ گنہ اُس پر بھی جو ٹھیرا رہے ۔۔۔ جو کریں پرہیزگاری (ہے یہ بات) اُن کے لیے

ہاں ڈرو اللہ سے اور (یہ یقیں جانو ضرور) ۔۔۔ جمع ہونا حشر میں تم سب کو ہے اُس کے حضور ؛

(اے پیمبر) اِن میں سے ایسا بھی ہے بعض آدمی ۔۔۔ عالمِ ہستی میں جس کی بات لگتی ہے بھلی

رب کو ٹھیراتا ہے شاہد دل کی باتوں پر (شقی) ۔۔۔ ہے (تمھارے) دشمنوں میں سخت جھگڑالو وہی ؛

تم سے رُخصت ہو کے پھرتا ہے زمیں پر دَوڑتا ۔۔۔ تاکہ وہ پھیلائے (ملکوں میں) فسادِ (ناروا)

کھیتوں کو کر دے تبہ، نسلوں کو پہنچائے گزند ۔۔۔ اور خُدا شرّ و فساد (ایسا) نہیں کرتا پسند ؛

جب کہا جاتا ہے اُس سے، ڈر خدا سے بھی (ذرا) ۔۔۔ تو غرورِ شخصیت سُوئے گنہ ہے کھینچتا،

اُس کے لائق ہے جہنّم، اور وہ کافی ہے اُسے ۔۔۔ اور وہ ہے اِک مقامِ بدتریں (پیچ جانیے) ؛

لوگ بعض ایسے بھی ہیں جو اپنی جانیں بیچ کر ۔۔۔ ہیں رضا جوئے خدا، اور وہ خدائے (دادگر)

اپنے اِن بندوں پہ رکھتا ہے محبت کی نظر ؛

مومنو اسلام کا پُوری طرح لو آسرا ۔۔۔ اور نہ ہو ہم گامِ شیطاں، وہ تو دشمن ہے کھُلا ؛

پاکے حکمِ صاف بھی، جاؤ اگر تم ڈگمگا ۔۔۔ تو سمجھ لو ہے زبردست اور ذی حکمت خدا ؛

منتظر ہیں کیا یہ لوگ اِس کے کہ آ جائے خدا ۔۔۔ بادلوں کے سائے میں لے کر فرشتوں کا جتھا؟

ہونے ہیں جو کام، اُن کا (جلد تر) ہو انصرام ۔۔۔ ہیں خدا ہی کے حوالے سب اُمور اور سارے کام ؛

پوچھو اسرائیلیوں سے، کتنی روشن آیتیں ۔۔۔ ہم نے اُن کو دیں (کہ وہ راہِ ہدایت پر چلیں)،

پاکے نعمت اُس کی جو اُس کو بدل دے (نابکار) ۔۔۔ تو (سمجھ لے وہ) خدا کی ہے بڑی ہی سخت مار ؛

کافروں کی خوبصورت کر دی دنیاوی حیات ۔۔۔ وہ مسلمانوں سے کرتے ہیں تمسخر (خیز بات)

کافروں سے ہوں گے برتر حشر میں پرہیزگار ۔۔۔ جس کو چاہے اُس کو دے اللہ روزی بے شمار ؛

---

۱ یعنی واپس چل کھڑا ہو

۲ یہ اشارہ ایک شخص اخنس بن شریق منافق کی طرف ہے

۳ تحریف کتبِ سماوی کی طرف اشارہ ہے

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَّاحِدَةً فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَ
مُنْذِرِيْنَ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ
فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْ
بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا
اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۱۳﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ
خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ
الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ﴿۲۱۴﴾
يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ
وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ
خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۱۵﴾ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ وَعَسٰى
اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱۶﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ
فِيْهِ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ
وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا وَمَنْ
يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ
فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۱۷﴾

(پہلے تو صرف) ایک ہی مذہب پہ یہ سب لوگ تھے ق پھر (لگے لڑنے تو) بھیجے انبیاء اللہ نے ؛
جو ڈراتے بھی تھے اور مژدہ بھی دیتے تھے انھیں بھیجی اُن کے ساتھ اک سچی کتاب (اُس دَور میں)
اختلافِ باہمی کا تا کہ کر دیں فیصلا اختلاف اِن میں انہیں لوگوں نے پھر پیدا کیا،
آچکے تھے جن کے پاس احکام (بہرِ) صاف صاف باہمی ضد کی بنا پر (تھا یہ اُن میں اختلاف)
دی ہدایت مومنوں کو حق نے (اپنے حکم سے) امرِ حق کی جس میں وہ جھگڑوں سے تھے اُلجھے ہوئے
راستہ سیدھا دکھاتا ہے خدا چاہے جسے ؛
تم کو مل جائے گی جنّت کیا یہ کرتے ہو خیال؟ وہ ابھی تم پر نہیں گزرا، جو تھا پہلوں کا حال
سختیاں بھی پہنچیں، تکلیفیں بھی، اور وہ جھرجھڑائے اُن کے پیغمبر اور اُن کے ساتھ جو ایمان لائے
کہتے تھے، نصرتِ خدا کی ہم کو کب ہوگی نصیب؟ (کہدیا) سن لو مدد اللہ کی آئی قریب ؛

ذکرِ خیرات

لوگ تم سے پوچھتے ہیں کیا کریں خیرات ہم؟ اُن کو سمجھا دو کرو خیرات تم جو کچھ (رقم)
مستحق ہیں اُس کے ماں باپ اور قریبی اقربا اور مساکین و یتامیٰ اور مسافر راہ کا،
تم جو کچھ نیکی کروگے، اُس سے واقف ہے خدا ؛

جہاد

(اے مسلمانو) جہاد (اب) فرض تم پر کر دیا، جو تمھیں ہے ناگوار (اور تم سمجھتے ہو بُرا)
کیا عجب اک چیز جو تم کو بُری معلوم ہو وہ تمہارے واسطے ثابت ہو بہتر بعد کو
کیا عجب اک چیز تم (سب) جسکو کرتے ہو پسند وہ تمہارے واسطے ہو باعثِ شر (و گزند)
تم ہو نادان، اور دانا ہے خدا سے (ارجمند) ؛

ع ۲۶

ماہِ حرام

پوچھتے ہیں تم سے جو دربارہ ماہِ حرام ق جنگ اُس میں ہے روا یا ناروا (بہرِ عوام)؟
اِن سے کہدو، ہر ادب والے مہینے میں جدل ہے گنہ۔ (یعنی ادب کے برخلاف و بے محل)
(لیکن) انکارِ خدا اور راہِ حق سے روکنا بند کرنا "خانۂ کعبہ" کا (ناحق) راستا
اہلِ مسجد کو وہاں سے (بے سبب) دینا نکال اس سے بھی بڑھ کر (گنہ ہے) نزدِ اللہ تعالیٰ
قتل اور خونریزی سے بھی بڑھکر ہے (اے لوگو) فساد تم سے لڑتے ہی رہیں گے (کافرانِ بدنہاد)
پھیر دیں گر بس چلے، تم کو تمہارے دین سے اور جو پھر جائے گا تم لوگوں میں اپنے دین سے
اور پھر وہ کفر کی حالت ہی میں مرجاتے گا ایسے لوگوں کے عمل، دُنیا میں کیا عقبیٰ میں کیا
سب اکارت جائیں گے اور دوزخی بھی ہیں یہی، اور یہی دوزخ میں بھگتیں گے عذابِ دائمی ؛

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ
يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۱۸﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَ
الْمَيْسِرِ ؕ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۫ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ
مِنْ نَّفْعِهِمَا ؕ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ۬ قُلِ الْعَفْوَ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ
اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱۹﴾ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ
عَنِ الْيَتٰمٰى ؕ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ؕ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ
يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۲۰﴾ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ وَلَاَمَةٌ
مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ
حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ
يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖۚ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَ
يُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۲۱﴾ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ
الْمَحِيْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ
حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿۲۲۲﴾ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۪ فَاْتُوْا
حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۫ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ
مُّلٰقُوْهُ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۲۳﴾ وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ
اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۴﴾

لائے جو ایمان اور کیں راہِ حق میں ہجرتیں — اور سبقت کی جہادِ فی سبیل اللہ میں،
ہیں وہی تو رحمتِ اللہ کے امید وار — اور خدا ہے رحمتوں والا غفور (و لطف کار)؛

شراب و قمار[1]

پوچھتے ہیں تم سے یہ دربارۂ خمر و قمار[1] — ان سے کہدو دونوں چیزوں میں گنہ ہیں بیشمار
ان میں ہیں کچھ فائدے بھی گو کہ لوگوں کے لئے — فائدوں سے ہیں مگر نقصان کچھ بڑھتے ہوئے
پوچھتے ہیں خرچ کتنا (راہِ مولا میں) کریں؟ — کہدو جو کچھ خرچ سے بچ جائے (وہ خیرات دیں)
یوں خدا کھُل کر بیاں کرتا ہے اِن آیات کو — غور اِن عقبیٰ کی اور دُنیا کی باتوں پر کرو؛

یتیموں کے متعلق

اور یتیموں کے لیے جو تم سے کرتے ہیں سوال — کہدو بہتر ہے کہ اُن کی بہتری کا ہو خیال
میل جول اُن سے رکھو تو بھائی ہیں وہ (برملا) — مفسد و مصلح کو ہے اللہ (تو) پہچانتا
چاہتا تو تم پر (ایسی ہی) وہ آفت ڈالتا — شک نہیں اس میں زبردست اور مدبّر ہے خدا؛

نکاحِ مشرکین

جب تک ایماں لے نہ آئیں (صاف) مشرک عورتیں — اے مسلمانو، نہ لاؤ اُن کو اپنے عقد میں،

مشرکہ عورت تمھیں لگتی ہو کتنی ہی بھلی — اُس سے بہتر تو کنیزِ مومنہ ہے (واقعی)
مردِ مشرک بھی نہ جب تک صاحبِ ایماں بنیں — دو نہ اُن کے عقد میں (ہرگز) تم اپنی عورتیں
ہو بھلا معلوم گو کتنا ہی مشرک (بے مرام) — اُس سے (اے لوگو) کہیں بہتر ہے اک مومن غلام
یہ بُلاتے ہیں جہنم کی طرف (دن اور رات) — اور خدا دیتا ہے حکماً دعوتِ خلد و نجات
وُہ سُناتا ہے انھیں احکام اپنے آشکار، — تاکہ ہو اُن کو نصیحت (اور رہیں وہ ہوشیار)؛

ع ۲۷ / ۵ / ۱۱

احکامِ حیض

پوچھتے ہیں حیض کیا ہے؟ کہدو ہے اک گندگی — ہے مناسب عورتوں سے حیض میں پہلو تہی
پاک وہ جب تک نہ ہوں قربت ہے اُنکی ناروا — پاک ہو لیں تو جدھر سے حکم ہے اللہ کا،
جاؤ اُن کے پاس، بیشک دوست رکھتا ہے خدا — توبہ کرنے والوں کو اور پاک لوگوں کو (سدا)؛
ہیں تمھاری بیبیاں گویا تمھاری کھیتیاں، — جس طرح چاہو تم اپنی کھیتیوں میں آؤ (ہاں)
رکھو آیندہ کا بھی کچھ بندوبست اپنے لیئے — یہ سمجھ لو، اُس سے ملنا ہے، ڈرو اللہ سے

اور جو ہیں اہلِ ایماں اُن کو مژدہ دیجیئے؛

قسم کھانا

ہاں نہ مانع اور مزاحم رب کو ٹھہراؤ (کبھی) — اپنی قسموں کا بنا کر حیلہ (بیچارگی)
نیکی کرنے، صلح کرنے اور ڈرانے کے لیے — وہ سُنا کرتا ہے سب کچھ، علم ہے سب کچھ اُسے؛

[1] شراب اور جوا

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ
بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝٢٢٥ لِلَّذِيْنَ
يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ
فَاۗءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٢٢٦ وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ
فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝٢٢٧ وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ
بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْۗءٍ ۭ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ
مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ ۭ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا
اِصْلَاحًا ۭ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۠ وَلِلرِّجَالِ
عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝٢٢٨ ع اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ
فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ۭ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ
اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْـًٔا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا
حُدُوْدَ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ
عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ۭ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْھَا ۚ
وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝٢٢٩ فَاِنْ
طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ۭ فَاِنْ
طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا
حُدُوْدَ اللّٰهِ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝٢٣٠

گو نہ پکڑے گا تمہیں بے ہُودہ قسموں پر خُدا   لیکن اُن قسموں پہ، جن میں جذبۂ دل ہو (چھُپا)

بُردبار اور بخشنے والی ہے ذاتِ کبریا ؏

جو قسم کھالیں، نہ ہوں گے عورتوں سے ہمکنار   چار ماہ اُن کو مہلت ہے (زروئے انتظار)

بعد ازیں مل جائیں تو بے شک خدا کے (کردگار)   ہے بڑا ہی مہربان آمرزگار (عفو کار) ؏

اور اگر دینا طلاق اُن کا ہو عزم (استوار)   تو ہے سننے، جاننے والا (وہی) پروردگار ؏

جن کو دی جائے طلاق (آگاہ ہوں) وہ عورتیں   تین (ماہِ) حیض تک اپنے کو وہ روکے رکھیں[لہ]،

(اور حکماً) ہے چھپانا اُس کا اُن کو ناروا   اُن کے رحموں میں جو کچھ اللہ نے پیدا کیا

اُن کو ایماں گر خدا و آخرت پہ ہے (بجا)

شوہروں کو حق ہے اس اثنا میں واپس لیں انہیں   چاہتے ہیں وہ اگر، اُن سے سلوک اچھا کریں

جس طرح مردوں کا حق ہے عورتوں پر (بالوثوق)   حسبِ آئیں عورتوں کے بھی ہیں مردوں پر حقوق

اور مردوں کے مراتب عورتوں سے ہیں سوا   حکمتوں والا، مدبّر اور غالب ہے خدا ؏

ہے طلاقِ (رجعی) دو بار اور بعد اس کے رَوا   حسبِ آئیں روک لینا — یا بہ نرمی چھوڑنا

دے چکے جو کچھ انہیں، ہے اُس کا لینا ناروا،   ق   ہاں مگر جب ہو زن و شوہر کو خوف اِس بات کا

خوف ہو اس کا کہ اُن پر ہو نہیں سکتا قیام   جو حدیں اللہ نے کر دی ہیں قائم (لاکلام)

اور عورت دے کے کچھ بدلا، چھڑا لے اپنی جان   تو نہیں دونوں پہ کچھ بارِ گنہ (پھر بے گمان)

یہ خدا کی ہیں حدیں، ان سے نہ تم آگے بڑھو   اِن سے جو آگے بڑھے، وہ لوگ ظالم ہیں (سنو) ؏

تیسری بار اور، عورت کو اگر دے دی طلاق،   تو نہیں وہ بعد ازیں تم پر حلال (اب الفراق!)

دوسرے شوہر سے ہاں کر لے جو وہ اپنا نکاح   اور طلاق اُس کو وہ دے دے (تو وہ پھر ہو گی مباح)

(یعنی) اُن دونوں کا پھر ملنا نہیں کوئی خطا   شرط یہ ہے ہو لحاظ اُن کو حدود اللہ کا

(مومنو) باندھی ہوئی ہیں یہ حدیں اللہ کی   ظاہر اُن لوگوں پہ کرتا ہے جنہیں[ٹہ] ہے آگہی

احکامِ طلاق

ع ۲۸ ۱۲

لہ یعنی عقدِ ثانی سے رُکے رکھیں۔ ۱۲

ٹہ یعنی جنہیں مصالحِ خانہ داری سے آگاہی ہے۔ ۱۲

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ
اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا
وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ
اللّٰهِ هُزُوًا وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ
مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا
اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۳۱﴾ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ
اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا
تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ
يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۲﴾ وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ
اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ
الرَّضَاعَةَ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ
بِالْمَعْرُوْفِ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ
بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ
ذٰلِكَ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۳﴾

اور جب تم عورتوں کو (دو دفعہ) دے دو طلاق — اور وہ عِدّت اپنی پوری کر چکیں (بعدِ فراق)
(زوجیت میں) حسبِ دستور اُن کو یا تو رک لو — یا (طلاقِ تام سے) اچھی طرح رخصت کرد
زیادتی کرنے، ستانے کو نہ روکو اُن کو (ہاں) — جو کرے گا ایسا، اپنا ہی کرے گا وہ زیاں
اور نہ احکامِ الٰہی کی اڑاؤ تم ہنسی! — فضل جو تم پر خدا کا ہے کرد یاد اُس کو بھی
اور یہ احساں بھی کہ اُس نے تم پہ نازل کی کتاب — اور کچھ حکمت کی باتیں، تاکہ ہو تم فیض یاب
پس (مناسب ہے) کہ تم اللہ سے ڈرتے رہو — بے شبہ، اللہ سب کچھ جانتا ہے — جان لو؛
جب طلاق ان عورتوں کو دے چکو تم (تین بار) — اور وہ عدّت اپنی پوری کر چکیں تو (زینہار)
تم نہ روکو اپنے خاوندوں سے کرنے سے نکاح — جب وہ ہوں آپس میں راضی حسبِ دستورِ مباح
یہ نصیحت اس کو کی جاتی ہے تم میں جو (بشر) — لایا ایماں آخرت کے دن پر اور اللہ پر
اِس میں ہے ستھرائی اور پاکی تمہارے واسطے — اور خدا سب جانتا ہے، تم نہیں کچھ جانتے؛

احکامِ رضاعت بعدِ طلاق

پوری مدت تک پلانے دودھ جو بچوں کو لائیں — دو برس تک دودھ اپنے بچوں کو مائیں پلائیں
حسبِ آئیں، بچے والا کھانا کپڑا دے اُنہیں — حسبِ وسعت ہر کسی کو دی گئی ہیں زحمتیں
ماں کو بھی بچے کی جانب سے کوئی زحمت نہ ہو — اور نہ اُس کو جس کا وہ بچہ ہے، یعنی باپ کو[1]
وارثوں پر بھی یہی دستور عائد ہے (سنو)
وقت سے پہلے اگر ماں باپ کر کے مشورا — دودھ بچے کا چھڑا دیں تو نہیں کوئی خطا!
دایہ سے پلوانا چاہو دودھ اگر اولاد کو! — کچھ نہیں جرم، اُن کو دستوراً جو کچھ دینا ہے دو
اور ڈرو اللہ سے، جانے رہو (یہ بات بھی) — تم جو کچھ کرتے ہو، وہ نظروں میں ہے اللہ کی؛

ع ۱۴ ۳۰ الثالثۃ

[1] یعنی طلاق دینے والے شوہر۔ ۱۲

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ
بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۳۴﴾ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ
بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ
اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ
اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ؕ وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى
يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ
فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۲۳۵﴾ لَا جُنَاحَ
عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ
تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۚ وَّمَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ
قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا
عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۳۶﴾ وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ
تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا
فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ
النِّكَاحِ ؕ وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؕ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ
بَيْنَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۷﴾ حٰفِظُوْا عَلَى
الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۗ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴿۲۳۸﴾

احکامِ عدت بعد انتقالِ شوہر

بیویاں تم مرکے جو چھوڑو (ازروئے رسم وراہ) — چاہیئے رُک کے رہیں اپنے کو، دس دن چار ماہ
پھر جو پوری کرلیں عدت، تو نہیں کچھ تم پہ بار — قاعدے سے جو کریں اپنے لئے وہ اختیار
اور تمہارے کاموں سے آگاہ ہے پروردگار ؃

عقدِ ثانی

عورتوں کو تم اگر مبہم پیامِ عقد دو[1] — یاکنایہ سے کہو، یا دل میں پوشیدہ رکھو
تو نہیں تم پر گنہہ (کیونکہ) خدا ہے جانتا — تم کو آئے گا خیال اُن کا (یقیناً آئے گا)
چھپ چھپا کر عقد کا اُن سے نہ تم وعدہ کرو — ہاں مطابق شرع کے جو بات کہنی ہو، کہو
عقد کا (ان سے) ارادہ بھی نہ کرنا چاہیئے — پوری جب تک مدتِ (عدت) نہ ہولے (خیر سے)
جانتا ہے رب تمہارے دل کی باتیں، جان لو — (اس لئے اے لوگو تم) اللہ سے (اپنے) ڈرو
بُردبار اور بخشنے والا ہے وہ، آگہ رہو ؃

ہاتھ بھی تم نے لگایا ہو نہ مستورات کو ق اور اُن سے مہر بھی کچھ تم نے ٹھہرایا نہ ہو
اس سے پہلے ہی طلاق ان عورتوں کو دو اگر — تو نہیں الزام تم پر (دو نہ مہر اُن کو اگر)
(ہاں مناسب ہے) سلوک ان عورتوں سے کچھ کرو — جس کو ہو مقدور، حسبِ حیثیت مسلوک ہو
ہوں بقدرِ مقدرت مسلوک بے مقدور بھی — قاعدے سے چاہیئے ہونا سلوکِ واجبی
جن کا ہے احسان شیوہ اُن پہ واجب ہے یہی ؃

اور جو مس کرنے سے پہلے عورتوں کو دو طلاق — اور مقرر کر چکے ہو مہر (حسبِ اتفاق)
ہے یہ لازم نصف دو مہرِ معین کا، نہیں — (یہ الگ ہے بات) اپنا مہر وہ خود چھوڑ دیں
عقد کرنے والا یا خود اپنے حق کو چھوڑ دے[2] — درگزر کرنا ہے تقویٰ کے قریں (سمجھو اسے)
باہمی احسان کرنے کو نہ دینا تم بھلا ؃ — تم جو کچھ کرتے ہو، رکھتا ہے نظر میں سب خدا ؃

نمازِ عصر کی خصوصیت

ہوش سے اپنی نمازوں کی کرو تم دیکھ بھال — (بالخصوصیت) نمازِ عصر کا رکھو خیال
اور ادب سے ایستادہ ہو حضورِ ذوالجلال ؃

ع ۳۰ / ۱۲

[1] مطلوقہ عورتوں کو۔

[2] یعنی پورا مہر ادا کرنا چاہیئے۔

فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا ۚ فَإِذَا أَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَمَا
عَلَّمَكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ﴿٢٣٩﴾ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ
وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ
غَيْرَ إِخْرَاجٍ ۚ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ
فِي أَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَعْرُوفٍ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٤٠﴾ وَلِلْمُطَلَّقَاتِ
مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ﴿٢٤١﴾ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ
اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٢٤٢﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا
مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللَّهُ
مُوتُوا ثُمَّ أَحْيَاهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ
وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ﴿٢٤٣﴾ وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ
اللَّهِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٤٤﴾ مَنْ ذَا الَّذِي
يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا
كَثِيرَةً ۚ وَاللَّهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٢٤٥﴾
أَلَمْ تَرَ إِلَى الْمَلَإِ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنْ بَعْدِ مُوسَىٰ
إِذْ قَالُوا لِنَبِيٍّ لَهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ
قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ أَلَّا تُقَاتِلُوا ۖ قَالُوا وَمَا لَنَا
أَلَّا نُقَاتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَدْ أُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَأَبْنَائِنَا ۖ فَلَمَّا
كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ﴿٢٤٦﴾

اور اگر (دشمن کا) ڈر ہو (یا ہو وقتِ کارزار) — تو پڑھو (جس حال میں ممکن ہو) پیدل یا سوار
امن ہو جائے تو پھر یادِ الٰہی چاہیے — جس طرح تم کو سکھایا، جو نہ تھے تم جانتے ؂
مرنے والے اپنی بیواؤں کی خاطر (لاکلام) — بالوصیت سال بھر کا کر کے جائیں انتظام[1]
(سال بھر تک) ہو نہ اخراج انکا گھر میں ہو رہنا — ہاں اگر وہ خود نکل جائیں نہیں تم پر گناہ
پھر کریں اپنے لئے جو کچھ، نہیں تم ذمہ دار — ہے زبردست اور ذی حکمت خدائے کردگار ؂
جن کو دی جائے طلاق، ان کو معین خرچ دو — اُن کا یہ پرہیزگاروں پر ہے حق (اے مومنو؂)
اِس لئے اللہ کرتا ہے بیاں یہ آیتیں — تاکہ تم سمجھو انہیں (سوچو انہیں، برتو انہیں) ؂
کیا نہ دیکھا تم نے ان لوگوں کو جو گھر چھوڑ کر — بھاگ نکلے موت کے ڈر سے، ہزاروں (ہی نفر)
پس کہا اللہ نے مر جاؤ (اور وہ مر گئے) — حکم جینے کا دیا ان کو تو وہ پھر جی اُٹھے[2]
ہے خدا بے شک بہت ہی مہرباں انساں پہ — اکثر انساں شکر ادا اُس کا نہیں کرتے، مگر ؂
(اے مسلمانو) خدا کی راہ میں (ڈٹ کر) لڑو — جانتا سنتا ہے سب کچھ وہ خدا، جانے رہو ؂
ہے کوئی جو خوشدلی کے ساتھ رب کو قرض دے — اور خدا وافر کئی چند اُس کو (رحمت سے) کرے!
(رزق میں) تنگی بھی کرتا ہے، کشائش بھی خدا، — اور اُسی کی سمت (اے لوگو) تمہیں ہے لوٹنا ؂
کیا نہ دیکھا تم نے سردارانِ اسرائیل کو؟ — ق — بعدِ موسیٰ (اُن میں جب بھیجا گیا سموئیلؑ کو)
یوں کہا اپنے نبی سے، بادشہ اک دو ہمیں — تاکہ ہم راہِ خدا میں (اس کے بوتے پر) لڑیں
بولے پیغمبر، جو تم پر فرض کر دی جائے جنگ — یہ توقع ہے کرو گے تم لڑائی میں درنگ
بولے، راہِ حق میں ہوں گے کیوں نہ ہم جنگ آزما — گھر سے اور بچوں سے اپنے ہو گئے ہیں جب جدا
فرض (راہِ حق میں) لڑنا، جب ہوا اُن کے لئے — ماسوائے چند (اپنے قول سے) سب پھر گئے
خوب واقف ہے خدا اربابِ (مکر و) ظلم سے ؂

---

[1] یعنی استلزامِ نان و نفقہ۔ ایسی ہی ایک آیت اس سے پہلے گزر چکی ہے جس میں عدت کے چار مہینے دس دن مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ وہ آیت اگرچہ تلاوت میں مقدم ہے مگر اس آیت کے بعد نازل ہوئی ہے۔ اس کے چار مہینے دس دن کی تعیین سے یہ سال بھر کی مدت منسوخ ہو گئی۔

[2] اگلے زمانے میں بنی اسرائیل کے کچھ لوگ وبا کے ڈر سے اپنے گھر چھوڑ کر بھاگ گئے تھے مگر وہ جہاں بھاگ کر گئے وہاں بھی وبا نے انہیں گھیر لیا اور وہ سب مر گئے۔ پھر سات دن کے بعد حزقیل پیغمبرؑ کا ادھر سے گزر ہوا۔ اور ان کی دعا سے خدا نے ان وبا زدہ مرنے والوں کو از سرِ نو زندہ کر دیا۔ یہ ذکر یہاں اس لئے کیا گیا کہ مسلمان جان اور مال کی محبت میں فی سبیل اللہ لڑنے اور مال خرچ کرنے میں دریغ نہ کریں۔ کیونکہ اگر خدا نے موت بھیجی تو نجات کی کوئی صورت نہیں اور حیات بخشے تو مُردوں کو بھی زندہ کر دے۔ جب وہ مُردوں کو زندہ کر سکتا ہے تو زندوں کو موت سے بچا لینا اس کے لئے کیا بڑی بات ہے پھر اس کے حکم کی تعمیل میں موت سے ڈرنا اور بچنے کی کوشش کرنا حماقت ہے۔ ۱۲

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ؕ قَالُوْٓا
اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ
يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ؕ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ
بَسْطَةً فِى الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ؕ وَاللّٰهُ يُؤْتِىْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ
وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۴۷﴾ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖۤ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ
فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ
تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۴۸﴾
فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ
شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّىْ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّىْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ
غُرْفَةًۢ بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ؕ قَالَ
الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً
كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۲۴۹﴾ وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَ
جُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا
عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۵۰﴾ فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۙۛ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ
وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ؕ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ
بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۵۱﴾
تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۵۲﴾

اُن کے پیغمبر نے فرمایا کہ (اِسرائیلو)! حکمراں تم پر کیا اللہ نے طالوتؔ کو ؀
بولے، ہو سکتا ہے ہم پر کس طرح وہ حکمراں؟ سلطنت کے اُس سے بڑھ کر مستحق ہم ہیں (یہاں)

فارغ البالی اُسے ازرُوئے دولت ہے کہاں

بولے، تم میں سے پسند اس کو کیا اللہ نے اور اُس نے علمی و جسمی فراخی دی اسے
جس کو دینا چاہیئے ملک اپنا، اُسے اللہ دے وسعتوں والا ہے اور آگاہ سب کے حال سے ؀
اور کہا ان سے نبی نے، اُسؔ کی شاہی کا نشاں ق یہ ہے، آئے گا تمہارے پاس صندوق اک یہاں
اُس میں ہو گی دِل کی تسکین، جانبِ اللہ سے اور جو چھوڑا موسیٰؑ و ہارونؑ کی اولاد نے
اور فرشتے خود اٹھا لائیں گے اس صندوق کو اک یہی کافی نشانی ہے جو باور تم کو ہو ؀
لے کے فوجیں، جب ہوا طالوت سرگرمِ سفر بولا، تم کو آزمائے گا خدا، اک نہر پر
جس نے پانی پی لیا اُس نہر کا، مجھ سے نہیں جس نے وہ پانی نہ چکھا، وہ ہے میرا (بالیقیں)
ہاں اگر ایک آدھ چُلّو ہاتھ سے پی لے کوئی (تو نہیں کچھ حرج اس میں، سب سمجھ لیں ہم ہی)
ماسوائے چند، لیکن سب نے پانی پی لیا نہر کو پھر پار طالوت اور لوگوں نے کیا
اور لگے کہنے، نہیں ہے آج ہم میں اتنا دم لڑ سکیں جالوت سے اور فوجیوں سے اُس کے ہم
تھا یقیں جن کو کہ ملنا ہے خدا سے، بول اٹھے اقلیت، اکثر خدائے (دوجہاں) کے حکم سے
اکثریّت پر ہوئی ہے غلبہ یاب و کامگار اور خُدا تو صابروں کے ساتھ ہے انجامِ کار ؀
جب مقابل آئے جالوت اور لشکر کے، کہا صبر دے یارب ہمیں اور استقامت کر عطا

کافروں پر فتح کر ہم کو عنایت، اے خدا ؀

دشمنوں میں ڈال دی بھاگڑ خدا کے حکم سے قتل (آخر) کر دیا جالوت کو داؤدؑ نے
دی خدا نے سلطنت داؤدؑ کو حکمت بھی دی اور سِکھایا ان کو جو اللہ کی مرضی ہوئی
دفع بعضوں سے نہ بعضوں کو کراتا گر، خُدا درہم و برہم ہی ہو جاتی یہ دنیا (برملا)

مہرباں دنیا جہاں پر ہے، مگر وہ کبریا ؀

آیتیں اپنی سناتے ہیں تمہیں ہم معتبر تم بھی تو پیغمبروں میں سے ہو اک پیغامبر ؀

ع ۳۲ / ۱۶

ف۱
طالوت بن قیش بن سبط بن یامین بادشاہ بنی اسرائیل۔ جس کی چھوٹی بیٹی میکل کے ساتھ حضرت داؤد علیہ السلام کی شادی ہوئی۔

ف۲
یعنی طالوت کی بادشاہی کا نشان کہتے ہیں بنی اسرائیل کے پاس ایک صندوق تھا جس میں توریت کا ایک نسخہ، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا، منّ کا ایک مرتبان اور ہارون علیہ السلام کا ایک جبہ محفوظ تھا یہی چیزیں موسیٰ اور ہارون علیہ السلام کی اولاد نے بطور یادگار چھوڑی تھیں۔ بنی اسرائیل اس تابوت کو لڑائی میں آگے رکھتے تھے جب جالوت نے بنی اسرائیل کو شکست دی تو یہ صندوق یا تابوت بھی ان سے چھین کر لے گیا۔ جب اللہ تعالیٰ کو یہ صندوق واپس پہنچانا منظور ہوا تو یہ کیا کہ لوگ جہاں اس صندوق کو لے جاتے وہیں وبا اور بلا آجاتی اسی طرح پانچ شہر ویران ہو گئے۔ ناچار... جالوت کی قوم نے ایک چھکڑے پر رکھ کر اس صندوق کو لشکر طالوت کی جانب ہانک دیا۔ حضرت سموئیلؑ کو اس کی بشارت ہوئی ہوگی۔ اسی لئے آپ نے اپنی قوم سے صندوق واپس آنے کا ذکر کر دیا۔ اور اس کو طالوت کی بادشاہی کی دلیل ٹھہرایا۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ
وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ۭ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ
وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْ
بَعْدِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ
اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۣ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ
مَا يُرِيْدُ ﴿٢٥٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ
اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ۭ وَالْكٰفِرُوْنَ
هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢٥٤﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ڬ لَا تَاْخُذُهٗ
سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا
الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا
خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ
كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ
الْعَظِيْمُ ﴿٢٥٥﴾ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ڐ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ
فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ
بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۤ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٥٦﴾ اَللّٰهُ
وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ڛ وَالَّذِيْنَ
كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰۗئُهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ
اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٥٧﴾ ع

اِن رسُولوں میں فضیلت بعض کو دی بعض پر، گفت گو اللہ نے کی خود کسی سے (سربسر)
بعض کے درجے بلند ان میں سے حق نے کر دیے اور عیسیٰؑ ابنِ مریمؑ کو دیے کچھ معجزے
اور ان کو قوّت و امداد دی جبریلؑ سے

چاہتا گر رب تو جو لوگ آئے ان (نبیوں کے) بعد وہ نہ باہم جنگ کرتے ان کُھلے حکموں کے بعد
لیکن اُن میں (با وجود اس بات کے) جھگڑے پڑے بعض تو ایمان لائے، بعض کافر ہو گئے؛
یہ نہ لڑتے باہمی۔ ہوتا جو منظورِ خدا کرتا ہے لیکن وہی، جو چاہتا ہے کبریا؛
مومنو! خیرات کچھ کر لو ہمارے رزق سے پہلے اس دن سے، کہ ہوں جب بند رستے بیعؑ کے
جب سفارش اور نہ یاری دوستی کام آئے گی کافر (نعمت) جو ہیں (دراصل) ظالمؑ ہیں وہی؛
وہ خدا، معبود کوئی بھی نہیں جس کے سوا زندہ و پائندہ، قائم رکھنے والا (دہر کا)
اُونگھتا ہے وہ، نہ اس کو نیند آتی ہے (کبھی) ہے جو کچھ ارض و سما میں، سب کا مالک ہے وہی
کون ہے اُس سے سفارش جو کرے بے اذن کے پیش و پس کا حال لوگوں کے، ہے سب معلوم اُسے
عِلم پر اس کے نہیں لوگوں کو کچھ بھی دسترس ہاں مگر اتنی ہی جتنی ہو اسے منظور (بس)
کرسی، افلاک و زمیں پر اُس کی ہے پھیلی ہوئی اور نہیں اس کو تھکاتی ، ان کی رکھوالی کبھی
برتر و بالا وہی ہے عظمتوں والا وہی؛

دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے (زینہار) گمرہی سے ہو چکی بیشک ہدایت آشکار
جس نے چھوڑا گمرہوں کو، لایا ایمانِ خدا تھام لی مضبوط اس نے ایک رسّی (برملا)
ٹوٹنے والی نہیں ہے جو کبھی (ٹوٹے گی کیا!) سب کی سنتا ہے خدا، اور ہے سبھی کچھ جانتا؛
اہلِ ایماں کا خدا حامی ہے (ذی مجد و شرف) جو انہیں لاتا ہے، ظلمت سے اجالے کی طرف
دوست ہیں شیطان ان کے جو پڑے ہیں کفر میں جانبِ ظلمت اجالے سے وہ لاتے ہیں انہیں
دوزخی ہیں یہ، ہمیشہ نارِ دوزخ میں جلیں؛

ع ۳۳ / ۱
ع ۳۴ / ۲

ل خرید و فروخت
ے خالی
(آیۃ الکرسی)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِیْ رَبِّهٖۤ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ
اِبْرٰهٖمُ رَبِّیَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْیٖ وَ اُمِیْتُ ؕ قَالَ
اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ
الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۵۸﴾
اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰى قَرْیَةٍ وَّ هِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى
یُحْیٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ
قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ قَالَ لَبِثْتُ یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ
مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَ شَرَابِكَ لَمْ یَتَسَنَّهْ ۚ وَ انْظُرْ اِلٰى
حِمَارِكَ وَ لِنَجْعَلَكَ اٰیَةً لِّلنَّاسِ وَ انْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَیْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ
نَكْسُوْهَا لَحْمًا ؕ فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ
قَدِیْرٌ ﴿۲۵۹﴾ وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰى ؕ قَالَ اَوَ لَمْ تُؤْمِنْ ؕ
قَالَ بَلٰى وَ لٰكِنْ لِّیَطْمَىِٕنَّ قَلْبِیْ ؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ
اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ
سَعْیًا ؕ وَ اعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۲۶۰﴾ مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ
مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَ اللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۶۱﴾ اَلَّذِیْنَ
یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّ لَاۤ
اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾

کیا نظر ڈالی نہ تم نے حال پر اُس شخص کے[1]
جس نے کی بابِ خدا میں حجت ابراہیمؑ سے
اس لئے کہ سلطنت دی تھی اسے اللہ نے

جب کہا اس سے یہ ابراہیمؑ نے، میرا خدا
وہ ہے جو (اہلِ جہاں کو) ہے جِلاتا مارتا
بولا، میں بھی زندگی اور موت کرتا ہوں عطا

بولے ابراہیمؑ (اچھا) وہ ہے میرا کردگار
مطلعِ مشرق سے جو کرتا ہے سورج آشکار
(تجھ میں قوت ہے تو) مغرب سے نمودار اِس کو کر
(یہ سُنا تو) رہ گیا حیراں وہ کافر (سربسر)
ہاں نہیں دیتا ہدایت ظالموں کو دادگر:

کیا[2] نہ دیکھا تم نے اس کو، گزرا جو اک شہر سے
منہدم ہو کر مکان جس کے چھتوں پر تھے پڑے
بولا، کیونکر بعدِ ویرانی بسائے گا خدا؟
سو برس تک مُردہ رکھ کر، پھر اسے زندہ کیا
پوچھا (تم کو یاد ہے) اس حال میں کب تک رہے؟
بولا، صرف ایک روز، یا کچھ اور کم اک روز سے
بولا ربّ، سو سال تک طاری رہی تم پر قضا
دیکھو "کھانا" "پانی" جواب تک نہیں بالکل سڑا
اور گدھے کو اپنے دیکھو، ہے یہ سب اس واسطے
ہم بنائیں اک نمونہ تم کو لوگوں کے لئے
ہاں تو دیکھو ہڈیوں کو کس طرح ہم جوڑ کر
گوشت (فوراً ہی) چڑھا دیتے ہیں اس کے ڈھانچ پر
کھُل گیا راز اس پہ بولا، علم مجھ کو اب ہوا
ہے ہر اک چیز (اور ہر اک بات) پر قادر خدا:

جب خدا سے عرض ابراہیم نے کی، اے خدا ق
کس طرح مُردے جِلائے گا، مجھے بھی تو دکھا
بولا ربّ، تم کو نہیں ہے کیا یقیں اس بات پر؟
بولے ہے، تسکینِ خاطر چاہتا ہوں میں مگر،
حکم آیا، چار لو اُڑنے والے جانور
پالو اور پھر ٹکڑے کر کے رکھ دو ایک اِک کوہ پر
پھر بلاؤ۔ ان میں سے آئے گا ہر اک دوڑتا
یاد رکھو ہے زبردست اور ذی حکمت خدا:

خرچ کرتے ہیں خدا کی راہ میں جو اپنا مال
خیر اور خیرات کی ان کے، بس ایسی ہے مثال
جیسے اک دانہ ہو، اُس سے سات بالیں پھر اُگیں
(اور) سَو سَو دانے (پھر) پیدا ہوں اک اک بال میں
چاہتا ہے جس کو دیتا ہے اسے برکت خدا
صاحبِ وسعت ہے، سب کے حال کو ہے جانتا:

خرچ کرتے ہیں خدا کی راہ میں جو اپنا مال
اور پھر احساں جتانے کا نہیں کرتے خیال
اور (سائل سے) نہیں کرتے وہ باتیں ناگوار:
پائیں گے (اپنے دیے کا) ربّ سے اجر (انجامِ کار):
وہ ہیں بے خوف اور وہ غمگیں نہ ہوں گے (زینہار):

ابراہیم علیہ السلام اور نمرود کا ذکر

---

[1] یہ اشارہ نمرود کی طرف ہے جو عہدِ ابراہیم علیہ السلام میں بادشاہ تھا

[2] بخت نصر بیت المقدس میں آگ لگا کر اور شہر کو اجاڑ کر بنی اسرائیل کو گرفتار کر کے لے گیا تھا۔ عزیر علیہ السلام اسی زمانے میں اس شہر سے ہو کر گزرے اور یہ حال دیکھ کر کہنے لگے کہ "تم ایسے اجڑے کہیں آباد ہوا کرتے ہیں۔" اللہ نے انہیں اپنی قدرت دکھائی کہ انہیں سو سال تک مُردہ رکھا اور پھر جِلا دیا۔ بیت المقدس اتنے عرصے میں آباد ہو چکا تھا اور ان کے گدھے کو بھی اللہ نے ان کے سامنے زندہ کر دیا، ان کے کھانے پینے کی حفاظت کی کہ وہ بُسا تک نہیں۔ اللہ کو صرف یہ دکھانا مقصود تھا کہ "ہم اگر چاہیں تو صحرا کو گلستان کر دیں۔"

قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ؕ وَاللّٰهُ غَنِىٌّ
حَلِيْمٌ ﴿۲۶۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِىْ
يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ
صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ
عَلٰى شَىْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۶۴﴾ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ
يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ
جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا
وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۶۵﴾ اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ
جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ
وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۖ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ؕ
كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۶۶﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۪
وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا
فِيْهِ ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ حَمِيْدٌ ﴿۲۶۷﴾ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَ
يَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۶۸﴾
يُّؤْتِى الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِىَ خَيْرًا كَثِيْرًا ؕ
وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۶۹﴾ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ
مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۲۷۰﴾

درگزر اور گفتگوئے نرم (مابعدِ سوال) بہتر اس خیرات سے ہے جس کا، ایذا ہو مآل
بُردباری بے نیازی (خو ہے) شانِ ذوالجلال ؛

مومنو! خیرات کو اپنی نہ تم ضائع کرو رکھ کر احساں اور ستا کر (سائل ومحتاج کو)
مثل اُس کے، خرچ جس کا ہو دکھانے کے لئے آخرت پر اور خدا پر بھی نہ ہو ایماں جسے
اُس کے دینے کی مثال ایسی ہے جیسے اک چٹان اس پہ کچھ تھوڑی سی مٹی ہو پڑی (بھر بگمان)
زور کا مینہ برسے اور کردے اسے بالکل صفا حاصلِ خیرات ہاتھ ان کے نہ کچھ بھی آئے گا
ناگُنوں کو سیدھے رستے پر نہیں لاتا خدا ؛

رکھ کے ثابت اپنی نیّت، خرچ کرتے ہیں جو مال بہرِ خوشنودیٔ خالق، اُن کی ایسی ہے مثال
جیسے اک باغِ بلند، اُس پر پڑا مینہ زور کا اور (مینہ سے) پھولنا پھلنا دوچند اُس کا ہوا
ہو نہ بارش، تو بھی اک ہلکی سی کافی ہے پھوار تم جو کچھ کرتے ہو، وہ سب کچھ دیکھتا ہے کردگار ؛
کیا گوارا، تم میں کرے گا کوئی اس بات کو؟ ق اس کا انگوروں کھجوروں سے بھرا اک باغ ہو
جس کے نیچے (صاف) نہریں بہہ رہی ہوں (شان سے) ہر طرح کے پھول پھل، میوے میسّر ہوں اُسے
بوڑھا ہو جائے وہ، اور بچے ہوں اس کے ناتواں آپڑے اک آتشیں اس پر بگولہ ناگہاں
اور جلادے (باغ کو، برباد کر ڈالے ثمر) یوں سُناتا ہے خدا احکام اپنے کھول کر،
تاکہ ان پر تم کرو غور (اور آؤ راہ پر) ؛

(چاہیے تم کو، خدا کی راہ میں) اے مومنو! پاک چیزیں خرچ تم اپنی کمائی سے کرو
اور اِس میں سے، جو کچھ پیدا، زمیں سے ہے کیا ہو ارادہ بھی نہ گندی چیز کی خیرات کا
چشم پوشی کرکے تم خود بھی کبھی جس کو نہ لو[1]، خوبیوں والا ہے، بے پروا، خدا، آگہ رہو ؛
دیتا ہے شیطان فقر و فحش کی دعوت، مگر فضل و بخشش کا خدا کرتا ہے وعدہ (عمر بھر)
وسعتوں والا ہے وہ اور سب کی رکھتا ہے خبر ؛

فہم و حکمت، چاہتا ہے جس کو، دیتا ہے وہی جس کو حکمت مل گئی نعمت[2] بڑی اس کو ملی
مانتے ہیں فہم والے ہی نصیحت (کام کی) ؛

کرتے ہو خیرات، یا مَنّت ہو تم کچھ مانتے ؛ (یاد رکھو) ہے وہ بے شک علم میں اللہ کے ؛
اور نہیں کوئی معاون ظلم والوں کے لئے ؛

[1] چیزے کہ بخود نہ پسندی بہ دیگراں ہم مپسند۔
[2] خیرِ کثیر۔

اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ
خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۷۱﴾
لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا
مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَمَا
تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۲﴾ لِلْفُقَرَآءِ
الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ ؗ
يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ لَا
يَسْــَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ
عَلِيْمٌ ﴿۲۷۳﴾ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّ
عَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۴﴾
اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ
الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ
وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ
فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷۵﴾ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ؕ
وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ﴿۲۷۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ
رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۷﴾

دو جو ظاہر کر کے، اچھی وہ بھی اک خیرات ہے — اور چھپا کر دو فقیروں کو تو بہتر بات ہے
اور گناہوں کا تمہارے ہوگا کفارہ یہ کام — ہیں خدا کے علم میں اعمال تم سب کے تمام ؛
راہ پر لانے کے اُن کو، تم نہیں ہو ذمہ دار — راہ پر لاتا ہے جس کو چاہتا ہے کردگار
خرچ جو کرتے ہو تم، کرتے ہو اپنے ہی لئے — خرچ کرتے ہو رضا جوئیِ حق کے واسطے
خرچ تم خیرات میں، جو کچھ کرو گے (بے ریا) — سب تمہیں مل جائے گا وہ — حق نہ مارا جائے گا ؛
مستحقِ خیرات پانے کے ہیں وہ محتاج ہی — جو رُکے بیٹھے ہوئے ہیں راہ میں اللہ کی
ملک میں چل پھر نہیں سکتے (ہے خود داری شعار) — اور ناواقف سمجھتے ہیں کہ وہ ہیں مال دار
تم اُنہیں پہچان لوگے اُن کے چہرے دیکھ کر — لگ لپٹ کر مانگنا آتا نہیں ان کو (مگر)
اور کروگے خرچ اگر تم کارآمد کوئی شے — تو یقیں جانو کہ وہ اللہ کو معلوم ہے ؛
خرچ جو کرتے ہیں اپنے مال سے صبح و مسا — ظاہر و پوشیدہ، رب سے پائیں گے اُس کی جزا

وہ نہ غمگیں ہوں گے، خوف اُن کو نہیں (کچھ حشر کا) ؛

سُود جو کھاتے ہیں، یوں اٹھیں گے روزِ حشر (اداس) — کر دیا ہو بھوت نے جیسے لپٹ کر بدحواس
کیونکہ وہ کہتے ہیں، ہے سُود و تجارت ایک کام — ہے روا حالانکہ سودا، سُود ہے حکماً حرام
پھر سنی جس نے نصیحت رب کی اور باز آگیا — تو وہ جو (کچھ لے چکا) پہلے وہ اس کا (ہو چکا)
وہ خدا کے ہے حوالے (اور اس کا کام بھی) — پھر اعادہ گر کرے اُس کا تو وہ ہے دوزخی

دوزخی ہی (نار) دوزخ میں رہیں گے دائمی ؛

سُود کو (رسمِ معیشت سے) مٹاتا ہے خدا — جذبۂ خیرات کو وہ ہے بڑھاتا (برملا)

خوش نہیں، ناشکر اہلِ معصیت سے کبریا ؛

لائے جو ایمان اور (پھر) کام بھی اچھے کئے — دی زکوٰۃ اور پھر نماز (اچھی طرح) پڑھتے رہے
ان کے رب کے پاس ہے (اعمال کا) ان کے صلہ — پس نہیں کچھ خوف اُن کو، وہ نہ ہوں گے غمزدہ ؛

خطاب بہ رسول اللہ صلعم

ع ۳۷ الربع ۵

(صدقہ کا بیان)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷۸﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ
وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۹﴾ وَاِنْ
كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ؕ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ
كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸۰﴾ وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۗ ثُمَّ تُوَفّٰى
كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۸۱﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا
تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ؕ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ
بِالْعَدْلِ ۪ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ
الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ فَاِنْ
كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ
هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ؕ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ
فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ
اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ؕ وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ
اِذَا مَا دُعُوْا ؕ وَلَا تَسْـَٔمُوْۤا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰۤى اَجَلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ
اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰۤى اَلَّا تَرْتَابُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ
تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ؕ
وَاَشْهِدُوْۤا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۪ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ؕ۬ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ
فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۲﴾

مومنو، ایمان رکھتے ہو، تو خالق سے ڈرو
رہ گیا ہے سُود جو باقی، اُسے تم چھوڑ دو؛
یہ نہیں کرتے، تو پھر تیّار رہنا چاہیئے
لڑنے کو اللہ اور اس کے رسولؐ (پاک) سے
توبہ کرتے ہو تو جو اصلی رقم (دی) ہے وہ لو
ظلم ڈھاؤ تم کسی پہ اور نہ تم پر ظُلم ہو؛
اور (عذر) تنگدستی ہو اگر (مقروض کو)
تو ملے مہلت اسے، جب تک فراخی اس کو ہو
(رحم کر کے اصل قرضہ گر) تم اُس کو بخش دو
ہے تمہارے حق میں یہ بہتر، سمجھ گر تم میں ہو؛
اور ڈرو اس دن سے، جس دن سوئے ربّ ہے لوٹنا
جب دیا جائے گا، پُورا بدلہ سب کے کام کا
اور لوگوں پر نہ ہو گا ظلم (جب) کوئی (روا)؛

۳۸ ع ۸

دستاویز اور گواہ

اے مسلمانو، جو لو آپس میں میعادی ادھار
تو اسے لکھ لو (نہ ہو لکھنے پہ بھی گر اختیار)
تو کسی کاتب سے لکھوا لو (لکھے) انصاف سے
لکھنے والا بھی نہ انکار اس کے لکھنے سے کرے
جس طرح اللہ نے لکھنا سکھایا ہے اُسے
لکھ دے وہ (بے عذر دستاویز) اُسے بھی چاہیئے
جس پہ قرضہ ہے بتاتا جائے (کاتب کیا لکھے؟)
اور ڈرے اللہ سے، کچھ کم نہ اس میں سے کرے
پھر اگر مقروض ہو نادان یا معذور ہو،
(روئدادِ قرض) لکھوانے سے خود مجبور ہو
تو ادا مطلب کرے انصاف سے، مختارِ کار
تم میں سے دو مرد شاہد ہوں (عقیل و ہوشیار)
ہوں نہ گر دو مرد، تو اک مرد اور دو عورتیں
منتخب کر لو (بطورِ خود) گواہوں سے جنہیں
ایک بھُولے تو دلا دے یاد اس کو دوسری
جب بلائے جائیں شاہد، ہو نہ عذر اُن کو کوئی
قرضِ میعادی ہو چھوٹا یا بڑا (جیسا بھی ہو)
اس کے لکھنے میں نہ کرنی چاہیئے سُستی (سنو)
پورا پورا ہے یہی انصاف، نزدیکِ خدا
اور گواہی کے لئے بھی یہ طریقہ ہے بجا
ہے قرینِ (عقل) آئندہ نہ تم شک میں پڑو
ہاں مگر جب لین دین آپس میں ہاتھوں ہاتھ ہو
اور نہ لکھو اُس کا (کاغذ). تو نہیں تم پر گناہ
(احتیاطاً) سودا کرتے وقت (بھی) کر لو گواہ
کاتب شاہد کو تم نقصان یا ایذا نہ دو
یہ شرارت ہے تمہاری، تم اگر ایسا کرو
درس دیتا ہے وہ تم کو، ہاں ڈرو اللہ سے
(یاد رکھو) ہے ہر اک شے علم میں اللہ کے

وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؕ
فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ
اللّٰهَ رَبَّهٗ ؕ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَ
اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۚ۲۸۳ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ
وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِىْۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ
يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۲۸۴ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ
بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ
وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۗ
غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۲۸۵ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ
لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَاۤ اِنْ نَّسِيْنَاۤ
اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَاۤ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ
قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۟ وقفة
وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وقفة وَارْحَمْنَا ۟ وقفة اَنْتَ مَوْلٰٮنَا فَانْصُرْنَا
عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۲۸۶

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ مَدَنِيَّةٌ وَّهِىَ مِائَتَا اٰيَةٍ وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ۚ ۱ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ ؕ ۲ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۙ ۳

اور اگر تم ہو سفر میں، کوئی کاتب بھی نہ ہو — رہن رکھ دو قبضۂ راہن میں کچھ (اور قرض لو)
اور اگر تم میں سے کر لے ایک کا ایک اعتبار — چاہئے پورا کرے قرض اس کا واپس (قرض دار)
اور ڈرے اللہ سے جو اس کا ہے پروردگار!

(ہاں) شہادت کو چھپاؤ تم نہ لوگو (زینہار) — جو چھپائے گا شہادت، اس کا دل ہے جُرم کار
تم جو کچھ کرتے ہو ہے آگاہ اُس سے کردگار:

جو زمین و آسماں میں ہے، خدا ہی کا تو ہے — دل کی باتیں کر دو ظاہر، یا چھپاؤ کوئی شے
تم سے (ہر اک چیز کا) اللہ لے گا حساب — جس کو چاہے گا اسے بخشے گا، یا دے گا عذاب
ہے خدا ہر چیز پر قادر کہ ہے عالی جناب):

رَب نے جو نازل کیا ہے اس پر ایمانِ رسول[1] — اور مسلمانوں نے بھی، سب نے (کیا اس کو قبول)
کر لیا سب نے خدا پر اور فرشتوں پر یقیں — انبیاء پر اور کتابوں پر بھی (جو نازل ہوئیں)
ایک کو بھی وہ رسولوں میں نہیں رکھتے جُدا — اور کہتے ہیں (ترے ارشاد کو) ہم نے سُنا
اور کیا تسلیم، تجھ سے مغفرت کی ہے دُعا — یا الٰہی، تیری ہی جانب ہمیں ہے لوٹنا:
حسبِ وسعت نفس کو تکلیف دیتا ہے خدا — ہے اسی کے واسطے (اچھا بُرا) جس نے کیا[2]
کر گرفت اس کی نہ ہم سے ہو جو کچھ سہو و خطا — رکھ نہ ہم پر بوجھ وہ یا رب، جو اگلوں پر رکھا
وہ نہ اُٹھوا بوجھ یارب جو نہ ہم سے اٹھ سکے — درگزر فرما کے ہم سے (جُرم سارے) بخش دے
تو ہی مولا (تو ہی حامی ہے) ہمارا، رحم کر — (یا الٰہی) فتح و نصرت دے ہمیں کفار پر:

[1] یعنی قرآنِ مجید

[2] "جیسی کرنی ویسی بھرنی" مشہور مثل ہے۔

(۳) سورۂ آلِ عمران

(یہ سورۃ مدینے میں نازل ہوئی، اس میں دوسو آیتیں اور بیس رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)
جو نہایت رحم والا ہے بڑا ہی مہرباں

الٓمّٓ (۱) وہ خدا! معبود کوئی بھی نہیں جس کے سوا — زندہ و پائندہ، قائم رکھنے والا (دہر کا):
اس نے ہی نازل کتاب (پاک و) برحق تم پہ کی — جو ہے تصدیق اس کی، اس سے پہلے جو نازل ہوئی
قبل ازیں نازل کیا توریت اور انجیل کو — اور اتارے فیصلے کچھ تا ہدایت سب کو ہو:

مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۗ اِنَّ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۴﴾
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ﴿۵﴾
هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ۗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ
اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ۗ فَاَمَّا
الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ
ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا
اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ
رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۷﴾ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا
بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ
الْوَهَّابُ ﴿۸﴾ رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ
فِيْهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ
شَيْئًا ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ﴿۱۰﴾ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ
وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۗ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ
بِذُنُوْبِهِمْ ۗ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۱﴾ قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا
سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ۗ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۲﴾

مُنکر آیاتِ خدا کے سخت پائیں گے سزا
ہے زبردست اور بدلہ لینے والا وہ خُدا؛

کچھ نہیں پوشیدہ ارض و چرخ میں اللہ سے؛
جیسی چاہے رِحمؔ[1] میں صورت تمہاری کھینچ دے

کوئی بھی معبود (اور خالق) نہیں اُس کے سوا
ہے زبردست (اور غالب) حکمتوں والا خدا؛

وہ خدا، کہ جس نے نازل یہ کتابِ (مستطاب)
اس میں بعض آیات واضح ہیں، جو ہیں اُمّ الکتاب

آیتیں ایسی بھی ہیں کچھ جن میں ہے ابہام بھی
پس کچھ ایسے لوگ ہیں جن کے دلوں میں ہے کجی؛

پیروِ آیاتِ مبہم ہیں، کہ پھیلے گمرہی
اور ڈھونڈیں کچھ نہ کچھ تاویل اِن آیات کی

اُن کا مطلب جانتا ہے کون خالق کے سوا
عِلم میں مضبوط ہیں جو، وہ یہ کہتے ہیں (بجا)

"سب ہیں یہ منجانب اللہ، ہے یقیں ہر بات پر"
اور سمجھتے ہیں وہ سمجھانے سے، جو ہیں عقل وَر؛

(اور وہ کہتے ہیں) کہ 'یا ربّ لا کے راہِ راست پر
پھر ہمارے اِن دلوں کو تُو، نہ ڈانواں ڈول کر

اور اپنی رحمتوں سے ہم کو کردے بہرہ وَر
تُو ہی بے شک بخشنے والا ہے سب کچھ (دادگر)؛

ایک دن تُو جمع لوگوں کو کرے گا ربّنا
(اور ہیں آنے میں اُس دن کے نہیں ہے شک ذرا

ٹل نہیں وعدہ خلافی (رسم و) دستورِ خدا؛

جو ہیں کافر، اُن کی اولاد اور (خزانے) مال (کے)
کچھ نہ اِن کے کام آئیں گے خدا کے سامنے

اور یہی دوزخ کا ایندھن (ایکدن) بن جائینگے؛

جس طرح فرعونیوں، اور ان سے اگلوں کا تھا حال
جو ہماری آیتیں جھٹلاتے تھے (اشیطاں خصال)

کی گرفت ان کی، گناہوں کے سبب اللہ نے
اور عذاب اُس کا بہت ہی سخت ہے (سچ جانیے)؛

کافروں سے کہدو اب مغلوب ہو گے (دیکھنا)
جمع سب دوزخ میں ہو گے، جو ٹھکانہ ہے بُرا؛

[1] یعنی رحمِ مادر میں

قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ؕ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْىَ الْعَيْنِ ؕ وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ
بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِى الْاَبْصَارِ ﴿۱۳﴾ زُيِّنَ
لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ
مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ
ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿۱۴﴾ قُلْ
اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّ
رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۱۵﴾ اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ
اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۶﴾ ۚ اَلصّٰبِرِيْنَ وَ
الصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿۱۷﴾
شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ؕ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۫
وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ
بَغْيًا بَيْنَهُمْ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹﴾
فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَقُلْ
لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ
اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰﴾ ع

اِک نشانی تو ابھی گزری تمہارے سامنے ذو فریق (آ کر سرِ میداں) جو باہم گتھ گئے
لڑنے والی اک جماعت تھی خدا کی راہ میں دوسری تھی کافروں کی فوج (اُس جنگ گاہ میں)
(اہلِ ایماں کو) نظر آتی تھیں وہ فوجیں دوچند[1] اور خدا کرتا ہے جس کو چاہتا ہے فتح مند
آنکھ والوں کے لئے اس میں ہے عبرت (اور پند)؁

محو ہے مرغوب چیزوں کی محبت میں بشر جیسے، عورت اور لڑکے اور گنجِ سیم وزر
بانشاں[2] گھوڑے مویشی (لہلہاتی) کھیتیاں ہیں حیاتِ دہر ہی کی سب یہ خوش سامانیاں
اور ہے اچھا ٹھکانہ تو خدا ہی کے یہاں؁

ان سے کہدو، کیا بتادوں اس سے بہتر (زندگی)؟ (لو سنو) پرہیزگاروں کے لئے ہیں (واقعی)
باغ (ایسے ایسے) جن کے نیچے ہیں نہریں رواں صاف ستھری عورتیں اور ہمیشہ قیامِ جاوداں
(ماسوا ان کے) رضامندی بھی ہے اللہ کی اور نگراں (اپنے) بندوں کا خدا ہے (ہر گھڑی)؁
ہیں یہی وہ لوگ جو کہتے ہیں (یارب) یا الٰہ! لائے ہم ایماں، ہمارے بخش دے (سارے) گناہ
اور عذابِ نارِ دوزخ سے بھی تو ہم کو بچا؁ ہیں یہ صابر اور صادق، تابعِ حکمِ خدا
دیتے ہیں خیرات (اکثر صاحبِ حاجات کو) کرتے ہیں یہ توبہ استغفار پچھلی رات کو؁
خود خدا نے اور فرشتوں اور اہلِ علم نے دی گواہی، بندگی ہے صرف اسی کے واسطے
قائم (و دائم) محافظ عدل اور انصاف کا ہے وہی معبود، غالب، حکمتوں والا خدا؁
ہے بنگاہِ حق بس دینِ (حق) فقط اسلام ہی ق بعدِ علمِ اہلِ کتاب ازراہِ ضد و دشمنی
ہوگئے اس کے مخالف (اختلاف اس سے کیا)؁ اور جو منکر خدا کی آیتوں کا ہو گیا
لینے والا ہے حساب (اُس سے) بہت جلدی خدا؁

اور اگر اس پر بھی وہ جھگڑا رکھیں تم سے روا کہدو، میں نے تو خدا کے سامنے سر خم کیا
(کرتے ہیں تسلیم) پیرو بھی مرے (اللہ کو) نیز ان اہلِ کتاب اور جاہلوں سے پوچھ لو
لاتے ہو اسلام تم بھی (اس خدا پر) یا نہیں ؟ لائے گر ایمان، پائیں گے ہدایت بالیقیں،
اور اگر منہ پھیر لیں (تو اس کی تم کو فکر کیا) ہے تمہارے ذمے بس تبلیغِ (احکامِ خدا)
اپنے بندوں کو خدا (ہر حال میں ہے) دیکھتا؁

واقعات جنگِ بدر کا جزوی حصہ پورا قصہ سورۂ انفال میں ہے۔

[1] حالانکہ کافر سہ چند تھے۔

[2] یعنی جن گھوڑوں پر پہچان کیلئے نشان لگا دیے جائیں۔

النصف

ع ۱۱ / ۱۰

إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ حَقٍّ
وَيَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُمْ
بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٢١﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ ﴿٢٢﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ
أُوتُوا نَصِيبًا مِنَ الْكِتَابِ يُدْعَوْنَ إِلَىٰ كِتَابِ اللَّهِ لِيَحْكُمَ
بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ فَرِيقٌ مِنْهُمْ وَهُمْ مُعْرِضُونَ ﴿٢٣﴾ ذَٰلِكَ
بِأَنَّهُمْ قَالُوا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ وَغَرَّهُمْ
فِي دِينِهِمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٢٤﴾ فَكَيْفَ إِذَا جَمَعْنَاهُمْ لِيَوْمٍ
لَا رَيْبَ فِيهِ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٢٥﴾
قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ
مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ
إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٦﴾ تُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُولِجُ
النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ
الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٢٧﴾ لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ
أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ
فِي شَيْءٍ إِلَّا أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ وَإِلَى اللَّهِ
الْمَصِيرُ ﴿٢٨﴾ قُلْ إِنْ تُخْفُوا مَا فِي صُدُورِكُمْ أَوْ تُبْدُوهُ يَعْلَمْهُ اللَّهُ
وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٩﴾

کرتے ہیں انکار جو اللہ کے احکام سے — قتل کر دیتے ہیں ناحق انبیاء کو (جان کے)
اور قتل اُن کو بھی، جو دیتے ہیں حکم انصاف کا — اُن کو مژدہ دو، کہ ہے اُن کے لئے بھاری سزا:
اِن کے دنیا اور عقبیٰ میں عمل ہیں رائیگاں — اور نہیں کوئی مددگار ان کا (جو دے دے اماں):
(اے پیمبر) تم نے کیا اُن پر نہیں ڈالی نظر — جو کتاب (آسمانی) سے ہوئے تھے بہرہ ور
اب کتاب اللہ کی جانب بلاتے ہیں اُنہیں — تاکہ حکم اُس کا ہو نافذ (فیصلہ اُس سے کریں)
اک فریق اس پر بھی رُوگرداں ہے (کرکے اختلاف) — (یعنی احکامِ الٰہی سے) ہے اُس کو انحراف:
(اِن کے دعوے کا ہے) صرف اس زعم پر (دار و مدار) — کہتے ہیں) گنتی کے کچھ دن ہم کو چھو سکتی ہے نار
کرتے رہتے ہیں یہ جو کچھ (بدعتیں اور) افترا — اُس نے ان کو دین کے بارے میں ہے بہکا دیا:
حال ہو گا ان کا کیا، جب جمع ہوں گے (بالیقیں) — ایک دن ـــ جس دن کے آنے میں کوئی شک ہی نہیں
پائے گا ہر شخص جب پورا صلہ اعمال کا — ہو گی حق تلفی نہ اُن پر ظلم ڈھایا جائے گا:
(یہ دُعا مانگو کہ) اے اللہ، مالک مُلک کے — جس کو چاہے سلطنت دے جس سے چاہے چھین لے
تُو جسے چاہے اُسے عزت دے، یا کر دے ذلیل — خیر و خوبی ہاتھ میں تیرے ہے (اے ربِ جلیل)

تُو ہی ہے ہر چیز پر قادر (خدائے بے عدیل):

دن کو داخل رات میں کرتا ہے تُو اور دن میں رات — زندہ سے مُردہ نکالے، مُردے سے اک ذی حیات

جس کو چاہے رزق دے بے انتہا (اے پاک ذات):

ہے مسلمانوں کو لازم، مومنوں کو چھوڑ کر — دوستی کفار سے ہرگز نہ جوڑیں (الحذر):
جو کوئی ایسا کرے گا کام (وہ یہ سُن رکھے) — بس سروکار اُس کو پھر ہو گا نہ کچھ اللہ سے
ہاں جو بچنا چاہو ان سے اس طرح (تو ہے روا) — تم کو (اپنے مجد و عظمت سے) ڈراتا ہے خدا

اور ہے اللہ کی جانب ہی (آخر) لوٹنا:

ان سے کہہ دو، کر دیں ظاہر یا چھپائیں دل کی بات — اُس سے واقف ہے (بہرحالت) خدائے (کائنات)
جو زمین و آسماں میں ہے، وہ سب ہے جانتا — اور ہے ہر چیز (ہر اک بات پر) قادر خدا:

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۖۚ وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ
سُوْٓءٍ ۚ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًا ۢ بَعِيْدًا ؕ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ
وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ ۢ بِالْعِبَادِ ﴿۳۰﴾ ع قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ
يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۱﴾ قُلْ
اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾
اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى
الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۳﴾ ذُرِّيَّةً ۢ بَعْضُهَا مِنْ ۢ بَعْضٍ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ
عَلِيْمٌ ﴿۳۴﴾ ۚ اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّيْ نَذَرْتُ لَكَ
مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ
الْعَلِيْمُ ﴿۳۵﴾ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰى ؕ
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ؕ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى ۚ وَاِنِّيْ
سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَاِنِّيْٓ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ
الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿۳۶﴾ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّ
اَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۚ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا
زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى
لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ
يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۷﴾ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ
رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۸﴾

اک دن ایسا آئے گا، ہر شخص (جب پھل) پائے گا — جو کیا ہے نیک و بد سب سامنے آ جائے گا
چاہے گا، اُس دن اور اُس میں فاصلہ ہو دُور کا — تم کو اپنی (ذاتِ اقدس) سے ڈراتا ہے خدا
مہرباں (بھی) اپنے بندوں پر ہے بے حد کبریا۞

کہہ دو اے لوگو! محبت ہے اگر اللہ کی — پیروی میری کرو، رکھے گا دوست اللہ بھی
بخش دے گا وہ تمہارے سب معاصی اور گناہ — بخشنے والا ہے وہ اور مہرباں (بے اشتباہ)۞
کہہ دو وہ مانیں خدا کا حکم اور حکمِ نبی — گر نہ مانیں، (تو رہے امرِ خدا سے آگہی)
وہ نہیں کرتا پسند ان کافروں کو (واقعی)۞

منتخب بے شک کیا خالق نے دنیا سے (سنو) — نوحؑ و آدمؑ، آلِ عمرانؑ[1]، آلِ ابراہیمؑ کو۞
اور یہ اولاد تھی اک دوسرے کی نسل وار — سننے والا ہے خدا اور ہے وہی آگاہ کار۞
جب کہا عمران کی بیوی نے اے خالق مرے — ہے جو بچہ پیٹ میں وہ نذر کرتی ہوں تجھے
خالصاً تیرے لئے ہے وہ۔ قبول اب کر اُسے — سننے والا، جاننے والا ہے تو (اے رب میرے)۞
جب جنی بیٹی، اور اس سے خوب واقف تھا خدا — ہے یہ کس درجہ کی بیٹی (مرتبہ اس کا ہے کیا؟)
جیسی لڑکی ہے نہ ہوگا ایسا لڑکا بھی کوئی — وہ لگیں کہنے کہ یا ربّ میں نے لڑکی ہے جنی
رکھتی ہوں مریمؑ میں اس کا نام، دیتی ہوں اسے — اور اس کی آل کو، تیری اماں میں (آج سے)
(تاکہ یہ محفوظ مکر و شرِ شیطاں سے رہے)۞

نذر یہ کر لی خوشی سے اس کے خالق نے قبول — پھر چڑھایا خوب اُسے پروان (جیسا تھا اصول[2])
پھر اسے زکریاؑ کو سونپا کفالت کے لئے — جب کبھی زکریاؑ اس کے پاس حجرے میں گئے
پاس اُس کے (کچھ نہ کچھ) کھانا ملا رکھا ہوا — پوچھتے مریمؑ سے، یہ کھانا کہاں سے آ گیا؟
کہتیں (مریمؑ) یہ خدا ہی بھیجتا ہے ان کے پاس — رزق دیتا ہے خدا جس کو بھی چاہے بے قیاس۞
کی وہیں زکریاؑ نے بھی اپنے رب سے یہ دعا — یا الٰہی مجھ کو بھی اولادِ صالح کر عطا
سننے والا تو تو ہے لاریب (سبکی) التجا۞

ع ۳ / ۱۱

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر

[1] عمران، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے باپ کا بھی نام ہے اور حضرت مریمؑ کے باپ کا بھی۔ غالباً یہاں بھی آخری نام مقصود ہے۔

[2] یعنی اس زمانے کے اصولِ پرورش کے مطابق

فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّیْ فِی الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ
يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًاۢ بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ سَيِّدًا وَّحَصُوْرًا
وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٣٩﴾ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّقَدْ
بَلَغَنِیَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِیْ عَاقِرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا
يَشَآءُ ﴿٤٠﴾ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْۤ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ
النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ
بِالْعَشِیِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿٤١﴾ ع وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ
اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٢﴾ يٰمَرْيَمُ
اقْنُتِیْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِیْ وَارْكَعِیْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿٤٣﴾ ذٰلِكَ
مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؕ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ
يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۪ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ
اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٤٤﴾ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ
يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ
وَجِيْهًا فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٤٥﴾ ۙ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ
فِی الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٤٦﴾ قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى
يَكُوْنُ لِیْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ
مَا يَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٤٧﴾
وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ﴿٤٨﴾ ع

(دیکھ) فرشتے، وہ تھے جب محراب میں محوِ دعا — بولے، دیتا ہے تمہیں یحییٰؑ کا مژدہ وہ خدا
ہوں گے وہ تصدیق کرنے والے رب کے حکم کی — پیشوا، عورت سے بیزار، اور اک صالح نبی
بولے زکریاؑ، کہ لڑکا ہو گا کیونکر اے خدا — میری بیوی بانجھ ہے اور میں بھی بوڑھا ہو گیا

دی ندا، کرتا یونہی ہے چاہتا ہے جو خدا

بولے زکریاؑ، علامت کچھ مقرر کیجئے — حکم آیا، یہ علامت ہے تمہارے واسطے
تم اشاروں سے کرو گے تین دن سب سے کلام — پس ہے لازم ذکر اور تسبیح رب کی صبح و شام
جب (بحکمِ حق) فرشتوں نے یہ مریمؑ سے کہا — تم کو اے مریمؑ خدا نے برگزیدہ کر دیا
(کر کے محفوظِ خطا) تم کو بنایا پاک باز — عورتوں میں ساری دنیا کی، دیا پھر امتیاز
بندگی رب کی کرو مریم (وہی ہے کارساز) — اور رکوع و سجدہ، ساتھ ان کے جو پڑھتے ہیں نماز
(اے پیمبرؐ) ہم تمہیں دیتے ہیں خبریں غیب کی — تھے نہ اُن کے پاس تم (یہ ماجرا ہے واقعی)
ڈالتے تھے جب قلم اپنے (ندی میں شوق سے) — (فال لینے کو) کفالت کون مریمؑ کی کرے؟

تھے نہ ان کے پاس تم، جھگڑتے تھے جب ان میں پڑے

جب فرشتوں نے کہا (خاتونِ) مریمؑ (مرحبا) — (حکم سے اللہ کے ہو گا تمہیں بیٹا عطا)

حکم کی اپنے بشارت تم کو دیتا ہے خدا

نام اس کا ہو گا، عیسیٰ ابنِ مریم (اور) مسیح — دنیا عقبیٰ میں مقرب اور رُود دار (و صبیح)
پالنے میں لوگوں سے باتیں کرے گا (صبح و شام) — نیک بندوں میں بڑا ہو کر وہ ہو گا (لا کلام)
بولیں مریمؑ، کیسے لڑکا ہو گا ربُّ العٰلمین! — جب کسی انسان نے مجھ کو چھوا تک بھی نہیں
حق نے فرمایا، کہ ہے اللہ جو کچھ چاہتا — (بس) اسی صورت سے کر دیتا ہے پیدا (برملا)
کام کرنے کا کوئی، جب عزم فرماتا ہے وہ — کہتا ہے ہو جا (تو بس فی الفور) ہو جاتا ہے وہ
اور سکھائے گا کتاب و حکمت اُن کو پھر خدا — (درس خود دے گا انہیں) توریت اور انجیل (کا)

ع ۱۲

ف۱
بیت المقدس کی خدمت خاندانِ حضرتِ زکریا علیہ السلام کے سپرد تھی۔ جب حضرتِ زکریاؑ بوڑھے ہو گئے تو... تولیت کی بقا کے لئے انہیں بھی اولاد کی تمنا ہوئی۔ اُدھر مریم علیہ السلام اگرچہ خانۂ خدا کی خدمت کے لئے وقف کر دی گئی تھیں مگر پھر بھی عورت تھیں، ماں نے تو مریمؑ کو خدام بیت المقدس کے سپرد کر دیا وہاں یہ کشمکش پیدا ہو گئی کہ مریمؑ کی پرورش کون کرے؟ آخر اس طرح قرعہ ڈالا کہ سب نے اپنے اپنے قلم جن سے توریت لکھی جاتی تھی ایک ندی میں پھینک دیئے (اس کا ذکر آگے آئے گا) زکریاؑ کے سوا سب کے قلم بہہ گئے اور مریمؑ کو حضرتِ زکریا علیہ السلام کی کفالت میں دے دیا گیا۔ زکریا علیہ السلام نے مریمؑ کے لئے بیت المقدس میں ایک علیحدہ جگہ مقرر کر دی تھی۔ وہیں رہ کر خدا کی عبادت اور بیت المقدس کی خدمت کرتی تھیں۔ زکریا علیہ السلام وقتاً فوقتاً ان کی خبر گیری کو جاتے تو ان کے پاس پھل اور میوے رکھے ہوئے دیکھتے۔ ایک دن پوچھا تو مریمؑ نے کہا خدا مجھے یہ چیزیں کھانے پینے کو بھیج دیتا ہے۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے بھی اولاد کی تمنا کی اور ان کی دعا قبول ہوئی۔ حکمِ خدا کے مطابق تین روزے رکھے اور کسی سے بات چیت بھی نہ کی۔ آخر یحییٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔

وَرَسُوۡلًا اِلٰى بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ ۙ اَنِّىۡ قَدۡ جِئۡتُكُمۡ بِاٰيَةٍ مِّنۡ
رَّبِّكُمۡ ۙ اَنِّىۡۤ اَخۡلُقُ لَـكُمۡ مِّنَ الطِّيۡنِ كَهَیۡـــَٔةِ الطَّيۡرِ فَاَنۡفُخُ
فِيۡهِ فَيَكُوۡنُ طَيۡرًاۢ بِاِذۡنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبۡرِئُ الۡاَكۡمَهَ وَ
الۡاَبۡرَصَ وَاُحۡىِ الۡمَوۡتٰى بِاِذۡنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمۡ بِمَا تَاۡكُلُوۡنَ
وَمَا تَدَّخِرُوۡنَ ۙ فِىۡ بُيُوۡتِكُمۡ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّـكُمۡ اِنۡ
كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ۚ ﴿۴۹﴾ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَىَّ مِنَ التَّوۡرٰىةِ
وَلِاُحِلَّ لَـكُمۡ بَعۡضَ الَّذِىۡ حُرِّمَ عَلَيۡكُمۡ وَجِئۡتُكُمۡ بِاٰيَةٍ مِّنۡ
رَّبِّكُمۡ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوۡنِ ﴿۵۰﴾ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّىۡ وَرَبُّكُمۡ
فَاعۡبُدُوۡهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ ﴿۵۱﴾ فَلَمَّاۤ اَحَسَّ عِيۡسٰى
مِنۡهُمُ الۡكُفۡرَ قَالَ مَنۡ اَنۡصَارِىۡۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الۡحَوَارِيُّوۡنَ
نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشۡهَدۡ بِاَنَّا مُسۡلِمُوۡنَ ﴿۵۲﴾ رَبَّنَاۤ
اٰمَنَّا بِمَاۤ اَنۡزَلۡتَ وَاتَّبَعۡنَا الرَّسُوۡلَ فَاكۡتُبۡنَا مَعَ الشّٰهِدِيۡنَ ﴿۵۳﴾
وَمَكَرُوۡا وَمَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيۡرُ الۡمٰكِرِيۡنَ ﴿۵۴﴾ اِذۡ قَالَ
اللّٰهُ يٰعِيۡسٰۤى اِنِّىۡ مُتَوَفِّيۡكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ
الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَجَاعِلُ الَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡكَ فَوۡقَ الَّذِيۡنَ
كَفَرُوۡۤا اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَىَّ مَرۡجِعُكُمۡ فَاَحۡكُمُ بَيۡنَكُمۡ
فِيۡمَا كُنۡتُمۡ فِيۡهِ تَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۵۵﴾ فَاَمَّا الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا فَاُعَذِّبُهُمۡ
عَذَابًا شَدِيۡدًا فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ وَمَا لَهُمۡ مِّنۡ نّٰصِرِيۡنَ ﴿۵۶﴾

اور بنائے گا پیمبر قومِ اسرائیل کا؛ (وہ کہیں گے) میں تمہارے پاس ہوں بھیجا گیا
آیا ہوں لے کر خدا کے پاس سے کچھ معجزے؛ میں پرندے کی سی اک صورت بناؤں گارے سے
پھونک ماروں تو خدا کے حکم سے اڑنے لگے اندھوں کو اور کوڑھیوں کو بھی شفا دُوں (پھونک سے)
مُردوں کو زندہ کروں حکمِ خدا سے (سربسر) اور بتا دُوں کھا کے جو کچھ آؤ، یا رکھ آؤ گھر
اس میں تم کو ہے نشانی۔ لاؤ تم ایماں اگر؛
مجھ سے پہلے تھی جو توریت، اک مصدق[1] اس کا ہوں تھیں حرام اشیاء جو تم پر، میں حلال اُن کو کروں
لاں میں آیا ہوں تمہارے رب سے لے کر معجزے مان لو تم میرا کہنا، اور ڈرو اللہ سے؛
ہے خدا ہی ربّ ہمارا اور تمہارا (واقعی) بندگی اس کی کرو تم، سیدھا رستہ ہے یہی؛
بولے عیسیٰؑ، دیکھ کر اُس قوم کا کفر و (حسد) کون میری حسبۃً لِللہ کرتا ہے مدد؟
جو حواری[2] تھے وہ بولے ہم ہیں انصارِ اِلٰہ لائے ہم ایمان اُس پر، اس کے تم رہنا گواہ؛
اُس پہ یا ربّ ہے یقیں جو چیز[3] نازل تو نے کی اور کی منظور پیغمبر کی تیرے پیروی
ماننے والوں میں لکھ لے تو ہمارا نام بھی؛
داؤ کھیلا کافروں نے (حضرت عیسیٰؑ) کے ساتھ داؤ حق نے بھی کیا (اُس قومِ بے پرا کے ساتھ)
سب سے بہتر ہے خدا کا داؤ (استغنا کے ساتھ)؛
پھر کہا عیسیٰؑ سے حق نے، میں اٹھاؤں گا تمہیں کھینچ لوں گا، کافروں سے پاک کر دوں گا تمہیں
اور جن افراد نے کی ہے تمہاری پیروی تا قیامت ان کو دوں گا منکروں[4] پر برتری
اور پھر تم سب کو میری ہی طرف ہے لوٹنا میں تمہارے سارے جھگڑوں کا کروں گا فیصلا؛
جو ہیں کافر ان کو کیا دُنیا میں اور عقبیٰ میں کیا سخت تر دی جائے گی (انکار کے اُن کی) سزا
اور مددگار اُن کا کوئی بھی نہ ہوگا (دیکھنا)؛

---

[1] تصدیق کرنے والا

[2] بارہ آدمی جو سب سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے تھے ان کو "حواری" کہتے ہیں۔ اور "حواری" اب مخلص دوست کو بھی کہتے ہیں۔

[3] یعنی انجیل شریف

[4] یعنی یہودیوں پر

ع ۵ ۱۴ الثلثۃ

وَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَیُوَفِّیْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَ
اللّٰهُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۷﴾ ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَیْكَ مِنَ الْاٰیٰتِ
وَالذِّكْرِ الْحَكِیْمِ ﴿۵۸﴾ اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ
خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿۵۹﴾ اَلْحَقُّ مِنْ
رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِیْنَ ﴿۶۰﴾ فَمَنْ حَآجَّكَ فِیْهِ مِنْۢ
بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَ
اَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ۫ ثُمَّ نَبْتَهِلْ
فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَی الْكٰذِبِیْنَ ﴿۶۱﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ
الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ
الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۶۲﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ
بِالْمُفْسِدِیْنَ ﴿۶۳﴾ ع قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی كَلِمَةٍ
سَوَآءٍۭ بَیْنَنَا وَبَیْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ
شَیْـًٔا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ
تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿۶۴﴾ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ
لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ وَمَاۤ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِیْلُ
اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۵﴾ هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ
فِیْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِیْمَا لَیْسَ
لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾

جو ہیں مومن اور صالح، اُن کے نیک اعمال کا حق ملے گا، ہاں نہیں ہے ظالموں سے خوش خُدا
اے پیمبر[1]، یہ جو ہم پڑھ کر سناتے ہیں تجھے آیتیں اللہ کی ہیں، اور محقق تذکرے[2]
جیسے آدمؑ، ویسے ہی عیسٰیؑ ہیں نزدیکِ خدا پُتلا مٹی سے بنایا ان کا، پھر اُس سے کہا
بن جا (آدم) اور وہ (فوراً ہی آدمؑ) بن گیا
حق جو کہتا ہے وہی حق ہے، نہ لانا شک کبھی پھر اگر حجت کرے تم سے کوئی بعدِ وحی
تو یہ کہہ دو ان سے اچھا (اب ذرا میداں میں آؤ) اپنے بیٹے ہم بلائیں، اپنے بیٹے تم بُلاؤ
عورتیں اپنی بلائیں ہم، تم اپنی عورتیں اپنی اپنی ذات سے دونوں شریک اس میں رہیں
گڑگڑائیں مل کے پھر ہم سب خدا کے سامنے اور بھیجیں اُن پہ لعنت جو ہیں بندے جھوٹ کے[3]
(اے پیمبرؐ!) ہے یہی بے شک بیانِ واقعی ماسوائے رب نہیں معبود (عالم میں) کوئی
سب پہ غالب، حکمتوں والا ہے ایک اللہ ہی
اِس پہ بھی یہ (کلمۂ حق سے ہوں) روگرداں اگر تو خدا ان مفسدوں (کی چال) سے ہے باخبر
کہہ دو اے اہلِ کتاب! اک بات مانو بے جھجک) جو ہمارے اور تمہارے درمیاں ہے مشترک
یعنی پُوجیں صرف اسے جو ہے خدائے لاشریک اور کسی کو بھی نہ ٹھہرائیں کبھی اُس کا شریک
اور کسی کو کوئی اپنا رب سمجھے جُز خدا اُس پہ بھی منہ پھیر لیں اپنا، تو کہہ دو (برملا)
تم رہو شاہد کہ ہم ہیں تابعِ حکمِ (خدا)
جھگڑا اے اہلِ کتاب (اب) کیوں ہے ابراہیمؑ پر اتری ہے توریت اور انجیل ان کے بعد (تو)
کیا نہیں ہے تم میں اتنی بھی سمجھ (اے بے خبر)؟
سنتے ہو، تم لوگ جھگڑا کر چکے اُس بات پر (جھوٹی سچی اوندھی سیدھی) جس کی تم کو تھی خبر
جس سے تم واقف نہیں جھگڑا ہے کیوں اُس بات پر باخبر اللہ ہے اور تم ہو (لوگو) بے خبر

[1] خطاب بہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم۔
[2] حکمت آگیں۔
[3] نجران کے نصاریٰ آنحضرت صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے انہیں اخلاقاً مسجدِ نبوی میں ٹھہرا دیا جہاں وہ اپنے طریقوں پر خدا کی عبادت کرتے تھے سرکارِ دو عالمؐ نے آدم علیہ السلام کی مثال دے کر انہیں بہتیرا سمجھایا کہ ابنیتِ مسیح کے عقیدۂ باطل سے باز آئیں مگر انہوں نے ایک نہ سنی پیغمبر علیہ السلام نے ان سے مباہلہ کرنا چاہا اور آپ اپنی صاحبزادی، دونوں نواسے (حسینؓ) اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو لے کر میدان میں نکل آئے مگر نجران کے نصاریٰ بھاگ کھڑے ہوئے اور ان میں سے بعض نے مقابلہ نہ کیا بلکہ جزیہ دینا قبول کیا۔

ع ۱۴

مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا
مُّسْلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۶۷﴾ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ
بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ
وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۸﴾ وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ
لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۶۹﴾ يٰۤاَهْلَ
الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿۷۰﴾ يٰۤاَهْلَ
الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ
وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۱﴾ ع وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ
اٰمِنُوْا بِالَّذِيْۤ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْۤا
اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَلَا تُؤْمِنُوْۤا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ ؕ قُلْ
اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ يُّؤْتٰۤى اَحَدٌ مِّثْلَ مَاۤ اُوْتِيْتُمْ
اَوْ يُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ
مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾ ۙ يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۴﴾ وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ
بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖۤ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖۤ اِلَيْكَ
اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِى
الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾
بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۷۶﴾

تھے یہودی اور نہ ابراہیمؑ نصرانی ہی تھے بلکہ طاعت کیش تھے اور تھے نہ اہلِ شرک سے ؛
رکھتے تھے بے شک خصوصیت وہ ابراہیمؑ سے تھے وہ پیرو ان کے (یعنی ان پر ایماں لائے تھے)
اور یہ ہیں پیغمبرؐ (آخر الزماں) یہ مومنیں مومنوں کا والیؔ و حامی خدا ہے (بالیقیں) ؛
(اے مسلمانو!) تمنّائی ہیں بعض اہلِ کتاب وہ تمہیں گمراہ کرکے (مطلقاً کردیں خراب)
(درحقیقت) کرتے ہیں گمراہ اپنے آپ کو وہ سمجھتے ہی نہیں اس بات کو (یاد رکرد) ؛
کیوں ہو آیاتِ خدا سے منکر اے اہلِ کتاب؟ جبکہ تم قائل ہو خود ہی (بہ لظاہر اجتناب) ؛
کیوں ملا دیتے ہو سچ میں جھوٹ اے اہلِ کتاب جانے بوجھے ڈالتے ہو حق پہ تم (ناحق) حجاب ؛
یوں کہا کرتے ہیں بعض اہلِ کتاب (ازراہِ شر) جو ہوا نازل مسلمانوں پہ، اُس (قرآن) پر
صبح ایماں لاؤ اور انکار کردو شام کو اس طرح شاید پھریں یہ دین سے (اے دوستو) ؛
جو تمہارے دین کا پیرو ہو (اور طاعت گزار) (مصلحت یہ ہے) کرو تم صرف اسی پر اعتبار
کہدو ان سے، ہے ہدایت (تو حقیقت میں) وہی جو ہدایت (جانبِ) اللہ سے ہو، (واقعی) ؛
اس لئے کرتے ہو تم ایسا کہ جو تم کو ملا کردیا (اللہ نے) اوروں کو بھی ویسا عطا
یا تمہارے رب کے آگے تم پہ غالب ہو کوئی اِن سے کہہ دو، ہے بڑائی تو خدا کے ہاتھ ہی
چاہتا ہے جس کو دیتا ہے بڑائی (کبریا) ہے بڑی گنجائشوں والا، ہے سب کچھ جانتا ؛
جس کو چاہتا ہے کرلے مخصوص اپنی رحمت کیلئے ہے بڑا ہی فضل والا وہ خدا (سچ جانیے) ؛
بعض ہیں اہلِ کتاب ایسے کہ ڈھیروں مال اگر رکھ دو اِن کے پاس امانت، کردیں واپس (بے ضرر)
بعض ایسے ہیں، جنہیں سونپو اگر ایک اشرفی (بے تقاضے) وہ اسے لوٹا نہیں سکتے کبھی
تم نہ جب تک ان کے سر ہی پر رہو (اکثر) کھڑے اور سبب اس کا یہ ہے، کہتے ہیں وہ (افرادسے)
جاہلوں کا حق جو ہم ماریں، نہیں کوئی گناہ جھوٹ دانستہ خدا پر بولتے ہیں (کینہ خواہ) ؛
یہ تو بے شک جرم ہے (کیونکہ) جو ہیں پرہیزگار اور پکے عہد کے، اُن کو خدا کرتا ہے پیار ؛

ع ۱۵

اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ
لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٧﴾ وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا
يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ
الْكِتٰبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَ
يَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٨﴾ مَا كَانَ لِبَشَرٍ
اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ
كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ
تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ﴿٧٩﴾ وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ
تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ۗ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ
اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ
اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ
لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ۭ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ
وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ۭ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ۭ قَالَ
فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٨١﴾ فَمَنْ
تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٨٢﴾
اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿٨٣﴾

جو خدا کے عہد اور قسموں پر اپنی (ہیں اجیر) — لیتے ہیں تھوڑی سی قیمت (بیچ دیتے ہیں ضمیر)
اِن کا کچھ حصّہ نہیں ہے آخرت میں، اور خدا — اِن سے بولے گا، نہ دیکھے گا انہیں روزِ جزا
اور نہ وہ (ہر گز گناہوں سے) کرے گا اُنکو پاک — اور اُن کے واسطے ہے اک عذابِ دردناک

ایک فرقہ ان میں ایسا ہے (لگا کر توڑ جوڑ) — پڑھنے میں توریت، لیتا ہے زباں اپنی مروڑ
تا کہ تم سمجھو (جو کچھ پڑھتے ہیں) ہے جُزوِ کتاب — وہ نہیں ہوتا مگر توریت میں (انظارہ یاب)
اور کہتے ہیں کہ یہ نازل خدا نے ہے کیا — گو نزول اس کا نہیں منجانبِ باری ہُوا
بولتے ہیں جھوٹ دانستہ خدا پر (بے حیا)

بات ایسی شانِ انساں کے نہیں شایاں (کبھی) ق دے خدا اُس کو کتاب اور حکمت و پیغمبری
اور وہ لوگوں سے کہے، بن جاؤ تم بندے مرے — چھوڑ دو اللہ کو، اور (رات دن) پوجو مجھے
بلکہ (وہ تو یوں کہے گا) تم خدا والے بنو — اس لئے کہ تم پڑھاتے ہو کتاب (افراد کو)
اور خود بھی پڑھتے رہتے ہو (کتابُ اللہ کو) — حکم وہ تم کو کبھی ایسا نہ دے گا (سوچ لو)
"تم خدا مانو فرشتوں اور نبیوں کو" تو کیا — بعدِ اسلام (اب) تمہیں وہ درس دے گا کفر کا؟

اُن[1] سے رب نے عہد جب نبیوں کے بارے میں لیا ق اور کہا "میں نے کتاب و علم ہے تم کو دیا
پس تمہارے پاس اگر آئے کوئی (میرا) نبی — اور صحیفے کی تمہارے وہ کرے تصدیق بھی
اس پہ تم ایمان لانا، اور مدد دینا اسے" — پھر یہ پوچھا (حکم کا) اقرار کرتے ہو (مرے)؟
عہد جو تم سے لیا ہے کیا تمہیں تسلیم ہے" — عرض کی سب نے (کہ ہاں بے شک) ہمیں تسلیم ہے
پس کہا اللہ نے، شاہد رہو اس عہد پر — ہم بھی شاہد ہیں تمہارے ساتھ (اے نوعِ بشر)
منحرف جو بعد ازیں ہوں، وہ ہیں فاسق (سر بسر)

ڈھونڈتے ہیں دین کیا یہ دینِ حق کے ماسوا؟ — آسماں پر اور زمیں پر ہے جو کچھ (ظاہر چھپا)
چار و ناچار ہے طاعت گزارِ کبریا — (فی الحقیقت) ہے اسی کی سمت سب کو لوٹنا

ع ۸ / ۱۶

[1] یعنی بنی اسرائیل سے

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى
اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ
وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۠ لَا
نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۡ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۸۴﴾
وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ
وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۸۵﴾ كَيْفَ يَهْدِي
اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ
حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۶﴾ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ
اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۙ﴿۸۷﴾ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ
يُنْظَرُوْنَ ۙ﴿۸۸﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ
اَصْلَحُوْا ۟ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۸۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ
مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۹۱﴾ ع

کہہ دو ان سے، ہم تو ایماں لاچکے اللہ پر — جو کتاب اُتری ہے ہم پہ (اس کے ہیں فرماں بر)
اور جو کچھ اترا ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ پر — اور اسحٰقؑ اور یعقوبؑ، ان کے بیٹوں پر ادھر
اور جو کچھ (حضرتِ) موسٰیؑ و عیسٰیؑ کو ملا — اور جو نازل خدا نے اپنے نبیوں پر کیا
فرق ان میں سے کسی میں بھی نہیں کرتے ذرا — اور ہم تو ہیں (فقط) طاعت گزارِ کبریا؛
ماسوا اسلام کے، ڈھونڈے جو کوئی اور دیں — تو قبول اللہ (ہرگز) اُس کو کر سکتا نہیں

وہ زیاں کاروں میں ہو گا حشر کے دن (بالیقیں)؛

کیوں ہدایت ایسے لوگوں کو خدا دینے لگا — لاکے ایماں، کفر میں پھر ہوگئے جو مبتلا
دے چکے تھے یہ گواہی وہ کہ برحق ہیں نبی — آئی ہیں روشن دلیلیں اُن کے پاس (اللہ کی)

ظالموں کی رہنمائی حق نہیں کرتا کبھی؛

یہ سزا ہے ایسے لوگوں کی (کہ ہوتی ہی رہیں) — اِن پہ ربّ کی اور فرشتوں اور سب کی لعنتیں؛
یہ ہمیشہ لعنتوں ہی میں رہیں گے (زیرِ عتاب) — اِن کو مہلت ہی ملے گی اور نہ کم ہو گا عذاب؛
ہاں مگر وہ لوگ توبہ کی جنہوں نے بعد ازیں — اور اپنی حالتِ (سابق) میں اصلاحیں بھی کیں

تو خدا آمرزگار و مہرباں ہے بالیقیں؛

لاکے ایماں، کفر میں پھر ہو گئے جو مبتلا — اور اِن کا کفر (یا انکار) بڑھتا ہی گیا
تو قبول ایسوں کی توبہ پھر نہ ہو گی زینہار — ہیں یہی وہ لوگ، گمراہوں میں ہے جن کا شمار؛
جو ہوئے منکر، بحالِ کفر ہی مر بھی گئے — اُن میں گر کوئی زمیں بھر کر بھی سونا فدیہ دے
تو نہ ہو گا وہ قبول، اور سخت اُنہیں ہو گا عذاب — اور مددگار اُن کا کوئی بھی نہ ہو گا (دستیاب)؛

ع ۹ ۱۱ ۱۷

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۬ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ
فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ﴿۹۲﴾ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ
اِسْرَآءِیْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ
فَاتْلُوْهَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۹۳﴾ فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ
مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۹۴﴾ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۫
فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۹۵﴾ اِنَّ
اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى
لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۶﴾ فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ ۚ۬ وَمَنْ دَخَلَهٗ
كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ
اِلَیْهِ سَبِیْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۷﴾
قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ۖۗ وَاللّٰهُ شَهِیْدٌ
عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۸﴾ قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ
عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ
شُهَدَآءُ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۹﴾ یٰۤاَیُّهَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِیْعُوْا فَرِیْقًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ یَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ كٰفِرِیْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَكَیْفَ تَكْفُرُوْنَ
وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَیْكُمْ اٰیٰتُ اللّٰهِ وَفِیْكُمْ رَسُوْلُهٗ ؕ وَمَنْ
یَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِیَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۱۰۱﴾ ع

صرف جب تک تم نہ کردو گے خدا کی راہ میں   اپنی وہ چیزیں، جو ہیں محبوب (دنیا میں) تمہیں
ہو نہیں سکتا میسر تم کو نیکی میں کمال   جو کرو گے خرچ، واقف ہے خدائے (ذوالجلال)؛
تھیں حلال ابنائے اسرائیل پر چیزیں تمام   ماسوا اُس کے جو کی یعقوبؑ نے خود پر حرام
(تھا یہ سب) توریت کے آنے سے پہلے (کا نظام)
اِن سے کہہ دو لاؤ توریت اور پڑھو، سچے ہو گر؛   بعد ازیں بہتان جو کوئی رکھے اللہ پر
ہٹ دَھرم ہے وہ (نہیں انصاف پر اُس کی نظر)؛
اِن سے کہہ دو، سچ کہا اللہ نے، اب پیروی   (سچے دل سے) تم کرو سب دینِ ابراہیمؑ کی
(چھوڑ کر سب کو) جو صرف اللہ کے ہی ہو رہے   (اور یہ امرِ مسلّم ہے کہ) وہ مشرک نہ تھے؛
سب سے پہلا گھر (خدا کا) آدمی کے واسطے   ہے یہی تو، شہرِ مکّہ میں بنایا ہے جسے
برکتوں والا، ہدایت اہلِ عالم کے لئے؛
اُس میں ہیں ظاہر نشاں، جیسے براہیمی مقام[1]   اُس میں جو داخل ہوا، وہ امن میں ہے (لاکلام)
فرض ہے لوگوں پہ حج اس گھر کا، خالق کے لئے   ہو پہنچنے کی جسے قدرت (جو اُس تک جا سکے)
(باوجودِ مقدرت) انکار اگر کوئی کرے   تو خدا ہے بے نیازِ دو جہاں (سچ جانیے)؛
کہہ دو! کیوں منکر کلامِ حق سے ہو اہلِ کتاب؟   تم جو کچھ کرتے ہو، سب پیشِ خدا ہے بے نقاب؛
کہہ دو اے اہلِ کتابؑ (اچھے نہیں یہ ولولے)   روکتے ہو کیوں مسلماں کو خدا کی راہ سے
جان کر اس راستے میں تم کجی ہو ڈھونڈتے   بے خبر اس سے نہیں خالق، جو کچھ ہو کر رہے؛
اِن میں سے گر تم کسی فرقے کا مانو گے کہا   مومنو! یہ پھر تمہیں کافر بنا دیں گے (سُنا)؛
کس طرح تم کفر (مومن ہو کے) کر لو گے قبول   تم میں تو موجود ہیں اللہ کے (پیارے) رسولؐ
آیتیں پڑھتے ہیں وہ رب کی تمہارے سامنے   اور (دین) رب کو پکڑا جس نے استحکام سے
رسیدھے رستے کی ہدایت مل گئی بے شک اُسے؛

[1] مقامِ ابراہیمؑ "وہ پتھر ہے جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کھڑے ہو کر کعبہ کی دیوار تعمیر کی تھی یہ پتھر خانہ کعبہ کے شمال میں موجود ہے جس پر ایک قبہ بنا ہوا ہے۔

ع

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا
وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا
وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ
قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ
مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ
لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى
الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا
وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ
عَظِيْمٌ ﴿۱۰۵﴾ يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ
وُجُوْهُهُمْ ۟ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا
كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ
رَحْمَةِ اللّٰهِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا
عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ وَلِلّٰهِ مَا
فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۱۰۹﴾ ع
كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ
عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ
لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۱۰﴾

مومنو، خالق سے ڈرنے کی طرح ڈرتے رہو
اور مرو تو فائزِ اسلام ہی ہو کر مرو ؛

(دینِ) حق کی رسّی مضبوطی سے سب پکڑے رہو
پھوٹ آپس میں نہ ڈالو (تفرقے سے تم بچو)

اور شکر اللہ کی ان نعمتوں کا بھی کرو

تم تھے دشمن، باہمی الفت دلوں میں ڈال دی
بھائی بھائی ہو گئے، رحمت سے تم اللہ کی،

آ لگے تھے تم کنارے ایک قعرِ نار کے
دی نجات اُس سے تمہیں، اور وہ اسی انداز سے

کھول کر کرتا ہے اپنی آیتیں تم سے بیاں
تا کہ تم آ جاؤ راہِ راست پر (بے این و آں) ؛

اور تم میں اک جماعت ایسی ہونی چاہیئے
خیر کی جانب بلائے، حکم نیکی کا کرے

اور بُرے کاموں سے روکے تم کو (از رُوئے کتاب)
ایسے ہی تو لوگ ہوں گے (حشر کے دن) کامیاب ؛

تم نہ اُن جیسے بنو، بچھڑے جو کر کے اختلاف
باوجود اس کے کہ پہنچے تھے اُنہیں احکام صاف

ہیں یہی جن پر عذابِ سخت ہو گا (بے گزاف) ؛

ہوں گے جس دن بعض کے منہ اجلے بعضوں کے سیاہ
جو سیہ رُو ہوں گے (ان سب کو یہ ہو گا انتباہ)

لا کے تم ایمان کافر ہو گئے (یہ العذاب)
اب سزائے کفر میں (اے کافرو) بھگتو عذاب ؛

جن کے منہ ہوں گے سفید، ان پر خدا کی رحمتیں
وہ رہیں گے جاوداں رحمت میں (یعنی خُلد میں) ؛

حق کی برحق آیتیں تم سن رہے ہو واقعی
ظلم ہو مخلوق پر، خواہش نہیں اللہ کی ؛

ہے جو کچھ ارض و سما میں، ہے وہ سب اللہ کا
اور سب کاموں کو ہے اس کی ہی جانب لوٹنا[1] ؛

اُمتیں جتنی جہاں میں (آج تک) پیدا ہوئیں
تم (مسلمانو) ہو (ان سب اُمتوں میں) بہتریں

حکم دیتے ہو کہ اچھے کام (سب انساں) کریں
منع کرتے ہو، بُرے کاموں کو (مطلق) چھوڑ دیں

اور تم ایمان بھی لے آتے ہو، اللہ پر
(اس طرح) اہلِ کتاب ایمان لے آتے اگر

تو (مناسب اور) بہتر تھی یہ بات ان کے لئے
ہیں (مگر) چند اُن میں مومن، فاسق اکثر ہو گئے ؛

[1] یعنی جو کچھ دنیا میں ہو رہا ہے اس کا سلسلۂ اسباب خدا ہی پر ختم ہوتا ہے ہر امر کا سببِ اوّل وہی ہے اور مرجعِ آخر الٰہی

ع ۲

لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ؕ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ۟ ثُمَّ
لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا
بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ
اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا
وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ لَيْسُوْا سَوَآءً ؕ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ
قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ﴿۱۱۳﴾
يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ
يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ
مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ
عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِىَ عَنْهُمْ
اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِىْ هٰذِهِ
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ
ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۷﴾
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ
خَبَالًا ؕ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚ وَمَا
تُخْفِىْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾

وہ ستا سکتے ہیں تم کو، دے نہیں سکتے ضرر ✻ پیٹھ دے جائیں گے، تم سے لڑنے آئیں گے اگر
اور مدد سے بھی کسی کی وہ نہ ہوں گے بہرہ ور ؎

تم جہاں دیکھو (سروں پر) اُن کے ذلت[1] ہے سوار ✻ ہیں خدا کے اور لوگوں کے ذریعے (رستگار)
مبتلا ہیں یہ غضب (اور قہر) میں اللہ کے ✻ اور (فی الجملہ) فلاکت کے یہ ہیں مارے ہوئے
ہے سزا اس کی کہ آیاتِ خدا سے ہیں نفور ✻ انبیا کو قتل یہ کرتے رہے ہیں بے قصور
ہے سزا اس کی کہ یہ (خالق کے) نافرماں رہے ✻ اور پھر حدِّ (عبودیت) سے آگے بڑھ گئے ؎
(ہاں مگر اک بات یہ ہے) ان میں سب یکساں نہیں ✻ ان میں اک فرقہ ہے سیدھے راستے پر رہ گزیں
رات کو پڑھتے ہیں اکثر آیتیں اللہ کی ✻ اور (خدا کے آگے) سجدہ کرتے ہیں بعض (آدمی) ؎
لاتے ہیں ایماں خدا اور آخرت پر (شوق سے) ✻ امرِ حق کرتے ہیں بدکاری سے بھی ہیں روکتے
نیک کاموں کی طرف جانے کی کرتے ہیں سعی ✻ اور ہیں (داخل) ہمارے نیک بندوں میں یہی ؎
اُن کی ناقدری نہ ہوگی، جو کریں گے نیک کام ✻ ہے خبر اللہ کو پرہیزگاروں کی (تمام) ؎
جو ہیں کافر، اُن کی مال اولاد داور کے یہاں ✻ کام کچھ بھی تو نہ آئیں گے (بروزِ امتحاں)
دوزخی ہیں یہ، جہنم میں رہیں گے جاوداں ؎

خرچ کرتے ہیں حیاتِ دہر میں جو (ناروا) ✻ ہے مثال ان کی بس ایسی، جس طرح ہو اک ہوا
اور اُس میں سِطرہو، وہ کھیتوں میں اُن کے جا لگے ✻ (اپنے ہاتھوں) جو ہیں ساعی اپنے ہی نقصان کے
اور آخر کار اُن کھیتوں کو کر ڈالے تباہ ✻ ظلم ان پر کچھ نہیں اللہ کا (بے اشتباہ)
اپنے اوپر آپ ہی کرتے ہیں ظلم (اہلِ گناہ) ؎

اے مسلمانو، بناؤ تم نہ اپنوں کے سوا ✻ راز دار اپنا (اسی میں کچھ تمہارا ہے بھلا)
وہ نہیں کرتے خرابی میں تمہاری کچھ کمی ✻ جس قدر تکلیف ہو تم کو، انہیں ہوگی خوشی،
دشمنی باتوں سے ان کی ہوتی رہتی ہے عیاں ✻ وہ ہے اس سے بھی زیادہ، جو دلوں میں ہے نہاں
تم ہو دانا، تو دیے ہیں ہم نے تم کو یہ نشاں ؎

[1] یعنی اہلِ کتاب ہونے کی وجہ سے یا لوگوں کی حمایت کی وجہ سے کہیں ان کو اماں مل جاتی ہے۔

هٰۤاَنۡتُمۡ اُولَاۤءِ تُحِبُّوۡنَهُمۡ وَلَا يُحِبُّوۡنَكُمۡ وَتُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ
وَاِذَا لَقُوۡكُمۡ قَالُوۡۤا اٰمَنَّا ۖۚ وَاِذَا خَلَوۡا عَضُّوۡا عَلَيۡكُمُ الۡاَنَامِلَ
مِنَ الۡغَيۡظِ ؕ قُلۡ مُوۡتُوۡا بِغَيۡظِكُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ
الصُّدُوۡرِ ﴿۱۱۹﴾ اِنۡ تَمۡسَسۡكُمۡ حَسَنَةٌ تَسُؤۡهُمۡ ۫ وَاِنۡ تُصِبۡكُمۡ
سَيِّئَةٌ يَّفۡرَحُوۡا بِهَا ؕ وَاِنۡ تَصۡبِرُوۡا وَتَتَّقُوۡا لَا يَضُرُّكُمۡ كَيۡدُهُمۡ
شَيۡـئًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعۡمَلُوۡنَ مُحِيۡطٌ ﴿۱۲۰﴾ وَاِذۡ غَدَوۡتَ مِنۡ اَهۡلِكَ
تُبَوِّئُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ مَقَاعِدَ لِلۡقِتَالِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ﴿۱۲۱﴾ اِذۡ هَمَّتۡ
طَّآئِفَتٰنِ مِنۡكُمۡ اَنۡ تَفۡشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ
الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۲۲﴾ وَلَقَدۡ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا
اللّٰهَ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذۡ تَقُوۡلُ لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ اَلَنۡ
يَّكۡفِيَكُمۡ اَنۡ يُّمِدَّكُمۡ رَبُّكُمۡ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الۡمَلٰٓئِكَةِ
مُنۡزَلِيۡنَ ﴿۱۲۴﴾ بَلٰٓى ۙ اِنۡ تَصۡبِرُوۡا وَتَتَّقُوۡا وَيَاۡتُوۡكُمۡ مِّنۡ فَوۡرِهِمۡ
هٰذَا يُمۡدِدۡكُمۡ رَبُّكُمۡ بِخَمۡسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الۡمَلٰٓئِكَةِ
مُسَوِّمِيۡنَ ﴿۱۲۵﴾ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشۡرٰى لَكُمۡ وَلِتَطۡمَئِنَّ
قُلُوۡبُكُمۡ بِهٖ ؕ وَمَا النَّصۡرُ اِلَّا مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ الۡعَزِيۡزِ
الۡحَكِيۡمِ ﴿۱۲۶﴾ لِيَقۡطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اَوۡ
يَكۡبِتَهُمۡ فَيَنۡقَلِبُوۡا خَآئِبِيۡنَ ﴿۱۲۷﴾ لَيۡسَ لَكَ مِنَ الۡاَمۡرِ
شَىۡءٌ اَوۡ يَتُوۡبَ عَلَيۡهِمۡ اَوۡ يُعَذِّبَهُمۡ فَاِنَّهُمۡ ظٰلِمُوۡنَ ﴿۱۲۸﴾

سُن لو، ان کے دوست تم ہو، اور تمہارے وہ نہیں — تم کو تو سارے صحیفوں پر ہے ایمان (و یقیں)
تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم مومن ہیں (ہاں) — کاٹتے ہیں غصے سے خلوت میں تم پر انگلیاں
ان سے کہدو (اے نبی) غصے ہیں اپنے (جل) مرو — جو تمہارے دل میں ہے، معلوم ہے اللہ کو؛
تم کو کوئی فائدہ پہنچے تو ان کو ناگوار، — اور اگر صدمہ تمہیں پہنچے تو خوش ہوں (نابکار)
اِن سے گر بچتے رہو اور (پھر) کرو تم صبر بھی — مکر سے اُن کے تمہارا کچھ نہ بگڑے گا کبھی،
اُس کی قدرت کے احاطے میں ہیں کام اِن کے سبھی؛

(غزوۂ بدر کی کامیابی کا راز)

جب برآمد اپنے گھر سے تم ہوئے وقتِ سحر[1] — اور بٹھایا مومنوں کو ہر محاذِ جنگ پر
سُن رہا تھا سب خدا، اور اس کو تھی سب کچھ خبر؛
ہار دینی چاہی ہمت، دو جتھوں نے تم میں سے — گو خدا اُن کی مدد پر تھا (مگر تھے بزدلے)
مومنو! اللہ پر تم کو بھروسہ چاہئے؛
اور خدا تم کو، مدد دے ہی چکا ہے بدر میں — جبکہ تم کمزور تھے۔ پس اُس سے سب ڈرتے رہیں
اس طرح شاید خیالِ شکر ہو لوگو تمہیں؛
کہہ رہے تھے تم[1]، یہ کیا کافی نہیں اے مومنو! — سہ[2] ہزار اپنے فرشتے بھیجے رب امداد کو؛
ہاں اگر تم صبر سے لو کام اور بچتے رہو — اور دشمن حملہ آور دفعتاً ہوں، تو (سنو)
پانچ[2] ہزار آئیں فرشتے (جُت) گھوڑوں پر، — اور ہے صرف اس لئے یہ التفاتِ کردگار
تا خوشی ہو تم کو اور تسکینِ دل سے ہو قرار؛
(ورنہ) نصرت ہے (حقیقی) صرف اُس اللہ کی — جو زبردست اور ذی حکمت ہے (اور سب سے قوی)؛
تا کرے کم کافروں کو یا ذلیل اُن کو کرے — اور وہ (میدان سے) محروم جائیں لوٹ کے؛
(اے پیمبر) کچھ نہیں اِس پر تمہارا اختیار — بخش دے یا دے سزا اُن کو، کہ وہ ہیں جرم کار؛

ال‌عِ ۱۲ ۲

الربع

[1] خطاب ہے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام
[2] پانچ ہزار (پچ) کے اعلان کے ساتھ اور تین ہزار (ن) کے اعلان کے ساتھ اس بحر میں کسی طرح نظم نہ ہو سکا۔ مجبوراً 'پانچ' کا (پچ) تقطیع سے خارج کرنا پڑا اور تین کی جگہ سہ لکھنا پڑا۔

وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ
مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿١٢٩﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا
الرِّبٰۤوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۪ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿١٣٠﴾
وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْۤ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ ﴿١٣١﴾ وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ
لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿١٣٢﴾ وَسَارِعُوْۤا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ
عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿١٣٣﴾ الَّذِیْنَ
یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ
عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿١٣٤﴾ وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا
فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۪
وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۪۫ وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا وَهُمْ
یَعْلَمُوْنَ ﴿١٣٥﴾ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ
تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ﴿١٣٦﴾
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۙ فَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا
كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِیْنَ ﴿١٣٧﴾ هٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ وَ
هُدًی وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ ﴿١٣٨﴾ وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ
الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿١٣٩﴾ اِنْ یَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ
الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ؕ وَتِلْكَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُهَا بَیْنَ النَّاسِ ۚ وَلِیَعْلَمَ اللّٰهُ
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَیَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ ؕ وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ﴿١٤٠﴾

ہے جو کچھ ارض و سما میں، سب وہ ہے اللہ کا   جس کو چاہے بخش دے اور جس کو چاہے دے سزا
بخشنے والا بھی ہے اور مہرباں بھی ہے خدا ؛

سود در سود اے مسلمانو نہ کھاؤ (ناروا)   اور ڈرو اللہ سے ۔ شاید تمہارا ہو بھلا ؛
اور ڈرو اُس آگ سے (یعنی عذاب النار سے)   (بالیقیں) تیار ہے جو کافروں کے واسطے ؛
حکم مانو تم خدا کا اور رسولؐ اللہ کا   تاکہ تم پر رحم ہو (اللہ کا صبح و مسا) ؛
دوڑو ربّ کی مغفرت کی سمت اور سوئے جناں   جس کی وسعت ایسی ہے جیسے زمین و آسماں
جو ہوئی تیار اُن پرہیزگاروں کے لئے ؛   جو فراخی اور تنگی میں ہیں خوگر خرچ کے
روکتے ہیں غصہ، لوگوں سے ہیں کرتے درگزر   دوست رکھتا ہے نکوکاروں کو ربّ (دادگر) ؛
اور وہ بھی، جن سے سرزد ہو کھلا کوئی گناہ   یا بُرے کاموں سے اپنے نفس کو کرلیں تباہ
کرتے ہیں یادِ خدا، ہو کر خطا کے عذر خواہ   کون ہے آمرزگارِ جرم و عصیاں، جز اِلٰہ
دیدہ و دانستہ اصرار ان کو (جرموں پر) نہیں ؛   مغفرت ربّ کی انہیں کے واسطے ہے (بالیقیں)
ہیں انہیں کے واسطے (فردوس کے شاداب) باغ   جن کے نیچے بہتی ہیں نہریں (سکوں بخشِ دماغ)
وہ رہیں گے دائم ان باغوں میں (راحت آشنا)   عاملانِ (خیر) کا یہ کتنا اچھا ہے صلا ! ؛
ہو چکے ہیں تم سے پہلے بھی بہت سے واقعے   سیرِ دنیا کی کرو، دیکھو (خود اپنی آنکھ سے)
اُن کا انجام (انبیاء کو) جو سدا جھٹلاتے رہے ؛

(اے پیمبرؐ) یہ بیاں کافی ہے لوگوں کے لئے   ہے ہدایت اور نصیحت ڈرنے والوں کے لئے ؛
تم نہ غم کھاؤ، نہ ہارو اپنی ہمت، حوصلے   ہو اگر سچے مسلماں، تم ہی غالب آؤ گے ؛
جنگ میں پہنچا جو تم کو زخم (اس کا کیا گلا)   زخم ہے قومِ (مخالف) کو بھی ایسا ہی لگا
اِنقلابات آتے رہتے ہیں یونہی ایام کے   لوگوں میں نوبت بہ نوبت (اپنے اپنے وقت سے)
یہ خدا کو جاننا تھا، کون ہے ایمان دار؟   اور بعضوں کو شہادت سے تھا کرنا کامگار
دوست اِن کفار کا (ورنہ) نہیں پروردگار ؛

وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ اَمْ
حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا
مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۲﴾ وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ
قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۱۴۳﴾ وَمَا مُحَمَّدٌ
اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَا۟ئِنْ مَّاتَ اَوْ
قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ
يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ
اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا
نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ؕ وَسَنَجْزِى
الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِىٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ
كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَاۤ اَصَابَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا
وَمَا اسْتَكَانُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ
اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِىْۤ اَمْرِنَا وَ
ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾ فَاٰتٰىهُمُ
اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ
يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴۸﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِيْعُوا
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾
بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ﴿۱۵۰﴾

(تھا یہ منشا) مومنوں کو پاک صاف اللہ کرے — اور مٹا دے کافروں کو (زور اِن کا توڑ دے)۔
ہو گئے تم جنت میں داخل، کیا ہے تم کو یہ خیال؟ — لڑنے والوں کا ابھی جانا نہیں ہے حق نے حال
کون ہے ثابت قدم، واقف نہیں ایزد تعال؛

موت سے پہلے تمہیں تو موت کی تھی آرزو — اب تو دیکھا (صاف) تم نے اس کو اپنے روبرو؛
اور محمدؐ (اس سے بڑھ کر اور کیا ہیں) اِک نبی — ان سے پہلے بھی نبی (دنیا میں) آئے ہیں کئی،
پھر اگر مارے گئے یا (وقت پر) اپنے مرے — کیا تم الٹے پاؤں (سوئے کفر) پھر، پھر جاؤ گے؟
کفر کی جانب جو الٹے پاؤں پھر کر جائے گا — (یاد رکھو) کچھ بگاڑے گا نہ وہ اللہ کا؛
شکر کرنے والوں کو (بے شک) خدا دیگا جزا؛

مر نہیں سکتا کوئی (زنہار) بے حکمِ خدا — (موت کا ہر شخص کی) اک وقت ہے لکھا ہوا
(کام کا اپنے) جو دنیا ہی میں بدلہ چاہے گا — ہم اُسے دنیا ہی میں دیدیں گے اجر اُس کام کا
اور جو چاہے کہ مل جائے ثوابِ آخرت — آخرت ہی میں کریں گے اجر اُس کو مرحمت
شاکروں کو دیں گے ہم جلدی جزا (مغفرت)؛

(تم سے پہلے) انبیاء (ایسے) بہت سے آچکے — جن کے ساتھ (اکثر) بہت اللہ والے ہیں لڑے
اور مصیبت راہِ حق میں اُن پہ جب آئی کوئی — وہ نہ ہمت اپنی ہارے، اور نہ سستی اُن میں بھی
(دشمنوں کے سامنے) کوئی نہ اُن میں سے دبا — اور جو ثابت قدم ہیں، دوست ہے اُن کا خدا؛
وہ یہی کہتے تھے یارب مغفرت کر جرم کی — درگزر کر، ہم سے کاموں میں ہوئی جو زیادتی
رکھ ہمیں ثابت قدم (ہر جادۂ دشوار پر) — اور ہم کو فتح دے جمعیتِ کفار پر؛
اُن کو دنیا میں دیا خالق نے اجر (کامیاب) — آخرت میں بھی کیا اُن کو عطا اچھا ثواب
وہ نکو کاروں سے رکھتا ہے محبت (بے حساب)؛

مومنو تم نے اگر کی کافروں کی پیروی — الٹے پیروں پھیر دیں گے وہ تمہیں (یکبارگی)
اور تم نقصان میں پڑ جاؤ گے (پھر جیتے جی)؛ — ہے تمہارا تو مددگار (اصل میں) اللہ ہی
سب سے بہتر یار و ناصر وہی ہے (واقعی)؛

سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ
يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَقَدْ
صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗۤ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰۤى اِذَا فَشِلْتُمْ
وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ؕ مِنْكُمْ
مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ
لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۲﴾
اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰۤى اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ
فِيْۤ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ
وَلَا مَاۤ اَصَابَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵۳﴾ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ
مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَطَآئِفَةٌ
قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ؕ
يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ
لِلّٰهِ ؕ يُخْفُوْنَ فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ؕ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا
مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ
الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ
صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۵۴﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ
بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۵۵﴾ ع

کافروں کے دل میں ہم ڈالیں گے ہیبت (دیکھنا) کیونکہ وہ اوروں کو کرتے ہیں شریک اللہ کا
جس کی بھیجی ہی نہیں اللہ نے کوئی سند ہے ٹھکانہ ان کا دوزخ، ظالموں کی جائے بد
وعدہ سچا کر دکھایا اپنا (تو) اللہ نے قتل جب تم کر رہے تھے اُن کو، اُس کے حکم سے
چاہتے تھے تم جو کچھ، آنکھوں سے اُس کو دیکھ کے بزدلی کی، جھگڑے ڈالے، اور نافرماں بنے
خواہشِ دنیا تھی تم میں سے کسی کو (بار بار) اور کوئی چاہتا تھا آخرت (انجامِ کار)
اِمتحاناً[3] دشمنوں سے تم کو لایا پھیر کر باوجود اس کے بھی تم سے کی خدا نے درگزر
ہے بڑا اُس کا کرم جمعیتِ اسلام پر

جب (پہاڑی پر) چڑھے جاتے تھے تم (ہارے ہوئے) اور کسی کو پیچھے مڑ کر دیکھتے بھی تم نہ تھے
گو نبی تم کو بلاتے ہی رہے پیچھے کھڑے رنج[4] پہنچایا خدا نے تم کو بدلے رنج کے
تا نہ تم غم فوتِ مطلب اور مصائب کا کرو[5] تم جو کچھ کرتے ہو، سب معلوم ہے اللہ کو
بعدِ غم پھر تم پہ طاری امن (کا عالم) ہوا بعض پر تم میں سے (یعنی) خواب نے غلبہ کیا
اب بھی بعضوں کو پڑی تھی فکر اپنی جان کی بدگمانی حق پہ ناحق جاہلیت کی سی تھی
کہتے تھے، کچھ بھی کسی شے پر ہمیں ہے اختیار؟ ان سے کہہ دو، ہے خدا ہی مطلقاً مختارِ کار
اِن کے دل میں ہیں جو باتیں تم سے وہ کہتے نہیں کہتے ہیں، ہوتا جو بس، مارے نہ جاتے ہم یہیں
کہہ دو، تم ہوتے گھروں میں بھی اگر (گوشہ نشیں) جس کو مرنا تھا جہاں پر، وہ پہنچ جاتا وہیں
آزماتا تھا خدا، جذبے جو دل میں ہیں (چھپے) (وسوسے) جو ہیں تمہارے دل میں صاف اُن کو کرے
اور واقف ہے خدا سب کے دلوں کے بھید سے

دو جتھے جس دن لڑے، جو لوگ اُس دن بھاگ اٹھے شامتِ اعمال سے بہکا دیا شیطان نے،
بے شبہ ان کو معافی دے چکا ہے کردگار بخشنے والا خدا ہے اور وہ ہے بُردبار

ع

[1] یعنی فتح مندی کو
[2] یعنی کسی کو مالِ غنیمت کا خیال تھا اور کوئی متمنّیِ شہادت رکھتا تھا غرضیکہ سب غرض مند تھے۔
[3] یعنی تمہیں پیٹھ پھیر کر بھاگنا پڑا۔
[4] یعنی تم نے رسول کی آواز پر دھیان نہ دے کر انہیں آزردہ کیا تو ہم نے بھی تم کو رنجِ شکست پہنچا دیا۔
[5] آیت کا مفہوم یہ ہے کہ آئندہ اگر شکست ہو تو تم رنجیدہ ہو کر اپنے رسول کی نافرمانی نہ کرو۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا
ضَرَبُوْا فِى الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا
قُتِلُوْا ۚ لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِىْ قُلُوْبِهِمْ ۗ وَاللّٰهُ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ ۗ
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۵۶﴾ وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ
لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ
لَاِالَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ
فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۠ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ
لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِى الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ
يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿۱۵۹﴾ اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ
فَمَنْ ذَا الَّذِىْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۗ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۶۰﴾
وَمَا كَانَ لِنَبِىٍّ اَنْ يَّغُلَّ ۗ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ
ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ اَفَمَنِ اتَّبَعَ
رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۚ وَبِئْسَ
الْمَصِيْرُ ﴿۱۶۲﴾ هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۳﴾ لَقَدْ مَنَّ
اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ
اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ
لَفِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۶۴﴾ اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ
اَنّٰى هٰذَا ۗ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۶۵﴾

النصف

مومنو، اُن منکروں جیسے نہ تم ہرگز بنو — بھائی جن کے جائیں جب لڑنے کو یا پردیس کو
کہتے پھرتے ہیں، اگر رہتے ہمارے پاس یہ — تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے (بے وسواس) یہ
اس لئے اللہ کر دیتا ہے اُن کو بدگماں — تا یہی حسرت رہے اُن کے دلوں میں (جاوداں)
ہے خدا ہی زندہ رکھتا، مارتا بھی ہے وہی — دیکھتا رہتا ہے تم کرتے ہو جو کچھ کام (بھی)؀
تم رہِ حق میں مرو یا مارے جاؤ (گر کہیں) — تو خدا کی رحمت و بخشش (ملے گی یومِ دیں)
جمع یہ کرتے ہیں جو کچھ اُس سے ہے وہ بہتریں؀

تم مرو یا مارے جاؤ، یہ حقیقت ہے (ولے) — حشر ہونا ہے تمہارا سامنے اللہ کے؀
(اے پیمبر) یہ بھی تو رحمت ہی ہے اللہ کی — نرم دل تم سا جو اِن کو مل گیا ہے (اک نبی)
تم جو ہوتے تُندخو (اور) سخت دل (تو دیکھتے) — بھاگتے یہ منتشر ہو کر تمہارے پاس سے
پس انہیں کر دو معاف، اور مانگو ان کے واسطے — مغفرت، اور اِن سے (اپنے) کام میں لو مشورے
(بعدِ عزم) اللہ پر تم کو توکّل چاہیئے — اُس کو محبت ہے توکّل کرنے والوں سے اُسے؀
(مومنو) یاور تمہارا ہے جو ربُّ العالمیں — (یاد رکھو) تم پہ غالب کوئی آ سکتا نہیں
اور اگر وہ چھوڑ دے تم کو، تو کون ایسا ملے؟ — جو تمہاری کر سکے امداد (نصرت تم کو دے)
مومنو، تم کو خدا ہی پر بھروسہ چاہیئے؀

ہے خیانت شانِ پیغمبر سے اک امرِ بعید — اور خیانت جو کرے گا، لائے گا یومِ وعید
اُن خیانت کردہ چیزوں کو خدا کے سامنے — جیسے جس کے کام ہیں، ویسے ہی پائے گا صلے
ذرّہ بھر ظلم اُن پر نہ ہوگا کچھ (یہ یاد کیجئے)؀

پھر بھلا جو شخص تابعِ مرضئ حق کا ہوا — کیا برابر اُس کے ہوگا، جو ہے مغضوبِ خدا
اِس کا گھر دوزخ ہے اور (دوزخ) ہے گھر کتنا بُرا؀

مختلف ہیں مرتبے اِن سب کے نزدیکِ خدا — یہ جو کچھ کرتے ہیں وہ سب کچھ خدا ہے دیکھتا؀
مومنوں پر ہے بڑا احسان یہ اللہ کا — جو انہی میں سے رسُول اُن کے لئے پیدا کیا
آیتیں پڑھ کر خدا کی جو سناتا ہے اُنہیں — پاک کر کے شرک سے (مومن بناتا ہے اُنہیں)
درس دیتا ہے پھر اُن کو حکمت و قرآن کا، — اِس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں تھے مبتلا؀
تم پہ جب (جنگِ احد میں) اک مصیبت آ پڑی، — اِس سے دگنی (بدر میں) پہنچا چکے ہو تم ابھی!
پھر یہ کیا کہتے ہو، یہ کیسی مصیبت آ گئی، — اُن سے کہہ دو تھی تمہاری سمت سے یہ (ہار) بھی
ہے خدا ہر چیز پر قادر (حقیقت ہے یہی)؀

وَمَآ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۶۶﴾
وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۖۚ وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
اَوِ ادْفَعُوْا ؕ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّا اتَّبَعْنٰكُمْ ؕ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ
لِلْاِيْمَانِ ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا
يَكْتُمُوْنَ ﴿۱۶۷﴾ اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ؕ قُلْ
فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۶۸﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ
الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ
يُرْزَقُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ
لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۷۰﴾
يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۱﴾
اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛ لِلَّذِيْنَ
اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۲﴾ اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ
النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖۗ وَّقَالُوْا حَسْبُنَا
اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴿۱۷۳﴾ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ
سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۷۴﴾ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ
الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ۪ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۵﴾ وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا
اللّٰهَ شَيْئًا ؕ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۶﴾

پیش آیا تم کو جو اُس دن، ملے جب دو جتھے — تھا وہ سب ایمان والو حکم سے اللہ کے
(اور یہ منشا بھی تھا) معلوم یہ اللہ کرے — کون تھے ایمان والے اور منافق کون تھے ؟
جب کہا اُن سے خدا کی راہ میں، آؤ لڑو — یا جو دشمن ہیں (خدا کے) دفع اُن (سب) کو کرو
بولے، دیں ہم ساتھ، علمِ جنگ اگر پہلے سے ہو
یہ قریب اُس دن تھے ایماں سے زیادہ کفر کے — تھے زباں پر ان کی وہ کلمات جو دل میں نہ تھے
اُس سے ہے اللہ واقف، یہ چھپاتے ہیں جسے ؀
یہ وہی افراد ہیں جو آپ تو بیٹھے رہے — ہو گئے بھائی شہید ان کے تو یوں کہنے لگے
"یہ نہ ہوتے قتل اگر کہنا ہمارا مانتے" — کہہ دو سچے ہیں تو اب بچ جائیں اپنی موت سے ؀
تم نہ سمجھو اُن کو مُردہ، راہِ حق میں جو مرے — بلکہ وہ ہیں اپنے رب کے پاس جیتے جاگتے
روزی ملتی ہے اُنہیں (مہمان ہیں اللہ کے) ؀ — خوش ہیں اُس سے، جو ملا اُن کو خدا کے فضل سے
اور اُن لوگوں کی جانب سے جو پیچھے رہ گئے — اور (شہادت پا کے) اِن سے جو نہیں اب تک ملے
مژدہ پلتے ہیں کہ خوف و غم نہیں اُن کیلئے ؀ — اور ہیں مسرور فضل و رحمتِ اللہ سے
(اس سے بھی خوش ہیں کہ) جو ایمان پر قائم رہے — رائیگاں کرتا نہیں رب، اجر اُن کے (کام کے) ؀
زخم کھانے پر رہے جو تابعِ حکمِ خدا — اور جنہوں نے حکم مانا ہے رسول اللہ کا
بالخصوص اُن کو کہ جو ہیں نیک اور پرہیزگار — پائیں گے اللہ سے اجرِ عظیم (و بے شمار) ؀
یہ وہی تو ہیں، جنہیں لوگوں نے دی جب یہ خبر — دشمنوں[2] نے بھیڑ کی ہے جمع (لڑنے کو اُدھر)
تم ڈرو اُن سے (تو اُن کو کب پریشانی ہوئی) — اور بھی ایمان میں اُن کے فراوانی ہوئی
(وہ تو یوں) کہنے لگے' کافی ہے ہم کو اک خدا — کارسازِ بہتریں (اُس سا نہیں ہے دوسرا) ؀
پھر (مسلماں اپنے اپنے گھر کو) واپس آ گئے — فضل اور احسان اُن کے ساتھ تھے، اللہ کے
کچھ نہ پہنچی اِن کو ایذا (اور نہ کچھ پہنچا گزند) — ہو گئے اللہ کی مرضی پہ یہ سب کاربند
ہے بڑا ہی فضل والا وہ خدا (برتر بلند) ؀
اور یہ (مخبر) فقط شیطان ہی تھا بے گماں — جو تمہیں اپنے رفیقوں سے ڈراتا تھا (وہاں)
اُن سے کیوں ڈرتے ہو، تم کو مجھ سے ڈرنا چاہیئے — (اے مسلمانو) جو تم ہو بہرہ ور ایمان سے ؀
(اے پیمبر!) کفر پھیلانے کو جو ہیں دوڑتے — خاطر آزردہ نہ ہونا اُن کی (سعی و تگ سے)
(بے شبہ) کچھ بھی بگاڑیں گے نہ وہ اللہ کا — چاہتا ہے وہ نہ ہو عقبیٰ میں اِن کو فائدہ
ہے عذابِ سخت اِن کے واسطے (روزِ جزا) ؀

[1] یعنی جنگِ احد میں شکست ہوئی۔
[2] جنگِ اُحد سے واپسی پر فوراً یہ اطلاع ملی تھی کہ ابوسفیان دوبارہ اپنی فوجیں لایا ہے تاکہ مسلمانوں کا مقابلہ کرے تو زخمی مسلمان فوراً پھر آمادۂ جنگ ہو گئے۔

إِنَّ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا
وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٧٧﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّمَا
نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ لِأَنْفُسِهِمْ ۚ إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا ۚ
وَلَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ﴿١٧٨﴾ مَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ
عَلَىٰ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۗ
وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي
مِنْ رُسُلِهِ مَنْ يَشَاءُ ۖ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۚ وَإِنْ
تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا فَلَكُمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿١٧٩﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ
يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَهُمْ ۖ بَلْ هُوَ
شَرٌّ لَهُمْ ۖ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿١٨٠﴾ لَقَدْ سَمِعَ
اللَّهُ قَوْلَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ فَقِيرٌ وَنَحْنُ أَغْنِيَاءُ ۘ
سَنَكْتُبُ مَا قَالُوا وَقَتْلَهُمُ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَنَقُولُ
ذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ﴿١٨١﴾ ذَٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيكُمْ وَأَنَّ
اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ ﴿١٨٢﴾ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ عَهِدَ
إِلَيْنَا أَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُولٍ حَتَّىٰ يَأْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَأْكُلُهُ
النَّارُ ۗ قُلْ قَدْ جَاءَكُمْ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِي بِالْبَيِّنَاتِ وَ
بِالَّذِي قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوهُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٨٣﴾

مول جن لوگوں نے کفر، ایمان کے بدلے لیا — (یاد رکھو) وہ بگاڑیں گے نہ کچھ اللہ کا
دردناک اُن کے لئے (روزِ قیامت) ہے سزا ؛

اور منکر یہ نہ سمجھیں، دی ہے جو مہلت اُنہیں — اُن کے حق میں بہتری ہے (کچھ نہ کچھ اس ڈھیل میں)
ہو گناہوں میں ترقی، ڈھیل ہے اس واسطے — (ہے مآلِ کار) ذلت کا عذاب اِن کے لئے ؛
اور خدا ایسا نہیں، جس حال میں ہو تم پڑے — اُس میں (اے اہلِ نفاق) اسلامیوں کو چھوڑ دے
وہ جُدا ناپاک کو جب تک نہ کر دے پاک سے

ساؔ
غیب کا حال بتانے کے لئے

اور خدا ایسا نہیں دے غیب کی تم کو خبر — چاہتا ہے جس کو چُن لیتا ہے نبیوں سے مگرؔ
لاؤ تم ایمان خدا اور انبیاء پر (صدق سے) — لائے گر ایماں (نفاق و کفر سے) بچتے رہے
تو بڑا ہے اجر (بالآخر) تمہارے واسطے ؛

جن کو اپنے فضل سے مقدور خالق نے دیا ؛ — اور وہ (راہِ خدا میں) بخل رکھتے ہیں روا ؛
وہ نہ سمجھیں اپنے حق میں اس کو بہتر (اور بجا) — بخل رکھتے ہیں رَوا جس مال کا، روزِ جزا
اُن کی گردن میں بنا کر طوق ڈالا جائے گا — ہے زمین و آسماں کا والی و وارث خدا
جانتا ہے تم جو کچھ کرتے ہو (اچھا یا بُرا) ؛

۱۸
ع
۱

سُن لی اُن کی بات رَب نے کہتے ہیں جو (بار بار) — ہے خدا محتاج اور (دنیا میں) ہم ہیں مالدار
اور ناحق جو اُنہوں نے قتل نبیوں کو کیا — (نامۂ اعمال میں اِن کے) وہ ہم نے لکھ لیا
ہم (قیامت میں) یہ دیں گے (اِن کی باتوں کا) جواب — لو چکھو (مغرور لوگو) نارِ دوزخ کا عذاب ؛
یہ ہے (اِن اعمال کا) بدلہ جو بھیجے گئے — خود تمہارے ہاتھوں پہلے سے (خدا کے سامنے)
(ورنہ) بندوں پر کہیں ہوتے ہیں ظلم اللہ کے ؛

وہ جو کہتے ہیں، خدا نے ہم سے ہے یہ کہہ دیا — ہم نہ ایماں لائیں پیغمبر پہ، جب تک (بر ملا)
لائے وہ کچھ نذر اور کھا جائے (فوراً) آگ اُسے — اِن سے کہہ دو، پہلے کتنے ہی پیمبر آ چکے
معجزے بھی لائے، اور یہ بھی جو کچھ تم نے کہا — ہو اگر سچے، بتاؤ قتل کیوں اُن کو کیا ؟ ؛

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ
وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿۱۸۴﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَ
اِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ
النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا
مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۱۸۵﴾ لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۟ وَلَتَسْمَعُنَّ
مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ
اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ
مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۸۶﴾ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ؗ فَنَبَذُوْهُ
وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَبِئْسَ مَا
يَشْتَرُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّ
يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ
مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸۸﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۸۹﴾ ع اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۰﴾
الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ
وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا
خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾

یہ اگر جھٹلاتے ہیں تم کو تو (پھر حیرت ہے کیا) تم سے پہلے بھی تو جھٹلائے گئے ہیں انبیاء
جو صحیفے اور نورانی کتابیں ساتھ لائے اور (اکثر) معجزے بھی لے کر اپنے ساتھ آئے؛
موت کا ہر نفس کو چکھنا ہے اک دن ذائقا حشر میں پورا دیا جائے گا اجر اعمال کا
پس جو دوزخ سے ہوا دور، اور جنت میں گیا مل گئیں اس کو مرادیں ، فائز مقصد ہوا

زندگی دنیا کی ہے دھوکے کی پونجی (برملا) ؛

امتحاں بے شک لیا جائے گا جان و مال کا اور سنو گے تم بہت ایذا کی باتیں (ناروا)
مشرکوں سے، اور جو ہیں اہلِ صحائف اُن سے بھی صبر اور پرہیزگاری پیشہ کرد ، تو واقعی

ہیں (نگاہوں میں خدا کی) کام ہمت کے یہی ؛

عہد جب اللہ نے توریت والوں سے لیا لوگوں سے مطلب بیاں کرنا (کتاب اللہ کا)
اس کو پوشیدہ نہ کرنا جو کچھ اس میں ہے لکھا عہد اُنہوں نے یہ پسِ پشت اپنے پھینکا (برملا)
دام تھوڑے سے عوض میں اُس کے حاصل کر لئے ہے بُرا کتنا وہ سودا جس کو یہ ہیں لے رہے؛
یہ نہ سمجھو، جو کئے پر اپنے ہیں مسرور و شاد چاہتے ہیں بن کئے کاموں کی تحسین اور داد
وہ (سزا سے اور) عذاب (نار) سے بچ جائیں گے اک عذابِ سخت ہے تیار ان کے واسطے؛
ہے جو کچھ ارض و سما میں سب وہ ہے اللہ کا اور ہے (لاریب) ہر اک چیز پر قادر خدا؛
شک نہیں اس میں کہ تخلیقِ زمین و آسماں اور (صبح شام) روز و شب کی یہ تبدیلیاں

عقل مندوں کے لئے ہیں (اُس کی قدرت کے) نشاں ؛

جو کھڑے، بیٹھے، پڑے، کرتے ہیں یادِ کبریا غور کرتے ہیں زمیں کیونکر، فلک کیوں کر بنا؟
اور کہتے ہیں کہ یا رب (شک نہیں اس میں ذرا) تُو نے یہ (عالم) نہیں بے فائدہ پیدا کیا
پاک ہے تو عیب سے اور نقص سے) (اے پاک ذات) ہم کو بھی دینا عذاب (نارِ دوزخ) سے نجات؛

ع ۱

رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ
مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۱۹۲﴾ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ
اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ
عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا
عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾
فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ
مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا
وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا
لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ
حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِی
الْبِلَادِ ﴿۱۹۶﴾ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۫ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾
لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَمَا عِنْدَ
اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ
بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ
لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اُولٰٓئِكَ
لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹۹﴾

تُو نے یاربّ جس کو دوزخ دی، اُسے رُسوا کیا
کوئی حامیِ گنہ گاراں نہیں تیرے سوا ؏

ہم نے یاربّ سُن لی، اُس منادِ ایماں کی صدا
اپنے ربّ پر لاؤ ایماں، تھی یہی اُس کی نوا

تجھ پہ ہم ایمان لے آئے ہیں اے بارِ الٰہ
(فضل کر کے) اب ہمارے بخش دے سارے گناہ

دُور کر بدیاں ہماری (کر خطا سے درگزر)
ساتھ نیکوں کے ہمارا خاتمہ (بالخیر) کر ؏

کر ہمیں یاربّ وہ سب کچھ (اپنی رحمت سے) عطا
تُو نے وعدہ جس کا نبیوں کے ذریعے سے کیا

حشر میں رُسوائی سے یاربّ ہمیں رکھنا معاف
(جانتے ہیں ہم کہ) تُو (ہرگز) نہیں وعدہ خلاف ؏

پس قبول اللہ نے کر لی یہ اُن کی التجا
نیک لوگوں کے عمل ضائع نہیں کرتا خدا

مرد ہو یا عورت (اس میں ہم نہیں کرتے تمیز)
تم تو ہو اک دوسرے کے باہمی جزوِ (عزیز)

پس جنہوں نے کی (یہاں) ہجرت ہمارے واسطے
جو نکالے بھی گئے گھر سے، ستائے بھی گئے

جو لڑے، مارے گئے (راہِ خدا میں بے گناہ)
محو ہم (فردِ عمل سے اُن کی) کر دیں گے گناہ

اور داخل ہم کریں گے ایسے باغوں میں اُنہیں
جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی (خوش انداز میں)

یہ خدا کی سمت سے ہے اجر (نیک اعمال کا)
اور فقط اللہ کے ہی پاس ہے بہتر صلا ؏

(اے پیمبر! ہم جتائے دے رہے ہیں یہ) تمہیں
دے نہ دھوکا، کافروں کا چلنا پھرنا[1] شہر میں ؏

یہ ذرا سا فائدہ ہے، پھر ہے دوزخ اُن کا گھر
وہ بُرا ہے اک ٹھکانہ (اور بدتر مستقر) ؏

ہاں مگر جو لوگ ہیں اللہ سے ڈرتے رہے
اُن کے رہنے کے لئے گلزار ہیں (فردوس کے) ؏

جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں (بہت ہی دلکشا)
وہ وہیں دائم رہیں گے، بن کے مہمانِ خدا

جو خدا کے پاس ہے بہتر ہے بہرِ اتقیا ؏

رکھتے ہیں اللہ پر ایمان بعض اہلِ کتاب
اُس پہ بھی، جو اُن پہ اور تم پر ہے اُترا (بے حجاب)

عجز کا اظہار کرتے ہیں، خدا کے سامنے
آیتیں اُس کی نہیں تھوڑے سے داموں بیچتے ؏

یہ وہی ہیں، پاس ہیں اللہ کے، جن کے ثواب
اور بے شک لینے والا ہے خدا جلدی حساب ؏

[1] یعنی آزادی کے ساتھ چلنا پھرنا رسنا بسنا کھانا پینا اور تجارت وغیرہ سے فائدہ اٹھانا وغیرہ۔

الثلثۃ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۟ وَاتَّقُوا
اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۲۰۰ ع

سُوْرَةُ النِّسَآءِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّسِتٌّ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعٌ وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ
نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا
رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ
بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۱ وَاٰتُوا
الْيَتٰمٰۤى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۪
وَلَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَهُمْ اِلٰۤى اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ۲
وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِى الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا
طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ
فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ
اَيْمَانُكُمْ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَلَّا تَعُوْلُوْا ۳ ؕ وَاٰتُوا النِّسَآءَ
صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ
مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا ۴ وَلَا تُؤْتُوا
السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِيْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّ
ارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۵

مومنو! صابر رہو اور صبر کی تعلیم دو — اور رہو ثابت قدم اللہ سے ڈرتے رہو
کیا تعجب ہے مراد (اپنی) اگر حاصل کرو ؛

(۴) سورۃ النّساء

(یہ سورت مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔ اس میں ۱۷۶ آیتیں اور ۲۴ رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)
جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں

لوگو! اُس اللہ سے ڈرتے رہو (صبح و مسا) — جس نے تم کو اک تنِ واحد[۱] سے ہے پیدا کیا
اُس سے بیوی[۲]، اور پھر اِس جوڑے سے (انجامِ کار) — عورتیں اور مرد پھیلائے جہاں میں بے شمار
ہاں ڈرو، اُس رب سے، تم دیتے ہو جس کا واسطا — جو قرابت دار ہیں نہ ہے (پاس اُن کا بھی روا)
(یاد رکھو) ہے تمہارے حال کا نگراں خدا ؛

اور یتیموں کے حوالے کر دو، جو ہو اُن کا مال — ہاں نہ لو مالِ حرام، اب دے کے تم مالِ حلال
اور ملا کر اپنے مالوں میں نہ کھاؤ اُن کے مال — کیونکہ یہ جُرمِ گراں ہے (اک بڑا بھاری وبال) ؛
اور اگر تم کو یہ اندیشہ ہو، یا ہو یہ خیال — لڑکیاں جو ہیں یتیم، انصاف اُن میں ہے محال[۳]
تو پھر اپنے حسبِ مرضی (ایک) دو، تین اور چار — عورتوں سے عقد کر لو۔ (ہے یہ امرِ خوشگوار)
ہو جو اندیشہ، کئی تم نے اگر کیں بیبیاں — ہوں گی اُن کے ساتھ پھر انصاف میں دشواریاں
ایک ہی بیوی سے پھر کرنا مناسب ہے نکاح — یا جو لونڈی ہو، تمہارے قبضے میں (وہ ہے مباح)
ہو جو ناانصافی سے بچنا (ز رُوئے معرفت) — تو یہ ہے بہتر طریقہ (اور قرینِ مصلحت) ۰
خوشدلی کے ساتھ دے دو عورتوں کو مہر (بھی) — وہ اگر کم کر دیں کچھ اس میں برضا و خوشی
رچتا پچتا جان کر لے لو اُسے، کھاؤ، پیو ؛ — اور اپنا مال، جس سے ہے تعلق زیست کو
اُن (یتیموں کو) نہ دو جو بے سمجھ ہیں نہ بے شعور — ہاں کھلاؤ اور پہناؤ اُنہیں اس سے (ضرور)
نرمی سے سمجھاؤ اُن کو (ہو اگر اُن سے قصور) ؛

---

[۱] یعنی آدم علیہ السلام

[۲] یعنی حضرت حوا

[۳] مقصد یہ ہے کہ اگر یتیم لڑکیوں کو عقد میں لاکر ان کے ساتھ اچھا برتاؤ اور انصاف نہ کر سکو تو ان کا خیال ہی چھوڑ دو اور دوسری عورتوں سے عقد کر لو جو چار تک جائز ہیں۔ دو بیویاں رکھو، تین بیویاں رکھو یا چار، یہ اختیار ہے۔ لیکن پھر بھی اگر یہ اندیشہ ہو کہ تم کئی بیویوں سے مساوی سلوک اور انصاف نہ کر سکو گے تو پھر بہتر یہی ہے کہ صرف ایک عورت سے نکاح کرو۔ یا اس لونڈی سے نکاح کر لو جو تمہارے قبضے میں ہو۔

وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰۤى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ
رُشْدًا فَادْفَعُوْۤا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَاۤ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا
اَنْ يَّكْبَرُوْا ؕ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا
فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا
عَلَيْهِمْ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ﴿۶﴾ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ
الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۪ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ
وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ؕ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿۷﴾ وَاِذَا حَضَرَ
الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ
وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۸﴾ وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ
ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ ۪ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿۹﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ
نَارًا ؕ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ﴿۱۰﴾ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْۤ اَوْلَادِكُمْ ۗ لِلذَّكَرِ مِثْلُ
حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا
تَرَكَ ۚ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ؕ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا
السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗۤ
اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗۤ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ
مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ ؕ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ
اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۱﴾

عُمر جب تک شادی کے قابل یتیموں کی (نہ) ہو — کارو بارِ (زندگی) میں اُن کی تم سُدھ بُدھ رکھو
پھر شعور اُن میں جو دیکھو دے دو واپس اُنکا مال — اور کہیں بالغ نہ ہو جائیں وہ، کر کے یہ خیال
بے ضرورت جلدی جلدی ہو نہ خرچ اُس مال سے — جو کفیل اُن کا ہو با مقدور، اُس کو چاہیئے
اپنے اوپر خرچ اُن کا مال کرنے سے بچے — جو (ولی) محتاج ہو وہ قاعدے سے کھا (بھی) لے
مال جب واپس کرو اُن کا تو کر لو تم گواہ — اور حساب (اس بات کا) لینے کو کافی ہے اللہ ؁
چھوڑ کر ماں باپ مر جائیں جو کچھ اور رشتہ دار — اُس میں مَردوں کا بھی حصّہ ہے (بحکمِ کردگار)
مال (ترکے کا) ہو تھوڑا یا بہت (جتنا بھی ہو) — ہم نے حصّہ کر دیا اُس میں مقرّر (مومنو!)
ترکہ کی تقسیم کے وقت آئیں گر (زار و نزار) — کچھ غریب اور کچھ یتیم اور (دُور کے) کچھ رشتہ دار
دو اُنہیں بھی کچھ نہ کچھ (اور جو نہ دیتے بن پڑے) — تو اُنہیں سمجھا دو معقول اور نرم انداز سے ؁
(وارثوں کو) چاہیئے ڈرنا کہ اپنے بعد اگر — چھوڑ جائیں، وہ بھی اولادِ ضعیف (و غم بسر)
تو اُنہیں اندیشہ (کتنا) ہو گا (اُن کے حال سے)؟ — اس لئے اللہ سے (اِن سب کو) ڈرنا چاہیئے
اور مناسب بات کرنی چاہیئے (یہ سوچ کے) ؁

کھاتے ہیں مالِ یتامیٰ جو بطورِ ناروا! — بھر رہے ہیں پیٹ میں انگارے اپنے ، اور کیا
آگ میں دوزخ کی ڈالے جائیں گے یہ (دیکھنا) ؁

حکم دیتا ہے تمہاری نسل کے حق میں خدا — دو خواتین کے برابر حصّہ ہے اک مرد کا ؁
اور اگر (دو یا) زیادہ دو سے ہوں کچھ لڑکیاں — دو تہائی، ترکے میں ہے اُن کا حصّہ (بے گماں)
اور اگر ہو ایک ہی لڑکی، تو آدھا (دو اُسے) — اور اگر ماں باپ (ابھی زندہ) ہوں مرنے والے کے
اُن میں سے ہر اک کو ملنا چاہیئے حصّہ چھٹا — شرط یہ ہے ہونا مگر مرحوم کی اولاد کا ؁
ہو نہ گر اولاد، ہوں وارث فقط ماں باپ ہی — اک تہائی ماں کا حصّہ ہے (قرارِ واقعی)
اور اگر موجود ہوں بھائی کئی مرحوم کے ؁ — تو چھٹا حصّہ ملے گا ماں کو، اُس کے مال سے
(ہاں مگر اِن حصّوں کی تقسیم ہونی چاہیئے) — بعد تعمیلِ وصیّت اور ادائے قرض کے
باپ اور بیٹوں کی اپنے کچھ نہیں تم کو خبر — نفع پہنچائے گا کون ان میں سے تم کو بیشتر
اس لئے حصّے مقرّر (خود) کیئے اللہ نے — حکمتوں والا ہے وہ آگاہ (سب کے حال سے) ؁

ع ۲

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ
لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ
بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ
كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ
بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗۤ اَخٌ اَوْ
اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ
فَهُمْ شُرَكَآءُ فِى الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۙ
غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۲﴾ تِلْكَ حُدُوْدُ
اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۳﴾ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۪ وَلَهٗ
عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۴﴾ وَالّٰتِىْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ
فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ
فِى الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ
سَبِيْلًا ﴿۱۵﴾ وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَ
اَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۱۶﴾ اِنَّمَا
التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ
مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷﴾

اور تمہاری بیویاں مرجائیں جو کچھ چھوڑ کر — نصف اُس میں سے تمہارا ہے، نہ ہو اولاد اگر
ہے تمہارا حصّہ چوتھائی، اگر اولاد ہو — بعدِ تکمیلِ وصیّت، اور چکا کر قرض کو
ہو نہ اولاد، اور تم مرجاؤ (ترکہ) چھوڑ کر — چوتھا حصّہ ہے تمہاری بیویوں کا (بے خطر)
اور اگر اولاد ہو، تو آٹھواں حِصّہ ملے — بعد تکمیلِ وصیّت اور ادائے قرض کے
اور اگر اک مرد یا عورت کی کچھ میراث ہو — باپ اور بیٹا کوئی اِن کا نہ ہو (تو مومنو)
اور اُس مرحوم کی ہو اِک بہن یا بھائی، تو — تو چھٹا حِصّہ ہے دونوں میں سے ہر اک کا (سنو)
اور اگر ہوں ایک سے زائد، تو پھر ہیں سب شریک — اک تہائی میں برابر کے (یہ ہے تقسیم ٹھیک)
لبعدِ تکمیلِ وصیّت اور ادائے قرض کے — لیکن اوروں کا نہ چاہا ہو زیاں مرحوم نے
(مومنوں کے واسطے) یہ حکم ہے اللہ کا — جو تحمّل کرنے والا اور دانا ہے بڑا؛
یہ حدیں (بیشک) ہیں قائم کی ہوئی اللہ کی — جو چلے گا حکمِ اللہ و نبیؐ پر (واقعی)
ایسے باغوں میں خدا اُس کو کرے گا باریاب — جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی (باصدآب تاب)
اور اُن باغوں میں وہ آباد ہوں گے دائمی — (تم اگر سوچو تو) یہ اک کامیابی ہے بڑی؛
پھر جو نافرمانی اللہ و پیمبر کی کرے؛ — جو خدا نے کی ہیں قائم اُن حدوں سے بڑھ چلے
آگ میں ڈالے گا وہ اُس کو ہمیشہ کے لئے — اور ہے ذلّت کا عذاب (آخر) اُسی کے واسطے؛

ع ۲ / ۱۲

عورتوں کو بدکاری کی سزا۔

اور تمہاری عورتوں میں سے جو بدکاری کرے — چار مَرد اپنوں میں سے لاؤ گواہی کے لئے
وہ گواہی دیں، تو کر دو تم گھروں میں بند اُنہیں — جب تک ان کا کھول دے رستہ خدا، یا جان دیں؛
اور جو دو شخص تم میں سے یہ بدکاری کریں — تو (سزا کو) مار و پیٹو اور ایذا دو اُنہیں
پھر جو کرلیں دونوں توبہ اور کریں اصلاحِ حال — تو نہ تم ان سے کرو (زجرو) تعرّض کا خیال

مہرباں ہے بے شُبہ، توّاب ہے، ایزد تعالیٰ؛

توبہ اُن لوگوں ہی کی ہوتی ہے مقبولِ خدا — (بھولے چوکے اور) بے جانے جو کرتے ہیں خطا
توبہ کرلیتے ہیں وہ جلدی سے (بعدِ انفعال) — توبہ ایسوں ہی کی کرتا ہے قبول ایزد تعالیٰ

حِکمتوں والا ہے وہ اور جانتا ہے سب کا حال؛

وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ
الْمَوْتُ قَالَ اِنِّىْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ؕ
اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۸﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ
لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ؕ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ
مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْهُنَّ
بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّ
يَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ﴿۱۹﴾ وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ
مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ
اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۲۰﴾ وَكَيْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ
اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿۲۱﴾
وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ
اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿۲۲﴾ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ
اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ
الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِىْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ
الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِىْ فِىْ حُجُوْرِكُمْ
مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِىْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ۫ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ۫ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا
بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۲۳﴾

توبہ ایسوں کی نہیں ہوتی ہے مقبولِ خدا جو گنہ کرتے رہیں، حتیٰ کہ آجائے قضا،
"توبہ اب کرتے ہیں ہم"، جو مرتے دم کہنے لگیں اور نہ ایسوں کی جو مر جاتے ہیں حالِ کفر میں ؛
یہ وہی تو لوگ ہیں جن کے لئے (بہرِ ہلاک) کر رکھا ہے ہم نے تیار (اک) عذابِ دردناک ؛
عورتوں پر مومنو، قبضہ نہ کرنا چاہئے جان کر میراث اُنہیں (میّت کی) جور و جبر سے
اور بایں نیّت کہ جو اُن کو دیا ہے چھین لو تم نہ بند اُن کو گھروں میں (اے مسلمانو) رکھو
جب تک اُن سے ہو نہ سرزد کوئی بدکاری کھلی عورتوں کے ساتھ لازم ہے سلوکِ واقعی،
پھر پسند آئیں نہ وہ تم کو (تو اے لوگو سنو) کیا تعجب ہے کہ تم کو ناپسند اک چیز ہو
اور اُسی میں خیر و برکت دے خدا (یہ سوچ لو) ؛
ایک عورت سے اگر چاہو بدلنا دوسری[1] اور اُس کو دے چکے ہو تم بہت سا مال بھی
تو نہ واپس اُس میں سے کچھ تم کو لینا چاہئے چاہتے ہو لینا کیا ناحق، گناہ (و جبر) سے ؛
کیسے لے سکتے ہو؟ جب ہو اُن سے باہم مل[1] چکے لے چکی ہیں تم سے پکا قول وہ پہلے ہی سے[2] ؛
اور تمہارے باپ جن سے کر چکے اپنا نکاح عقد تم اُن سے نہ کرنا (وہ نہیں تم پر مباح)
اس سے پہلے خیر، جو کچھ ہو چکا، وہ ہو چکا بے حیائی تھی، غضب تھا اور بُرا دستور تھا ؛
یہ تمہاری مائیں[3]، بہنیں، اور تمہاری بیٹیاں پھوپھیاں، خالائیں، بہن اور بھائی کی (سب) لڑکیاں
اور (رضاعی) مائیں، جن کا دودھ ہے تم نے پیا اور سب ہمشیر بہنیں، اہلیہ کی والدا ؛
لڑکیاں، اُن عورتوں کی جن سے صحبت تم نے کی پرورش جن کی تمہاری گود میں ہوتی رہی
(ہے یہ استثنا) کہ ہو صحبت نہ جن سے کی گئی (عقد اُن کی لڑکیوں سے ہو) نہیں کچھ حرج بھی
اور تمہارے صلبی بیٹوں کی (بیاہی) عورتیں اور دو بہنوں کو لانا عقد میں (اک وقت میں)
کر دیا اِن سب کو تم پر (حکمِ باری نے) حرام اِس سے پہلے جو ہوا وہ ہو چکا (قصّہ تمام)
مہرباں ہے بخشنے والا خدائے (ذوالکرام) ؛

ع ۳/۸ ۱۴

[1] یعنی بعدِ نکاح، ارتکابِ مباشرت ہو چکا۔
[2] یعنی وقتِ نکاح وایجاب و قبول، مہر معیّن ہو چکا ہے۔
[3] وہ عورتیں جن سے نکاح کرنا حرام ہے

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ
وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ
غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ
فَرِيْضَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿٢٤﴾ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ
يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ
الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ
بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ
مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَاۤ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ
فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ
الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٥﴾ ع يُرِيْدُ اللّٰهُ
لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ؕ
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٦﴾ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۫ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ
يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ﴿٢٧﴾ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ
يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ﴿٢٨﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا
تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ
مِّنْكُمْ ۟ وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿٢٩﴾ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ
عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿٣٠﴾

اور شوہر والی ہیں (سب) عورتیں تم پر حرام ۔۔۔ ہاں مگر[1] جو مِلک ہو جائیں تمہاری (لا کلام)
یہ تمہارے واسطے ہے (منضبط) حکمِ خدا ۔۔۔ باقی ہیں سب عورتیں تم پر حلال ان کے سوا
شرط یہ ہے، مدّعا اِس سے ہوس رانی نہ ہو ۔۔۔ بلکہ دے کر مہر اُن سے عقد تم اپنا کرو
پھر جو تم نے لطف اٹھایا اُن سے یا کچھ فائدا ۔۔۔ تو جو کچھ ٹھہرا تھا اُن سے مہر، وہ کر دو ادا
مہر ٹھہرانے کے بعد اُس میں جو ہو (بیشی کمی) ۔۔۔ اور ہوں دونوں اُس پہ راضی، تو نہیں یہ جرم بھی

حکمتوں والا خدا ہے، سب ہے اُس کو آگہی!

ہاں جو تم میں سے کسی میں مقدرت اتنی نہ ہو ۔۔۔ ہو نہ ممکن بیاہ لانا مُسلمہ عورات کو؛
وہ تمہاری اُن مسلماں لونڈیوں کو بیاہ لے ۔۔۔ جو تمہارے ہاتھ آئیں (قبضۂ کفّار سے)
ہے خدا واقف تمہارے (جذبۂ) اسلام سے ۔۔۔ اور تم (من حیث الانسان) ہو برابر (جنس کے)
لاؤ اُن کو[2] مالکوں سے اِذن لے کر عقد میں ۔۔۔ حسبِ دستور اُن کا حقِ مہر بھی دے دو اُنہیں؛
شرط یہ ہے وہ تمہاری ہو کے منکوحہ رہیں ۔۔۔ ہوں نہ بازاری، نہ در پردہ ہی بدکاری کریں
بے حیائی کا کریں گر کام بعدِ عقد بھی ۔۔۔ بیبیوں سے پھر اِنہیں آدھی سزا دی جائے گی
ہے اجازت عقد کی لونڈی سے، تم میں سے جسے ۔۔۔ ہو زنا کرنے کا اندیشہ جسے اور وہ ڈرے
ہے تمہارا ضبط کرنا سب سے بہتر (بے گماں) ۔۔۔ اور خدا ہے بخشنے والا، بڑا ہی مہرباں؛
چاہتا ہے ربّ سنائے تم کو واضح آیتیں ۔۔۔ اور چلائے جادۂ اسلافِ (صالح) پر تمہیں
اور توجّہ تم پہ فرمائے (خطائیں بخش دے) ۔۔۔ حکمتوں والا ہے وہ، آگاہ سب کے حال سے؛
وہ کرے تم پر توجّہ، ہے یہ منشائے خدا؛ ۔۔۔ اور وہ (بدکار) جو ہیں بندۂ حرص و ہوا

چاہتے ہیں دُور تم ہٹ جاؤ، بھولو راستا؛

ہو تمہارا بوجھ ہلکا، ہے یہ منشائے خدا ۔۔۔ (فطرتاً) انسان ہے کمزور ہی پیدا ہوا؛
مومنو! اک دوسرے کا مال تم ناحق نہ کھاؤ ۔۔۔ ہو رضامندی سے سودا (تو یہ ہے بہتر سبھاؤ)
قتل و خوں ریزی نہ تم (زنہار) آپس میں کرو ۔۔۔ تم پہ بے شک مہرباں اللہ ہے (لوگو سنو؛)
زور سے اور ظلم سے ایسا کسی نے گر کیا؛ ۔۔۔ جھونک دیں گے ہم جہنّم میں اُسے، (روزِ جزا)

کام یہ اللہ کے نزدیک ہے آسان سا؛

[1] یعنی جو عورتیں کافروں کی لڑائی میں قید ہو کر تمہارے قبضے میں آ گئی ہوں۔

[2] یعنی کنیزوں کو۔

اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ
نُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ﴿٣١﴾ وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ
بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَلِلنِّسَآءِ
نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَسْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿٣٢﴾ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ
وَالْاَقْرَبُوْنَ ؕ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ﴿٣٣﴾ ع اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى
النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا
مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا
حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ
فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ
سَبِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ﴿٣٤﴾ وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ
بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ
يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ﴿٣٥﴾
وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّ
بِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى
وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا
مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ﴿٣٦﴾

اور ممنوعات میں سے جو کبیرہ ہیں گناہ تم اگر بچتے رہے اُن سے (ز رُوئے انتباہ)
چھوٹے چھوٹے بخش دیں گے ہم تمہارے سب گناہ اور عزّت کی جگہ دیں گے تمہیں (بہرِ پناہ)؛
ایک پر جو دوسرے کو دی ہے حق نے برتری رشک تم اُس پر نہ کرنا (اے مسلمانو کبھی)،
جو عمل مردوں کے ہیں، ہے اُن کا اجر اُن کے لئے عورتوں کے کام کا پھل عورتوں کے واسطے،
(ہاتھ اٹھاؤ) بھیک مانگو فضل کی اللہ کے، بالیقیں اللہ ہے آگاہ ہر اک چیز سے؛
ترکہ، جو ماں باپ چھوڑیں (بعدِ مرگ) اور رشتہ دار کر چکے ہر اک کے وارث ہم مقرّر (ایک بار)
اُن کا حصّہ دو، کیا ہے عہد جن سے (معتبر)، اور ہر اک چیز ہے، اللہ کے پیشِ نظر؛
عورتوں پر مرد حاکم ہیں (قوی و ذی اثر) کیونکہ حق نے بعض کو دی ہے فضیلت بعض پر
اس لئے کہ مرد اُن پر کرتے ہیں خرچ اپنا مال عورتیں جو نیک ہیں رکھتی ہیں طاعت کا خیال
اور حفاظت میں خدا کی (رہ کے گھر میں بند بھی) مَردوں کے پیچھے حفاظت کرتی ہیں ہر چیز کی،
احتمالِ خود سری جن عورتوں سے تم کو ہو پہلے سمجھاؤ اُنہیں، پھر ترک ہم خوابی کرو
(اور جو اس پر بھی نہ مانیں) مارو پیٹو تم اُنہیں، پھر اگر بعد اِس کے وہ کہنا تمہارا مان لیں
تو نہ ڈھونڈو اُن پہ تم الزام کے پھر راستے، ہے زبردست اور برتر وہ خدا (سچ جانیے)؛
اور جو اندیشہ کشاکش کا میاں بیوی میں ہو مَرد اور عورت کے کُنبے میں سے ایک اک پنچ لو،
یہ اگر چاہیں گے اُن دونوں میں صُلح و آشتی میل کروا دے گا اِن دونوں میں پھر اللہ بھی

ہے خدا آگاہِ (راز) و واقفِ (حالِ دلی)؛

بندگی، لوگو کرو اللہ کی تم (ٹھیک ٹھیک) اور نہ ٹھہراؤ کسی کو ذات میں اُس کی شریک
اپنے ماں باپ، اور قرابت والے (سب لوگوں) کیساتھ اور یتیموں (بیکسوں کے) اور محتاجوں کے ساتھ
ہوں جو ہمسایہ قریب و دُور اُن کے ساتھ بھی اور اُن کے ساتھ بھی جو ہم نشیں ہیں (واقعی)
اور مسافر اور غلاموں، باندیوں کے ساتھ بھی ہے سلوک اور نیکی کرنا تم کو لوگو لازمی،
(اور اے لوگو) خدا اُن کو نہیں کرتا پسند؛ جن کو ڈینگیں مارنا ہو اور اِترانا پسند؛

ع ٢

خود سر عورتیں

الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ
اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۳۷﴾ وَالَّذِيْنَ
يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَاۗءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا
بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَاۗءَ قَرِيْنًا ﴿۳۸﴾
وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ
اللّٰهُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ﴿۳۹﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ
ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا
عَظِيْمًا ﴿۴۰﴾ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۢ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰي
هٰٓؤُلَاۗءِ شَهِيْدًا ﴿۴۱﴾ يَوْمَىِٕذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ
تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ۭ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا ﴿۴۲﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ
وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ۭ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى
اَوْ عَلٰي سَفَرٍ اَوْ جَاۗءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَاۗىِٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ
النِّسَاۗءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاۗءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا
بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۴۳﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى
الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ
وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ﴿۴۴﴾ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ
بِاَعْدَاۗىِٕكُمْ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ڭ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ﴿۴۵﴾

مُنجل

دیتے ہیں اَوروں کو درسِ بُخل، خود ہیں بُخل کار
اور چھُپاتے ہیں جو اپنے فضل سے دے کردگار
منکروں کے واسطے تیّار ہے ذلّت کی نار؛

ریاکاری

خرچ کرتے ہیں جو مال اپنے دکھاوے کے لئے
ماننے والے خدا کے ہیں نہ روزِ حشر کے،
جس کا ہے شیطان ساتھی اُس کا ساتھی ہے بُرا؛
ق یہ اگر ایمان لے آتے تو کیا نقصان تھا ؟
(صِدقِ دل سے) آخرت کے دِن پر اور اللہ پہ
رَبّ نے جو کچھ بھی دیا ہے، خرچ کرتے (بے خطر)
اور اِن کے حال کی اللہ کو ہے سَب خبر؛

(ہاں) نہیں کرتا کسی پر ظلم ذرّہ بھر خُدا،
(بلکہ) اک نیکی ہو تو کرتا ہے اُس کو دو گُنا
اور اپنے پاس سے وہ اَجر دیتا ہے بڑا؛

حال اِن لوگوں کا کیا ہو گا بھلا (محشر میں) جب
ہم کریں گے ایک شاہد[1] کو ہر اُمّت سے طلب
اور گواہی میں بلائیں گے تمہیں بھی[2] (بے تعب)؛؟

منکرانِ دین و نافرمانِ (احکامِ) رسُولؐ
آرزو اُس دِن کریں گے (آرزو ہو گی فضول)
کر دیا جائے اُنہیں اے کاش پَیوندِ زمیں،
اور خدا سے بات یہ کوئی چھپا سکتے نہیں ؛

ع ۶ / ۴

(نشہ اور نماز)

تم نہ نزدیکِ نماز اُس وقت جانا مومنو
جب تمہیں نشہ ہو (اور مستی سے باطل ہوش ہو)
کہتے ہو (مُنہ سے) جو کچھ، جب تک نہ سمجھو تم اُسے
اور نہ[3] در حالِ جنابت، غسل جب تک ہو نہ لے،
ہاں سفر میں ہو (تو جائز ہے تیمم سے پڑھو)
ق اور اگر تم ہو مسافر یا مریض (اے مومنو)
تم میں سے یا کوئی ہو کر آیا ہو جائے ضرور
عورتوں سے یا کرو قربت (اٹھاؤ تم سرُور)
پاک مٹی سے تیمم چاہیئے پھر (اِس طرح)
(یعنی) اپنے منہ پہ اور ہاتھوں پہ کر لو تم مسح،
(ہیں تمہارے واسطے یہ کِس قدر آسانیاں)
عفو کرنے والا ہے بیشک خدا ئے مہرباں؛
اے پیمبر تم نے اُن پر کیا نہیں ڈالی نظر ؟
جو کتابِ (آسمانی) سے ہوئے ہیں بہرہ ور
گمرہی لیتے ہیں مول (اور کرتے رہتے ہیں گناہ)
چاہتے ہیں تم (مسلماں) بھی بنو گُم کردہ راہ؛
خُوب واقف ہے تمہارے دشمنوں سے کردگار،
ہے خدا کافی مددگار، اور کافی دوست دار؛

[1] یعنی ہر اُمّت کے پیمبر کو۔
[2] خطاب بہ نبیِ کریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم
[3] یعنی نہانے کی حاجت ہو تو بھی نماز نہ پڑھنی چاہیئے۔

مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ
سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّۢا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا
فِي الدِّيْنِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ
خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٤٦﴾
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ
مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰۤى اَدْبَارِهَاۤ اَوْ نَلْعَنَهُمْ
كَمَا لَعَنَّاۤ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿٤٧﴾ اِنَّ اللّٰهَ
لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ
مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰۤى اِثْمًا عَظِيْمًا ﴿٤٨﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى
الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ
وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿٤٩﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ
وَكَفٰى بِهٖۤ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿٥٠﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ
الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ
كَفَرُوْا هٰۤؤُلَاۤءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ﴿٥١﴾ اُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا ﴿٥٢﴾
اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا ۙ ﴿٥٣﴾
اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَاۤ
اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ﴿٥٤﴾

اور یہودی بعض ایسے بھی ہیں جو الفاظ کو اصل (معنی) سے بدل دیتے ہیں (تم واقف رہو)
کہتے ہیں (ناداں) "سَمِعْنَا اور عَصَیْنَا" (بغض سے) اور "اسْمَعْ غَیْرَ مُسْمَعٍ" (جان کر) ہیں بولتے
موڑتے ہیں توڑتے ہیں وہ زباں کو (ناروا) کہتے ہیں، اسلام کو دینے کو طعنہ "رَاعِنَا"،
وہ اگر کہتے "سَمِعْنَا" اور "اَطَعْنَا" تھا روا اور "اسْمَعْ" اور "اُنْظُرْنَا" - تو یہ بہتر ہی تھا
کفر کے باعث مگر لعنت خدا نے اُن پہ کی ہیں بہت کم اُن میں سے ایمان والے (واقعی)؛
لاؤ تم قرآن پر ایمان اے اہلِ کتاب جو ہے تصدیق اُن (کُتب) کی (جن سے تم ہو فیض یاب)
اس سے پہلے کہ مٹا دیں چہرے (کی ہم رونقیں) پھر اُلٹ کر ہم لگا دیں (چہرہ) اُن کی پُشت میں
سبت والوں کی طرح ملعون یا اُن کو کریں ہو کے رہتا ہے خدا کا حکم (باور ہو تمہیں)؛
بالیقیں اللہ مشرک کو نہیں ہے بخشتا؛ اور جس کی چاہتا ہے بخش دیتا ہے (خطا)،
اور جس (مشرک) نے ٹھہرایا شریک اللہ کا اُس نے باندھا اُس پہ بُہتاں، کی بڑی اُس نے خطا؛
(اے پیمبر) تم نے کیا ڈالی نہیں اُن پر نظر؟ جو سمجھتے ہیں کہ ہیں فی نفسہٖ پاکیزہ تر،
جس کو چاہے پاک کر دیتا ہے وہ اللہ ہی ایک تاگے بھر نہ ہو گا ظلم لوگوں پر (کبھی)؛
کیسے کیسے باندھتے ہیں جھوٹ یہ اللہ پر ہے یہی اِن کا گناہِ صاف (قصہ مختصر)؛
(اے پیمبر) تم نے کیا ڈالی نہیں اُن پر نظر؟ جو کتابِ (آسمانی) سے ہوئے ہیں بہرہ ور
مانتے ہیں یہ بُتوں کو اور شیطاں کو (نڈر) کہتے ہیں، مشرک ہیں مُسلم سے زیادہ راہ پر؛
یہ وہی ہیں جن پہ لعنت بھیجتا ہے کردگار، اور لعنت بھیجتا ہے جس پہ ربِ ذی تبار
اُس کا یاور تم نہ پاؤ گے کسی کو (زینہار)؛
کیا ہے اِن کے پاس کوئی سلطنت؟ (یہ پوچھیے) تِل برابر بھی نہیں جس میں سے دینا چاہتے؛
یا حسد کرتے ہیں یہ افراد سے اُس چیز پر فضل سے اپنے اُنہیں جو دی خدا نے؟ (خاص کر)،
ہم نے ابراہیمؑ کی اولاد کو (بھی) دی کتاب پھر کیا علم اور بڑی اک سلطنت سے بہرہ یاب؛

ع ۸ ۷

[1] یعنی ہم نے تیرا قول سُنا اور حکم نہ مانا۔
[2] یعنی ہماری بھی سُنو۔ خدا تم کو نہ سُنوائے۔
[3] ہمارے چرواہے۔
[4] ہم نے سُنا۔
[5] تسلیم کیا۔
[6] ہماری سُنیئے۔
[7] ہماری طرف توجہ دیجئے۔
[8] قریۂ عقبہ یا ایلہ میں، جو مدین اور طور کے درمیان بحرِ قلزم پر واقع ہے۔ عہدِ داؤد علیہ السلام میں ہفتہ کے دن مذہب موسوی کے مطابق شکار کھیلنے اور کاروبار کرنے کی ممانعت کی تھی۔ اور یہ دن عبادتِ الٰہی کے لئے مخصوص تھا۔ وہاں کے لوگوں نے یہ حیلہ کیا کہ پانی کو حوضوں میں ڈال دیا۔ ہفتہ کے روز مچھلیاں ان حوضوں میں جمع ہو جاتی تھیں اور وہ پکڑ لیتے تھے۔ اس نسل کے بعد ان کی اولاد خاص ہفتہ کے روز مچھلیاں پکڑ کر کھانے لگی۔ انبیا اور صلحا نے سمجھایا مگر وہ باز نہ آئے۔ خدا نے اس نافرمانی پر اپنا قہر نازل کیا کہ نافرمانوں کا چہرہ شدتِ ورم کی وجہ سے بندروں کا سا معلوم ہونے لگا اور تین روز میں ہزاروں آدمی مر گئے۔ یہی لوگ ...... اصحاب السبت کہلائے۔

فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ؕ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ
سَعِيْرًا ﴿٥٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ؕ
كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا
الْعَذَابَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿٥٦﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ لَهُمْ فِيْهَاۤ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ؗ وَّ
نُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ﴿٥٧﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ
اِلٰۤى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا ۢ بَصِيْرًا ﴿٥٨﴾
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى
الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ
وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ
ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿٥٩﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ
يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ
قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْۤا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْۤا
اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ؕ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًا ۢ
بَعِيْدًا ﴿٦٠﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى
الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ﴿٦١﴾

پھر کسی نے اُن میں سے تسلیم کر لی یہ کتاب اور کوئی کرتا رہا اُس سے مُٹھک کر اجتناب
(ایسے لوگوں کے لئے) کافی ہے دوزخ کا عذاب؛

جو ہوئے مُنکر ہماری آیتوں سے (برملا) داخلِ دوزخ کریں گے ہم اُنہیں (روزِ جزا)،
جل چکیں گی اُن کی کھالیں (آگ سے) جب ایک بار دوسری کھالیں بدل دیں گے (کہ وہ عصیاں شعار)
تا عذابِ (دائمی) کی لذّتیں چکھتے رہیں، سب پہ غالب ہے خدا ہی حکمت و تدبیر میں؛ الربع
اور جو ایمان لائے، کام بھی اچھے کئے اُن کو ہم داخل کریں گے باغوں میں (فردوس کے)
(باغ، ایسے باغ) جن کے نیچے نہریں ہیں رواں اور وہ اُن میں رہیں گے جاوِدان (وشادماں)،
سُتھری سُتھری بیبیاں ہوں گی وہاں اُن کیلئے، اور گھری چھاؤں میں آسودہ ہوں گے وہ وہاں؛
اے مُسلمانو خدا یہ حکم دیتا ہے تمہیں لو امانت جن سے دو (عند الطلب) واپس انہیں،
اور جب لوگوں کے جھگڑوں کا کرو تم فیصلا تو رکھو اُس فیصلے میں تم لحاظ انصاف کا،
جو نصیحت تم کو کرتا ہے خدا وہ ہے بھلی، سُننے والا اور واقف کار بے شک ہے وہی؛
مومنو، مانو خدا کا حکم اور حکمِ رسول[1] ہوں جو حاکم تم میں سے اُن کی کرو طاعت قبول،
اِختلافِ باہمی جب ہو کسی شے پر (شروع) تو کرو اللہ اور اُس کے پیمبر سے رجوع
گر خدا اور حشر پر تم کو یقینِ تام ہے ہے یہ بہتر بات، اور اِس کا بھلا انجام ہے؛ ع
(اے پیمبر) تم نے اُن لوگوں پہ بھی ڈالی نظر؟ ق جن کو دعویٰ ہے کہ ہم کو ہے یقیں قرآن پر
اُن صحیفوں پر بھی، تم سے پہلے جو نازل ہوئے چاہتے ہیں فیصلہ جھگڑے کا اک شیطان[2] سے
حکم ہے حالانکہ، بات اُس کی نہ مانی چاہئے، چاہتا ہے یہ مگر شیطاں (اُنہیں گمرہ کرے)
دُور لے جائے (کہیں) بہکا کے سیدھی راہ سے؛
جب کہا جاتا ہے اِن سے آؤ تم سمتِ رسول[1] جو کیا اللہ نے نازل (اسے کر لو قبول)
دیکھتے ہو (یہ) منافق آتے ہیں رُکتے ہوئے؛ ہو گا وہ کیا وقت پھر، جب شامتِ اعمال سے؛

[1] معتبر، بکل، راسخ۔

[2] کعب بن اشرف یہودی کی طرف اشارہ ہے۔

فَكَيْفَ إِذَآ أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ
جَآءُوكَ يَحْلِفُونَ ۖ بِاللَّهِ إِنْ أَرَدْنَآ إِلَّآ إِحْسَانًا وَتَوْفِيقًا ﴿٦٢﴾
أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ يَعْلَمُ اللَّهُ مَا فِى قُلُوبِهِمْ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ
وَعِظْهُمْ وَقُل لَّهُمْ فِىٓ أَنفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيغًا ﴿٦٣﴾ وَمَآ أَرْسَلْنَا
مِن رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوٓا
أَنفُسَهُمْ جَآءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ
لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ﴿٦٤﴾ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ
يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِىٓ أَنفُسِهِمْ
حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٦٥﴾ وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا
عَلَيْهِمْ أَنِ اقْتُلُوٓا أَنفُسَكُمْ أَوِ اخْرُجُوا مِن دِيَارِكُم
مَّا فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِّنْهُمْ ۖ وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ
بِهِۦ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَأَشَدَّ تَثْبِيتًا ﴿٦٦﴾ وَإِذًا لَّآتَيْنَاهُم مِّن
لَّدُنَّآ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٦٧﴾ وَلَهَدَيْنَاهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ﴿٦٨﴾ وَمَن
يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰٓئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ
عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَآءِ
وَالصَّالِحِينَ ۚ وَحَسُنَ أُولَٰٓئِكَ رَفِيقًا ﴿٦٩﴾ ذَٰلِكَ الْفَضْلُ
مِنَ اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ عَلِيمًا ﴿٧٠﴾ يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
خُذُوا حِذْرَكُمْ فَانفِرُوا ثُبَاتٍ أَوِ انفِرُوا جَمِيعًا ﴿٧١﴾

اُن پر آئے گی مصیبت اور وہ (دوڑے) آئینگے سب تمہارے پاس، اور قسمیں خدا کی کھائیں گے:
اور کہیں گے مُدعا حسنِ سلوک اپنا تو تھا صُلح ہی مقصود، کچھ مطلب نہ تھا اس کے سوا،
یہ وہی ہیں جن کے حالِ دل سے واقف ہے خدا، چشم پوشی اور نصیحت اِنکے حق میں ہے روا؛
دل نشیں باتیں کر اِن سے (اسی میں ہے بھلا)؛
ہم نے بھیجا جو پیمبر اُس سے مقصد تھا یہی ہو ہمارے حکم سے جِنکی کی اُس کے پیروی،
ظلم جن لوگوں نے خود ڈھایا تھا اپنے نفس پر وہ تمہارے رُوبرُو اُس وقت آ جاتے اگر
اور پھر اللہ سے (اپنے) وہ ہوتے عذر خواہ بخشواتے پھر رسول (اللہ) بھی اُن کے گناہ
پاتے وہ آمرزگار و مہرباں ذات اللہ؛
وہ نہ مومن ہوں گے، ہے رَبّ کی تمہارے ہی قسم اپنے جھگڑوں میں تمہیں جب تک نہ ٹھہرائیں حکم
پھر تمہارے فیصلوں سے ہوں نہ دل گیر و ملول (جان و دل) اور طیبِ خاطر سے کریں اُن کو قبول؛
حکم اگر دیتے اُنہیں ہم، کھیل جاؤ جان پر یا نکل جاؤ کہیں، گھر بار اپنا چھوڑ کر
تو بہت کم اُن میں سے تعمیل کرتے (برمحل)، جو نصیحت کی گئی اُس پر اگر کرتے عمل
تو بھلائی تھی (بہرصورت) اُنہیں کے واسطے دین میں مِلتا ثبات اُن کو زیادہ (پہلے سے)؛
اَجرِ وافر سے اُنہیں کرتے ہم اپنے بہرہ ور؛ اور لگا دیتے اُنہیں (بے شُبہ) سیدھی راہ پر؛
جو خدا کے اور پیمبر کے ہوئے طاعت گزار ہوں گے اُن کے ساتھ وہ، جن پہ ہے فضلِ کردگار
(یعنی) صدیق و شہید و انبیا، نیکو شعار، کیسے اچھے اچھے ساتھی! (کیسے اچھے غمگسار[1])،
یہ خدا کا فضل ہے؛ کافی ہے وہ دانائے کار؛
اے مسلمانو، رہو با احتیاط و ہوشیار اور جب نکلو (پئے جنگ و جہاد و گیر و دار)
تو بنا لو دستے۔ یا نکلو اکٹھے (ایک بار)؛

ع ۹ (دستورِ جہاد)

[1] فوج کے ایک حصّے کو دستہ کہتے ہیں۔

وَاِنَّ مِنۡكُمۡ لَمَنۡ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنۡ اَصَابَتۡكُمۡ مُّصِيۡبَةٌ قَالَ
قَدۡ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَىَّ اِذۡ لَمۡ اَكُنۡ مَّعَهُمۡ شَهِيۡدًا ﴿۷۲﴾ وَلَـئِنۡ
اَصَابَكُمۡ فَضۡلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوۡلَنَّ كَاَنۡ لَّمۡ تَكُنۡۢ بَيۡنَكُمۡ وَ
بَيۡنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيۡتَنِىۡ كُنۡتُ مَعَهُمۡ فَاَفُوۡزَ فَوۡزًا عَظِيۡمًا ﴿۷۳﴾
فَلۡيُقَاتِلۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ الَّذِيۡنَ يَشۡرُوۡنَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا
بِالۡاٰخِرَةِ ؕ وَمَنۡ يُّقَاتِلۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ فَيُقۡتَلۡ اَوۡ يَغۡلِبۡ
فَسَوۡفَ نُـؤۡتِيۡهِ اَجۡرًا عَظِيۡمًا ﴿۷۴﴾ وَمَا لَـكُمۡ لَا تُقَاتِلُوۡنَ فِىۡ سَبِيۡلِ
اللّٰهِ وَالۡمُسۡتَضۡعَفِيۡنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالۡوِلۡدَانِ الَّذِيۡنَ
يَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَاۤ اَخۡرِجۡنَا مِنۡ هٰذِهِ الۡقَرۡيَةِ الظَّالِمِ اَهۡلُهَا ۚ
وَاجۡعَلْ لَّنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ وَلِيًّا ۙۚ وَّاجۡعَلْ لَّنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ
نَصِيۡرًا ؕ﴿۷۵﴾ اَلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا يُقَاتِلُوۡنَ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيۡنَ
كَفَرُوۡا يُقَاتِلُوۡنَ فِىۡ سَبِيۡلِ الطَّاغُوۡتِ فَقَاتِلُوۡۤا اَوۡلِيَآءَ
الشَّيۡطٰنِ ۚ اِنَّ كَيۡدَ الشَّيۡطٰنِ كَانَ ضَعِيۡفًا ﴿۷۶﴾ اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ
قِيۡلَ لَهُمۡ كُفُّوۡۤا اَيۡدِيَكُمۡ وَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا
كُتِبَ عَلَيۡهِمُ الۡقِتَالُ اِذَا فَرِيۡقٌ مِّنۡهُمۡ يَخۡشَوۡنَ النَّاسَ
كَخَشۡيَةِ اللّٰهِ اَوۡ اَشَدَّ خَشۡيَةً ۚ وَقَالُوۡا رَبَّنَا لِمَ كَتَبۡتَ عَلَيۡنَا
الۡقِتَالَ ۚ لَوۡلَاۤ اَخَّرۡتَنَاۤ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيۡبٍ ؕ قُلۡ مَتَاعُ الدُّنۡيَا
قَلِيۡلٌ ۚ وَالۡاٰخِرَةُ خَيۡرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى وَلَا تُظۡلَمُوۡنَ فَتِيۡلًا ﴿۷۷﴾

تم میں بعض ایسا ہے جو رہ جائے گا پیچھے رُکا، پھر اگر تم کو کسی مشکل[1] کا ہو گا سامنا
تو یہ کہہ دے گا، "خدا نے فضل یہ مجھ پر کیا میں مسلمانوں کے ساتھ اس جنگ میں حاضر نہ تھا"؛
اور اگر تم کو خدا کے فضل سے (نصرت ملی) تو (بایں لہجہ) کہ تھی گویا نہ تم سے دوستی
یوں کہے گا، "کاش میں بھی ہوتا اِن لوگوں کے ساتھ کامیابی سب سے بڑھ کر ہوتی پھر میرے ہی ہاتھ"؛
آخرت کے بدلے، دنیا کی جو بیچیں زندگی چاہیئے اُن کو لڑیں وہ راہ میں اللہ کی،
جو لڑا راہِ خدا میں، اور پھر مارا گیا یا ہُوا مغلوب، اُس کو اجر ہم دیں گے بڑا؛
اے مسلمانو، تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ شوق سے ق کیوں نہیں لڑتے خدا کی راہ میں، اُن کے لئے.
جو ہیں بے کس عورتیں اور مرد اور بچے نڈھال کہہ رہے ہیں، "اے خدا اِس شہر[2] سے ہم کو نکال
ہیں یہاں کے لوگ ظالم، بھیج دے حامی کوئی اور کسی کو تو بنا یاور ہمارا (واقعی)"؛
جو ہیں مومن، راہ میں رحمان کی لڑتے ہیں وہ جو ہیں کافر راہ میں شیطان کی لڑتے ہیں وہ
مومنو اُن سے لڑو تم، جو ہیں شیطاں کے حلیف مکر ہیں شیطان کے جتنے وہ ہیں سارے ضعیف؛
(اے پیمبر) تم نے دیکھا اُن کو؟ (گہرائی کے ساتھ) ق (قبلِ ہجرت) حکم تھا جن کو کہ روکو اپنے ہاتھ[3]
(ہے یہی کافی) کرو قائم نماز اور دو زکوٰت پھر جہاد اِن پر ہوا جب فرض (ہے حیرت کی بات)
اِک فریق اِن میں سے (اُن) لوگوں سے یوں ڈرنے لگا جیسے ڈرتے ہیں خدا سے، بلکہ اُس سے بھی سوا،
اور لگے کہنے، "کیا کیوں فرض لڑنا اے خدا؟ کیوں نہ ہم کو اور کچھ دن تک یوں ہی جینے دیا؟"
اِن سے کہہ دو، "ہے بہت تھوڑی جہاں کی منفعت جو ڈریں اللہ سے، اُن کی ہے بہتر عاقبت،
تم پہ تِل بھر بھی نہ ہو گا ظلم (روزِ آخرت)"؛

ع ۲

[1] یعنی شکست یا قتل۔
[2] مکّہ سے۔
[3] یعنی کفارِ مکّہ سے نہ لڑو۔

اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ؕ
وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَاِنْ
تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ؕ قُلْ كُلٌّ مِّنْ
عِنْدِ اللّٰهِ ؕ فَمَالِ هٰۤؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ﴿۷۸﴾
مَاۤ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۟ وَمَاۤ اَصَابَكَ مِنْ
سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؕ وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ
شَهِيْدًا ﴿۷۹﴾ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى
فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ﴿۸۰﴾ وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ؗ فَاِذَا بَرَزُوْا
مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ؕ وَاللّٰهُ
يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى
بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۸۱﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَلَوْ كَانَ مِنْ
عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴿۸۲﴾ وَاِذَا جَآءَهُمْ
اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى
الرَّسُوْلِ وَاِلٰۤى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ
مِنْهُمْ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ
الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۸۳﴾ فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا
نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ
بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ﴿۸۴﴾

تم جہاں ہوگے، قضا تم کو پکڑ لے گی وہیں
چاہے تم مضبوط قلعوں میں رہو (گوشہ گزیں)،

(اِن کا تو یہ حال ہے) پہنچے اگر کچھ فائدا
تو کہیں اللہ کی جانب سے (پائی ہے جزا)،

اور جو (تقدیراً) پہنچ جاتا ہے کچھ نقصاں انہیں
(اے نبی) یہ ذِمّہ دار اُس کا سمجھتے ہیں تمہیں،

جانبِ حق سے ہے سب (نفع و ضرر) اِن سے کہو،
کیا ہُوا اِن کو؟ سمجھتے ہی نہیں یہ بات کو؛

(اے مرے بندے) جو پہنچے تجھ کو کوئی فائدا
(یہ سمجھ) اللہ کی جانب سے ہے وہ (برملا)

اور اگر نقصان پہنچے (تو سمجھنا چاہئے)
تجھ کو یہ نقصان پہنچا یا ہے تیرے نفس نے،

ہم نے بھیجا[1] تم کو لوگوں کے لئے پیغامبر،
(صرف اک) حق کی شہادت کافی ہے (اِس بات پر)؛

جس نے مانا (صدقِ دِل سے واقعی) حکمِ رسول
اُس نے (گویا اپنے) خالق کی اطاعت کی قبول

ہو جو رُو گرداں کوئی (تو تم نہ ہونا سرگراں)
تم نہیں بھیجے گئے اِن کے بنا کر پاسباں؛

تم سے کہتے ہیں، کہ ہیں کہنا تمہارا مانتے
اور جب جاتے ہیں یہ باہر تمہارے پاس سے

مشورہ کرتے ہیں بعض اِن میں سے شب کو بیٹھ کر
بر خلاف اُس کے جو تم سے کہہ چکے تھے (پیشتر)،

منضبط اللہ کر لیتا ہے اِن کے مشورے،
مشوروں کی اِن کے پروا کچھ نہ کرنی چاہئے

چاہئے تم کو بھروسہ رب پہ (وہ ہے بے نیاز)،
ہے (تمہارے واسطے) کافی خدائے کارساز؛

کیا نہیں کرتے یہ (فکر و) غور (کچھ) قرآن پر؟
ماسوائے حق (کلامِ غیر) یہ ہوتا اگر

اِختلافات اِس میں وہ پاتے بکثرت (بیشتر)؛

امن کی یا خوف کی جب اِن کو مِلتی ہے خبر
(قبلِ استصواب) دے دیتے ہیں شہرت (جان کر)،

پہلے حُکّام و پیمبر کو جو پہنچاتے خبر
تو محقق، کرتے تحقیقِ حقیقت (پیشتر)،

بہرہ وَر ہوتے نہ گر خالق کے فضل و رحم سے
ماسوائے چند، تم پیرو تھے سب شیطان کے؛

(اے پیمبر) راہِ حق میں تم لڑو (کفار سے)،
(کیونکہ) تم ہو صرف ذِمّہ دار اپنی ذات کے

ہاں اُبھارو تم مسلمانوں کو (لڑنے کے لئے)،
کیا عجب ہے کافروں کے زور اللہ روک دے،

سخت ہے اُس کی سزا اور زور ہیں اُس میں بڑے؛

[1] خطاب بہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ
يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى
كُلِّ شَىْءٍ مُّقِيْتًا ﴿۸۵﴾ وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ
اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ حَسِيْبًا ﴿۸۶﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ
مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ﴿۸۷﴾ فَمَا لَكُمْ فِى الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ
بِمَا كَسَبُوْا ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ
اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۸۸﴾ وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ
سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِىْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۪ وَلَا تَتَّخِذُوْا
مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۸۹﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ
مِّيْثَاقٌ اَوْ جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا
قَوْمَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ
اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ
لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ﴿۹۰﴾ سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ
وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ؕ كُلَّمَا رُدُّوْۤا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ
وَيُلْقُوْۤا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْۤا اَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ
حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ؕ وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۹۱﴾ ع

جو سفارش نیک باتوں کی کرے گا (برملا) اُس کا بھی حصّہ ہے اُس کے اَجر میں (روزِ جزا)
اور بُری باتوں کی جس نے کی سفارش (بے خطر) ہو گا (آخر) وہ بھی پاداشِ بدی میں حصّہ گیر
اور ہے ہر چیز پر قادر خداوندِ قدیر ؛

(اے مسلمانو) کرے تم کو اگر کوئی سلام اُس سے بہتر طور پر اُس کو کرو تم بھی سلام
یا (کم از کم) وہ اُنہیں الفاظ میں اُس کا جواب لینے والا ہے خدا ہر چیز کا بے شک حساب ؛
ماسوِا اللہ کے معبود کوئی بھی نہیں، جمع وہ تم کو کرے گا حشر کے دن بالیقیں؛
اُس سے بڑھ کر کس کی سچی بات ہے؟ (اے مومنیں)؛

(مومنو) یہ کیا کہ تم دربارۂ اہلِ نفاق دو فریقوں میں ہوئے ہو مُنقسم! (بالاتفاق)
اُن کی عقلیں کیفرِ کردار میں اللہ نے لَوٹ دی ہیں (اس لئے وہ لوگ مُرتد ہو گئے)،
کیا یہ خواہش ہے کہ لاؤ سیدھے رستے پر اُسے کر دیا ہے گُمرہ (و مُرتد) جسے اللہ نے؟
(یاد رکھو) جس کو حق گمراہ کر دے (راہ سے) پھر نہیں ممکن کہ نکلے راستہ اُس کے لئے؛
چاہتے ہیں (یہ مُنافق) جیسے خود کافر ہوئے تم بھی (سب) اُن کی طرح ہو جاؤ پَیرو کفر کے
تاکہ وہ (اور سب مسلماں) ہوں برابر (ایک بار) پس کسی کو تم نہ اِن میں سے بنانا دوست دار
ہوں نہ جب تک راہِ حق میں مائلِ ترکِ وطن؛ اور اگر راضی نہ ہوں (ہجرت پہ اہلِ مکر و فن)
تو پکڑ کر قتل کر ڈالو جہاں پاؤ اُنہیں دوست اپنا اور معاون تم نہ ٹھہراؤ اُنہیں؛
ہاں مگر اُن کو نہ مارو، جو ملے اُس قوم سے (بر بنائے صلح) جس نے عہد ہیں تم سے کئے[1]
یا جو لوگ آئیں تمہارے پاس (ہو کر مضمحل) جنگ میں تم سے اور اپنی قوم سے ہوں تنگ دل[2]،
چاہتا گر رَبّ، تو غالب تم پہ کر دیتا اُنہیں لازمًا وہ تم سے لڑتے (غالب آتے جنگ میں)،
(یہ مُنافق) ہو کے یک سُو، ترک کر دیں جنگ اگر صلح کا پیغام بھی بھیجیں تمہیں (ڈالیں سِپر)
تو خدا نے بند کر دی راہِ (جنگ) اِس قوم پر ؛

(اے پیمبر) اور بھی کچھ لوگ ایسے پاؤ گے چاہتے ہیں امن جو تم سے اور اپنی قوم سے،
(ہے مگر یہ حال) جب رجعت کریں سوئے فساد اوندھے مُنہ گرنے کو ہوں آمادہ اُس میں (بدنہاد)،
گر کنارہ کش نہ ہوں تم سے، نہ حامی صلح کے اور نہ اپنے ہاتھ روکیں یہ (فساد و) جنگ سے
تو پکڑ کر قتل کر ڈالو، جہاں پاؤ اِنہیں، یہ وہی ہیں جن پہ ہم نے صاف حُجّت دی تمہیں[3]؛

النصف

ع ۱۱ / ۸

ع ۱۲ / ۹

[1] قبیلۂ بنی خزاعہ، یا بنی بکر، اور بنی اسلم سے مراد ہے۔
[2] یعنی بنی مدلج۔
[3] یعنی اُن کے مقابلے میں۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ
مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ
اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ؕ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ
فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ؕ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ
مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ
فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۫ تَوْبَةً مِّنَ
اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿٩٢﴾ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا
فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ
لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿٩٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ
لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ
كَثِيْرَةٌ ؕ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ؕ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿٩٤﴾ لَا يَسْتَوِى الْقٰعِدُوْنَ مِنَ
الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ
وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ
وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٩٥﴾ لا
دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٩٦﴾ ع

قتلِ مسلم بالسہو

ہے مسلماں کے لئے قتلِ مسلماں ناروا ۔ اور جو بھولے چُوک کے بھی ہو جائے سرزد یہ خطا

(اور ہے یہ بات) اگر سہواً ہوا ایسا ہو گیا

تو بھی آزاد اک مسلماں بردے کو (قاتل) کرے ۔ خوں بہا بھی (ساتھ) گھر والوں کو دے مقتول کے

(خوں بہا کی) وہ معافی دیں (تو احسان مان لو) ۔ اور اگر مقتول مومن، قوم سے دشمن کی ہو ؛

تو (فقط قاتل) کرے آزاد اک مومن غلام ۔ اور اگر مقتول ہو اُس قوم کا اِک فرد (عام)

عہد و پیماں ہو تمہارا جن سے امن و صلح کا ۔ تو کرے مُسلم غلام آزاد، اور دے خوں بہا،

اور جو (آزادیِ بُردہ کا) نہ ہو مقدُور اُسے ۔ تو مسلسل دو مہینے تک وہ روزے (ہی) رکھے

یہ طریقِ توبہ ہے خالق کا ٹھہرایا ہوا ۔ واقفِ (حالات) ہے اور صاحبِ حکمت خُدا ؛

قتلِ مومن دیدہ و دانستہ

دیدہ و دانستہ مومن کو جو کوئی مار دے ۔ تو سزا اُس کی ہے پھر دوزخ ہمیشہ کے لئے

اُس پہ ہے لعنت خدا کی، قہر ہیں اللہ کے ۔ اک عذابِ سخت ہے تیار اُس کے واسطے ؛

مومنو، نکلو جو راہِ حق میں تم بہرِ قتال ۔ (تم کو لازم ہے) کرو اچھی طرح تحقیقِ حال

اور (اِخلاقاً) اگر تم کو کرے کوئی سلام ۔ "تُو نہیں مومن"۔ کرو اُس سے نہ تم ایسا کلام،

چاہتے ہو تم حیاتِ دہر کے اسباب (مال) ۔ ہیں غنیمت کے بہت سے مال خالق کے یہاں،

یاد رکھو) اس سے پہلے تم بھی تو ایسے ہی تھے ۔ فضل پھر تم پر کیا (از راہِ لطف) اللہ نے

اس لئے (ہر بات کی) تحقیق کر لو (پیشتر) ۔ کر رہے ہو تم جو کچھ، اُس کی خدا کو ہے خبر ؛

ماسوا معذور کے، مومن جو لڑنے سے رُکے ۔ ق ۔ وہ نہیں اُن کے برابر، جو رہِ حق میں لڑے

(رہتے شریکِ جنگ) اپنے مال سے اور جان سے ۔ اور اُن کو جان سے اور مال سے جو ہیں لڑے۔

دی فضیلت بیٹھ رہنے والوں پر اللہ نے ۔ اور اِن سب سے ہیں اَجرِ نیک کے وعدے کئے

بیٹھ رہنے والوں کی نسبت مجاہد کے لئے ۔ ہیں خدا نے اَجرِ نیکی کے زیادہ کر دیئے ؛

بخشش و رحم و مدارج ہیں، خدا کی سمت سے ۔ بخشنے والا ہے وہ اور مہربان (سب کے لئے) ؛

لہ ۔ غلام

ع ۱۰

إِنَّ الَّذِينَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيٓ أَنْفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ ۖ
قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ ۚ قَالُوٓا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللّٰهِ
وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا ۚ فَأُولٰٓئِكَ مَأْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَسَآءَتْ مَصِيرًا ﴿۹۷﴾
إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ
حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا ﴿۹۸﴾ فَأُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُمْ ۚ
وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُورًا ﴿۹۹﴾ وَمَنْ يُهَاجِرْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي
الْأَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيرًا وَسَعَةً ۚ وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا
إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ ۗ
وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿۱۰۰﴾ وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ
عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ
الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ إِنَّ الْكٰفِرِينَ كَانُوا لَكُمْ عَدُوًّا مُبِينًا ﴿۱۰۱﴾ وَإِذَا
كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِنْهُمْ
مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوٓا أَسْلِحَتَهُمْ ۗ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِنْ وَرَآئِكُمْ ۪
وَلْتَأْتِ طَآئِفَةٌ أُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا
حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ
أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً ۚ وَلَا جُنَاحَ
عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِنْ مَطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَرْضٰٓى أَنْ تَضَعُوٓا
أَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ ۗ إِنَّ اللّٰهَ أَعَدَّ لِلْكٰفِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا ﴿۱۰۲﴾

ہجرت

ظلم کرتے رہتے ہیں جو لوگ اپنے نفس پر — جب فرشتے لیتے ہیں جان اُن کی (رگ رگ توڑ کر)
پوچھتے ہیں، تم رہے کس حال میں؟ (کردو بیاں) — (مرنے والے) کہتے ہیں، بے بس پڑے تھے ہم یہاں
پوچھتے ہیں، کیا کشادہ تھی نہ اللہ کی زمیں — تا یہاں سے کرکے ہجرت تم چلے جاتے کہیں؟
ہیں یہی وہ لوگ، ہوگا جن کا دوزخ میں قیام، — (اور دوزخ جس کو کہتے ہیں) وہ ہے بدتر مقام ؛
ہاں مگر وہ ناتواں مرد اور بچے، عورتیں، — حیلہ تدبیر ہے جن کو، نہ رستہ ہے جنہیں ؛
یہ توقع ہے معاف ایسوں کو کردے گا خدا — ہے معافی دینے والا، بخشنے والا خدا ؛
جو وطن کو چھوڑ کر راہِ خدا میں، جائے گا — وہ جگہ وافر زمیں پر، اور کشائش پائے گا،
گھر سے ہجرت جس نے کی ہو سوئے اللہ و نبی — راستے میں موت آئے، (ختم کردے زندگی)
تو خدا پر اُس کا اجرِ (کار) ثابت ہو چکا — بخشنے والا، بڑا ہی مہرباں ہے وہ خدا ؛

ع ۱۴ / ۱۱

نمازِ خوف

(اے مسلمانو) کہ جب تم سفر (اِس) ملک میں — اور تم کو خوف ہو، کافر ستائیں گے تمہیں
کردو کچھ کم تم نماز اپنی، نہیں کچھ جرم بھی — تم سے تو ان کافروں کو ہے صریحی دشمنی ؛
تم[1] جب اِن[2] کے ساتھ ہو، اور ان سے پڑھواؤ نماز — اک جماعت مومنوں کی پاس ہو (با برگ و ساز)
(یعنی استادہ وہ تمہارے ساتھ ہوں) ہتھیار بند — کرلیں جب سجدہ، تو ہٹ جائیں وہاں سے (بے گزند)
پھر ادا کرنے نماز، آئے جماعت دوسری — وہ بھی اَب پڑھ لے نماز، اب تک نہ ہو جس نے پڑھی
ساتھ لیں ہتھیار اپنے اور رہیں سب ہوشیار — کافروں کی تو یہ خواہش ہے کہ (وقتِ کارزار)
بے خبر ہو جاؤ ہتھیاروں سے اور اسباب سے — تاکہ وہ یکبارگی حملہ کریں (سر جوڑ کے)،
مینہ کے باعث سے جو ہو تکلیف، یا بیمار ہو — تو نہیں کچھ حرج اگر ہتھیار اپنے کھول دو
ساز و ساماں ساتھ ہو لیکن حفاظت کے لئے — بالیقیں تیار کر رکھا ہے (خود) اللہ نے

ذلت آمیز اک عذاب اِن کافروں کے واسطے ؛

[1] خطاب بہ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم
[2] یعنی مجاہدین کا لشکر۔

فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ
فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ
عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿۱۰۳﴾ وَلَا تَهِنُوْا فِى ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ؕ
اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ
مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۰۴﴾ اِنَّآ
اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ
اللّٰهُ ؕ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ﴿۱۰۵﴾ وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۰۶﴾ ۚ وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ
يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا
اَثِيْمًا ﴿۱۰۷﴾ ۚۙ يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ
اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ؕ
وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ﴿۱۰۸﴾ هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ
عَنْهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿۱۰۹﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا
اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۱۰﴾
وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۱۱﴾ وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ
بِهٖ بَرِيْٓـًٔا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۲﴾ ع

(اِس طرح) جب تم نمازِ (خوف) پُوری کر چکو   یاد پھر بیٹھے، کھڑے، لیٹے، کرو اللہ کو،
پھر جب اطمینان ہو جائے پڑھو پوری نماز   مومنوں پر ہے بقیدِ وقت فرض (اپنی) نماز؛
دشمنوں کا پیچھا کرنے سے نہ ہارو ہمتیں،   اُن کو بھی تکلیف ہے ایسی ہی جیسی ہے تمہیں،
تم کو ہے اللہ سے اُمید، جو اُن کو نہیں،   صاحبِ حکمت ہے وہ دانا (و بینا) بالیقیں؛

ع ۱۵ ۱۲

(اے پیمبر) ہم نے نازل تم پہ کی برحق کتاب   تاکہ جو اللہ نے تم کو بتایا (بالصواب)
بس مُطابق اُس کے، لوگوں کے کرو تم فیصلے   اور طرف داری نہ ہرگز خائنوں کی چاہئے؛
اور خدا سے مغفرت مانگو (جو ہو سہو و خطا)   بخشنے والا ہے بے شک، رحم والا ہے خدا؛
دھوکا دیتے ہیں جو اپنے نفس کو، اُن کے لئے   (اے پیمبر) ردّ و کد تم کو نہ کرنی چاہئے،
(کیونکہ) جو بھی ہے دغا باز اور خطا کار آدمی   بالیقیں اللہ پسند اُس کو نہیں کرتا (کبھی)؛
(گو) چھپا لیتے ہیں لوگوں سے (یہ اپنے مشورے)   (راز لیکن یہ) چھپا سکتے نہیں اللہ سے
پاس وہ ہوتا ہے اِن کے، کرتے ہیں جب مشورا   رات کو، اُس کام میں، جس سے نہیں راضی خدا،
اِن کے کاموں کا خدا نے ہے احاطہ کر لیا؛

سنتے ہو، تم لوگ ہو جن کی طرف سے مُدّعی   اِس جہاں کی زندگی میں (یہ بھی تو سوچو کبھی)
حشر میں کون اِن کی جانب سے کرے گا ردّ و کد؟   کون ہوگا اِن کا حامی؟ (کون اِنہیں دے گا مدد؟)؛
جو بدی کوئی کرے، یا ظلم اپنے نفس پر   اور پھر طالب خدا سے مغفرت کا ہو اگر
تو خدا کو پائے گا آمرزگارِ رحم ور؛

جو گنہ کرتا ہے، کرتا ہے وہ اپنے ہی لئے   صاحبِ حکمت ہے، واقف ہے خدا (ہر حال سے)؛
جو خطا کا مرتکب ہو یا گنہ کوئی کرے   اور پھر اک بے گنہ کے سر پر اُس کو تھوپ دے
اُس نے اپنے سر کھلے بہتان اور عصیاں لئے؛

ع ۱۶ ۱۳

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ
يُّضِلُّوْكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَیْءٍ ؕ وَ
اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ
وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿۱۱۳﴾ لَا خَيْرَ فِیْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ
اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۭ بَيْنَ النَّاسِ ؕ
وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ
اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۱۴﴾ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ
لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ
نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۱۱۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ
بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ
فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿۱۱۶﴾ اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ
اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ﴿۱۱۷﴾ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ
لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿۱۱۸﴾ وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ
وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَ
لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ
وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿۱۱۹﴾ ؕ
يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲۰﴾
اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۟ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ﴿۱۲۱﴾

گر نہ ہوتی تم پہ رحمت اور فضل اللہ کا   قصد بہکانے کا تم کو کر چکا تھا اک جتھا،
دھوکا دے سکتے نہیں، لیکن خود اپنے نفس کو   وہ تمہیں پہنچا نہیں سکتے کوئی نقصان (سنو)،
تم پہ نازل کی کتاب و حکمت (اُس) اللہ نے   اور وہ باتیں سکھائیں، جو نہ تھے تم جانتے
فضل ہے اللہ کا تم پر بڑا (ہر طور سے) ؎

الثلثۃ

اُن کے اکثر مشورے اچھے نہیں ہوتے۔ مگر   جو کرے آمادہ صلح و نیکی و خیرات پر،
اور پھر یہ کام اُس کا خالصاً لِلّٰہ ہو   تو اسے ہم دیں گے اِک اجرِ گراں (بادرکرو) ؎
وہ، کہ جس پر کھل چکی راہِ ہدایت صاف صاف   (اپنی گمراہی سے) ہو جائے پیمبر کے خلاف
اور خلافِ راہِ مسلم، راہ کر لے اختیار   ہم چلائیں گے اُسی رستے اُسے (انجامِ کار)
اور ڈالیں گے جہنم میں، جو ہے دارُ البوار[1] ؎

ع ۱۴/۳ ؎ بہت بُری جگہ۔

بالیقیں اللہ مشرک کو نہیں ہے بخشتا   بخشتا ہے، چاہتا ہے وہ جسے اُس کے سوا،
جا پڑا گمراہ ہو کر دُور، جو مشرک ہوا ؎

پُوجتے ہیں دیویوں کو یہ[2] خدا کے ماسوا   صرف ہے شیطانِ سرکش کی عبادت مُدعا ؎ لا

؎ یعنی مشرک۔

جس پہ لعنت کی خدا نے تو وہ یوں کہنے لگا   بندوں سے لوں گا، مقرر حصّہ اک (طاعات کا) ؎
(جھوٹی) امیدیں دلاؤں گا اُنہیں، بہکاؤں گا   کان چوپایوں کے چیریں، یہ اُنہیں سمجھاؤں گا۔
بدلیں خالق کی بنائی مورتیں، (پھسلاؤں گا)،
ہو (مگر) جو دوست شیطاں کا، خدا کو چھوڑ کر   (وہ زیاں کار) اور کھُلے نقصان میں ہے (سر بسر) ؎
وعدے کرتا ہے، دلاتا ہے اُنہیں شیطاں اُمید   ہیں مگر دھوکا ہی دھوکا اُس کے یہ وعدے وعید ؎
یہ وہ ہیں، جن کا ٹھکانہ ہے جہنم بالیقیں   یہ وہاں سے بھاگ کر جانے نہ پائیں گے کہیں ؎

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَمَنْ
اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ﴿۱۲۲﴾ لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ
مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا
نَصِيْرًا ﴿۱۲۳﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ
فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴿۱۲۴﴾ وَمَنْ اَحْسَنُ
دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ
حَنِيْفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ﴿۱۲۵﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ
وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ﴿۱۲۶﴾ وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ
يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا
تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ
مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ
فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ﴿۱۲۷﴾ وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ
اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ؕ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ؕ
وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
خَبِيْرًا ﴿۱۲۸﴾ وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا
كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا
رَّحِيْمًا ﴿۱۲۹﴾ وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا ﴿۱۳۰﴾

اور جو لوگ ایمان لائے ، کام بھی اچھے کئے   بار یاب اُن کو کریں گے باغوں میں (فردوس کے)
جن کے نیچے نہریں (آبِ صاف کی) ہونگی رواں   وہ انہیں (شاداب) باغوں میں رہیں گے جاوداں ،
یہ خدا کا وعدہ ہے (مضبوط) سچا (برملا) ،   اور خدا سے بڑھ کے ہوگا کون سچا بات کا ؟ ؛
ہے نہ تم لوگوں کی امیدوں پہ (کاموں کا) مدار   اور نہ ہے اہلِ کتب کی خواہشوں پر انحصار ،
جو کرے گا کارِ بد، اس کی سزا وہ پائے گا   اور ولی وارث نہ ہو گا کوئی اُس کا جُز خدا ؛
مَرد یا عورت ، جو مومن ہو ، کرے اچھے عمل   باریابِ خُلد ایسے لوگ ہوں گے (بے خلل)
تِل برابر بھی نہ حق تلفی کسی کی ہوگی (کل) ؛
اُس سے بہتر دین کس کا ہو گا (سوچو تو بھلا) ؟   سامنے خالق کے جس نے اپنا سر خم کر دیا
وہ ہے نیکو کار ، (نیکی ہی میں کرتا ہے بسر)   ہو کے پیرو گامزن ہے دینِ ابراہیمؑ پر
(وہ براہیمؑ) ایک ہی اللہ کے جو ہو گئے ،   اپنا مخلص بندہ جن کو کر لیا اللہ نے ؛
ہے جو کچھ ارض و سما میں ، ہے وہ سب اللہ کا   اور سب چیزوں پہ قابو ہے اُسی کا (برملا) ؛
پوچھتے ہیں لوگ تم سے عورتوں کے باب میں   (اے پیمبر) اِن سے کہہ دو اِذنِ حق یہ ہے تمہیں
(عقد کر سکتے ہو تم اُس سے جو لڑکی ہو یتیم)   اور جو پہلے مِلا تھا درسِ قرآنِ (کریم)
اُن یتامٰی عورتوں کے واسطے حکم اُس میں تھا   جن کو تم دیتے نہیں حق جو مقرر ہو گیا
ہو مگر راغب تم اُن سے عقد کرنے کے لئے ،   اور بے بس بچوں کی بھی (کچھ حفاظت چاہئے)
اُن سے بھی انصاف ہو ، جو ہیں یتیم (و بے نوا)   جو سلوک اُن سے کرو گے ، اُس سے واقف ہے خدا ؛
اپنے شوہر سے گر اندیشہ کسی عورت کو ہو   زیادتی کا ، (ظلم کا) ، بے رغبتی کا ، (تو سنو)
کچھ نہیں ہے حرج اِس میں ، صُلح کر لیں باہمی ،   صُلح اچھی ہے (بہر صورت ہے اِس میں بہتری)
بُخل تو (تھوڑا بہت) ہوتا ہی ہے ہر نفس میں ،   پس اگر نیکی کریں (اللہ سے اپنے) ڈریں
عِلم میں اللہ کے ہے (جو بھی) کچھ کرتے رہیں ؛
عورتوں میں تم مساوات اپنی رکھ سکتے نہیں   لاکھ تم چاہو (مگر ایسا بھی ممکن ہے کہیں !)
پھر بھی (اک بیوی کی جانب) تم نہ اتنے جھک پڑو   دوسری (بالکل) اِدھر لٹکی ہوئی (معلوم ہو) ،
میل آپس میں اگر رکھو ، ڈرو اللہ سے   ہے خدا آمرزگار و مہرباں (سب کے لئے) ؛
پھر اگر اِک دوسرے سے ہوں (میاں بیوی) جُدا   دونوں کو کر دے گا بے پروا کشائش سے خدا ،
صاحبِ تدبیر و وسعت ہے جنابِ کبریا ؛

۱۸ ع ۱۵

یتیم لڑکیوں سے عقد کرنے کا حکم

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ
لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا
حَمِيْدًا ﴿١٣١﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ
وَكِيْلًا ﴿١٣٢﴾ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ؕ وَكَانَ
اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا ﴿١٣٣﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ
اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ﴿١٣٤﴾ يٰۤاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰۤى
اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا
فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۫ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗۤا اَوْ
تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿١٣٥﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا
بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ
الَّذِيْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿١٣٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ
لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ﴿١٣٧﴾ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ
بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَا ﴿١٣٨﴾ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ
مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ﴿١٣٩﴾

ہے جو کچھ اَرض و سما میں، ہے وہ سب اللہ کا، (اے مسلمانو) یہ تاکیداً ہے ہم نے کہہ دیا
تم سے اور اُن سے بھی جن کو مل چکی پہلے کتاب سب کو ڈرنا چاہیئے اللہ سے (بے اجتناب)
اور نہ مانو گے جو حکم اُس کا (تو سُن رکھو ذرا) ہے جو کچھ اَرض و سما میں ہے وہ سب اللہ کا
بے نیاز اور خوبیوں والا وہی ہے اک خدا ؛

ہے جو کچھ اَرض و سما میں، ہے وہ سب اللہ کا، ہے وہ کافی کارساز (اُس سا نہیں ہے دوسرا) ؛
وہ اگر چاہے یہاں سے تم کو لے جائے اٹھا دوسروں کو لا بسائے، اِس پہ قادر ہے خدا ؛
چاہتا ہو جو کوئی دُنیا میں اجر (اعمال کا) ہے خدا کے پاس دُنیا اور عقبیٰ کی جزا،
اور وہ اللہ تو سب کچھ ہے سُنتا دیکھتا ؛

ع ۱۹ ۱۲

اے مسلمانو (سنو) قائم رہو انصاف پر دو گواہی حَسْبَۃً لِلّٰہ (بے خوف و خطر)
گو خلافِ والدین و اقربا ہو (سربسر)،
ہے کوئی محتاج (و مسکیں) یا ہے کوئی مالدار تم سے بڑھ کر ہے خدا اُس کا ولی و غمگسار،
پیروی اِنصاف میں کرنا نہ اپنے نفس کی، پھر اگر دابی زباں، یا تم نے کی پہلو تہی
تو خدا کو ہے تمہارے ہر عمل سے آگہی ؛

لاؤ ایماں حق پر اور اُس کے نبی پر مومنو جو کتاب اُتری پیمبر پر، یقیں اُس پر کرو،
اُس صحیفے پر بھی، جو پہلے ہی نازل ہو چکا، جس نے اِنکار (اُس) خدا سے اور نبیوں سے کیا
اور جو منکر صحیفوں اور فرشتوں کا ہوا اور نہیں روزِ قیامت پہ یقیں جس کو (ذرا)
وہ بہک کر دُور (سیدھے راستے سے) جا پڑا ؛

جو ہوئے (پہلے مسلماں) پھر وہ کافر ہو گئے لائے پھر ایمان، پھر مومن سے منکر ہو گئے
(اور مُرتد ہو کے) اپنے کفر میں بڑھتے گئے تو خدا ہرگز نہ بخشے گا اُنہیں (واضح رہے)
اور دکھائے گا اُنہیں ہرگز نہ سیدھے راستے ؛

(اے پیمبر) جو منافق مومنوں کو چھوڑ کر کافروں سے دوستی کرتے ہیں (رشتہ جوڑ کر)
اُن کو مژدہ دو، عذابِ سخت ہے اُن کے لئے ! کیا یہ عزت کے تمنائی ہیں اہلِ کفر سے ؟
(اِن سے کہدو) ساری عزت ہے خدا کے واسطے ؛

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ
بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ
حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ
وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعَا ۙ﴿۱۴۰﴾ الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ
لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ
نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ فَاللّٰهُ
يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى
الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ﴿۱۴۱﴾ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ
خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ
النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ۙ﴿۱۴۲﴾ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ
ذٰلِكَ ۖ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ
تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۱۴۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ
اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ
سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۴۴﴾ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ
وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ۙ﴿۱۴۵﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا
بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ وَسَوْفَ
يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۴۶﴾ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ
اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۷﴾

حکم یہ قرآن مین تم پر ہے نازل ہو چکا — جب سنو، کرتے ہیں یہ انکارِ آیاتِ خدا
اور اُڑاتے ہیں (خدا کی آیتوں کا) مضحکا، — تو نہ بیٹھو پاس اُن کے (اُن سے ہو جاؤ جدا)
ہو نہ جائیں دُوسری باتوں میں جب تک مُنہمک — اور اگر ایسا کیا تم نے (تو پھر بے شبہ و شک)
تم بھی اُن ہی کی طرح ہو جاؤ گے کُفر آشنا، — یہ جو ہیں اہلِ نفاق اور اہلِ کُفر اِن کو خدا
جمع دوزخ میں کرے گا سب کو (اِک دن) ایک جاۃ

منتظر ہیں یہ مُنافق (صورتِ انجام کے) — یعنی تم کو ہو اگر نصرت خدا کے فضل سے
تو لگیں کہنے، "تمہارے ساتھ میں کیا ہم نہ تھے"؟ — کافروں کو ہو میسّر فتح (تو خم ٹھونک کے)
یوں کہیں "کیا ہم نے گھیرے میں نہ تھا تم کو لیا"؟ — اور مسلمانوں (کے ہاتھوں) سے بچایا تھا نہ کیا"؟
حشر میں اللہ دونوں کا کرے گا فیصلہ، — کافروں کو مومنوں پر وہ نہ غالب لائے گا ؞

۲۰ ع ۱۴

یہ مُنافق دھوکا دینا ہیں خدا کو چاہتے — اور خدا ڈالے گا دھوکے میں انہیں (سچ جانیے)،
اُلکساتے ہیں کھڑے ہوتے ہیں جب بہرِ نماز — (صرف) لوگوں کے دکھانے کو (کہ ہم ہیں پاکباز) ۞
کچھ یونہی سا یاد کرتے ہیں خدا کو (بے خبر)ۃ — درمیان (کفر و ایمان) یہ لٹکتے ہیں اُدھر،
مومنوں کے ہیں، منافق، اور نہ ہیں کفّار کے، — اور جسے گمراہ خود اللہ کر دے راہ سے
تم نہ پاؤ گے کبھی راہِ (نجات) اُس کے لئے ؞

اے مسلمانو، مسلمانوں کو (ناحق) چھوڑ کے — کافروں سے دوستی (ہرگز) نہ کرنی چاہیئے،
چاہتے ہو کیا، کھُلا الزام لو اللہ کا — اپنے اُوپر، (اور تم ہو جاؤ شایانِ سزا) ؞؟
ہوں گے سب سے نیچے درجے میں منافق، نار[1] کے، — اور تم اُن کا نہ کوئی یار و یاور پاؤ گےۃ
کی مگر توبہ جنہوں نے اور کی اصلاحِ حال — اور سہارا لے لیا اللہ کا (بے قیل و قال)
اور دین اپنا خدا کے واسطے خالص کیا — مومنوں کے ساتھ وہ (جنّت میں) ہونگے (ایک جا)،
دے گا اک اجرِ عظیم ایمان والوں کو خدا ؞
کیا کرے گا تم کو اے لوگو خدا دے کر سزا! — گر کرو شُکر اُس کا اور ایمان ہو اُس پر (بجا)
ہے خدا تو قدر داں، اور جاننے والا (بڑا)؞

[1] دوزخ

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَ كَانَ
اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۸﴾ اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ
فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ﴿۱۴۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ
وَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ يَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ
بِبَعْضٍ وَّ نَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ
سَبِيْلًا ﴿۱۵۰﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ
عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۵۱﴾ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ لَمْ يُفَرِّقُوْا
بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ
غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۵۲﴾ يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ
كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰۤى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ
فَقَالُوْۤا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ
اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ
ذٰلِكَ ۚ وَ اٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۵۳﴾ وَ رَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ
بِمِيْثَاقِهِمْ وَ قُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ قُلْنَا لَهُمْ لَا
تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَ اَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿۱۵۴﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ
مِّيْثَاقَهُمْ وَ كُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ قَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّ قَوْلِهِمْ
قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ
اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵۵﴾ ۪ وَّ بِكُفْرِهِمْ وَ قَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ﴿۱۵۶﴾ ۙ

زینہار اللہ بدگوئی نہیں کرتا پسند   ہاں مگر اُس کی، کسی سے جس کو پہنچا ہو گزند

ہے خدا ہی سُننے والا، واقفِ (پست و بلند) ؎

تم کرو نیکی بظاہر یا کہ پوشیدہ کرو   یا (برائی کرنے والے کی) برائی بخش دو

تو خُدا بھی درگزر کرنے پہ قادر ہے (سُنو) ؎

اور جو مُنکر خدا سے اور پیمبر سے ہوئے   فرق ہیں اُس میں اور اُس کے انبیا میں چاہتے

کہتے رہتے ہیں ہمیں ہے بعض (نبیوں) پر یقیں   بعض (نبیوں) پر، مگر ایمان ہم رکھتے نہیں

درمیانِ کفر و ایماں چاہتے ہیں راستا ؎   ہیں یہی وہ لوگ جن پر کفر صادق آ چکا

ہم نے کی اِن کے لیئے تیار ذلت کی سزا ؎

لائے جو اللہ اور اُس کے رسولوں پر یقیں   فرق جو اک دُوسرے[1] میں (مطلقًا) کرتے نہیں

اجر دے گا عنقریب اُن کو خدا (دو جہاں)   ہے خدا ہی بخشنے والا رحیم و مہرباں ؎

کرتے ہیں درخواست جو اہلِ کتاب (اکثر یہی)   اک کتاب اُن پر ہو نازل آسماں سے (واقعی)

کر چکے ہیں اِس سے بھی بڑھ کر یہ موسیٰؑ سے طلب   (یعنی) بے پردہ دکھا دو تم ہمیں دیدارِ رب

اُن کی گستاخی کے باعث اُن پہ بجلی گر پڑی   یہ دلیلیں پا کے بھی بچھڑا بنا بیٹھے (شقی)

عفو ہم نے کر دیا پھر (اُن کا یہ کارِ قبیح)   اور موسیٰؑ کو دیا اُس قوم پر غلبہ صریح ؎

لینے کو اقرار، طُور اُن پر معلّق کر دیا   سجدہ کرتے جاؤ تم اِس شہر میں، ہم نے کہا

ہو تجاوز اب نہ "یومِ سبت" حکم اُن کو دیا   اور ہم نے ایک پکّا قول اُن سے لے لیا ؎

پس سزا اُن کو ملی بدلے میں نقضِ عہد کے   اِس لیے کہ مُنکرِ آیاتِ حق وہ ہو گئے

اِس لیے کہ قتل ناحق انبیاء کو کر دیا   اور کہتے ہیں ہمارے دِل پہ پردا ہے پڑا

(یہ غلط ہے) بلکہ بدلے کفر (اور عدوان) کے   مہر کر دی ہے دِلوں پر اُن کے خود اللہ نے

ہوتے ہیں اِن میں بہت کم بہرہ ور ایماں سے ؎

دی سزا اُن کو بوجہِ کفر (جو کرتے رہے)   اور بڑا بہتان مریمؑ پر رکھا بکواس سے ؎

ع ۲۱

[1] رسولوں کے مابین

وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ
وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ
اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ
الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۙ﴿١٥٧﴾ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿١٥٨﴾ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ
قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۚ﴿١٥٩﴾ فَبِظُلْمٍ
مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۙ﴿١٦٠﴾ وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ
وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ
عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٦١﴾ لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ
بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ
وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓئِكَ
سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ۧ﴿١٦٢﴾ اِنَّاۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ كَمَاۤ اَوْحَيْنَاۤ
اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ
وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَ
اَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ
زَبُوْرًا ۚ﴿١٦٣﴾ وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَ
رُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ؕ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ۚ﴿١٦٤﴾

کہتے تھے قتلِ مسیح (ناصری) ہم نے کیا
جو ہے عیسیٰؑ ابنِ مریمؑ اور رسول اللہ کا

قتل اُن کو کر سکے وہ اور نہ کھینچا دار پر
شبہ اُن کو ہو گیا (ہمشکل پر اُن کی) مگر

اور جن لوگوں کو اس بارے میں ہے (آج) اختلاف
مبتلائے شک ہیں یہ، اور بے خبر (بکتے ہیں لاف)

چل رہے ہیں صرف اٹکل پر (غلط ہے فیصلا)
قتل عیسیٰؑ کو کسی نے بھی نہیں بلبشک کیا ؏

بلکہ اپنی سمت اٹھایا ہے اُنھیں اللہ نے
ہے زبردست اور ذی حکمت خدا (واضح رہے) ؏

(دہر میں عیسیٰؑ جو پھر قبلِ قیامت آئیں گے)
قبلِ موت اہلِ کتاب ایمان اُن پر لائیں گے

اِن کے شاہد (ابن مریمؑ) حشر میں بن جائیں گے ؏

اِس شرارت کے جو بانی تھے یہودِ (بدخصال)
پاک چیزیں کیں حرام اُن پر، جو پہلے تھیں حلال

روکتے تھے لوگوں کو اکثر خدا کی راہ سے ؏
سُود لینا منع تھا، وہ سُود بھی لیتے رہے

مال ناحق لوگوں کا کھانے سے کرتے تھے نہ باک
اِن میں سے اُن کے لیئے، ہے کفر سے جنکو تپاک

کر رکھا ہے ہم نے تیار اک عذابِ دردناک ؏

لیکن اِن میں جو کمالِ علم سے ہیں بہرہ ور
اور وہ مومن، (جنھیں ایمان ہے اللہ پر)

مانتے ہیں اُس کو جو تم پر ہوئی نازل کتاب
اور اِن کو بھی جو پہلے ہو چکی ہیں دستیاب

وہ جو پڑھتے ہیں نمازیں اور دیتے ہیں زکات
آخرت پر اور خدا پر ہے یقیں (دن اور رات)

یہ وہ ہیں دیں گے جنھیں اجرِ گراں ہم (اور نجات) ؏

ہم نے تم پر وحیؑ بھیجی، جیسے بھیجی نوحؑ پر
اور اُن پر جو نبیؑ بعد اُن کے آئے (مقتدر)

وحی بھیجی ہم نے ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ پر
اور اسحٰقؑ اور یعقوبؑ، ان کی نسلوں پر (اُدھر)

(جیسے بھیجی) عیسیٰؑ و ایوبؑ و یُونسؑ پر وحی
اور ہارونؑ و سلیمانؑ پر بھی تھی بھیجی گئی ؏

جس طرح داؤدؑ کو ہم نے زبُورِ پاک دی ؏
(اس طرح قرآن تم کو بھی دیا ہے اے نبیؐ)

اور نبی کتنے ہی، جن کا ذکر پہلے کر چکے
اور جن کے تذکرے تم سے نہیں ہم نے کیئے

باتیں موسیٰؑ سے بطورِ خاص کیں اللہ نے ؏

رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ
بَعْدَ الرُّسُلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿١٦٥﴾ لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ
اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ ؕ وَكَفٰى
بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿١٦٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿١٦٧﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ
اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ﴿١٦٨﴾ اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿١٦٩﴾ يٰٓاَيُّهَا
النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا
خَيْرًا لَّكُمْ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ
وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١٧٠﴾ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِىْ
دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ
عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰهَآ اِلٰى مَرْيَمَ
وَرُوْحٌ مِّنْهُ ؗ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ
اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗٓ اَنْ
يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ
وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿١٧١﴾ لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ
يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَمَنْ
يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ﴿١٧٢﴾

یہ نبی مژدہ رساں تھے (نیک کاروں کے لئے) اور ڈرانے والے (بدکاروں کو خوفِ نار سے)
تا نہ لوگوں کو خدا پر، پھر کوئی حجّت رہے بعد اِن پیغمبروں کے (جو یہاں بھیجے گئے)
ہے زبردست اور ذی حکمت خدا (سچ جانیئے) ؛
ہے خدا شاہد مگر، جو تم پہ ہے نازل کیا وہ کیا نازل سمجھ کر (اہل) تم کو (برملا)
سب فرشتے بھی ہیں شاہد اس کے (بے چون و چرا) اور گواہی کو فقط کافی ہے اک ذاتِ خدا ؛
بالیقیں اسلام سے جو لوگ منکر ہو گئے اور روکا (دوسروں کو بھی) خدا کی راہ سے
وہ بہک کر دُور (سیدھے راستے سے) جا پڑے ؛
بالیقیں جو لوگ کفر اور ظلم کرتے ہی رہے مغفرت ہرگز وہ پانے کے نہیں اللہ سے
اور دکھائے گا نہ سیدھا راستا اُن کو خدا بلکہ دوزخ کا، رہیں اُس میں ہمیشہ (ناسزا)
اور یہ کام اللہ کے نزدیک ہے آسان سا ؛
لے کے دینِ حق، تمہارے پاس لوگو آ چکا یہ رسول اللہ کا، مانو اسے تو ہے بھلا،
اور نہ مانو تم (تو رکھو یاد) سب ہے اللہ کا جو زمین اور آسمانوں میں ہے (ظاہر اور چھپا)
صاحبِ حکمت ہے اور دانا (و بینا) ہے خدا ؛

منعِ تثلیث

دین میں اہلِ کتاب اپنے، رکھو تم اعتدال اور حق باتیں کہو دربارۂ ایزد تعال،
بالیقیں مریمؑ کے بیٹے ہیں، جو ہیں عیسیٰؑ مسیح ہیں رسول اللہ کے اور امرِ حق (امرِ صریح)
(وہ کلامِ حق) جو مریمؑ کی طرف بھیجا گیا اِک (خصوصی) رُوح (بھی منجانبِ ربّ العلیٰ)
مانو تم اللہ اور اُس کے رسولوں کو (سبھا) چھوڑ دو یہ کہنا "خدا ہیں تین" اسی میں ہے بھلا
بالیقیں معبود ایک اللہ ہے (باور کرو) ہے بَری اِس سے کہ اُسکی (آل یا) اولاد ہو
ہے جو کچھ ارض و سما میں سب وہ اُس کا ہی تو ہے وُہ ہے کافی کارسازِ خلق (مولا ہی تو ہے) ؛

ع ۲۳
۴

عار عیسیٰؑ کو نہیں اِس سے کہ ہو عبدِ خدا اور فرشتوں کو بھی جو ہیں (بالیقیں) قربِ آشنا
بندگیٔ رب سے جن کو عار ہے یا ہے غرور جمع اپنے پاس اِن سب کو کرے گا وہ ضرور

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ
وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَ
اسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿١٧٣﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ
جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ﴿١٧٤﴾
فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ
فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ ۙ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا
مُّسْتَقِيْمًا ﴿١٧٥﴾ يَسْتَفْتُوْنَكَ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ؕ
اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗۤ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ
مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَاۤ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ؕ فَاِنْ كَانَتَا
اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ؕ وَاِنْ كَانُوْۤا اِخْوَةً
رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ يُبَيِّنُ
اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١٧٦﴾ ع

سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّسِتَّةَ عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ؕ اُحِلَّتْ لَكُمْ
بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّى
الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ﴿١﴾

پھر جو لوگ ایمان لائے اور عمل اچھے کیئے — (پس خدا کے پاس) پُورا اجر ہے اُن کے لیئے
بلکہ اپنے فضل سے دے گا اُنہیں وہ کچھ سوا — (بندگی سے) ہے جنھیں عار اور تکبّر (جاہ کا)
دے گا اُن کو اِک عذابِ دردِ آگیں (کبریا) ؁

اور نہ پائیں گے وہ ہرگز ماسوا اللہ کے — اپنا والی اور مددگار (اِس کو باور کیجئے) ؁
لوگو خالق کی تمھارے پاس حُجّت آ چکی — ہم نے نازل کی ہے تم پر جگمگاتی روشنی ؁
پس جو لوگ ایمان لے آئے خدا (کی ذات) پر — اور اُس کا آسرا مضبوط پکڑا (سربسر)
فضل اور رحمت میں اپنی اُن کو لے لے گا خُدا — اپنے سیدھے راستے پر پھر اُنہیں پہنچائے گا ؁
پوچھتے ہیں تم سے جو (حکمِ کلالہ[ل] اے نبیؐ) — اُن سے کہدو حکمِ ربِ بہرِ کلالہ ہے یہی
مرد اگر مرجائے اور اُس کا کوئی بیٹا نہ ہو — اور بہن ہو تو اسے ترکے سے اُسکے نصف دو
اور بہن (مرجائے) اور اُس کی نہ ہو اولاد اگر — اُس کے (سارے مال کا) وارث ہے بھائی (سربسر)
بہنیں دو ہوں (یا زیادہ) اُن کو اِس ترکے میں سے — (بے تکلّف) دو تہائی مال دینا چاہیئے
جو کئی بھائی بہن، کچھ مرد ہوں کچھ عورتیں — مرد کا حصّہ برابر دو خواتیں کے رکھیں،
حکم کرتا ہے بیاں اپنے مفصّل یُوں خُدا، — تا نہ تم گمراہ ہو جاؤ، بھٹک کر راستا
اور ہر اک چیز سے واقف ہے ذاتِ کبریا ؁

[ل] کلالہ اُس شخص کو کہتے ہیں، جس کے وارثوں میں نہ باپ دادا ہوں نہ کوئی اولاد ہو۔

ع ۲۴ ۴

(۵) سُورۂ مائدہ

(یہ سُورت مدینۂ منوّرہ میں نازل ہوئی اِس میں ۱۲۰ آیتیں اور ۱۶ رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)
جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں

حلال جانور

اے مسلمانو، کرو وعدے وفا (رکھّو خیال) — کر دیئے تم پر مویشی اور چوپائے حلال
جن کا ذکر آگے سُنایا جائیگا۔ اُن کے سِوا — ہے شکار احرام کی حالت میں لیکن (ناروا)
حُکم دیتا ہے تمھیں، جو چاہتا ہے کبریا ؁

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ
وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَآ اٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ
يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ؕ وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؕ
وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۪ وَلَا
تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝٢ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَ
لَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ
وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ ۟
وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ؕ ذٰلِكُمْ
فِسْقٌ ؕ اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا
تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ؕ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ
عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ فَمَنِ اضْطُرَّ
فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٣
يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ؕ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ
وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ
مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ؗ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا
اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝٤

اے مسلمانو، کرو ہرگز نہ تم بے حُرمتی، ماہِ[۱] ذی حُرمت کی، اور اللہ کے ارکان کی

اور نہ قربانی[۲] (حج) کی اور نہ اُن کی بھُول سے) جن کی گردن میں ہوں پٹے (جانور، ہوں نذر کے)

اور نہ اُن کی آتے ہوں جو زائرِ بیتُ الحرام ہو طلب فضل و رضائے حق کی جن کو (صبح و شام)

نکلو جب احرام سے تو (اِذن ہے کھیلو شکار) روکتی بھی تم کو کعبے سے جو قومِ (نابکار)

زیادتی اُن پر نہ کر بیٹھو تم از راہِ حسد نیکی و پرہیزگاری میں کرو باہم مدد

ہاں اِعانت ظلم و عِصیاں کی نہ کرنا چاہیئے (اے مسلمانو) خُدا سے تم کو ڈرنا چاہیئے

ہے عذاب اُس کا بڑا ہی سخت (یہ واضح رہے) ؛ (الربع)

(مومنو) خون اور سُوّر کا گوشت، مردہ جانور اور جو ہو نامزدِ غیرِ خدا کے نام پر

جو گلا گھُٹنے سے یا ہو چوٹ کھانے سے مرا سینگ لگنے سے مرا ہو، یا ہو اوپر سے گرا

اور وہ بھی پھاڑ کھایا ہو درندوں نے جسے ہاں مگر (مرنے سے پہلے) ذبح کر لو اُسے

اور وہ بھی جس کی قربانی ہوئی ہو تھان[۲] پر ہیں حرام (اور ناروا) تم پر سب ایسے جانور

ہے[۳] جُوے کے تیروں سے تقسیم کرنا ناروا یہ گُنہ کا کام ہے (ہے اجتناب اس سے بجا)

آج[۴] نا اُمید ہیں کافر تمھارے دین سے اُن سے کیا ڈرنا ہے تمکو مجھ سے ڈرنا چاہیئے

(لو) تمھارا دین ہم نے آج کامل کر دیا آج ہے تم پر ہماری نِعمتوں کا تکملا

کی پسند اسلام کی مِلّت تمھارے واسطے، اور اگر پھر بھی کوئی مجبور ہو کر بھوک سے،

(کھالے وہ چیزیں جو اوپر ہم نے کر دی ہیں حرام) اور عِصیاں کی طرف اُس کا نہ ہو میلانِ (عام)

تو خُدا ہے بخشنے والا رحیم (و ذوالکرام) ؛

پُوچھتے ہیں، چیزیں ہیں اُن کے لیے کیا کیا حلال؟ کہدو، پاک (اور صاف ستھری) ہیں تمام اشیا حلال

تم سدھاؤ جو شکاری جانور بہرِ شکار اور سکھاؤ اُن کو، جو تم کو سکھائے کردگار

کھاؤ وہ جو کچھ پکڑ لائیں تمھارے واسطے ہاں مگر اُس پر خدا کا نام لینا چاہیئے

اور ڈرو اللہ سے (دینا اُسی کو ہے جواب) بالیقیں اللہ جلدی لینے والا ہے حساب ؛

۱ یعنی ذیقعدہ، ذی الحجہ، محرم اور رجب یہ امنِ عام کے مہینے ہیں۔ اِن مہینوں میں دشمنوں سے بھی لڑنا منع ہے

۲ جیسے دیوی دیوتا اُن کے تھان یا درخت یا طاق یا قبر یا ایسی ہی کوئی دُوسری جگہ کعبے کے اطراف میں ۳۶۰ پتھر بت پرستوں نے پوجا اور قربانی کے لیے کھڑے کر رکھے تھے۔

۳ یہ اہلِ عرب کا دستور تھا کہ وہ پانسوں کی جگہ تیر بنا لیتے اور ان سے قسم قسم کا جوا کھیلتے تھے۔ اونٹ وغیرہ ذبح کرتے تو اس کا گوشت تیروں سے بانٹا کرتے تھے۔

۴ کہتے ہیں کہ آیاتِ قرآنی میں یہ آیت سب کے بعد نازل ہوئی ہے اس کے بعد حضرتؐ تین مہینے زندہ رہے۔

۵ یعنی شکار کرنے کا طریقہ جو خدا نے بتایا ہے کہ جب شکاری کتا شکار پر چھوڑا جائے تو خدا کا نام لے لیا جائے۔

شکاری جانوروں کا شکار

اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ؕ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
حِلٌّ لَّكُمْ ۪ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۫ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ
وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ
اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْۤ
اَخْدَانٍ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ۫ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ
مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝٥ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ
فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ
وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ وَاِنْ
كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ
اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا
فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ
لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ
نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝٦ وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ
عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖۤ ۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا
وَاَطَعْنَا ۫ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝٧
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۫
وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۫ هُوَ
اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۫ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝٨

زنِ یہودی اور زنِ نصرانی سے نِکاح

پاک ستھری چیزیں تم پر آج سب کر دیں حلال — اور جو کھانا کھاتے ہیں اہلِ کُتب (بے قیل و قالؔ)
اور تمھارا کھانا اُن کو ہے روا (جیسا تمھیں) — اور سب ایمان والی پاک دامن عورتیںؔ،
پاک دامن عورتیں اُن کی بھی جن کو دی گئیں — تم سے پہلے اِک کتاب (آسمانی واقعی)
شرط یہ ہے مہر اُن کے تم سپُرد اُن کے کرو — اور تمھارا عزم اُن کو عقد میں لانے کا ہو
ہو نہ بدکاری نہ چھُپ کر آشنائی کا گمان — رائیگاں ہیں منکرِ ایماں کی ساری نیکیاں،

ہوگا وُہ عقبیٰ میں بھی منجملۂ اہلِ زیاں ؛

احکامِ وضو

ع ۵

جب اُٹھو بہرِ نماز اے مومنو (نیت کیے ساتھ) — اپنے منہ تم دھوؤ اور پھر کہنیوں تک (دونوں) ہاتھ
اپنے سر پہ ہے مسح کرنا بھی (فرضِ لازمی) — اور دھونے چاہئیں ٹخنوں تک اپنے پاؤں بھی
ہو جنابتؔ تو (نہا کر) پاک کر لو جسم کو — ہاں اگر تم ہو سفر میں، یا اگر بیمار ہو
آئے یا بیت الخلا سے، تم میں سے ہو کر کوئی — عورتوں سے اپنی یا تم نے ہو کی ہم بستری

تیمّم

اور میسّر ہو نہ پانی (تو سنو اے مومنو) — پاک مٹی لے لو اور اُس سے تیمّم تم کرو
یعنی مُنہ پر اور ہاتھوں پر مسح اس سے کرو — تم کو دقت ہو، نہیں منظور یہ اللّٰہ کو،
اس کی خواہش ہے کہ پاک اور صاف وہ تم کو رکھے — اور تم پر اپنا احسان (و کرم) پورا کرے

تاکہ تم احسان مانو (اُس خدائے پاک کے) ؛

جو کیے تم پر خدا نے یاد وہ احساں کرو — اور وہ پیماں بھی، جو تم دے چکے اللّٰہ کو
جب کہا تھا تم نے (یا رب حکم تیرا) سُن لیا — لائے ہم ایمان اُس پر اور قبول اُس کو کیا،

اور ڈرو اُس سے کہ وُہ ہے دل کی باتیں جانتا ؛

اے مسلمانو، زِ رُوئے عدل، حق کے واسطے — مستعد رہنا ہے لازم (ہر) گواہی کے لیئے
لوگوں سے ہو دشمنی بھی تو نہ چھوڑو عدل کو — (ہر جگہ ہر حال میں) انصاف ہی کرتے رہو
شیوۂ انصاف ہی تقویٰ سے ہے نزدیک تر — اور تم ڈرتے رہو اللّٰہ سے (شام و سحر)

تم جو کچھ کرتے ہو اُس کی سب خدا کو ہے خبر ؛

ا؎ بشرطیکہ اس میں کوئی حرام چیز نہ ہو مثلاً سؤر کا گوشت وغیرہ
۲؎ حلال ہیں
۳؎ نہانے کی حاجت

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ
عَظِيْمٌ ﴿٩﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
الْجَحِيْمِ ﴿١٠﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ
عَنْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١١﴾ ع
وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ
اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مَعَكُمْ ۭ لَئِنْ اَقَمْتُمُ
الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ
وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ
وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ
كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿١٢﴾ فَبِمَا
نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ
يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا
بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰي خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ
فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٣﴾ وَمِنَ
الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا
مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۠ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى
يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۭ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿١٤﴾

لائے جو ایماں جنہوں نے کام بھی اچھے کیے ۔ وعدۂ بخشش ہے اور اجرِ عظیم اُن کے لیے ؏
اور (سچے دین سے) جو لوگ منکر ہو گئے ۔ جو ہمارا حکم اور آیات جھٹلاتے رہے
دوزخی ہیں وہ (سزائے نار ہے اُن کے لیے) ؏

مومنو، تم یاد وہ اللہ کے احساں کرو ۔ جب اُٹھائے ہاتھ لوگوں نے (کہ تم پر ظلم ہو)
تو خدا نے روکے اُن کے ہاتھ، تم اُس سے ڈرو ۔ اور توکّل چاہیئے اللہ پر اے مومنو ؏
لے چکا ہے عہد خالق قومِ اسرائیل سے ۔ بارہ سردار اُن پہ اُس نے تھے مقرر کر دیئے
اور کہا اللہ نے میں ساتھ ہوں (دن اور رات) ۔ تم اگر پڑھتے رہو (لوگو) نماز اور دو زکات
اور یقیں لاؤ رسولوں پر، کرو اُن کی مدد ۔ خوشدلی سے قرض دو اللہ کو (بے ردّ و کد)
تو یقیناً بخش دوں گا میں تمہارے سب قصور ۔ باریابِ خُلد بھی تم کو کروں گا میں ضرور
جس کے نیچے نہریں بہتی ہونگی (با کیف و سرور)

اور جو اس کے بعد بھی تم میں کوئی منکر ہوا ۔ تو ہوا گمراہ سیدھے راستے سے (برملا) ؏
توڑنے پر عہد اُن کے ہم نے لعنت اُن پہ کی ۔ کر دیا اُن کے دِلوں کو سخت (یہ پاداش تھی)
پھیرتے ہیں لفظوں کو اُن کی جگہ سے (بے حیا) ۔ جو نصیحت کی تھی، اِک حصّہ دیا اُس کا بھلا
ہوتی رہتی ہے تمھیں اُن کی خیانت کی خبر ۔ ماسوائے چند، تو اُن سے کرو تم درگزر
محسنوں کو دوست رکھتا ہے خدائے دادگر ؏

اور نصاریٰ کہتے ہیں جو لوگ اپنے آپ کو ۔ عہد و پیماں اُن سے بھی ہم نے لیا تھا (مومنو)
جو نصیحت کی تھی بھولے اُس کا اک حصّہ بڑا ۔ ہم نے اُن میں (شعلۂ) بغض و حسد بھڑکا دیا
تاقیامت (دو فریقوں میں رہے گی دشمنی) ۔ حق جتا دے گا انھیں کرتے تھے یہ جو کام بھی ؏

يٰٓاَهۡلَ الۡكِتٰبِ قَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمۡ كَثِيۡرًا مِّمَّا كُنۡتُمۡ
تُخۡفُوۡنَ مِنَ الۡكِتٰبِ وَيَعۡفُوۡا عَنۡ كَثِيۡرٍ ؕ قَدۡ جَآءَكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ
نُوۡرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيۡنٌ ﴿۱۵﴾ يَّهۡدِىۡ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضۡوَانَهٗ سُبُلَ
السَّلٰمِ وَيُخۡرِجُهُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوۡرِ بِاِذۡنِهٖ وَيَهۡدِيۡهِمۡ
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿۱۶﴾ لَقَدۡ كَفَرَ الَّذِيۡنَ قَالُوۡۤا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ
الۡمَسِيۡحُ ابۡنُ مَرۡيَمَ ؕ قُلۡ فَمَنۡ يَّمۡلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيۡـًٔـا اِنۡ
اَرَادَ اَنۡ يُّهۡلِكَ الۡمَسِيۡحَ ابۡنَ مَرۡيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنۡ فِى الۡاَرۡضِ
جَمِيۡعًا ؕ وَلِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا ؕ يَخۡلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ
وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۱۷﴾ وَقَالَتِ الۡيَهُوۡدُ وَالنَّصٰرٰى نَحۡنُ اَبۡنٰٓؤُا
اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلۡ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمۡ بِذُنُوۡبِكُمۡ ؕ بَلۡ اَنۡتُمۡ بَشَرٌ مِّمَّنۡ
خَلَقَ ؕ يَغۡفِرُ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَلِلّٰهِ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ
وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا وَاِلَيۡهِ الۡمَصِيۡرُ ﴿۱۸﴾ يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ قَدۡ جَآءَكُمۡ
رَسُوۡلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمۡ عَلٰى فَتۡرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنۡ تَقُوۡلُوۡا مَا جَآءَنَا
مِنۡۢ بَشِيۡرٍ وَّلَا نَذِيۡرٍ فَقَدۡ جَآءَكُمۡ بَشِيۡرٌ وَّنَذِيۡرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ
شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۱۹﴾ وَاِذۡ قَالَ مُوۡسٰى لِقَوۡمِهٖ يٰقَوۡمِ اذۡكُرُوۡا نِعۡمَةَ اللّٰهِ
عَلَيۡكُمۡ اِذۡ جَعَلَ فِيۡكُمۡ اَنۡۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمۡ مُّلُوۡكًا ۖ وَّاٰتٰٮكُمۡ مَّا لَمۡ يُؤۡتِ
اَحَدًا مِّنَ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۲۰﴾ يٰقَوۡمِ ادۡخُلُوا الۡاَرۡضَ الۡمُقَدَّسَةَ الَّتِىۡ كَتَبَ
اللّٰهُ لَكُمۡ وَلَا تَرۡتَدُّوۡا عَلٰٓى اَدۡبَارِكُمۡ فَتَنۡقَلِبُوۡا خٰسِرِيۡنَ ﴿۲۱﴾

سرزمینِ شام سے مراد ہے

بالیقیں آیا تمھارے پاس اے اہلِ کتاب — وہ نبی برحق، ہمارا (وہ رسولِ مستطاب)
جس نے اُس میں سے بہت کچھ کر دیا تم پر عیاں — جو کتاب اللہ میں سے تم نے رکھا تھا نہاں
اور بہت سی باتیں کرتا ہے تمہاری، درگزر — جانبِ حق سے تمھارے واسطے (المختصر)
آچکا نور (ہدایت) اور کتابِ صاف تر ؛

جس سے رستے امن کے اُس کو دکھاتا ہے خدا — (فی الحقیقت) جو رضا کا اُس کی تابع ہو گیا
روشنی میں (کفر کی) ظلمت سے لاتا ہے انھیں — راستا سیدھا (ہدایت کا) دکھاتا ہے انھیں ؛
ہو گئے بیشک وہ کافر، جن (شریروں) نے کہا — ہے جو عیسیٰؑ ابنِ مریمؑ ہے وہی (گویا) خدا
اِن سے کہہ دو، بس چلے کس کا خدا کے سامنے؟ — وہ جو عیسیٰؑ ابنِ مریم پر ہلاکت ڈال دے
اور اُن کی ماں کو، اور دُنیا میں ہیں جو (آدمی) — مار ڈالے سب کو (اے لوگو بتاؤ تو سہی)؟
یہ زمین و آسماں، اور جو ہے اِن کے درمیاں — ہے حکومت سب پر ایک اللہ کی ہی (بیگماں)
چاہتا ہے وہ جو کچھ، کرتا ہے پیدا (بالیقیں) — اور ہے ہر چیز پر قادر وہ ربُّ العالمیں ؛
یہ یہودی اور نصارا کہتے ہیں (افراد سے) — ہم تو ہیں بیٹے خُدا کے، دوست ہیں اللہ کے
پوچھو پھر کیوں تم کو دیتا ہے سزا وہ جُرم پر؟ — کچھ نہیں مخلوق میں اُس کی ہو تم بھی اک بشر
جس کو چاہے بخش دے اور جس کو چاہے دے سزا — سلطنت ارض و سما کی ہے فقط بہرِ خدا
ہے اُسی کا جو ہے مابینِ زمین و آسمان — لوٹ کر جانا ہے سبکو اُس کی جانب (بے گماں) ؛
جب رسُول آئے ہوئی موقوف اے اہلِ کتاب! — تم میں آیا ہے ہمارا یہ رسولِ (مستطاب)
جو سُناتا ہے تمھیں احکام صاف اللہ کے — تاکہ یہ کہنے کی پھر تم کو نہ گنجائش رہے
کہ نہ آیا کوئی پیغامی خوشی و خوف کا — لو یہ پیغمبر خوشی و خوف کا اب آ گیا
یاد رکھو خوب ہے ہر چیز پر قادر خُدا ؛

یاد ہو گا جب کہا موسیٰؑ نے اپنی قوم سے — یاد رکھو تم پہ جو احساں کیے اللہ نے
بھیجے تم میں انبیاء اور بادشاہی دی تمھیں — اور دیا وہ، جو کسی کو بھی نہ بخشا دہر میں ؛
قوم والو، دخل کر لو تم اِس ارضِ پاکؔ میں — جو خدا نے مرحمت کر دی ہے تقدیراً تمھیں
(اور دشمن سے) نہ اپنی پیٹھ پھیرو (خوف سے) — ورنہ تم گھاٹے میں اور نقصان میں رہ جاؤ گے ؛

ع ۸

قَالُوْا يٰمُوْسٰۤى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا
حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿٢٢﴾ قَالَ
رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ
الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۬ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْۤا اِنْ
كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٢٣﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰۤى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَاۤ اَبَدًا مَّا دَامُوْا
فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿٢٤﴾ قَالَ
رَبِّ اِنِّيْ لَاۤ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِيْ وَاَخِيْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ
الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٥﴾ قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۛ يَتِيْهُوْنَ
فِي الْاَرْضِ ۭ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٦﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ
ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ
يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ۭ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ۭ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ
الْمُتَّقِيْنَ ﴿٢٧﴾ لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَاۤ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِيَ
اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّيْۤ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٨﴾ اِنِّيْۤ اُرِيْدُ اَنْ
تَبُوْۗاَ بِاِثْمِيْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا
الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢٩﴾ فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ
مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٣٠﴾ فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ
كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ ۭ قَالَ يٰوَيْلَتٰۤى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ
هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ سَوْءَةَ اَخِيْ ۚ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ﴿٣١﴾

بولے اے موسیٰؑ وہاں رہتے ہیں جابر آدمی، ۔ وُہ نکل جائیں نہ جب تک ہم نہ جائیں گے کبھی
وہ اگر نکلے وہاں سے، ہونگے ہم داخل (سبھی) ۞
اُن میں سے [۱] دو شخص بولے جن کو تھا خوفِ خدا ۔ تھا (بطورِ خاص) جن پر فضل ربّ پاک کا،
کرکے حملہ گھس پڑو دروازے سے (بے خوف بے) ۔ داخلے کے بعد، تم ہی اُن پہ غالب آؤ گے
ہے یقیں تم کو تو خالق پر بھروسہ چاہیئے ۞
بولے اے موسیٰؑ نہ داخل ہونگے ہم تو عمر بھر ۔ ہیں وہاں جب تک وہ لوگ (اور ہے یہی منشا اگر)
جاؤ تم اور رب تمھارا دونوں لڑنے کے لئے ۔ ہم تو بیٹھے ہیں یہیں (سیر و تماشہ دیکھنے) ۞
بولے موسیٰؑ (سن رہا ہے تو مرے پروردگار ۔ مجھ کو اپنی جان پر، اور بھائی [۲] پر ہے اختیار
امتیاز اس قوم فاسق پر ہمیں دے (ایکبار) ۞
حق نے فرمایا، کہ ان پر وہ زمیں کر دی حرام ۔ ملک میں بھٹکے پھریں چالیس سال [۳] اب (بر
کر نہ افسوس اُن پہ نافرمان ہیں جو (بدقوام) ۞
(اے نبی) تم ان سے ذکر آدم کے بیٹوں [۴] کا کرو ۔ (واقعی)۔ دونوں نے قربانی دی جب اللہ کو
تو قبولِ (حضرتِ باری) ہوئی نذر ایک کی ۔ دُوسرے کی نذر نامقبول ہو کر رہ گئی
(بھائی سے قابیل بولا، قتل کر دُونگا تجھے ۔ تو کہا (ہابیل نے اُس وقت یوں قابیل سے)
"نذر کرتا ہے خدا پرہیزگاروں کی قبول ۞ ۔ قتل کو میرے اگر تو ہاتھ اٹھاتے گا (فضول)
ہاتھ پھر بھی قتل پر میرا نہ اُٹھے گا ترے، ۔ جو ہے ربّ العالمیں، ڈرتا ہوں اُس اللہ سے ۞
چاہتا ہوں تو سمیٹے میرا اور اپنا گناہ ۔ اس طرح تو دوزخی ہو جائے (پھر بے اشتباہ)
ہاں یہی تو ہے سزائے ظالمانِ (رُوسیاہ) ۞
نفس اُس کا مطمئن قتلِ برادر پر ہوا ۔ آخر اُس کو مار ڈالا، اور گھاٹے میں پڑا ۞
بھیجا اک کوّا خدا نے کھودتا تھا جو زمیں ۔ تا دکھائے لاش بھائی کی چھپے کیونکر (یہیں)
بولا "اے افسوس، میں اتنا گیا گزرا ہوا ۔ (کاش) اس کوّے ہی جیسا میں بھی ہوتا (باوفا)
اور چھپا دیتا زمیں میں لاش اپنے بھائی کی ۔ پھر پشیماں اپنے دل میں وہ ہوا (اور راہ لی) ۞

---

[۱] ان کا نام یوشع اور کالب تھا

[۲] حضرت ہارون علیہ السلام

[۳] چالیس سال کی تحدید سے مقصد یہ تھا کہ اس عرصے میں بے غیرت اور بے حس بوڑھے لوگ مر جائیں گے اور غیور و حریت پسند ایک نئی قوم پیدا ہو جو اپنے آبائی ملک پر از سر نو قابض ہو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

[۴] یعنی ہابیل و قابیل کا۔

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۛۚ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا
بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا ؕ
وَمَنْ اَحْیَاهَا فَكَاَنَّمَاۤ اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا ؕ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ
رُسُلُنَا بِالْبَیِّنٰتِ ثُمَّ اِنَّ كَثِیْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِی الْاَرْضِ
لَمُسْرِفُوْنَ ﴿۳۲﴾ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَ
یَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْۤا اَوْ یُصَلَّبُوْۤا اَوْ تُقَطَّعَ
اَیْدِیْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ
لَهُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۳۳﴾ اِلَّا
الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَیْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۴﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ
الْوَسِیْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّ
الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ
لِیَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۚ وَلَهُمْ
عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۳۶﴾ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ
بِخٰرِجِیْنَ مِنْهَا ۫ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ﴿۳۷﴾ وَالسَّارِقُ
وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْۤا اَیْدِیَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ
اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۳۸﴾ فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ
وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ یَتُوْبُ عَلَیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۹﴾

چونکہ واقع ہو چکا تھا ایک ایسا واقعا — ہم نے اسرائیلیوں کو حکم تحریری دیا
جان لی جائے کسی کی گر نہ بدلے جان کے — یا کہ بے فتنہ گری کوئی کسی کو مار دے
تو یہ سمجھا جائے گا) گویا کیا ہے قتلِ عام — اور بچایا جس نے مرنے سے کسی کو (لا کلام)
(تو یہ سمجھا جائے گا) دی عام اُس نے زندگی — آ چکے ہیں اِن کے پاس اللہ کے اکثر نبی
اور ہمارے حکم بھی لائے ہیں واضح تر، مگر — اِن میں سے بہتیرے کرتے ہیں تعدّی مُلک پر ؛
لڑتے ہیں جو لوگ اللہ و رسول اللہ سے — ق دَوڑتے ہیں مُلک میں فتنے اُٹھانے کے لیے
قتل اُن کو کر دیا جائے، یہ ہے اُن کی سزا — یا چڑھایا جائے سُولی پر اُنہیں (یوں ہوں فنا)
یا [1] مخالف سمت سے ہوں قطع اُن کے دست و پا — یا اُنہیں اُس مُلک سے (فوراً) دیا جائے ہٹا،
اُن کی رُسوائی ہے یہ دُنیا میں (پھر جب مر گئے) — آخرت میں بھی بڑا ہو گا عذاب اُن کے لیے ؛
ہاں اگر قبلِ گرفت اِن میں کسی نے توبہ کی، — جانو ہے آمرزگار و مہرباں اللہ بھی ؛
اے مسلمانو، (فقط) اللہ سے ڈرتے رہو — اور پہنچنے کی خدا تک کوششیں کرتے رہو
اور اُس کی راہ میں (تم جان و دَولت سے) لڑو — تا کہ تم پاؤ فلاحِ (دو جہاں اور خوش رہو) ؛
ہو اگر اِن کافروں کے پاس (سُن لو تم بغور) — (مال) جو دُنیا میں ہے، اور اُس کے ساتھ اتنا ہی اور
اور عذابِ آخرت کے بالعوض یہ دیں اُسے — تو نہ وہ ہو گا قبول (اور یہ خسارہ پائیں گے)

ہے عذابِ دردناک (انجامِ کار) اِن کے لیے ؛

وہ تو چاہیں گے نِکل بھاگیں (کسی طور) آگ سے — آگ سے لیکن نہ وہ ہر گز نکلنے پائیں گے

(فی الحقیقت) ہے عذابِ دائمی اُن کے لیے ؛

چور کوئی مرد ہو یا چور عورت ہو کوئی — ہاتھ [2] اُن کے کاٹ ڈالو، ہے سزا اُن کی یہی
جانبِ اللہ سے اُن کو ہے یہ اِک انتباہ، — حکمتوں والا ہے اور غالب خُدا (بے اشتباہ) ؛
اور جس نے توبہ و اصلاح کی بعدِ قصور — تو قبول اللہ توبہ اُس کی کر لے گا ضرور

بخشنے والا ہے وہ، اور مہرباں (ربِّ غفور) ؛

[1] یعنی دایاں ہاتھ بایاں پاؤں یا بایاں ہاتھ اور دایاں پاؤں کاٹے جائیں۔

ع ۵ / ۸ / ۹

[2] حدیث میں ہے کہ صرف داہنا ہاتھ کاٹنا کافی ہے

چور اور چوری

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ
وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٤٠﴾ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ
لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِى الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا
اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛۚ سَمّٰعُوْنَ
لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ؕ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ
مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ
لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ؕ وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ
اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ فِى
الدُّنْيَا خِزْىٌ ۖۚ وَّلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٤١﴾ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ
اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ
وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ؕ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ
بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿٤٢﴾ وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ
وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ
ذٰلِكَ ؕ وَمَاۤ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٤٣﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى
وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَ
الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ
شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِىْ ثَمَنًا
قَلِيْلًا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٤٤﴾

الوقف على الاول اجوز ١٢

ع ٦

(اے مخاطب، ہے قبولِ توبہ پر حیرت تجھے!) کیا نہیں معلوم تجھ کو، ہے خُدا ہی کے لیئے؟
یہ زمین و آسماں کی سلطنت، (اور دبدبا)؟ جس کو چاہے بخش دے اور جسکو چاہے دے سزا
اور خدا ہر چیز پر قادر ہے (بے چوُن و چرا)؛

اے رسُول، اُن پر جو راہِ کفر میں ہیں دوڑتے تم کو (افسوس اور کوئی) غم نہ کرنا چاہیئے
(یہ مُنافق ہیں) کہ منہ سے کہتے ہیں مومن ہیں ہم دل نہیں ان کے مسلماں (کھاتے ہیں جھوٹی قسم)
اور یہودی[1] ان میں سے کچھ کرتے ہیں جھوُٹی مخبری جس کے یہ جاسوس ہیں، وہ ہے جماعت دُوسری
جو ابھی تم تک نہیں آئی ہے[2] (اور ہے دُور ہی) پھیر دیتے ہیں جگہ سے اپنی یہ الفاظ[3] بھی
کہتے ہیں، تم کو پیمبر سے ملے یہ حکم اگر، تو اُسے تسلیم کرنا، ورنہ کرنا تم حذر،
(اے پیمبر) ہو خرابی جس کی منظورِ خدا، اُس کے بارے میں خدا پر بس نہیں تم کو ذرا
یہ نہیں منشا خدا کا، پاک اِن کے دِل کرے اِس خُدائی میں بھی رسوائی ہے اِن کے واسطے،
آخرت میں بھی بڑا ہوگا عذاب اِن کے لیئے؛

جھوُٹی باتوں کی یہ لیتے پھرتے ہیں کنسوئیاں ہضم کر جاتے ہیں یہ مالِ حرام (اکثر یہاں)،
یہ اگر آئیں تمھارے پاس (تم مختار ہو) اِن میں کر دو فیصلہ کچھ، یا کنارہ کش رہو
کچھ بگاڑیں گے نہ یہ، گر تم کنارہ کش رہے فیصلہ جو کچھ کرو تم، تو کرو انصاف سے
مُنصفوں کو دوست رکھتا ہے خدا (واضح رہے)؛

کیوں حَکَم تم کو بناتے ہیں (یہ ہو کر بدحواس)؟ جب کہ خود توریت ہے موجود ان لوگوں کے پاس!
اس میں (بھی) حکمِ خدا لکھا ہوا ہے صاف صاف بعدازیں بھی اِس سے پھر جاتے ہیں کرتے ہیں خلاف
یہ نہ مانیں گے کبھی (اِن کے دلوں پر ہے غلاف)؛

(اِن پہ) بیشک ہم نے کی توریت نازل جسمیں تھی اِک ہدایت اور اِک (ایمان پیدا) روشنی
حکم دیتے تھے مطابق اُس کے سارے انبیاء اِس یہودی قوم کو، تھے حکم بردارِ خدا
حکم دیتے تھے اُنہیں جو عالم و درویش تھے کیونکہ (یہ سب بھی) محافظ تھے کتاب اللہ کے
اور خبرگیری بھی کرتے تھے کتاب اللہ کی، پس ڈرو مجھ سے، ڈرو (لیکن) نہ لوگوں سے کبھی
آئیتوں پر تم ہماری لو نہ اِک اجرِ قلیل اور ہم نے جو کتاب اپنی اُتاری (با الدلیل)
کر نہیں سکتے جو لوگ اُس کے مطابق فیصلے ہیں وہی وہ لوگ جو کافر ہیں (اور ظالم کھلے)؛

یہودیوں اور مُنافقوں سے اتمام حجّت

[1] یعنی مدینے کے یہودی

[2] یعنی یہودِ خیبر

[3] الفاظِ توریت کی طرف اشارہ ہے جس میں یہودی تحریف کرلیا کرتے تھے۔

ع ۶ ۹ ۱۰

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ
وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ
قِصَاصٌ ؕ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ
اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى
ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۪ وَاٰتَيْنٰهُ
الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ
وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ؕ﴿۴۶﴾ وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ
اللّٰهُ فِيْهِ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۴۷﴾
وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ
الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ
اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ؕ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّ
مِنْهَاجًا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ
فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا
فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۸﴾ۙ وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ
اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ
بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ
يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ﴿۴۹﴾
اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ؕ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع

ہم نے یہ اُن سے کیا توریت میں لکھ کر بیاں — آنکھ کے بدلے میں آنکھ اور جان کے بدلے میں جاں
ناک کے بدلے میں ناک اور کان کے بدلے میں کان — دانت کے بدلے میں دانت اور جتنے زخموں کے (نشان)
اُتنے ہی زخم اُن کے بدلے (ہے یہ فرمانِ اِلٰہ) — عفو کر دے (مدّعی) تو ہے تلافیٔ گناہ
جو نہ دیں اُس کے مطابق حکم، جو اُتری کتاب — ہیں وہی تو لوگ ظالم (اُن پہ ہونا ہے عذاب)؛
بعد اِن نبیوں کے عیسیٰؑ ابن مریم کو (یہاں) — ہم نے بھیجا، جو اِنہیں کے ہمقدم تھے (بیگماں)
(آئے یہ) کرتے ہوئے تصدیق اُس توریت کی — اِس سے پہلے (حضرت موسیٰؑ پہ) جو نازل ہوئی
اور (اِس کے ساتھ) ہم نے اُن کو دی انجیل بھی — تھی ہدایت جس میں اور تھی روشنی (بھی دین کی)
اور یہ (انجیل بھی) تصدیق تھی توریت کی — (اِن کے دَور و عہد میں) پہلے سے جو موجود تھی
متقی لوگوں کو اُس میں ہے ہدایت، پند بھی؛

چاہیئے انجیل والوں کو جو حکم اللہ نے — دے دیئے اُس میں، کریں اُس کے مطابق فیصلے
فیصلہ اُس کے مطابق جو نہ کوئی کر سکے — حکم جو (اپنی کتابوں میں) دیئے اللہ نے
تو ہیں ایسے لوگ فاسق (اور نافرماں کھلے)؛

(اے پیمبر) تم کو بھیجی ہم نے جو برحق کتاب — اُن صحیفوں کی مصدّق تھی جو پہلے دستیاب
اور محافظ بھی ہے اُن کی (اِس لیے تم برملا) — حکم دو اُس کے مطابق تم پہ جو نازل ہوا
اور جو حق بات پہنچی ہے تمھیں اللہ سے — تم نہ چلنا خواہشوں پر اِن کی، اُس کو چھوڑ کے
تم میں سے ہر قوم کو ہم نے (جدا) کی ہے عطا — اِک شریعت اور اِک دستور، اِک جادہ (نیا)
چاہتا خالق تو تم سب ہوتے اِک اُمّت (مگر) — اپنے حکموں میں تمھیں تا آزمائے (دادگر)
نیکیوں میں اِس لیے اے مومنو سبقت کرو — ہے خدا کے پاس تم سب کو پہنچنا (سوچ لو)
تم کو جن باتوں میں (دُنیا کی) رہا ہے اختلاف — وہ جتا دے گا بتا دے گا تمھیں سب (صاف صاف)؛
حکم دو اُن کو مطابق اُس کے جو نازل ہُوا — اُن کی جو خواہش ہے، اُس کی پیروی ہے ناروا
اِن سے بچتے ہی رہو، بھٹکا نہ دیں اُس حکم سے — تم پہ جو نازل کیا ہے (اے نبی) اللہ نے،
پھر نہ مانیں یہ، تو یوں سمجھو کہ خود وہ کبریا — چاہتا ہے اِن کو دے بعضے گناہوں کی سزا،
ہیں بہت لوگوں میں نافرمان، اِس میں شک ہے کیا؛

حکم دورِ جاہلیت کا ہیں کیا یہ چاہتے؟ — حکم دینے والا بہتر کون ہے اللہ سے؟
(ہاں مگر یہ بات ہے) اہلِ یقیں کے واسطے؛

ع ۷
۱۱

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ
اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا
يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۱﴾ فَتَرَى الَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ
مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا
دَآئِرَةٌ ؕ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِىَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ
فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ اَسَرُّوْا فِىْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ﴿۵۲﴾ وَيَقُوْلُ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ
اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ؕ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۵۳﴾ يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِى
اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ
عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ؗ يُجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ
لَآئِمٍ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۴﴾
اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ
الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَمَنْ يَّتَوَلَّ
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ
الْغٰلِبُوْنَ ﴿۵۶﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ
اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ
قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۵۷﴾

اے مسلمانو، یہودی اور نصارا کو (کبھی) تم نہ اپنا دوست ٹھہراؤ (کہاں کی دوستی)
وہ تو ہیں اک دوسرے کے دوست (اسکے بعد بھی) وہ اُنہیں میں سے ہے، جو اُن سے کریگا دوستی،
اور ہدایت ظالموں کو حق نہیں دیتا کبھی ؁

جن کے دل بیمار ہیں، اُن کو ذرا اب دیکھئے دَوڑ کر کس طرح ملتے ہیں یہودی قوم سے!
کہتے ہیں "ڈر ہے ہمیں گردش میں آجائیں نہ ہم" عنقریب اللہ دے گا فتح (بے رنج والم)
یا کوئی بھیجے گا ایسا حکم اپنے پاس سے جو چھپا رکھا ہے دل میں اُس پہ یہ پچھتائیں گے،
پھر کہیں گے سب مسلماں، کیا یہی ہیں وہ نفر؟ قسمیں جو اللہ کی کھاتے تھے (با صد کرّ وفر)
اور کہتے تھے، "تمھارے ساتھ ہیں ہم (شوق سے)" ہو گئے ضائع عمل اِن کے، یہ ٹوٹے میں رہے"

التلثۃ

اے مسلمانو، پھرا جو تم میں اپنے دین سے تو خدا کر دے گا پیدا لوگ (اِس انداز کے)
اُن کو چاہے گا خدا، اور وہ بھی چاہیں گے اُسے مومنوں پر نرم اور کفّار پر ہوں گے کڑے
اپنی جانیں وہ لڑا دیں گے، خدا کی راہ میں اور ملامت سے کسی کی، ڈر نہ ہو گا کچھ اُنہیں
یہ خدا کا فضل ہے، چاہے جسے کر دے عطا ہے وسیعُ (الرّحم) سب کے حال سے واقف خدا"
(فی الحقیقت) ہیں تمھارے دوست اللہ و نبی اور (اِن کے بعد) وہ ایمان رکھنے والے بھی
جو نمازیں پڑھتے ہیں دیتے ہیں (مالو نکی) زکات، اور جُھکتے ہیں (خدا کے سامنے دن ہو کہ رات)؁
دوست جو اللہ اور اُس کے پیمبر کو رکھے اور اُن پر بھی جو ہیں ایماں (خدا پر) لا چکے
ہیں یہ حِزبُ اللّٰہ [1] ہنام اللہ والا اِن کا ہے) سب پہ غالب ہیں یہی (اور بول بالا اِن کا ہے)؁

ع ۸ ۱۲

تم بناؤ دوست ہرگز بھی نہ اُن کو مومنو، جو ہنسی اور کھیل سمجھے ہیں تمھارے دین کو
اور جو ہیں اُن میں سے جن پر پہلے اُتری ہے کتاب کافروں سے بھی نہ اپنا دوست کرنا (انتخاب)
اور (اے ایمان والو) تم ڈرو اللہ سے واقعی گر ماننے والے ہو تم (اسلام کے) ؁

[1] یعنی اللہ کی جماعت یا اللہ کا لشکر

وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ
قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ۝٥٨ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ
اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ
وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ۝٥٩ قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ
مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ
الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ
عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ۝٦٠ وَاِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا
بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ۝٦١ وَتَرٰى
كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ
السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝٦٢ لَوْلَا يَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ
وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ لَبِئْسَ مَا
كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۝٦٣ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ
وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ
وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّ
كُفْرًا ؕ وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ
كُلَّمَاۤ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ
فَسَادًا ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ۝٦٤ وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا
وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝٦٥

(جب اذاں دے کر) بلاتے ہو انھیں بہرِ نماز — یہ سمجھتے ہیں ہنسی اور کھیل اُس کو (حیلہ ساز)
اِس لیے کہ عقل سے کورے ہیں (یہ کینہ طراز) ؛

اے پیمبرؑ، اِن سے یہ کہہ دو کہ اے اہلِ کتاب — ہم سے کیوں ضد ہے تمھیں؟ (جو کھا رہے ہو پیچ و تاب)
بس یہی کہ ہم خُدا پر لائے ایمان و یقیں — اور اُس پر ہم پہ جو اُترا ہے (قرآنِ مبیں)
اُن کتابوں پر بھی، اب سے پہلے جو نازل ہوئیں — اور یہ کہ تم میں نافرماں ہیں اکثر (بالیقیں) ؛
(اے پیمبرؑ) یہ کہو اِن سے بتا دوں تم کو کیا؟ — کون ہے بدتر سزا کا مستحق نزدِ خدا؟
ہاں وہی جس پر کہ لعنت بھیج دی اللہ نے — اور غضب جن پر کیا نازل (کمالِ قہر سے)
بعض کو بندر بنایا اور بعضوں کو سُوَر — کی جنھوں نے بندگی شیطان کی (المختصر)
ہیں یہی درجے میں بدتر (اور دُھتکارے ہوئے) — ہیں یہی وہ لوگ جو بھٹکے ہیں سیدھی راہ سے ؛
جب تمھارے پاس آئیں کہتے ہیں مومن ہوئے — حالانکہ آئے تھے کافر اور کافر ہی گئے،
حق ہے واقف (جو ارادے) اِن کے دل میں تھے چھپے ؛

دیکھو گے اکثر کو عُدوان و گنہ پر دَوڑتا — ظلم کرتے اور پھر کھاتے حرام (اِس کے سوا)
ہیں بُرے وہ کام، جو یہ کر رہے ہیں (برملا) ؛

منع کیوں کرتے نہیں، درویش اور عالم (تمام) — اِن کو باتوں سے گنہ کی، کھانے سے (مالِ) حرام
ہیں بہت ہی وہ بُرے کرتے رہے ہیں جو یہ کام ؛

اور یہودی کہتے ہیں، اللہ کا ہے تنگ ہاتھ — تنگ اُنہیں کا ہاتھ ہو، اِس کہنے پر لعنت کے ساتھ
ہیں کُشادہ بلکہ دونوں ہاتھ اُس اللہ کے — خرچ کرتا ہے وہ جیسے چاہتا ہے (شوق سے)
یہ جو تم پر اُترا ہے قرآن، رب کی سمت سے — ازدیادِ کفر و شر ہو گا بہت سوں کے لیے
ہم نے اُن میں حشر تک بغض و عداوت ڈال دی — آگ سلگاتے ہیں یہ جنگ و وغا کی جب کبھی
تو خُدا اُس کو بجھا دیتا ہے (اپنے فضل سے) — پھرتے ہیں یہ مُلک میں جھگڑے ہی پھیلاتے ہوئے
اور نہیں مفسد پسند اللہ کو (سچ جانیے) ؛

ڈرتے یہ اہلِ کتاب، ایمان لے آتے اگر، — دُور کر دیتے گنہ ہم اُن کے (کرتے درگزر)
نعمتوں کی جنّتوں میں کرتے داخل (بے خطر) ؛

وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ
رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ
مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٦﴾ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ
بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ
رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ
الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٧﴾ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَىْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا
التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ
كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ فَلَا
تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٨﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ
هَادُوْا وَالصّٰبِئُوْنَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٩﴾ لَقَدْ
اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ رُسُلًا ؕ كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ
بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَحَسِبُوْٓا
اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ
عَمُوْا وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ ۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٧١﴾ لَقَدْ كَفَرَ
الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ وَقَالَ الْمَسِيْحُ
يٰبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّىْ وَرَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ
فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿٧٢﴾

اور جو قائم رکھتے وہ توریت اور انجیل کو
اُن پہ بھی اِن پر خدا کی سمت سے اُترتے ہیں جو

تو یہ اوپر سے اور اپنے پاؤں نیچے سے بھی[1]
(رزق پاتے اور کھاتے (با فراغت واقعی)

اِن میں سے کچھ لوگ سیدھی راہ پر بھی ہیں (فرد)
لیکن اکثر اِن میں بدکردار ہیں (اور پُر فتور) ؛

اے پیمبر تم پہ جو اللہ نے نازل کیا
(بے کم و کاست) اُس کی ہو تبلیغ (بے چون و چرا)

گر کیا ایسا نہ تم نے تو پھر اِس میں شک نہیں
کوئی پیغامِ خدا تم نے نہ پہنچایا کہیں

(ڈرتے کیوں ہو) تم کو لوگوں سے بچائے گا خدا
کافروں کو وہ تعرّض کا نہ دے گا راستا) ؛

کہدو اے اہلِ کتاب (اصلا) نہیں تم بہرہ ور
ہو نہ قائم جب تک اِس توریت اور انجیل پر

اور اُس پر سمتِ ربّ سے تم پہ جو نازل ہوا
یہ[2] صحیفہ تم پہ جو اللہ نے نازل کیا

ہوگا بہتیروں کو باعث ازدیادِ کفر کا،
قومِ کافر پر نہ تم افسوس کرنا (دیکھنا!) ؛

ہو مسلماں یا نصارا کوئی، صابی یا یہود
جو خدا پر لائے ایماں، حشر کا مانے وجود

اور عمل بھی نیک (بے چون و چرا) کرتا رہے
تو نہ خوف اُس کے لیئے ہے اور نہ غم اُس کے لیئے ؛

ہم نے اِسرائیلیوں سے (کچھ) لیے قول و قرار
اور پھر بھیجا کیے اِن میں پیمبر (بار بار)

حکم ایسا جب پیمبر کوئی لایا اِن کے پاس
جو نہ تھا اِن کو پسند (اور جو نہ آیا اِن کو راس) لا

بعض کو جھٹلا دیا اور قتل بعضوں کو کیا ؛
اور یہ سمجھے خرابی کچھ نہ ہوگی رونما

(ان خیالوں سے) پھر اندھے اور بہرے[3] ہو گئے
پھر جو توبہ کی، تو وہ کر لی قبول اللہ نے

پھر بھی اکثر اِن میں اندھے اور بہرے بن گئے
دیکھتا ہے اب بھی ربّ جو کام ہیں یہ کر رہے ؛

بالیقیں کافر ہوئے ہیں وہ جنھوں نے یہ کہا
"عیسیٰؑ جو مریمؑ کے بیٹے ہیں، وہی تو ہیں خدا"

اور کہا عیسیٰؑ نے اسرائیلیو ہے لازمی
جو ہے میرا اور تمہارا ربّ، اُسی کی بندگی،

جس نے ٹھہرایا کسی کو بھی شریک اللہ کا
اُس پہ کی جنت حرام اللہ نے (مشرک ہوا)

ہے ٹھکانہ اُس کا دوزخ (دوزخی ہے بالیقیں)
اور کوئی ظالموں کا یار و ناصر نہیں ؛

ع ۹ ۱۲

[1] یعنی اوپر سے بھی ان پر رزق کی بارش ہوتی اور پاؤں کے نیچے سے بھی رزق اُبلتا۔

[2] یہاں سے آنحضرت صلعم مخاطب ہیں

[3] مراد یہ ہے کہ نہ راہِ راست دیکھی اور نہ حق بات سُنی۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ
وَّاحِدٌ ؕ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٣﴾ اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ﴿٧٤﴾ مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ
الرُّسُلُ ؕ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ؕ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ
لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٧٥﴾ قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ؕ وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٧٦﴾
قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْٓا
اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ
السَّبِيْلِ ﴿٧٧﴾ لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ
دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿٧٨﴾
كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿٧٩﴾
تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ
اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَلَوْ
كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ
وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٨١﴾ لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ
اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا
اِنَّا نَصٰرٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٨٢﴾

ہوگئے بے شُبہ وہ کافر جنھوں نے یہ کہا — تین میں کا ایک ہے اللہ (یعنی تیسرا)
اور نہیں معبود کوئی ربِّ واحد کے سوا — باز آئیں گے نہ اِن باتوں سے گر یہ (بے حیا)
اور رہیں گے کفر پر قائم (تو اِن کے منہ میں خاک) — اِن پہ نازل بالیقیں ہوگا عذابِ دردناک ؛
کیوں نہیں یہ توبہ کرکے بخشواتے ہیں گناہ؟ — بخشنے والا، بڑا ہی مہرباں ہے وہ اِلٰہ ؛
ہیں فقط پیغامبر، مریمؑ کے یہ بیٹے مسیح — اِن سے پہلے بھی بہت سے انبیا گزرے (صریح)
بیشک اُن کی ماں ولی تھیں، دونوں کھاتے تھے طعام — دیکھو، یہ اُن کے لیئے کیسے دلائل ہیں تمام
دیکھو، پھر اُلٹے کدھر یہ جارہے ہیں (بدلگام) ؟ ؛
اِن سے کہدو، پُوجتے ہو کیا خدا کو چھوڑ کر — تم اُسے، جس سے نہیں کچھ بھی تمھیں نفع و ضرر؟
جاننے اور سُننے والا ہے خُدائے (بحر و بر) ؛
کہدو، اے اہلِ کتاب، (اچھی نہیں ہرگز یہ خُو) — تم کو ناحق اپنے مذہب میں نہیں لازم غُلو
(اور دانستہ) خیالوں پر نہ تم اُن کے چلو — تم سے پہلے جو کہ خود گمراہ تھے (لوگو سنو)
اور جو بہکا گئے بہتوں کو (سیدھی راہ سے) — اور جو خود بھی تھے راہِ راست سے بھٹکے ہوئے ؛

بھیجی لعنت اُن پہ اسرائیلی جو کفار تھے — (خود) زبانِ عیسیٰؑ بن مریمؑ و داوّدؑ سے
اِس لیے کہ تھے وہ نافرمان حد سے بڑھ گئے ؛ — کرتے تھے جو کارِ بد، باز اُس سے آتے ہی نہ تھے
کرتے تھے جو کام وہ بیشک بہت ہی تھے بُرے ؛

دیکھو اُن[1] میں سے بہت سے دوست ہیں کُفار[2] کے — ہے بُرا بے شک کیا جو کام آگے کے لیئے
ہوگیا اللہ ناراض اِن سے (اِس دنیا میں بھی) — (آخرت میں بھی) انہیں ہوگا عذابِ دائمی ؛
اِن کو گر ہوتا خُدا پر اور پیمبر پر یقیں — اور اُس پر اِن پہ جو نازل ہوا (حکمِ مُبیں)
تو نہ کرتے مشرکوں سے دوستی (ناداں ہیں) — لیکن ان میں سے بہت سے لوگ نافرمان ہیں ؛
(اے پیمبر) دشمنی کرنے میں مسلم قوم سے — تم یہود اور مشرکوں کو سخت سب سے پاؤ گے
جو نصاریٰ اپنے کو کہتے ہیں ان کو تم (مگر) — دوستی میں مومنوں سے پاؤ گے نزدیک تر
اِس لیے کہ اُن میں (کچھ عالم ہیں کچھ درویش بھی) — وہ تکبر بھی نہیں کرتے، (ہیں طاعت کیش بھی) ؛

ع ۱۰ (۱۱) ۱۴

[1] مدینے میں رہنے والے یہودیوں کی طرف اشارہ ہے۔

[2] یعنی کفارِ مکہ

نصاریٰ مسلمانوں کے دوست ہو سکتے ہیں یہودی نہیں ہو سکتے

وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَى أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ
الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا
مَعَ الشّٰهِدِينَ ﴿٨٣﴾ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ
وَنَطْمَعُ أَنْ يُدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِينَ ﴿٨٤﴾ فَأَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا
قَالُوا جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا ۚ وَ
ذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِينَ ﴿٨٥﴾ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِاٰيٰتِنَآ
أُولٰٓئِكَ أَصْحٰبُ الْجَحِيمِ ﴿٨٦﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا
طَيِّبٰتِ مَآ أَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ
الْمُعْتَدِينَ ﴿٨٧﴾ وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَاتَّقُوا
اللّٰهَ الَّذِيٓ أَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُونَ ﴿٨٨﴾ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ
فِيٓ أَيْمٰنِكُمْ وَلٰكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْأَيْمٰنَ ۚ
فَكَفَّارَتُهٗٓ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ
أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ ۖ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ
ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ ۚ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمٰنِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ ۚ وَاحْفَظُوٓا أَيْمٰنَكُمْ ۚ
كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٨٩﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوٓا إِنَّمَا
الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُونَ ﴿٩٠﴾ إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطٰنُ أَنْ يُّوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ
فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ أَنْتُمْ مُّنْتَهُونَ ﴿٩١﴾

جب وہ[1] سنتے ہیں پیمبر پر جو کچھ نازل[2] ہوا — دیکھتے ہو اُن کی آنکھوں سے اُبلنا اشک کا
اس لئے کہ اُن کو (کچھ) عرفان ہے حق بات کا — اور کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اے خدا
ہم کو اپنے ماننے والوں میں لکھ لے کبریا ؛

کیا[3] ہوا ہم کو کہ ہم اللہ پر ایمان نہ لائیں ! ق — اور نہ ہو ہم کو یقیں اُس پر جو ہم حق بات پائیں ؛
اور توقع یہ رکھیں ، داخل کرے گا رب ہمیں ؛ — ساتھ اپنے نیک بندوں کے (ریاضِ خلد میں) ؛ !
اُن کو اِس کہنے کے بدلے میں دیئے اللہ نے — باغ ، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں (شان سے)
وہ رہیں اُن میں ہمیشہ ، ہیں یہ نیکوں کے صلے ؛

اور جو کافر ہو کے جھٹلائیں ہماری آیتیں — دوزخی ہیں وہ (جلائے جائیں گے وہ آگ میں) ؛

ع

مومنو ، اُن ستھری چیزوں کو نہ ٹھہراؤ حرام — جو حلال اللہ نے کر دی ہیں تم پر (لاکلام)
اور بڑھو حد سے نہ آگے (تم اگر ہو عقل مند) — حد سے جو بڑھتے ہیں وہ اللہ کو ہیں ناپسند ؛
کھاؤ جو چیزیں حلال اور پاک رب نے تم کو دیں — اور ڈرو تم اُس خدا سے جس پہ تم کو ہے یقیں ؛

قسموں کا کفارہ

(ہاں) تمہیں لایعنی قسموں پر نہ پکڑے گا خدا — لیکن اُن قسموں پہ جن کو (دل سے) مستحکم کیا ،
یہ کفارہ ہے کہ اوسط درجے کا کھانا کھلاؤ — دس نقیروں کو ، وُہی گھر والوں کو جیسا کھلاؤ
یا اُنہیں[4] کپڑا دو ، یا آزاد کر دو اک غلام — ہو نہ یہ وسعت ، تو رکھو تین روزے (لاکلام) ،
جب قسم کھالو ، تو قسموں کا کفارہ ہے یہی ، — اپنی قسموں کی رکھو تم احتیاط (واقعی) ،
اِس طرح اللہ اپنے حکم کرتا ہے بیاں — تاکہ شکر اُس کا کرو تم (ہے وہ کیسا مہرباں ؟) ؛
اے مسلمانو ، شراب ، اور پانسے اور بُت اور جُوا — کام شیطاں کے ہیں گندے ، اِن سے بچنا ہے (دا)
تاکہ تم پاؤ نجات (اور ہو فلاح دوسرا) ؛

چاہتا بھی ہے یہی شیطاں ، "قمار و بادہ[5]" سے — وہ تمہارے درمیاں ، بغض و عداوت ڈال دے
اِس طرح تم کو نماز و یادِ ربّ سے روک دے — (اپنے اِن افعالِ بد سے) اب بھی تم باز آؤ گے ؟ ! ؛

---

[1] علماؤ مشائخ نصاریٰ۔
[2] یعنی قرآن شریف۔
[3] یہ بھی انہیں کا قول ہے۔
[4] یعنی دس محتاجوں کو۔
[5] یعنی جوئے اور شراب سے۔

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ
فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۹۲﴾ لَيْسَ عَلَى
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا
اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ
اَحْسَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۳﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗٓ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ
لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ
فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۴﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَ
اَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ
مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًاۢ بٰلِغَ الْكَعْبَةِ
اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ
وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ
مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۹۵﴾ اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَ
طَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ
الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۹۶﴾
جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ
الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ ؕ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ
مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۹۷﴾

شراب اور جُوئے وغیرہ کے متعلق

(ہاں) خدا اور اُس کے پیغمبر کی تم طاعت کرو — اور (جن سے منع تم کو کر دیا) بچتے رہو
وَرنہ تم جانو، جو پھر جاؤ (جو ہو جاؤ خلاف) — ذِمّے پیغمبر کے صرف احکام پہنچانا ہے صاف ؏
لائے جو ایمان، کی نیکی، نہیں اُن پر گناہ — پہلے جو کھا پی چکے وہ (یعنی قبلِ انتباہ)
جب ڈرے آئندہ کو (احکام پر) ایمان لائے — اور عمل صالح کئے اور پھر ڈرے، ایمان لائے
پھر کیا پرہیز، نیکی پر ہوئے پھر کاربند — نیکی کرنے والوں کو اللہ کرتا ہے پسند ؏
مومنو لے گا تمہارا امتحاں پروردگار — اک ذرا سی بات میں (کہتے ہیں سب جسکو شکار)
ہاتھ اور نیزے تمہارے ہو سکیں جس تک رسا — (امتحاناً) تاکہ یہ معلوم کر لے کبریا
کس کے دل میں خوف، بے دیکھے ہے اُس کا جاگزیں؟ — (یاد رکھو) جو کسی نے زیادتی کی بعد ازیں

تو عذابِ دردناک اُس کے لئے ہے (بالیقیں) ؏

مومنو احرام میں رہ کر نہ مارو تم شکار — تم میں سے دانستہ مارا گر کسی نے (کرکے وار)
جیسا مارا، ویسا ہی بدلے میں دے اک جانور — تم میں سے تجویز جو دو شخص کردیں معتبر
پھر یہ ہدیہ کعبے تک پہنچایا جائے (لاکلام) — یا دے کفّارہ — کھلا دے کچھ فقیروں کو طعام
یا (انہیں محتاجوں کی تعداد میں) روزے رکھے — اپنے کاموں کی سزا (کا کچھ مزا بھی تو) چکھے
درگزر کی اُس سے خالق نے، ہوا پہلے جو کام — اب جو کوئی پھر کرے گا اُس سے لے گا اِنتقام

مُنتقِم ہے اور غالب ہے خدائے (ذوالکرام) ؏

بحری شکار

تم پہ کیں ہم نے حلال (احرام میں انجامِ کار) — کھانے کی دریائی چیزیں، اور دریائی شکار[۲]
تاکہ تم اور جو مسافر ہیں، اُٹھائیں فائدا — اور جنگل کا شکار احرام میں ہے ناروا
(ہے تمہیں لازم کہ) تم ڈرتے رہو اللہ سے — تم اکٹھے ہو کے جس کے پاس (اک دن) جاؤ گے ؏
ہم نے کعبے کو بنایا، عظمتوں کا جو ہے گھر — امن گاہِ اہلِ عالم، (عافیت کا مستقر)
حرمتوں والے مہینے، نذر کے (سب) جانور — ہوں گلے میں جن کے پٹے، وہ (مقرّب) جانور
(فرض ہے اِن کی حفاظت) ہے یہ سب کچھ اِس لئے — تاکہ تم کو علم (اِس امرِ حقیقی کا) رہے
جو زمین و آسماں میں ہے، خدا کو ہے خبر — اور ہے ہر چیز سے واقف خدائے (دادگر) ؏

[۱]۔ شراب مسلمانوں پر دفعتاً حرام نہیں ہوئی۔ جب شراب کی مذمّت میں کوئی آیت نازل ہوتی لوگ احتیاط کرتے جاتے۔ پھر پیتے، پھر احتیاط کرتے یہاں تک کہ اس آیت سے شراب پینا قطعاً حرام ہو گیا۔

[۲]۔ یعنی مچھلیاں۔

ع ۱۲/۲

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٩٨﴾ مَا عَلَى
الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا
تَكْتُمُوْنَ ﴿٩٩﴾ قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ
الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿١٠٠﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا
حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿١٠١﴾
قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ﴿١٠٢﴾ مَا جَعَلَ اللّٰهُ
مِنْ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿١٠٣﴾ وَاِذَا قِيْلَ
لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا
وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا
وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿١٠٤﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ
مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا
كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٠٥﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ
حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ
ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ ؕ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْ بَعْدِ
الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَمَنًا
وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ ۙ اللّٰهِ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ﴿١٠٦﴾

تم رہو آگہہ، عذابِ حق بہت ہی ہے گراں ساتھ ہی اللہ ہے آمرزگار و مہرباں ؛
ذمّہ پیغمبر کے پہنچانا ہے صرف احکام کا، ظاہر و پنہاں تمہارا جانتا ہے سب خدا ؛
اے پیمبر، کہہ دو اِن لوگوں سے (جو ہیں تنگ بیں) سُتھری چیزوں کے برابر گندہ چیزیں تو نہیں ،
گندہ چیزوں کی فراوانی ہو کتنی ہی بھلی ، عقل مند و ، تم کو ڈرنا ہے خدا سے لازمی
تاکہ حاصل ہو تمہیں فوز و فلاحِ (دائمی) ؛

مومنو، پوچھو نہ وہ باتیں (نبی سے زینہار) جو اگر تم کو بتا دی جائیں ، تو ہوں ناگوار ،
اور اگر کرتے رہوگے تم سوالاتِ (فضول) ایسے عالم میں کہ ہے قرآن کا عہدِ نزول
کھولدی جائیں گی وہ باتیں (تو مانوگے بُرا)، (اب سے پہلے تم نے جو پوچھا) معاف اُس کو کیا،
ہے بڑا ہی بُردبار اور بخشنے والا خدا ؛

تم سے پہلے بھی، کئے لوگوں نے ایسے ہی سوال اور اُن باتوں سے مُنکر ہوگئے پھر (بدخِصال) ؛
اِن کو ٹھہرایا نہیں (جائز) خدا نے (بالیقیں) سائبہ ، حامی ، وصیلہ ، یا بحیرہ ، کچھ نہیں
باندھتے ہیں کافر اِک بہتان یہ اللہ پر، اُن میں سے اکثر ہیں بےعقل اور (بالکل) بے خبر ؛
جب کہا جاتا ہے اِن سے (جا چکے سب کی طرف) آؤ ابِ قرآن اور پیغمبرِ ربّ کی طرف
تو یہ کہتے ہیں، ہمیں کافی طریقہ ہے وہی جس کی کرتے تھے ہمارے باپ دادا پیروی ،
چاہے اِن کے باپ دادا جانتے ہوں کچھ نہیں اور نہ راہِ راست پر ہوں (اور نہ واقف کارِ دیں) ؛
مومنو تم فکر رکھو صرف اپنی ذات کی تم اگر ہو سیدھے رستے پر، تو پھر گُمرہ کوئی ،
کیا بگاڑے گا تمہارا - کیا زیاں پہنچائے گا ، لوٹ کر تم سب کو جانا ہے سوئے ربّ العُلا -
وہ بتادے گا تمہیں جو کچھ بھی ہے تم نے کیا ؛

اے مسلمانو جو تم میں سے کوئی مرنے لگے مُعتبر شاہد ہوں دو ، وقتِ وصیّت ، (چاہیے)
گر سفر میں تم پر آجائے مُصیبت موت کی ، (مومنِ) عادل نہ ہوں تو لے لو دو شاہد کوئی "
اُن پہ کچھ شک ہو تو اُن کو روک لو بعدِ نماز دونوں وہ کھائیں قسم اللہ کی (با صدنیاز)
اور کہیں: "بدلے قسم کے ہم نہیں لینے کے دام ؛ چاہے رشتے دار ہی ہو (مرنے والا کا کلام)
ہم خدا لگتی گواہی کو نہ رکھیں گے نہاں اور اگر ایسا کریں تو ہوں کے عاصی" (بیگماں) ؛

۱۳
ع
۲

لہ - سائبہ - معمولی سانڈ جس سے کوئی کام نہ لیا جائے - حامی ، شترِ نر جس کی نسل سے کئی بچے ہو چکے ہوں اور آخرِ عمر میں اس سے کام نہ لیا جائے - وصیلہ - وہ اونٹنی جس کے پہلے پہل اوپر تلے دو بچے مادہ ہوں - بحیرہ - وہ اونٹنی جس کے کان پھاڑ کر بُتوں کے نام پر چھوڑ دیا جاتا تھا -

(وصیّت)

فَاِنْ عُثِرَ عَلٰۤى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّاۤ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا
مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَاۤ
اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَاۤ ۖ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾
ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَاۤ اَوْ يَخَافُوْۤا اَنْ تُرَدَّ
اَيْمَانٌ ۢبَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى
الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَاۤ اُجِبْتُمْ ؕ
قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۰۹﴾ اِذْ قَالَ اللّٰهُ
يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِىْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ
اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۙ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ
وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَاِذْ تَخْلُقُ
مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِىْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًاۢ
بِاِذْنِىْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِىْ ۚ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى
بِاِذْنِىْ ۚ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِىْۤ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ
فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۱۰﴾ وَاِذْ اَوْحَيْتُ
اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِىْ وَبِرَسُوْلِىْ ۚ قَالُوْۤا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ
بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى
ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا
مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ؕ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾

پھر جو ہو معلوم، دونوں نے کیا حق کو نہاں
مرتکب جھوٹے حلف کے ہو گئے وہ (ناگہاں)

لے لو پھر اِن کی جگہ اُن لوگوں میں سے دو گواہ
جن کا حق ناحق دبانا چاہتے تھے (رُوسیاہ)

اور یہ ہوں مرحوم کے دونوں قریبی رشتہ دار
اور قسم کھائیں، "گواہی ہے ہماری اُستوار

(نسبتاً) اُن کی گواہی سے جو پہلے تھے گواہ
زیادتی کوئی نہیں کی ہم نے (شاہد ہے اِلٰہ)،

ورنہ ہم ظالم ہیں (اور عائد ہوا ہم پر گناہ)" ؁

یہ توقع ہے کہ دیں سچی شہادت (بالعُمد)
یا ڈریں اِس سے کہ قسمیں اُن کی ہو جائیں نہ رد،

پہلوں کی قسموں کے بعد۔ اور تم ڈرو اللّٰہ سے
اور سُن رکھو، کہ جو لوگ اُس کے نافرماں ہوئے

وہ دکھاتا ہی نہیں ہے اُن کو سیدھے راستے ؁

جمع جس دن سب رسولوں کو کرے گا کبریا
اُن سے پوچھے گا (تمہاری اُمتوں نے) کیا کہا؟

وہ کہیں گے کچھ خبر ہم کو نہیں (اور اے خدا)،
غیب کی باتوں کو تو ہے صرف تُو ہی جانتا ؁

جب کہے گا رب کہ اے عیسیٰؑ ابنِ مریمؑ (ذرا)
یاد کر احساں جو تجھ پر اور تری ماں پر کیا

جب تری امداد کی تھی میں نے رُوحِ پاک سے،
لوگوں سے تُو گفتگو کرتا تھا جھولے میں پڑے،

پھر بڑے ہو کر بھی کرتا تھا کلام (کامیاب)
اور سکھائی تجھ کو حکمت اور دی تجھ کو کتاب

دی تجھے توریت کی تعلیم اور انجیل کی،
اور ہمارے حکم سے تُو نے اگر ترکیب دی۔

اِک پرندے کی سی شکل اور پھونک پھر اُس میں بھری،
تو ہمارے حکم سے، (مُورت) پرندہ بن گئی

اندھے مادر زاد، اور کوڑھی بھی میرے حکم سے
تُو نے اچھے کر دیے (یاد اب بھی ہوگا سب تجھے)،

(قبروں سے) مُردے نکالے تُو نے میرے حکم سے،
قومِ اسرائیل کو جب میں نے روکا (ٹوک کے)

اور گیا پھر جب تُو اُن کے پاس لے کر معجزے
"یہ کھلا جادو ہے" جو کافر تھے یوں گویا ہوئے؁

جو حواری تھے، اُنہیں جب میں نے یہ ایما کیا
لاؤ ایماں مجھ پر اور میرے نبیؐ پر (برملا)

وہ لگے کہنے کہ ہم ایمان لائے اے خدا۔
رہنا تُو شاہد کہ ہم نے حکم مانا ہے ترا ؁

جب حواری بولے اے عیسیٰؑ ابنِ مریمؑ، تو کیا
ہے ترے رب میں یہ قدرت، ہم پر اُترے مائدہ؟

بولے عیسیٰؑ، ہاں ڈرو اللّٰہ سے (بہکتے ہو کیا؟)
ہو اگر ایمان والے (امتحاں سے فائدہ؟)؁

ع ۱۵

۱۔ یعنی میرے پیمبر عیسیٰ (علیہ السلام) پر
۲۔ مائدہ۔ پکے ہوئے کھانوں سے بھرا ہوا خوان۔

قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَىِٕنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ
صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ عِيْسَى
ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَاۤ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآىِٕدَةً مِّنَ السَّمَآءِ
تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ
خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ
بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْۤ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّاۤ اُعَذِّبُهٗۤ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۱۵﴾
وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ
اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا
يَكُوْنُ لِيْۤ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۗ بِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ
عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَاۤ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ
اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۱۶﴾ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَاۤ اَمَرْتَنِيْ بِهٖۤ اَنِ اعْبُدُوا
اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا
تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ؕ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
شَهِيْدٌ ﴿۱۱۷﴾ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ
اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۱۸﴾ قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ
صِدْقُهُمْ ؕ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ
اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۹﴾ لِلّٰهِ
مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ؕ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۲۰﴾

(تو حواری) بولے صرف اتنی ہی خواہش ہے ہمیں اُس میں سے کچھ کھاکے اطمینانِ دل حاصل کریں
اور یہ معلوم کریں تم نے ہم سے سچ کہا (تم خدا کے ہو پیمبر، ہو یقیں اس بات کا)
اور ہم شاہد رہیں (اس معجزے کے برملا) ؛

الرّبع

عیسیٰؑ ابنِ مریمؑ نے (آخر اپنے ربّ سے) کی دُعا "اے مرے رب "اے مرے اللہ" (اے میرے خدا)
آسماں سے خوانِ (نعمت) ہم پہ اِک (الیا) اُتار جو ہمارے اگلے پچھلوں کو ہو عید (یادگار)
اور نشانی ہو تری جانب سے (تیرے فضل کی) ہم کو روزی دے کہ بہتر سب سے رازق ہے تو ہی" ؛
حق نے فرمایا (بہت اچھا) اُتاروں گا یہ خوان بعد اس کے بھی کوئی کافر ہوا، تو (بے گماں)
میں اُسے ایسی سزا دوں گا کہ دُنیا میں کبھی میری جانب سے نہیں (اب تک) کسی کو دی گئی ؛

ع ۱۵

جبکہ عیسیٰؑ ابنِ مریمؑ سے یہ پوچھے گا خدا تم نے کیا اُمت سے اپنی تھا یہ دنیا میں کہا ؟
"ما سِوا اللہ" مجھ کو میری ماں کو، مانو دو خدا" وہ کہیں گے، "پاک ہے تو، مجھ کو یہ زیبا نہ تھا
وہ کہوں، جس بات کے کہنے کا مجھ کو حق نہیں اور کہی ہو گی، تو ہو گا علم تجھ کو (بالیقیں)
میرے دل کی بات سے آگاہ ہے تو (اے خدا) اور جو دل میں ہے تیرے، وہ نہیں مَیں جانتا،
غیب کی باتوں سے تو ہے صرف تو ہی آشنا ؛

"حکم تو نے جو دیا مجھ کو کہا مَیں نے وُہی (یعنی) اے لوگو کرو صرف اُس خدا کی بندگی
جو ہے میرا بھی خدا اور ہے تمہارا بھی خدا، جب تک اُن میں (زندہ) تھا، اُن کا خبر گیراں رہا،
جب اُٹھایا تو نے مجھ کو، تو خبر گیر اُن کا تھا، اور تجھی کو ہے خبر ہر چیز کی اے کبریا ؛
دے عذاب اُن کو، تو (اے مولا) وہ بندے ہیں ترے اور تو ہے ذی حکمت و غالب، جو اُن کو بخشدے ؛
حق کہے گا آج سچے، سچ کا پھل لیں گے (یہاں) جنّتیں اُن کے لئے ہیں، جن میں نہریں ہیں رواں
جاوِداں ان میں رہیں گے وہ، (مسرّت آشنا)، وہ خدا سے ہوں گے خوش، اور اُن سے خوش ہو گا خدا،
ہے بڑی یہ کامیابی (ہے یہ اِک اجرِ گراں) ؛ ہیں خدا کی سلطنت یہ سب زمین و آسماں
اور وہ بھی شے ہے جو کچھ ارض و سما کے درمیاں، اور ہے ہر چیز پر قادر خدائے (دو جہاں) ؛

ع ۱۶

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّخَمْسٌ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ
وَالنُّوْرَ ۬ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ۝١ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ
مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰۤى اَجَلًا ؕ وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ
تَمْتَرُوْنَ ۝٢ وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ؕ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ
وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ۝٣ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ
اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝٤ فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا
جَآءَهُمْ ؕ فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٥ اَلَمْ يَرَوْا
كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ
نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا ۪ وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ
بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۝٦ وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ
فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ
مُّبِيْنٌ ۝٧ وَقَالُوْا لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ؕ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ
الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ۝٨ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّ
لَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ۝٩ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ
قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝١٠ ع

(۶) سُورۂ اِنعام

(یہ سُورۃ مکّہ معظمہ میں نازل ہُوئی۔ اِس میں ۱۶۵ آیتیں اور ۲۰ رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)
جو نہایت رحم والا ہے ، بڑا ہی مہرباں ؛

جتنی تعریفیں ہیں ، وہ سب ہیں خدا ہی کے لئے — جس نے (قدرت سے) زمین و آسماں پیدا کئے
وہ اندھیروں اور اُجالے کا ہے خالق (لاشریک)، ؎ — پھر بھی ٹھہراتے ہیں کافر غیر کو اُس کا شریک ؛
ہے وہی تو ، جس نے مٹّی سے تمہیں پیدا کیا — (موت کا) پھر ایک وقت اُس نے معیّن کر دیا ،
ہے مقرر اُس کے نزدیک ایک وقتِ (یومِ دیں) — پھر بھی تم کرتے ہو شک ، (پھر بھی یقیں تم کو نہیں!) ؛
آسمانوں اور زمیں میں اک وہی اللہ ہے ، — جو تمہارے ظاہر و باطن سے (خوب) آگاہ ہے
اور تم جو کر رہے ہو اُس کی اُس کو تھاہ ہے ؛

اور نہیں آتی نشانی کوئی ربّ کی اِن کے پاس — جس سے رُوگرداں نہ ہوتے ہوں یہ (کافر ناسپاس) ؛
آیا جب (قرآن) جو حق تھا اُس کو بھی جھُٹلا دیا ، — جس پہ ہنستے ہیں ، نتیجہ اُس کا آگے آئے گا ؛
کیا نہیں یہ دیکھتے ، کیں اُمّتیں کتنی ہلاک — اِن سے پہلے جن کی تھی اِن سے سوا دُنیا میں دھاک ؟
آسماں سے اُن پہ بارش کی مسلسل (ناگہاں) ، — اور اُن کے نیچے کر دیں (موجزن) نہریں رواں
کی ہلاکت اُن پہ نازل جُرم کی پاداش میں — اور اُن کے بعد پیدا ، دوسری کیں اُمّتیں ؛
لکھ کے کاغذ پر بھی ، گر تم پر اُتاریں ہم کتاب — اپنے ہاتھوں سے یہ اُس کو چھُو بھی لیں تو (بے حجاب)
یوں کہیں گے (سب) یہ کافر ، یہ تو ہے جادو کھُلا ؛ — کہتے ہیں ، اِس؎ پر فرشتہ کیوں نہیں نازل ہوا ؟ ،
ہم اگر بھیجیں فرشتہ ، تو (ابھی) قِصّہ چُکے — پھر انہیں ہرگز نہ مُہلت (بچ نکلنے کی) ملے ؛
ہم جو پیغمبر فرشتے کو بنا کر بھیجتے — صُورتِ انساں ہی میں اُس کو مقرر بھیجتے
پھر اُسی شبہے میں پڑتے جس میں اب ہیں مبتلا ؛ — تم سے پہلے بھی تھا اِستہزا رسُولوں کا کیا
ہنسنے والے گھِر گئے آخر عذابوں میں سبھی — وہ عذاب اِن پر پڑا جس کی اُڑاتے تھے ہنسی ؛

ع

؎ ۔ نضر بن حارث ، نوفل بن خویلد ابنِ امیہّ مخزومی نے ایک مرتبہ آنحضرت صلعم کی خدمت میں آکر کہا تھا کہ اگر آپ پر کھُلم کھُلا کوئی فرشتہ آسمان سے اترے اور وہ آپ کی رسالت کی گواہی دے تو ہم آپ پر ایمان لا سکتے ہیں ۔

قُلْ سِيرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١١﴾
قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قُلْ لِّلّٰهِ ۭ كَتَبَ عَلٰي نَفْسِهِ
الرَّحْمَةَ ۭ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا
اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢﴾ وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۭ وَ
هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١٣﴾ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ۭ قُلْ اِنِّىْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ
وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٤﴾ قُلْ اِنِّىْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ
عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٥﴾ مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ۭ وَذٰلِكَ
الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿١٦﴾ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۭ
وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٧﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ
عِبَادِهٖ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿١٨﴾ قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ۭ قُلِ اللّٰهُ ڐ
شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۣ وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ
بَلَغَ ۭ اَىِٕنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰي ۭ قُلْ لَّآ اَشْهَدُ ۚ قُلْ
اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِيْ بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿١٩﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ
الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَاۗءَهُمْ ۘ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰي عَلَي اللّٰهِ كَذِبًا
اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢١﴾ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا
ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَيْنَ شُرَكَاۗؤُكُمُ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٢٢﴾

اِن سے کہہ دو ملک میں چل پھر کے دیکھیں تو ذرا (نبیوں کے) جھٹلانے والوں کا ہوا انجام کیا؟ ؛

پوچھو کس کا ہے یہ جو کچھ ہے زمین و چرخ میں؟ پھر کہو، اللہ کا ہے (سب سمجھ لیں جان لیں)،

رحم کرنا، لازم اُس نے اپنے اُوپر کر لیا، جمع کر لے گا قیامت تک تمہیں وہ (دیکھنا)،

شک نہیں ہے جس کے آنے میں (وہ آئے گی ذرا)، اپنا نقصاں آپ ہی جو (بے خبر) ہیں کر رہے

وہ نہ ایماں لائیں گے (اُس پر کسی تدبیر سے) ؛

راتؔ اور دن میں جو بستا ہے وہ ہے اللہ کا، سُننے والا، جاننے والا وہی ہے (کبریا) ؛

کہہ دو، کیا رب کے سوا اوروں کو سمجھوں کارساز؟ جو زمین اور آسمانوں کا ہے خالق (بے نیاز)

وہ کھلاتا ہے۔ مبرا ہے کھلائے جانے سے، حکم ہے مجھ کو کہ سب سے پہلے میں مانوں اُسے

مجھ کو (شامل) شرک والوں میں نہ ہونا چاہیئے ؛

کہہ دو، نافرمانی اپنے رب کی کرتا ہوں اگر ڈرتا ہوں ہو گا قیامت میں عذاب سخت تر ؛

(جانتا ہوں) جس کے سر سے ٹل گیا اُس دن عذاب کر دیا اُس پر خدا نے رحم (وہ ہے کامیاب)،

یہ بڑی ہی کامیابی ہے (اگر ہو دستیاب) ؛

(اے مرے بندے) اگر تکلیف پہنچائے خدا دور کر سکتا نہیں کوئی اُسے، رب کے سوا،

اور اگر وہ فائدہ (بھی) کوئی پہنچائے تجھے تو وہ ہر اک چیز پر قادر ہے، (باور کر اسے) ؛

اپنے بندوں پر وہی ضابطہ ہے (اُس کا ہے اثر) حکمتوں والا ہے وہ (دانا و بینا) باخبر ؛

اِن سے پوچھو ہے گواہی کس کی سب سے معتبر؟ پھر کہو، میرے تمہارے درمیاں (ہر بات پر)

ہے خدا شاہد، یہ قرآں مجھ پہ ہے نازل ہوا تا کروں آگاہ تم کو اور اُسے جس نے سُنا[2]،

کیا گواہی (واقعی) دیتے ہو تم اِس بات کی ہیں شریک اللہ کے ساتھ اور کچھ معبود بھی؟،

کہہ دو، میں تو یہ گواہی دے نہیں سکتا کبھی، کہہ دو، (بالتحقیق) ہے معبود تو صرف ایک ہی

میں تمہارے شرک سے بیزار ہوں (قطعاً بَری) ؛

(اور) جن لوگوں کو ہم نے ہے کتاب (پاک) دی اِس (پیمبر) کو بھی وہ پہچانتے ہیں ویسا ہی

جس طرح اولاد کو اپنی وہ ہیں پہچانتے، اور جو ہیں اپنے ہاتھوں اپنا نقصاں کر رہے

وہ (کسی عنوان سے) ایماں نہ ہرگز لائیں گے ؛

اُس سے بڑھ کر کون ظالم ہو گا؟ (سوچو تو سہی) جو خدا کی آیتیں جھٹلائے، دے بہتان بھی،

رستگاری ظالموں کو وہ نہیں دیتا کبھی ؛ ع

۱ے - یعنی جتنی مخلوق رات دن، روئے زمین پر بستی ہے۔

۲ے - یعنی جس تک قرآن پہنچا ہے یا جس نے قرآن سنا ہے۔

ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا وَاللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ ﴿٢٣﴾
انْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ ۚ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٢٤﴾
وَمِنْهُمْ مَنْ يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ ۖ وَجَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ
يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۚ وَإِنْ يَرَوْا كُلَّ آيَةٍ لَا يُؤْمِنُوا بِهَا ۚ
حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوكَ يُجَادِلُونَكَ يَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا
إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٢٥﴾ وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْأَوْنَ عَنْهُ ۖ وَ
إِنْ يُهْلِكُونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٦﴾ وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ وُقِفُوا
عَلَى النَّارِ فَقَالُوا يَا لَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِآيَاتِ
رَبِّنَا وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢٧﴾ بَلْ بَدَا لَهُمْ
مَا كَانُوا يُخْفُونَ مِنْ قَبْلُ ۖ وَلَوْ رُدُّوا لَعَادُوا لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَإِنَّهُمْ
لَكَاذِبُونَ ﴿٢٨﴾ وَقَالُوا إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ ﴿٢٩﴾
وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ وُقِفُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ ۚ قَالَ أَلَيْسَ هَٰذَا بِالْحَقِّ ۚ قَالُوا بَلَىٰ وَرَبِّنَا ۚ
قَالَ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿٣٠﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ
كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوا يَا حَسْرَتَنَا
عَلَىٰ مَا فَرَّطْنَا فِيهَا وَهُمْ يَحْمِلُونَ أَوْزَارَهُمْ عَلَىٰ ظُهُورِهِمْ ۚ أَلَا سَاءَ
مَا يَزِرُونَ ﴿٣١﴾ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَعِبٌ وَلَهْوٌ ۖ وَلَلدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِلَّذِينَ
يَتَّقُونَ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٣٢﴾ قَدْ نَعْلَمُ إِنَّهُ لَيَحْزُنُكَ الَّذِي يَقُولُونَ ۖ
فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلَٰكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ﴿٣٣﴾

پھر نہ دھوکا دے سکیں گے اور کہیں گے (خوف سے) ہے قسم اللہ، اپنے ربّ کی، ہم مشرک نہ تھے ؛
دیکھو کیسا جھوٹ بولے اپنے اوپر (بد زباں) ہو گئیں غائب وہ ساری افترا پردازیاں! ؛
بعض اِن میں کان رکھتے ہیں تمہاری بات پر، ہم نے اِن کے دل پہ پردے ڈال رکھے ہیں، مگر
کان بوجھل کر دیئے ہیں کچھ سمجھ سکتے نہیں، دیکھ لیں سب معجزے، پھر بھی نہ لائیں گے یقیں،
جب تمہارے پاس آتے ہیں جھگڑنے کے لئے کہتے ہیں قرآں میں افسانے ہیں اگلے وقت کے ؛
رُکتے ہیں دوسروں کو، بھاگتے ہیں (رُو سیاہ)، ناسمجھ ہیں، کر رہے ہیں خود ہی اپنے کو تباہ ؛
کاش تم دیکھو اِنہیں، جب ہوں یہ دوزخ پر کھڑے اور کہیں اے کاش! "ہم دنیا میں جائیں لوٹ کے
اپنے ربّ کی آیتوں کو اب نہ جھٹلائیں گے ہم (اب ضرور اللہ پر) ایمان لے آئیں گے ہم" ؛
بات جو پہلے چھپائی تھی، وہ آگے آ گئی، یہ تو جھوٹے ہیں، اگر دنیا میں جائیں لوٹ بھی
منع جس سے کر دیا ہے، پھر کریں گے یہ وہی ؛

یہ تو کہتے ہیں کہ "دنیا ہی میں جینا ہے ہمیں ہم دوبارہ پھر نہ ہوں گے زندہ" (دھوکا ہے انہیں) ؛
کاش تم دیکھو انہیں، جب ہو خدا کا سامنا، حق کہے گا: "(کیا دوبارہ زندہ ہونا) سچ نہ تھا"؟
وہ کہیں گے "ہاں (یہ سچ تو ہے) قسم اللہ کی"، حکم ہو گا، "جس سے منکر تھے، سزا بھگتو وہی" ؛
جو حضوریِ خدا کو جھوٹ تھے سمجھے ہوئے فی الحقیقت (وہ ہوئے برباد) گھاٹے میں رہے،
پھر جب اُن کے سر پر آئے گی قیامت ناگہاں تو کہیں گے، ہائے! ہم نے اِس میں کیں کوتاہیاں،
اپنے پیٹھوں پر اٹھائے ہوں گے بارِ بے شمار) سُنتے ہو، ہو گا بُرا وہ، جو اٹھائیں گے یہ بار! ؛
ہے فقط کھیل اور تماشا، اِس جہاں کی زندگی، آخرت کا گھر اُنہیں بہتر ہے، جو ہیں متقی[ف]
کیا سمجھتے تم نہیں (اے لوگو اتنی بات بھی!) ؛

جانتے ہیں ہم، تم آزردہ ہو اِن کی بات سے تم کو جھٹلاتے نہیں ظالم (غلط مفوات سے)
بلکہ ہے انکار انہیں اللہ کی آیات سے ؛

ع ۱۰ / ۳ / ۹

ف۔ یعنی قیامت کو برحق سمجھتے ہیں۔

وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا
وَاُوْذُوْا حَتّٰىٓ اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ
مِنْ نَّبَاِى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣٤﴾ وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ
اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ
فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ
مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿٣٥﴾ اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ؔ وَالْمَوْتٰى
يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿٣٦﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ
مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ
لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٧﴾ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ
بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ
اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ
فِي الظُّلُمٰتِ ؕ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ؕ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٣٩﴾ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ
اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤٠﴾ بَلْ
اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ
مَا تُشْرِكُوْنَ ﴿٤١﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ
بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿٤٢﴾ فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا
وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾

تم سے پہلے بھی نبی جو آئے جھٹلائے گئے   اِن کی اِیذا اور جھٹلانے پہ وہ صابر رہے
پہنچی، تا آنکہ، ہماری اُن کو امدادِ (قوی)،   ٹال بدل سکتا نہیں اللہ کی باتیں کوئی،
انبیاء کے تو تمہیں معلوم ہیں حالات بھی ؛
اور اگر ہے مُنکروں کی سرکشی تم پر گراں   تو جو ممکن ہو دکھاؤ کچھ اِنہیں (طُرفہ) نشاں
تم زمیں میں، ڈھونڈ کر رستہ، نکالو اِک سُرنگ   یا کوئی سِیڑھی لگاؤ آسماں میں (بے درنگ)،
(لیکن اِس سے فائدہ کیا؟) چاہتا خالق اگر   جمع کر لاتا (خود) اِن لوگوں کو سیدھی راہ پر
پس نہ تم ناداں بنو (یہ لوگ ہیں گمراہ تر) ؛
ملتے وہ ہیں جو سنتے ہیں، (یہ مُردہ ہیں مگر)   مُردوں کو اللہ ہی زندہ کرے گا (سربسر)
پھر اُسی کی سِمت سب جائیں گے (اِک دن) لَوٹ کر؛
کہتے ہیں اِس[1] پر نہ کیوں اُترے خدا کے معجزے؟   کہہ دو قادر ہے خدا، گر معجزے نازل کرے؛
لیکن اِن میں ہیں بہت سے بے سمجھ اور کُوجھ کے؛
ہیں زمیں پر چلنے پھرنے والے جتنے جانور   اور پرندے، اُڑنے والے اپنے دو پَر کھول کر
یہ بھی ہیں (بالکل) تمہاری ہی طرح کچھ اُمتیں،   ہم نے کوئی شے اٹھا رکھی نہیں ہے لکھنے میں
جمع ہونا ہے خدا کے سامنے (اِک دن) انہیں ؛
جو ہیں جھٹلاتے ہماری آیتیں (یوں اور وُوں)   ایسے ہیں جیسے کہ گُونگے بہرے تاریکی میں ہوں،
جس کو بھی چاہے اُسے گمراہ کر دے کبریا،   اور جسے چاہے دکھا دے اُس کو سیدھا راستا؛
اِن سے پُوچھو، دیکھو تو، آئے اگر حق کا عذاب   یا قیامت (ناگہاں آ جائے لینے کو حساب)
دوسرے کو کیا پکارو گے سوا اللہ کے؟،   (دو جواب اِس کا) اگر سچے ہو تم (انصاف سے) ؛
تم پکارو گے اُسی کو، اور اگر وہ چاہے گا   دُور کر دے گا وہ آفت، جس کی مانگو گے دعا
اُن کو بھُولو گے، شریکِ رب جنہیں تھا کر لیا؛
ہم نے بھیجے تم سے پہلی اُمتوں پر بھی رسول   (پھر نہ جب لوگوں نے کیں اُن نبیوں کی باتیں قبول)
کر دیا تکلیف اور سختی میں اُن کو مبتلا   تا ہوں عاجز، گڑگڑائیں (اُس پہ جو کی ہے خطا)؛
کیوں نہیں پھر گڑگڑائے، اُن پہ جب آیا عذاب   (بات یہ ہے) سخت دل وہ ہو گئے تھے (بے حساب)
(فی الحقیقت) کام جو کچھ کر رہے تھے وہ (بُرے)   کر دیئے شیطان نے وہ اُن کی نظروں میں بھلے؛

النصف

[1] له - نبی محمد الرسول اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر۔

ع ۱۱ ۴

فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى
اِذَا فَرِحُوا بِمَا اُوْتُوْا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ﴿٤٤﴾ فَقُطِعَ دَابِرُ
الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٥﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ
اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ
اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ
يَصْدِفُوْنَ ﴿٤٦﴾ قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ
جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ
اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
يَحْزَنُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا
يَفْسُقُوْنَ ﴿٤٩﴾ قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ
الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ قُلْ
هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٥٠﴾ وَاَنْذِرْ بِهِ
الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ
دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿٥١﴾ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ
رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ
شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ
الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٢﴾ وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ
مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْ بَيْنِنَا اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ﴿٥٣﴾

جب بُھلا دی وہ نصیحت، دی گئی تھی جو اُنہیں — ہم نے ہر اک چیز کے دَر اُن پہ کھولے (دہر میں)،
جب ہماری نعمتوں سے ہو گئے وہ شادماں — لے لیا ہم نے گرفت (سخت) میں پھر ناگہاں
رہ گئے ہو کر وہ نا اُمید، (اور حیرت کناں) ؁

ظالموں کی کٹ گئی جڑ (رہ گئے بے خانماں)، — شُکر ہے اللہ کا، جو ہے خدائے کُل جہاں ؁
یُوں کہو اِن سے۔ کہ دیکھو، چھین لے خالق اگر — کان اور آنکھیں تمہاری، مُہر کر دے قلب پر
ہے سوا اللہ کے معبود ایسا کون سا ـــ؟ — جو تمہیں یہ چیزیں واپس لاکے پھر دے جائے گا؟
دیکھو کس کس طرح کرتے ہیں دلیلیں ہم بیاں — پھر بھی یہ منہ پھیر کر جاتے ہیں (اور دامن کشاں)؁
(پھر) کہو، دیکھو اگر تم پر عذاب اللہ کا — ناگہاں یا آشکارا (جس طرح بھی) آ گیا
کون برباد اُس سے ہوگا ظلم والوں کے سوا؟ ؁

اِس لئے ہم بھیجتے ہیں انبیاء کو (جب وہ آئیں) — (نیکوں کو) مُژدہ دیں، (بدکاروں کو دوزخ سے) ڈرائیں،
تو جو ایمان لایا، اور (جس نے بھی) کی اِصلاحِ حال — پھر اُسے (عقبیٰ کا) ڈر ہے اور نہ (دُنیا کا) ملال ؁
اور جن لوگوں نے جھٹلائیں ہماری آیتیں — ہوگا اُن پر قہر نافرمانی کی پاداش میں ؁
اِن سے کہہ دو، تم سے میں یہ تو نہیں کہتا کہ (ہاں) — ہیں خزانے میرے پاس اللہ کے، ہوں غیب داں
میں فرشتہ بھی نہیں کہتا ہوں اپنے کو (کبھی)، — جو خدا کا حکم ہو، کرتا ہوں اُس کی پیروی،
اِن سے پوچھو، اندھا اور بینا ہیں یکساں دونوں کیا؟ — غور اِتنا بھی نہیں کرتے! (تمہیں کیا ہو گیا؟) ؁
اُن کو قرآں کے ذریعے، دو تنبیہ (کھول کے) — جن کو یہ ڈر ہے کہ جانا ہے خدا کے سامنے
(آخرت کے دن) سوائے ربّ نہ ہوگا کوئی بھی — اُن کا حامی اور سفارش کرنے والا (واقعی)
شاید (اِس تنبیہ سے) ہو جائیں یہ (بھی) متقی ؁

(اے پیمبر) تم کرو اُن کو نہ (پہلو سے) جُدا — اپنے ربّ کو جو پکارا کرتے ہیں صبح و مسا
اور رہتے ہیں (بہر حالت) رضا جُوئے خدا،
تم پہ اُن کا اور نہیں اُن پر تمہارا کچھ حساب — دُور اگر اُن کو کیا، ہو جاؤ گے ظُلم انتساب ؁
بعض سے ہم نے لیا ہے امتحاں یوں بعض کا — تا کہیں، کیا فضل اُنہیں پر حق نے ہم میں سے کیا
شکر کرنے والوں سے واقف نہیں ہے کیا خدا؟ ؁

ـلہ۔ یعنی مختلف حالتوں میں رکھ کر بعض لوگوں کو بعض لوگوں پر مادّی امتیاز دے کر ہم نے ان کی آزمائش کی ہے تاکہ ذی مقدور لوگ بے مقدوروں کو دیکھ کر کہنے لگیں کہ کیا یہی وہ ذلیل لوگ ہیں جن پر اللہ نے اپنا فضل کیا ہے یعنی انہیں اسلام کی دولت دی ہے مقصد یہ ہے کہ دنیاوی اور مادّی وقار کچھ نہیں اور اسلام کی دولت ہی سب سے بڑی دولت ہے اور وہ انہیں کو دی جاتی ہے جو خدا کے شکر گزار بندے ہوں۔ عام اس سے کہ وہ غریب ہوں یا امیر ـــ خدا کی نگاہ میں امیری اور غریبی کوئی چیز نہیں اور دنیوی حیثیت سے بھی یہ دونوں چیزیں چلتی پھرتی چھاؤں اور بالآخر فانی ہیں۔

ع

وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ
رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ
تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵۴﴾ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ
وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۵۵﴾ قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ
تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ
اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾ قُلْ اِنِّيْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ
مَا عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ
خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ﴿۵۷﴾ قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِيَ الْاَمْرُ
بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۸﴾ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا
يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا
وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۵۹﴾
وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ
فِيْهِ لِيُقْضٰٓى اَجَلٌ مُّسَمًّى ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا
كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ
حَفَظَةً حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ﴿۶۱﴾
ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ اَسْرَعُ
الْحٰسِبِيْنَ ﴿۶۲﴾ قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ
تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً لَئِنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۶۳﴾

(اے پیمبر) جب تمہارے پاس وہ آئیں (کبھی) لائے جو ایماں ہماری آیتوں پر (واقعی)
تو کہو اُن سے "تمہیں ہے مژدۂ (امن و) سلام کر لیا لازم تمہارے رَبّ نے خود پر رحمِ عام
جو کوئی تم میں بدی از راہِ نادانی کرے توبہ کر کے بعد ازاں اصلاحِ حال اپنی کرے
تو غفور و مہرباں (بے شک) خدائے پاک ہے[1] ؛

هم یونہی تفصیل سے کرتے ہیں حکم اپنے بیاں تا طریقہ مجرموں کا (سب پہ) ہو جائے عیاں ؛
کہہ دو، مجھ کو بندگی سے اُن کی، ہے روکا گیا تم پکارا جن کو کرتے ہو خدا کے ماسوا،
اور کہہ دو، میں تمہاری مرضی پہ چلتا نہیں گر کیا ایسا، بہک جاؤں گا پھر میں بالیقیں
اور ہدایت یافتہ لوگوں میں رہ سکتا نہیں ؛

یہ بھی کہہ دو، ہوں کھُلے رستے پہ مَیں اللہ کے اور تم نے اُس کو جھٹلایا ہے (کید و مکر سے)،
جس کی جلدی ہے تمہیں، وہ شئے[2] مِرے بس میں نہیں، اختیار اللہ کو ہر بات کا ہے بالیقیں،
وہ بیاں کرتا ہے، باتیں سچی سچی بر ملا، اور وہی ہے، سب سے اچھا کرنے والا فیصلا ؛
اور کہو، تم جس کی جلدی کر رہے ہو اِس قدر ہوتی میرے اختیارِ (خاص) میں وہ چیز اگر
ہے تقاضہ جس کا، جھگڑا ہو چکا ہوتا وہ طے، اور خدا تو ظالموں کے حال سے آگاہ ہے ؛
اور اُسی کے پاس (لوگو) غیب کی ہیں کُنجیاں ماسوا اُس کے، نہیں ہے کوئی جن کا راز داں،
جانتا ہے وہ جو کچھ ہے بحر و بَر میں (دَہر کے)، کوئی پتہ بھی نہیں جھڑتا مگر ہے علم اُسے
اور نہیں دانہ اندھیروں میں زمیں کے (تہہ نشیں) اور تَر یا خشک کوئی چیز بھی ایسی نہیں
جو نہیں واضح کتاب (اللہ) میں (رکھو یقیں) ؛

قبض کر لیتا ہے وہ رُوحیں تمہاری رات کو جانتا ہے کر چکے ہو دن میں تم جو کچھ (سُنو)
پھر تمہیں دن میں اُٹھا دیتا ہے (با ہوش و ثبات) تا کہ پوری ہو مقرّر کردہ میعادِ (حیات)،
لَوٹ کر پھر تم اُسی کی سمت آخر جاؤ گے وہ بتا دے گا تمہیں، جو کچھ بھی تم کرتے رہے ؛
اپنے بندوں پر وہی غالب ہے (ربِّ دو سَرا) اور نگہباں (کچھ فرشتے) تم پہ ہے وہ بھیجتا،
تم میں سے، حتّٰی کہ آتی ہے کسی کو جب قضا قبض کرتے ہیں فرشتے رُوح اُس کی (بر ملا)
اور (کسی صورت بھی) کوتاہی نہیں کرتے ذرا ؛

اُس خدا کے پاس، پھر پہنچائے جاتے ہیں یہ سب جو ہے برحق اِن کا مولیٰ، (اِن کا مالک اِن کا رَبّ)
سُن لو چلتا ہے اُسی کا حکم (وہ ہے غلبہ یاب)، اور وہ جلدی ہی لینے والا ہے، (سب سے) حساب ؛

ع ۵/۲ ع ۶/۱۳

[1] یعنی اگر نادانستہ کوئی گناہ ہو گیا ہے تو خدا اسے بخش دے گا۔
[2] یعنی معجزہ یا عذاب۔

قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿٦٤﴾ قُلْ هُوَ
الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ
اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ
نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ؕ
قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿٦٦﴾ ؕ لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٧﴾
وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا
فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ؕ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ
الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ
حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿٦٩﴾ وَذَرِ الَّذِيْنَ
اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ
نَفْسٌ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ
كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ
شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿٧٠﴾ قُلْ اَنَدْعُوْا
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ
اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِي الْاَرْضِ
حَيْرَانَ ۠ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى
اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾ وَاَنْ
اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ؕ وَهُوَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٧٢﴾

کہہ دو، اِس سے اور ہر دُکھ سے، بچاتا ہے خدا — پھر بھی اُس کی ذات میں تم شرک رکھتے ہو روا:
کہہ دو، وہ قادر ہے، بھیجے زیرِ[1] و بالا سے عذاب — یا بھڑا دے، فرقہ فرقہ کرکے، باہم (ہوں خراب)،
دیکھو، ہم کس کس طرح احکام کرتے ہیں بیاں — تاکہ وہ سمجھیں (کریں تعمیل بے شک و گماں):
حق ہے قرآں، اور تمہاری قوم نے جھٹلا دیا، — کہہ دو، "میں تم پر محافظ" تو نہیں بھیجا گیا:
ہے مقرّر وقت ہر اک بات کی تصدیق کا، — جان لوگے عنقریب اُس کو (جو میں نے ہے کہا):
جب ہماری آیتوں پر دیکھو لوگوں کا نزاع — اُن سے ہو جاؤ کنارہ کش، (کہو اُن کو وداع)
ہو یہاں تک کہ ہوں مشغولِ حدیثِ ماسوا — اور اگر شیطان تم کو (یہ نصیحت) دے بھلا

یاد آنے پر نہ بیٹھو ظالموں میں (ایک جا):

ذمہ داری اُن کی کچھ پرہیزگاروں پر نہیں — ہاں مگر یاد آوری، تاکہ ڈریں (وہ بدیقیں):
چھوڑ دو تم ایسے لوگوں کو (اُنہیں کے حال پر) — سمجھے ہیں لہو و لعب جو اپنے دیں کو (بے خبر)
اور حیاتِ دہر نے دھوکا دیا جن لوگوں کو، — تم تو قرآں کے ذریعے اُن کو سمجھاتے رہو
کیفرِ کردار میں تا ہو نہ کوئی مبتلا — کوئی اُس کا والی و حامی نہ ہو ربّ کے سوا
دے بدل میں لاکھ بدلے تو نہ اُس سے لیں (کبھی)، — سب یہ ہوں گے مبتلا پاداش میں اعمال کی،
کھولتا پانی انہیں پینا ہے بدلے کفر کے — اور یہی (کچھ) ہے عذابِ دردناک ان کے لئے:
اِن سے کہہ دو، کیا پکاریں ہم، سوائے ربّ، اُنہیں؟ — جو (کبھی) ہم کو نہ کچھ نفع و ضرر پہنچا سکیں
اُلٹے پھر جائیں خدا سے پا کے سیدھا راستہ؟ — (اُس کی صورت) جس کو شیطانوں نے ہو بہکا دیا
اور وہ جنگل بیاباں میں پھرے حیران سا، — اُس کے ساتھی سیدھے رستے پر بُلاتے ہوں، کہ آ:
کہہ دو، راہِ حق ہے سیدھی، حکم ہے ہم کو کہ ہاں — اُس کے تابع ہم رہیں، جو ہے خدائے دو جہاں:
اور یہ بھی کہ پڑھیں (دل سے) نماز، اُس سے ڈریں — اور اُسی کے سامنے سب جمع ہوں گے (حشر میں):

[1] یعنی زمین سے یا آسمان سے۔

ع ۸

وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ وَیَوْمَ یَقُوْلُ كُنْ
فَیَكُوْنُ ؕ قَوْلُهُ الْحَقُّ ؕ وَلَهُ الْمُلْكُ یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ ؕ عٰلِمُ الْغَیْبِ
وَالشَّهَادَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِیْمُ الْخَبِیْرُ ﴿۷۳﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ لِاَبِیْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ
اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّیْۤ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۷۴﴾ وَكَذٰلِكَ
نُرِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِیَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ ﴿۷۵﴾
فَلَمَّا جَنَّ عَلَیْهِ الَّیْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّیْ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَاۤ
اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ ﴿۷۶﴾ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّیْ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ
قَالَ لَىِٕنْ لَّمْ یَهْدِنِیْ رَبِّیْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّیْنَ ﴿۷۷﴾ فَلَمَّا
رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّیْ هٰذَاۤ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَتْ قَالَ یٰقَوْمِ
اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۸﴾ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۷۹﴾ ۚ وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ؕ
قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّیْ فِی اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ؕ وَلَاۤ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ
بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ رَبِّیْ شَیْـًٔا ؕ وَسِعَ رَبِّیْ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ؕ اَفَلَا
تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَكَیْفَ اَخَافُ مَاۤ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ
اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ عَلَیْكُمْ سُلْطٰنًا ؕ فَاَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ
اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۱﴾ ۘ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْۤا اِیْمَانَهُمْ
بِظُلْمٍ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۸۲﴾ ع وَتِلْكَ حُجَّتُنَاۤ اٰتَیْنٰهَاۤ
اِبْرٰهِیْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ ﴿۸۳﴾

ہاں وہی جس نے کئے پیدا زمین و آسمان مصلحت کے ساتھ، برحق (جو ہیں قدرت کے نشان)،
جب کہے گا وہ (قیامت سے) کہ ہو - ہو گی عیاں ۃ
اُس کا کہنا سچ ہے، جس دن صُور پھونکا جائے گا سلطنت ہو گی اُسی کی (اور اُسی کا دَبدَبا)،
عِلم اُسی کو غائب و حاضر کا ہے (المختصر) صاحبِ تدبیر ہے، ہر چیز سے ہے باخبر ؛
جب کہا یہ اپنے باپ آزر سے ابراہیمؑ نے "کیا بُتوں کو اپنا تم معبود ہو سمجھے ہوئے؟
دیکھتا ہوں مَیں تمہیں، اور (اس) تمہاری قوم کو (جانتا ہوں دونوں تم) اِک صاف گمراہی میں ہو" ؛
پھر دکھائے ہم نے ابراہیمؑ کو یوں ہی تمام تھے زمین و آسماں میں جو عجوبہ انتظام[1]
تاکہ ہو اہلِ یقیں میں (خاص اُن کا اک مقام) ؛
چھا گئی جب رات دیکھا اِک ستارہ (ضَو فشاں)، بولے یہ رَبّ ہے مرا' (اِس میں ہے تابانی عیاں)
جب وہ غائب ہو گیا، بولے (خلیلِؑ ارجمند) (جلوہ گر ہو کر) جو چھُپ جائے، نہیں مجھ کو پسند ؛
پھر جو دیکھا چاند کو، (چڑھتا) چمکتا، تابدار بول اُٹھے (ہو نہ ہو) یہ ہے مرا پروردگار،
پھر وہ غائب ہو گیا، بولے اگر ربّ نے مرے کی نہ میری رہبری، ہو جاؤں گا گمراہوں سے ؛
پھر جو نکلا آفتابِ زرنگار و پُر ضیا بولے یہ میرا خدا ہے، کیونکہ ہے سب سے بڑا،
پھر جو وہ بھی چھُپ گیا، تو بولے اپنی قوم سے "بھائیو ! بیزار تم اُن چیزوں سے سمجھو مجھے
جن کو تم کرتے ہو (احیاناً) شریک اللہ کا ؛ میں نے تو یکسُوئی سے رُخ اُس کی جانب کر لیا۔
جس نے (قدرت سے) بنائے ہیں زمین و آسماں اور میں مشرک نہیں ہوں (ہے یہ مقصودِ بیاں)" ؛
قوم، ابراہیمؑ سے کرنے لگی (کچھ) حجّتیں، بولے کیا حجّت ہے تم کو، (وحدتِ) اللہ میں؟
وہ مجھے سمجھا چکا، اب اُن سے مجھ کو خوف کیا، تم سمجھتے ہو جنہیں (ناحق) شریک اُس ذات کا
ہاں مرا ربّ ہی جو چاہے (تو کوئی تکلیف دے)، عِلم ہے اُس کا محیطِ کُل، نہیں تم سوچتے؟ ؛
میں شریکوں سے تمہارے کیوں ڈروں؟ جبکہ تمہیں ڈر نہیں اِس بات کا (ڈرتے نہیں اِس باب میں)
ایسوں کو اُس ذات میں بالشّرک کرتے ہو دخیل جس کی رَبّ نے تم کو بھیجی ہی نہیں کوئی دلیل،
کون ہم دونوں میں اِطمینان کا حقدار ہے؟ عقل رکھتے ہو اگر (تو فہم کیا دشوار ہے) ؛
لائے جو ایمان، اور اُس میں شرک کی شرکت نہ کی وہ ہیں سیدھی راہ پر، اور اُن کو ہے آسودگی ؛
ہم نے ابراہیمؑ کو جو دی یہی تھی وہ دلیل تاکہ اپنی قوم کو (قائل کریں اِس سے خلیلؑ)
جس کے درجے چاہیں ہم کر دیں بُلند (اور خوب تر)، صاحبِ حکمت تمہارا ربّ ہے (سب سے) باخبر ؛

الثلثۃ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکرِ خیر۔

[1] ان انتظامات کی تفصیل آئندہ آیتوں میں ہے۔

وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ
وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ؕ
وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ۙ﴿۸۴﴾ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ؕ
كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۙ﴿۸۵﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا ؕ
وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿۸۶﴾ وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ ۚ
وَاجْتَبَيْنٰهُمْ وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۸۷﴾ ذٰلِكَ هُدَى
اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ
مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۸﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَ
النُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰۤؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا
بِكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ؕ قُلْ
لَّاۤ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۰﴾ وَمَا قَدَرُوا
اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖۤ اِذْ قَالُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَىْءٍ ؕ قُلْ
مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِىْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى
لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۚ وَعُلِّمْتُمْ
مَّا لَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنْتُمْ وَلَاۤ اٰبَآؤُكُمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِىْ خَوْضِهِمْ
يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِىْ بَيْنَ
يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ
بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۹۲﴾

پھر کیے اسحٰقؑ اور یعقوبؑ اُنہیں[1] ہم نے عطا   سب کو ہم نے دی ہدایت (سب نے پایا راستا)،
اِن سے پہلے نوحؑ کو تھے ہم ہدایت دے چکے   داؤدؑ، ایوبؑ وسلیمانؑ کو بھی اُن کی آل سے
یوسفؑ و موسیٰؑ کو اور ہارونؑ کو بھی (خیر سے)   اور نکوکاروں کو ہم دیتے ہیں ایسے ہی صلے:
اور زکریاؑ کو، یحییٰؑ، عیسیٰؑ والیاسؑ کو   (دی ہدایت ہم نے) یہ سب نیک (بندے) تھے (سنو)!
اور اسمٰعیلؑ و یونسؑ، الیسعؑ اور لوطؑ کو   (دی ہدایت) اور بزرگی سارے عالم پر (سنو)!
اور اِن سب کے اَب و جَد، بھائیوں بیٹوں میں سے   (دی ہدایت) بعض کو، کر کے پسند اپنے لئے

اور اِن کو (دین کے) سیدھے دکھائے راستے!

یہ ہدایت ہے خدا کی، چاہے جس بندے کو دے   اور اگر یہ سب (نبی) آلودہ ہوتے شرک سے

رائیگاں ہوتے، عمل جو کچھ اُنہوں نے تھے کئے!

تھے یہی وہ لوگ جن کو ہم نے دی (اپنی) کتاب   ور حکومت اور نبوّت سے ہوئے جو فیضیاب،
(سو) اگر کفّارِ (مکّہ) اِن سے مُنکر ہو گئے   ایسے بھی کچھ لوگ[2] ہیں ہم نے مقرّر کر دیئے

جو نہیں مُنکر (خدا کی نعمتوں اور فضل سے)!

تھے یہی وہ لوگ، جن کو تھی ہدایت حق نے دی   ہے اُنہیں کے راستے کی تم کو لازم پیروی،
کہدو، تم سے اجرِ (قرآں) کی نہیں خواہش مجھے   یہ تو ہے (محض) اِک نصیحت، اہلِ عالم کے لئے
قدر خالق کی نہ جانی اِس (یہودی) قوم نے   جاننی جیسی کہ اُن کو فی الحقیقت چاہیئے،
اور کہتے ہیں، اُتاری ہی نہیں اللّٰہ نے   کوئی چیز (اب تک) کسی انسان پر (افلاک سے)؛
پوچھو، موسیٰؑ جس کو لائے، کس نے بھیجی وہ کتاب؟   جو ہے لوگوں کے لئے نور و ہدایت (انتساب)
تم نے کر رکھے ہیں اَوراق اُس کے (احیاناً) جُدا   کچھ دکھاتے ہو، زیادہ حصّہ لیتے ہو چھپا،
درس اِس[3] سے وہ مِلا جو تم نہیں تھے جانتے   اور تمہارے باپ دادا بھی نہ واقف جس سے تھے،
پھر بتا دو اِن کو، نازل کی تھی وہ اللّٰہ نے   چھوڑ دو پھر اِن کو، کھیلیں اپنی لغویات سے!
اور یہ قرآن بھی ہے، برکتوں والی کتاب   جس کو ہے ہم نے کیا نازل (برائے اکتساب)
اُن کی ہے تصدیق جو پہلے (کتابیں) آ چکیں   تا ڈراؤ اُن کو جو مکّہ میں ہیں مسکن گزیں
اور اُن کو بھی جو ساکن ہیں نواحِ مکّہ کے،   آخرت پہ ہے یقیں جن کو، وہی ہیں مانتے

اور جو کرتے ہیں نمازوں کی حفاظت (وقت سے)!

[1] یعنی ابراہیم علیہ السلام کو۔
[2] مہاجرین و انصار کی طرف اشارہ ہے۔
[3] یعنی توریت سے۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ
إِلَيْهِ شَيْءٌ وَمَنْ قَالَ سَأُنْزِلُ مِثْلَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ ۗ وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ
فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُو أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوا أَنْفُسَكُمُ ۖ الْيَوْمَ
تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ
وَكُنْتُمْ عَنْ آيَاتِهِ تَسْتَكْبِرُونَ ﴿٩٣﴾ وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا فُرَادَىٰ كَمَا خَلَقْنَاكُمْ
أَوَّلَ مَرَّةٍ وَتَرَكْتُمْ مَا خَوَّلْنَاكُمْ وَرَاءَ ظُهُورِكُمْ ۖ وَمَا نَرَىٰ مَعَكُمْ شُفَعَاءَكُمُ
الَّذِينَ زَعَمْتُمْ أَنَّهُمْ فِيكُمْ شُرَكَاءُ ۚ لَقَدْ تَقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ
عَنْكُمْ مَا كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿٩٤﴾ إِنَّ اللَّهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوَىٰ ۖ
يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ ۖ
فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ﴿٩٥﴾ فَالِقُ الْإِصْبَاحِ وَجَعَلَ اللَّيْلَ سَكَنًا وَالشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿٩٦﴾ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ
لَكُمُ النُّجُومَ لِتَهْتَدُوا بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۗ قَدْ فَصَّلْنَا
الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿٩٧﴾ وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ
فَمُسْتَقَرٌّ وَمُسْتَوْدَعٌ ۗ قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَفْقَهُونَ ﴿٩٨﴾ وَهُوَ الَّذِي
أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَأَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا
نُخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُتَرَاكِبًا وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَجَنَّاتٍ
مِنْ أَعْنَابٍ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۗ انْظُرُوا إِلَىٰ
ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَيَنْعِهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكُمْ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٩٩﴾

اُس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا؟ باندھے جو (شقی) — حق پہ بُہتاں، یا کہے "مجھ پر (بھی) اُتری ہے وحی"
اُس پہ حالانکہ (کبھی) کوئی وحی آئی نہ ہو — یا کہے، "جیسا اُتارا (حق نے) ہے قرآن کو۔
تم کہو تو میں بھی ایسی ہی اُتاروں (اک کتاب)" — کاش تم اُس وقت دیکھو، جب یہ ظالم ہوں (خراب)۔
سختیوں میں موت کی، اُن سے فرشتے یوں کہیں — ہاتھ پھیلا کر، "نکالو اپنی جانیں (ددہیں)
آج ذلت کی سزا تم کو ملے گی (سخت تر) — اِس کے بدلے میں کہ بولے جھوٹ تم اللہ پر
اور تکبّر کرتے تھے آیاتِ حق سے (جان کر)"۔

(رب کہے گا) "تم ہمارے پاس ایک ایک آگئے — "بارِ اوّل جیسے ہم ہستی میں تم کو لائے تھے[1]"
"جو دیا تھا ہم نے، چھوڑ آئے وہ سب پیچھے (وہیں)" — دیکھتے ہیں ہم تمہارے ساتھ وہ حامی نہیں۔
جن کو تم اپنا شریکِ کار تھے سمجھے ہوئے، — منقطع ہیں اب تمہارے اور اُن کے رابطے،
تم جو دعوے کرتے تھے وہ سب گئے گزرے ہوئے"۔

ع ۱۲

پھوڑنے والا ہے دانے اور گٹھلی کا خدا[2] — زندہ[3] کو مُردے سے کرتا ہے وہ پیدا (برملا)،
زندہ[4] سے مُردہ کو لے آتا ہے باہر کھینچ کر — ہے وہی اللہ!۔ پھر تم بہکے جاتے ہو کدھر؟۔
پیدا کرنے والا وہ ہے صبح کا، پَو پھوڑ کے، — اور بنائی ہے اُسی نے رات، راحت کے لئے
چاند اور سورج، حساب اِن سے ہے (سال و ماہ کا)، — ہے یہ اندازہ، خدائے غالب و آگاہ کا۔
اور بنائے اُس نے یہ تارے تمہارے واسطے — تاکہ تاریکی میں بحر و بَر کی، پاؤ راستے،
ہم نے بالتفصیل اپنی آیتیں کی ہیں بیاں — اُن کی خاطر جو ہیں دانش مند و عالم بےگماں۔
ہاں وہی اللہ ہے (اور قادرِ مُطلق خدا) — جس نے تم سب کو تنِ واحد سے ہے پیدا کیا
ہے ہر اک کے واسطے اک (عارضی) جائے[5] قیام — اِک امانت کی جگہ (جس کا ہے گور و قبر نام)،
ہم نے بالتفصیل اپنی آیتیں کی ہیں بیان — واسطے اُن کے، جو فِکر و غور والے ہیں (یہاں)۔
ہے وہی اللہ، بارش آسماں سے جس نے کی — پھر ہمیں نے اس سے کی ہر قسم کی روئیدگی
سبز شاخیں پھر اُگائیں ہم نے (آبِ ابر سے) — اور نکالے اُن سے دانے، جو ہیں آپس میں گُتھے،
اور خمیدہ گچھے گابھے سے کھجوروں کے (تیار) — اور باغ انگور اور زیتون کے بھی۔ اور انار
اِن میں کچھ ہم شکل اور کچھ (رنگ و ہیئت میں) جدا، — جب پکیں تو اِن کے پھل، اور پھل کا پکنا دیکھنا،
مومنوں کے واسطے اِن میں نشاں ہیں بَرملا۔

[1] یعنی تنہا۔
[2] یعنی خدا ہی دانے اور گٹھلی کو پھوڑ کر اس سے درخت پیدا کرتا ہے۔
[3] جیسے نُطفے سے آدمی اور انڈے سے مرغی وغیرہ۔
[4] جیسے آدمی سے نطفہ اور مرغی سے انڈہ وغیرہ۔
[5] یعنی رَحِم۔

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ
بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ
اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ
وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ
كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۱۰۲﴾ لَا
تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ۫ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ
الْخَبِيْرُ ﴿۱۰۳﴾ قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ
فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ؕ وَمَاۤ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿۱۰۴﴾ وَكَذٰلِكَ
نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۵﴾
اِتَّبِعْ مَاۤ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ
عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَاۤ اَشْرَكُوْا ؕ وَمَا جَعَلْنٰكَ
عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَمَاۤ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۱۰۷﴾ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ
يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ كَذٰلِكَ
زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۪ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ
بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ
اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَاۤ
اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا
بِهٖۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ ع

اور جِنوں کو لوگ کرتے ہیں شریک اللہ کا   اُن کو ہے حالانکہ (خود) اللہ نے پیدا کیا
اور جہالت سے تراشے اُس کے بیٹے بیٹیاں،   پاک و بالا تر ہے (بے شک وہ) خدا وندِ جہاں
اِن (غلط) باتوں سے جو یہ لوگ کرتے ہیں بیاں ؏

ع ۱۲/۱۸

ہاں وہی ہے مُوجدِ طرحِ زمین و آسماں   اُس کے بیوی ہی نہیں، اولاد پھر ممکن کہاں،
ہے اُسی (خالق) نے ہر اک چیز کو پیدا کیا   اور وہ ہی حال ہر اک چیز کا ہے جانتا ؏
ہے تمہارا رب یہی اللہ، اور اُس کے سوا   کون ہے معبُود، پیدا اُس نے ہر شے کو کیا
اُس کو پُوجو (کیونکہ) وہ ہے پاسباں ہر چیز کا ؏
نظریں[1] کرسکتی نہیں اَدراک اُس کا زینہار   نظروں کا اَدراک کرسکتا ہے وہ (پروردگار)
ہے وہی باریک بین و باخبر (دانائے کار) ؏

سامنے لوگو مظاہر تو خدا کے آ چکے،   جس نے دیکھا اُن کو (دیکھا اُس نے) اپنے ہی لئے،
اور جو اندھا رہا۔ اُس نے کیا اپنا زِیاں،   اے نبی کہہ دو، تمہارا مَیں نہیں ہوں پاسباں ؏
مختلف پہلو سے کرتے ہیں بیاں ہم آیتیں   "تم پڑھ آئے ہو کسی سے" تاکہ سب کہنے لگیں
اور ہم اُس کو سمجھنے والوں پر واضح کریں ؏
پَیروی اُس کی کرو تم پر جو اُتری ہے وَحی   ماسوائے ربّ نہیں معبود (بندوں کا) کوئی،
مشرکوں سے تم کنارہ کش رہو (بس اے نبی) ؏
چاہتا ربّ، تو یہ آلوُدہ نہ ہوتے شرک میں،   اور نگہباں تو نہیں اِن کا کیا ہم نے تمہیں،
اِن کے "رکھوالے" نہیں ہو تم (پھریں جلیا کریں) ؏
پُوجتے ہیں جن کو یہ، اللہ (واحد) کے سوا   (اے مسلمانو) کہو اُن کو نہ تم (منہ سے) بُرا
جہل (و گستاخی) سے یہ بھی ربّ کو کہدیں گے بُرا،   یوں مزیّن ہم نے ہر فرقے کے کاموں کو کیا،
پھر اِنہیں اپنے خدا ہی کی طرف ہے لَوٹنا   یہ جو کچھ کرتے تھے، سب اِن کو بتادے گا خدا ؏
قسمیں کھا کر کہتے ہیں، تاکید سے، اللہ کی   سامنے اِن کے جو (ظاہر) مُعجزہ آئے کوئی
تو ضرور ایمان یہ (کفّارِ مکّہ) لائیں گے،   اِن سے کہہ دو، مُعجزے تو بس میں ہیں اللہ کے
(اے مسلمانو) مگر اس کی ہے تم کو کیا خبر؟   لے ہی آئیں گے یہ ایماں مُعجزوں کو دیکھ کر؟! ؏
ہم اُلٹ دیں گے دل اِن کے اور آنکھیں (واقعی)   جیسے کہ مانے نہ تھے احکام پہلی بار بھی۔
اور بھٹکتا چھوڑ دیں گے درمیانِ سرکشی ؏

ع ۱۳/۱۰/۱۹

[1] میرا ایک شعر ہے ؎
تجھے نہ دیکھ سکوں میں تو اس کا رنج نہیں
یہی بہت ہے کہ تو مجھ کو دیکھ سکتا ہے

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا
عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ
اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿١١١﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ
الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ؕ
وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿١١٢﴾ وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ
اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ
مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿١١٣﴾ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ
الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ؕ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ
رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿١١٤﴾ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ
صِدْقًا وَّعَدْلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١١٥﴾ وَاِنْ
تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ
اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿١١٦﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ
يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿١١٧﴾ فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ
اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٨﴾ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا
مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ
اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ
عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿١١٩﴾ وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ؕ
اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴿١٢٠﴾

(فرض کر لو) ہم اگر ان پر فرشتے بھیج دیں — اور مُردے اِن سے (زندوں کی طرح) باتیں کریں
اور زندہ کر دیں ہر شے کو ہم اِن کے سامنے — تو بھی، جب تک ربّ نہ چاہے، یہ نہ ایماں لائینگے
لیکن اکثر اِن میں جاہل ہیں (نہیں کچھ جانتے) ؛
اور یونہی ہر اک نبی کے ہم نے دشمن کر دیئے — بعض شیطان آدمی اور جن، (دکھنے کے لئے)
جو ملمّع کی ہوئی باتیں سکھاتے تھے اُنہیں، — دھوکا دینے کے لئے (گمراہ تا اُن کو کریں)،
وہ نہ کرتے کام یہ، منشائے ربّ ہوتا اگر — چھوڑ دو اُن کو اور اُن کے جھوٹ کو (اللہ پر) ؛
(اِس لئے تھا یہ کہ) عقبیٰ پر نہیں جن کو یقیں — یہ (ملمّع کی ہوئی باتیں) ہوں اُن کے دل نشیں
اور اِن باتوں سے خوش ہو کر (ز راہِ گمرہی) — کر رہے ہیں جو بُرے کو تک، کئے جائیں یونہی ؛
(اِن سے پوچھ لے پیمبر) کیا مَیں خالق کے سوا — (چاہتے ہو تم کہ) ڈھونڈ ڈوں کوئی منصف دوسرا؟
تم پہ بھیجی ہے اُسی نے تو یہ واضح تر کتاب[1] — اور وہ سب جانتے ہیں اُتری ہے جن پر کتاب[2]
یہ تمہارے ربّ کی نازل کی ہوئی ہے واقعی — شک ہے جن کو، تم نہ اُن لوگوں میں مِل جانا کبھی ؛
وعدۂ حق صِدق اور انصاف سے پُورا ہوا، — ہے بدلنے والا کون (اب) اُس کی باتوں کو بھلا!؟
سُننے والا، جاننے والا، وہی ہے (کبریا) ؛
ہیں بکثرت ایسے دُنیا میں، جو مانی اُن کی بات — تم کو بہکا دیں گے راہِ حق سے وہ (کافر صفات)،
ہے خیالی باتوں پر کردار کی اِن کے اساس — اٹکلیں دوڑاتے رہتے ہیں (یہ ازراہِ قیاس) ؛
ربّ کے رستے سے جو بہکا، ربّ ہے اُس سے باخبر — جانتا ہے خُوب اُن کو، جو ہیں سیدھی راہ پر ؛
اُس کے حکموں پر اگر رکھتے ہو تم ایمانِ (تام) — کھاؤ تم اُس[3] کو لیا جائے خدا کا جس پہ نام ؛
کیا سبب؟ تم اُس (ذبیحے) میں سے کیوں کھاتے نہیں؟ — نامِ حق جس پر لیا جاتا ہے (با حُسنِ یقیں)
تم پہ واضح کر چکا ہے وہ، جو چیزیں ہیں حرام — ماسوا اُن کے کہ ہو مجبور جن پر (لا کلام)،
ہیں بہت سے لوگ ایسے، اپنے ہی جذبات سے — لوگوں کو بہکاتے پھرتے ہیں جو بے تحقیق کے،
جانتا ہے ربّ تمہارا اُن کو، جو حد سے بڑھے ؛
ترک کر دو، ظاہرا ہو یا ہو پوشیدہ خطا — عنقریب اپنے کئے کی پائیں گے (عاصی) سزا ؛

[1] یعنی اہلِ کتاب۔
[2] یعنی اُس ذبیحے کو۔
[3] ذبیحہ

وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ

لَيُوْحُوْنَ اِلٰۤى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ

لَمُشْرِكُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِىْ

بِهٖ فِى النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِى الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ

كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا

فِىْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ؕ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا

بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى

نُؤْتٰى مِثْلَ مَاۤ اُوْتِىَ رُسُلُ اللّٰهِ ؔۘ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ؕ

سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا

كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ

لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا

يَصَّعَّدُ فِى السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا

يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ

لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۶﴾ لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ

اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ

بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَاۤ اَجَلَنَا الَّذِىْۤ اَجَّلْتَ لَنَا ؕ قَالَ النَّارُ مَثْوٰٮكُمْ

خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾

جس (ذبیحے پر) لیا جائے نہ نام اللہ کا — اُس میں سے کھاؤ نہ تم، یہ ہے گنہ، (یہ ہے خطا)،
اور شیاطیں ڈالتے ہیں اُن کے دل میں وسوسے — جو ہیں اُن کے دوست، جھگڑے تاکہ تم سے یوں (نئے)،
کی جو اُن کی پیروی (تو جان لو) مُشرک ہوئے ؛

کیا بھلا وہ شخص، جو مُردہ تھا، اور ہم نے اُسے — ق زندہ کر کے، روشنی دی، جس کو (دل پر ڈال کے) ؎
وہ لئے پھرتا ہے لوگوں میں، (ہدایت کے لئے) — مِثل اُس کے ہے، یہ جس کا حال ہے (تقدیر سے)،
گھُپ اندھیروں میں پڑا ہے اور نکل سکتا نہیں ؟، — اِس طرح کُفّار کو ہر ایک کارِ (بد ترین)
جو وہ کرتے ہیں، نظر آتا ہے زیبا و حسیں ؛

ایسے ہی ہم نے ہر اِک بستی میں ہیں پیدا کئے — کچھ بڑے سردار، مُجرم پیشہ، (نیت کے بُرے)
کرتے رہتے ہیں شرارت جو وہاں (جی کھول کے)، — لیکن (اِس اَمر کو) نہیں (بالکل) سمجھتے (سوچتے)
وہ شرارت کر رہے ہیں اپنی ذاتِ خاص سے ؛

اُن کے پاس آتی ہے جب آیت کوئی (اللہ کی) — کہتے ہیں (کفّارِ مکّہ) ہم نہ مانیں گے کبھی ؛
ہم کو بھی جب تک نہ دی جائے (نبوّت) ویسی ہی — جیسی کہ اللہ کے پیغمبروں کو دی گئی،
اور اُس موقع کو بہتر جانتا ہے خود خدا — بھیجتا ہے وہ جہاں پیغام اپنا (برملا)،
مجرموں کو اب خدا کے گھر ملیں گی ذلّتیں — اور سزائے سخت، اُن کے مکر کی پاداش میں ؛
وہ دکھانا چاہتا ہے جس کو سیدھا راستا — بہرِ اسلام اُس کا سینہ کھول دیتا ہے خدا،
اور جسے گمراہ کرنا چاہتا ہے (جان کر) — سینہ اُس کا تنگ کر دیتا ہے، بلکہ تنگ تر
گویا (اپنے) زور سے چڑھتا ہے وہ افلاک پر، — اور جو ایماں نہیں لاتے خدائے پاک پر
لعنت اُس پر ہے خدا ایسی ہی اپنی ڈالتا ؛ — (کچھ نہیں ہوتا اثر اِسلام کی تعلیم کا) ؛
(اے نبی) یہ ہے تمہارے ربّ کا سیدھا راستا — آیتوں کو بہرِ اہلِ غور واضح کر دیا ؛
اَمن کا گھر ہے خدا کے پاس اُنہیں کے واسطے — اور وہ اُن کا دوست ہے بدلے میں (نیک) اعمال کے ؛
اور جس دن جمع اِن سب کو کرے گا کبریا، — (اور شیاطیں سے مخاطب ہو کے یوں فرمائے گا)
"اے جنو، تم نے بہت انسان تابع کر لئے !" — اور جو انساں دوست ہیں اُن کے، کہیں گے (خوف سے)
"فائدہ اک دوسرے سے ہم نے پایا اے خُدا — وقت آ پہنچا ہے وہ، جو تُو نے مقرّر تھا کیا"
(حق) کہے گا، "اب جہنّم ہے تمہارا گھر (سُنو) — (آگ میں) اب تم ہمیشہ کے لئے (جلتے) رہو"
"آگے جو مرضی خدا کی ہے — (اے پیمبر) کس قدر! — ربّ تمہارا حکمتوں والا ہے اور (پھر) باخبر ؛

ع ۱۴

ؔله یہ مثال مومن اور کافر کی ہے۔

وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًاۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ يٰمَعْشَرَ
الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ
وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰۤى اَنْفُسِنَا وَ
غَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۰﴾
ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳۱﴾
وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَرَبُّكَ
الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ
مَّا يَشَآءُ كَمَاۤ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ
لَاٰتٍ ۙ وَّمَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ
اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ
لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ
نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ
فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ؕ سَآءَ
مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ
شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا
فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَقَالُوْا هٰذِهٖۤ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ ۖۗ لَّا
يَطْعَمُهَاۤ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا
يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۸﴾

۱۵ ع ۸ ۲

دیں گے اہلِ ظلم کو اِک دُوسرے سے ہم ملا اُن کے کاموں کے سبب (کرتے رہے جو برملا) ؛
(پوچھیں گے ہم) "اے گروہِ جنّ وانساں! (واقعی) کیا تمہارے پاس تم میں سے نہیں پہنچے نبی ؟
جو سُناتے تھے ہمارے حکم تم کو (کھول کے) اور ڈراتے تھے تمہیں اِس روز کے پیش آنے سے؟"
وہ کہیں گے "جُرم ہم نے تھے کئے" اقرار ہے دے دیا دھوکا حیاتِ دہر نے (اقرار ہے)"
شاہد اپنے، آپ ہی (اُس وقت بالآخر) ہوئے (کر لیا اقرار اپنے منہ سے) ہم کافر ہوئے ؛
(اور پئے اِتمامِ حجّت، انبیاء کا بھیجنا) اِس لئے ہے کہ تمہارا رَب نہیں یہ چاہتا ؛
بستیوں کو کر دے برباد اُن کے ظلم (و کُفر) پر ایسے عالم میں کہ ہوں ساکن وہاں کے بے خبر ؛
اور سب کے (کچھ) مدارج ہیں بہ اندازِ عمل اُن کے کاموں سے نہیں لاعلم ربِّ (لَم یَزل) ؛
رحمتوں والا ہے بے پروا خدا (ہر حال میں) (وَرنہ اے لوگو) وہ چاہے تو فنا کر دے تمہیں
جس کو چاہے جانشیں کر دے تمہارا (برملا) جس طرح اَوروں کی نسلوں سے تمہیں پیدا کیا ؛
جس کا وعدہ ہے (قیامت) آئے گی وہ بالیقیں اور تم اللہ کو مجبور کر سکتے نہیں ؛
کہدو اِن سے، تم کرو اپنی جگہ اپنے عمل مَیں بھی کرتا ہوں عمل اپنی جگہ پر (بے خلل)،
عنقریب (اِک روز) ہو جائے گا تم پر آشکار کِس کا ہوتا ہے بخیر انجام (پھر) پایانِ کار،

بالیقیں ہوں گے نہ فائز جو ہیں ظالم (زینہار) ؛

حصّہ ایک اللہ کا ٹھہراتے ہیں یہ (دیکھو انہیں) اُس کی پَیدا کی ہوئی کھیتی میں اور چوپایوں میں
کہتے ہیں پھر زعم میں، حِصّہ ہے یہ اللہ کا اور یہ حِصّہ شریکوں[1] کا ہمارے (بَرملا)،
پھر جو حصّہ اِن کے معبودوں کا ہوتا ہے (کہیں) وہ تو پاس اللہ کے (قطعاً) پہنچتا ہی نہیں،
اِن کے معبودوں کو مل جاتی ہے نذر اللہ کی کیا بُرا انصاف ہے ـــ (کِتنی بُری تقسیم بھی[2]!) ؛
اور اسی صُورت، نظر میں اکثر اہلِ شِرک کی اِن کے معبُودوں نے مُستحسن کیا (ناواجبی)،
کُشت وخُوں بچّوں کا (یعنی لڑکیوں کا مارنا) تاکہ اُن کا مُشتبہ ہو دین، اُنہیں کردیں فنا،
چاہتا گر حق تو اِن کاموں سے یہ کرتے حذر چھوڑ دو اِن کو اور اِن کے جھُوٹ کو (اللہ پر) ؛
کہتے ہیں، یہ کھیت ہیں ممنوع یہ چوپائے بھی، مستحق سمجھیں جسے ہم، ماسِوا اُس کے کوئی ؛
کھا نہیں سکتا (اور اِن سے لے نہیں سکتا ہے کام) کچھ مویشی ایسے ہیں، جن پر سواری ہے حرام
کچھ مویشی ایسے بھی ہیں جن پہ (مشرک بدلعیں) (ذبح کرتے وقت) نام اللہ کا لیتے نہیں
اور پھر بُہتان بھی اللہ پہ ہیں باندھتے، عنقریب اِس افترا کی بھی سزا وہ پائیں گے ؛

[1] یعنی جن کو ہم نے شریکِ خدا مان رکھا ہے اُن کا۔

[2] مشرکینِ عرب جو نذریں مانتے تھے اُن میں ایک حصّہ خدا کا بھی مقرر کردیتے تھے۔ باقی بُتوں کا ـــ پھر جب معلوم ہوتا کہ خدا کو نذر کردہ جانور موٹا تازہ اور زیادہ تندرست ہے تو اسے بُتوں کی طرف بدل دیتے، لیکن بُتوں کے حصّے کی اچھی نذر خدا کی طرف کبھی منتقل نہ کرتے۔

وَقَالُوْا مَا فِیْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰۤی
اَزْوَاجِنَا ۚ وَاِنْ یَّكُنْ مَّیْتَةً فَهُمْ فِیْهِ شُرَكَآءُ ؕ سَیَجْزِیْهِمْ وَصْفَهُمْ ؕ اِنَّهٗ
حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۳۹﴾ قَدْ خَسِرَ الَّذِیْنَ قَتَلُوْۤا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًۢا بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّ
حَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَی اللّٰهِ ؕ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِیْنَ ﴿۱۴۰﴾
وَهُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَیْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَ
الزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّیْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَیْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوْا
مِنْ ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ یَوْمَ حَصَادِهٖ ۖؗ وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ
الْمُسْرِفِیْنَ ﴿۱۴۱﴾ وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ؕ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ
وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۱۴۲﴾ ثَمٰنِیَةَ اَزْوَاجٍ ۚ
مِنَ الضَّاْنِ اثْنَیْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَیْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَیْنِ حَرَّمَ اَمِ
الْاُنْثَیَیْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَیْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَیَیْنِ ؕ نَبِّـُٔوْنِیْ بِعِلْمٍ اِنْ
كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۱۴۳﴾ وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَیْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَیْنِ ؕ قُلْ
ءٰٓالذَّكَرَیْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَیَیْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَیْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَیَیْنِ ؕ
اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی
اللّٰهِ كَذِبًا لِّیُضِلَّ النَّاسَ بِغَیْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۴۴﴾
قُلْ لَّاۤ اَجِدُ فِیْ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗۤ اِلَّاۤ اَنْ یَّكُوْنَ
مَیْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَیْرِ
اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۴۵﴾

کہتے ہیں جو بچہ اِنؔ چوپایوں کے ہے پیٹ میں — مرد ہی کھائیں، حرام اُس کو (سمجھ لیں) عورتیں

مُردہ بچہ ہو، تو عورت مرد سب کھائیں اُسے، — اپنی باتوں کی سزا اللہ سے یہ پائیں گے،

وہ خبردار اور ذی حکمت ہے (یاد رکھیے) ؛

فی الحقیقت وہ خرابی اور گھاٹے میں پڑے — جہل و نادانی سے جو ہیں اپنے بچے ملرتے

رزق جو اللہ نے اُن کو دیا تھا (لاکلام) — اُن پہ بُہتاں باندھ کر، خود کر لیا اُس کو حرام،

وہ یقیناً ہوگئے گمراہ (رستہ بھول کر) — آنے والے بھی نہ تھے یہ لوگ سیدھی راہ پر ؛

وہ خدا ہے، باغ جو کرتا ہے پیدا (خوش ترین) — ٹٹیوںؔ پر جو چڑھائے جاتے ہیں، اور جو نہیں

اور کھجوروں کے درخت، اور کھیت (لہراتے ہوئے) — جن میں پھل ہوتے ہیں پیدا مختلف اقسام کے

اور زیتون اور انار (اچھے مزے کے خوشنما) — بعض باہم ملتے جُلتے بعض (صورت میں) جُدا

پھل یہ جب لائیں تو کھاؤ اِن کے پھل (اے مومنو) — اور جس دن اِن کو کاٹو، حقؔ ادا اِن کا کرو

(ہاں مگر) کرنا نہ بے جا خرچ (اِترا کر کہیں) ! — خرچ بے جا کرنے والے اُس کو خوش آتے نہیں ؛

چار پایوں میں کئے پیدا اُسی اللہ نے) — بوجھ اٹھانے والے، اور وہ جو زمیں سے ہیں لگےؔ،

کھاؤ جو کچھ رزق ہے اللہ نے تم کو دیا — ہم قدم شیطان کے چلنا، ہے تم کو ناروا

(اے مسلمانو) تمہارا وہ تو دشمن ہے کھُلا ؛

آٹھ قسموں کے نر و مادہ ہیں اِن چوپایوں میں — بکریوں میں دو (نر و مادہ) ہیں اور دو بھیڑوں میںؔ

اے پیمبر اِن سے اب پوچھو، خدا نے (لاکلام) — کر دیئے ہیں دونوں مادہ یا کہ دونوں نر حرام؟

یا وہ بچہ، مادئیں ہیں رِحم میں جس کو لئے، — ہو اگر سچے تو اُس کی دو سند کوئی مجھے؟ ؛

اور ہیں دو دو مادہ و نر اونٹ میں اور گائے میںؔ — ہیں حرام اب دونوں نر، یا اِن کی دونوں مادئیں؟

یا وہ بچہ مادئیں ہیں پیٹ میں جن کو لئے ؟ — جب ملا تھا حکمِ ربّ، کیا تم وہاں موجود تھے؟

اُس سے بڑھ کر کون ہے ظالم کہ جو (از راہِ شر) — لوگوں کے گمراہ کر دینے کو، بے عِلم و خبر

باندھتا ہے جھوٹے بُہتان (اِس طرح) اللہ پر؟ — ہاں خدا لاتا نہیں ہے ظالموں کو راہ پر ؛

اِن سے کہہ دو جو (خدا سے) مجھ پر آئی ہے وحی — اُس میں (اِن مذکورہ چیزوں سے) نہیں ہے شے کوئی

جس کو کھانے والا کھائے اور وہ ہو اُس پر حرام؛ — ہاں سؤر کا گوشت، اور مُردار چیزیں، (لاکلام)

اور بہتا خون، یہ ناپاک ہیں، (اور ہیں حرام) — اور وہ ناجائز ذبیحہ لیں نہ جس پر ربّ کا نام،

(پھر جو کھالے) کوئی ہو کر بھوک سے بے اختیار — اور تجاوز یا بغاوت کچھ نہ ہو اُس کا شعار

تو تمہارا ربّ ہے بے شک غافر و آمرزگار ؛

لہ ۔ بحیرہ سائبہ۔
لہ ۔ جیسے انگوروں کے باغ۔
لہ ۔ یعنی زکوٰۃ
لہ ۔ یعنی بلند قامت جیسے اونٹ۔ اور چھوٹے قد کے جیسے بھیڑ بکریاں....
لہ ۔ دو نر و مادہ بکریوں میں، دو بھیڑوں میں، دو گائے میں اور دو اونٹ میں۔ یہ سب آٹھ نر اور مادہ ہوئے۔

ع ۱۶ الربع

حلال مویشی

ع ۱۷

حرام اشیاء

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا
عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ؕ
ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿١٤٦﴾ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ
ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿١٤٧﴾ سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ
اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ؕ كَذٰلِكَ
كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا ؕ قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ
عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ؕ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ﴿١٤٨﴾
قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٤٩﴾ قُلْ هَلُمَّ
شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا
تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ﴿١٥٠﴾ قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ
عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ
مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا
ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ
وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿١٥١﴾ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ
اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا
نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ
وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿١٥٢﴾

کر چکے ہیں ہم حرام (اوّل) یہودی (قوم) پر — سب کے سب (جتنے ہیں) ناخن رکھنے والے جانور

گائے بکری دونوں کی چربی تھی اُن پہ ناروا — جو لگی ہو انتڑیوں اور پشت پر، اُس کے سوا

(چربی جائز وہ بھی تھی) جو ہڈیوں میں ہو لگی، — سچ یہ ہے ہم نے شرارت کی سزا تھی اُن کو دی؛

پھر بھی جھٹلائیں اگر تم کو تو اِن سے یہ کہو — ہے تمہارا رب وسیعُ الرّحم، (لیکن منکرو)

مجرموں سے ٹل نہیں سکتا عذاب اُس کا (سُنو)؛

اب کہیں گے مشرکیں، گر چاہتا رب (ہے قسم) — تو ہمارے باپ دادا شرک کرتے اور نہ ہم

اور نہ ہم (اپنے لئے) کہتے کسی شے کو حرام، — اِن سے اگلے بھی یونہی جھٹلایا کرتے تھے تمام

چکھا آخر کو عذاب (اللہ کا با شدّ و مد)، — اِن سے کہدو، ہے تمہارے پاس اگر کوئی سند

تو نکالو اُس کو (اور رکھو) ہمارے سامنے، — تم تو صرف اٹکل پہ چلتے ہو، تمہیں ہیں دل جلے؛

اِن سے کہدو پوری حجّت ہو گئی اللہ کی — چاہتا گر وہ، ہدایت یاب ہوتے تم سبھی؛

اِن سے کہدو اپنے شاہد لائیں یہ (بر روئے عام) — جو گواہی دیں کہ یہ چیزیں خدا نے کیں حرام،

وہ گواہی دیں، تو کرنا تم نہ اُن کا اعتبار — اور نہ چلنا اُن کی نفسی خواہشوں پر زینہار؛

جو ہمارے حکم اور احکام جھٹلاتے رہے — جو یقیں رکھتے نہیں ہیں آخرت پر (کفر سے)

دوسروں کو اپنے رب کے ہیں برابر مانتے؛

ع ۱۸ ۵

حرام باتیں

اِن سے کہدو، آؤ میں تم کو بتاؤں وہ تمام — جو تمہارے رب نے باتیں تم پہ کر دی ہیں حرام

(وہ یہ ہیں) اُس کا کسی کو بھی نہ تم مانو شریک — اور سلوک اپنا رکھو ماں باپ سے تم (ٹھیک ٹھیک)،

مفلسی کے خوف سے مارو نہ تم اولاد کو، — تم کو اور اُن کو ہمیں تو رزق دیتے ہیں، (سُنو)

ظاہر و پوشیدہ جتنے بے حیائی کے ہیں کام — پاس بھی اُن کے جاؤ (لو کبھی اُن کا نہ نام)،

اور نہ مارو اُس کو، جس کو کر دیا حق نے حرام — ہاں مگر حق پر، تمہیں اللہ کا ہے حکم (عام)،

تاکہ تم سمجھو (جہاں میں رہنے سہنے کا نظام)؛

اور نہ ہونا دَرپئے مالِ یتیم (آگہ رہو) — ہاں مگر اُس طور پہ بہتر جو (اُس کے حق میں)، ہو

وہ یہاں تک کہ ہو بالغ اور جواں، (لوگو سنو) — ناپ کو اور تول کو انصاف سے پورا کرو،

جتنی طاقت ہو کسی میں، ڈالتے ہیں اُتنا بار، — اور کہو حق بات، (سب سے) خواہ ہو وہ رشتہ دار،

جو کرو اللہ سے اقرار، اُسے پورا کرو، — حکم اِن باتوں کا تم کو ہے، نصیحت اِن سے لو؛

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ
بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿١٥٣﴾ ثُمَّ
اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا
لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٥٤﴾
وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿١٥٥﴾
اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا ۪
وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿١٥٦﴾ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ
عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ
مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ؕ سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ
عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ﴿١٥٧﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ
اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ
رَبِّكَ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا
لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ؕ قُلِ
انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿١٥٨﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا
شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ؕ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ
بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿١٥٩﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ
وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١٦٠﴾

(اور ہے ارشاد) "یہ ہے میرا سیدھا راستا — پس چلو اس پر، نہ جاؤ اور رستوں پر (ذرا)
وہ تمہیں اللہ کے رستے سے کردیں گے جُدا، — حکم ہیں یہ، تا کرو پرہیز، (پاؤ اِتّقا)" ؛
ہم نے پھر موسیٰؑ کو دے دی اِک کتاب (یادگار) — تاکہ ہو اتمامِ نعمت اُن پہ جو ہیں نیک کار
اُس میں تفصیلی تھے سب احکام ہر اک چیز کے — اِک ہدایت اور اِک رحمت، زمانے کے لئے
تاکہ لوگوں کو یقیں ملنے کا ہو اللہ سے ؛

اور یہ قرآن بھی، ہم نے جسے نازل کیا — ہے کتاب اِک برکتوں والی، چلو اُس پر (ذرا)
اور ڈرو اللہ سے، تا اُس کا تم پر رحم ہو، — اِس لئے (بھیجا ہے قرآں) تا نہ تم کہنے لگو
"ہم سے پہلے صرف دو فرقوں[1] پہ اُتری تھی کتاب — اُس کے ہم پڑھنے پڑھانے سے تھے غافل (بے حِساب)" ؛
یا نہ یوں کہنے لگو "ہم پر اُترتی گر کتاب — تو ہدایت میں، ہم اُن سے بڑھ کے رہتے (کامیاب)"
اب تو یہ رَبّ کی تمہارے پاس حُجّت آ چکی، — جو ہدایت اور رحمت ہے (خدا کی واقعی)،
اُس سے بڑھ کر اور ظالم کون اب ہوگا بھلا؟ — جو خدا کے حکم کو جھٹلائے گا، کترائے گا،
اور جو کتراتے ہیں احکامِ حق سے (بے حَیا) — اُن کے کترانے کے بدلے ہم بُری دیں گے سزا ؛
(اے پیمبر) کیا ہے اِن لوگوں کو اس کا انتظار — اِن کے پاس آئیں فرشتے یا تمہارا کردگار؟
یا تمہارے رب کے کچھ آثار آئیں سامنے، — اور تمہارے رب کے جس دن کچھ نشاں ظاہر ہوئے
تو جو ایماں پہلے سے لایا نہ تھا (اللہ پر) — یا نہ کی تھی (حالتِ) ایماں میں کچھ نیکی اگر
اُس کا ایمان کام آئے گا نہ اُس کے زینہار، — (اے پیمبر) کہدو، (اچھا تو) کرو تم انتظار
منتظر ہم بھی ہیں (کیا ہونے کو ہے انجامِ کار) ؛

تفرقہ ڈالا ہے جن لوگوں نے اپنے دین میں — اور بہت سے ہوگئے فرقے، (تو پیغمبر) تمہیں
کچھ سروکار (اور مطلب) ایسے لوگوں سے نہیں، — ہے خدا (ہی) کے حوالے کام اِن کا (بالیقیں)
پھر جتادے گا وہ، کرتے تھے جو کچھ یہ (اتنگ بیں) ؛

ایک نیکی لے کے جو (روزِ قیامت) آئے گا — دس گُنا اُس کا ثواب (اللہ سے) وہ پائے گا،
اور جو لایا اِک بدی، ہوگی برابر کی سزا — اور لوگوں پر نہ ہوگا، کوئی ظلم (ناروا) ؛

[1] یعنی یہود و نصاریٰ پر

ع ۱۹

قُلۡ اِنَّنِیۡ هَدٰىنِیۡ رَبِّیۡۤ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ۬ۚ دِیۡنًا قِیَمًا
مِّلَّةَ اِبۡرٰهِیۡمَ حَنِیۡفًا ۚ وَ مَا كَانَ مِنَ الۡمُشۡرِكِیۡنَ ﴿۱۶۱﴾ قُلۡ
اِنَّ صَلَاتِیۡ وَ نُسُكِیۡ وَ مَحۡیَایَ وَ مَمَاتِیۡ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۶۲﴾ۙ
لَا شَرِیۡكَ لَهٗ ۚ وَ بِذٰلِكَ اُمِرۡتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ﴿۱۶۳﴾ قُلۡ
اَغَیۡرَ اللّٰهِ اَبۡغِیۡ رَبًّا وَّ هُوَ رَبُّ كُلِّ شَیۡءٍ ؕ وَ لَا تَكۡسِبُ كُلُّ
نَفۡسٍ اِلَّا عَلَیۡهَا ۚ وَ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزۡرَ اُخۡرٰی ۚ ثُمَّ اِلٰی رَبِّكُمۡ
مَّرۡجِعُكُمۡ فَیُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ فِیۡهِ تَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۱۶۴﴾ وَ هُوَ
الَّذِیۡ جَعَلَكُمۡ خَلٰٓئِفَ الۡاَرۡضِ وَ رَفَعَ بَعۡضَكُمۡ فَوۡقَ
بَعۡضٍ دَرَجٰتٍ لِّیَبۡلُوَكُمۡ فِیۡ مَاۤ اٰتٰىكُمۡ ؕ اِنَّ رَبَّكَ سَرِیۡعُ
الۡعِقَابِ ۫ۖ وَ اِنَّهٗ لَغَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۱۶۵﴾ؑ

سُوۡرَةُ الۡاَعۡرَافِ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ مِائَتَانِ وَّسِتُّ اٰیٰتٍ وَّ اَرۡبَعٌ وَّعِشۡرُوۡنَ رُكُوۡعًا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الٓمّٓصٓ ﴿۱﴾ كِتٰبٌ اُنۡزِلَ اِلَیۡكَ فَلَا یَكُنۡ فِیۡ صَدۡرِكَ
حَرَجٌ مِّنۡهُ لِتُنۡذِرَ بِهٖ وَ ذِكۡرٰی لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۲﴾ اِتَّبِعُوۡا مَاۤ
اُنۡزِلَ اِلَیۡكُمۡ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَ لَا تَتَّبِعُوۡا مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اَوۡلِیَآءَ ؕ قَلِیۡلًا
مَّا تَذَكَّرُوۡنَ ﴿۳﴾ وَ كَمۡ مِّنۡ قَرۡیَةٍ اَهۡلَكۡنٰهَا فَجَآءَهَا بَاۡسُنَا
بَیَاتًا اَوۡ هُمۡ قَآئِلُوۡنَ ﴿۴﴾ فَمَا كَانَ دَعۡوٰىهُمۡ اِذۡ جَآءَهُمۡ
بَاۡسُنَاۤ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوۡۤا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِیۡنَ ﴿۵﴾

کہدو، مجھ کو تو دکھایا ربّ نے سیدھا راستا — دینِ مستحکم، طریقہ ہے جو ابراہیم کا
مشرکوں میں سے نہ تھے وہ، اک طرف (دل اُن کا تھا) ؛

کہدو، میرا جینا، مرنا، اور قربانی، نماز، — ہے خدا ہی کے لئے، ۔ وہ دوجہاں کا کارساز!
(اور) نہیں کوئی شریک اُس کا (یقیں اس پر کرں) — یہ مجھے ہے حکم، اور پہلا مسلماں میں ہی ہوں؛
اِن سے پوچھو، کیا سوا اللہ کے ڈھونڈوں کوئی — اور ربّ!، حالانکہ ہر اک چیز کا ربّ ہے وہی
جو بُرا کرتا ہے کوئی کام، ہے اُس کے لئے، — ایک اٹھائے گا نہ بوجھا دُوسرے کا (دیکھئے)،
پھر تمہیں اپنے (اُسی) ربّ کی طرف ہے لوٹنا — وہ جتادے گا تمہیں وہ بات، جھگڑا جس پہ تھا؛
اور اُسی نے (اپنا) نائب تم کو دنیا میں کیا — بعض پر پھر بعض کو ہے فوق بھی اُس نے دیا
تاکرے اپنی عطا یا لے تمہارا امتحاں، — اور تمہارا ربّ، سزا ہے دینے والا جلد (ہاں)،
(ساتھ ہی اِس کے) وہ ہے آمرزگار و مہرباں ؛

ع ۲۰ — النصف

(۷) سُورۂ اِعراف

(یہ سُورۃ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی۔ اس میں ۲۰۶ آیتیں اور ۲۴ رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)
جو بڑا ہی رحم والا ہے، نہایت مہرباں

الٓمّٓصٓ ؛

(اے پیمبر) یہ کتاب اتری ہے تم پر اِس لئے — تاڈراؤ کافروں کو (قہر سے اللہ کے)
ہے یہ (دستورِ) نصیحت اہلِ ایماں کے لئے — تم کو اس سے تنگدل (ہرگز) نہ ہونا چاہئے ؛
تم پہ جو اُترا ہے اُس کی پیروی (لوگو) کرو — ماسِوَا اللہ دوستوں کی پیروی کو چھوڑ دو
تم بہت کم غور کرتے ہو، (بڑے بے فکر ہو) ؛

ہم نے کتنی بستیاں کردیں ہلاکِ انقلاب — رات کو یا دوپہر کو سوتے میں پہنچا عذاب ؛
جب ہوا نازل عذاب اُن پر تو وہ کہنے لگے — تھے ہمیں دراصل ظالم (ہاں ہمیں گمراہ تھے) ؛

فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ۝٦
فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ ۝٧ وَالْوَزْنُ
يَوْمَئِذِ ﹰالْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْمُفْلِحُوْنَ ۝٨ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ۝٩ وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ
فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ؕ قَلِيْلًا مَّا
تَشْكُرُوْنَ ۝١٠ وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا
لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ لَمْ
يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝١١ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ
اَمَرْتُكَ ؕ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ
طِيْنٍ ۝١٢ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ
اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ۝١٣ قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝١٤ قَالَ
اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝١٥ قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ
الْمُسْتَقِيْمَ ۝١٦ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ
اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ۝١٧ قَالَ اخْرُجْ
مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ
مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝١٨ وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا
مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝١٩

(جن کے پاس آئے رسول، اُن سے ہے ہم کو پوچھنا — اور رسُولوں سے بھی پوچھیں گے (کہو گزری تھی کیا؟) ؛

پھر سُنا دیں گے اُنہیں سب کچھ ہم اپنے عِلم سے — (جب یہ مصروفِ عمل تھے) ہم کہیں غائب نہ تھے ؛

تول اُس دن ہوگی بالکل ٹھیک ٹھیک (اعمال کی) — تول بھاری جن کی ہوگی، کامراں ہوں گے وہی ؛

جن کی تولیں ہلکی ہوں گی، ہونگے خود نقصان میں — کیونکہ وہ منکر تھے، جھٹلائیں ہماری آیتیں ؛

(اے بنی آدم) جگہ ہم نے زمیں پر تم کو دی — اور اُس میں زندگی کے پھر دیئے سامان بھی

پھر بھی تم کم شکر کرتے ہو ہمارا (واقعی) ؛

کی تمہاری ہم نے تشکیل اور تمہیں پیدا کیا — "سجدہ آدم کو کرو" پھر یہ فرشتوں سے کہا

سب جھکے، ابلیس لیکن سجدے سے قاصر رہا ؛

ہم نے پوچھا، حکم جب تھا تجھ کو سجدے کا دیا — کون سا پھر سجدہ کرنے سے سبب مانع ہوا؟

بولا (ابلیس) اس سے میں بہتر ہوں (اے میرے خدا) — مجھ کو پیدا آگ سے اور اِس کو مٹی سے کیا ؛

(حق نے فرمایا) اُتر جا، (آسمانوں سے مرے) — تیری کیا ہستی، یہاں رہ کر تکبّر تُو کرے

تُو ذلیلوں میں سے ہے، باہر نکل، (چل، راہ لے!) ؛

بولا، جی اُٹھنے[1] کے دن تک مجھ کو مہلت دیجئے ؛ — حق نے فرمایا (کہ جا، جینے کی) مہلت دی تجھے ؛

بولا (شیطاں) جیسے تُو نے راہ ماری ہے مری — میں بھی راہِ راست پر تیری (بڑھانے گمرہی)

تاک میں نوعِ بنی آدمؑ کی بیٹھوں، تو سہی! ؛

آگے، پیچھے، دائیں بائیں سے میں اُن تک آؤں گا — تو بہت کم اُن میں شاکر پائے گا (پھر دیکھنا) ؛

حکم آیا، خوار اور مردُود، باہر جا ابھی! — جو بنی آدمؑ میں سے تیری کرے گا پیروی ؛

(اُس سے، تجھ سے) سب سے بھر دوں گا جہنّم (واقعی) ؛

اور کہا آدمؑ سے، اے آدمؑ تم اِس[2] عورت کے ساتھ — باغِ جنّت میں رہو (آرام اور راحت کے ساتھ)

تم (یہاں دونوں) جہاں سے چاہو کھاؤ (شوق سے) — (بھول کر) جانا نہ لیکن پاس بھی اِس پیڑ کے

ورنہ نقصان پانے والوں میں سے تم ہو جاؤ گے ؛

[1] ۔ یعنی روزِ قیامت
[2] ۔ یعنی بی بی حوّا کے ساتھ ۔

قصہ آدم ابلیس

ع ۱ / ۸

فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَاوٗرِيَ عَنْهُمَا
مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ
اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ﴿٢٠﴾ وَقَاسَمَهُمَآ
اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿٢١﴾ فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ فَلَمَّا ذَاقَا
الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا
مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا
الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٢٢﴾ قَالَا
رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ
مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٢٣﴾ قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ
وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿٢٤﴾ قَالَ فِيْهَا
تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ﴿٢٥﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ
قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا
وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ
لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿٢٦﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ
كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا
لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ
هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ اِنَّا جَعَلْنَا
الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٢٧﴾

(آخر آخر) پھر اُنہیں شیطان نے بہکا دیا ——— تاکہ اُن کا سَتر کھُل جائے وہ دیکھیں برملا
اور کہا، ربّ نے تمہارے اِس (اچھوتے) پیڑ سے ——— منع کر کے تم کو روکا ہے، فقط اِس واسطے
تم نہ بن جاؤ فرشتہ، اور ہمیشہ کے لئے ——— رہنے سہنے والے بن جاؤ (اِسی فردوس کے) ؛
اور قسم کھائی، تمہارا دوست ہوں میں (باوفا) ——— الغرض دھوکے سے اُن کو اُس نے مائل کر لیا
(بعدازیں) دونوں نے جب پھل چکھ لیا اُس پیڑ کا ——— سَتر اُن کے کھُل گئے، (آنے لگی اُن کو حیا)
اپنے اوپر باغ کے پتّے وہ چپکانے لگے، ——— اُن کے ربّ نے دی ندا اُن کو (حریمِ غیب سے)
ہم نے کیا روکا نہ تھا (آدمؑ) تمہیں اِس پیڑ سے؟ ——— کیا نہ تم سے کہہ دیا تھا؟ - (بچنا تم شیطان سے)
وہ تمہارا ہے کھُلا دشمن، (تمہیں دھوکا نہ دے) ؛
بولے وہ، یاربّ یہ ہم نے ظلم اپنے پر کیا ——— رحم فرما کر اگر تُو نے نہ بخشی یہ خطا،
واقعی ہم ہوں گے برباد (اور زیاں ہوگا بڑا) ؛
حق نے فرمایا کہ تم بھی نیچے اُترو (خلد سے) ——— (آج سے) اک دوسرے کے تم بھی دشمن ہو گئے)
اب ٹھکانہ ہے تمہارے واسطے رُوئے زمیں ——— اب اُٹھاؤ فائدہ وقتِ معیّن تک وہیں ؛
مرنا جینا اب تمہارا ہے وہیں پر بر (ملا) ——— اور وہیں سے تم نکالے جاؤ گے (روزِ جزا) ؛
اے بنی آدمؑ دیا تم کو لباس (ایسا، سنو) ——— جو چھپائے سَتر کو اور مُوجبِ زینت بھی ہو
اور ہے تقویٰ کا لباس اِن سب سے بہتر (جان لو) ——— یہ ہیں آثارِ الٰہی، تاکہ غور اِن پر کرو ؛
اے بنی آدم، تمہیں شیطاں کہیں بہکا نہ دے ——— جیسے آبا کو تمہارے تھا نکالا خلد سے
اور اُتروائے تھے اُن سے اُنکے کپڑے (برملا) ——— تاکہ اُن کا سَتر بے پردہ اُنہیں کو دے دکھا
وہ اور اُس کی قوم تم کو ہے وہاں سے دیکھتی ——— تم جہاں سے دیکھ سکتے ہی نہیں اُن کو کبھی
ہم نے شیطانوں کو اُن لوگوں کا ہمدم کر دیا ——— جو نہیں ایمان لاتے (ہے یہی اُن کی سزا) ؛

ع ۲

وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا
بِهَا ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ
مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾ قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۟ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ
عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۬ؕ كَمَا
بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَرِيْقًا هَدٰى وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ
الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۰﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ
عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهُ لَا
يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ
لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؕ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ
الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۳۲﴾ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا
ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا
بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا
لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا
يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۴﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا
يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ
اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۵﴾

جب بھی (دنیا میں) بُرا یہ کام کرتے ہیں کوئی — کہتے ہیں دیکھا ہے کرتے باپ دادا کو یُونہی،
اور خدا نے بھی ہمیں، ہے حکم ایسا ہی دیا — اِن سے کہہ دو حکم وہ دیتا نہیں بد کام کا
کیوں خدا پر بولتے ہو جھُوٹ، بے سمجھا ہوا؟ ؛
کہہ دو میرے رب نے ہے فرماں دیا انصاف کا — (اور جب) وقتِ نماز آئے تو سب سُوئے خدا
اپنے رُخ سیدھے کریں، اور پھر پکاریں سب اُسے — حکم برداری، خلوص، اور (اتّقا کی) شان سے
پھر کئے جاؤ گے پیدا، جیسے پہلے تھے ہوئے ؛
اِک جماعت کو ہدایت، ایک کو دی گُمرہی — اور گمراہوں نے شیطانوں سے کرلی دوستی
(راہِ حق کو اور گمراہی سے) حق کو چھوڑ کر ؛ — اور سمجھتے ہیں کہ وہ گویا ہیں راہِ راست پر ؛
جب ہو اے اولادِ آدمؑ مسجدوں میں حاضری — تو لباس اپنا پہن لینا ہے تم کو لازمی ؛
تم پیو اور کھاؤ لیکن خرچ بے جا سے بچو — بالیقیں مُسرف نہیں آتے پسند اللہ کو ؛
اِن سے پوچھو یہ جو پیدا کی ہیں (اُس) اللہ نے — سُتھری چیزیں کھانے کی، سامان زینت کے لیے
اپنے بندوں کے لئے، اِن کو کیا کس نے حرام؟ — اِس حیاتِ دہر میں (ہے زندگانی جس کا نام)
ہیں (یہاں یہ نعمتیں) ایمان والوں کے لئے — حشر کے دن، خاص کر ہوں گی انہیں کے واسطے
ہم مفصّل آیتیں کرتے ہیں یوں اپنی بیاں — (صرف) اُن کے واسطے اہلِ خرد ہیں جو (یہاں) ؛
اِن سے کہہ دو (ہاں) مرے اللہ نے کی ہیں حرام — ظاہر و پوشیدہ باتیں بے حیائی کی تمام
اور گُنہ کو اور ناحق جو تجاوز ہو اُسے — اور شرکت ایسی کچھ چیزوں کی، ساتھ اللہ کے
جن کی بھیجی ہی نہیں اُس نے دلیلِ معتبر — اور اَنجانے رکھو اِلزام تم اللہ پر ؛
اک معیّن وقت ہے قوموں کے (مٹنے کے) لئے — آ پہنچتا ہے جب اُن کا وقت، (تو اُس وقت سے)
(غیر ممکن) اک گھڑی بھی آگے پیچھے ہٹ سکے ؛
اے بنی آدم، تمہارے پاس اگر آئیں نبی — اور (آ کر) آیتیں تم کو سنائیں وہ مری
تو جو کوئی ڈر گیا، اور اُس نے کی اصلاحِ حال — ایسے لوگوں کو نہ ہو گا خوف یا رنج و ملال ؛

انقلابِ امم

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۶﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى
اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ
الْكِتٰبِ ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا
كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا
عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۳۷﴾ قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِى النَّارِ ؕ
كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ؕ حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ
قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا
ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ؕ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾
وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ
فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۳۹﴾ ع اِنَّ الَّذِيْنَ
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ
السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِىْ سَمِّ
الْخِيَاطِ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ
مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا
وُسْعَهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۴۲﴾

اور جو مغرور، جھٹلائیں گے میری آیتیں — دوزخی ہوں گے، جلیں گے وہ ہمیشہ نار میں ؛
اُس سے بڑھ کر اور ظالم کون ہوگا (بے خبر) ؟ — جھُوٹے جو بہتان باندھے (رات دِن) اللہ پر
اور (اپنے جہل سے) جھٹلائے احکامِ خدا — اِن کی قسمت میں جو کچھ ہے وہ اِنہیں مل جائیگا
جان لینے آئیں حتٰی کہ فرشتے، اور کہیں — وہ کہاں ہیں ماسوائے حق پکارا تھا جنہیں ؟
وہ کہیں گے، (آہ) وہ تو ہم سے غائب ہوگئے — اور گواہی اپنی خود دیں گے، کہ مُنکر ہم ہی تھے ؛
حکم دے گا پھر خدا، جو تم سے پہلے اُمّتیں — جنّوں اور انسانوں کی گُزری ہیں، اُن کے ساتھ میں
جاؤ، داخل آگ میں ہو جاؤ (اور چکھّو عذاب)، — ایک اُمّت نار میں ہو جائے گی جب دخل یاب
لعن و طعن اُس وقت دے گی اُس کو اُمّت دُوسری، — اور پھر جب جمع ہو جائیں گے دوزخ میں سبھی
پچھلی اُمّت پہلی اُمّت کو یہ دے گی بددعا — "ہم کو اے رَبّ تھا اِنہیں لوگوں نے گمرہ کر دیا
اِس لئے دُگنا عذاب[1] ان کو جہنّم کا ملے" — حق کہے گا، دوہرا ہے وہ تو دونوں کے لئے

ہاں مگر (اِس کا سبب) تم کچھ نہیں ہو جانتے ؛

پہلی اُمّت پچھلی اُمّت سے کہے گی (العدازیں) — اَب تو کچھ تم کو فضیلت ہم پہ حاصِل ہے نہیں

تم بھی چکھّو اَب سزا اعمال کی (دُگنی یہیں) ؛

(اور) جن لوگوں نے جھُٹلائیں ہماری آیتیں — اور تکبّر بھی کیا اُن سے، تو وہ باور کریں
آسمان کے دَر نہ کھولے جائیں گے اُن کے لئے[2] — اور وہ جنّت میں بھی داخل نہ ہونے پائیں گے ؛
اُونٹ جب تک ہو نہ ناکے میں سُوئی کے دخل یاب[3] — مجرموں کو ہم دیا کرتے ہیں ایسے ہی عذاب ؛
آگ ہی کا ہے بچھونا اوڑھنا اُن کے لئے — ظالموں کو ہم یونہی دیتے ہیں بدلے (ظلم کے) ؛
اور جو ایمان لائے، اور عمل اچھّے کئے — جنّتی ہیں وہ، ہمیشہ اُس میں (راحت پائیں گے)

ڈالتے ہیں بار ہم لوگوں پہ توفیق دیکھ کے ؛

[1] غالباً یہ سبب ہوگا کہ جیسے تم سے پہلوں نے تمہارے لئے بُرا نمونہ قائم کیا۔ ویسے ہی تم نے اپنے بعد میں آنے والوں کے لئے قائم کر دیا۔

[2] اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں۔ (۱) یا تو اُن کی روحیں آسمان پر نہ جانے پائیں گی یا اُن کی دعائیں خدا تک نہ پہنچ سکیں گی۔

[3] یہ صرف ناممکن ہونے کی ایک مثال ہے۔

وَنَزَعْنَا مَا فِىْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهِمُ
الْاَنْهٰرُ ۚ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۟ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِىَ
لَوْلَاۤ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ وَنُوْدُوْۤا
اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَنَادٰۤى
اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا
حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ؕ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ
بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۵﴾
وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّاۢ
بِسِيْمٰىهُمْ ۚ وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۟
لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ
اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾
وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰىهُمْ قَالُوْا
مَاۤ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ اَهٰۤؤُلَآءِ
الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ؕ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا
خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَاۤ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ النَّارِ
اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا
رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؕ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۰﴾

بر بھی ہم کھینچ لیں گے اُن کے سینوں سے تمام   اُن کے پائیں نہریں بہتی ہونگی (ہوں گے شاد کام)
اور کہیں گے، "شکر ہے (احسان ہے) اللہ کا   (فضل سے اپنے) یہاں تک ہم کو ہے پہنچا دیا
گر ہدایت وہ نہ کرتا، ہم نہ ہوتے راہ یاب   انبیاء لائے تھے اُس کے بے شُبہ سچی کتاب
پھر ندا آئے گی یہ جنّت ہے (لو اِس کے مزے)   آج وارث اِس کے تم ہو، اجر میں اعمال کے؛
اور جنّت والے، دوزخ والوں کو دیں گے صدا   ہم نے سچ پایا، جو وعدہ ہم سے ربّ نے تھا کیا
اپنے ربّ کا وعدہ، سچ تم نے بھی پایا، یا نہیں؟   وہ کہیں گے ہاں، (خدا کا وعدہ سچ تھا بالیقیں)
پھر موذِّن (اک فرشتہ) اُن میں یوں دے گا اذاں   لعنتیں اللہ کی ہوں ظالموں پر (جا وداں)
روکتے تھے جو کہ لوگوں کو خدا کی راہ سے   کہتے تھے پَیدا کجی، مُنکر تھے روزِ حشر کے؛
پردے کی دیوار اِن دونوں کے ہو گی درمیاں،   ہوں گے (اِس) اعراف پر کچھ لوگ (ایسے جو وہاں)
بعض کو پہچان لیں گے اُن کی صورت دیکھ کر   اور کہیں گے، ہو سلام وامن اہلِ خُلد پر
ہیں (یہی اعراف والے) (خُلد کے) امیدوار   یہ نہیں ہیں باریابِ خُلد ابھی (ہے انتظار)؛
جب پڑے گی اہلِ دوزخ کی طرف اُن کی نظر   تو کہیں گے وہ، نہ کرنا۔ (تَوبہ تَوبہ، الحذر)

ہم کو شامل (اِن) گنہگاروں میں اے ربّ (بھول کر)؛

اور کچھ اعراف والے (اہلِ دوزخ سے اُدھر)   یُوں کہیں گے، اُن کی صُورت سے اُنہیں پہچان کر
کچھ نہ کام آئے تمہارے، جو تمہارے تھے جتھے   اور نہ کام آیا تکبّر (جس پہ تم مغرور تھے)؛
(اے جہنّم والو) کیا یہ (اہلِ جنّت) ہیں وہی   جن کے بارے میں قسم تم کھا کے کہتے تھے کبھی
اِن پہ رحمت ہو نہیں سکتی کبھی اللہ کی!   "جاؤ سب جنّت میں" (اِن کو تو اجازت مل گئی)
(اِن سے تو اللہ نے یہ کہہ دیا، ہو خوش بسر)   "اب نہ تم غمگین ہو گے اب نہیں کچھ تم کو ڈر"!؛
اور دوزخ والے، جنّت والوں کو دینگے ندا   دو ہمیں تھوڑا سا پانی، یا جو ہو حق نے دیا
وہ کہیں گے (دانہ پانی باغِ جنّت کا تمام)   کر دیا ہے (سر بسر) کفّار پر حق نے حرام؛

الثلثة

ع ۱۲

اعراف

الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ
فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا
بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ
هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا
تَاْوِيْلَهٗ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ
قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ
فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ قَدْ
خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۵۳﴾ ع اِنَّ رَبَّكُمُ
اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ
اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۫ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ
وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ
وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۵۴﴾ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ
خُفْيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۵۵﴾ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ
بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ
مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ
يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ
فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ
كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾

کھیل جو سمجھے ہوئے تھے اپنے دیں کو (بھول میں) اور حیاتِ دہر نے دھوکے میں ڈالا تھا جنہیں
آج کے دن (بیشک) اِن کو بھول ہم بھی جائینگے جس طرح یہ لوگ دن تھے آج کا بھولے ہوئے
اور تھے منکر جس طرح آیات (اور احکام) کے ؛
ہم نے اِن (کفار) کو قرآن بھی پہنچا دیا اور کمالِ علم سے واضح بیاں اُس کو کیا۔
ہے برائے مومنیں رحم و ہدایت (برملا) ؛
کیا اب اِن لوگوں کو ہے (دراصل) اِس کا انتظار اِن پہ ہو (قرآں کی) تاویل و حقیقت آشکار؟
کھل گئی جس دن حقیقت وہ کہیں گے (چونک کے) جو کہ اِس (قرآن) کو پہلے سے تھے بھولے ہوئے
لائے تھے حق بات پیغمبر خدا کے، اصل میں، ہوں سفارش کرنے والے تو سفارش اب کریں،
یا کہ پھر دنیا میں واپس کر دیا جائے ہمیں تا کہ جو کرتے تھے ہم برعکس اُس کے اب کریں"،
بیشک اِن لوگوں نے اپنا آپ نقصان کر لیا وہ گیا گزرا ہُوا کرتے تھے جو کچھ افترا ؛
ہے تمہارا ربّ وُہی اللہ، بیشک (بے گماں) جس نے چھ دن میں کئے پیدا زمین و آسماں
اور پھر خود عرش پر جا کر لیا اُس نے قرار، رات کو دن کا بناتا ہے وہی تو پردہ دار
رات، دن کے پیچھے، جیسے آرہی ہو دوڑ کے، اُس نے پیدا چاند، سُورج، اور تارے بھی کئے
اور اِن سب کو کیا تسخیر اپنے حکم سے، سُن لو، حکم اُس کا ہے، ہستی ہے اُسی کے حکم سے
ہے بڑی بابرکت اُس کی ذات، ہے وہ ہی اِلٰہ پالنے والا جہانوں کا ہے وہ (بے اشتباہ) ؛
چُپکے چُپکے، گڑگڑا کر، تم کرو ربّ سے دُعا حد سے بڑھنے والے اُس کو خوش نہیں آتے (ذرا) ؛
اور نہ پھیلاؤ زمیں پر جھگڑے بعد اصلاح کے اور دعا مانگو، (تو مانگو) خوف اور امید[1] سے
اور جو ہیں نیک (بندے پُرخلوص و خوش نصیب) بیشک اُن لوگوں سے ہے اللہ کی رحمت قریب ؛
ہے وہی جو بھیج دیتا ہے ہوائیں مژدہ بار پہلے ہی (بارانِ) رحمت سے (لطیف و خوشگوار)
بھاری بادل وہ اٹھا لاتی ہیں (اپنے دوش پر) مُردہ بستی کی طرف لاتے ہیں اُن کو ہانک کر
پانی برساتے ہیں پھر ہم (بادلوں) سے (برمحل) اور اُگاتے ہیں زمیں سے ہر طرح کے (پھول) پھل،
ہم یونہی مُردے نکالیں گے (زمیں) سے (سوچ لو) (یہ بیاں ہے) تا کہ غور و فکر تم اِس پر کرو ؛

ع ۱۴

[1] یعنی پُرخوف اور پُرامید ہو کر

وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِیْ خَبُثَ
لَا یَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ؕ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّشْكُرُوْنَ ﴿۵۸﴾
لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ
مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۵۹﴾
قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۶۰﴾ قَالَ
یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ ضَلٰلَةٌ وَّ لٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۱﴾
اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَ اَنْصَحُ لَكُمْ وَ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾
اَوَ عَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰی رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِیُنْذِرَكُمْ
وَ لِتَتَّقُوْا وَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۶۳﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَیْنٰهُ وَ الَّذِیْنَ
مَعَهٗ فِی الْفُلْكِ وَ اَغْرَقْنَا الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ
كَانُوْا قَوْمًا عَمِیْنَ ﴿۶۴﴾ وَ اِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ یٰقَوْمِ
اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۶۵﴾ قَالَ الْمَلَاُ
الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ سَفَاهَةٍ وَّ اِنَّا لَنَظُنُّكَ
مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ﴿۶۶﴾ قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ سَفَاهَةٌ وَّ لٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ
مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۷﴾ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَ اَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ
اَمِیْنٌ ﴿۶۸﴾ اَوَ عَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰی رَجُلٍ مِّنْكُمْ
لِیُنْذِرَكُمْ ؕ وَ اذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ
زَادَكُمْ فِی الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾

ہے زمیں جس شہر کی اچھی، خدا کے حکم سے
اُس کی پیداوار بھی ہوتی ہے اچھی (دیکھئے)،
جو زمیں ناقص ہے پیداوار ہے اُس کی بُری،
آیتیں ہر ڈھب سے ہم اپنی سناتے ہیں یونہی
اُن کو جن کا شیوہ و مشرب ہے شکرِ (ایزدی)

ع ۵/۱۴

حضرت نوح علیہ السلام کا ذکر

ہم نے بھیجا[1] قوم کی جانب یقیناً نوحؑ کو
اور اُنہوں نے قوم سے اپنی کہا، (لوگو سنو)
تم کرو اللہ کی ہی بندگی (یہ ہے روا)
(ہاں) نہیں کوئی تمہارا کردگار اُس کے سوا،
(ورنہ پھر) اندیشہ ہے مجھ کو تمہارے واسطے
اِک بڑے (ہَول آفریں) دن کے عذابِ (سخت) سے؛
تھے جو اُن کی قوم میں سردار وہ کہنے لگے
دیکھتے ہیں اک کُھلی گمراہی میں ہم تو تجھے ؛
(نوحؑ) بولے، میں نہیں گمراہ (یا بہکا ہوا)
بلکہ میں تو دو جہاں کے رب کا ہوں بھیجا ہُوا ؛
تم کو پہنچاتا ہوں میں اللہ کے اپنے، پیام
اور نصیحت کرتا رہتا ہوں تمہیں (لوگو مدام)
اور مَیں اللہ کی ہوں ایسی باتیں جانتا
جن سے (اے لوگو) نہیں ہو تم (ابھی تک) آشنا؛
کیا تمہیں اِس پر تعجب ہے کہ ارشادِ خدا
تم میں سے اک شخص پہنچاتا ہے تم کو (برملا)؟
تاکہ وہ تم کو ڈرائے (قہرِ حق سے) تم بچو
اور تاکہ (اِس طرح) تم پر (خدا کا) رحم ہو؛
لوگوں نے (با اینہمہ) جھٹلایا اُن کو (باربار)
نوحؑ کو، اور ساتھ اُن کے تھے جو کشتی میں (سوار)
کر دیا (طوفان سے یکبارگی) ہم نے رِہا؛
جو ہمارا حکم جُھٹلاتے تھے، غرق اُن کو کیا
بالیقیں وہ لوگ اندھے تھے (نہ تھا اُن کو پتا)؛

ع ۸/۱۵

حضرت ہُود علیہ السلام کا ذکر

اور قومِ عاد[2] کی سمت اُن کے بھائی ہُودؑ کو
ہم نے بھیجا، اور اُنہوں نے بھی کہا لوگو سنو
تم کرو اللہ کی ہی بندگی (صبح و مسا)
ہے نہیں کوئی تمہارا کردگار اُس کے سوا :
تم کو (اُس کے قہر سے) لوگو نہیں ہے خوف کیا؟
تھے جو اُن کی قوم میں سردار، وہ کہنے لگے
ہم تو بے عقل اور جھوٹا ہی سمجھتے ہیں تجھے؛
ہُودؑ بولے، قوم والو، مجھ میں بے عقلی ہے کیا
بلکہ میں تو دو جہاں کے رب کا ہوں بھیجا ہوا؛
اپنے رب کے تم کو پہنچاتا ہوں احکام و پیام
خیر خواہِ معتبر ہوں میں تمہارا (لاکلام)؛
کیا تمہیں اِس پر تعجب ہے کہ ارشادِ خدا
تم میں سے اک شخص پہنچاتا ہے تم کو (برملا)؟
تاکہ وہ تم کو ڈرائے۔ (قہر سے اللہ کے)
تم کو وہ (احسان خدا کا) یاد رکھنا چاہیے
بعدِ قومِ نوحؑ، تم کو جانشیں اپنا کیا،
اور تمہارے جسم کا پھیلاؤ وافر کر دیا،
پس کرو تم یاد لوگو نعمتیں اللہ کی
تاکہ تم (دارین میں) پاؤ فلاحِ (دائمی)؛

[1] قومِ نوحؑ غالباً اسیریا اور موصل میں آباد تھی۔
[2] قومِ عاد اپنے مورث عاد بن عوص بن ارام بن سام بن نوح علیہ السلام کے نام سے منسوب تھی۔ یہ قوم عرب کے مشرقی جنوبی حصہ (یمن) میں آباد تھی۔ اس قوم کو "عادِ اولیٰ" بھی کہتے ہیں۔ "احقاف" اس قوم کا مرکز تھا۔ آخر اسی مقام پر عذابِ الٰہی بڑی تیز و تند آندھی کی صورت میں نازل ہوا اور مخالفینِ ہُود علیہ السلام ہلاک ہو گئے۔

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ
اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٧٠﴾ قَالَ
قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ؕ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ
اَسْمَآءٍ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ
سُلْطٰنٍ ؕ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿٧١﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ
وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا
بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ
يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ
مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ
اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٣﴾ وَ
اذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ
تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ
بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿٧٤﴾
قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا
لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قَالُوْٓا
اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿٧٥﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِيْٓ
اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿٧٦﴾ فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَ
قَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٧٧﴾

بولے، آیا ہے ہمارے پاس کیا تو اِس لئے ہم پُجاری ہو رہیں بس ایک ہی اللہ کے؟
چھوڑ دیں اُن کو، جنہیں تھے باپ دادا پُوجتے ہے اگر سچّا، ڈراتا ہے ہمیں جس قہر سے
لا کے نازل کر دے ہم پر (دیکھ لے پھر حوصلے)؛

ہُودؑ بولے، حق کی جانب سے مقدّر ہو چکا تم پہ غصّہ اور عذاب (اب دیکھنا ہوتا ہے کیا؟)
کیوں جھگڑتے ہو بُتوں کے نام پر مجھ سے بھلا؟ جو تمہارے باپ داداؤں کے ہیں خود ساختا
کچھ سند اُن کی نہیں من جانبِ حق (زینہار) منتظر مَیں بھی ہوں اور تم بھی کرو اب انتظار؛
اپنی رحمت سے لیا پھر ہُودؑ کو ہم نے بچا اور اُن کے ساتھیوں کو بھی (جب آیا ابتلا)
(اور جو مُنکر تھے)، جھُٹلاتے ہماری آیتیں (کر دیا برباد اُن کو) کاٹ دیں اُن کی جڑیں؛
یہ حقیقت ہے کہ وہ کامل نہ تھے ایمان میں ۵

جانبِ قومِ ثمودؑ[2]، ایک اُن کے صالحؑ بھائی کو (ہم نے بھیجا) اور (صالحؑ نے) کہا۔ لوگو سنو
تم کرو اللہ کی ہی بندگی (صبح و مسا) رَبّ تمہارا (دُوسرا) کوئی نہیں اُس کے سوا
آچکی ہے جانبِ حق سے دلیل بَرملا ہے تمہارے واسطے یہ اُونٹنی اِک معجزا
چھوڑ دو اِس کو زمیں پر ربّ کی یہ چرتی پھرے نیّتِ بد سے نہ کوئی تم میں سے اِس کو چھُوئے
ورنہ مارے جاؤگے تم اک عذابِ سخت سے؛

یاد اے لوگو کرو (احسان تم اللہ کا) جب کہ بعدِ عاد تم کو جانشیں اُن کا کیا
اور دیا ٹھہرنے زمیں پر یوں تمہیں دخل و عمل نرم میدانی زمیں پر تم بناتے ہو محل
گھر پہاڑوں پر بناتے ہو (چٹانیں) کاٹ کر یاد اے لوگو کرو احسان ربّ کے (سر بسر)
اور نہ پھیلاتے پھرو جھگڑے زمیں (کی سطح) پر؛

قوم کے مغرور سرداروں نے (استہزا کیا) لا چکے تھے جو غریب ایمان، اُن سے یُوں کہا
"کیا تمہیں معلوم ہے، صالحؑ خدا کے ہیں نبی" بولے، جو وہ لائے ہیں اُس پر یقیں ہے (واقعی)؛
بولے وہ مغرور جس پر ہے تمہیں حق الیقیں اُس سے ہم مُنکر ہیں (ہرگز ماننے والے نہیں)؛
پس اُنہوں نے اُونٹنی کو لے کے (کونچیں) کاٹ دیں پھر گئے وہ اپنے ربّ کے حکم سے (ایسے بدیقیں)؛
بولے، تُو اے صالحؑ ڈراتا جس سے تھا، لا وہ (عذاب) تُو اگر پیغمبرِ (حق ہے) (تو ایسا کر شتاب)؛

[1] مثلاً ساقیہ، حافظہ، رازقہ وغیرہ
[2] ثمود بنی جاثر بن ارم بن سام۔ اِن کا مرکز یمن تھا۔ عرب کے شمالی و مشرقی حصّے میں پہاڑوں میں مکان تراش کر رہا کرتے تھے۔ جو ارضِ حجر کہلاتا ہے۔ یہ قوم زلزلے سے تباہ ہوئی۔

ع ۹ / ۱۷

حضرت صالح علیہ السلام کا ذکر

فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ ۷۸ فَتَوَلّٰى
عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّي وَنَصَحْتُ لَكُمْ
وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّونَ النّٰصِحِينَ ۷۹ وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ أَتَأْتُونَ
الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِينَ ۸۰ إِنَّكُمْ
لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُونِ النِّسَاءِ ۚ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ
مُّسْرِفُونَ ۸۱ وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَخْرِجُوهُمْ
مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُونَ ۸۲ فَأَنْجَيْنٰهُ وَأَهْلَهٗ
إِلَّا امْرَأَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِينَ ۸۳ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۖ فَانْظُرْ
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ ۸۴ وَإِلٰى مَدْيَنَ أَخَاهُمْ
شُعَيْبًا ۗ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ إِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۗ قَدْ
جَاءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا
النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا ۚ
ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ ۸۵ وَلَا تَقْعُدُوا بِكُلِّ صِرَاطٍ
تُوعِدُونَ وَتَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَ
تَبْغُونَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوا إِذْ كُنْتُمْ قَلِيلًا فَكَثَّرَكُمْ ۖ وَانْظُرُوا
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ۸۶ وَإِنْ كَانَ طَائِفَةٌ مِّنْكُمْ
اٰمَنُوا بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَائِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوا فَاصْبِرُوا حَتّٰى
يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِينَ ۸۷

(ناگہاں) اک زلزلے نے آلیا (گھبرا گئے) — اور وہ اپنے گھروں میں رہ گئے اوندھے پڑے ؛
اُن سے رُوگرداں ہوئے صالحؑ (دمِ رخصت) کہا — میں نے تو اے قوم تم کو حکمِ ربّ پہنچا دیا
(خیر خواہی کی تمہاری)، اور نصیحت تم کو کی — خیر خواہوں سے مگر تم کو محبت ہی نہ تھی ؛
لُوطؑ کو بھیجا، اُنہوں نے قوم سے اپنی کہا — کیا تم ایسی بے حیائی کرتے ہو (سوچو ذرا)

تم سے پہلے کوئی دنیا میں جو کرتا ہی نہ تھا ؛

مردوں پر ہوتے ہو مائل، عورتوں کو چھوڑ کر — از رہِ شہوت، تم اپنی حد سے جاتے ہو گزر ؛
تھا جوابِ قوم، "اِن کو شہر سے کردو بدر — پارسا یہ لوگ ہیں، یہ لوگ ہیں پاکیزہ تر" ؛
لُوطؑ کو اور اُن کے گھر والوں کو ہم نے دی نجات — باقی رہنے والوں میں، تھی اُن کی اک عورت (کی ذات)[1] ؛
پتھروں کی ہم نے بارش اُن پہ کر دی (چرخ سے) — کیا ہوا انجام (آخر) مجرموں کا۔ دیکھئے ؛
اہلِ مدینؔ[2] کی طرف آئے شعیبؑ، اُن کے اَخی — اور اُنہوں نے بھی یہ اپنی قوم سے تقریر کی
تم کرو اللہ کی ہی بندگی (صبح و مَسا) — ہے نہیں معبود کوئی دُوسرا اُس کے سوا
آچکی ہے جانبِ حق سے دلیلِ برملا — پُورا ناپو اور تولو (ہے یہ منشائے خدا)
کم نہ دو لوگوں کو چیزیں اُن کی (جب وہ مول لیں) — اور بعد اصلاح کے، جھگڑے نہ ڈالو ملک میں

ہو اگر ایمان والے، یہ مناسب ہے تمہیں ؛

اور نہ بیٹھو راستوں پر تم ڈرانے کے لئے — یا خدا کے راستے سے باز لانے کے لئے
اُن کو، جو ایمان لائے ہیں خدا پر (بالیقیں) — اور نہ ڈھونڈو عیب اُن میں (بنکے اُن کے نکتہ چیں)
اور کرو وہ وقت یاد اپنا، تھے جب تم مختصر — پھر بڑھایا تم کو۔ اور اس بات پر رکھو نظر

کیا ہُوا انجام اُن کا تھے جو مفسد (فتنہ گر)؟ ؛

اور اگر تم میں سے اک فرقہ رسالت پر مری — لایا ایمان، اور اِک فرقہ نہیں لایا ابھی
تو کرو تم صبر، ٹھہرو (صبر کرنا ہے رَوا) — تا خدا کر دے ہمارے درمیاں خود فیصلا

سب سے بہتر فیصلہ کُن۔ ہے وہی تو اک خدا ؛

حضرت لُوطؑ علیہ السلام کا ذکر

ع ۱۴/۱۰

حضرت شعیب علیہ السلام کا ذکر

[1] اس کا نام واجلہ بتایا جاتا ہے
[2] شہرِ مدین، خلیج عقبہ کے دہانے ساحلِ بحرِ احمر پہ واقع ہے۔ اس شہر کا بانی مدین، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجۂ ثالث بی بی قطورہ کے بطن سے تھا۔

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ یٰشُعَیْبُ
وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْیَتِنَاۤ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا ؕ قَالَ
اَوَ لَوْ كُنَّا كٰرِهِیْنَ ۟ؕ۸۸ قَدِ افْتَرَیْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِیْ
مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ؕ وَ مَا یَكُوْنُ لَنَاۤ اَنْ نَّعُوْدَ فِیْهَاۤ اِلَّاۤ
اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ؕ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ؕ عَلَى اللّٰهِ
تَوَكَّلْنَا ؕ رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَ اَنْتَ خَیْرُ
الْفٰتِحِیْنَ ۸۹ وَ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَىِٕنِ
اتَّبَعْتُمْ شُعَیْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۹۰ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ
فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ ۟ۚۖ۹۱ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا شُعَیْبًا كَاَنْ
لَّمْ یَغْنَوْا فِیْهَا ۛۚ اَلَّذِیْنَ كَذَّبُوْا شُعَیْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِیْنَ ۹۲
فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَ قَالَ یٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَ نَصَحْتُ
لَكُمْ ۚ فَكَیْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِیْنَ ۟۹۳ وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ
نَّبِیٍّ اِلَّاۤ اَخَذْنَاۤ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ یَضَّرَّعُوْنَ ۹۴ ثُمَّ
بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّیِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّ قَالُوْا قَدْ مَسَّ
اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَ السَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ۹۵ وَ لَوْ
اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَیْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ
وَ الْاَرْضِ وَ لٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ۹۶ اَفَاَمِنَ
اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا بَیَاتًا وَّ هُمْ نَآىِٕمُوْنَ ۹۷

بولے وہ سردار، جو اُس قوم میں مغرور تھے ¹اے شعیبؑ، اب تجھ کو اور اہلِ عقیدت کو تمہے
(سوچ رکھا ہے) بدر کردینگے اپنے گاؤں سے یا ہمارے دین میں آ جاؤ تم سب لوٹ کے "
بولے یہ اُن سے شعیبؑ اے قوم (دھوکا کھائیں کیا) جس سے ہم بیزار ہیں اُس دین میں پھر آئیں کیا ؟ ؛
ہم کو جس ملت سے دی اللہ (برتر) نے نجات پھر اُسی میں لوٹ آئیں، (نامناسب ہے یہ بات)
یہ تو ہے بہتان جھوٹا باندھنا اللہ پر ہم سے اب ممکن نہیں، اُس دین میں لوٹیں، مگر
خود خدا ہی کی یہ منشا ہو تو (جو چاہے کرے) ہے وہ سب چیزوں کو اپنے علم میں گھیرے ہوئے،
ہم نے تو اللہ پر اپنے بھروسہ کر لیا (اب دُعا اُس سے یہ کرتے ہیں کہ) اے (برتر) خدا!
کر دے ہم میں اور ہماری قوم میں حق فیصلا سب سے بہتر تو ہے منصف (اور حَکَم اے کبریا)" ؛
اور کہا لوگوں سے یہ اُس قوم کے سرداروں نے کی جو تائیدِ شعیبؑ، (آخر) خسارہ پاؤ گے ؛
(الغرض) اِن (کافروں) کو زلزلے نے آ لیا اوندھے منہ، اپنے گھروں میں وہ پڑے تھے (جا بجا) لا
منکرانِ (ملت و دینِ) شعیبؑ (ایسے مِٹے) جیسے اُس بستی میں وہ (پہلے کبھی) رہتے نہ تھے
جو نبیؑ کو جھوٹا کہتے تھے، خسارے میں پڑے ؛
ہو کے رُو گرداں شعیبؑ اُس قوم سے کہنے لگے میں نے پہنچائے تمہیں اے قوم حکم اللہ کے
میں تمہاری (حتی الامکاں) خیر خواہی کر چکا پھر جو منکر ہی رہے اُن پر کروں افسوس کیا! ؛
ہم نے جس بستی میں بھیجا اپنی جانب سے نبی (کچھ یہی ہوتا رہا۔ کرتے رہے سب سرکشی)،
اِس لئے باشندوں سے اُس کے ہوئے ہم سخت گیر اور دی تکلیف، تا ہوں ہم سے عاجز (وہ شریر) ؛
ہم نے پھر سختی کو آسانی سے بدلا (ناگہاں) پھر بڑھایا (اور چڑھایا) اُن کو (زیرِ آسماں)
وہ لگے کہنے کہ آبا کو ہمارے پہلے بھی ایسی تکلیف اور راحت ایسی، ہوتی ہی رہی
دفعتاً پکڑا اُنہیں ہم نے (غضب میں ڈال کر) اور وہ تھے (اُس گرفتِ ناگہاں سے) بے خبر ؛
بستیوں والے جو ہوتے مومن و پرہیزگار نعمتیں ارض و سما کی اُن پر کرتے آشکار
وہ تو لیکن (انبیائے حق کو) جھٹلاتے رہے ہم نے پکڑا اِس لئے اُن کو عوض اعمال کے ؛
بستیوں والے ہیں کیا (اِس عہد کے) اب بھی نڈر؟ راتوں رات اُن پر ہو نازل کوئی آفت یا خطر
اور وہ (آرام سے) سوئے پڑے ہوں بے خبر ؛ ؟

ع

¹ یعنی حضرت شعیب علیہ السلام کو

اَوَاَمِنَ اَهۡلُ الۡقُرٰٓى اَنۡ يَّاۡتِيَهُمۡ بَاۡسُنَا ضُحًى وَّهُمۡ يَلۡعَبُوۡنَ ﴿۹۸﴾
اَفَاَمِنُوۡا مَكۡرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا يَاۡمَنُ مَكۡرَ اللّٰهِ اِلَّا الۡقَوۡمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ﴿۹۹﴾
اَوَلَمۡ يَهۡدِ لِلَّذِيۡنَ يَرِثُوۡنَ الۡاَرۡضَ مِنۡۢ بَعۡدِ اَهۡلِهَاۤ اَنۡ لَّوۡ
نَشَآءُ اَصَبۡنٰهُمۡ بِذُنُوۡبِهِمۡ ۚ وَنَطۡبَعُ عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ فَهُمۡ لَا يَسۡمَعُوۡنَ ﴿۱۰۰﴾
تِلۡكَ الۡقُرٰى نَقُصُّ عَلَيۡكَ مِنۡ اَنۡۢبَآئِهَا ۚ وَلَقَدۡ جَآءَتۡهُمۡ
رُسُلُهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانُوۡا لِيُؤۡمِنُوۡا بِمَا كَذَّبُوۡا مِنۡ قَبۡلُ ؕ كَذٰلِكَ
يَطۡبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوۡبِ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۱۰۱﴾ وَمَا وَجَدۡنَا لِاَكۡثَرِهِمۡ مِّنۡ عَهۡدٍ ۚ
وَاِنۡ وَّجَدۡنَاۤ اَكۡثَرَهُمۡ لَفٰسِقِيۡنَ ﴿۱۰۲﴾ ثُمَّ بَعَثۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ
مُّوۡسٰى بِاٰيٰتِنَاۤ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوۡا بِهَا ۚ فَانۡظُرۡ
كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿۱۰۳﴾ وَقَالَ مُوۡسٰى يٰفِرۡعَوۡنُ
اِنِّىۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۰۴﴾ حَقِيۡقٌ عَلٰٓى اَنۡ لَّاۤ اَقُوۡلَ
عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الۡحَقَّ ؕ قَدۡ جِئۡتُكُمۡ بِبَيِّنَةٍ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ فَاَرۡسِلۡ
مَعِىَ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ ﴿۱۰۵﴾ قَالَ اِنۡ كُنۡتَ جِئۡتَ بِاٰيَةٍ فَاۡتِ
بِهَاۤ اِنۡ كُنۡتَ مِنَ الصّٰدِقِيۡنَ ﴿۱۰۶﴾ فَاَلۡقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ
ثُعۡبَانٌ مُّبِيۡنٌ ۚ ﴿۱۰۷﴾ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِىَ بَيۡضَآءُ لِلنّٰظِرِيۡنَ ﴿۱۰۸﴾
قَالَ الۡمَلَاُ مِنۡ قَوۡمِ فِرۡعَوۡنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيۡمٌ ۙ ﴿۱۰۹﴾ يُّرِيۡدُ
اَنۡ يُّخۡرِجَكُمۡ مِّنۡ اَرۡضِكُمۡ ۚ فَمَاذَا تَاۡمُرُوۡنَ ﴿۱۱۰﴾ قَالُوۡۤا اَرۡجِهۡ وَاَخَاهُ
وَاَرۡسِلۡ فِى الۡمَدَآئِنِ حٰشِرِيۡنَ ۙ ﴿۱۱۱﴾ يَاۡتُوۡكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيۡمٍ ﴿۱۱۲﴾

بستیوں والے یہ کیا اس بات سے اب ہیں نڈر دن چڑھے آئے عذاب اُن پہ ہمارا (ٹوٹ کر)

اور وہ مصروف ہوں لہو و لعب میں (بے خطر) ؟ ؟

کیا نڈر یہ ہو گئے ہیں داؤ سے اللہ کے؟ داؤ سے اللہ کے وہ ہی نڈر ہیں (دیکھئے)

جو ہیں ٹوٹا پانے والے (شامتِ اعمال سے) ؟

مٹنے سے اہلِ زمیں کے، ورثہ دارانِ زمیں، کیا ہدایت یاب (ایسے واقعوں سے بھی) نہیں؟

ہم اگر چاہیں گرفت اُن کی گناہوں پر کریں مُہر کر دی ہے دِلوں پر اُن کے، پھر وہ کیا سُنیں! ؟

(اے پیمبرؐ اس زمیں کی) چند ہیں یہ بستیاں جن کا قصہ ہم سناتے ہیں تمہیں (کر کے بیاں)،

بیشک اِن کے پاس آئے معجزے لے کر نبی لائے پر ایماں نہ لیکن ایسی باتوں پر کبھی،

جن کو پہلے (معجزوں کے بعد) تھے جُھٹلا چکے، مُہر کرتا ہے خدا یوں قلبِ پر کفّار کے ؟

عہد پہ اُن میں سے اکثر کو نہ پایا اُستوار اور اکثر اُن میں نافرماں ملے (انجامِ کار)؟

بھیجا ہم نے بعد ازیں موسیٰؑ کو دیکر معجزے جانبِ فرعونؔ[1] و سردارانِ فرعونی۔ (وہلے)

اُن سے لوگوں نے تغافل (اور تجاہل) ہی کیا دیکھئے انجام کیا اِن مُفسدوں کا پھر ہوا ؟

جب کہا موسیٰؑ نے اے فرعون پیغمبر ہوں میں ربِّ دو عالم کی جانب سے (رسالت پر ہوں میں)

فرض ہے میرا کہ سچ بولوں خدا کی سمت سے لے کر آیا ہوں تمہارے رب سے میں کچھ معجزے

تو اِن اسرائیلیوں کو ساتھ میرے بھیج دے ؟

بولا فرعون، آئے ہو لے کر اگر تم کچھ نشاں اور سچے ہو، تو لاؤ (پھر اُسے کر دو عیاں)؟

پھینکا موسیٰؑ نے عَصا، تو بن گیا وہ اژدہا اور نکالا ہاتھ تو سب کی نظر میں نور تھا ؟

بولے کچھ سردار، جو تھے قوم سے فرعون کی بالیقیں یہ ماہرِ فن ہے بڑا ساحر کوئی ؟

چاہتا ہے یہ نکالے تم کو اپنے مُلک سے ہے تمہارا کیا صلاح و مشورہ اِس کے لئے؟ ؟

بولے سب، مہلت دو اِس کو اور اِس کے بھائی[2] کو اور ہرکاروں کو فوراً پرگنوں میں بھیج دو

جمع کر کے لائیں، واقفِ کار جادوگر جو ہو ؟

ذکرِ موسیٰ علیہ السلام

[1] امینوفس ثالث بن تومیس رابع فراعنۂ مصر کے خاندان کا اٹھارواں بادشاہ تھا۔ ۱۴۱۱ ق م میں امینوفس بادشاہ ہوا۔ دنیاوی ساز و سامان اور مادی قوتوں کے غلبہ سے خود کو درجۂ انسانیت سے بلند سمجھنے لگا اور اپنا لقب روشن آفتاب رکھا۔ اس نے رودِ نیل پر جو معبد بنوایا تھا اس میں دوسرے بتوں کے علاوہ ایک بت اپنا بھی رکھوا دیا تھا جس کی پرستش ہوتی تھی۔

[2] یعنی ہارون علیہ السلام کو جو حضرت موسیٰؑ کے ساتھ تھے۔

ع ۱۲ / ۲

ع ۳ / ۳

وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿١١٣﴾
قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿١١٤﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ
وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ﴿١١٥﴾ قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا
اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ﴿١١٦﴾ وَاَوْحَيْنَآ
اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿١١٧﴾
فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١١٨﴾ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ
وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ﴿١١٩﴾ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿١٢٠﴾ قَالُوْٓا اٰمَنَّا
بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٢١﴾ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿١٢٢﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ
بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ
لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿١٢٣﴾ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ
وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٢٤﴾ قَالُوْٓا
اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿١٢٥﴾ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ
رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ۚ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ﴿١٢٦﴾
وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ
لِيُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ۚ قَالَ سَنُقَتِّلُ
اَبْنَآءَهُمْ وَنَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ﴿١٢٧﴾ قَالَ
مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ
لِلّٰهِ ۙ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۗ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿١٢٨﴾

سامنے فرعون کے سب جمع جادُوگر ہوئے بولے کیا انعام دوگے، ہم اگر غالب رہے ؟
بولا ہاں (انعام دُوں گا) قُرب میرا پاؤگے ؛
بولے ساحر، ڈالتے ہو موسیٰؑ تم اپنا عصا یا ہم اپنی (رسّیاں اور لکڑیاں) ڈالیں، بھلا ؟ ؛
بولے موسیٰؑ پہلے تم ڈالو (جو چاہو ڈالنا) ڈال دیں (کچھ رسّیاں) آنکھوں پہ جادو کر دیا
اور لوگوں کو ڈرایا۔ جیسے جادُو ہے بڑا ؛
حکم بھیجا ہم نے موسیٰؑ کو کہ ڈال اپنا عصا پس (بنا وہ اژدہا اور) سوانگ اِن کے کھا گیا ؛
بات جو حق تھی وہ (آخر کار) ثابت ہو گئی کرتے تھے ساحر جو کچھ، جھوٹا ہوا، (بیکار بھی) ؛
وہ ذلیل و خوار اور مغلوب و عاجز ہو گئے (ہو گئے مسحور) ساحر سجدے میں سب گر پڑے ؛
بولے، ایمان لائے ربِ دو جہاں پر (برملا) جو ہے موسیٰؑ کا خدا، اور جو ہے ربِ ہارونؑ کا ؛
(ہو گیا) فرعون (کچھ حیران اور) بولا وہ (یُوں) پہلے میرے اذن سے ایمان لائے اُن پہ کیوں ؟
مکر پھیلایا ہے یہ تم سب نے مل کر شہر میں (چاہتے ہو) شہر باشندے یہاں کے چھوڑ دیں !
(خیر) اب معلوم ہو جائے گا (حال اس کا) تمہیں ؛
کاٹوں گا میں اُلٹے اور سیدھے تمہارے پاؤں ہاتھ اور چڑھاؤں گا تمہیں سُولی پہ میں (ذلّت کے ساتھ) ؛
بولے وہ سب، ہے ہمیں تو ربّ کی جانب لوٹنا، اور ہے تیری دشمنی کا کیا سبب اِس کے سوا ؟
معجزوں پر لائے ہیں ایمان ہم اللہ کے جب وہ آئے ہیں (علانیہ) ہمارے سامنے
(ہم تو اب بس کر رہے ہیں یہ دُعا اللہ سے) یاالٰہی کھول دے ہم پر دہانے صبر کے
اور مسلماں ہونے کی حالت میں ہم کو موت دے ؛

ع ۱۸ / ۱۴

ملّتِ فرعون کے سردار پھر کہنے لگے ؛ کیا فِسادِ ملک میں جھگڑے اُٹھانے کے لئے۔
موسیٰؑ کو اور پیرووں کو اُسکے چھوڑے گا یونہی ؛ تجھ سے اور تیرے بُتوں سے یہ کریں گے سرکشی
بولا فرعون اِن کے بیٹوں کو کرینگے قتل ہم عورتوں کو زندہ رکھیں گے (اپنے جور و ستم)
ہر طرح ہم اُن پہ غالب ہیں (بُتوں ہی کی قسم) ؛
بولے موسیٰؑ قوم سے، مانگو مدد اللہ سے صبر سے لو کام (گھبراتے ہو کیوں افواہ سے)
مُلک تو اللہ کا ہے (اُس سے ڈرنا چاہئے) اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے وہ وارث کرے
اور نیک انجام ہے پرہیزگاروں کے لئے ؛

قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ؕ
قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِى
الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٩﴾ وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ
بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿١٣٠﴾
فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ
سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ؕ اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ
اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٣١﴾ وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ
مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٢﴾
فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ
وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ ۫ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا
مُّجْرِمِيْنَ ﴿١٣٣﴾ وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا
عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ
مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿١٣٤﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى اَجَلٍ هُمْ
بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿١٣٥﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِى
الْيَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿١٣٦﴾ وَاَوْرَثْنَا
الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ
بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ بِمَا صَبَرُوْا ؕ
وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ﴿١٣٧﴾

قومِ موسیٰؑ نے کہا، تکلیف ہی ہم کو رہی — آپ کے آنے سے پہلے، آنے کے مابعد بھی،
بولے موسیٰؑ، عنقریب اللہ کر دے گا تمام — دشمنوں کو، اور بنا دے گا تمہیں (وہ ذوالکرام)
اپنا اِس دُنیا میں (اسرائیلیو) قائم مقام — دیکھنا یہ ہے کہ پھر تم کس طرح کرتے ہو کام؟
پھر کیا فرعون کے لوگوں کو ہم نے مبتلا — قحطوں اور نقصانِ پیداوار میں (مطلب یہ تھا)-

وہ کریں حاصل نصیحت (اور عبرت برملا) ؛

جب پہنچتی کوئی خوش حالی، تو یوں کہتے تھے سب — "یہ ہمارا حق ہے، (ہم خوش حالیوں کا ہیں سبب)"
جب پہنچتی کوئی بدحالی، تو کہتے تھے (شقی) — "ہے یہ موسیٰؑ کی نحوست، اور اُس کی قوم کی"،
سُن لو، اِن کی شومیٔ (قسمت) ہے پاس اللہ کے — لیکن اکثر (اِس حقیقت کو) نہیں ہیں جانتے ؛
اور کہا (فرعونیوں نے) "جو نشانی لاؤ گے — تم ہمارے پاس، ہم پر سحر کرنے کے لئے

(باوجود اُس کے) نہ ہم ایمان تم پر لائیں گے ؛

ہم نے پھر (اُس قوم پر) طوفان بھیجا ناگہاں — جس میں مینڈک تھے، جوئیں تھیں، خون تھا اور ٹڈیاں
مختلف تھے معجزے (یعنی جُداگانہ نشاں) — پھر بھی وہ اکڑے رہے، اور تھے وہ مجرم بےگماں ؛
جب کوئی اُن پر عذاب آتا تو کہتے (بےحیا) — "تم ہمارے حق میں اے موسیٰؑ کرو حق سے دُعا
تم سے اُس کا عہد ہے (ہوں گی دعائیں مستجاب) — اور اگر تم نے (ہمارے سَر سے) ٹالا یہ عذاب
تو یہ ہم ایمان لے آئینگے (اے موسیٰؑ) ضرور — بھیج دیں گے ساتھ اسرائیلیوں کو بھی ضرور" ؛
دُور کر دیتے تھے پھر جب ہم عذاب اِن لوگوں کا — ایک وقتِ خاص تک[1]، جس تک پہنچنا اِن کو تھا

تو وہ بدعہدی میں ہو جاتے تھے فوراً مبتلا ؛

آخرِ کار اُن سے (بدعہدی کا) یہ بدلہ لیا — غرق ہم نے اُن کو (طوفانی) سمندر میں کیا
کیونکہ وہ جھٹلاتے رہتے تھے ہماری آیتیں — اور غافل بھی تھے اُن سے (اپنے زعمِ کبر میں) ؛
پھر جو تھے کمزور، ہم نے اُن کو وارث کر دیا — مشرقی و مغربی با برکت ارضِ (شام) کا
نیک وعدہ یوں تمہارے ربّ کا پورا ہو گیا — جو، بوجہِ صبر، اسرائیلیوں سے تھا کیا
اور جو اُونچے قصر، فرعون اور اُس کی قوم نے — کچھ بنائے تھے، وہ سب برباد ہم نے کر دیئے ؛

ع ۱۵

[1] یعنی ایک وقتِ خاص تک جب اُن کا عذاب دُور کر دیا جاتا تو وہ اسی وقت اپنا عہد توڑ ڈالتے تھے جو حضرتِ موسیٰؑ سے کیا تھا۔

الربع

وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓى
اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ؕ
قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ وَ
بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۹﴾ قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ
فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾ وَاِذْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ
يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۚ يُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ
نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۱۴۱﴾ وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى
ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۚ وَ
قَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا
تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۴۲﴾ وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَ
كَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ؕ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ
انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا
تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ
قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ قَالَ يٰمُوْسٰٓى
اِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِيْ وَبِكَلَامِيْ ۖ فَخُذْ مَآ
اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَكَتَبْنَا لَهٗ فِي الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ
شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ
قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ؕ سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۴۵﴾

جلوۂ طور

ہم نے اسرائیلیوں کو کر دیا دریا سے پار — ایک ایسی قوم میں پہنچے یہ لوگ (انجامِ کار)
جو پرستش میں بتوں کی اپنے، بیٹھی تھی جمی — بولے (اسرائیلی) اے موسیٰؑ (مناسب ہے یہی)
جیسے اِن کے بُت ہیں، ایسے ہی ہیں بھی دو بنا — بولے موسیٰؑ۔ تم ہو جاہل، (کچھ نہیں تم کو پتا)؛
ہیں یہ سب جس دین میں، اُس کو تو ہونا ہے تباہ — اور یہ جو کچھ کر رہے ہیں، لغو ہے (بے اشتباہ)؛
پھر کہا۔ معبود کیا ڈھونڈوں کوئی، غیرِ خدا؟ — جس نے تم کو ساری دُنیا پر فضیلت کی عطا؛
ہم نے دی فرعون کے لوگوں سے بھی تم کو نجات — سخت تکلیفیں تمہیں دیتے تھے جب وہ (بدصفات)
قتل کرتے لڑکوں کو اور زندہ رکھتے عورتیں — رب کی جانب سے یہ اک سخت امتحاں تھا (اصل میں)؛

ع ۱۲

تیس[1] راتوں کا تھا وعدہ ہم نے موسیٰؑ سے کیا — اور دس راتیں ملا کر اُن کو پُورا کر دیا
ایک چِلّہ اُن کے ربّ کا اس طرح پُورا ہوا، — اور پھر موسیٰؑ نے اپنے بھائی ہارونؑ سے کہا
"میری اُمّت میں تمہیں ہو (آج) میرے جانشیں — امن رکھنا، مفسدوں کی راہ پر چلنا نہیں؛
پہنچے موسیٰؑ (طُور پر) بروقت جب (بااحترام) — اُن کے ربّ نے (پردے میں رہ کر) کیا اُن سے کلام
بولے موسیٰؑ، مجھ کو یاربّ اپنا تُو جلوہ دِکھا — میں نظر بھر کر تجھے دیکھوں (یہ ارماں ہے مرا)
حکم آیا، دیکھ سکتے تم نہیں ہم کو، مگر[2] — کوہِ (سینا) کی طرف اپنی لگی رکھو نظر
وہ (تجلّی سے) اگر اپنی جگہ قائم رہا — تم بھی ہم کو دیکھ لوگے، (جلوہ ہے تاب آزما)
کوہ کی جانب تجلّی کی جو پھر اللہ نے — کوہ ٹکڑے ہوگیا، غش کھا کے موسیٰؑ گر پڑے
ہوش جب آیا تو (موسیٰؑ سہم کر) کہنے لگے — پاک تیری ذات ہے۔ توبہ ہے میری (آج سے)
سب سے پہلے میں ہوں ایماں لانے والوں میں ترے؛

حق نے فرمایا۔ دیا لوگوں پہ (کرکے سرفراز) — از رہِ پیغمبری و ہم کلامی، امتیاز
لو، جو کچھ دیتے ہیں ہم۔ شاکر رہو۔ (اور پاکباز)؛
تختیوں پر ہم نے سب لکھ دی ہے اِس (توریت) کی — ہر طرح کی پند، ہر شے کی مفصّل آگہی
اِس کو مضبوطی سے لو، اور قوم کو یہ حکم دو — اس میں جو باتیں ہیں بہتر، اُن کو پلّے باندھ لو
ہم[3] دکھائیں گے مقامِ فاسقیں تم لوگوں کو؛

[1] حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ طُور پر آکر تیس راتوں تک عبادت کریں تو انہیں توریت دی جائے گی۔ پھر دس راتیں اور بڑھا کر عبادت کے لئے ایک چلّہ پُورا کر دیا۔

[2] یعنی اب بھی نہ کہوں گا کہ مجھے اپنا جلوہ دکھا دے۔

[3] یعنی فاسقوں کے گھر برباد کر دیئے جائیں گے اور تم انہیں دیکھو گے۔ یا یہ کنعان کا جو مقام ہے وہ تمہیں دکھا دیا جائے گا۔

سَاَصْرِفُ عَنْ اٰیٰتِیَ الَّذِیْنَ یَتَكَبَّرُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّؕ
وَاِنْ یَّرَوْا كُلَّ اٰیَةٍ لَّا یُؤْمِنُوْا بِهَاۚ وَاِنْ یَّرَوْا سَبِیْلَ الرُّشْدِ لَا
یَتَّخِذُوْهُ سَبِیْلًاۚ وَاِنْ یَّرَوْا سَبِیْلَ الْغَیِّ یَتَّخِذُوْهُ سَبِیْلًاؕ ذٰلِكَ
بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِیْنَ ﴿۱۴۶﴾ وَالَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا
وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْؕ هَلْ یُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا
یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰی مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِیِّهِمْ عِجْلًا
جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌؕ اَلَمْ یَرَوْا اَنَّهٗ لَا یُكَلِّمُهُمْ وَلَا یَهْدِیْهِمْ سَبِیْلًاۘ
اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِیْنَ ﴿۱۴۸﴾ وَلَمَّا سُقِطَ فِیْۤ اَیْدِیْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ
قَدْ ضَلُّوْاۙ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ یَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَیَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ
الْخٰسِرِیْنَ ﴿۱۴۹﴾ وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰۤی اِلٰی قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًاۙ قَالَ
بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِیْ مِنْۢ بَعْدِیْۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْۚ وَاَلْقَی الْاَلْوَاحَ
وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِیْهِ یَجُرُّهٗۤ اِلَیْهِؕ قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ
اسْتَضْعَفُوْنِیْ وَكَادُوْا یَقْتُلُوْنَنِیْ ۫ۖ فَلَا تُشْمِتْ بِیَ الْاَعْدَآءَ وَلَا
تَجْعَلْنِیْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۵۰﴾ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِاَخِیْ
وَاَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِكَ ۫ۖ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۱۵۱﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ
اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَیَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَاؕ
وَكَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُفْتَرِیْنَ ﴿۱۵۲﴾ وَالَّذِیْنَ عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا
مِنْۢ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْۤا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۵۳﴾

اُن کو برگشتہ ہی رہنے دیں گے ہم احکام سے — جو کہ ناحق (رات دن) مغرور دُنیا میں رہے،
دیکھ لیں گے وہ اگر سارے ہمارے معجزے — پھر بھی وہ اُن پر کبھی ایماں نہ ہرگز لائیں گے،
دیکھیں راہِ راست تو مسلک نہ ٹھہرائیں اُسے، — گمرہی کا راستہ دیکھیں تو اپنائیں اُسے،
اِس لئے ہے یہ کہ جھٹلائیں ہماری آیتیں — اور بے پروا رہے اُن[1] سے یہ (اپنے زعم میں) ؛
اور جن لوگوں نے جھٹلائیں ہماری آیتیں — آخرت کے پیش آنے میں (جنہیں تھیں حجّتیں)
اُن کے سب اعمال (بالآخر) اکارت جائیں گے — جو عمل کرتے تھے وہ، اُس کا ہی بدلہ پائیں گے ؛
بعدِ[2] موسیٰؑ، قوم نے اُن کی، (کِیا فِتنا کھڑا) — کرلیا زیور (گلا کے) اک نیا بچھڑا (کھڑا)
ایک ڈھانچہ (سا) کہ جس میں (گائے کی) آواز تھی — یہ نہ دیکھا، اُن سے کرسکتا نہ تھا وہ بات بھی
اور ہدایت کا بتاتا تھا نہ اُن کو راستا، — تھے وہ ظالم، اُس کو معبود اپنا (باور) کرلیا ؛
اور پھر پچھتائے جب سمجھے کہ گمرہ ہو گئے — ہو کے نادم اور پشیماں (بے حیا) کہنے لگے
گر نہ بخشا ہم کو رَبّ نے اور نہ رحم اپنا کِیا — ہم تَبَہ ہو جائیں گے (نقصاں اُٹھائیں گے بڑا) ؛
واپس آئے قوم کی جانب جو موسیٰؑ (طور سے) — (اُن کے یہ حالات) افسوس اور غصّے میں بھرے
بولے، میرے بعد یہ حرکت بُری تم سَب نے کی — اپنے رب کے حکم سے پہلے یہ عجلت کیوں ہوئی ؟
تختیاں (توریت کی غصّہ میں) پھینکیں (ایک جا) — اور کھینچا اپنی جانب سَر پکڑ کر بھائی[3] کا ،
بولے (ہارونؑ) اے مرے ماں جائے، اُمّت نے تری — کر دیا مغلوب مجھ کو، قتل پر آمادہ تھی
دشمنوں کو مجھ پہ تم ہنسنے کا یوں موقع نہ دو — ظلم کرنے والوں میں شامل نہ تم مجھ کو کرو ؛
بولے موسیٰؑ عفو کر یارب مجھے اور بھائی کو — لے لے اپنے (سایۂ) رحمت میں ہم کو (آج تو)
مہرباں سب سے زیادہ ہے تو ہی (برہم نہ ہو) ؛
(حکم آیا) کی ہے جن لوگوں نے پوجا بچھڑے کی — اُن پہ نازل ہوگا قہر اللہ کا (اور ساتھ ہی)
زندگیٔ دَہر میں ہوں گے وہ ذلّت آشنا — افترا پرداز لوگوں کی یہی تو ہے سزا ؛
مرتکب جو لوگ (دُنیا میں) گُناہوں کے ہوئے — لائے پھر ایمان، اور توبہ بھی کی اللہ سے
تو تمہارا رب پسِ توبہ (نہ دے گا کچھ سزا) — بخشنے والا ہے وہ اور مہربان (و ذوالعطا) ؛

ع ۱۷

ع ۱۸

[1] یعنی اُن آیتوں سے
[2] یعنی حضرت موسیٰؑ کے طور پر جانے کے بعد.
[3] ہارون علیہ السلام

وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۖۚ وَفِيْ نُسْخَتِهَا
هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَاخْتَارَ مُوْسٰى
قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ
رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ ۭ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ
السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ۭ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ وَتَهْدِيْ
مَنْ تَشَآءُ ۭ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾
وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ
اِلَيْكَ ۭ قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ
شَيْءٍ ۭ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ
بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ
يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ ۡ يَاْمُرُهُمْ
بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ
عَلَيْهِمُ الْخَـبٰۗىِٕثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ
عَلَيْهِمْ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ
اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَۨا الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ
اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُـحْيٖ وَيُمِيْتُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾

(الغرض) جب کم ہوا موسیٰؑ کا غصہ (بعد ازاں) تو اُٹھا لیں (خاک سے توریت کی) وہ تختیاں
تھی ہدایت اور رحمت نسخۂ (توریت) میں اُن کو، جن کو خوف ہے اللہ کا (ہر حال میں) ؛
چُن لئے موسیٰؑ نے پھر ملت سے ستر آدمی وقتِ وعدہ (طور پر دینے کو اپنی حاضری)
پھر جب اُن کو (ناگہاں اک) زلزلے نے آلیا بولے (موسیٰؑ) اے مرے مولا یہ تُو نے کیا کیا؟)
(تجھ میں قدرت تھی) اگر تُو چاہتا اے ربِّ پاک اِن سے پہلے بھی مجھے اور اِن کو کر دیتا ہلاک
کیا ہلاک اب ہم کو تُو کرتا ہے (اپنے قہر سے) اُس گنہ پر احمقوں نے جو کیا اِس قوم کے؟
(جانتا ہوں میں یہ مولا) امتحاں ہیں (سب) ترے چاہے جس کو راہ دے چاہے جسے گمرہ کرے
تُو ہی مالک ہے ہمارا، بخش دے (سُن لے پکار) رحم کر، تُو ہی تو بہتر ہے ہے آمرزگار[1] ؛
کر دے قسمت بہتری دنیا کی، اور عقبیٰ میں بھی ہے ہماری تیری جانب (یا خدا) آمادگی،
حکم آیا، ڈالتے ہیں جس پہ ہم چاہیں عذاب اور محیطِ کُل بھی ہے رحمت ہماری (بے حساب)
ہم لکھیں گے (بہتریِ دو جہاں) اُن کے لئے جو ڈریں گے ہم سے اور دیں گے زکات (اموال سے)

اور جو ایماں ہماری آیتوں پر لائیں گے ؛

کرتے ہیں جو لوگ اُس اُمّی نبی کی پیروی یہ بشارت پاتے ہیں اپنے یہاں جس کی لکھی
(مصحفِ) توریت میں انجیل میں بھی (خیر سے) حکم جو دیتا ہے اُن کو نیک کاموں کے لئے
اور بُرے کاموں سے جو اُن کو ہے (قطعاً) روکتا پاک چیزوں کو حلال اُن کے لئے جس نے کیا
اور اُن پر کرتا ہے ناپاک چیزوں کو حرام بوجھ اور قیدیں وہ اُن کی دُور کرتا ہے (تمام)
پس جو اُس پر لائے ایماں کی مدد، اور دوستی نور[2] جو ساتھ اُس کے ہے، اُسکی بھی کر لی پیروی

بامُراد و فائزِ مقصد ہیں (البتہ) وہی ؛

(اے پیمبر) کہدو لوگوں سے میں ہوں بھیجا ہوا اُس خدا کی سمت سے تم سب کی جانب (برملا)
ہے زمین و آسماں کی سلطنت جس کے لئے ماسوا جس کے نہیں معبود کوئی (خیر سے)
مارتا ہے وہ ہی (لوگوں کو) جلاتا ہے وہی لاؤ ایماں اُس پر اور اُس پر جو ہے اُمّی نبی
جس کو ہے اللہ، اور اُس کی کتابوں پر یقیں پیروی اُس کی کرو، تا ہو ہدایت سے قریں ؛

[1] بات یہ ہوئی کہ موسیٰ علیہ السلام کے طور پر جانے کے بعد جب ان کی قوم نے گئوسالہ بنا لیا اور پھر اپنے اس فعل پر اسے ندامت ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ایک وقتِ معیّن پر اپنی بداعمالیوں سے توبہ کرنے کے لئے اس قوم کے منتخب افراد کو طور پر بلایا وہ پہنچے اور جب خدا کو موسیٰ علیہ السلام سے ہمکلام دیکھا تو کہنے لگے کہ جب تک ہم خدا کو اپنی آنکھ سے نہ دیکھ لیں گے ہمیں یقین نہ آئے گا کہ خدا ہی تم سے کلام کر رہا ہے۔ اس گستاخی کی سزا میں زلزلہ آیا اور ان پر بجلی گری اور وہ ہلاک ہو گئے۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی تو خدا نے انہیں دوبارہ زندگی عطا فرما دی۔

[2] یعنی قرآن شریف جو نورِ ہدایت ہے

وَمِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ ﴿١٥٩﴾
وَقَطَّعْنَاهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أَسْبَاطًا أُمَمًا ۚ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ إِذِ
اسْتَسْقَاهُ قَوْمُهُ أَنِ اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ ۖ فَانْبَجَسَتْ مِنْهُ
اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۖ قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَشْرَبَهُمْ ۚ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ
الْغَمَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَىٰ ۖ كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا
رَزَقْنَاكُمْ ۚ وَمَا ظَلَمُونَا وَلَٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿١٦٠﴾ وَإِذْ قِيلَ
لَهُمُ اسْكُنُوا هَٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُولُوا
حِطَّةٌ وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَغْفِرْ لَكُمْ خَطِيئَاتِكُمْ ۚ سَنَزِيدُ
الْمُحْسِنِينَ ﴿١٦١﴾ فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي
قِيلَ لَهُمْ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَظْلِمُونَ ﴿١٦٢﴾
وَاسْأَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ
فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَيَوْمَ لَا يَسْبِتُونَ ۙ
لَا تَأْتِيهِمْ ۚ كَذَٰلِكَ نَبْلُوهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿١٦٣﴾ وَإِذْ
قَالَتْ أُمَّةٌ مِنْهُمْ لِمَ تَعِظُونَ قَوْمًا ۙ اللَّهُ مُهْلِكُهُمْ أَوْ مُعَذِّبُهُمْ
عَذَابًا شَدِيدًا ۖ قَالُوا مَعْذِرَةً إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿١٦٤﴾
فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ أَنْجَيْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوءِ وَ
أَخَذْنَا الَّذِينَ ظَلَمُوا بِعَذَابٍ بَئِيسٍ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿١٦٥﴾
فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَا نُهُوا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ ﴿١٦٦﴾

قومِ موسیٰؑ سے ہے اک ایسا بھی فرقہ (دیکھئے) جو ہدایت کرتا رہتا ہے حق و انصاف سے[1] ؛
ہم نے تقسیم اُن[2] کو پھر بارہ قبائل میں کیا نسل سے ایک ایک دادا کی، بعنوانِ جُدا
پانی جب موسیٰؑ سے مانگا قوم نے (اپنے اقتیاں) وحی کی ہم نے کہ لاٹھی اپنی اِس پتھر پہ مار
بارہ چشمے پھُوٹے اُس پتھر سے (پانی بہہ چلا) ہر قبیلہ گھاٹ سے اپنے ہوا سیر آشنا؛
اَبر کا اُن کے سَروں پر ہم نے سایہ کر دیا منّ و سلویٰ بھی اُتارا اُن پہ (ازراہِ عَطا)
(اور کہا) یہ ستھری چیزیں کھاؤ، جو ہیں تم کو دیں اور اُنہوں نے کچھ ہمارا تو بگاڑا ہی نہیں
ظلم اپنی ذات پر کرتے رہے وہ بالیقیں ؛

حکم جب اُن کو دیا، اِس[3] شہر میں آ کر بسو اور (بہ آزادی) جہاں سے چاہو تم، کھاتے پھرو
حِطّۃٌ (منہ سے) کہو' (یعنی الٰہی بخش دے) سجدہ کرتے جاؤ اندر، شہر کے دروازے سے
ہم خطائیں بخش دیں گے سب تمہاری (دیکھنا) نیکی کرنے والوں کو دیں گے ہم اِس سے بھی سوا؛
اُن میں تھے جو لوگ ظالم (اور بہت بیباک) تھے وہ بدل کر لفظ کو کچھ اور ہی کہنے لگے ؛
اُس شرارت کی سزا میں (آگیا اُن پر عتاب) آسماں سے ہم نے نازل کر دیا اُن پر عذاب ؛

ع ۲۰ / ۱۰

پُوچھو اِن سے حال اِس بستی[4] کا جو ساحل پہ تھی سبت[5] کے دن جب وہاں کرنے لگے یہ زیادتی
سبت کے دن پانی پر آجاتی تھیں جب مچھلیاں جب نہ ہوتا سبت کا دن، تو نہ آتی تھیں (وہاں)
چونکہ وہ لوگ (انتہا درجے کے) نافرمان تھے' اِس لئے ہم آزمائش اِس طرح کرتے رہے؛
(سبت کے دن منع کرتے تھے جو کرنے سے شکار) اِک جماعت نے کہا اُن سے کہ (آخر بار بار)

النصف

کیوں نصیحت اُن کو کرتے ہو، جنہیں وہ ربِ پاک چاہتا ہے دے عذابِ سخت، یا کر دے ہلاک ؟
بولے، تاکہ وہ ڈریں اللہ سے بس اِس لئے اور نہ کچھ الزام ہم پر رُوبرُوئے حق رہے ؛
جو نصیحت کی گئی تھی اُن کو، جب وہ دی بھُلا منع جو کرتے تھے بدیوں سے، لیا اُن کو بچا
اور گنہگاروں کو دھر پکڑا عذابِ سخت سے اس لئے کہ وہ تھے فاسق (اور نافرمان تھے) ؛
منع تھا جس سے کیا جب اُس میں حد سے بڑھ گئے ہم نے فرمایا بنو بندر ذلیل (اور وہ بنے)۔

[1] یہ وہی لوگ تھے کہ جب انہیں عہدِ رسالت مآب ملا تو ایمان لے آئے جیسے عبداللہ بن سلام۔
[2] یعنی بنی اسرائیل کو۔
[3] اس کا نام "اُریحا" تھا۔
[4] اس بستی کا نام ایلہ تھا۔
[5] ہفتہ کا دن

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ
يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖۚ وَاِنَّهٗ
لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٦٧﴾ وَقَطَّعْنٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ
وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ؗ وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّيِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ
يَرْجِعُوْنَ ﴿١٦٨﴾ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ
يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ وَ
اِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ ؕ اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ
مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوْا
مَا فِيْهِ ؕ وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿١٦٩﴾
وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ
الْمُصْلِحِيْنَ ﴿١٧٠﴾ وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْٓا
اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿١٧١﴾ ع وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِىْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ
ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا
بَلٰى ۛۚ شَهِدْنَا ۛۚ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا
غٰفِلِيْنَ ﴿١٧٢﴾ اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا
ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿١٧٣﴾
وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿١٧٤﴾

(اے پیمبر یاد تم ان کو دلاؤ تو ذرا) ؛ جب تمہارے رَبّ نے اِن سے تھا جتا کر کہدیا
ایسے لوگ اِن میں رہے گا تا قیامت بھیجتا جو انہیں تکلیف پہنچاتے رہیں گے (برملا)
رب تمہارا بالیقیں، دیتا ہے جلدی بھی سزا بخشنے والا بھی ہے اور مہرباں بھی (وہ خدا) ؛
پھر اُنہیں دنیا میں (یوں) ہم نے پراگندہ کیا فرقہ فرقہ کر کے (درہم اور برہم کر دیا)
نیک تھے بعض اُن میں، اور بعض اور ہی کردار کے ہم بدی نیکی میں اُن کو آزماتے ہی رہے

تاکہ آ جائیں ہماری سمت وہ پھر لَوٹ کے ؛

آئے پھر کچھ ناخلف بعد اُن کے، اور وارث بنے (مصحفِ توریت کے یعنی) کتاب (اللہ) کے
لیتے ہیں دنیائے دُوں کی چیز اگر کوئی ملے، اور کہتے ہیں کہ ہم تو (یوں بھی) بخشے جائیں گے
اور جو پھر ایسا ہی اسباب آئے اُن کے سامنے بے تامل اُس کو لے لیں گے (ذرا یہ پوچھئے)
کیا صحیفے میں نہ تھا یہ عہد اُن سے لے لیا؟ کچھ نہ بولیں وہ خدا کے بارے میں سچ کے سوا؟
پڑھ چکے ہیں وہ تو، جو کچھ اُس میں ہے لکھا ہوا ڈرنے والوں کے لئے ہے آخرت کا گھر بھلا

(اے یہودیو) سمجھتے تم نہیں اتنا بھی کیا؟ ؛

اور جو توریت مضبوطی سے ہیں پکڑے ہوئے اور پڑھتے ہیں نماز، (اُن کو یہ مژدہ دیجئے)

رائیگاں کرتے نہیں ہم نیک لوگوں کے صلے ؛

کوہ[۱] مثلِ سائباں اُن پر معلق جب کیا وہ گماں کرنے لگے، یہ اب گرا (اور اب اگر)
حکم یہ اُن کو دیا ہم نے کہ (اِس کے خوف سے) ہم نے جو (توریت) دی ہے پکڑو تم مضبوط اُسے
اور جو کچھ لکھا ہے اُس میں، یاد تم اُس کو رکھو کیا عجب ہے (اسطرح) تم متقی (بھی) بن سکو ؛
جب بنی آدم کی پُشتوں سے خدائے (پاک نے) اُن کی نسلوں کو نکالا تھا (تو اپنے حکم سے)
خود اُنہیں پر خود اُنہیں کو اُس نے شاہد کر دیا اور پُوچھا تھا، تمہارا میں نہیں ہوں کیا خدا ؟
سب یہ بولے ہاں، ہمیں اقرار ہے (اس بات کا) (اور یہ اقرار ہم نے اِس لئے تھا لے لیا)
تاکہ تم روزِ قیامت یوں نہ کہدو (بعد ازیں) ہم کو تو اس کی (کبھی پہلے) خبر تھی ہی نہیں ؛
یا یہ تم کہنے لگو (ہم نے نہیں) اسلاف نے ہم سے پہلے شرک (و بدعت) کے نکالے راستے
اُن کے بعد آئے ہیں ہم (دُنیا میں) اُنکی نسل سے کیا ہلاکت تو نے بھیجی ہے ہمارے واسطے ؛

بدلے اُن کاموں کے جو گمراہوں نے پہلے کئے ؟ ؛

یوں مفصل ہم بیاں کرتے ہیں اپنی آیتیں تا ہماری سمت یہ لَوٹیں (برُائی سے پھیریں) ؛

ع

[۱] یعنی کوہِ طور

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِیْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ
الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿١٧٥﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا
وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ
اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ
الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿١٧٦﴾
سَاۗءَ مَثَلَاۨ الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا
يَظْلِمُوْنَ ﴿١٧٧﴾ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ
فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿١٧٨﴾ وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ
وَالْاِنْسِ ڮ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ
بِهَا ۡ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ
اَضَلُّ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿١٧٩﴾ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى
فَادْعُوْهُ بِهَا ۠ وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَاۗىِٕهٖ ۭ سَيُجْزَوْنَ
مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٨٠﴾ وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ
يَعْدِلُوْنَ ﴿١٨١﴾ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ
حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٨٢﴾ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۭ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿١٨٣﴾ اَوَلَمْ
يَتَفَكَّرُوْا ۫ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٨٤﴾ اَوَلَمْ
يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۙ
وَّاَنْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٨٥﴾

(اے پیمبر) تم سُنا دو ان کو حال اُس شخص کا[1] جس کو ہم نے آیتیں دیں، اُن کا وہ تارِک ہوا
اُس کے پیچھے پھر لگا شیطان، گمرہ ہو گیا؛
چاہتے ہم تو (اُنہیں آیات کی برکات سے) مرتبہ کرتے بلند اُس کا، (مگر کیا کیجئے)
وہ تو خود پستی کی جانب جھک گیا (ناداں تھا) اور اپنی خواہشِ نفسانی کا پیرو ہوا
یہ کہاوت اُس کی کُتّے کی کہاوت ہو گئی لادنے سے بھی جو ہانپے، اور پھر چھوڑے سے بھی
آیتیں جُھٹلانے والوں کی (یہ بُری ہے) اک مثال اُن سے یہ قصّے کہو، تا فکر کا کچھ ہو خیال؛
آیتیں جھٹلانے والوں کی بُری ہے کیا مثال! اپنا ہی نقصان وہ کرتے رہے ہیں (بدسگال)؛
دے خدا جس کو ہدایت راہ پاتا ہے وہی اور کرے گمرہ جسے، ٹوٹے میں ہے وہ (واقعی)؛
جنّ و انساں ہم نے بُہتیرے جہنّم کے لئے بالیقیں پیدا کئے ہیں۔ (حال اُن کا دیکھئے)
دل ہے اُن کے پاس، دل کی آگہی لیکن نہیں اُن کی آنکھیں بھی ہیں (لیکن) دیکھنا (ممکن) نہیں
کان رکھتے ہیں، (مگر) سنتے نہیں (حق کی صدا) چار پایوں کی طرح ہیں، بلکہ اُن سے بھی سوا؛
اور یہی وہ لوگ ہیں، غفلت میں ہیں جو مبتلا؛
اور (اے لوگو) سبھی اچھے ہیں نام اللہ کے پس پکارو تم اُسے جی چاہے جس جس نام سے
(رہے مناسب) چھوڑ دو اُن کو تم اُن کے حال پر کرتے ہیں جو کجروی[2] ناموں میں اُسکے (بےخبر)
وہ کئے کا اپنے، بدلہ پائیں گے (جی کھول کر)؛
اک جماعت ایسی بھی مخلوق میں ہے (واقعی) حق کی کرتے ہیں ہدایت، حق ہی سے انصاف بھی؛
اور جن لوگوں نے جھٹلائیں ہماری آیتیں یوں (جہنّم کی طرف) آہستہ کھینچیں گے اُنہیں؛
کچھ خبر اُن کو نہ ہو گی (شورشِ اعمال میں)؛
دیتے ہیں مہلت اُنہیں (دنیا میں ہم کچھ وقت کی) شک نہیں اِس میں کہ پکّا ہے ہمارا داؤ بھی؛
کیا نہ سوچا یہ انہوں نے؟ (ہو گئے کم فہم کیوں) اُن کے صاحب (یا محمدؐ) کو نہیں کوئی جُنوں؛
ہیں علانیہ ڈرانے والے (بے ریب و فسوں)؛
کیا نہیں اَرض و سما کے نظم پر اِن کی نظر؟ اور جسے پیدا کیا ربّ نے کسی اُس چیز پر؟
اور اس پر بھی کہ شاید موت ہو نزدیک تر بعد ازیں وہ اور ایماں لائیں گے کس بات پر؟؛

[1] مفسّرین نے اِس میں بے حد اختلاف کیا ہے کہ یہ اشارہ کس شخص کی طرف ہے بعض کہتے ہیں کوئی درویش صاحب تصرف تھا۔ بعض کہتے ہیں وہ امیّہ بن الصلت ہے۔ بعض نے عیسیٰ ابن الراہب اور بعض نے فرعون لکھا ہے۔

[2] خدا کے ناموں سے الحاد یعنی کجروی کے بہت سے معیوب طریقے ہیں۔ مثلاً اس کے جو اوصاف بیان کئے گئے ہیں ان کے خلاف کہنا۔ جیسے اکبر (بڑا) اُس کی صفت ہے اور "لمبا" بھی کہا جائے۔ یا اُس کی صفات میں کسی کو شریک کرنا جیسے مشکل کشا، دست گیر، اَن داتا، شہنشاہ، خداوند وغیرہ۔ یا جیسے کفارِ مکّہ کہا کرتے تھے کہ لفظِ اللہ سے لات، عزیز سے عزّیٰ اور منّان سے منات۔ بتوں کے نام ماخوذ ہیں۔ یہ سب اسماءِ الٰہی کے ساتھ الحاد ہے۔

۲۲
ع
۱۲

مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ؕ وَيَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۸۶﴾
يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا
عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَاۤ اِلَّا هُوَ ؔۘ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ؕ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ؕ يَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ؕ
قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۷﴾
قُلْ لَّاۤ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ كُنْتُ
اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۛۚ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ۛۚ
اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ
مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ
اِلَيْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ
فَلَمَّاۤ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ
مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۸۹﴾ فَلَمَّاۤ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ
فِيْمَاۤ اٰتٰىهُمَا ۚ فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹۰﴾ اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا
يَخْلُقُ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿۱۹۱﴾ وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا
وَّلَاۤ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۲﴾ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى
لَا يَتَّبِعُوْكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ
صَامِتُوْنَ ﴿۱۹۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ
اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾

جس کو گمرہ حق کرے، ہادی نہیں اُس کا کوئی ۔۔۔ چھوڑ رکھا ہے، کہ بھٹکیں گمرہی میں یونہی ؛
پوچھتے ہیں تم سے یہ وقتِ قیامت (بار بار) ۔۔۔ کہدو اِس کا علم رکھتا ہے مرا پروردگار
بس وہی لے آئے گا اُس کو (کسی دن) وقت پر ۔۔۔ وہ زمین و آسماں کا حادثہ ہے سخت تر
وہ اچانک آئیگی (اِکدن) تمہارے سامنے، ۔۔۔ پوچھتے ہیں یوں کہ گویا ٹوہ میں تم ہو لگے
(صاف) کہدو ہے خبر اللہ کو ہی بالیقیں ۔۔۔ لیکن اکثر لوگ (سمجھائے) سمجھتے ہی نہیں ؛
اِن سے کہدو مَیں تو اپنے نفع اور نقصان کا ۔۔۔ خود نہیں مختار، وہ ہوگا جو چاہے گا خدا
غیب داں ہوتا، تو کثرت سے اٹھاتا فائدے ۔۔۔ اور مضرت بھی پہنچ سکتی نہ تھی کوئی مجھے،
مومنوں کو میں ڈراتا ہوں (خدا کے قہر سے) ۔۔۔ اور مژدے اُن کو دیتا ہوں، (ریاضِ خلد کے)

۲۳ ع ۱۳

صرف (یہ اک خدمتِ تبلیغ ذمّے ہے تیرے) ؛

(دیکھو لوگو قادرِ مطلق) وہی تو ہے (خدا) ۔۔۔ جس نے تم کو اک تنِ واحد سے ہے پیدا کیا
پھر بنایا اُس کا جوڑا بھی اُسی کی جنس سے ۔۔۔ تا کہ حاصل ہو سکونِ (دل، محبّت بھی کرے)
(مرد) جب کرتا ہے قربت اپنی اُس ہم جنس سے ۔۔۔ اِس کو رہ جاتا ہے ہلکا سا حمل، جس کو لئے
چلتی پھرتی ہے وہ عورت، (بے کسی تکلیف کے) ۔۔۔ اور جب ہو جاتی ہے بوجھل (حمل کے بوجھ سے)
مانگتے ہیں اپنے ربّ سے یوں (میاں بی بی) دُعا ۔۔۔ (اے خدا) بچّہ اگر ہو نیک جیتا جاگتا

(مل کے ہم دونوں) کرینگے شکریہ تیرا ادا ؛

پھر خدا کرتا ہے جب بچّہ بھلا چنگا عطا ۔۔۔ دین میں اُس کی یہ اوروں کو بھی لیتے ہیں ملا[1]

شرک سے اُن کے ہے بالا تر مگر ذاتِ خدا ؛

کیا شریک اللہ کا (ناداں) بناتے ہیں اُنہیں ۔۔۔ جو ہیں خود پیدا شدہ، پیدا نہ کچھ بھی کر سکیں ؟ ؛
جو مدد اپنی نہ اُن کی کر سکیں (کچھ وقت پر) ؛ ۔۔۔ اور بلاؤ اُن کو راہِ راست کی جانب، اگر
تو تمہاری پیروی بھی وہ نہ (ہرگز) کر سکیں ۔۔۔ ہے برابر چپ رہو، چاہے پکارو تم اُنہیں ؛
تم پکارے جارہے ہو جن کو خالق کے سوا ۔۔۔ بندے تم جیسے ہی ہیں، اُنکو پکارو تو بھلا !

تم جو ہو سچے، تو سُن لیں گے تمہاری وہ دُعا ؛

[1] یعنی اولاد کو غیروں کی طرف منسوب کرنے لگتے ہیں کہ نوں پیر یا پیغمبر نے ہم کو یہ بچّہ دیا ہے چنانچہ بچّوں کے نام بھی ایسے ہی رکھے جاتے ہیں۔ جیسے پیر بخش، نبی بخش، کلب علی، عبدالنبی، عبدالرسول، غلام علی، غلام غوث، غلام جیلانی، بندہ علی وغیرہ

اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ
اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا قُلِ ادْعُوْا
شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿١٩٥﴾ اِنَّ وَلِيِّ ـۧ اللّٰهُ
الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٩٦﴾ وَالَّذِيْنَ
تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ
يَنْصُرُوْنَ ﴿١٩٧﴾ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا ؕ وَتَرٰىهُمْ
يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿١٩٨﴾ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ
بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ﴿١٩٩﴾ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ
الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٠٠﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ
مُّبْصِرُوْنَ ﴿٢٠١﴾ وَاِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ﴿٢٠٢﴾
وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ؕ قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ
مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى
وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٢٠٣﴾ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا
لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٢٠٤﴾ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ
تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ
وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿٢٠٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ
عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ۩ ﴿٢٠٦﴾ السجدة ع

کیا ہیں اُن کے پاؤں، جن سے وہ کہیں چل پھر سکیں یا ہیں اُنکے ہاتھ، جن سے (وہ کوئی شے) تھام لیں ؟
کیا ہیں اُنکے پاس آنکھیں، جن سے وہ ہیں دیکھتے! کیا ہیں اُنکے کان، (آوازوں کے) سُننے کے لئے ؟
کہدو، تم اپنے شریکوں کو پکارو (مُشرکو)، پھر مجھے پہنچاؤ ایذا، اور ذرا مہلت نہ دو ؛
جس نے کی نازل کتاب، اب میرا حامی ہے وہی نیک بندوں کی وہ کرتا ہے حمایت (واقعی) ؛
تم مگر جن کو پکارا کرتے ہو اُس کے سوا وہ اعانت تو تمہاری کر نہیں سکتے ذرا
ہے نہ آپ اپنی مدد کرنے کا اُن میں حوصلا ؛
اور بُلاؤ اُن کو راہِ راست کی جانب اگر تو تمہاری بات سُن سکتے نہیں وہ (بے خبر)،
(اے پیمبر) دیکھتے ہو، تک رہے ہیں وہ تمہیں کچھ نظر آتا نہیں حالانکہ اُن کو (کیا کریں) ؛
نیک کاموں کا انہیں دو حکم، کر کے درگزر اور کنارہ کش رہو اِن جاہلوں سے (سر بسر) ؛
آئے گر شیطان کی جانب سے کوئی وسوسا تو پنہ مانگو خدا سے (وسوسہ مٹ جائے گا)
(قادرِ مطلق ہے) وہ سب کچھ ہے سُنتا جانتا ؛
جن کو ڈر اللہ کا ہے، اور ہیں تقویٰ گزیں وسوسہ شیطاں کا جب ہوتا ہے کوئی (دل نشیں)
سُوجھ آجاتی ہے اُن کو، چونک پڑتے ہیں وہیں ؛
گمرہی میں، بھائی شیطاں کے ہیں اِن کو کھینچتے کچھ کمی کرتے نہیں (برباد کرنے کے لئے) ؛
جب کوئی آیت نہ اِنکے پاس تم لے کر گئے کہتے ہیں، تم کیوں نہیں گھڑ لائے اپنی سمت سے ؟
کہدو، میں تو صرف تابع ہوں، خدا کی وحی کا، مومنوں کو ہیں خدا کی سمت سے یہ (برملا)
سُوجھ کی باتیں، ہدایت اور رحمت کی صلا ؛
اور جب قرآں پڑھا جائے، سُنو چُپ چاپ اُسے کیا تعجب ہے کہ رحمت ہو تمہارے واسطے ؛
یاد اپنے ربّ کو اپنے دل ہی میں کرتے رہو گڑگڑا کر اور ڈر کر، دِھیمے لہجے میں (سنو)
شام کو اور صبح کو، غفلت نہ تم اُس سے کرو ؛
جو مقرب ہیں خدا کے وہ (فرشتے) بالیقیں سرکشی اللہ کی طاعت سے کرتے ہی نہیں
کرتے ہیں تسبیح اور سجدہ، (سرِ عرشِ بریں)

(اس آیت پر پہنچ کر سجدہ کرنا چاہئے) ثلث ع ۲۴ ۱۴

سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّعَشْرُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ فَاتَّقُوا
اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ
قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى
رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ
يُنْفِقُوْنَ ﴿۳﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ
رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۴﴾ كَمَاۤ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ
بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ﴿۵﴾
يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ
وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۶﴾ وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ
اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ
اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷﴾ لِيُحِقَّ
الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۸﴾ اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ
رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ
مُرْدِفِيْنَ ﴿۹﴾ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ
بِهٖ قُلُوْبُكُمْ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۰﴾ ع

ع ۱ ۱۵

سُورۂ انفال (۸)

(یہ سُورت مدینہ منوّرہ میں نازل ہوئی۔ اس میں دس رکوع اور ۷۵ آیتیں ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)

جو بڑا ہی رحم والا ہے۔ نہایت مہرباں

پُوچھتے ہیں تم سے یہ حکمِ غنیمت (کے اصول) کہدو، ہے مالِ غنیمت حقِ اللہ و رسُول

اس لئے حق سے ڈرو، اور صلح آپس میں کرو مانو حکمِ ربّ و پیغمبر، جو با ایمان ہو

ہیں وہی ایمان والے۔ آئے جب ذکرِ خدا دل دہل جائیں (خدا کے ڈر سے) اُنکے (برملا)

سامنے اُن کے کلامِ حق پڑھا جائے اگر بڑھتا ہے ایماں، بھروسہ اُن کا ہے اللہ پر

پڑھتے رہتے ہیں نماز (اور فرض اپنا جان کے) خرچ کرتے ہیں عطا کردہ ہمارے رزق سے

(دیکھ لو اِن کو کہ) سچّے ہیں یہی ایمان دار (بالیقیں) اِن کے لئے درجے ہیں نزدِ کردگار

(رحمت و) بخشش (خدا کی) ہے انہیں کے واسطے آبرو کے ساتھ روزی ہے انہیں کے واسطے

جیسے (جنگِ بدر میں) ازراہِ حق، اللہ نے گھر سے آمادہ کیا تم کو نکلنے کے لئے

اور راضی اک جماعت تھی نہ ایماں والوں کی لڑتے تھے حق بات پر تم سے، جو واضح اُن پہ تھی

گویا ہانکا جا رہا تھا اُن کو منہ میں موت کے اور نظر آتی تھی اُن کو موت، اپنے سامنے

یاد ہو گا، تم سے وعدہ کر رہا تھا جب خدا (بے محابا) دو گروہوں میں سے اک پر (فتح کا)

آئے گی وہ ہاتھ۔ لیکن تم یہی تھے چاہتے لڑنے کا بوتہ نہ ہو جس میں، وہی تم کو ملے

تھا یہ منشائے خدا وہ اپنے اِذن و حکم سے کر دکھائے حق کو حق، کفّار کی جڑ کاٹ دے

سچ کو سچا کر دے، جھُوٹا کر دکھائے جھُوٹ کو مجرموں کو ناگوارا بات اگر یہ ہو، تو ہو

(وقت یہ وہ تھا کہ) فریادی تھے تم اللہ سے (جو دعائیں تم نے مانگیں) کیں قبول اللہ نے

(اور فرمایا) تمہاری ہم مدد فرمائیں گے اک ہزار (ایسے) فرشتوں سے، جو پیہم آئینگے

تم کو خوش کرنے کو دی تھی یہ مدد اللہ نے مطمئن ہو جائیں تا کہ دل تمہارے (فتح سے)

ورنہ ہے منجانبِ اللہ سب فتح و ظفر حکمتوں والا ہے اور غالب خدائے (دادگر)

ع ۱

ملہ یہ سورت جنگِ بدر کے بعد نازل ہوئی ہے۔ جس میں مسلمانوں کو فتح ہوئی تھی۔ اور بہت سا مالِ غنیمت (لوٹ کا مال) ہاتھ آیا تھا۔

جنگِ بدر کے حالات

إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَاءِ
مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ وَيُذْهِبَ عَنكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ
عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ ﴿١١﴾ إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ
أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ
كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ
بَنَانٍ ﴿١٢﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَمَن يُشَاقِقِ اللَّهَ
وَرَسُولَهُ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ﴿١٣﴾ ذَٰلِكُمْ فَذُوقُوهُ وَأَنَّ
لِلْكَافِرِينَ عَذَابَ النَّارِ ﴿١٤﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمُ
الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوهُمُ الْأَدْبَارَ ﴿١٥﴾ وَمَن يُوَلِّهِمْ
يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَىٰ فِئَةٍ فَقَدْ
بَاءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿١٦﴾ فَلَمْ
تَقْتُلُوهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُمْ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ
اللَّهَ رَمَىٰ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ بَلَاءً حَسَنًا إِنَّ اللَّهَ
سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١٧﴾ ذَٰلِكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ مُوهِنُ كَيْدِ الْكَافِرِينَ ﴿١٨﴾
إِن تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَتْحُ وَإِن تَنتَهُوا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ
وَإِن تَعُودُوا نَعُدْ وَلَن تُغْنِيَ عَنكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا وَلَوْ كَثُرَتْ
وَأَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٩﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا
اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنتُمْ تَسْمَعُونَ ﴿٢٠﴾

وقت یہ وہ تھا، خدا نے اُونگھ طاری تم پہ کی ‏ تاکہ ہو تسکینِ (ذہن و قلب سے کچھ تازگی)
آسماں سے اُس نے پھر پانی کی بارش تم پہ کی ‏ تاکہ (اُس میں غسل کر کے) پاک ہو جاؤ سبھی
دُور کر دے تم سے وہ شیطان کی سب گندگی ‏ دل تمہارے کر دے مضبوط اور جما دے پاؤں بھی؛
حکم پھر ربّ نے تمہارے، اُن فرشتوں کو دیا ‏ میں تمہارے ساتھ ہوں' (اور ہے یہی ایما مرا)
تم، مسلمانوں میں (اطمینان و) دلجمعی رکھو ‏ ڈال دیں گے رُعب ہم کفّار کے دل میں (سنو)
کاٹو اِن کی پور پور، اور گردن اِن کی توڑ دو؛
دشمن اللّٰہ و نبی کے ہیں، یہ اُس کی ہے سزا، ‏ جو خلاف اللّٰہ اور اُس کے پیمبر کے ہوا
ہے عذابِ سخت (اُس کے واسطے) اللّٰہ کا؛
(کافرو) تم یہ سزا چکھو (مگر واضح رہے) ‏ اِک عذابِ نار (بھی ہے) کافروں کے واسطے؛
کافروں سے جب سرِ میداں لڑو اے اہلِ دیں ‏ پیٹھ اُن سے پھیرنا ہرگز تمہیں زیبا نہیں؛
اور جس نے آج کے دن کافروں کو پیٹھ دی ‏ وہ غضب لے کر پھرا گویا خدا کا (واقعی)
ہے ٹھکانہ اُس کا دوزخ، جو ہے اِک منزل بُری؛ ‏ ہاں لڑائی کے لئے کتّی اگر کاٹے کوئی
بھاگ کر یا اِس طرح مل جائے اپنی فوج سے ‏ تو نہیں ہے پیٹھ دینا ناروا اُس کے لئے؛
تم نے کیا، اللّٰہ نے اِن کو کیا قتل (و ہلاک) ‏ پھینکی تھی تم نے نہیں، اللّٰہ نے وہ مُشتِ خاک[1]
مومنوں پر تاکہ وہ جی کھول کر احساں کرے ‏ سُننے والا، جاننے والا ہے ربّ، سچ جانیئے؛
ہو چکی یہ بات، اب اچھی طرح یہ جان لو ‏ سُست کر دے گا خدا کفّار کی تدبیر کو؛
چاہتے تھے (اہلِ مکّہ) فتح تم، تو ہو گئی ‏ باز اگر آؤ، تمہارے حق میں بہتر ہے یہی،
ہم بھی ایسا ہی کریں گے، پھر اگر ایسا کیا ‏ کام کچھ بھی تو نہ آئے گا تمہارا یہ جتھا
(اِس میں اہلِ کفر کی) کتنی ہی کثرت کیوں نہ ہو ‏ ہے مسلمانوں کے ساتھ اللّٰہ، یہ تم جان لو؛
حکم مانو تم خدا کا اور نبی کا مومنو؛ ‏ سُن چکے (ارشادِ باری) اب نہ تم اُس سے پھرو؛

[1] جب جنگِ بدر میں شدت ہوئی تو آنحضرتؐ نے ایک مٹھی خاک لشکرِ کفار کی طرف پھینکی۔ اللّٰہ کی قدرت سے ہر کافر کی آنکھ میں وہ خاک پہنچی اور کفار کو شکست ہوئی۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۱﴾
اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا
يَعْقِلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ؕ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ
لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ
وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ
بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَاتَّقُوْا فِتْنَةً
لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ
شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۵﴾ وَاذْكُرُوْۤا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ
فِى الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ
وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۶﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَ
الرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْۤا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَاعْلَمُوْۤا
اَنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ
عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ
لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾ وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ؕ وَ
يَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿۳۰﴾

اور نہ اُن جیسے بنو (لوگو) جنہوں نے یہ کہا ۔۔۔ "ہم نے سب کچھ سن لیا" لیکن نہیں کچھ بھی سنا؛
بدتریں حیوان، ہیں نزدیک خالق کے وہی ۔۔۔ جو سمجھتے کچھ نہیں، گونگے بھی ہیں اور بہرے بھی؛
اور اگر پاتا خدا اُن میں ذرا بھی بہتری ۔۔۔ اُن کو دے دیتا سماعت (کی صلاحیت ابھی)۔
اور سننے کی صلاحیت بھی دے دیتا اگر ۔۔۔ (ہیں بڑے کج فہم) پھر بھی بھاگتے منہ پھیر کر؛
حکم مانو تم خدا کا اور نبی کا مومنو ۔۔۔ جب کہیں اُس کام کو جو زندگی افروز ہو
جان لو، وہ آدمی اور اُس کے دل کے درمیاں ۔۔۔ روک بن جاتا ہے (اُس میں ہے یہ قدرت بیگماں)
جمع اُس کے پاس ہونا ہے تمہیں (اک دن وہاں)؛

اُس بلا سے اور اُس فتنے سے تم ڈرتے رہو ۔۔۔ ظالموں ہی پر خصوصیت سے آئے گی نہ جو
(اُس کی زد میں تم سب آسکتے ہو، وہ جا بجا گر) ۔۔۔ جان لو، بیشک عذاب اللہ کا ہے سخت تر؛
جب تھے تم کمزور اور تھوڑے کرو وہ وقت یاد ۔۔۔ اور ڈرتے تھے اُڑا لیں گے تمہیں اہلِ فساد
پھر دیا اللہ نے تم کو (مدینے میں) ٹھکانا ۔۔۔ فتح دے کر تم کو قوت دی (تمہیں غالب کیا)
اور ستھری چیزیں بھی دیں، تا کرو تم شکر ادا؛

خائن اللہ و نبی کے تم نہ بننا مومنو ۔۔۔ جان کر، باہم امانت میں خیانت بھی نہ ہو؛
اور سمجھ لو، یہ تمہارے مال اور اولاد بھی ۔۔۔ صرف دنیا کے بکھیڑے ہیں (اگر ہو آگہی)
نیکیوں کا اجر ہے بے شک خدا کے پاس ہی؛

اے مسلمانو، جو تم اللہ سے ڈرتے رہے ۔۔۔ امتیاز اک پیدا کر دے گا تمہارے واسطے
دُور کر دے گا وہ تم سے یہ تمہارے سب گناہ ۔۔۔ بخش دے گا وہ تمہیں، ہے فضل اُس کا بے پناہ؛
(قبلِ ہجرت) داؤ کرتے تھے یہ کافر (مکر وفن) ۔۔۔ قتل کر دیں، قید کر لیں تم کو، کر دیں بے وطن
داؤ وہ بھی کرتے تھے اور کرتا تھا اللہ بھی ۔۔۔ سب سے بہتر داؤ کرنے والا ہے اللہ ہی؛

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا قَالُوا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَاءُ لَقُلْنَا
مِثْلَ هَٰذَا إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٣١﴾ وَإِذْ قَالُوا
اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا
حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٣٢﴾ وَمَا كَانَ اللَّهُ
لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ﴿٣٣﴾
وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
وَمَا كَانُوا أَوْلِيَاءَهُ ۚ إِنْ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ
لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٤﴾ وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَ
تَصْدِيَةً ۚ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿٣٥﴾ إِنَّ
الَّذِينَ كَفَرُوا يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۚ
فَسَيُنْفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ ۗ وَالَّذِينَ
كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ ﴿٣٦﴾ لِيَمِيزَ اللَّهُ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ
وَيَجْعَلَ الْخَبِيثَ بَعْضَهُ عَلَىٰ بَعْضٍ فَيَرْكُمَهُ جَمِيعًا فَيَجْعَلَهُ
فِي جَهَنَّمَ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿٣٧﴾ قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ
يَنْتَهُوا يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ وَإِنْ يَعُودُوا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ
الْأَوَّلِينَ ﴿٣٨﴾ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ
لِلَّهِ ۚ فَإِنِ انْتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٣٩﴾ وَإِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوا
أَنَّ اللَّهَ مَوْلَاكُمْ ۚ نِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ ﴿٤٠﴾

جب سنائی جاتی ہیں پڑھ کر ہماری آیتیں — کہتے ہیں بس سُن چکے' (اب کیا سناتے ہو ہمیں)
(آیتیں ایسی) بنا سکتے ہیں ہم بھی نکر سے — کچھ نہیں ہیں یہ، فسانے ہیں فقط اسلاف کے ؛
(یاد ہے وہ وقت)، جب اِن کافروں نے کی دعا — یا الٰہی ہے اگر اسلام دینِ حق تیرا
چرخ سے برسا کے تُو پتھر (ہمیں کر دے ہلاک) — یا (ہمارے سر پہ) نازل کر عذابِ دردناک ؛
اور خدا (بے رحم) ایسا تو نہیں ہے (سوچ لو) — دے عذاب اُن کو' دراںحالیکہ تم بھی اُن میں ہو'
اور خدا ایسا نہیں، جو سب کو کر دیتا تباہ — جبکہ ان میں بعض ایسے تھے کہ جو تھے عذر خواہ ؛
(تم مدینے میں چلے آئے تو اب کیا رہ گیا؟) — کیوں نہ دے اللہ اب (اُن کے گناہوں کی) سزا؟
خانۂ کعبہ سے جب لوگوں کو ہیں وہ روکتے — وارث و والی نہیں وہ (اس مقامِ پاک کے)
اُس کے والی ہیں وہی، جو لوگ ہیں پرہیزگار — لیکن اکثر کافروں میں سے نہیں آگاہِ کار ؛
کعبے میں اِنکی نمازیں کیا تھیں' (فعلِ رائیگاں) — سیٹیاں (اکثر) بجانی، یا بجانی تالیاں،

(کافرو) اب کفر کے بدلے سزا چکھو یہاں[1] ؛

خرچ کرتے ہیں یہ کافر مال اپنا اِس لئے — تا کہ روکیں (نیک) لوگوں کو خدا کی راہ سے
اور ابھی کرتے رہیں گے خرچ۔ لیکن (ایکبار) — موجبِ حسرت ہی ہوگا مال وہ انجامِ کار
اور یہ مغلوب بھی ہوں گے (سزا بھی پائیں گے) — جانبِ دوزخ، جو کافر ہیں' وہ ہانکے جائیں گے ؛
تا خدا ناپاکوں کو پاکوں سے کر دے داد گر — ڈھیر کر دے رکھ کے اک ناپاک اک ناپاک پر ؛
اور پھر دوزخ میں یہ انبار اُن کا جھونک دے، — یہ وہی تو لوگ ہیں نقصان میں جو رہ گئے ؛
کافروں سے کہہ دو، باز آ جائیں (شرارت سے) اگر — ہو چکا ہے جو کچھ اب تک' سب وہ ہوگا درگزر
اور اگر پھر کی (شرارت' خیریت اِنکی نہیں) — اگلے لوگوں کی روش' پڑ ہی چکی ہے بالیقیں ؛
(اے مسلمانو') یونہی کفار سے لڑتے رہو — رہ نہ جائے (مُلک میں) حتّٰی کہ جھگڑا (نام کو)
اور سارے ملک پر حاوی ہو دین اللہ کا — پھر (شرارت سے) جو باز آ جائیں یہ (شر آشنا)

تو خدا، جو کچھ یہ کرتے ہیں' اُسے ہے دیکھتا ؛

اور نہ مانیں، تو یہ تم اچھی طرح سے جان لو — ہے خدا (ہر حال میں) حامی تمہارا (مومنو)

کیسا اچھا حامی، کیا اچھا معاون ! (خوش رہو) ؛

[1] جنگِ بدر میں کفار کی شکست و بربادی اور قتل و غارت کے اسباب بیان کئے جا رہے ہیں۔

ع ۱۸

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ
وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ اِنْ كُنْتُمْ
اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى
الْجَمْعٰنِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٤١﴾ اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ
الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ۭ وَلَوْ
تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيْعٰدِ ۙ وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ
مَفْعُوْلًا ڏ لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ
عَنْۢ بَيِّنَةٍ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٤٢﴾ اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ
مَنَامِكَ قَلِيْلًا ۭ وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ
فِي الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٤٣﴾
وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا وَّيُقَلِّلُكُمْ
فِيْٓ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۭ وَاِلَى اللّٰهِ
تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿٤٤﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً
فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَاَطِيْعُوا
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ
رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٤٦﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا
كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَاۗءَ النَّاسِ
وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿٤٧﴾

ع ٧

جان لو جو کچھ ملے مالِ غنیمت (بے گماں) اُس میں اللہ و پیمبرؐ کا ہے حصہ پانچواں
اور عزیزانِ پیمبر، اور یتیموں کے لیئے اور سفر میں رہنے والوں اور غریبوں کے لیئے
ہے یقیں تم کو اگر اللہ پر اور اُس پہ بھی جو مدد بندے کو اپنے فیصلے کے دِن تھی دی
گتھ گئے تھے جب کہ دو آپس میں لشکر (ایک جا) اور قدرت رکھنے والا ہے ہر اک شے پر خدا ؛
(مومنو) جب اِس کنارے پر تھے تم میدان کے اُس کنارے پر (قریش اور اُنکے سب ہمراہی) تھے
قافلہ (دریا کی جانب) تم سے نیچے ہٹ گیا اور جو تم آپس میں کرتے وعدہ (وقتِ جنگ کا)
تو نہ وعدے پر پہنچتے تم (ذرا یہ سوچ لو) کرنا تھا لیکن مقدّر کردہ کام اللہ کو
تاکہ مرنا ہو جسے اتمامِ حجت پر مرے اور جینا ہو جسے، اتمامِ حجت پر جیئے
سننے والا جاننے والا ہے رب (سمیع جانیے) ؛
(کافروں کی) بھی دکھائی تم کو قلت خواب میں، اور اگر تم دیکھ لیتے اُن کی کثرت خواب میں
کرتے تم کم ہمتی، کاموں میں جھگڑے ڈالتے کر دیا محفوظ لیکن (جھگڑوں سے) اللہ نے
جو دلوں میں بات ہے معلوم ہے وہ سب اُسے ؛
جب مقابل تم ہوئے (تو اپنی قدرت دی دکھا) ہم نے نظروں میں تمھاری اُن کو تھوڑا کر دیا
اور تم کفار کو تھوڑے نظر آنے لگے تاکہ جو منظور تھا اللہ کو وہ ہو رہے
ہے مدار اللہ پر ہر کام کا (ہر طور سے) ؛
اے مسلمانو تصادم جب کسی لشکر سے ہو تو رہو ثابت قدم، اور یادِ خالق کو کرو
(یادِ خالق کو کرو محویت و) کثرت کے ساتھ تاکہ اپنے دِل کی تم پاؤ مرادیں (ہاتھوں ہاتھ) ؛
حکم مانو تم خدا کا اور رسول اللہ کا اور نہ آپس میں لڑو، ہو جاؤ گے کم حوصلا
(ایسا کرنے سے) اُکھڑ جائے گی تم سب کی ہوا صبر سے لو کام، ساتھی صابروں کا ہے خدا ؛
ہو نہ اُن جیسے کہ جو نکلے گھروں سے (اینڈتے) اور اکڑتے، صرف لوگوں کو دکھانے کے لیے
روکتے ہیں (نیک) لوگوں کو خدا کی راہ سے وُہ جو کچھ کرتے ہیں، سب قابو میں ہے اللہ کے ؛

۵ ع ۷ ۱

وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ
الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ
نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَقَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّيْٓ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ
اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ ۭ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۴۸﴾ اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ
وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ ۭ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ
عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۴۹﴾ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ
كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوْقُوْا عَذَابَ
الْحَرِيْقِ ﴿۵۰﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ
لِّلْعَبِيْدِ ﴿۵۱﴾ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ
كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۵۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً
اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ
عَلِيْمٌ ﴿۵۳﴾ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَذَّبُوْا
بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ
كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۵۴﴾ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۵﴾ اَلَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ
عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ
فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾

جب کیے شیطاں نے کام اُن کے نظر میں خوشنما — اور کہا غالب نہ ہوگا تم پہ کوئی دُوسرا
آج، میں حامی تمھارا ہوں (کرو مجھ پر یقیں) — بعد ازیں جب دونوں فوجیں بالمقابل آ گئیں
تو وہ اُلٹے پاؤں (اُن کے پاس سے) چلتا بنا — بے تعلق تم سے ہوں میں (بے حیا) کہنے لگا،
دیکھتا ہوں میں وہ سب کچھ جو نہیں تم دیکھتے — اور اب تو مجھ کو ڈر لگنے لگا اللہ سے؛
سخت، عذاب اللہ کا ہے (علم ہے اس کا مجھے) ؛

ع۶ ۲

وقت یہ وہ تھا کہ جن لوگوں کے دِل بیمار تھے — اور جو (کافر) منافق تھے، وہ یوں کہنے لگے
"مومنوں کو کر دیا مغرور اُن کے دین نے" — (ہے بھروسہ لیکن اُن کو فضل پر اللہ کے)
اور بھروسہ (اپنے) خالق پر رکھے گا جو کوئی، — تو خدا غالب ہے، اور ہے حکمتوں والا وہی ؛
(اے پیمبر) کاش دیکھو اُس دم اِن کفّار کو — جب فرشتے کرتے ہیں قبض ان کی جانِ (زار) کو
مارتے ہیں منہ پہ اور گُدّی پہ (گرزِ آتشیں) — اور کہتے ہیں مزہ دوزخ کا تم چکھ لو (یہیں) ؛
کہتے ہیں، بدلہ یہ اُن کا ہے جو اعمال (و گناہ) — اپنے ہاتھوں پہلے بھیجے ہیں (بطورِ زادِ راہ)
(ورنہ) بندوں پر کبھی کرتا نہیں ہے ظلم اِلٰہ ؛
جیسی گت فرعونیوں اور اُن سے پہلوں کی ہُوئی — جو کہ تھے مُنکر ہُوئے آیات سے اللہ کی
کی گرفت اُن کی، گناہوں پر خدا نے (بھی شتاب) — ہے خدا زور آور، اور دیتا ہے شدّت کا عذاب ؛
کیونکہ جب اِک قوم کو کرتا ہے وہ نعمت عطا، — تو اُسے پھر (خود بخود) بدلا نہیں کرتا خُدا
وہ بدل لے خُود نہ جب تک اپنے دِل کی بات کو — سُننے والا، جاننے والا ہے وُہ (حالات کو) ؛
جیسی گت فرعونیوں اور اُن سے پہلوں کی ہُوئی — آیتیں جھٹلاتے تھے جو اپنے رب کی (مُدّعی)
کر دیا اُن کو ہلاک، اُن کے گناہوں کے سبب — اور ڈبویا قوم کو فرعون کی، ظالم تھے سب ؛
بدتریں حیوان وہ، ہیں سامنے اللہ کے — جو ہُوئے مُنکر، تو یہ مُنکر نہ ایماں لائیں گے ؛
(اے پیمبر) جن سے تم نے (صُلح) کا پیماں کیا — بار بار اپنا وہ پیماں توڑتے ہیں (بے وفا)
خوف ہی (شاید) نہیں اُن کو (شکستِ عہد کا) ؛
پس اگر ان کو لڑائی میں کہیں موجود پاؤ — تو انہیں ایسی سزا دو، ڈال دو ایسا دباؤ
ہیں جو ان کی پُشت پر وہ (اِنکی بھگدڑ دیکھ کر) — بھاگ جائیں، اِن کو (اِس منظر سے) عبرت ہو مگر ؛

وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
سَبَقُوْا ؕ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ
قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ
وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا
مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۶۰﴾
وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ
السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۱﴾ وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ
اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۲﴾ۙ وَاَلَّفَ
بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ
بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۳﴾
يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۴﴾ ع
يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ؕ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ
عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ
يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾
اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ؕ فَاِنْ يَّكُنْ
مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ
اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۶۶﴾

اور جو اندیشہ دغا کا ہو کسی بھی قوم سے اُس کا عہد اُس کی طرف ہی پھینک دینا چاہیئے
تا مساوات اُن میں اور تم میں رہے (ہر طرح کی) اور دغابازوں سے خالق خوش نہیں ہوتا کبھی ؁
یہ نہ سمجھیں کفر والے بھاگ نکلے وہ (کہیں) وہ نہیں (اِس چال سے) ہرگز ہرا سکتے نہیں ؁
اور کرو ساماں مہیّا اُن سے لڑنے کیلئے (لشکری) قوت، پلے گھوڑے (جو ممکن ہوسکے)
تاکہ اُن پر دھاک بیٹھے (تاکہ رُعب اُن پر جمے) جو کہ ہیں دشمن تمہارے اور عدو اللہ کے
اور علاوہ اِن کے اوروں پر بھی (ڈر طاری رہے) جن سے واقف ہے خُدا، جن کو نہیں تم جانتے
خرچ جو راہِ خدا میں تم کرو گے (دیکھنا) وہ تمھیں پورا ملے گا، حق نہ مارا جائے گا ؁
ہوں جو مائل صلح پر، تم بھی اُسی جانب جھکو (اے مسلمانو) بھروسہ اپنے خالق پر رکھو
سُننے والا، جاننے والا ہے وہ (باور کرو) ؁
اور اگر اُن کا ارادہ ہو، کریں تم سے دغا تو تمھارے واسطے (صرف ایک) کافی ہے خُدا
وہ خدا، جس نے مسلمانوں سے قوت تم کو دی اور خود امداد سے اپنی (مدد بروقت کی)
اور مسلمانوں کے دل میں باہم اُلفت ڈال دی خرچ کر دیتے خزانے تم جو دنیا بھر کے بھی
اُلفت اُن کے دِل میں پیدا کر نہ سکتے تھے کبھی ہاں مگر اللہ نے پیدا محبّت اُن میں کی،
فی الحقیقت ہے زبردست اور ذی حکمت وہی ؁
اے نبی ہے (ہر طرح) کافی تمھیں اللہ ہی اور وہ مومن جو کرتے ہیں تمھاری پیروی ؁
تم لڑائی پر ابھارو، مومنوں کو اے نبی (جنگ میں) ثابت قدم ہوں گے جوان میں بیس بھی
غالب آجائیں گے دو سو پر (یہ مومن) اور اگر سو ہوئے تو اک ہزار (اشرار اور) کفار پر
کیونکہ وہ ہیں بے سمجھ، (انجام سے ہیں بے خبر) ؁
(لو) خدا نے اب تمھارا بوجھ ہلکا کر دیا جانتا ہے وہ کہ تم میں ضُعف ہے کچھ آگیا
پس اگر تم میں سے سو مومن ہوئے ثابت قدم ہوں گے وہ دو سو پہ غالب (یہ کہے دیتے ہیں ہم)
اور اگر ثابت قدم تم میں سے ہوں گے اک ہزار دو ہزار اِن کافروں پر ہوں گے غالب (ایکبار)
(ایسا ہی ہوگا) خُدا کے حکم سے (تم دیکھنا) اور جو ثابت قدم ہیں، ساتھ ہے اُن کے خدا ؁

ع ۷

ع ۸

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗۤ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ
تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖۗ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ
حَكِيْمٌ ﴿۶۷﴾ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَاۤ اَخَذْتُمْ
عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۶۸﴾ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖؗ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۶۹﴾ ع يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ قُلْ لِّمَنْ فِىْۤ اَيْدِيْكُمْ
مِّنَ الْاَسْرٰۤى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِىْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا
مِّمَّاۤ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۷۰﴾ وَاِنْ يُّرِيْدُوْا
خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ
عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۷۱﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ
وَاَنْفُسِهِمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْۤا اُولٰۤئِكَ
بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ
مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَىْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ
فِى الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍۭ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ
مِّيْثَاقٌ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۷۲﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا
بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِى
الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ﴿۷۳﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا
وَجٰهَدُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْۤا
اُولٰۤئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۷۴﴾

ملک میں جب تک کرے خوب خونریزی نبی — قیدیوں کا رہنا اُس کے پاس ہے نا رواجی
ہے مسلمانو متاعِ دہر کی خواہش تمھیں — ہے یہ منشائے خدا دے آخرت کی نعمتیں
صاحبِ حکمت ہے اور غالب خدا (ہر حال میں) ؂

اک نوشتہ ہوتا پہلے سے نہ خالق کا اگر — (فدیہ) لینے میں تمھیں ہوتا عذابِ سخت تر[1]
کھاؤ اب مالِ غنیمت، مالِ طیّب جان کر — ہاں مگر ڈرتے رہو اللہ سے (شام و سحر)
بالیقیں اللہ ہے آمرزگار و رحیم و ر ؂

(بدر کے) قیدی جو بس میں ہیں تمھارے اے نبی — اُن سے یہ کہدو، ہوئی اللہ کو گر آگہی
ہے تمھارے دل میں کچھ نیکی (تو از راہِ عطا) — اُس سے بہتر تم کو دے گا، ہے جو کچھ چھینا گیا
اور (خطائیں بھی تمھاری) بخش دیگا (بے گماں) — کیونکہ وہ ہے بخشنے والا، نہایت مہرباں ؂
اور اگر یہ چاہیں گے (پھر بھی) کریں تم سے دغا — تو دغا پہلے بھی رب سے کر چکے ہیں (بے وفا)
جس کے بدلے میں (تمھارے ہاتھوں) قیدی کر دیا — حکمتوں والا ہے وہ اللہ، اور راز آشنا ؂
لائے جو ایمان، اور ہجرت بھی، اور پھر لڑے — راہ میں مولا کی، اپنی جان سے اور مال سے
کی مدد، اور (ہر مہاجر کو) جگہ رہنے کو دی، — یہ رفیق اک دوسرے کے ہیں (از راہِ دوستی)
اور جو ایمان تو لائے مگر، ہجرت نہ کی — کام اب اُن کی رفاقت سے نہیں تم کو کوئی،
چھوڑ کر وہ اپنے گھر جب تک تم سے آ ملیں — ہاں مدد اُن کی کرو تم، گر مدد مذہب میں لیں
عہد ہو جس قوم سے اُس کے مقابل میں نہیں — دیکھتا ہے سب تمھارے کام، ربّ العالمیں ؂
ہیں جو کافر اُن میں بھی ہے دوستی باہم دگر — اور نہ گر ایسا کیا تم نے (رہے تم بے خبر)
ملک میں پھیلے گا فتنہ اور فسادِ سخت تر ؂

اور جو ایمان لائے اور پھر ہجرت بھی کی — اور لڑے بھی کافروں سے راہ میں اللہ کی
کی مدد اور ہر مہاجر کو جگہ رہنے کی دی — (اے پیمبر بالیقیں) سچے مسلماں ہیں وہی
مغفرت اِن کے لیے ہے، آبرو کا رزق بھی ؂

[1] بدر کی لڑائی میں دشمن کے ستر آدمی گرفتار ہو کر آگئے تھے اور یہ لوگ مسلمانوں کے قرابت دار تھے آنحضرتؐ نے اصحاب سے مشورہ کیا کہ ان قیدیوں کا کیا کیا جائے؟ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی رائے ہوئی کہ تاوان لے کر ان کو چھوڑ دیا جائے مگر حضرت عمرؓ نے رائے دی کہ قتل کر دیا جائے۔ آنحضرتؐ چونکہ رحمدل تھے، آپ نے پہلی رائے کی تائید میں (فدیہ) تاوان لے کر اسیروں کو چھوڑ دیا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے دوسری رائے کی تصویب فرمائی مگر اسیر رہا ہو چکے تھے۔ تاہم مسلمان آئندہ کے لیے متنبہ ہو گئے۔

ع ۹ ۵

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ۭ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۷۵﴾

سُوْرَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَّتِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّسِتَّةَ عَشَرَ رُكُوْعًا

بَرَاۗءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۭ﴿۱﴾ فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲﴾ وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْۗءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ڏ وَرَسُوْلُهٗ ۭ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۭ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـــًٔا وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۴﴾ فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵﴾

لائے جو ایمان اِس کے بعد، اور ہجرت بھی کی — پھر تمھارے ساتھ ہی رَہ کر لڑائی بھی لڑی
وہ تمھیں میں سے ہیں، اور پھر حسبِ حکمِ کردگار — اِن سے حقدارِ وراثت ہیں زیادہ رشتہ دار[1]
بالیقیں علمِ الٰہی میں ہے ہر شے (آشکار)

ع ۱۰/۶ رابع

(۹) سورۂ توبہ[2]

(یہ سورۃ مدینہ منوّرہ میں نازل ہوئی اس میں ۱۲۹ آیتیں اور ۱۶ رکوع ہیں)

مومنو، اُن مشرکوں کو عہد و پیماں جن سے تھے — ہے جوابِ صاف اللہ و نبی کی سمت سے
اور اک چو ماسے پھر لو ملک میں (اے مشرکو) — اور سمجھ لو تم ہرا سکتے نہیں اللہ کو
اور وہ رسوا کرنے والا کافروں کو ہے (سُنو)

یومِ حجِّ اکبر، اللہ و نبی کی سمت سے — یہ منادی ہو رہی ہے عام لوگوں کے لیئے
مشرکوں سے ہے خدا بیزار، اور اُس کا نبی — توبہ کر لو، ہے تمھارے واسطے بہتر یہی
اور اگر اب بھی نہ مانو گے، تو پھر یہ جان لو — تم ہرا سکتے نہیں لوگو کبھی اللہ کو
کافروں کو دردآگیں اک سزا کا مژدہ دو

ہاں مگر جن مشرکوں سے عہد تھا تم نے کیا — اور نقضِ عہد پھر اُن سے نہیں سرزد ہوا
اور مقابل میں تمھارے دی نہ اَوروں کو کمک — عہد اُن کا کر دو تم پورا مقرر وقت تک
متقی کو دوست رکھتا ہے خدا بے شبہ و شک

جب (مسلمانو) گزر جائیں مہینے امن کے — مشرکوں کو قتل کر ڈالو، جہاں کوئی ملے
اُن کو پکڑو، اُن کو گھیرو، بیٹھو اُن کی گھات میں — پھر اگر توبہ کریں، اور پھر نمازیں بھی پڑھیں
اور زکوٰۃِ مال دیں، تو اُن کا رستہ چھوڑ دو — بخشنے والا ہے بیشک مہرباں اللہ تو

[1] یعنی میراث رشتہ داروں ہی میں تقسیم ہوگی مہاجرین اور انصار کا باہمی توارث اس آیت کے بعد موقوف ہو گیا۔

[2] اصحاب رضی اللہ عنہم اجمعین کو قرآن کی ترتیب کے وقت تحقیق نہیں ہوا کہ یہ سورۃ خود ایک مستقل سورۃ ہے یا اس کی آیتیں دوسری سورتوں کے ٹکڑے ہیں۔ چونکہ اس سورۃ کی آیتوں کا مطلب سورۃ انفال سے ملتا جلتا تھا اس لیے اس سورۃ کی آیتوں کو سورۂ انفال کے بعد لکھ دیا اور احتیاطاً مزید یہ کہ اس کے شروع میں بسم اللہ نہیں لکھی۔ تاکہ دوسری سورتوں کی طرح یہ بھی ایک مستقل سورت نہ سمجھ لی جائے ــ ۱۲

وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ
كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦﴾
كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ
رَسُوْلِهٖۤ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ فَمَا
اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٧﴾
كَيْفَ وَاِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ
يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ ۚ وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٨﴾
اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ
اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩﴾ لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ
اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ﴿١٠﴾ فَاِنْ تَابُوْا وَ
اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ؕ وَ
نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿١١﴾ وَاِنْ نَّكَثُوْۤا اَيْمَانَهُمْ
مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْۤا اَئِمَّةَ
الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَاۤ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ﴿١٢﴾ اَلَا تُقَاتِلُوْنَ
قَوْمًا نَّكَثُوْۤا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ
بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ
كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٣﴾ قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ
وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٤﴾

مشرکوں میں گر کوئی ہو طالبِ امن (وسلام) امن دو اُس کو، یہاں تک کہ سُنے رب کا کلام[1]
امن گاہوں میں پھر اُس کو بھیج دینا چاہیئے، کیونکہ ہیں یہ لوگ ناواقف (ابھی اسلام سے)؛
کس طرح پیمانِ (صلح) مشرکیں ہو معتبر نزدِ اللہ و نبی (جب عہد رکھ دیں توڑ کر)
عہد جن سے کر چکے ہو نزدِ کعبہ (مؤمنو)[2] سیدھے جب تک وہ رہیں، سیدھے تم اُن سے بھی رہو
دوست رکھتا ہے خدا، محتاط رہنے والوں کو؛
کس طرح ہو معتبر عہد اُن کا جب ناحق شناس غلبہ پا جائیں تو ہو عہد و قرابت کا نہ پاس
صرف خوش کر دیتے ہیں یہ اپنی باتوں سے تمھیں دِل مگر اِن کے پھرے رہتے ہیں (اپنے زعم میں)
اور اکثر اِن میں ہیں بدعہد (باولے ہیں)؛
بیچتے ہیں تھوڑی سی پُونجی پہ رب کی آیتیں روکتے ہیں لوگوں کا آنا خدا کی راہ میں
کیا بُرے ہیں کام، جو وہ کر رہے ہیں (سوچ لیں)؛
وہ کسی مومن کے حق میں عہد اور رشتے کا پاس کچھ نہیں کرتے، یہی ہیں زیادتی پر (بدحواس)؛
پس اگر توبہ کریں یہ، اور نمازیں بھی پڑھیں اور زکاتِ (مال) بھی (بہرِ خدا) دیتے رہیں
تو تمھارے ہیں یہ دینی بھائی (بے ریب وگماں) ہم سمجھداروں سے کھُل کر حکم کرتے ہیں بیاں؛
اور اگر وہ عہد کر کے اپنی قسمیں توڑ دیں طعنہ زن ہوں (اپنی باتوں سے) تمھارے دین میں
تو لڑو تم قائدینِ کفر سے (پھر بالیقیں) تاکہ یہ باز آئیں، بیشک اِنکی قسمیں کچھ نہیں؛
کیا لڑو گے تم نہ اُن سے، توڑ کر قسموں کو جو فکر میں تھے، بے وطن کر دیں رسول اللہ کو؟
اور تم سے چھیڑ کرنے میں پہل اُن سے ہوئی کیا تم اِن لوگوں سے ڈرتے ہو؟ (بتاؤ تو سہی)
اور اے لوگو، اگر تم صاحبِ ایماں بھی ہو تو خدا کا حق زیادہ ہے کہ تم اُس سے ڈرو؛
ہاں لڑو اِن سے، تمھارے ہاتھوں حق دیگا سزا تم کو غالب، اور انھیں رسوا کریگا (جابجا)
اور مسلمانوں کے دِل ٹھنڈے کریگا کبریا ؛

ع ۷

[1] یعنی قرآنِ مجید

[2] صلح حدیبیہ سے مراد ہے

وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ۗ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ
عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۵﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَ
لَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ۗ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ مَا كَانَ
لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ
بِالْكُفْرِ ۗ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚۖ وَفِى النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾
اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ
الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰۤى اُولٰٓئِكَ
اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۸﴾ اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ
وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
وَجٰهَدَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۗ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى
الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِىْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْفَآئِزُوْنَ ﴿۲۰﴾ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ
لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ﴿۲۱﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۗ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ
اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۲﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ
اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ۗ وَمَنْ
يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾

یعنی خوشنودی

دُور کر دے گا وہ غُصّہ جو دلوں میں ہے بھرا

اور توبہ جس کی چاہے گا، کرے گا مستجاب
جاننے والا ہے، ذی حکمت، خدائے (مستطاب)؛

یہ گماں کرتے ہو کیا تم، چھوٹ جاؤ گے یونہی؟
اور حالانکہ نہیں اللہ نے جانا ابھی

کون ہیں تم میں مجاہد، (کون ہے مردِ وغا)
کس نے اللہ و نبی اور مومنوں کے ماسوا

اب کسی کو بھی نہیں اپنا بنایا رازدار؟
کر رہے ہو تم جو کچھ، اُس سے ہے واقف کردگار؛

ع ۸

مشرک اس کے اہل کب ہیں جو خدا کی مسجدیں
کر دیں آباد، اور گواہی کفر کی دیتے رہیں

یہ وہی ہیں جن کے سب اعمال ضائع ہو گئے
جاوداں یہ تو رہیں گے، نارِ دوزخ میں پڑے؛

مسجدیں اللہ کی آباد کرتا ہے وہی،
جس کا ایماں ہے خدا پر، آخرت کے دن پہ بھی

جو کہ پڑھتا ہے نماز، اور دیتا رہتا ہے زکات
جو نہیں ڈرتا کسی سے جز خدائے کائنات

ہے توقع وہ ہدایت یاب ہوں گے (نیک ذات)؛

حاجیوں کو کرنا سیراب اور بسانا کعبے کا
اُس کی خدمت کے برابر تم نے بھی سمجھا ہے کیا؟

جو خدا اور آخرت کے دن پہ لایا ہے یقیں
اور لڑا ہے جو خدا کی راہ میں (از بہرِ دیں)؟

(یاد رکھو) حق کی نظروں میں، برابر یہ نہیں
سیدھا رستہ ظالموں کو، وہ دکھاتا ہے کہیں؛

وہ جو ایماں لائے اور ہجرت بھی کی گھر چھوڑ کے
اور لڑے راہِ خدا میں اپنی جان و مال سے

اُن کا درجہ ہے بڑا اللہ کے گھر (واقعی)
ہیں وہی اپنی مرادوں کو پہنچنے والے بھی؛

رحمت و رضواں کا مژدہ اُن کو دیتا ہے خدا
ایسے باغوں کی بھی، جن میں نعمتیں ہیں دیرپا؛

(اور) یہ اُن جنّتوں میں ہی رہیں گے جاوداں
ہے خدا کے پاس اجر (و فضل کا گنج) گراں؛

اے مسلمانو، تمھارے باپ اور بھائی اگر
کفر کو ایمان (اور دیں) سے رکھیں محبوب تر

تو رفیق اُن کو نہ تم اپنا بناؤ زینہار
جو رفیق اُن کو بنائے گا وہ ہے عصیاں شعار؛

قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَ
عَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ
كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَ
رَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ
بِأَمْرِهِ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ﴿٢٤﴾ لَقَدْ نَصَرَكُمُ
اللَّهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ ۙ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ
فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا
رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُدْبِرِينَ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ
عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَنْزَلَ جُنُودًا لَمْ
تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ ﴿٢٦﴾
ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ
رَحِيمٌ ﴿٢٧﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا
يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَٰذَا ۚ وَإِنْ خِفْتُمْ
عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ إِنْ شَاءَ ۚ إِنَّ
اللَّهَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٢٨﴾ قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ
وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا
يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ
حَتَّىٰ يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ ﴿٢٩﴾

(اے پیمبر) اِن سے کہدو، ہیں اگر پیارے تمھیں — یہ تمھارے باپ بیٹے، بھائی اور یہ عورتیں
اور رشتہ دار، اور تم نے کمائے ہیں جو مال — اور تجارت، بند ہونے سے ہے جس کے ڈر (کمال)
اور یہ مسکن، جہاں رہنا ہو اچھا جانتے — (نسبتًا) اللہ سے اور (یا) رسُول اللہ سے
اور راہِ حق میں لڑنے سے (تو اے لوگو سنو) — بھیجے حکم اللہ جب تک، منتظر تم سب رہو

اور ہدایت حق نہیں دیتا ہے نافرمانوں کو ؃

دی مدد تمکو بہت میدانوں میں اللہ نے — خاص کر یوم حُنین[1] (اور) جب کہ تم مغرور تھے
اپنی کثرت پر، نہ کام آئی تمھیں کثرت مگر — باوجود اپنی فراخی کے، زمیں تھی تنگ تر
بھاگ نکلے پیٹھ دے کر تم، تو پھر اللہ نے — بھیجی تسکیں مومنوں پر اور نبی پر (عرش سے)
اور بھیجیں ایسی فوجیں، جو نظر سے تھیں نہاں — اور جو منکر تھے، اُن کو دی سزا ئے (بیکراں)

اور جو کافر ہیں، یہی اُن کی سزا ہے (بے گماں) ؃

بعد ازیں توفیق توبہ جس کو چاہے دے خدا — بخشنے والا، بڑا ہی مہرباں ہے کبریا ؃
مومنو گندے ہیں مشرک اور نجس ہیں اِس لیئے — خانۂ کعبہ کے پاس آئیں نہ بعد اس سال کے
خوف اگر ہو مفلسی کا (بر بنائے کاروبار) — فضل سے اپنے غنی کر دے گا تم کو کردگار،

اُس نے گر چاہا سو وہ ذی حکمت ہے اور آگاہ کار ؃

ہاں لڑو اُن سے نہیں ایمان جنھیں اللہ پر — اور نہ روزِ آخرت پر ہیں یقیں سے بہرہ ور
اور نہ اُن چیزوں کو (بعدِ علم) جو سمجھے حرام، — کر دیا جن کو خدا نے اور پیمبر نے حرام
دینِ حق تسلیم کرنے سے ہے جنکو اجتناب — جو ہیں اُن لوگوں سے کہتے ہیں جنھیں اہلِ کتاب[2]
دیں یہاں تک کہ وہ جزیہ اپنے ہاتھوں سے تمہیں — اور ذلیل (و خوار سب ایمان والوں میں) رہیں ؃

ع ۸ ۹

ع ۱۰

[1] حنین مکہ اور طائف کے درمیان ایک مقام ہے۔ غزوۂ حنین، شوال ۸ھ میں ہوا۔ اس میں ۱۲ ہزار مسلمان شریک تھے۔ مقابلہ میں تمام بنو ہوازن بنو ثقیف، بنو مضر، بنو جسم وغیرہ تھے۔ مسلمان صرف چھ شہید ہوئے۔ کفار چھ ہزار زخمی اور اسیر ہوئے۔ فتح مسلمانوں کو ہوئی۔

[2] یعنی اہلِ کتاب

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ
ابْنُ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِئُوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۚ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿٣٠﴾ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ
وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا
اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٣١﴾
يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ
يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٣٢﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ
بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ
الْمُشْرِكُوْنَ ﴿٣٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ
وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۗ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ
وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٣٤﴾
يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ
وَظُهُوْرُهُمْ ۚ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ
تَكْنِزُوْنَ ﴿٣٥﴾ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ
كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ۭ
ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ
كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٣٦﴾

ہے یہودی بڑ کہ بیٹا ہے عزیرؑ اللہ کا ہے مسیح اللہ کا بیٹا نصاریٰ نے کہا
اپنے منہ سے ہی بناتے ہیں یہ باتیں (تُکّے کی) ریس کرتے ہیں یہ اگلے کافروں کی بات کی
(کس قدر جھوٹے ہیں یہ) اِن کو خدا غارت کرے یہ کِدھر کو جا رہے ہیں؟ (راہ سے بھٹکے ہوئے)
اپنے علما اور مشائخ کو خدا ٹھہرا لیا اور عیسٰے ابنِ مریم کو خدائے ماسوا ؁
حکم تھا اُن کو، کریں وہ اِک خدا کی بندگی اور نہیں معبود (بندوں کا) سوا اُس کے کوئی
پاک ہے وہ شِرک سے اِن کے (بطورِ واقعی) ؁
چاہتے یہ ہیں کہ اپنے منہ سے پھونکیں مار کر یہ خدا کے نورؐ (قرآں) کو بُجھا دیں (کم نظر)
اور خدا یہ چاہتا ہے نور کو پورا کرے چاہے کافر اس سے ناخوش ہوں (نہیں پروا اُسے) ؁
ہاں اُسی نے اپنے پیغمبر کو بھیجا ہے (یہاں) دینِ برحق اور ہدایت دیکر (اے اہلِ جہاں)
تاکہ دنیا بھر کے دینوں پر اُسے غالب کرے اور اگر مشرک بُرا مانیں (نہیں پروا اُسے)

النصف

مومنو یہ عالم و راہب جو ہیں اہلِ کتاب مال کھا جاتے ہیں لوگوں کا بطورِ ناصواب
روکتے رہتے ہیں لوگوں کو خدا کی راہ سے رکھتے ہیں جو لوگ سونا اور چاندی گاڑ کے
اور نہیں کرتے ہیں صرف اُس کو خدا کی راہ میں ۱۱ دیدو تم مژدہ عذابِ دردآگیں کا انہیں ؁
جس دن اُن کا مال دوزخ میں تپایا جائے گا اُن کے ماتھوں، کروٹوں، پیٹھوں کو داغا جائے گا
اور کہا جائے گا، یہ ہے جمع جو تم نے کیا اب چکھو اِس جمع کردہ مال کا اپنے مزا ؁
جب سے اُس نے یہ زمین و آسماں پیدا کیے ہیں کتاب اللہ میں بارہ مہینے گنتی کے
ہیں مہینے چار اُن میں سے اَدب (اور امن) کے ہے یہ سیدھا دین (کا رستہ سمجھنا چاہیئے)
اِن مہینوں میں نہ تم ظلم اپنی جانوں پر کرو ہاں مگر ہر حال میں (اِن) مشرکوں سے تم لڑو
جس طرح رکھتے ہیں وہ ہر حال میں لڑنا روا جان لو تم ساتھ ہے پرہیزگاروں کے خدا ؁

۱ے حضرت عزیر بن نیمیاس بن الغرر بن ہارون بن عمران بن یوحنا (نبیرۂ عیص) بن اسحاق علیہ السلام۔ جنھوں نے دوبارہ توریت کی تجدید کی۔ اور جو موسیٰ علیہ السلام کے خاندان میں ان کے بعد قومِ بنی اسرائیل کے سردار تھے

۲ے ذلیقعدہ، ذی الحجہ، محرّم اور رجب

اِنَّمَا النَّسِیْٓءُ زِیَادَۃٌ فِی الْکُفْرِ یُضَلُّ بِهِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُحِلُّوْنَهٗ
عَامًا وَّیُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّیُوَاطِـُٔوْا عِدَّۃَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَیُحِلُّوْا
مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ؕ زُیِّنَ لَهُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی
الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ ﴿٣٧﴾ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَا لَکُمْ اِذَا قِیْلَ لَکُمُ
انْفِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَی الْاَرْضِ ؕ اَرَضِیْتُمْ
بِالْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا مِنَ الْاٰخِرَۃِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا فِی
الْاٰخِرَۃِ اِلَّا قَلِیْلٌ ﴿٣٨﴾ اِلَّا تَنْفِرُوْا یُعَذِّبْکُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ۙ وَّ
یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ وَلَا تَضُرُّوْهُ شَیْـًٔا ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ
شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿٣٩﴾ اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ
الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ
لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَکِیْنَتَهٗ عَلَیْهِ وَ
اَیَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ کَلِمَۃَ الَّذِیْنَ کَفَرُوا السُّفْلٰی ؕ
وَکَلِمَۃُ اللّٰهِ هِیَ الْعُلْیَا ؕ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ﴿٤٠﴾ اِنْفِرُوْا خِفَافًا
وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ
ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٤١﴾ لَوْ کَانَ عَرَضًا
قَرِیْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْکَ وَلٰکِنْ بَعُدَتْ
عَلَیْهِمُ الشُّقَّۃُ ؕ وَسَیَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا
مَعَکُمْ ۚ یُهْلِکُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَکٰذِبُوْنَ ﴿٤٢﴾

ہے مہینے کا ہٹا دینا اِضافہ کُفر کا — کافر اس سے پڑتے ہیں گمراہیوں میں (جابجا)
اک برس تو اُس مہینے کو سمجھتے ہیں حلال — اور حرام اُس کو سمجھ لیتے ہیں یہ آیندہ سال
تاکہ گِنتی اُن مہینوں کی کریں پوری تمام — کر دیے ہیں جو خدا نے (حکم سے اپنے) حرام
اور حلال اُن کو سمجھ لیں جو مہینے ہیں حرام — اِن کی نظروں میں ہیں بہتر جو بُرے ہیں اِنکے کام

رب نہیں دیتا ہدایت کافروں کو (لا کلام[1])؛

اے مسلمانو (کہو تو) یہ تمھیں کیا ہو گیا؟ — جب کہا جاتا ہے، نِکلو لڑنے بر راہِ خدا
تو گرے پڑتے ہو تم (گویا) زمیں پر (عجز سے) — ہو حیاتِ دہر سے خوش، آخرت کو چھوڑ کے؟
آخرت کے بالمقابل، اس حیاتِ دہر کا — ہے بہت کم فائدہ (سوچو ذرا، سمجھو ذرا)؛
تم نہ نِکلو گے اگر راہِ خدا میں جنگ کو — تو عذابِ دردناک اللہ دے گا (سُن رکھو)
اور تمھارے بدلے، لے آئے گا اوروں کو خُدا — (اس طرح اپنے پیمبر کو مدد پہنچائے گا)
کچھ بگاڑ دگے نہ تم اُس کا (سمجھ رکھا ہے کیا) — (کیونکہ تم پر کیا) ہے ہر اک چیز پر قادر خدا؛
اور اگر تم نے مدد (اب بھی پیمبر کی) نہ کی — تو اُنھیں اللہ نے دی ہے مدد اُس وقت بھی
کافروں نے جب کہ (مکّے سے) نکالا تھا اُنھیں — (صرف تھے دو آدمی[2]) اور ایک وہ تھے دونوں میں
جب کہ غارِ (ثور) میں وہ دونوں تھے بیٹھے ہوئے — تو نبی بولے یہ اپنے ہمرہی (بوبکرؓ سے)
غم نہ کھاؤ تم، ہمارے ساتھ ہے بیشک خُدا — پھر خدا نے کی اُنھیں تسکین (و یکسوئی) عطا
اور مدد کی اُن کی فوجوں[3] سے، جو تھیں دُور از نظر — کافروں کی بات ہیٹی ہو گئی (المختصر)
بول بالا ہی رہا (انجامِ کار) اللہ کا — (فی الحقیقت) ہے زبردست اور ذی حکمت خدا؛
ہلکے[4] اور بوجھل، نکل آؤ (گھروں سے) اور لڑو — اپنی جان و مال سے راہِ خدا میں، (مومنو)

یہ تمھارے حق میں بہتر ہے، جو تم ذی فہم ہو؛

فائدہ ہوتا لگے ہاتھ، اور مسافت سہل اگر — تو تمھارے ساتھ ہو لیتے (منافق بے خطر)
لیکن اُن کو تو مسافت دُور تر آئی نظر — قسمیں اب یہ کھائیں گے اللہ کی (ہو کر نڈر[5])
اور کہیں گے، ہوتا گر بس میں (تو بے عذر و قصور) — ہم نکل پڑتے تمھارے ساتھ ہی گھر سے ضرور
اپنی جانوں کو ہلاکت میں یہ خود ہیں ڈالتے — اور خدا آگاہ ہے، جھوٹے ہیں یہ (اور چالیے)؛

ع ۵ / ۸ / ۱۱

ع ۶ / ۱۲

[1] کافروں کا طریقہ یہ تھا کہ جب آپس میں جنگ آزما ہوتے اور اسی اثناء میں ماہِ محرم آجاتا تو اسے ہٹا دیتے اور کہتے کہ اب کے سال ماہِ صفر پہلے آگیا ہے اور اس حیلے سے محرم میں بھی لڑتے رہتے تھے۔

[2] ایک جناب رسولِ خدا اور دُوسرے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ تھے۔

[3] فرشتوں کی فوجوں سے مراد ہے۔

[4] یعنی بے ہتھیار اور مسلح ہو کر۔

[5] یعنی غزوۂ تبوک سے واپسی پر،

عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ
صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٤٣﴾ لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٤﴾ اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا
يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ
يَتَرَدَّدُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ
انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿٤٦﴾ لَوْ خَرَجُوْا
فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّلَاۡاَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ
الْفِتْنَةَ ۚ وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٧﴾ لَقَدِ
ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَآءَ
الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ
ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ؕ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ
لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿٤٩﴾ اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَاِنْ
تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَا اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا
وَّهُمْ فَرِحُوْنَ ﴿٥٠﴾ قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَاۤ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ
وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿٥١﴾ قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَاۤ
اِلَّاۤ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ؕ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ
بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖۤ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ۖ فَتَرَبَّصُوْۤا اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ﴿٥٢﴾

(اے پیمبرؐ) بخش دے خالق تمھاری یہ خطا، — کیوں اجازت (پیچھے رہنے کی) اُنھیں کردی عطا؟
تم کو تو اُس وقت تک (کرنا تھا لازم) انتظار — تم پہ ظاہر ہوتے سچّے، اور جھوٹے آشکار؟
لائے جو ایماں خُدا پر، آخرت کے دِن پہ بھی — وہ تو رخصت مانگتے اُس کی نہیں تم سے کبھی۔
ہوں نہ اپنی جان سے اور مال سے جنگ آزما — ڈرنے والوں کو خدا اچھی طرح ہے جانتا؟
تم سے خواہانِ اجازت صرف ہیں وہ (بدیقیں) — جن کا ایماں آخرت اور ذاتِ باری پر نہیں
(نسبتِ اسلام) ہیں جن کے دلوں میں شک پڑے — اور اِسی شک کے سبب (ابتک) وہ ہیں بھٹکے ہوئے؟
اور یہ (لڑنے کو) اگر گھر سے نِکلنا چاہتے، — کچھ نہ کچھ تیاریاں کرتے ضرور اُس کے لیئے
اُن کا اُٹھنا ہی پسند آیا نہ کچھ اللّٰہ کو، — بس اُنھیں روکا، کہا تم بھی ابھی بیٹھے رہو
ساتھ اُن کے جو ہیں تھک کر بیٹھنے والے (سنو)؟
یہ نکلتے بھی تمھارے ساتھ (لڑنے کو اگر) — کچھ خرابی ہی کا کرتے اِضافہ (اہلِ شرّ)
گھوڑے[1] دوڑاتے یہ تم میں تاکہ پھیلائیں فساد — اور ہیں موجود جاسوس اُن کے تم میں (بدنہاد)
ظالموں کو جانتا ہے خُوب وہ رَبُّ العباد؟
پہلے بھی یہ فِتنہ پردازی کی کوشش کرچکے — اور اُلٹ پھیر (اسطرح) ہر کام میں کرتے رہے
(سامنے) حتیٰ کہ سچا وعدہٗ (حق) آگیا — اور (اِن کی فکر پر) غالب ہوا حکمِ خدا
ناگوار اِن کو (یہ ہر اک) واقعہ گزرا کیا؟
اِن میں سے اک شخص[2] ایسا ہے جو کہتا ہے "مجھے — (پیچھے رہ جانے کی) رخصت اور اجازت دیجئے
اور فِتنوں میں (لڑائی کے) نہ مجھ کو ڈالیے" — سنتے ہو، یہ تو ہیں خود فِتنے میں پہلے پڑچکے
ہے جہنّم بالیقیں کفّار کو گھیرے ہوئے؟
تم کو گر پہنچے بھلائی، ناگوارا ہو انہیں — اور مصیبت تم پر آجائے تو یوں کہنے لگیں
"کرلیا تھا ہم نے تو پہلے ہی اپنا ٹھیک کام" — اور پھر خوشیاں مناتے لَوٹتے ہیں (بدقوام)؟
اِن سے تم کہہ دو مصیبت ہم کو پہنچے گی وُہی — جو ہے قسمت میں ہماری حق تعالیٰ نے لکھی
کارساز اپنا وہی ہے (اُس پہ ہے اپنی نظر) — مومنوں کو تو بھروسہ چاہیئے اللّٰہ پر؟
اِن سے کہدو، کیا توقع ہم سے ہوگی (دوسری) — ہاں مگر دو خوبیوں میں سے توقع ایک کی[3]
یعنی ہم ہیں منتظر، ڈالے خدا تم پر عذاب — خود (سزا دے) یا ہمارے ہاتھوں سے (کردے خراب)
منتظر تم بھی رہو، کرتے ہیں ہم بھی انتظار؟ — (غیب کے پردے سے کیا ہوتا ہے دیکھو آشکار)

[1] یا تو خیالی گھوڑے دوڑانے سے مراد ہے یا ریشہ دوانی سے کنایہ ہے

[2] یہ جد بن قیس منافق تھا جو غزوۂ تبوک میں جانے سے گھبراتا تھا، کہ میں وہاں گیا تو حسینانِ رُوم کی بلا میں پھنس جاؤں گا۔

[3] یعنی ہم مسلمان اگر فتح پائیں گے، تو غازی کہلائیں گے اور قتل ہوں گے تو شہید۔

قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ؕ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا
فٰسِقِيْنَ ﴿۵۳﴾ وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّاۤ اَنَّهُمْ
كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى
وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۵۴﴾ فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَاۤ
اَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ
لَمِنْكُمْ ؕ وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ ﴿۵۶﴾ لَوْ يَجِدُوْنَ
مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ ﴿۵۷﴾
وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِى الصَّدَقٰتِ ۚ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا
وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَاۤ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ﴿۵۸﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا
مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۙ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ
مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ﴿۵۹﴾ اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ
لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ
وَفِى الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ
فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۰﴾ وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ
يُؤْذُوْنَ النَّبِىَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ؕ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ
يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
مِنْكُمْ ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۱﴾

کہدو اِن سے خرچ خوش ہوکر کرو یا جبر سے ہو نہیں سکتا کبھی مقبول (حق کے سامنے)
تم تو نافرمان ہو سب (جانے پہچانے ہوئے) ؎

اور قبول اس واسطے ہوتا نہیں اِن کا دِیا ہے انہیں انکارِ پیغمبر اور انکارِ خدا
سُستی سے پڑھنے نماز آتے ہیں (سجدہ گاہ) میں بے دلی سے خرچ کرتے ہیں (خدا کی راہ میں) ؎
مال اور اولاد پر اِن کی نہ تم حیرت کرو یہ ہے منشائے خُدا، اُن کے ذریعے (مومنو)
یہ حیاتِ دہر (فانی) میں عذاب اور دُکھ سہیں) جان نکلے اِن کی جب، اُس وقت بھی کافر رہیں ؎
قسمیں حق کی کھا کے کہتے ہیں کہ وہ ہیں تم میں سے وہ نہیں تم میں سے ' ہاں ڈرتے ہیں تم سے بزدلے ؎
پائیں گھُسنے کی جگہ، یا غار، یا جائے اماں' تو اُسی کی سمت یہ دَوڑیں تُڑا کر رسّیاں ؎
بعض ایسے بھی ہیں اِن میں سے کہ تم پر (اے نبی) عیب جُوئی کرتے ہیں[1] تقسیم میں خیرات کی،
اِس میں سے اُنکو بھی کچھ دے دو تو خوش ہو جائیں گے اور نہ دو تو بس بگڑ بیٹھیں گے اور منہ کھائیں گے ؎
جو اُنھیں اللہ اور اس کے پیمبر نے دیا مطمئن کاش اُس پہ ہوتے، کہتے کافی ہے خدا
دے گا وہ ہی اور پیمبر اُس کا از راہِ کرم لو لگائے بیٹھے ہیں اللہ سے ہی اپنے ہم ؎
مفلسوں کا اور محتاجوں کا ہے خیرات حق اور جو ہیں خیرات کے کارندے وہ ہیں مستحق
جن کا دِل پرچانا ہو (خیرات ہے اُنکو روا) اور غلاموں کے چھُڑانے اور اہلِ قرض کا،
ہیں مجاہد اور مُسافر (مستحق خیرات کے) یہ حقوق اللہ (برتر) کے ہیں ٹھہرائے ہوئے
اور خدا آگاہ ہے ہر حکمت و تدبیر سے ؎

بعض اُن میں سے ستاتے ہیں نبی کو (بے حیا) اور کہتے ہیں کہ ہے یہ شخص کچا کان کا
اِن سے کہدو، کان کا کچا ہے پیغمبر، وہ ہے وہ ایسا بھی تمھارے ہی بھلے کے واسطے
ہے یقیں اُس کو خدا اور مومنوں کی بات پر تم میں سے مومن جو ہیں اُنکو ہے رحمت (سر بسر)
جو ستاتے ہیں رسول اللہ کو (ہوں گے ہلاک) بالیقیں اُن کے لیے ہے اِک عذابِ دردناک ؎

[1] یعنی جو خیرات تقسیم کرنے کا انتظام کرتے ہیں۔

ع ۱۲
۱۳

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ ۚ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ
يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٢﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدًا فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ الْخِزْيُ
الْعَظِيْمُ ﴿٦٣﴾ يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ
بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ﴿٦٤﴾
وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ۭ قُلْ
اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٦٥﴾ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ
كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ۭ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَاۗىِٕفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ
طَاۗىِٕفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿٦٦﴾ اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ
بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ
الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ۭ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ۭ اِنَّ
الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ
الْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ هِىَ حَسْبُهُمْ ۚ وَ
لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿٦٨﴾ كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ
كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۭ فَاسْتَمْتَعُوْا
بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ
قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا ۭ اُولٰۗىِٕكَ حَبِطَتْ
اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٦٩﴾

الثلثۃ

قسمیں کھاتے ہیں خدا کی، تاکہ تم کو خوش کریں ۔۔۔ حق خدا کا اور نبی کا ہے کہ ان کو خوش رکھیں
وہ اگر ایمان رکھتے ہیں (تو اس پر غور دیں[1]) ۝

کیا نہیں اب تک ہوئے اس بات سے وہ آشنا، ۔۔۔ جو مخالف ہے خدا کا اور رسول اللہ کا
آگ ہے (تیار) دوزخ کی اُسی کے واسطے ۔۔۔ جس میں رہنا (اور جلنا) ہے ہمیشہ کے لیئے
یہ بڑی رسوائی اور ذلت ہے (ڈرنا چاہیئے) ۝

یہ منافق ڈرتے رہتے ہیں، کہیں سورۃ کوئی ۔۔۔ ایسی نازل ہو نہ تم پر (کھول دے جو واقعی)
اُن کے دل کی بات، اور تم کو بتا دے (سارا حال) ۔۔۔ اِن سے کہدو تم کیئے جاؤ تمسخر (کا خیال)
جس سے تم ڈرتے ہو کردیگا وہ فاش ایزد تعال ۝

اِن سے گر پوچھو (کہ رستے میں توک جاتے ہوئے) ۔۔۔ (ہنس رہے تھے کیوں ارادوں پر رسول اللہ کے؟)
تو یہ کہدیں گے کہ تھی وہ دل لگی کی گفتگو ۔۔۔ (دل کے بہلانے کو تھی گویا ہنسی کی گفتگو)
اِن سے پوچھو، کیا اڑاتے تھے ہنسی اللہ کی؟ ۔۔۔ اور اُس کی آیتوں کی اور پیمبر کی ہنسی؟ ۝
اب نہ لوں باتیں بناؤ، عذرِ نامعقول سے ۔۔۔ (منکرو) ایمان لا کر تم تو کافر ہو گئے،
تم میں سے ہم بعض کا گر بخش بھی دیں گے قصور ۔۔۔ تو سزا بعضوں کو اُن کے جرم کی دیں گے ضرور ۝

یہ منافق مرد ہوں یا ہوں منافق عورتیں ۔۔۔ ایک ہی سی مت ہے سب کی، ایک ہیں سب چال میں
دیں برائی کا سبق، اور روک دیں اچھائی سے ۔۔۔ بند کر لیں مٹھیوں کو (نام سے خیرات کے)
یہ خدا کو بھول بیٹھے، وہ بھلا بیٹھا انھیں، ۔۔۔ یہ منافق اور نافرمان ہیں (ہر حال میں) ۝
ہے منافق عورتوں مردوں سے یہ عہدِ خدا ۔۔۔ کافروں سے بھی، کہ دوزخ میں رہیں گے دائما
ہے جہنم اُن کے قابل، اُن پہ لعنت حق نے کی ۔۔۔ اور انھیں کے واسطے ہے اک عذابِ دائمی ۝

(اے منافق لوگو) جیسے تم سے پہلے لوگوں نے ۔۔۔ تھے جو مال، اولاد اور قوت میں تم سے بڑھ گئے
کچھ اُٹھایا (دُنیوی) حصہ سے اپنے فائدہ ۔۔۔ ویسے ہی حصے سے اپنے فائدہ تم نے لیا
منفعت جس طرح اپنے حصے سے اگلوں نے لی، ۔۔۔ کی انھوں نے بحث جیسی، ویسی ہی تم نے بھی کی
یہ وہی تو لوگ تھے اعمال جن کے (جتنے تھے) ۔۔۔ آخرۃ میں اور دُنیا میں اکارت ہو گئے
تھے یہی وہ لوگ جو (آخر) خسارے میں رہے ۝

ع ۸ / ۷ / ۱۴

[1] یعنی لوگوں کو خوش رکھنے سے بہتر یہ ہے کہ وہ خدا اور اس کے رسول کو خوش رکھیں۔

أَلَمْ يَأْتِهِمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ وَقَوْمِ
إِبْرٰهِيمَ وَأَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ أَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ
فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝٧٠
وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ
بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَ
يُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيعُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ أُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ
اللّٰهُ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝٧١ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰتِ
جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا وَمَسٰكِنَ
طَيِّبَةً فِي جَنّٰتِ عَدْنٍ وَرِضْوٰنٌ مِنَ اللّٰهِ أَكْبَرُ ذٰلِكَ
هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝٧٢ يٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ جٰهِدِ الْكُفَّارَ وَ
الْمُنٰفِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ وَمَأْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ
الْمَصِيرُ ۝٧٣ يَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ
الْكُفْرِ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلٰمِهِمْ وَهَمُّوا بِمَا لَمْ يَنَالُوا وَمَا
نَقَمُوا إِلَّا أَنْ أَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنْ
يَتُوبُوا يَكُ خَيْرًا لَهُمْ وَإِنْ يَتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا
أَلِيمًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُمْ فِي الْأَرْضِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا
نَصِيرٍ ۝٧٤ وَمِنْهُمْ مَنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ آتٰىنَا مِنْ
فَضْلِهِ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُونَنَّ مِنَ الصّٰلِحِينَ ۝٧٥

کیا خبر پہنچی نہ ان کو اگلے لوگوں کی ابھی — نوحؑ کی قوم اور ثمودؑ و عادؑ و ابراہیمؑ کی؟
اہلِ مدین کی اور اُن قصبوں کی جو ویراں ہوئے[1] — صاف لے کر حکم پاس ان کے پیمبر آئے تھے
ظلم کرتا اِن پر، ایسا تو نہیں تھا کبریا — ظلم اِن لوگوں نے لیکن اپنے اوپر خود کیا ؏
اور مومن مرد اور ایمان والی عورتیں — ہیں رفیق آپس میں، (آپس میں محبت ہے انہیں)
منع کرتے ہیں بدی سے، یہ سکھا کر نیک بات — پڑھتے رہتے ہیں نماز اور دیتے رہتے ہیں زکات
حکم پر چلتے ہیں اللہ و رسول اللہ کے، — یہ وہ ہیں جو مستحق رحمِ الٰہی کے ہوئے

ہے زبردست اور ذی حکمت خدا (سچ جانیے) ؏

مرد جو مومن ہیں اور ایمان والی عورتیں — حق نے وعدہ دے دیا ہے (اپنی رحمت سے) انھیں
ایسے باغوں کا کہ جن کے نیچے نہریں ہیں رواں — اُن میں بیلا آرام و راحت سے) رہیں گے جاوداں
اور ملیں گے باغوں میں رہنے کے ستھرے سے مکاں — اور رضامندی خدا کی، جو ہے سب سے بے کراں

یہ بڑی ہی کامیابی ہے (نصیبِ دوستاں) ؏

جو ہیں کفار و منافق اے نبی اُن سے لڑو — (مستحق سختی کے ہیں یہ) اِن سے سختی بھی کرو

ہے مقام اِن کا جہنم، بدترین منزل (سنو) ؏

قسمیں[2] کھاتے ہیں خدا کی، کچھ نہیں ہم نے کہا — شک نہیں اِس میں کہ یہ بولے ہیں کلمہ کفر کا
اور بعد اسلام لانے کے یہ کافر ہو گئے — کچھ ارادے بھی کیے تھے جو نہ پورے ہو سکے
اس کے بدلے میں کہ اللہ و نبی نے کر دیا — اِن کو دولت مند کر کے فضل (از راہِ عطا)
خیریت اِن کی اسی میں ہے کہ یہ توبہ کریں — اور نہ مانیں گے (تو پھر اچھی طرح یہ سوچ لیں)
سخت تر دے گا عذاب اللہ اِن کو (واقعی) — عالمِ دُنیا میں بھی اور عالمِ اُخریٰ میں بھی

اِن کا حامی پھر نہ ہوگا ارضِ عالم پر کوئی ؏

اِن میں بعض ایسے ہیں جن کا عہد تھا اللہ سے — "فضل سے اپنے اگر وہ مال و دولت ہم کو دے
دیں گے ہم خیرات، نیکو کار بھی ہو جائیں گے" ؏

ع ۹

[1] یعنی قومِ لوطؑ کے دیہات

[2] جلاس ابن سوید نے کہا تھا کہ جنکی برائیاں بیان کی جاتی ہیں وہ ہمارے بزرگ اسلاف تھے۔ اگر محمدؐ واقعی سچے ہیں تو ہم گدھے سے بھی بدتر ہوئے۔ اس پر عامرؓ بن قیس بولے کہ بیشک محمدؐ سچے ہیں اور تو گدھے سے بھی بدتر ہے۔ جب یہ خبر آنحضرت صلعم تک پہنچی تو آپ نے جلاس کو بلا کر پوچھا۔ وہ قسم کھا گیا کہ بخدا میں نے کچھ نہیں کہا۔ اسوقت یہ آیت نازل ہوئی۔

فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٧٦﴾
فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ اَخْلَفُوا
اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿٧٧﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا
اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ
الْغُيُوْبِ ﴿٧٨﴾ اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ
مِنْهُمْ ؕ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ۫ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٩﴾ اِسْتَغْفِرْ
لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ
مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٨٠﴾ فَرِحَ
الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ
اَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ ؕ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ
حَرًّا ؕ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ﴿٨١﴾ فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا
كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ
لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِيَ عَدُوًّا ؕ
اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِيْنَ ﴿٨٣﴾
وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى
قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٨٤﴾

فضل سے اللہ نے جب اُن کو (سب کچھ) دے دیا   قول سے اپنے پھرے، اور بخل بھی رکھا روا

اور رُوگردانی بھی کرنے لگے (اہلِ ریا) ؏

آخر اُن کے دِل میں حق نے بھر دیا (بغض و) نفاق   حشر کے دِن تک ملیں گے جب اُس سے (بدمذاق)

کیونکہ یہ وعدہ خلاف اللہ سے اپنے ہوئے   بولتے تھے جھوٹ بھی (اور حق کو جھٹلاتے بھی تھے) ؏

اِن کے (دل کے) بھید، اور سرگوشیاں اور مشورے   جانتا ہے حق تعالیٰ، کیا نہیں یہ جانتے ؟

بالیقیں واقف خدا ہے غیب کے حالات سے ؏

اُن مسلمانوں کو دیتے ہیں یہ الزامِ ریا   کرتے ہیں خیرات جو دل کھول کر (صبح و مسا)

اور اُن پر بھی جو بے مقدور ہیں (بااینہمہ)   اپنی مزدوری میں سے دیتے ہیں کچھ (نامِ خدا)

ہنستے ہیں یہ اُن پر، اور ہنستا ہے اِن پر کردگار   ہے عذابِ دردناک اِن کے لیے (انجامِ کار) ؏

مغفرت اِن کے لیے مانگو، نہ مانگو اے نبی،   اور اگر تم مغفرت مانگو گے ستّر بار بھی،

تو بھی بخشے گا نہ اُن کو حق (کسی عنوان سے)   کیونکہ یہ اللہ و پیغمبر سے منکر ہو گئے

(وہ نہیں دیتا ہدایت سرکشوں کو جان کے) ؏

ع ۱۰/۱۶

پیچھے رہنے والے، گھر میں بیٹھ کر خوش ہو لیے   ناپسند اُن کو تھا لڑنا اپنی جان و مال سے

تو جُدا ہو کر رسول اللہ سے (بیٹھے رہے) ؏

کہتے تھے نکلو نہ گرمی میں (ہے موسم پُرخطر)   اِن سے کہہ دو آگ دوزخ کی ہے اِس سے گرم تر

کاش اِن میں عقل ہو اتنی سمجھ لیں (کم نظر) ؏

آج یہ تھوڑا سا ہنس لیں، کل بہت کچھ روئیں گے   اُن کے بدلے میں، جو کچھ دُنیا میں کوتک تھے کیے ؏

پھر کسی فرقے میں گر اللہ لے جائے تمھیں   اور (لڑائی میں) نکلنے کا وہ تم سے اِذن لیں

(صاف) کہنا، تم نہ میرے ساتھ نکلو گے کبھی   اور نہ دشمن سے لڑو گے ہو کے میرے ہم رہی

بیٹھ رہنا تھا گوارا جس طرح پہلے (سنو)   پیچھے رہنے والوں کے ساتھ اب بھی تم بیٹھے رہو ؏

(اے پیمبر) اِن میں سے گر فوت ہو جائے کوئی   تو نہ پڑھنا تم نماز اُس کے جنازے پر کبھی

اور کھڑے ہونا نہ جا کر قبر پر اُس کی کبھی   کیونکہ یہ منکر تھے اللہ و پیمبر کے (شقی)

اور اِن کو موت آئی ہے بحالِ سرکشی ؏

وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ
بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿٨٥﴾ وَاِذَآ اُنْزِلَتْ
سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ
اُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿٨٦﴾
رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ
لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿٨٧﴾ لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا
بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ۡ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٨٨﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ
لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ ذٰلِكَ
الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٨٩﴾ وَجَاۗءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ
لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٩٠﴾ لَيْسَ عَلَي الضُّعَفَاۗءِ وَلَا
عَلَي الْمَرْضٰى وَلَا عَلَي الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ
حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ مَا عَلَي الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ
سَبِيْلٍ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٩١﴾ وَّلَا عَلَي الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ
لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۠ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ
تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ﴿٩٢﴾ اِنَّمَا
السَّبِيْلُ عَلَي الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ اَغْنِيَاۗءُ ۚ رَضُوْا بِاَنْ
يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ ۙ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٩٣﴾

اِن کے مال اولاد پر حیرت نہ کرنی چاہیئے — چاہتا ہے حق عذاب اِن کو اِسی دُنیا میں دے
اور یہ کافر ہی رہیں جب جان نکلے (جسم سے)؛

جب کوئی سُورت اترتی ہے (کہ اے لوگو اُٹھو) — لاؤ ایماں حق پہ، ہمراہِ نبی لڑنے چلو
کہتے ہیں مقدور والے تم سے رخصت مانگ کر — چھوڑ جاؤ، بیٹھنے والوں میں بیٹھیں ہم بھی گھر؛
خوش ہیں اِس میں عورتوں کی طرح ہوں خانہ نشیں — مُہر ہے اِن کے دِلوں پر، یہ سمجھتے ہی نہیں؛
ہاں رسول اور وہ جو اُن کے ساتھ ہیں ایماندار — اپنی جان و مال سے لڑتے رہے ہیں (بار بار)
ہیں اُنھیں کے واسطے (دنیا و دیں کی) خوبیاں — پہنچیں گے اپنی مُرادوں کو یہی سب (بیگماں)؛
رکھے ہیں تیار، باغ اِن کے لیئے اللہ نے — جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں (نہایت شان سے)
پھر انھیں (باغوں میں) وہ آباد ہوں گے جاوداں — یہ بڑی ہی کامیابی ہے (نصیبِ دوستاں)؛

ع ۱۱ / ۱۷

اور بہانہ کرنے والے (گاؤں سے) آئے گنوار — تاکہ مِل جائے انھیں رخصت (رہیں وہ رستگار)
جھُوٹ بولے تھے جو اللہ و رسول اللہ سے — (کہتے تھے مومن ہیں ہم)، گھر میں گھسے بیٹھے رہے
جو ہیں کافر، ہے عذابِ دردناک اُن کے لیئے؛

ہاں ضعیفوں اور مریضوں پر نہیں ہے کچھ گناہ — اور نہیں ہے خرچ جن کے پاس (ہیں بے مال و جاہ)
جب کہ اللہ و پیمبر کے بھی وہ ہوں خیر خواہ — اور نہیں الزام کی کوئی، نکوکاروں پہ راہ
بخشنے والا، بڑا ہی مہرباں ہے وہ اِلٰہ؛

اور نہ ہے الزام اُن پر، جو تمھارے پاس آئے — اور (مجبورًا) سواری کے لیے درخواست لائے
جب کہا تم نے سواری تو نہیں ہے میرے پاس — ہو گئے واپس وہ، آنکھوں سے بہاتے اشکِ یاس
تھا نہ خرچ اُن کو میسّر (تھے مگر وہ حق شناس)؛

صرف ہے الزام اُن پر، جو تونگر ہیں بڑے — (پیچھے رہ جانے کی) پھر بھی ہیں اجازت مانگتے
خوش ہیں اِس میں عورتوں کیطرح ہوں خانہ نشیں — مُہر ہے اِن کے دِلوں پر یہ سمجھتے ہی نہیں؛

يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ؕ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا
لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ ؕ وَسَيَرَى اللّٰهُ
عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٤﴾ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ
اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ اِنَّهُمْ
رِجْسٌ ۫ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٩٥﴾
يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ
لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٩٦﴾ اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّ
نِفَاقًا وَّاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ؕ
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٩٧﴾ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ
مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ؕ وَاللّٰهُ
سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٩٨﴾ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ
الرَّسُوْلِ ؕ اَلَاۤ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ؕ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ
رَحْمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٩٩﴾ ع وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ
مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ
رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١٠٠﴾

ے یعنی خیرات

(جنگ سے) اُن کی طرف جب جاؤگے تم لوٹ کر، معذرت چاہیں گے تم سے (ہر طرح کی فتنہ گر)
تم بھی کہہ دینا، بناؤ اب نہ باتیں عُذر کی اعتبار اب تم پہ آسکتا نہیں ہم کو کبھی۔
دے چکا خالق خبر ہم کو تمہارے حال کی اب تمہارے کام وہ دیکھے گا اور اُس کا نبی
لوٹ کر تم جاؤ گے پھر اُس کی جانب (برملا) حاضر و غائب کے سب حالات جو ہے جانتا

وہ بتادے گا تمہیں، جو کچھ بھی ہے تم نے کیا ؛

کھائیں گے قسمیں خدا کی وہ تمہارے سامنے (اے پیمبر) لوٹ کر جب (جنگ سے) تم جاؤگے
تاکہ تم (کوتاہیوں کو اُن کی) کر دو درگزر، منہ نہ تم اِن کو لگانا (اس طرح ہو درگزر)،
کیونکہ یہ ناپاک ہیں، دوزخ ہے اِن کا مستقر، اِنکے کاموں کا یہی بدلہ ہے (قصہ مختصر) ؛
قسمیں کھائیں گے، کہ تم خوش اُن سے ہو جاؤ مگر۔ خوش خدا ہو گا نہ اِن سے، ہیں یہ سرکش (اہلِ شر) ؛
اور نفاق و کفر میں اِن سب سے بڑھ کر ہیں گنوار ہیں اسی قابل رہیں احکامِ حق سے بے خبر
جو کئے اللہ نے نازل رسول اللہ پر، جاننے والا ہے، ذی حکمت، خدائے دادگر ؛
کچھ گنوار ایسے ہیں جو تاوان کہتے ہیں اُسے خرچ کرتے ہیں جو کچھ وہ (نام پر اللہ کے)
منتظر رہتے ہیں تم ہو جاؤ گردش میں اسیر، ہوں بُری گردش میں یہ خود مبتلا (جو ہیں شریر)

سننے والا، جاننے والا ہے، وہ ربِ قدیر ؛

اِن گنواروں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ پر لائے ایماں اور روزِ آخرت پر (خوش سیر) ؛
قربتِ حق کا ذریعہ ہے انہیں خیرات (بھی) اور وسیلہ ہے دعاؤں کا رسول اللہ کی،
سُن لو، ہے یہ اِن کے حق میں واقعی قُربِ خدا اپنی رحمت میں اِنہیں داخل کرے گا کبریا

بخشنے والا ہے وہ، اور مہرباں بھی ہے بڑا ؛

ع ۱۲

وہ مہاجر اور وہ انصار (جو تقدیر سے) سب سے پہلے (لائے ایماں) اور سبقت لے گئے
اور جو لوگ اُن کے بعد آئے با اخلاص (و وفا) وہ خدا سے خوش ہوئے، اور خوش ہوا اُن سے خدا
(لہلہاتے) باغ ہیں تیار اُن کے واسطے جن کے نیچے بہتی ہیں نہریں (بڑے انداز سے)
وہ اِنہیں باغوں میں پھر آباد ہونگے دائمی (واقعی اُن کے لئے) یہ کامیابی ہے بڑی ؛

وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ۛؕ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ۛ
مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ ؕ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ؕ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ
ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ۚ﴿۱۰۱﴾ وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ
خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ
عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۰۲﴾ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً
تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ
سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۳﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ
يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَاَنَّ اللّٰهَ
هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۴﴾ وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ
وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ وَسَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَ
الشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۚ﴿۱۰۵﴾ وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ
لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ
عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۰۶﴾ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا
وَّتَفْرِيْقًۢا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَاۤ اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ
يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ
اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ
فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾

بعض دیہاتی، جو رہتے ہیں تمہارے آس پاس ہیں منافق، اور بعض اہلِ مدینہ (ناسپاس)
(فی الحقیقت) اَڑ کے بیٹھے ہیں نفاق (وبغض) پر (اے پیمبر) تم ہو اِن لوگوں سے (ابتک) بےخبر،
جانتے (پہچانتے) ہیں ہم انہیں (پہلے سے ہاں) دوہرا (دُنیا میں) ہم دیں گے عذاب ان کو (یہاں)
اور پھر لوٹیں گے وہ سُوئے عذابِ بیکراں ؂

کچھ وہ ہیں جو معترف اپنے گناہوں کے ہوئے ہیں عمل مخلوط جن کے (کچھ) بھلے اور (کچھ) بُرے
کیا عجب کرلے اگر توبہ قبول اُن کی خدا، ہے بڑا آمرزگار اور مہرباں ربّ العُلا ؂
(یہ اگر دے دیں تو) اِن کے مال سے لو زکات ہے (الیقیناً) اِنکو پاک و صاف کرنے کی یہ بات
اور دُعا دو اِن کو، ہاں بیشک تمہاری ہی دعا مُوجبِ تسکینِ (دل) اُن کے لئے ہے (برملا)
(اِن کے دل کی بات) سُنتا جانتا ہے سب خدا ؂

کیا نہیں معلوم انہیں (ابتک) کہ بس اللہ ہی توبہ کرتا ہے قبول اپنے (مخیّر) بندوں کی
اور زکاتیں خود ہی وہ لیتا ہے (اُنکے مال سے) ہے وہی توّابؔ، سب پر مہرباں (سچ جانیے) ؂
اِن سے کہہ دو، تم کئے جاؤ عمل، اور بعد ازیں اِن کو دیکھے گا خدا، اُس کا رسول اور مومنیں
اور تم لوٹائے جاؤ گے بعجلت اُس کے پاس حاضر و غائب سے جو واقف ہے (اور فطرت شناس)
تم جو کرتے تھے بتادے گا وہ تم کو (بے ہراس) ؂

بعض ایسے ہیں جنہیں ہے حکمِ ربّ کا انتظار بخش دے یا دے سزا ان کو (اُسے ہے اختیار)
اور وہ ہے صاحبِ حکمت (بڑا) دانائے کار ؂

اور[2] (مدینے میں) جنہوں نے کی ہے اک مسجد بنا کُفر کرنے اور پہنچانے کو نقصاں (برملا)
مومنوں میں (باہمی) تفریق، کرنے کے لئے تاکہ دیں اُن کو پناہیں، پہلے ہیں جو لڑ چکے —
حق سے اور پیغمبرِ حق سے (بہ اندازِ وغا)، (اور سببِ تعمیر کا جب اِن سے پوچھا جائے گا)
قسمیں کھائیں گے، کہ ہم نے تو بھلائی کے سوا اور ارادہ ہی نہیں کچھ (اپنے دل میں) تھا کیا،
اور وہ (قطعاً) ہیں جھوٹے، اِس کا شاہد ہے خدا ؂

تم کھڑے ہونا نہ اِس مسجد میں جاکر (اے نبی)، ہاں وہ مسجد[3]، جس کی تقوٰی پر بِنا رکھی گئی۔
روزِ اوّل سے، حق اُس کا ہے تم اُس میں ہو کھڑے، اُس میں ایسے لوگ ہیں، (جو پاک ہیں ہر طور سے)
جن کو سُتھرا اور پاک و صاف رہنا ہے پسند، پاک رہنے والوں کو، اللہ کرتا ہے پسند ؂

[1] توبہ قبول کرنے والا۔

[2] یہ مسجد ابو عامر ایک مسیحی راہب کے اشارے سے بنائی گئی تھی۔ مدینے کے منافقوں نے آنحضرت صلعم سے اس مسجد میں نماز پڑھنے کو کہا۔ آپ جنگِ تبوک کی تیاری فرمارہے تھے اس لئے آپ نے واپسی پر اس مسجد میں نماز پڑھنے کا وعدہ کیا۔ جنگِ تبوک سے واپس آنے کے بعد لوگوں نے پھر درخواست کی تو یہ آیتیں نازل ہوئیں اور آپ رُک گئے پھر آپ نے مالک بن دخشم، معن بن عدی اور عامر بن سکن وغیرہ سے فرمایا کہ اس کو ڈھا دو۔ مسجدِ ضرار کی جگہ اب کوڑا کرکٹ پڑا ہوا ہے۔

[3] یعنی مسجدِ قبا۔ قبا مدینے سے تین میل دُور ہے۔ مسجد کی جگہ بلندی پہ ہے۔ یہاں انصار کے بہت سے خاندان آباد تھے ان میں سب سے ممتاز حضرت عمرو بن عوف کا خاندان تھا جس کے سرگروہ حضرت کلثوم بن الہدم تھے مدینہ میں پہلا قیام آنحضرت نے ۱۴ یوم تک آپ ہی کے یہاں فرمایا تھا جناب کلثوم کی ایک افتادہ زمین پر آنحضرت نے اپنے دستِ مبارک سے اس مسجد کی بنیاد ڈالی اور اس کی تعمیر میں خود بہ نفسِ نفیس شریک رہے۔

مسجدِ ضرار

أَفَمَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ تَقْوَىٰ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ
أَمْ مَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهِ فِي نَارِ
جَهَنَّمَ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿١٠٩﴾ لَا يَزَالُ
بُنْيَانُهُمُ الَّذِي بَنَوْا رِيبَةً فِي قُلُوبِهِمْ إِلَّا أَنْ تَقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ ۗ
وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿١١٠﴾ إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۚ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ
اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ ۖ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ
وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ ۚ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ ۚ فَاسْتَبْشِرُوا
بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ ۚ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١١١﴾
التَّائِبُونَ الْعَابِدُونَ الْحَامِدُونَ السَّائِحُونَ الرَّاكِعُونَ السَّاجِدُونَ
الْآمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ
الْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١٢﴾ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ
وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا
أُولِي قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿١١٣﴾
وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ وَعَدَهَا
إِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِلَّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ ۚ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ
لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ ﴿١١٤﴾ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ
حَتَّىٰ يُبَيِّنَ لَهُمْ مَا يَتَّقُونَ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿١١٥﴾

کیا وہ بہتر ہے، عمارت جس نے اپنی کی بنا — خوف اور خوشنودیٔ خالق پہ (بے مکر و ریا) ؟
یا وہ بہتر ہے عمارت اپنی جس نے کی بنا — کھائی کے ایسے کنارے پر کہ جو ہے کھو کھلا ؟
اور وہ لے کر، آگ میں دوزخ کی اُس کو ڈھے پڑے — ظالموں کو رب نہیں دیتا ہدایت، (جان کے) :
یہ عمارت جو کہ اِن لوگوں نے ہے تعمیر کی — ہو گی باعث شُبہ کا اُن کے دلوں میں دائمی
ٹکڑے ٹکڑے اِن کے دل ہوں گے (یہ جب ڈھے جائیگی) — ہے خدا آگاہ و دانا، صاحبِ تدبیر بھی :
اور مسلمانوں کے جان و مال تو اللہ نے — لے لئے ہیں مول، بدلے میں بہشت (و خلد) کے
لڑتے ہیں راہِ خدا میں، مرتے ہیں اور مارتے — سچا وعدہ اپنے ذمّہ جو لیا اللہ نے
جس کو توریت اور ہے انجیل و قرآں میں لکھا، — اور خدا سے بڑھ کے سچا کون ہو گا قول کا ؟
(اے مسلمانو) مناؤ ایسے سودے پر خوشی — جو ہے ربّ کے ساتھ، اور یہ کامیابی ہے بڑی :
توبہ کرنے والے، عابد اور شاکر (ہیں یہی) — ہیں سفر بھی کرنے والے اور رکوع و سجدہ بھی
نیکی کا دیتے ہیں حکم اور ہیں بدی سے روکتے — اور حفاظت کرنے والے ہیں حدُود و اللہ کے
مژدہ دو ایمان والوں کو (ہم اُن سے خوش ہوئے) :

یہ نہیں ہے مومنوں کو اور پیمبر کو رَوا — مغفرت کی مشرکوں کے واسطے مانگیں دُعا
خواہ وہ (مُشرک) قرابت دار اِنکے کیوں نہ ہوں — کُھل چکا جب اُن پہ، وہ ہیں دوزخی (پھر رحم کیوں؟) :
مانگی ابراہیمؑ نے بخشش جو اپنے باپ کی — کر چکے تھے باپ سے وعدہ، یہ اُس کی وجہ تھی
وہ ہے دشمن ربّ کا، ابراہیمؑ پر جب کُھل گیا — ہو گئے بیزار (جیسے کوئی رشتہ ہی نہ تھا)،
نرم دل تھے بے شک ابراہیمؑ اور حلم آشنا :

ربّ کسی مِلّت کو دے بعدِ ہدایت گمرہی — وہ جتا جب تک نہ دے، جس سے ہے بچنا لازمی
(خود ہی سوچو مومنو) ایسا نہیں ہے کبریا — ہے خدا ہر چیز سے واقف، نہیں ہے شک ذرا :

اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ
وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۱۶﴾ لَقَدْ تَّابَ
اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ
سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ
تَابَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۷﴾ وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ
خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَ
ضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيْهِ ؕ
ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۱۸﴾ يٰۤاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ مَا كَانَ لِاَهْلِ
الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ
رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا
يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَـُٔوْنَ
مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ
بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَلَا يُنْفِقُوْنَ
نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ
لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا
كَآفَّةً ؕ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ
وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْۤا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾

ہے زمین و آسماں میں سلطنت اللہ کی ہے جِلاتا بھی وہی اور مارتا بھی ہے وہی،
ماسوا اُس کے نہیں ہے حامی و ناصر کوئی ؛

بالیقیں ربّ مہرباں اپنے پیمبر پر ہوا اور مہاجر پر بھی اور انصار پر بھی (برملا)
جو کہ وقتِ تنگدستی، ساتھ پیغمبر کے تھے جبکہ اُن میں بعض کے دل ڈگمگانے والے تھے
پھر اُسی نے فضل اُن پر (ایسی حالت میں) کیا، بے شک اُن پر مہرباں ہے اور ذی شفقت خدا ؛
اور ہوا اُن[1] تین شخصوں پر بھی (خالق مہرباں) (عذر کر کے) جو کہ پیچھے رہ گئے تھے (ناگہاں)
باوجودِ وسعت اُن پر تنگ تھی جب یہ زمیں اور اپنی جانوں سے بھی تنگ تھے وہ (بالیقیں)
اور سمجھے، اب کہیں مامن نہیں ہے جز خدا توبہ کی حق نے قبول اور مہرباں اُن پر ہوا
ہے بڑا ہی مہرباں اور رحم والا کبریا ؛

اے مسلمانو، (سنو) اللہ سے (اپنے) ڈرو اور جو سچ بولنے والے ہیں، اُن کا ساتھ دو ؛
(اِن) مدینے والوں کو ہرگز مناسب یہ نہ تھا اُن گنواروں کو بھی، جو ہمسایہ ہیں (تھا ناروا)
پیچھے رہ جائیں رسول اللہ سے، (بے عذر ہی) اور نبی سے ہو زیادہ فکر اپنی جان کی ؛
کیونکہ (لڑنے والوں کو) راہِ خدا میں بھوک، پیاس اور محنت کی جو ہوتی ہے مصیبت (بے قیاس)
اور قدم رکھتے ہیں یہ اُن راستوں میں (نغمہ خواں) اِن کا چلنا کافروں کو ناگوارا ہے جہاں
اور جو کچھ چھیننا جھپٹی میں ملے کفار سے (الغرض تکلیف پہنچے یا انہیں راحت ملے)
لکھا جاتا ہے (یہ لوگ اس بات کو باور کریں) اک عمل نیک اِن (سبھوں) کے نامۂ اعمال میں
نیکی کرتے ہیں خلوصِ دل سے جو (اہلِ صفا) رائیگاں جانے نہیں دیتا ہے اجر اُن کا خدا ؛
خرچ جو تھوڑا بہت کرتے ہیں (اُسکی راہ میں) اور جو میدان طے کرتے ہیں (کر کے ہمتیں)
(نامۂ اعمال میں) اِن کے وہ جاتا ہے لکھا تاکہ دے بہتر جزا اعمال کی اُن کے خدا ؛
نامناسب ہے مسلماں سب کے سب ہوں چل کھڑے کیوں نہ نکلا ایک حصّہ اُن کے ہر اک فرقے سے ؟
تاکہ مذہب کر سمجھتے، دین کی رکھتے خبر[2] اور واپس قوم میں جب اپنی جاتے لَوٹ کر
تو ڈراتے اُن کو (نافرمانیٔ اللہ سے) تاکہ وہ بچتے رہیں (جرم و خطا کی راہ سے) ؛

ع ۱۵ / ۴

[1] یہ تین شخص، کعب بن مالک، ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیع تھے جو کاہلی کی وجہ سے غزوۂ تبوک میں نہ جا سکے اور پھر اپنے قصور کا اعتراف کیا۔

[2] مدینہ کے قرب و جوار سے بعض پورے قبیلے نکل کر علمِ دین سیکھنے کے لئے مدینہ میں آجاتے تھے اور اس طرح شہری اِنتظام میں انتشار پیدا ہو جاتا تھا۔ اس لئے حکم ہوا کہ ہر قبیلے سے صرف کچھ لوگ تعلیمِ اسلام حاصل کرنے کے لئے مدینہ آیا کریں اور حصولِ تعلیم کے بعد جو لوگ نہیں آئے ہیں انہیں تعلیم و تلقین کیا کریں۔ اعلانِ جہاد کے وقت بھی یہی حکم تھا۔

ع ۱۴ / ۴

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِیْنَ یَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ
وَ لْیَجِدُوْا فِیْكُمْ غِلْظَةً ؕ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۲۳﴾
وَ اِذَا مَاۤ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ یَّقُوْلُ اَیُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖۤ
اِیْمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّ هُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾
وَ اَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ
وَ مَاتُوْا وَ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ اَوَ لَا یَرَوْنَ اَنَّهُمْ یُفْتَنُوْنَ فِیْ كُلِّ
عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَیْنِ ثُمَّ لَا یَتُوْبُوْنَ وَ لَا هُمْ یَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۶﴾ وَ اِذَا مَاۤ
اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ ؕ هَلْ یَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ
ثُمَّ انْصَرَفُوْا ؕ صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ لَقَدْ
جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ
عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲۸﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ
اللّٰهُ ۖ٘ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ﴿۱۲۹﴾

سُوْرَةُ یُوْنُسَ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ مِائَةٌ وَّتِسْعُ اٰیٰتٍ وَّاَحَدَ عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الٓرٰ ۫ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِیْمِ ﴿۱﴾ اَكَانَ لِلنَّاسِ
عَجَبًا اَنْ اَوْحَیْنَاۤ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ
وَ بَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ
رَبِّهِمْ ؔؕ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۲﴾

اے مسلمانو، جو کافر ہوں قریب اُن سے لڑو　　اور تم میں شدّت و سختی اُنہیں معلوم ہو
ڈرنے والوں کے خدا ہے ساتھ (یہ بھی جان لو)

ربع

جب کوئی سُورت اُترتی ہے (رسول اللہ پر)　　بعض سے کہتے ہیں بعض اُن میں کہ (ہم کو دو خبر)
"کس کا اِس سُورت نے تم میں سے بڑھا ایماں بڑھا؟"　　ہیں جو ایماں دار اِس سے اُن کا ایماں بڑھ گیا
اور وہ خوشیاں مناتے ہیں (بہ افضالِ خدا) ❊

اور نفاق (و بغض) کا جنکے دلوں میں روگ تھا　　گندگی پر گندگی اُن کی بڑھا دی (برملا)
اور بحالِ کفر ہی وہ مر گئے (جھگڑا چکا) ❊

کیا نہیں وہ دیکھتے، اِکبار یا دو بار اُنہیں　　آزمایا جاتا ہے (تکلیف[1] سے) ہر سال میں
پھر بھی وہ کرتے نہیں توبہ (بُرے اعمال سے)　　اور نہ لیتے ہیں نصیحت (ابتلائے حال سے) ❊
جب کوئی سُورت اُترتی ہے تو (ہر شرک آشنا)　　دیکھتا ہے ایک کی جانب (مزاحًا) دوسرا،
اور پھر یہ کہہ کے چل دیتے ہیں (گھر کی سمت کو)　　دیکھنا کوئی مُسلماں دیکھتا تم کو نہ ہو!،
اِن کے دل پھیرے ہیں (دینِ حق سے) حق نے (واقعی)　　کیونکہ یہ وہ ہیں، نہیں ہے جن کو مطلق آگہی ❊
لوگو تم میں سے تمہارے پاس آئے ہیں رسول　　دیکھ کر تکلیف میں تم کو، جو ہوتے ہیں ملول
ہے بھلائی کی تمہاری، حرص اُنکو (بیکراں)　　اور ہیں ایمانداروں پر شفیق و مہرباں ❊
(اور) اِس پر بھی اگر یہ لوگ سرتابی کریں　　(اے پیمبر) اِن سے یوں کہدو (کہ اپنی راہ لیں)
مجھ کو (تو دونوں جہاں میں) صرف کافی ہے خدا　　اور نہیں معبود کوئی دوسرا اُس کے سوا
میں بھروسہ اُس پہ کرتا ہوں (وہ خالق ہے مرا)　　مالکِ عرشِ عظیم (اور خالقِ ارض و سما) ❊

ع ۱۶ ۵

(۱۰) سورۂ یونس

(یہ سُورۃ مکّہ معظمہ میں نازل ہوئی اِس میں ۱۰۹ آیتیں اور گیارہ رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)
جو نہایت رحم والا ہے — بڑا ہی مہرباں

الٓرٰ ❊ حکمتوں والی کتابِ (حق) کی ہیں یہ آیتیں ❊　　کیا تعجب (بعض) لوگوں کو ہوا اِس باب میں۔
ہم نے بھیجی وحی، اُن ہی میں سے اک انسان پر　　تاکہ لوگوں کو ڈرائے (قہرِ حق سے سر بسر)
اور مژدہ دے مسلمانوں کو (ہو کر خود گواہ)　　بارگاہِ حق میں ہے اُن کی بڑی (اک) پائے گاہ
کہتے ہیں کافر، کہ جادُوگر ہے یہ بے اشتباہ ❊

[1] یعنی قحط اور وبا وغیرہ کی تکلیف سے

تیسری منزل

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ
اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا
مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳﴾
اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا اِنَّهٗ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ
يُعِيْدُهٗ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌ
بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿۴﴾ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّالْقَمَرَ
نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ مَا
خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۵﴾ اِنَّ فِي
اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ﴿۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ﴿۷﴾ اُولٰٓئِكَ
مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ
فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۹﴾ دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا
سَلٰمٌ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰﴾ وَلَوْ يُعَجِّلُ
اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ
فَنَذَرُ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱﴾

ہے تمہارا ربّ وُہی اللہ (برتر) بالیقیں جس نے ہیں پیدا کیئے (یہ) آسماں اور (یہ) زمیں
صرف چھ دن میں، وہ پھر (خود) عرش پر قائم ہوا اور (وہیں سے) کر رہا ہے نظم ہر اک کام کا،
(ہاں) کسی کی بھی سفارش اُس سے کر سکتا نہیں کوئی، جب تک وہ نہ دے اذنِ سفارش (بالیقیں)،
تم کرو اُس کی عبادت، ہے تمہارا ربّ وُہی کیا صلاحیت نہیں ہے تم میں غور و فکر کی ؟ ؎
لوگو! ہے اُس کی ہی جانب لَوٹ کر جانا تمہیں، وعدہ یہ اللہ کا برحق ہے، (سب جانتے رہیں)،
دیتا ہے (خلقت کو) پہلی مرتبہ وہ زندگی (حشر کے دن) پھر دوبارہ زندہ کر دے گا وُہی
تاکہ جو ایمان والے ہیں اُنہیں وہ دے جزا عدل کر کے نیک کاموں کا صلہ کر دے عطا،
اور جو کافر ہوئے (آخر اُنہیں روزِ حساب) کھولتا پانی ہے پینا، سخت سہنا ہے عذاب

کیونکہ وہ تو کُفر کرتے تھے (یہ ہے وجہِ عتاب) ؎

(قادرِ مطلق) وہی ہے، جس نے پیدا ہے کیا پُر ضیا خورشید کو، اور چاند کو نورِ (آشنا)
(آسماں پر پھر) مقرر کر دیں اُن کی منزلیں تاکہ برسوں کا حساب اور گنتی آ جائے تمہیں،
یہ بنایا ہے خدا نے (حکمت و) تدبیر سے ہیں یہ آثارِ مفصّل، اہلِ دانش کے لیئے ؎
اختلافِ روز و شب میں، اور جو کچھ پیدا کیا آسمانوں اور زمیں میں ہے خدا نے (برملا)
سب میں ہیں آثار (اُسکی شانِ قدرت کے) عیاں (لیکن) اُن کے واسطے جن کو ہے خوف اُسکا (یہاں)
ہم سے ملنے کی نہیں اُمّید ہی جن کو مگر، مطمئن ہیں اور خوش ہیں جو حیاتِ دَہر پر
اور جو ہیں آثارِ (قدرت) سے ہمارے بے خبر ؎ بدلے میں اِن کاموں کے، دوزخ ہے اُن کا مستقر ؎
اور جو ایمان لائے — اور عمل اچھے کیئے اُن کو ربّ دے گا ہدایت، بدلے میں ایمان کے،
جنّتوں میں عیش و عشرت کی (وہ رکھے جائینگے) جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں (نہایت شان سے) ؎
وہ پکار اُٹھیں گے، داخل ہو کے جنّت میں (یہی) پاک (بیشک) یا الٰہی ذاتِ اقدس ہے تری
اور دُعائے خیر اُنکی باہمی ہو گی، "سلام" یہ دُعا اُن کی پھر اِس (تحمید) پر ہو گی تمام

"ہے سزاوار اُس کو ہر خوبی، جو ہے ربِّ انام" ؎

جس طرح، یہ لوگ جلدی ہیں بھلائی چاہتے جلد نقصاں ویسے ہی اِن کو اگر اللہ دے
تو اَجل آ جائے اُن کو (ختم ہو قصّہ ابھی)، اِس لیئے، جن کو نہیں اُمّید ہم سے ملنے کی
ہم (اُنہیں کی حالتوں پر) چھوڑ دیتے ہیں اُنہیں تاکہ اپنی گمرہی میں وہ یونہی بھٹکا کریں ؎

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖۤ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا ۚ فَلَمَّا
كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَاۤ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ؕ كَذٰلِكَ
زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ
مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا ۙ وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا ؕ
كَذٰلِكَ نَجْزِى الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِى
الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ
اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَاۤ
اَوْ بَدِّلْهُ ؕ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْۤ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ۚ اِنْ
اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ ۚ اِنِّيْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵﴾
قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَاۤ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ
فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى
عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۷﴾
وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ
هٰۤؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِى
السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الْاَرْضِ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَمَا
كَانَ النَّاسُ اِلَّاۤ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ
رَّبِّكَ لَقُضِىَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ
اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ۚ اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۲۰﴾

جب کسی تکلیف میں ہوتا ہے انساں مبتلا — تو ہمیں وہ یاد کرتا ہے، پڑا، بیٹھا، کھڑا،
یوں چلا جاتا ہے، جب ہم ٹال دیتے ہیں بَلا — جیسے زحمت ہونے پر ہم کو پکارا ہی نہ تھا،
اِس طرح حد سے گزرنے والوں کو اعمالِ (بد) — ہوتے ہیں معلوم اچھّے (اور یہ ہے فالِ بد)؛
تم سے پہلے بھی یہاں گزری ہیں کتنی اُمتیں — جب شرارت کی، تو ہم نے کردیا برباد اُنہیں
آئے اُن کے پاس، اُنکے انبیاء لے کر نِشاں — پھر بھی وہ لائے نہ ایماں، (بدنصیبؔ بد زباں)
مجرموں کو ہم، سزا یونہی دیا کرتے ہیں (طاں)؛
ہم نے بعد اُن کے کیا دُنیا میں تم کو جانشیں — تا کہ دیکھیں، تم عمل کرتے ہو کیسے (بعدازیں)؛
اُن کے آگے جب پڑھی جاتی ہیں واضح آیتیں — تو ہمارے پاس آنے کا نہیں کھٹکا جنہیں؛
کہتے ہیں، قرآن کوئی لاؤ تم اِس کے سوا — یا کرو ردّ و بدل کچھ اِس میں، (حسبِ مدّعا)،
اِن سے کہدو، (اے پیمبر) کام یہ میرا نہیں — جو بدل ڈالوں اِسے اپنی طرف سے، (بالیقیں)
حکم جو آتا ہے، مَیں کرتا ہوں اُسکی پیروی — اور نافرمانی کر گزروں اگر اللہ کی
تو بڑے (دشوار) دن کے قہر سے ڈرتا ہے جی؛
(اے نبی) اِن سے کہو، ہوتی جو منشائے خدا — میں سُناتا ہی نہیں قرآن تم کو (برملا)
اور نہ اِس سے خود تمہیں آگاہ کرتا کبریا، — اِس سے پہلے بھی تو مَیں ہوں مُدتوں[۱] تم میں رہا،
(نام بھی میں نے نہ الہام و نبوّت کا لیا) — کیا سمجھتے تم نہیں (اِتنا بھی، ہو نا فہم کیا)؟؛
اُس سے بڑھ کر کون ظالم ہے کہ جو اللہ پر — باندھے بُہتان، آیتیں جھٹلائے اُس کی (جان کر)؟
اہلِ عِصیاں بالیقیں ہوتے نہیں ہیں کامراں؛
کرتے ہیں (مشرک) عبادت اُنکی خالق کے سِوا — جو اُنہیں نقصان پہنچائیں نہ کوئی فائدا
کہتے ہیں، یہ ہیں حضورِ حق شفیع (و ذمّہ دار) — اِن سے کہدو، کیا بتاتے ہو خدا کو (بار بار)؟۔
وہ زمیں اور آسمانوں میں نہیں پاتا جسے[۲]، — وہ مُنزّہ اور بالاتر ہے اِن کے شرک سے؛
ایک ہی ملت میں پہلے تو یہ سب انسان تھے — اِختلافات اِن میں ہیں مابعد کو پیدا ہوئے،
(حشر کا) وعدہ جو پہلے سے نہ کرلیتا خدا — اِختلافی باتوں میں ہوجاتا کب کا فیصلا؛
کہتے ہیں (مشرک) خدا نے کیوں نہیں اِس کو دیا — معجزہ ایسا (ہمارے ہو جو حسبِ مدّعا)؟
اِن سے کہہ دو، غیب کی تو ہے خدا ہی کو خبر — منتظر (حکم خدا کے) تم رہو (جا ہو اگر)
منتظر میں بھی تمہارے ساتھ ہوں (شام و سحر)؛

[۱] یعنی چالیس سال
[۲] یعنی کیا تم خدا کے سامنے ایسی باتیں کرتے ہو جن کا کائنات میں کہیں وجود نہیں۔

وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ
فِيْٓ اٰيَاتِنَا ؕ قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا ؕ اِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ﴿٢١﴾
هُوَ الَّذِيْ يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ حَتّٰىٓ اِذَا كُنْتُمْ فِي
الْفُلْكِ ۚ وَجَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا بِهَا جَآءَتْهَا
رِيْحٌ عَاصِفٌ وَّجَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ
اُحِيْطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ لَئِنْ اَنْجَيْتَنَا
مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿٢٢﴾ فَلَمَّآ اَنْجٰىهُمْ اِذَا هُمْ
يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ
عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ
فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٢٣﴾ اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا
يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰىٓ اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَ
ازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ ۙ اَتٰهَآ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ
نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ؕ كَذٰلِكَ
نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ
السَّلٰمِ ؕ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٢٥﴾
لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ؕ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ
قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٦﴾

جب پہنچتی ہے کوئی تکلیف، اور لوگوں کو ہم کچھ چکھا دیتے ہیں اپنی لذّتِ رحم و کرم
کرتے ہیں آیاتِ قدرت میں وہ حیلہ سازیاں، اِن سے کہدو زُود اثر تدبیرِ حق کی ہے یہاں
سب تمہارے حیلے، لکھتے ہیں فرشتے (بیگماں)؛

وہ خدا ہی تو ہے (اے بندۂ خدا کے، اصل میں) جو لئے پھرتا ہے صحرا اور دریا میں تمہیں،
کشتیوں میں بیٹھتے ہو تم، یہاں تک کہ تمہیں؛ لے کر اِک بادِ موافق، چلتی ہے (اطراف میں)
جس سے ہو جاتے ہیں (کشتی والے) فرحت آشنا ناگہاں کشتی میں اِک آتی ہے طوفانی ہوا
اور موجیں ہر طرف سے اُن پہ آتی ہیں چڑھی وہ سمجھتے ہیں کہ اب تو آ گھرے، (جی پر بنی)
پھر خدا کو مان کر، با (صد) خلوص (و اِنکسار) وہ دُعا کرتے ہیں، یاربّ، ہو اگر بیڑا یہ پار
بالیقیں ممنون ہم تیرے رہیں گے کردگار؛

پھر خدا جب اُن کو دیتا ہے مصیبت سے نجات سرکشی ناحق کی کرتے ہیں زمیں پر (بدصفات)
ہے تمہاری جانوں پر لوگو (وبالِ) سرکشی زندگیِ دہر کے یہ فائدے ہیں (عارضی)
پھر ہمارے پاس ہی آنا ہے تم کو لوٹ کر ہم تمہارے کاموں سے تم کو کریں گے باخبر؛
دُنیوی اِس زندگی کی وہ مثَل ہے (برملا) جیسے پانی آسماں سے ہم نے کچھ برسا دیا
اُس سے مِل جُل کر، زمیں سے پھر ہوئی رُوئیدگی (شوق سے) کھاتے ہیں جس کو جانور اور آدمی،
جب زمیں پر آئی رونق، اور مزیّن ہو گئی کھیت والے سمجھے، اِس پر دسترس ہم کو ملی
رات یا دن کو، ہمارا حکم پہنچا (ناگہاں) یُوں صفایا کر دیا ہم نے کہ گویا کل یہاں؛
کوئی آبادی نہ تھی ــــ یوں صاف کرتے ہیں بیاں بہرِ اہلِ فکر، ہم تو (اپنی قدرت کے) نشاں؛
امن کے گھر کی طرف (لوگو) بُلاتا ہے خدا اور دکھا دیتا ہے جس کو چاہے سیدھا راستا؛
(ہاں) جنہوں نے کی بھلائی ہے بھلا اُن کیلئے بلکہ کچھ اُس سے سِوا (جو کام تھے اچھے کئے)
رُوسیہ اُن کے نہ ہوں گے، اور نہ کچھ رُسوائیاں جنّتی ہیں، (باغِ) جنّت میں رہیں گے جاوداں؛

وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍۭ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ
مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا
مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٧﴾
وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ
اَنْتُمْ وَشُرَكَآؤُكُمْ ۚ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ
اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ﴿٢٨﴾ فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا
عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿٢٩﴾ هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّآ اَسْلَفَتْ
وَرُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٣٠﴾
قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ
وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ
مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا
تَتَّقُوْنَ ﴿٣١﴾ فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا
الضَّلٰلُ ۚۖ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ﴿٣٢﴾ كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى
الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٣﴾ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ
يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ
فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿٣٤﴾ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى
الْحَقِّ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ؕ اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ
اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿٣٥﴾

جو بُرے کرتے رہے کام (اُنکو ملنی ہے سزا) ہے بُرائی کے برابر ہی بُرائی کا صلا
(ذلّتیں) چھائیں گی اُن پر (ہونگے رسوا بالیقیں) کوئی اُنکو (قہرِ) داور سے بچا سکتا نہیں ؛
رات کے ٹکڑوں سے گویا اُن کے چہرے ہیں ڈھکے دوزخی ہیں وہ ' رہیں گے جاوداں اُس میں پڑے ؛
جمع جس دن ہم کریں گے سب کو (اپنے سامنے) اور کہیں گے مشرکوں سے (ساتھ اُن افراد کے) -
تھے شریک اللہ کا دُنیا میں جن کو جانتے تم جگہ پر اپنی اپنی (آج) ہو جاؤ کھڑے ،
ڈال دیں گے اُن میں پھر ہم اختلافِ باہمی اور شریک اُن کے کہیں گے اُن سے (ہم تو ہیں بَری)
تم نہیں کرتے تھے دنیا میں ہماری بندگی ؛
ہے ہمارے اور تمہارے درمیاں شاہد خدا علم کچھ ہم کو تمہاری (اِس) پرستش کا نہ تھا ؛
جانچ لے گا ہر کوئی ، جو کام تھا پہلے کیا مالکِ صادق کی جانب ہو گا سب کو لَوٹنا ،
افترا پردازیاں دنیا میں جو کرتے رہے سب وہ گُم ہو جائیں گی (اُن کے دماغ و ذہن سے ؛)
اے پیمبر اِن سے پوچھو (یہ جواب اِس کا تو دیں) کون افلاک و زمیں سے رزق دیتا ہے تمہیں ؟
ہے تمہارے کانوں اور آنکھوں پہ کس کو اختیار ؟ کون بے جاں چیز سے کرتا ہے پیدا جان دار[1] ؟
مُردے[2] سے زندہ کو پیدا کون کرتا ہے (یہاں) ؟ چل رہا ہے کس کی تدبیروں سے یہ کارِ (جہاں) ؟
سب (جواباً) یہ کہیں گے وہ خدا ہے (بالیقیں) پھر ذرا اِن سے یہ پوچھو ، اُس سے کیوں ڈرتے نہیں ؟
ربّ تمہارا ہے یہی برحق خدا (سچّا خدا) ، بعد اِس سچّائی کے کیا ہے بھٹکنے کے سوا ؟
لَوٹے جاتے ہو کدھر پھر ؟ (مشرکو سوچو ذرا) ؛
آئی نافرمانوں پر صادق تمہارے ربّ کی بات یوں کہ یہ ایماں نہ لائیں گے کبھی (ہیں بدصفات) ؛
اِن سے پوچھو کیا شریکوں میں تمہارے ہے کوئی جو کہ پہلی مرتبہ مخلوق کو دے زندگی
اور پھر اُس کو دوبارہ (مار کر) زندہ کرے ؟ (یہ تو کیا دینگے جواب اِن کو یہ سمجھا دیجئے)
وہ خدا ہی ہے جو پہلی بار دے کر زندگی (مارتا ہے) خلق کو ، کرتا ہے پھر پیدا وُہی
تم کہاں اُلٹے پھرے جاتے ہو (سوچو تو سہی) ؛
اِن سے پوچھو کیا شریکوں میں تمہارے ہے کوئی جو دکھائے (سیدھی) سچّی راہ (کھو دے گمرہی) ؟
اور کہدو ، راستہ سیدھا دکھاتا ہے خدا اور جو سیدھا دکھائے (دینِ حق) کا راستا
مستحقِ پیروی کیا وہ ہے (اک بھٹکا ہوا) جو بذاتِ خود نہیں ہے راہِ حق سے آشنا
راہبر جب تک نہ اُس کا حق کی جانب ہو کوئی ؟ ہو گیا ہے کیا تمہیں ؟ کرتے ہو کیسی مُنصفی ؟ ؛

[1] جیسے انڈے سے مرغ۔
[2] جیسے مرغی سے انڈا۔

ع ۱۰ النصف

وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ۭ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـــًٔـا ۭ
اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ
الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۷﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ
فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۸﴾ بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا
يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ ۭ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَمِنْهُمْ
مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ۭ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَاِنْ
كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۚ اَنْتُمْ بَرِيْۗـــــُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ
وَاَنَا بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ۭ
اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ
يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ۭ اَفَاَنْتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۴۳﴾
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـــًٔـا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ
يَظْلِمُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ
النَّهَارِ يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ ۭ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَاۗءِ اللّٰهِ
وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ
نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰي مَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۴۶﴾

کرتے ہیں اکثر تو بس اٹکل کی اِن میں پیروی — اور اٹکل بالمقابل حق کے، ہے بے کار ہی،
اِن کے کاموں سے بخوبی ہے خدا کو آگہی ؛

ہاں یہ وہ قرآں نہیں جس کو سِوا اللہ کے — کوئی گھڑلے (یا بنالے) بلکہ حق کی سمت سے —
ہے یہ تصدیق اُن کی جو پہلے صحف نازل ہوئے — اور تفصیلی بیاں ہیں اس میں (اُن [1] احکام کے)،
اِس میں کوئی شک نہیں (پھر کیوں نہ اس کو مانئے ؟) ؛

کیا یہ کہتے ہیں بنا لائے ہو تم (قرآن کو) ؟ — اِن سے کہہ دو تم اگر سچے ہو تو (ایسا کرو)
ایک سُورۃ ایسی ہی تم بھی، بنا لاؤ کوئی — ہو اگر طاقت، پکارو ماسوا اللہ کو (ابھی [2]) ؛
بات یہ ہے یہ (اُنہیں باتوں کو) جھٹلانے لگے — تھا سمجھنا جن کا باہر اِن کی حدِّ فہم سے
اور حقیقت سامنے اِن کے ابھی آئی نہیں — اِن سے پہلے بھی تو جھٹلاتی تھیں (قومیں بالیقیں)
ظالموں کا کیا ہوا انجام یہ دیکھو (تمہیں) ؟

لائیں گے کچھ، کچھ نہ لائیں گے یقیں قرآن پر — مفسدوں کی خُوب رکھتا ہے تمہارا ربّ خبر ؛
تم کو جھٹلائیں، تو کہدو (اے پیمبر شوق سے) — (میں جو کچھ کرتا ہوں) ہے میرا عمل میرے لئے
اور تمہارا جو عمل ہے، وہ تمہارے واسطے، — تم نہیں میرے عمل کے ذمّہ دار، (اور اس لئے)
میں نہیں ہوں ذمّہ دار اُس کا جو تم ہو کر رہے ؛

اور تمہاری سمت بعضوں کے لگے رہتے ہیں کان، — (تا سُنیں باتیں تمہاری، تم جو کرتے ہو بیان)
(اے پیمبر) کیا سنا سکتے ہو (اِن) بہروں کو تم؟ — خواہ وہ ہوں بے سمجھ (اور ہوش بھی اُنکے ہوں گم) ؛
بعض اِن میں سے تکا کرتے ہیں تم کو (دیکھ لو) — کیا تم اندھوں کو دکھا سکتے ہو رستہ (سوچو تو) ؟
خواہ اِن (اندھوں کو دل کے) سُوجھتا بالکل نہ ہو ؟ ؛

ظلم ذرّہ بھر بھی لوگوں پر نہیں کرتا خدا — اپنے اُوپر لوگ خود ہی ظلم رکھتے ہیں روا ؛
جمع جس دن (ربّ) کرے گا، اِن کو (اپنے سامنے) — (سمجھیں گے) گویا (جہاں میں) اک گھڑی دن تھے رہے
وہ بہم اک دوسرے کو جانیں گے، پہچانیں گے، — اور حضوریِ خدا کو تھے جو جھٹلاتے رہے —
وہ نہ آئے راہ پر بیشک خسارے میں پڑے ؛

(اے پیمبر) وعدے جو ہم نے (سزا کے) ہیں کئے — (اہلِ مکّہ سے) کریں پورے (تمہارے سامنے)
یا (وقوعِ وعدہ سے پہلے) اُٹھا لیں ہم تمہیں — ہے ہماری سمت اُن کو لَوٹنا (ہر حال میں)
پھر خدا سب دیکھتا ہے، کام یہ جو کچھ کریں ؛

[4]
ع
[9]

[1] اُن احکام کے جو پہلے آسمانی کتابوں میں نازل ہو چکے ہیں۔
[2] یعنی جنہیں تم خدا کے علاوہ اپنا معبود سمجھتے ہو انہیں بھی اس کام میں شریک کرلو۔

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولٌ ۖ فَإِذَا جَاءَ رَسُولُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ
وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٤٧﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ
صَادِقِينَ ﴿٤٨﴾ قُل لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي ضَرًّا وَلَا نَفْعًا إِلَّا مَا شَاءَ
اللَّهُ ۗ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ ۚ إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً
وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴿٤٩﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُهُ بَيَاتًا أَوْ نَهَارًا
مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُونَ ﴿٥٠﴾ أَثُمَّ إِذَا مَا وَقَعَ آمَنتُم بِهِ ۚ
آلْآنَ وَقَدْ كُنتُم بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ ﴿٥١﴾ ثُمَّ قِيلَ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا
عَذَابَ الْخُلْدِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا بِمَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿٥٢﴾ وَيَسْتَنبِئُونَكَ
أَحَقٌّ هُوَ ۖ قُلْ إِي وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ ۖ وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ ﴿٥٣﴾ وَلَوْ أَنَّ
لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْأَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهِ ۗ وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ
لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ ۖ وَقُضِيَ بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ ۚ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿٥٤﴾
أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ أَلَا إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ
حَقٌّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٥٥﴾ هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَإِلَيْهِ
تُرْجَعُونَ ﴿٥٦﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُم مَّوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ
وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٥٧﴾
قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا
يَجْمَعُونَ ﴿٥٨﴾ قُلْ أَرَأَيْتُم مَّا أَنزَلَ اللَّهُ لَكُم مِّن رِّزْقٍ فَجَعَلْتُم
مِّنْهُ حَرَامًا وَحَلَالًا قُلْ آللَّهُ أَذِنَ لَكُمْ ۖ أَمْ عَلَى اللَّهِ تَفْتَرُونَ ﴿٥٩﴾

وقف النبی علیہ السلام
وقف النبی علیہ السلام

اور مقرّر اک پیمبر ہے ہر اُمّت کے لئے — جب پیمبر اُن کا آتا ہے (خدا کے حکم سے)
فیصلہ انصاف سے ہوتا ہے اُن کے درمیاں — اور ظلم اُن پر نہیں ہوتا ذرا بھی (بے گماں) ؛
تم سے کہتے ہیں، اگر تم نے تھا (ہم سے) سچ کہا — (تو بتاؤ) کب وہ وعدہ ہوگا پورا (قہر کا)؟
کہدو، مجھ کو خود نہیں نفع و ضرر پر اختیار — صرف اُتنا ہی مگر، جتنا کہ چاہے کردگار،
اک مقرّر وقت ہے ہر ایک اُمّت کے لئے — آ پہنچتا ہے جب اُن کا وقت، تو پھر وقت سے
اک گھڑی بھی آگے پیچھے وہ نہ ہونے پائیں گے ؛
(اے پیمبر) اِن سے پوچھو تو، کہ دیکھو تو بھلا — رات کو یا دن کو آ پہنچے اگر قہرِ خدا ؛
(قہر ہی ہوگا) پھر اہلِ جُرم کو جلدی ہے کیا؟ ؛
کیا عذاب آجائے گا جس وقت، جب ہوگا یقیں؟ — (ہم کہیں گے) اب تو تم قائل ہوئے (اے اہلِ کیں)؟
تھی اِسی کی تم کو جلدی (اب بھی سمجھے یا نہیں؟) ؛
(مشرکوں سے) پھر کہا جائے گا اب چکھو سزا — دائمی، کرتے تھے تم جو کچھ یہ اُس کا ہے صِلا ؛
کرتے ہیں دریافت تم سے لوگ (اکثر) اے نبی — (تم جو کہتے ہو) یہ سچّی بات ہے کیا (واقعی)؟
اِن سے کہدو، ہاں یہی سچ ہے ، قسمَ اللّٰہ کی — تم تھکا سکتے نہیں اللّٰہ کو لوگو (کبھی) ؛
ہیں زمیں میں جو خزانے، ہوں جو ہر مجرم کے پاس — دے دے اپنی جان کے بدلے اُنہیں وہ (بد حواس)،
اور جب اپنی نظر سے دیکھ لیں گے یہ عذاب — جی ہی جی میں اپنے پچھتائیں گے یہ (خانہ خراب)
فیصلہ اُن میں کیا جائے گا پھر انصاف سے — ظلم (کچھ) اُن پر نہ ہوگا (جو کیا وہ پائیں گے) ؛
یاد رکھو (اور بگوشِ ہوش یہ سُن لو ذرا) — ہے جو کچھ ارض و سما میں ، ہے وہ سب اللّٰہ کا،
یاد رکھو سچ ہے وہ وعدہ جو ربّ نے ہے کیا — لیکن اکثر لوگ (دُنیا کے) نہیں رازآشنا ؛
وہ ہی لوگوں کو جلاتا ہے وہی ہے مارتا — اور اُسی کی سمت ہے تم سب کو (آخر) لوٹنا ؛
آئی اے لوگو تمہارے پاس ربّ سے (برملا) — اک نصیحت، اور تمام امراضِ قلبی کی شفا
اور بہرِ مومنیں رحم و ہدایت (کی صَلا) ؛
اِن سے کہدو، ہے یہ رحمت اور فضلِ کبریا — پس اسی پر اُن کو ہونا چاہئے خوش (ہے روا)
اُن کے سرمائے سے بہتر ہے یہ (گنجِ بے بہا) ؛
اُن سے کہدو (اے پیمبر) لوگو دیکھو تو سہی — تم کو جو روزی خدا نے (از رہِ الطاف) دی
تم نے اس میں سے کیا کچھ تو حرام اور کچھ حلال — کیا تمہیں (اس باب میں) پہنچا تھا حکمِ ذوالجلال؟
افترا کرتے ہو یا اللّٰہ سے تم (اور جدال)؟ ؛

ع ۵ / ۱۰

له یعنی عذاب و قیامت
ٰه یعنی قرآنِ مجید

وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا
يَشْكُرُوْنَ ﴿٦٠﴾ وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ
قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ
تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ
فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ
اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٦١﴾ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٢﴾ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿٦٣﴾ لَهُمُ
الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ
اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٦٤﴾ وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ
لِلّٰهِ جَمِيْعًا ؕ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٦٥﴾ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ
وَمَنْ فِي الْاَرْضِ ؕ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿٦٦﴾
هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ
وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ الْغَنِيُّ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ
اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍۭ بِهٰذَا ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٨﴾
قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿٦٩﴾ ؕ

ع ٧
وقف لازم

افترا پرداز بیاں کرتے ہیں جو اللہ سے — وہ بھلا روزِ قیامت کو ہیں کیا سمجھے ہوئے؟
بالیقیں لوگوں پر اپنا فضل کرتا ہے خدا — لیکن اکثر لوگ شکر اُس کا نہیں کرتے ادا ؛
(اے پیمبر) تم کسی حال (اور عالم) میں رہو — اور اِس قرآن کی تم کوئی سی آیت پڑھو
کام جو کچھ بھی کرو، مصروفیت جب تم کو ہو — ہم تمہارے پاس ہی موجود ہوتے ہیں، (سنو)
اور زمین و آسماں میں کوئی شے چھوٹی بڑی — ذرّہ بھر ایسی نہیں اللہ سے جو ہو چھپی ؛

(یعنی) سب ہے روشن کتابِ[1] (خاص) میں لکھی ہوئی ؛

یاد رکھو جو ہیں (اِس دنیا میں) خاصانِ خدا — خوف ہے اُن کو نہ وہ (محشر میں) ہونگے غمزدا ؛
یہ وہ ہیں جو لائے ایماں اور ڈرے اللہ سے — ہے نویدِ خوش حیاتِ دہر میں اُن کے لئے
آخرت میں بھی، (اُنہیں ہے مژدۂ امن و نجات) — (ہاں) بدل سکتی نہیں اللہ کی کوئی بھی بات،

یہ بڑی اک کامیابی ہے (ز رُوئے واقعات) ؛

اے پیمبر تم نہ ہو غمگین اِن کی بات سے، — عزّت و عظمت ہے سب اللہ ہی کے واسطے،

سب کی سُنتا ہے وہ، اور ہے علم ہر شے کا اُسے ؛

جو کوئی ہے آسمانوں میں، زمیں میں جو کوئی — یاد رکھو ہے وہ (محکومِ) خدائے پاک ہی ،
جو شریکوں کو بلاتے ہیں خدا کے ماسِوا، — وہم پر چلتے ہیں، دوڑاتے ہیں اٹکل (بے حیا) ؛
ہے وہی اللہ، جس نے ہے بنایا رات کو — تاکہ تم آرام اُس میں (چین سے سو کر) کرو،
دِن بنایا، تاکہ دیکھو بھالو اُس کے نور میں — ہوش والوں کے لئے اِس میں نشاں ہیں (دیکھ لیں) ؛
(لوگ اکثر) کہتے ہیں، اولاد رکھتا ہے خدا — (جھوٹ ہے)، وہ پاک ہے، اور بے نیاز و کبریا،
ہے جو کچھ ارض و سما میں سب کا مالک ہے وہی، — پاس تم اپنے سند اِس کی نہیں رکھتے کوئی،

بولتے ہو جھوٹ کیوں اللہ پر، بے آگہی ؛

اِن سے کہدو، باندھتے ہیں جھوٹ جو اللہ پر — وہ نہیں پاتے بھلائی (وہ نہیں ہیں کامور) ؛

ع ۶

[1] لوحِ محفوظ

مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيقُهُمُ الْعَذَابَ
الشَّدِيدَ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ﴿٧٠﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ إِذْ
قَالَ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِي وَتَذْكِيرِي
بِآيَاتِ اللَّهِ فَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْتُ فَأَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ
ثُمَّ لَا يَكُنْ أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوا إِلَيَّ وَلَا
تُنْظِرُونِ ﴿٧١﴾ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ
إِلَّا عَلَى اللَّهِ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٧٢﴾ فَكَذَّبُوهُ
فَنَجَّيْنَاهُ وَمَنْ مَعَهُ فِي الْفُلْكِ وَجَعَلْنَاهُمْ خَلَائِفَ وَأَغْرَقْنَا
الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِينَ ﴿٧٣﴾
ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِ رُسُلًا إِلَى قَوْمِهِمْ فَجَاءُوهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ
فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا بِهِ مِنْ قَبْلُ كَذَٰلِكَ نَطْبَعُ
عَلَى قُلُوبِ الْمُعْتَدِينَ ﴿٧٤﴾ ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُوسَىٰ
وَهَارُونَ إِلَى فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ بِآيَاتِنَا فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا
قَوْمًا مُجْرِمِينَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا إِنَّ
هَٰذَا لَسِحْرٌ مُبِينٌ ﴿٧٦﴾ قَالَ مُوسَىٰ أَتَقُولُونَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَكُمْ
أَسِحْرٌ هَٰذَا وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُونَ ﴿٧٧﴾ قَالُوا أَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا
وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا وَتَكُونَ لَكُمَا الْكِبْرِيَاءُ فِي الْأَرْضِ وَمَا نَحْنُ
لَكُمَا بِمُؤْمِنِينَ ﴿٧٨﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُونِي بِكُلِّ سَاحِرٍ عَلِيمٍ ﴿٧٩﴾

لہ یعنی اگر مجھ کو مار ڈالنا چاہتے ہو تو مار ڈالو۔

اور دُنیا میں یہ تھوڑا سا اٹھا لیں فائدا — پھر ہماری ہی طرف اِن کو ہے (آخر) لَوٹنا
پھر عذابِ سخت کا اِن کو چکھائیں گے مزا — ہے یہ بدلہ کُفر کا (جس میں رہے وہ مبتلا) ؛

ثلث — ع ۸/۱۲

حضرت نوح علیہ السلام کا ذکر

(اے پیمبر) نوحؑ کا اِن کو سُنا دو واقعا — جب انہوں نے قوم سے اپنی یہ (اَخلاقاً) کہا
قوم والو، گر تمہیں میرا (پڑا) رہنا یہاں — اور سنانا آیتیں حق کی، گزرتا ہے گراں
تو (یہ سُن رکھو) بھروسہ ہے مرا اللہ پر — ساتھ تم اپنے شریکوں کے مِلو باہم دگر
اور پھر اک بات ٹھہرا لو کہ شک جس میں نہ ہو — اور میرے ساتھ کر گزرو، مجھے مہلتلہ نہ دو؛
پھر جو (سمجھانے سے میرے) تم نے کی ہے رُوکشی — تو کوئی اُجرت تو مَیں نے تم سے مانگی ہی نہ تھی،
اَجر میرے کام کا (موقوف) ہے اللہ پر — حکم ہے مجھ کو کہ مَیں اُس کا رہوں فرماں بر؛
قوم نے اُن کی (نہ مانا اور) اُنہیں جُھٹلا دیا — نوحؑ کو ہم نے، اور اُن کے ساتھ تھے جو (باصفا)
اُن کی کشتی میں، بچایا (سب کو اِک طوفان سے) — اور ڈبو کر اُن کو جو آیات کو جھٹلاتے تھے—
اِن کو اُن کا جانشیں (دُنیا میں) ہم نے کر دیا، — دیکھو انجام اُن کا جن کو تھا ڈرایا جا چکا ؛
ہم نے بعدِ نوحؑ بھیجے اُن میں کتنے ہی نبی — معجزے وہ لائے اُن کے پاس، لیکن اس پہ بھی
پہلے وہ جس بات کو (دانستہ) تھے جُھٹلا چکے — وہ نہ لائے اُس پر ایماں (کس قدر نادان تھے)،
اپنی حد سے جو گزر جاتے ہیں، اُن کے قلب پر — ہم یونہی تو مُہر کر دیتے ہیں (دل پہچان کر) ؛

حضرت موسیٰ و ہارون علیہم السلام کا ذکر

بعد اِن کے موسیٰؑ و ہارونؑ کو دے کر معجزے — بھیجا فرعون اور سرداروں کے پاس (اُس قوم کے)
تو اکڑ بیٹھے، کہ یہ سب لوگ نافرمان تھے ؛ — اور جب آثارِ حق پہنچے ہماری سمت سے

"یہ تو جادُو ہے کھُلا" (سب چونک کر) کہنے لگے ؛

بولے موسیٰؑ، جب حقیقت ہو گئی تم پر عیاں — اُس کی نسبت کیا یہ تم بکتے ہو؟ (یہ ہے کیا گماں؟)
کیا یہ جادُو ہے؟ (نہیں فی نفسہٖ جادُو مباح) — جادُو کرنے والوں کو ملتی نہیں ہرگز فلاح ؛
بولے کیا اُس راہ سے آئے ہو ہم کو پھیرنے — جس پہ پایا ہے بڑوں کو ہم نے (خود چلتے ہوئے)
اور تم دونوں کو سرداری ملی اس ملک کی، — اور ہم تو ماننے والے نہیں تم کو کبھی ؛
اور کہا فرعون نے، حاضر کرو میرے حضور — ایسے ہر ساحر کو جو ہو سحر میں ماہر (ضرور) ؛

فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى اَلْقُوْا مَاۤ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿۸۰﴾ فَلَمَّاۤ
اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا
يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ
كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَمَاۤ اٰمَنَ لِمُوْسٰۤى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰى
خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهِمْ اَنْ يَّفْتِنَهُمْ ؕ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ
فِى الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ
كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْۤا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ﴿۸۴﴾ فَقَالُوْا عَلَى
اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ
مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَاَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ
لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَ
بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَاۤ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ
زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ
رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰۤى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا
حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۸۸﴾ قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا
وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾ وَجٰوَزْنَا بِبَنِىْۤ اِسْرَآءِيْلَ
الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّعَدْوًا ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَدْرَكَهُ
الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِىْۤ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْۤا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ
الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۹۰﴾ آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۹۱﴾

جادوگر جب آگئے تو اُن سے مُوسیٰؑ نے کہا ڈال دو (میدان میں) جو چاہتے ہو ڈالنا ؛
(سانپ کی صورت میں) جب ڈالیں اُنہوں نے رسّیاں بولے موسیٰؑ ، یہ جو تم لائے ہو جادُو ہے (عیاں)
(اور اب دیکھو) کرے گا اس کو حق، باطل ابھی مفسدوں کے کام، وہ بننے نہیں دیتا کبھی ؛
حق کو حق ہی کر کے رہتا ہے حق اپنے حکم سے پھر بُرا مانیں اگر منکر، (نہیں پروا اسے) ؛
پھر بھی موسیٰؑ پر نہ لایا کوئی ایماں (دیکھیے) (اور لائے بھی تو بس) چند آدمی اُس قوم کے
وہ بھی فرعون اور سرداروں سے ڈرتے کانپتے تاکہ وہ ان پر کوئی آفت نہ ڈالیں (ظلم سے)
کیونکہ تھا فرعون تو اس مُلک میں بڑھ چڑھ رہا زیادتی لوگوں پہ کرتا تھا (وہ بیداد آشنا) ؛
اور کہا موسیٰؑ نے، اہلِ قوم تم (اِس وقت) اگر لائے ہو ایماں (خلوصِ قلب سے) اللہ پر ؛
تو اُسی (اللہ برتر) پر بھروسہ بھی کرو تم اگر اُس کے مطیع و تابعِ احکام ہو ؛
بولے وہ، "ہم نے بھروسہ ہے خدا پر کرلیا" (اور پھر اللہ سے کرنے لگے وہ یوں دُعا)
"زورِ ظالم قوم کا یارب نہ ہم پر آزما ہم پر اپنا رحم کر اور کفر والوں سے بچا" ؛
حکم بھیجا ہم نے موسیٰؑ کو اور اُنکے بھائی کو اپنے لوگوں کے لئے گھر مصر میں قائم کرو
اور گھروں کو مان کر مسجد، نماز اُن میں پڑھو اور جو ایماں لائے ہیں، اُن کو نویدِ (امن) دو ؛
اور کہا موسیٰؑ نے، کی فرعون کو یارب عطا تُو نے اِس دنیا کی زینت اور دولت (بے بہا)
تاکہ اے ربّ یہ ترے رستے سے بہکا دیں ہمیں، اِس لئے یاربّ ملا دے ان کی دولت خاک میں
سخت کردے اِن کے دل، لائیں نہ ایماں (ہوں نہ پاک) دیکھ لیں جب تک نہ آنکھوں سے عذابِ دردناک ؛
(حق نے) فرمایا، ہوئی مقبول دونوں کی دُعا تم رہو ثابت قدم ، (رکھو دِلوں میں حوصلا)

(کچھ بھی ہو لیکن) نہ چلنا جاہلوں کا راستا ؛—

ہم نے اسرائیلیوں کو پار دریا سے کیا لشکرِ فرعون، اور فرعون (پھر آگے بڑھا) —
سرکشی سے اور شرارت سے تعاقب کے لئے، اور یہاں تک کہ لگا (طوفان میں) وہ ڈوبنے
بولا، اب مجھ کو یقیں آیا، نہیں کوئی خدا ہاں مگر جس پر ہے ایماں قومِ اسرائیل کا

میں بھی ہوں فرمان بر اُس کا (وہی ہے کبریا) ؛

حق نے فرمایا، یہ اب کہتا ہے تُو (اے رُو سیاہ) اِس سے پہلے تھا تُو نافرمان ، اور گُم کردہ راہ ؛

ع ۱۴

فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ
النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ﴿٩٢﴾ وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ
وَّرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَاۗءَهُمُ الْعِلْمُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ
يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٩٣﴾ فَاِنْ كُنْتَ
فِيْ شَكٍّ مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ فَسْـَٔـلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ
لَقَدْ جَاۗءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿٩٤﴾ وَلَا
تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٩٥﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٩٦﴾ وَلَوْ جَاۗءَتْهُمْ
كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٩٧﴾ فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ
فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ ۭ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ
الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿٩٨﴾ وَلَوْ شَاۗءَ رَبُّكَ
لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ۭ اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا
مُؤْمِنِيْنَ ﴿٩٩﴾ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَيَجْعَلُ
الرِّجْسَ عَلَي الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿١٠٠﴾ قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ۭ وَمَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠١﴾
فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ
قُلْ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّىْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿١٠٢﴾ ثُمَّ نُنَجِّيْ
رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾

آج تیرا جسم ہم محفوظ رکھیں گے (یہاں) — تاکہ تو آئندہ نسلوں کو ہو (عبرت کا) نشاں[1]

ہیں بہت آثار سے (قدرت کے) غافل بے گماں ؁

ہم نے اسرائیلیوں کو اک پسندیدہ مقام[2] — دے دیا، اور کھانے کو بھی ستھری چیزیں دیں (تمام)

اختلافات اُن میں بعدِ علم پھر پیدا ہوئے — اور خدا سب کے قیامت میں کرے گا فیصلے

اختلافات اُن میں جس جس بات پر تھے پڑگئے ؁

(اے پیمبر) تم پہ جو (قرآن) ہے نازل کیا — اس کی نسبت تم کو پیدا ہو جو کوئی واہمہ

تو تم اُن سے پوچھ لو، پڑھتے رہے ہیں جو کتاب — تم سے پہلے[3]، (وحی آتی ہی رہی ہے باصواب)

تم پہ بھی برحق (کتاب) آئی ہے حق سے بالیقیں — جو کیا کرتے ہیں شک اُن میں نہ مل جانا کہیں! ؁

اور نہ اُن میں جو کہ جھٹلاتے ہیں آیاتِ خدا — تم زیاں کاروں میں ہو جاؤ گے ورنہ (دیکھنا)؁

(اور) جن لوگوں پہ ثابت ہو چکا حق کا کلام — وہ نہ ایماں لائیں گے (ہرگز یہ حجت ہے تمام)

گو تمام آثارِ قدرت سامنے ہوں (صاف و پاک) — دیکھ لیں گے وہ نہ جب تک (اک) عذابِ دردناک ؁

کیوں کوئی بستی نہ ایماں لائی (ماقبلِ عذاب)؟ — تاکہ وہ ایمان (کی دولت) سے ہوتی نفع یاب

ہاں مگر اک قومِ یونس، جب ہوئی ایمان یاب — دور ہم نے کر دیا رسوائی کا اُن سے عذاب۔

زندگی دہر میں، اور ایک وقتِ خاص تک — عیش اور آرام پہنچایا اُنہیں (بے ریب و شک)؁

آدمی روئے زمیں پہ جس قدر ہیں (جابجا) — لاتے سب ایماں، اگر ہوتا یہ منشائے خدا

(اے پیمبر) اب کرو گے جبر تم لوگوں پہ کیا — تاکہ یہ ایمان لے آئیں؟ (یہ ہونے سے رہا)؁

یہ کسی سے بھی نہیں ممکن کہ بے حکمِ خدا — لائے ایماں، گندگی (کفر) ہے وہ ڈالتا

اُن پہ جو بے عقل ہیں، (ہے فکر جن کی نارسا)؁

(اے پیمبر) یہ کہو ان سے، ذرا یہ دیکھ لیں — آسمانوں اور زمیں میں ہیں یہ کیا کیا (قدرتیں)،

اور جو ایماں نہیں لاتے (جو منکر ہیں یہاں) — کام کچھ آتے نہیں اُن کے، ڈراوے اور نشاں ؁

کیا ہے اِن لوگوں کو بھی اُن گردشوں کا انتظار — اِن سے پہلے ہو چکی ہیں ملّتیں جن کا شکار؟

(اے پیمبر) اِن سے کہہ دو (خیر) کر لو انتظار — منتظر میں بھی تمہارے ساتھ ہوں (لیل و نہار)؁

ہم بچا لیتے ہیں نبیوں کو (جب آتا ہے عذاب) — اور اُن کو بھی ہوئے ایمان سے جو بہرہ یاب

اپنے ذمّے کر لیا ہے ہم نے (لازم بالیقیں) — اہلِ ایماں کا بچانا (اس میں کوئی شک نہیں)؁

یونسؑ کا ذکر

ع ۹ / ۱۶

[1] چنانچہ خدا کے حکم سے فرعون کا مردہ جسم موجوں نے دریا سے نکال کر ایک ٹیلے پر ڈال دیا۔ اور وہ جسم آج تک ممی شدہ مصر کے عجائب خانے میں لوگوں کی عبرت کے لئے موجود ہے۔

[2] ملکِ شام میں کنعان۔

[3] یعنی یہود و نصارا سے جن پر پہلے توریت و انجیل نازل ہو چکی ہے۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ
تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ ۚۖ وَاُمِرْتُ اَنْ
اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٤﴾ وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ
مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٠٥﴾ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ
فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠٦﴾ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ
فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ۭ يُصِيْبُ
بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿١٠٧﴾ قُلْ يٰٓاَيُّهَا
النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا
يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿١٠٨﴾ ۭ
وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿١٠٩﴾

سُوْرَةُ هُوْدٍ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّثَلٰثٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّعَشْرُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ ۣ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ﴿١﴾ اَلَّا
تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ ﴿٢﴾ وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ
تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ
فَضْلَهٗ ۭ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ﴿٣﴾ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٤﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ۭ اَلَا حِيْنَ
يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ ۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٥﴾

اِن سے کہدو، لوگو میرے دین میں شک ہے اگر (تو میں تم سے اب کہے دیتا ہوں بالکل کھول کر)
پُوجتے ہو تم جنہیں اللّٰہ (برتر) کے سوا مَیں نہیں اُن کا پُجاری، (فیصلہ ہے یہ میرا)
مَیں پجاری اُس کا ہوں جو تم کو کرتا ہے فنا، حکم ہے مجھ کو رہوں ایمان والوں سے مِلا ؏
اور یہ کہ جانبِ دیں رُخ مرا یکسُو رہے اور یہ کہ مَیں بھی ہو جاؤں نہ اہلِ شرک سے ؏
(حکم ہے مجھ کو) پکاروں میں نہ خالق کے سوا اُن کو جو نفع و ضرر پہنچا نہیں سکتے ذرا
میَں بھی ہو جاؤں گا ظالم، میَں نے گر ایسا کیا ؏
اور اگر کوئی ضرر پہنچائے گا تجھ کو خدا دُور کرنے والا پھر کوئی نہیں اُس کے سوا
اور جو وہ پہنچانا چاہے تجھ کو کوئی فائدا رُکنے والا نہیں پھر کوئی اُس کے فضل کا
اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے، فضل اپنا کرے بخشنے والا ہے وہ اور مہرباں (ہر طور سے) ؏
کہدو، لوگو تم میں حق، منجانبِ حق آ چکا اب جو راہِ راست پر آئے ہے اُس کا ہی بھلا،
اور وہ اپنا ہی کچھ کھوئے گا، جو بھٹکا پھرا، میں نہیں ضامن تمہارا (کچھ نہیں ٹھیکہ مرا) ؏
(اے پیمبر) تم چلو اُس پر، جو تم پر وَحی ہو فیصلہ جب تک کرے اللّٰہ، صبر (اِن پر) کرو
وہ ہے اہلِ فیصلہ میں سب سے بہتر (مان لو) ؏

(۱۱) سُورۂ ھُود

(یہ سورۃ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی۔ اس میں ۱۲۳ آیتیں اور دس رکوع ہیں)

نام سے اللّٰہ کے کرتا ہوں، آغازِ (بیاں) وہ بڑا ہی رحم والا ہے، نہایت مہرباں ؏
الٓرٰ ؏ یہ کتابِ (پاک)، مستحکم ہیں جس کی آیتیں اور پھر تفصیل سے (سب کو سنایا ہے) جنہیں
اُتری ہے اک صاحبِ حکمت خدا کے پاس سے جس کو ہے سب کی خبر، (معلوم سب کچھ ہے جسے) ؏
(ہے خلاصہ یہ) کہ دو بس بندگی اللّٰہ کی، میں اُسی (کے فضل) کا دیتا ہوں تم کو مژدہ بھی ؏
اور ڈراتا ہوں (غضب سے بھی) اُسی کی سمت سے اور یہ کہ مغفرت مانگو خدا کے (سامنے)
اور (آگے کے لئے) توبہ کرو تم (بے رِیا) تاکہ وقتِ خاص تک پہنچائے اچھا فائدا
اور سوا جس کے عمل ہوں، اجر دے اُس کو سوا، اور اگر تم پھر گئے، تو خوف ہے مجھ کو (بجا)
وہ قیامت میں تمہیں دے گا بڑی کوئی سزا ؏ سب پہ وہ قادر ہے اور اُس کی طرف ہے لوٹنا ؏
سنتے ہو، سینوں کو اپنے کرتے ہیں یہ دوہرا تا چھپائیں (حال کو اپنے) خدا سے (بے حیا)
اور پھر اُس پر پہن لیتے ہیں کپڑے بھی (تو کیا) ظاہر و باطن کو اِن کے جانتا ہے کبریا،
وہ ہے بے شک جاننے والا دِلوں کی بات کا ؏

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا
وَمُسْتَوْدَعَهَا ۚ كُلٌّ فِي كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿٦﴾ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْأَرْضَ فِيْ سِتَّةِ أَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ
أَحْسَنُ عَمَلًا ۗ وَلَئِنْ قُلْتَ إِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ
لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا إِنْ هٰذَآ إِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٧﴾ وَلَئِنْ أَخَّرْنَا
عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلٰٓى أُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ ۗ أَلَا يَوْمَ يَأْتِيْهِمْ
لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٨﴾ وَلَئِنْ
أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ إِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ كَفُوْرٌ ﴿٩﴾
وَلَئِنْ أَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ
السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ۗ إِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ﴿١٠﴾ إِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ ۗ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّأَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿١١﴾ فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ
بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى إِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ أَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْلَآ أُنْزِلَ
عَلَيْهِ كَنْزٌ أَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ۗ إِنَّمَآ أَنْتَ نَذِيْرٌ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
وَّكِيْلٌ ﴿١٢﴾ أَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۗ قُلْ فَأْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ
مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ﴿١٣﴾ فَإِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا أَنَّمَآ أُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ
وَأَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ أَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٤﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ
الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ﴿١٥﴾

چلتا پھرتا کوئی دُنیا میں نہیں ہے (جاندار) جس کی روزی کا نہیں ضامن خدائے کردگار

اُس کا مسکن اور مدفن ہے خدا سب جانتا سب ہے یہ واضح کتاب اللہ میں (لکھا ہوا) ؁

ہے وُہی، ارض و سما کو جس نے ہے پیدا کیا صِرف چھ دِن میں، کہ جب تختِ خدا پانی پہ تھا

(اور اِس خلقت سے تھا مقصودِ ربِّ لم یزل) یہ کہ تم کو آزمائے، کِس کے اچھے ہیں عمل؟

جب کہو گے اِن سے "تم اُٹھو گے پھر بعدِ فنا" تو جو کافر ہیں، کہیں گے "یہ تو جادو ہے کھلا" ؁

اور اگر ہم روک لیں وقتِ معیّن تک عذاب تو یہ کہتے ہیں، کیا کِس شئے نے اس کا سدِّ باب؟

سُنتے ہو جس دِن عذاب (و قہر) اِن پر آئیگا پھر کِسی کے ٹالنے سے بھی نہ ٹالا جائے گا،

(ہر طرف سے) گھیر لے گا پھر (عذاب) اِن کو وہی کرتے تھے یہ جس کا استہزا (اڑاتے تھے ہنسی) ؁

گر چکھا دیں آدمی کو لذّتِ لطف و کرم اور پھر اُس (نعمت) کو اُس سے چھین لیں (اکبار) ہم

ہو کے نا اُمید، ہو جاتا ہے ناشکر (ایک دم) ؁

بعدِ زحمت گر چکھا دیں لذّتِ آرام اُسے کہتا ہے (خوش ہو کے) سب دُکھ دُور میرے ہو گئے

ہے وہ شیخی خورا اور اترانے والا (دیکھتے) ؁[1]

ہاں مگر جو لوگ صابر اور نیکوکار ہیں بخشش و اجرِ گراں کے (بس) وہی حقدار ہیں ؁

(اے پیمبر) کیا عجب تم پر جو آتی ہے وحی اُس میں سے کچھ چھوڑ بیٹھو تنگ کر لو اپنا جی

(یہ سمجھ کر) وہ کہیں اِس پر نہ کیوں نازل ہوا اِک خزانہ، یا فرشتہ کیوں نہ ساتھ اِس کے ہوا؟

تو (فقط) اِن کو ڈرانے والے ہو تم (برملا) (باقی) ذمّہ دار ہر اک چیز کا (خود) ہے خدا ؁

کیا یہ کہتے ہیں بنا لاتے ہو تم قرآن کو اِن سے کہدو (تم بھی تو اہلِ زباں مشہور ہو)

پھر بنا لاؤ اسی انداز کی دس سُورتیں ہو اگر (دعوے کے) سچے (کیا تامّل ہے تمھیں؟)

اور بُلا سکتے ہو تم جس کو سوا اللہ کے تم بُلا لو (شوق سے اپنی مدد کے واسطے) ؁

اور جو (اِس پر بھی) نہ وہ[1] کہنا تمھارا کر سکے تو سمجھ لو اُترا ہے قرآں خدا کی وحی سے

اور کوئی اس کے سوا معبود (بندوں کا) نہیں اب بھی تم ایمان لاتے ہو (خدا پر یا نہیں)؟

گر حیات و زینتِ دُنیا کا طالب ہے کوئی دیتے ہیں بدلہ انھیں اعمال کا دُنیا میں ہی

اور وہ اس طرح ٹوٹے میں نہیں رہتے کبھی[2] ؁

ع ۱ / ۸ / ۱

---

[1] یعنی تمھارے وہ مددگار جن کو تم خدا کے سوا پکارو گے۔

[2] یعنی کچھ نہ کچھ حاصل کر ہی لیتے ہیں لیکن دنیا کی ہر کمائی اور ہر حاصل فانی ہے

أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا
فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ
وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۚ
أُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ
مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۚ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ
اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ
كَذِبًا ۚ أُولٰٓئِكَ يُعْرَضُوْنَ عَلٰى رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَآءِ
الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۸﴾ الَّذِيْنَ
يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۖ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ
هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ أُولٰٓئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَمَا
كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ۘ يُضٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ۚ
مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۰﴾ أُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۱﴾
لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿۲۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ أُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۳﴾ مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ
وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ ۚ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۚ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾ ع
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۵﴾ ۙ

وقف لازم

یہ وہی ہیں آخرت میں کچھ نہیں (جن کا صلا) نارِ دوزخ کے سِوا، جو کچھ کیا ضائع ہوا
اور جو دنیا میں کیا تھا، سب وہ باطل ہوگیا ؏

اک کھُلے رستے پہ جو افراد ہوں اللہ کے ق اور ہو اُن کے ساتھ اک شاہدٌ خدا کی سمت سے[1]
(رہبری کو) پہلے (قرآں سے) ہو موسیٰؑ کی کتاب جو دلیلِ راہ ہے اور رحمتِ رب (بے حساب)
(کیا وہ ہو سکتے ہیں اس قرآن سے منکر، نہیں) ؏ (بلکہ) وہ قرآن پر رکھتے ہیں ایمان و یقیں،
دُوسرے فرقوں میں سے (قرآں سے) جو منکر ہوئے ہے ٹھکانہ اُن کا دوزخ (نار ہے اُن کے لئے)
(اے پیمبر) پس نہ کرنا تم بھی شک قرآن پر بالیقیں برحق ہے وہ مِنجانبِ خالق، مگر
اکثر ایسے ہیں، نہیں لاتے جو ایماں (جان کر) ؏

اُس سے بڑھ کر کون ظالم ہے کہ جو اللہ پر جھُوٹ کے بہتان باندھے، ہیں یہی وہ (بے خبر)
آئیں گے جب (حشر کے دن) سامنے اللہ کے اور گواہی دینے والے یُوں کہیں گے (دیکھئے)
بولتے تھے جھُوٹ جو اللہ پر، وہ ہیں یہی سُن لو، اہلِ ظلم پر پھٹکار ہے اللہ کی ؏
روک دیتے ہیں جو (لوگوں کو) خدا کی راہ سے اور پھر (کج فہم) ہیں اُس میں کجی بھی ڈھونڈتے
یہ وہی ہیں آخرت سے بھی جو منکر ہوگئے ؏

یہ نہ دنیا میں ہرا سکتے ہیں (رب کو) بھاگ کر ماسِوائے حق کوئی حامی نہیں اِن کے لیئے
ہے عذاب اِن کے لیئے (روزِ قیامت) دوہرا کیونکہ اِن کو دیکھنے سُننے کا یارا ہی نہ تھا ؏
یہ وہی ہیں خود جنھوں نے اپنا نقصاں کرلیا ہوگیا غائب وہ سب جو کچھ کیا تھا اِفترا ؏
آخرت میں سب سے بڑھ کر ہوں گے نقصاں میں یہی ؏ اور جنھوں نے نیکیاں کیں، لائے جو ایمان بھی،
اپنے رب کے سامنے کرتے رہے جو عاجزی باغِ جنّت میں وہی ہیں رہنے والے دائمی ؏
ہے مِثال اِن دو فریقوں[2] کی یہ (بہتر اور بجا) جیسے ایک بہرا اور اندھا، ایک سُنتا دیکھتا،
کیا برابر دونوں ہیں کرتے نہیں تم غور کیا ؟

ع ۱۶ ۲

نوحؑ کو بھیجا ہمیں نے جانب اُنکی قوم کے (اور اپنی قوم میں جا کر کہا یہ نوحؑ نے)
ہاں کسی کی تم نہ کرنا بندگی حق کے سوا ،

[1] یعنی دل یا عقلِ سلیم

[2] یعنی کافروں اور مسلمانوں کی

نوح علیہ السلام کا ذکر تفصیل کے ساتھ

اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ اَلِیْمٍ ﴿۲۶﴾
فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا
مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِیْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِیَ الرَّاْیِ ۚ
وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَیْنَا مِنْ فَضْلٍۭ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِیْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ
یٰقَوْمِ اَرَءَیْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَاٰتٰىنِیْ رَحْمَةً
مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّیَتْ عَلَیْكُمْ ؕ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ﴿۲۸﴾
وَیٰقَوْمِ لَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مَالًا ؕ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَمَاۤ اَنَا
بِطَارِدِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّیْۤ اَرٰىكُمْ قَوْمًا
تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ وَیٰقَوْمِ مَنْ یَّنْصُرُنِیْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ؕ
اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَلَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآىِٕنُ اللّٰهِ وَلَاۤ
اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَلَاۤ اَقُوْلُ اِنِّیْ مَلَكٌ وَّلَاۤ اَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ
تَزْدَرِیْۤ اَعْیُنُكُمْ لَنْ یُّؤْتِیَهُمُ اللّٰهُ خَیْرًا ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ ۚۖ
اِنِّیْۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْا یٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ
جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۳۲﴾
قَالَ اِنَّمَا یَاْتِیْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَمَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَا
یَنْفَعُكُمْ نُصْحِیْۤ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ یُرِیْدُ
اَنْ یُّغْوِیَكُمْ ؕ هُوَ رَبُّكُمْ ۫ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۴﴾ اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ
قُلْ اِنِ افْتَرَیْتُهٗ فَعَلَیَّ اِجْرَامِیْ وَاَنَا بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ﴿۳۵﴾ ع

ڈر سُنانے آیا ہوں میں صاف صاف[1] (اور برملا) خوف ہے ورنہ مجھے تم پر عذابِ سخت کا ؛
بولے وہ کافر، جو تھے سردار اُن کی قوم کے ' ہم تو تم کو اپنے ہی جیسا بشر ہیں دیکھتے
کرتے ہیں (بے سوچے سمجھے) وہ تمھاری پیروی پست جو اس قوم میں ہیں (بر بنائے مفلسی)
اپنی نسبت تم میں ہم پاتے نہیں کچھ برتری تم ہو سب جھوٹے، ہمارا تو گماں بس ہے یہی ؛
(نوحؑ) بولے میرے اہلِ قوم، دیکھو تو سہی! میں اگر (قائم ہوں) واضح راہ پر اللہ کی ،
رحمتِ (پیغمبری) بھی اُس نے مجھ کو کی عطا اور پھر اُس کو تمھاری آنکھ سے مخفی رکھا
کیا زبردستی یہ سب کچھ تم سے ہم منوائیں گے؟ اور (درآں حالیکہ) تم بیزار ہو اُس (چیز) سے ؛
قوم والو، مانگتا تم سے نہیں میں مال و زر اجر (خدمت کا مری) (موقوف) ہے اللہ پر
میں نکال اُن کو نہیں سکتا جو ایماں لا چکے کیونکہ جانا ہے انھیں بھی تو خدا کے سامنے

دیکھتا ہوں میں کہ تم جاہل ہو (ضدی ہو بڑے) ؛

(مومنوں کو) گر نکالوں میں (تو یہ ڈر ہے مجھے) پھر مدد کس کی بچائے گی مجھے اللہ سے ؟

کیا نہیں تم کچھ سمجھتے ؟ کیا نہیں تم سوچتے ؟ ؛

میں نہیں کہتا خدا کے ہیں خزانے میرے پاس غیب داں ہوں، یا فرشتہ ہوں (نہیں یہ التماس)
اور نہیں کہتا، جو نظروں میں تمھاری ہیں حقیر کر نہیں سکتا بھلا اُن کا خداوندِ قدیر
جو کچھ اُن کے دل میں ہے اللہ کو سب ہے خبر میں بھی بے انصاف ہو جاؤں، کہوں ایسا اگر ؛
بولے وہ ' اے نوحؑ تم ہم سے جھگڑتے ہی رہے (اس سے پہلے بھی) ہو اکثر ہم سے جھگڑا کر چکے
اب جو سچے ہو تو لے بھی آؤ ہم پر وہ (عذاب) جس کا وعدہ کر چکے ہو (ہم بھی دیکھیں وہ عتاب) ؛
نوحؑ بولے ' گر خدا چاہیگا بھیجے گا (عذاب) اور ہرا سکتے نہیں تم اس کو (ہو کر کامیاب) ؛
میں تمھاری خیر خواہی کرنی چاہوں بھی تو کیا تم رہو گمراہ، گر اللہ ہے یہ چاہتا
(پھر یہ سمجھانا تمھارے کام آ سکتا نہیں) وہ تمھارا رب ہے' اُس تک لوٹنا ہے (بالیقیں) ؛
(اے پیمبر نوحؑ کو تھا جیسے جھٹلایا گیا) کیا وہی کفارِ مکہ کی رَوش ہے (برملا) ؟
کیا یہ کہتے ہیں' بنا لائے ہو تم قرآن کو اِن سے یہ کہہ دو' اگر میں نے بنایا اِس کو ہو
تو گنہ میرا ہے مجھ پر، (میں ہوں ذمہ دار بھی) اور گناہِ (کذب گوئی) سے تمھارے ہوں بری ؛

وَاُوْحِیَ اِلٰی نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ یُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ

فَلَا تَبْتَىِٕسْ بِمَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْیُنِنَا وَوَحْیِنَا

وَلَا تُخَاطِبْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَیَصْنَعُ

الْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَیْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ قَالَ

اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ فَسَوْفَ

تَعْلَمُوْنَ مَنْ یَّاْتِیْهِ عَذَابٌ یُّخْزِیْهِ وَیَحِلُّ عَلَیْهِ عَذَابٌ

مُّقِیْمٌ ﴿۳۹﴾ حَتّٰۤی اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ قُلْنَا احْمِلْ فِیْهَا مِنْ

كُلٍّ زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَیْهِ الْقَوْلُ

وَمَنْ اٰمَنَ وَمَاۤ اٰمَنَ مَعَهٗۤ اِلَّا قَلِیْلٌ ﴿۴۰﴾ وَقَالَ ارْكَبُوْا فِیْهَا بِسْمِ

اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۴۱﴾ وَهِیَ تَجْرِیْ

بِهِمْ فِیْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ وَنَادٰی نُوْحُ ابْنَهٗ وَكَانَ فِیْ مَعْزِلٍ

یّٰبُنَیَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۴۲﴾ قَالَ سَاٰوِیْۤ

اِلٰی جَبَلٍ یَّعْصِمُنِیْ مِنَ الْمَآءِ قَالَ لَا عَاصِمَ الْیَوْمَ مِنْ

اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ وَحَالَ بَیْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ

الْمُغْرَقِیْنَ ﴿۴۳﴾ وَقِیْلَ یٰۤاَرْضُ ابْلَعِیْ مَآءَكِ وَیٰسَمَآءُ اَقْلِعِیْ

وَغِیْضَ الْمَآءُ وَقُضِیَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَی الْجُوْدِیِّ وَقِیْلَ

بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۴﴾ وَنَادٰی نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ

اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَهْلِیْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِیْنَ ﴿۴۵﴾

وحی بھیجی نوحؑ کو، ایماں نہ کوئی لائے گا لاچکے ایمان جو اِس قوم میں، اُن کے سوا
کر رہے ہیں یہ جو کچھ، اس پر نہ کُڑھنا (دیکھنا) ۞

اب بنالو ایک کشتی تم مطابق حکم کے ہاں ہمارے زیرِ نگرانی (ہمارے سامنے)
اور نافرمانوں کے حق میں نہ کچھ ہم سے کہو یہ تو بیشک غرق ہونگے (غرق انھیں ہونے بھی دو) ۞
(نوحؑ) جب کشتی بناتے تھے تو اعیاں قوم کے ہنستے تھے[1] اُن پر گزرتے تھے جب اُنکے پاس سے
نوحؑ کہتے تھے تمسخر کر رہے ہو ہم سے (کیا)! جیسے تم ہنستے ہو، ہم تم پر ہنسیں گے (دیکھنا) ۞
عنقریب اب یہ تمھیں معلوم (خود) ہو جائے گا کس پہ ہوتا ہے عذاب (اور وہ بھی) رُسوائی بھرا!
کس کو ہونا ہے عذابِ دائمی (روزِ جزا)؟ ۞

(پھر) یہاں تک کہ ہمارے حکم (کا وقت) آ گیا جوش پر آیا تنور، اور (نوحؑ سے) ہم نے کہا،
لے لو دو دو جوڑے (نر اور مادہ سارے جانور) اور گھر والوں کو، لیکن ان کو (قطعًا) چھوڑ کر
حکم ہے جن کے لیے پہلے ہمارا آ چکا اور سب ایمان والوں کو، تو کشتی میں چڑھا
تھوڑے ہی تھے ساتھ اُن کے جن کو ایماں تھا ملا ۞

نوحؑ نے (اُن سے) کہا کشتی میں ہو جاؤ سوار ہے خدا کے نام پر چلنے ٹھہرنے کا مدار
میرا رب ہے مہرباں اور ہے بڑا آمرزگار ۞

موجوں میں (طوفان کی) اُن کو وہ کشتی لے چلی (ایسی موجیں جن کی اُونچائی) پہاڑوں کی سی تھی
اپنے بیٹے کو پکارا نوحؑ نے، جو تھا جُدا، اے پسر، ہو جا سوار اِس میں ہمارے ساتھ آ ۞
(آج) ہے (ان) کافروں کے ساتھ رہنا ناروا ۞

بولا، میں تو جا لگوں گا (دامنِ) کہسار سے اور وہ (اس طوفاں کے) پانی سے بچالے گا مجھے
نوحؑ بولے، حکمِ خالق سے بچا سکتا نہیں آج کوئی، ہاں مگر جس پر ہو رحمت (بالیقیں)
بیچ میں دونوں کے (پس) اِک موج حائل ہو گئی نوحؑ کا بیٹا بھی ڈوبا، دُوسروں کے ساتھ ہی[3] ۞
(بعدازیں) ہم نے زمیں کو حکم بھیجا اے زمیں جذب کرلے اپنا پانی، بس کر اے چرخ (بریں)
خشک پانی ہو گیا اور ہو چکا قِصّہ تمام کوہِ جُودی[2] پر ہوا پھر (جا کے) کشتی کا قیام،
آج دُھتکارے گئے ظالم (ہوا اعلانِ عام) ۞

نوحؑ نے اللہ کو اپنے پکارا اور کہا یاالٰہی میرے گھر والوں میں ہے بیٹا مِرا
ہاں ترا وعدہ تھا برحق (وہ تو پورا ہو گیا) تو بڑا حاکم ہے یارب (میرے بیٹے کو بچا) ۞

رکوع

---

[1] ازراہِ تمسخر کہتے تھے کہ زمین تو خشک پڑی ہے اور یہ کشتی بنا رہے ہیں

[2] صاحب مجمع البحار لکھتے ہیں کہ دجلہ اور فرات دو دریاؤں کے درمیان ایک جزیرہ ہے جس میں یہ جُودی پہاڑ واقع ہے۔ صاحب معجم البلدان لکھتے ہیں کہ جودی کوہ ارارط کے سلسلے کی ایک چوٹی ہے۔ اس پہاڑ کا سلسلہ ارمینیہ سے ارضِ رُوم اور طرابزون تک پھیلا ہوا ہے اب اس پہاڑ کے دامن میں قوم کُرد آباد ہے۔

[3] غالبًا نوح علیہ السّلام کا لڑکا ابھی تک ڈوبا نہ تھا۔ غوطے کھا رہا تھا۔

قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْـَٔلْنِ
مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۭ اِنِّىْٓ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۴۶﴾
قَالَ رَبِّ اِنِّىْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِىْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ
وَاِلَّا تَغْفِرْ لِىْ وَتَرْحَمْنِىْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۴۷﴾ قِيْلَ يٰنُوْحُ
اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ۭ
وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۴۸﴾ تِلْكَ مِنْ
اَنْۢبَاۗءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ
مِنْ قَبْلِ هٰذَا ۭ فَاصْبِرْ ۭ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۹﴾ وَاِلٰى عَادٍ
اَخَاهُمْ هُوْدًا ۭ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ
اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ يٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔــلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ۭ اِنْ
اَجْرِيَ اِلَّا عَلَي الَّذِيْ فَطَرَنِيْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا
رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاۗءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ
قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۵۲﴾ قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا
بِبَيِّنَةٍ وَّمَا نَحْنُ بِتَارِكِيْٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ
بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۳﴾ اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْۗءٍ ۭ قَالَ
اِنِّىْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاشْهَدُوْٓا اَنِّىْ بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۵۴﴾ مِنْ دُوْنِهٖ
فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۵۵﴾ اِنِّىْ تَوَكَّلْتُ عَلَي اللّٰهِ رَبِّيْ وَ
رَبِّكُمْ ۭ مَا مِنْ دَاۗبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ۭ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۶﴾

(حق نے فرمایا (سنو) اے نوحؑ (اور کر لو یقیں) — وہ (کسی صورت) تمھارے اہل میں داخل نہیں
ہیں خراب اس کے عمل (اچھا نہیں ہے اُسکا حال) — علم جس شے کا نہیں، اس کا نہ ہو ہم سے سوال
ہم تمھیں سمجھائے دیتے ہیں (یہ بات اچھی نہیں) — تم بھی نادانوں (ہی) میں (شامل) نہ ہو جاؤ کہیں ۞
نوحؑ بولے، مانگتا ہوں تجھ سے میں یارب پناہ — ایسے استفسار سے، جس کی نہیں ہے مجھ کو تھاہ،
گر کیا مجھ پر نہ رحم اور گر نہ بخشی یہ خطا — (اے مرے اللہ) میں برباد ہی ہو جاؤں گا ۞
(رہو گیا طوفاں فرو تو) نوحؑ سے ہم نے کہا — اب سلام (دامن) سے اُترو (کنارہ آگیا)
برکتوں کے ساتھ، تم پر اور اُن پر (برکتیں) — ہیں جو (کچھ) فرقے تمھارے ساتھ (اِس دوران میں)
اور (تمھارے بعد) کچھ (آئیں گی ایسی) اُمّتیں — فائدے پہنچائیں گے ہم (دارِ فانی) میں جنھیں

پھر عذابِ سخت پہنچے گا اُنہیں (انجام میں) ۞

(اے پیمبر) واقعاتِ چند ہیں یہ غیب کے — جو ذریعے وحی کے ہم تم کو پہنچاتے رہے
تھا نہ تم کو علم اِن باتوں کا اِس سے پیشتر — اور تمھاری قوم کو بھی کچھ نہ تھی اِن کی خبر
صبر سے لو کام (صبر اہلِ رضا کا کام ہے) — ہاں خدا سے ڈرنے والوں کا بخیر انجام ہے ۞

هود علیہ السلام کا ذِکر

سمتِ قومِ عاد بھیجا اُن کے بھائی ہودؑ کو — ہودؑ بولے قوم والو بندگی رب کی کرو
ہاں تمھارا کوئی بھی مالک نہیں اُس کے سوا — مفتری ہو تم، فقط یہ ہے تمھارا افترا ۞
قوم والو اجرِ خدمت میں نہیں کچھ مانگتا — اجر وہ دے گا، کہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا،

کیا سمجھتے تم نہیں، (تم کو نہیں ادراک کیا)؟ ۞

مغفرت مانگو خدا سے اور پھر توبہ کرو — آسماں سے بارشِ (رحمت) وہ کر دے گا (سنو)
اور بڑھا دے گا تمھاری قوتوں کا زور بھی — انحراف اُس سے نہیں لازم بحالِ سرکشی
بولے وہ، اے ہودؑ، تم کوئی سند لائے نہیں — اپنے معبودوں کو اِن باتوں سے چھوڑیں گے نہیں

اور ہم تم کو تو (ہرگز) ماننے والے نہیں ۞

ہم سمجھتے ہیں ہمارے بعض معبودوں میں سے — ہے کسی نے کچھ نہ کچھ آسیب پہنچایا تجھے
ہودؑ بولے میں خدا کو اپنے کرتا ہوں گواہ — اور تم سب بھی رہو شاہد کہ جز بارِ آلہ،
میں شریکوں سے تمھارے (مطلقًا) بیزار ہوں ۞ — تم برائی میرے حق میں کر چلو (تیار ہوں)

اور ذرا مُہلت نہ دو مجھ کو (میں ایماندار ہوں) ۞

میں تو رکھتا ہوں بھروسہ (صرف ایک) اللہ پر — جو تمھارا بھی ہے اور میرا بھی ربِّ (دادگر)

چلنے پھرنے والے ہیں سطحِ زمیں پر جس قدر
سب کی چوٹی ہے اُسی کے ہاتھ میں (شام و سحر)
اور بیشک ہے مِرا اللہ سیدھی راہ پر ۞

فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقَدۡ اَبۡلَغۡتُكُمۡ مَّاۤ اُرۡسِلۡتُ بِهٖۤ اِلَيۡكُمۡ ؕ وَيَسۡتَخۡلِفُ رَبِّىۡ
قَوۡمًا غَيۡرَكُمۡ ۚ وَلَا تَضُرُّوۡنَهٗ شَيۡـًٔا ؕ اِنَّ رَبِّىۡ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ حَفِيۡظٌ ﴿۵۷﴾
وَلَمَّا جَآءَ اَمۡرُنَا نَجَّيۡنَا هُوۡدًا وَّالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ بِرَحۡمَةٍ مِّنَّا ۚ وَ
نَجَّيۡنٰهُمۡ مِّنۡ عَذَابٍ غَلِيۡظٍ ﴿۵۸﴾ وَتِلۡكَ عَادٌ ۙ جَحَدُوۡا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمۡ
وَعَصَوۡا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوۡۤا اَمۡرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيۡدٍ ﴿۵۹﴾ وَاُتۡبِعُوۡا فِىۡ هٰذِهِ
الدُّنۡيَا لَعۡنَةً وَّيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ عَادًا كَفَرُوۡا رَبَّهُمۡ ؕ اَلَا بُعۡدًا
لِّعَادٍ قَوۡمِ هُوۡدٍ ﴿۶۰﴾ وَاِلٰى ثَمُوۡدَ اَخَاهُمۡ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا
اللّٰهَ مَا لَكُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ غَيۡرُهٗ ؕ هُوَ اَنۡشَاَكُمۡ مِّنَ الۡاَرۡضِ وَاسۡتَعۡمَرَكُمۡ
فِيۡهَا فَاسۡتَغۡفِرُوۡهُ ثُمَّ تُوۡبُوۡۤا اِلَيۡهِ ؕ اِنَّ رَبِّىۡ قَرِيۡبٌ مُّجِيۡبٌ ﴿۶۱﴾
قَالُوۡا يٰصٰلِحُ قَدۡ كُنۡتَ فِيۡنَا مَرۡجُوًّا قَبۡلَ هٰذَاۤ اَتَنۡهٰٮنَاۤ اَنۡ نَّعۡبُدَ
مَا يَعۡبُدُ اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِىۡ شَكٍّ مِّمَّا تَدۡعُوۡنَاۤ اِلَيۡهِ مُرِيۡبٍ ﴿۶۲﴾ قَالَ
يٰقَوۡمِ اَرَءَيۡتُمۡ اِنۡ كُنۡتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنۡ رَّبِّىۡ وَاٰتٰٮنِىۡ مِنۡهُ رَحۡمَةً
فَمَنۡ يَّنۡصُرُنِىۡ مِنَ اللّٰهِ اِنۡ عَصَيۡتُهٗ فَمَا تَزِيۡدُوۡنَنِىۡ غَيۡرَ تَخۡسِيۡرٍ ﴿۶۳﴾
وَيٰقَوۡمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَـكُمۡ اٰيَةً فَذَرُوۡهَا تَاۡكُلۡ فِىۡۤ اَرۡضِ
اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوۡهَا بِسُوۡۤءٍ فَيَاۡخُذَكُمۡ عَذَابٌ قَرِيۡبٌ ﴿۶۴﴾ فَعَقَرُوۡهَا
فَقَالَ تَمَتَّعُوۡا فِىۡ دَارِكُمۡ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ وَعۡدٌ غَيۡرُ مَكۡذُوۡبٍ ﴿۶۵﴾
فَلَمَّا جَآءَ اَمۡرُنَا نَجَّيۡنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ بِرَحۡمَةٍ مِّنَّا
وَمِنۡ خِزۡىِ يَوۡمِئِذٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الۡقَوِىُّ الۡعَزِيۡزُ ﴿۶۶﴾

حکم جو دے کر تمھاری سمت ہوں بھیجا گیا | وہ تو میں تم کو (بڑی تفصیل سے) پہنچا چکا
اِس پہ بھی گر رُوکشی کی تم نے (اور مانا نہیں) | کر دے گا اللہ اَوروں کو تمھارا جانشیں
کچھ بگاڑ اس کا نہیں سکتے (یہ میں نے کہہ دیا) | بالیقین نگران حال اللہ ہے ہر چیز کا ؁
اور جب (اُن پر) ہمارے حکم سے آیا (عذاب) | ہُودؑ کو ہم نے بچایا، کر کے رحم (بے حساب)
اور اُن کو بھی، جو اُن کے ساتھ ایماں لائے تھے | دی نجات (اور امن میں رکھا) عذابِ سخت سے ؁
اے پیمبر ہے یہی (رُوداد) قومِ عاد (کی) | اپنے ربّ کے حکم سے، اِنکار جو کرتی رہی
اور نافرماں رہی نبیوں سے اُسکے (صاف صاف) | اُن کا مانا حکم، جو سرکش (خدا کے) تھے خِلاف ؁
اُن کے پیچھے پیچھے اس دُنیا میں لعنت تھی لگی | اور روزِ حشر بھی (یہ سب رہیں گے لعنتی)
سُن لو قومِ عاد اپنے ربّ سے منکر ہو گئی | سُن لو لعنت عاد پر ہے، قوم تھی جو ہُودؑ کی ؁
اور (پھر سمتِ ثمود (آئے وہ) صالحؑ (متّقی) | (جو پیمبر تھے ہمارے اور) اور اُن کے بھائی (بھی)

بولے اے لوگو کرو تم بندگی اللہ کی ؁

کوئی بھی معبود تم سب کا نہیں اُس کے سوا | اِس زمیں (کی خاک سے) اُس نے تمھیں پیدا کیا
اور اسی پر پھر کیا اُس نے تمھیں آباد بھی، | اُس سے توبہ بھی کرو، مانگو معافی (جرم کی)
پاس ہی (رہتا ہے بندوں کے) مرا ربّ واقعی | (اور) قبول (اُن کی) دعائیں کرنے والا ہے وہی ؁
بولے اے صالحؑ، ہمیں پہلے بڑی اُمّید تھی | (تم ہمارا ساتھ دو گے اور رکھو گے دوستی)
تم تو اُن کی بندگی سے منع کرتے ہو مگر | پوجتے جن کو چلے آتے اب و جد پیشتر
اور جس مذہب کی جانب تم بلاتے ہو ہمیں | اُس کی نِسبت ہم پڑے ہیں سخت شک و شبہ میں

ہم تردّد میں پڑے ہیں (اب بتاؤ کیا کریں ؟) ؁

بولے صالحؑ، صاحبانِ قوم، دیکھو تو سہی | میں اگر (ثابت قدم) حجّت پہ ہوں اللہ کی
اور اُس نے مجھ پر اپنی رحمت (و رافت) بھی کی | پھر اگر کرنے لگوں میں (اُس خدا سے) سرکشی
کون ہے اُس کے مقابل جو مدد دیگا مجھے؟ | تم تو کرتے ہو مرا نقصان (اپنی رائے سے) ؁
بھائیو اللہ کی (بھیجی ہوئی) یہ اُونٹنی | (زندہ گویا) اک نشانی ہے رسالت کی مری
چھوڑ دو اِس کو، زمینِ ربّ پہ یہ چرتی پھرے | اور نہ دینا تم کسی عنوان سے ایذا اُسے

ورنہ پھر قہرِ خدا میں جلد پکڑے جاؤ گے ؁

پاؤں اُس کے کاٹ ڈالے (اتنا سمجھانے پہ بھی) | بولے صالحؑ تین دِن (بس) بجا لو چین کی
بیٹھ کر اپنے گھروں میں (قہر ہوگا بعد ازیں) | یہ خدا کا وعدہ ہے جھوٹا نہ ہوگا، (بالیقیں)

ع ۵

پھر جب آ پہنچا ہمارا حکم (نازل قہر میں)
ہم نے صالحؑ کو بچایا اور اُن کے ساتھ اُنہیں
لائے تھے ایمان جو (افراد) اپنے فضل سے
اور رسوائی سے اُس دن کی (کہ وہ جرم تھے)
ربّ تمھارا ہے زبردست و قوی (بالادست ہے) ؁

وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۶۷﴾
كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَاۤ اِنَّ ثَمُوْدَا۟ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ﴿۶۸﴾ ع
وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ؕ
قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ﴿۶۹﴾ فَلَمَّا رَاٰۤ اَيْدِيَهُمْ
لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ
اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ؕ ﴿۷۰﴾ وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا
بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ﴿۷۱﴾ قَالَتْ يٰوَيْلَتٰۤى ءَاَلِدُ
وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِيْ شَيْخًا ؕ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيْبٌ ﴿۷۲﴾ قَالُوْۤا
اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ
الْبَيْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ﴿۷۳﴾ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ
وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِيْ قَوْمِ لُوْطٍ ﴿۷۴﴾ ؕ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ
اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ﴿۷۵﴾ يٰۤاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ
رَبِّكَ ۚ وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ﴿۷۶﴾ وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا
لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ﴿۷۷﴾
وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ؕ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ
السَّيِّاٰتِ ؕ قَالَ يٰقَوْمِ هٰۤؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا
اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ؕ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ﴿۷۸﴾ قَالُوْا
لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِيْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ﴿۷۹﴾

اِک کڑک نے زور کی، اُن ظالموں کو آ لیا — صبح کو ہر شخص اپنے گھر میں تھا اوندھا پڑا[11]

(یوں مٹے) جیسے کہ وہ بستی میں رہتے ہی نہ تھے — سن لو، اے لوگو، ثمود اللہ سے منکر ہوئے

سُن لو، یہ اللہ کی جانب سے پھٹکارے گئے ؛

(جب) فرشتے آئے ابراہیمؑ کو دینے پیام — تو کیا اُن کو سلام، اور بولے وہ تم پر سلام

گوشت بچھڑے کا بُھنا جلدی سے لا کر رکھ دیا — جب یہ دیکھا ہاتھ کھانے پر نہیں اُٹھتے ذرا،

تو وہ اپنے دِل میں کھٹکے اور ڈرنے بھی لگے — وہ (فرشتے) بولے (یوں) ہم سے نہ ڈرنا چاہیئے

ہم فرشتے جا رہے ہیں پاس قومِ لُوطؑ کے ؛

بیوی ابراہیمؑ کی (سارہ) بھی تھیں اس جا کھڑی — دی فرشتوں نے نوید اسحاقؑ اور یعقوبؑ کی

آ گئی (اس واقعے سے) اُن کو (برجستہ) ہنسی

بولیں (سارہ) ہائے رسوائی! بڑھاپا ہے مرا — اور مرا شوہر بھی میرے ساتھ بوڑھا ہو گیا

اور مرے اولاد ہو گی! یہ عجب ہے واقعہ[1]!!

بولے کیا حیرت ہے تم کو امر پر اللہ کے — اے (نبی کی) اہلِ بیت (اِس پر نہ حیرت چاہیئے)

برکت و رحمت خدا کی تم پہ ہو (صبح و مسا) — حمد کے لائق ہے وہ ذی (حکمت و) عظمت خدا،

پھر جب ابراہیمؑ کے دل سے (وہ) ڈر جاتا رہا، — اور جب اولاد کا مژدہ بھی اُس کو مل چکا

تو وہ قومِ لُوطؑ کے بارے میں ہم سے لڑ پڑا[2] ؛

بیشک ابراہیمؑ تھے دل کے ملائم بُردبار — اور تھی اُن کی توجّہ جانبِ پروردگار ؛

(پھر کہا ہم نے کہ) ابراہیمؑ، چھوڑ دو یہ خیال — آ چکا رب کا تمھارے حکم (ناحق ہے ملال)

جو عذاب آنے کو ہے اب اس کا ٹلنا ہے محال ؛

جب فرشتے پہنچے نزدِ لُوطؑ، وہ غمگیں ہوئے — اُن کے آنے سے وہ ہو کر تنگ دل کہنے لگے

آج کا دن ہے بہت ہی سخت (کیا ہو دیکھیے[3])

قوم آئی پاس اُن کے دوڑتی بے اختیار — پہلے ہی سے فعلِ بد کرتے تھے یہ (عصیاں شعار)

لُوطؑ بولے، لوگو حاضر ہیں یہ میری بیٹیاں — یہ (حلال[4] اور) پاک ہیں تم کو ڈرو خالق سے ہاں

میہمانوں میں نہ رسوائی کرو دیکھو مری — نیک کیا تم میں نہیں باقی کوئی ایک آدمی؟

لوگ بولے، لُوطؑ تم تو جانتے ہو (ہم نشیں) — کچھ تمھاری لڑکیوں سے ہم کو مطلب ہی نہیں

تم تو واقف ہو ارادوں سے ہمارے (بالیقیں) ؛

ع ۸ / ۶

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور لُوطؑ علیہ السلام کا ذکر۔

[1] حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر اس وقت سو سال اور حضرت سارہ کی عمر ساٹھ سال تھی۔

[2] حضرت لُوطؑ کو حضرت ابراہیمؑ ہی نے اس قوم میں بھیجا تھا جب سُنا کہ اس قوم پر عذاب آنے والا ہے تو ترس کھا کر خدا سے سفارش کرنے لگے۔

[3] اس لیے کہ فرشتے خوبصورت لڑکوں کی شکل میں تھے اور قومِ لُوطؑ میں لواطت کا رواج ہو گیا تھا

[4] یعنی اُن سے شادی کر لو۔ اُس زمانے میں کافروں سے شادی بیاہ مباح تھا۔

قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْۤ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ﴿٨٠﴾ قَالُوْا يٰلُوْطُ
اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْۤا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ
الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَاۤ اَصَابَهُمْ ؕ
اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ؕ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ﴿٨١﴾ فَلَمَّا جَآءَ
اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ
سِجِّيْلٍ ۙ مَّنْضُوْدٍ ﴿٨٢﴾ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ؕ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ
بِبَعِيْدٍ ﴿٨٣﴾ وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا
اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ
اِنِّيْۤ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّاِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ﴿٨٤﴾
وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا
النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿٨٥﴾
بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَاۤ اَنَا عَلَيْكُمْ
بِحَفِيْظٍ ﴿٨٦﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ
مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَاۤ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْۤ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ؕ اِنَّكَ
لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ﴿٨٧﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ
عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَرَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَمَاۤ اُرِيْدُ
اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَاۤ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ؕ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا
اسْتَطَعْتُ ؕ وَمَا تَوْفِيْقِيْۤ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ﴿٨٨﴾

لوطؑ بولے کاش ہوتی تم پہ مجھ کو دستگاہ یا کسی مضبوط پائے کی کہیں لیتا پناہ ؛
(وہ فرشتے تھے جو مہماں) لوطؑ سے کہنے لگے ہم (فرشتے ہیں یہاں) اللہ کے بھیجے ہوئے
یہ کسی صورت نہ اب تم تک پہنچنے پائیں گے سارے گھر والوں کے تم جاؤ نکل کچھ رات سے
اور مُڑ کر بھی نہ دیکھے کوئی تم میں سے اِدھر ہاں مگر عورت تمھاری (جو ہے آوارہ نظر)
جو مصیبت اُن پر آئے گی، پڑیگی اُس پہ بھی اور ہے اِس کے لیے موعود (ساعت) صبح (کی)
کیا نہیں وقتِ سحر نزدیک؟ (لو وہ آ گئی) ؛
پھر ہمارا حکم جب پہنچا (تو ہنگامِ سحر) ہم نے اُس بستی کو (فوراً) کر دیا زیر و زبر
اُس پہ برسائے کھرنجے کے جمے پتھر وہاں، کر دیئے تھے جن پہ کچھ اللہ نے اپنے نشاں
دور یہ بستی نہیں اِن کا فرانِ (مکہ) سے (اے پیمبرؐ اس سے عبرت انکو لینی چاہیئے)
پھر شعیبؑ اک قومِ مدین کی طرف بھیجے گئے جو (پیمبر تھے ہمارے) اُن کے قومی بھائی تھے
بولے، اے لوگو کرو تم بندگی اللہ کی ماسوا اُس کے نہیں معبود تم سب کا کوئی۔
ناپ میں اور تول میں لازم نہیں کرنی کمی دیکھتا ہوں میں کہ ہو تم لوگ سب خوشحال بھی
ورنہ اندیشہ ہے اس دن کے عذاب (و قہر) سے گھیر لے گا جو تمھیں (اور تم گھرے رہ جاؤ گے) ؛
لوگو ناپ اور تول کو پورا کرو انصاف سے کم نہ دو لوگوں کو چیزیں، (مان لو یہ مشورے)
اور نہ جھگڑے مُلک میں پھیلاؤ (ناحق کے لیے) ؛
بچ رہے جو کچھ تجارت میں دیا اللہ کا ہو اگر ایمان والے، تو اسی میں ہے بھلا
اور میں تم سب کی نگہبانی تو کرنے سے رہا ؛
وہ لگے کہنے، شعیبؑ! آیا تمہاری یہ نماز درس دیتی ہے تمھیں اس بات کا (بندہ نواز)
باپ دادا پوجتے تھے جن کو، اُن کو چھوڑ دیں اور (تصرّف) مال میں اپنے نہ جو چاہیں کریں؟
جیسے تم ہی نیک ہو اور نرم دل اِس ملک میں ؛
پھر شعیبؑ اُن سے یہ بولے، لوگو دیکھو تو سہی میں اگر (ثابت قدم) حجّت پہ ہوں اللہ کی
نیک روزی وہ مجھے دیتا ہے اپنے فضل سے (کیا کروں کسبِ حرام اِن نعمتوں کو چھوڑ کے؟)
چاہتا ہرگز نہیں وہ کام میں کرنے لگوں منع کرتا ہوں تمھیں جس کام سے (مجبور ہوں)
چاہتا ہوں حتی الامکاں لوگوں کی اِصلاح ہو، صرف ہے تائیدِ حق پر کامیابی میری تو
ہے توکل اور میلان اس کی جانب (دوستو) ؛

ع نصف

وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْٓ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ
قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ؕ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ
بِبَعِيْدٍ ﴿٨٩﴾ وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ
رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ﴿٩٠﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ
وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ ز وَمَآ اَنْتَ
عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ﴿٩١﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ
اتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا ؕ اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿٩٢﴾
وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ؕ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ
مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ؕ وَارْتَقِبُوْٓا اِنِّيْ
مَعَكُمْ رَقِيْبٌ ﴿٩٣﴾ وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ
فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿٩٤﴾ ۙ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَا بُعْدًا
لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ﴿٩٥﴾ ع وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا
وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٩٦﴾ ۙ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ
فِرْعَوْنَ ۚ وَمَآ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ ﴿٩٧﴾ يَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ؕ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ﴿٩٨﴾ وَاُتْبِعُوْا
فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ﴿٩٩﴾
ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا قَآئِمٌ وَّحَصِيْدٌ ﴿١٠٠﴾

مجھ سے ضد کر کے، کہیں لوگو نہ کرنا وہ گناہ — تم پہ بھی آئے مصیبت وہ (کہ جو دُور از نگاہ)

آئی تھی جو قوم صالحؑ قوم نوحؑ و ہودؑ پر، — لُوطیوں کا واقعہ بھی تو نہیں دُور (از نظر)

مغفرت مانگو خدا سے اپنے پھر توبہ کرو — وہ محبت کرنے والا، رحم والا ہے (سنو)

وہ لگے کہنے شعیبؑ! (ابتک) جو باتیں تم نے کیں — اُن میں سے (بابا) بہت سی ہم نے سمجھی ہی نہیں

دیکھتے ہیں ہم کہ تم ہم میں بہت کمزور ہو — گر تمھارے بھائی بند (اِس جا) نہ ہوتے تو سنو

ہم (کبھی کا) تم کو کر دیتے (یہاں پر) سنگسار — اور تمھارا کچھ نہیں اپنی نگاہوں میں وقار

بولے (پیغمبرؑ)[1] کہ اے لوگو (ذرا یہ تو بتاؤ) — کیا خدا سے بڑھ کے ہے میرے عزیزوں کا دباؤ؟

ڈالتے ہو بیٹھ پیچھے رب کو (فرطِ جہل سے) — ہیں تمھارے کام قابو میں مرے اللہ کے

تم کرو اپنا عمل، کرتا ہوں میں اپنا عمل — سب پتہ چل جائے گا کس پر عذاب آتا ہے (کل)

کون جھوٹا ہے، کیسے رسوائیاں ہوتی ہیں (پھر) — منتظر تم بھی رہو، ہُوں ساتھ ہی میں منتظر

جب ہمارا حکم آ پہنچا، (جو تھی موعود بات) — تو شعیبؑ اور ساتھیوں کو اُن کے ہم نے دی نجات

لا چکے تھے (ہم پہ) جو ایمان اپنے فضل سے — آدبایا ظالموں کو، اِک کڑک (اِک چیخ) نے

صبح کو اپنے گھروں میں تھے وہ سب اوندھے پڑے — (ہوگئے برباد یوں) آباد ہی گویا نہ تھے

لعنتی جیسے ثمود (اس دَور سے) پہلے ہوئے — اہلِ مدین بھی اُسی صورت سے دھتکارے گئے

دے کے موسیٰؑ کو دلیلِ واضح اور اپنے نشاں — بھیجا فرعون اور اُس کے مُقبلوں کے درمیاں

حکم پر فرعون کے (افرادِ وابستہ) چلے — گو کہ بات اُس کی تھی خالی راستی (و صدق) سے

حشر میں فرعون ہو گا آگے آگے قوم کے — اور پھر پہنچاتے گا نارِ (جہنم) میں اُسے

کیا بُرا وہ گھاٹ ہے جس پر یہ پہنچے (دیکھیے)

اُن کے پیچھے عالمِ ہستی میں رسوائی رہی — اور (وہ ہوں گے ذلیل و خوار) روزِ حشر بھی،

کیا بُرا انعام ہے اِن کو ملا جو (واقعی)

حال یہ کچھ بستیوں کے ہیں جو کرتے ہیں بیاں — بعض ویراں ہو چکیں اور بعض ہیں قائم یہاں

[1] یعنی شعیب علیہ السلام نے فرمایا

ع ۱۲ — ۸ / ۸

وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ
الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ
وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ﴿١٠١﴾ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى
وَهِيَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ﴿١٠٢﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً
لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ
يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴿١٠٣﴾ وَمَا نُؤَخِّرُهٗٓ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ؕ ﴿١٠٤﴾ يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ
نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ﴿١٠٥﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي
النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ۙ ﴿١٠٦﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ
وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿١٠٧﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ
سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَ
الْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ﴿١٠٨﴾ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ
مِّمَّا يَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ ؕ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ
وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ﴿١٠٩﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى
الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ
وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿١١٠﴾ وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ ؕ
اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿١١١﴾ فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ
وَلَا تَطْغَوْا ؕ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿١١٢﴾ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿١١٣﴾

اور ہم نے ظلم اِن پر تو نہیں کچھ بھی کِیا، اپنی جانوں پر انہوں نے ظلم خود ہی کر لیا
جن شریکوں کو پکارا ماسوا اللہ کے جب عذاب آیا، نہ کچھ بھی کام اُن کے آسکے
بلکہ (اُلٹے) اُن کی بربادی ہی کا باعث ہوئے ؛

بستیوں کے لوگ جب ہوتے ہیں محوِ سرکشی اور تمہارا رب جو کرتا ہے گرفت اُن کی (کبھی)
تو گرفت ایسی ہی پھر ہوتی ہے اسکی (پُرخطر) ہے گرفت اس کی بڑی ہی دردناک اور سخت تر،
خوف ہے جس کو عذابِ آخرت کا (بے گماں) اِس میں ہیں اُس کیلئے (موجود عبرت کے) نشاں
آخرت، وہ دِن ہے جس دِن جمع سب ہو جائیں گے اور اُس دِن پیش ہوں گے سب ہمارے سامنے ؛
اِک معیّن وقت تک اُس کو کیا ہے مُلتوی، وہ دِن آیا تو بغیرِ حکمِ حق اُس دِن کوئی
کر نہیں سکتا ہے (مارے خوف کے) اِک بات بھی بعض اُن میں نیک ہوں گے اور کچھ ہونگے شقی ؛
جو شقی ہیں، آگ میں (دوزخ) کی وہ ہونگے پڑے چیختے، چلّاتے، (روتے) اور دھاڑیں مارتے ؛
(پھر) ہمیشہ وہ رہیں گے، نارِ دوزخ میں (تپاں) تھے[1] ہمیشہ جس طرح قائم زمین و آسماں،
ہاں مگر جس کو خدا چاہے گا (کر دے گا رہا) رب تمہارا کر گزرتا ہے، جو کچھ ہے چاہتا ؛
اور جو ہیں نیک، وہ جنت میں ہونگے (جاوداں) تھے ہمیشہ جس طرح قائم زمین و آسماں
ہاں اگر چاہے خدا (تو کر دے محرومِ جناں) اُس کی بخشش ہے مگر بے اِنتہا و (بے کراں) ؛

(اے پیمبر) اُن کی نسبت، جنکو ہیں یہ پُوجتے تم کسی شک میں نہ پڑنا (اِن کی کثرت دیکھ کے)
جس طرح پہلے تھے اِن کے باپ دادا پُوجتے یہ بھی ویسے ہی پرستش میں (بتوں کی) پڑ گئے،
اِن کا حصہ بے کمی بیشی انہیں پہنچائیں گے[2] ؛

اور، کی توریت[3] بیشک ہم نے موسیٰؑ کو عطا اِختلاف اِن لوگوں نے پھر اُس میں پیدا کر لیا
اور اگر یہ بات پہلے سے نہ کہہ دیتا خدا "حشر میں ہوگا جزا کا اور سزا کا فیصلا"
تو (کبھی کا) فیصلہ ہو جاتا اُن کے درمیاں، اور یہ (کفّارِ مکّہ) بھی ہیں شک میں (بے گماں)
یہ تردّد میں پڑے ہیں (انکو ہیں حیرانیاں) ؛

سب کو پُورا پُورا اجرِ اعمال کا دے گا خدا (کیونکہ) جو کچھ کر رہے ہیں یہ، وہ ہے سب جانتا ؛
(اے نبی) تم اور تمھارے ساتھ جو تائب ہوئے سیدھے رستے پر رہو، جیسا کہا اللہ نے
تم کو اپنی حد سے بڑھنا بھی نہیں ہے لازمی تم جو کچھ کرتے ہو، سب نظروں میں ہے اللہ کی ؛
اور جھکو ہرگز نہ ظالم کافروں کے سامنے ورنہ تم کو آ لگے گی آگ (تم جل جاؤ گے)
اور کوئی بھی نہیں یاور تمہارا جز خدا پھر کہیں سے بھی نہ پاؤ گے مدد تم (دیکھنا) ؛

---

[1] "ما دامت السمٰوت والارض" کے ترجمہ میں بہت اختلافات ہیں۔ بعض ترجمہ کرتے ہیں کہ "رہیں آگ میں جتنی دیر رہ چکی ہیں آسمان و زمین دُنیا میں" بعض اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں کہ "رہیں گے آگ میں جب تک رہے آسمان و زمین اس جہان کا"
ظاہر ہے کہ دوسرا ترجمہ بعید المفہوم ہے اس لیے کہ قیامت کے دن آسمان و زمین ہوں گے کہاں؟ اور دُوسری دنیا میں آسمان و زمین کا ہونا بھی مستبعد ہے۔ پہلا ترجمہ کہ جتنی دیر آسمان و زمین دنیا میں رہ چکے ہیں کسی قدر قریب المفہوم ہے۔ ہم نے آسمان و زمین کی جگہ خود لوگوں کا آسمان و زمین میں رہنا قرینِ مفہوم سمجھ کر یہ ترجمہ کیا ہے مطلب صرف ہمیشہ اور مسلسل رہنے سے ہے۔

[2] یعنی قیامت کے دن عذاب میں ان کو پورا حصہ ملے گا

[3] قرآن میں لفظ "کتاب" ہے

ع ۹ ۱۴ ۹

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ؕ اِنَّ
الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰی لِلذّٰكِرِیْنَ ﴿۱۱۴﴾
وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۱۵﴾ فَلَوْلَا كَانَ
مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِیَّةٍ یَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ
فِی الْاَرْضِ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّنْ اَنْجَیْنَا مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِیْنَ
ظَلَمُوْا مَاۤ اُتْرِفُوْا فِیْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِیْنَ ﴿۱۱۶﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ
لِیُهْلِكَ الْقُرٰی بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ
لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا یَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِیْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِلَّا مَنْ
رَّحِمَ رَبُّكَ ؕ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ؕ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَـَٔنَّ
جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَیْكَ
مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَآءَكَ فِیْ هٰذِهِ
الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَقُلْ لِّلَّذِیْنَ لَا
یُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰی مَكَانَتِكُمْ ؕ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَانْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا
مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَلِلّٰهِ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَیْهِ یُرْجَعُ الْاَمْرُ
كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَیْهِ ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

سُوْرَةُ یُوْسُفَ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ مِائَةٌ وَّاِحْدٰی عَشْرَةَ اٰیَةً وَّاثْنَا عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الٓرٰ ۫ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ﴿۱﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲﴾

(اے پیمبر) تم کرو قائم نماز (اللہ کی) دِن کے اوّل اور آخر، شب کے کچھ حِصّوں میں بھی
دُور کر دیتی ہیں بدیوں کو یقیناً نیکیاں ذِکر کرنے والوں کو یہ ہے نصیحت (بے گماں) ؀
(ہو عبادت میں اگر تکلیف) صبر (اُس پر) کرو جو ہیں نیکوکار (اور طاعت گزارِ رب) سنو
رائیگاں کرتا نہیں اللہ اُن کے اجر کو ؀

اُمتیں گزریں (یہاں) جو تم سے پہلے (تم سے دُور) (صاحبِ خیر) اُن میں لوگ ایسے نہ تھے اہلِ شعور
مُلک میں جو روکتے اِن کو فساد (و جنگ سے) جِن کو ہم نے دی نجات اُن میں وہ تھوڑے ہی سے تھے
ظالموں نے کی مگر اُس راستے کی پیروی جِس میں تھی آسودگی اور تھے وہ عصیاں کار (بھی) ؀
اور خُدا ایسا نہیں، برباد کر دے بستیاں ظُلم سے، حالانکہ نیکوکار رہتے ہوں وہاں ؀
ایک اُمّت سب کو کر دیتا، اگر وہ چاہتا اِختلاف اِن میں ہمیشہ ہی رہے گا (جا بجا) ؀
ہاں مگر جس پر کرے رحمت تمھارا کبریا اور اِسی مقصد سے (حق نے) ہے انہیں پیدا کیا
اور پُورا ہوگا یہ وعدہ، جو رب نے تھا کیا بھر دوں گا اِنسان و جن سب سے میں دوزخ (دیکھنا) ؀
تم سے جتنے قصّے ہم نبیوں کے کرتے ہیں بیاں اُن سے یہ مقصد ہے، ہو تم کو سکونِ قلب و (جاں)
اِس میں حق و موعظت پہنچی تمھارے واسطے اور نصیحت اِس میں ہے ایمان والوں کے لئے ؀
جو نہیں لائے ابھی ایمان اُن سے یہ کہو ہم عمل اپنے کریں اور تم عمل اپنے کرو ؀
منتظر ہم بھی ہیں (کیا ہوتا ہے حکمِ کردگار)؟ اور (اُسی کے حکم کا) تم بھی کرو اب اِنتظار ؀
ہے زمین و آسماں کے غیب کا عالم خُدا اور ہے مرجوعہ اُسی کی سمت ہر اک کام کا،
(اے پیمبر) پس عبادت تم اُسی رب کی کرو اور بھروسہ بھی اُسی (ربِّ دو عالم) پر رکھو
تم جو کچھ (دنیا میں) کرتے ہو (رکھو اُس پر یقیں) اُس سے غافل (اور ناواقف) تمھارا رب نہیں ؀

یعنی اِس صورت میں [1]

ع ۱۰

(۱۲) سُورۂ یُوسُفؑ

(یہ سورۃ مکّہ میں نازل ہوئی اس میں ۱۱۱ آیتیں اور ۱۲ رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہُوں آغاز (بیاں) جو نہایت رحم والا ہے، بڑا ہی مہرباں ؀
الٓرٰ ؀ ہیں کتابِ واضح و (روشن) کی یہ (کچھ) آیتیں ؀ اِس لیے عربی میں یہ قرآن بھیجا ہے تمہیں
تاکہ تم سمجھو اسے اچھی طرح (ہر حال میں) ؀

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا
الْقُرْاٰنَ ۖ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿۳﴾ اِذْ قَالَ يُوْسُفُ
لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ
لِيْ سٰجِدِيْنَ ﴿۴﴾ قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ
فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۵﴾
وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ
نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ
قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۶﴾ لَقَدْ كَانَ فِيْ
يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّاۗىِٕلِيْنَ ﴿۷﴾ اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَ
اَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ۭ اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ
مُّبِيْنِ ﴿۸﴾ اقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ
اَبِيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ﴿۹﴾ قَالَ قَاۗىِٕلٌ مِّنْهُمْ
لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ
السَّيَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿۱۰﴾ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰي
يُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ﴿۱۱﴾ اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ
وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۱۲﴾ قَالَ اِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا
بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳﴾
قَالُوْا لَىِٕنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّآ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۱۴﴾

وحیِ قرآں کے ذریعے، تم پہ جو نازل ہوئی   ہم تمھیں اِک بہتریں قصّہ سُناتے ہیں (نبی)
اِس سے پہلے، تھی نہ ان باتوں کی تم کو آگہی ۞

جب کہا یُوسفؑ نے اپنے باپ سے، ابّا (مرے)   خواب میں دیکھا ہے میں نے رات کو سجدے کیے
چاند نے، سُورج نے اور گیارہ ستاروں نے مجھے ۞

بولے (یعقوبؑ) اے پسر کرنا نہ خواب اپنا بیاں   بھائیوں سے اپنے، ورنہ ہوں گے وہ ایذا رساں
یاد رکھو، دشمنِ انساں ہے شیطاں بیگماں ۞

ایسا ہی ہوگا۔ کرے گا برگزیدہ تجھ کو رب   خواب کی باتوں کی تعبیریں سکھائیگا وہ (سب)
نعمتیں اجداد پر کیں، جیسے پُوری پیشتر   یعنی ابراہیمؑ اور اسحٰقؑ پر (جانِ پدر)
تجھ پہ بھی پُوری کرے گا، اور میری نسل پر   ہے ترا رب حکمتوں والا خبیر و باخبر ۞
حال میں یُوسفؑ اور اُن کے بھائیوں کے بالیقیں   پُوچھنے والوں کو (قدرت کے) نشاں ہیں بہتریں ۞
(بھائیوں نے) جب کہا (یوسفؑ کے دیکھو بھائیو)   ہے بہت یُوسفؑ اور اُس کا بھائی پیارا باپ کو
باوجودیکہ ہماری بھی، جماعت ہے بڑی،   ہے کھُلی غلطی یقیناً یہ ہمارے باپ کی ۞
مار دو یوسفؑ کو، یا پھینک آؤ لے جا کر کہیں   باپ کی ہوگی توجّہ پھر تمھیں پر بالیقیں
(توبہ کرکے) نیک بن جاؤ گے پھر تم بعد ازیں ۞

ایک بولا قتل یوسفؑ کو نہ (اے بھائی) کرو   بلکہ تم اس کو کسی اندھے کنوئیں میں ڈال دو
ہے اگر ایسا ہی کرنا (تو یہ صُورت ہے بجا)   پھر وہاں سے اُس کو لے جائیگا کوئی قافلہ ۞
بولے (جا کر باپ سے) بابا یہ کیا ہے (طرزِ کار)   کیوں نہیں یُوسفؑ کے بارے میں ہمارا اعتبار؟
ہم تو اُس کے خیر خواہوں میں ہیں (سچے غمگسار) ۞

کل ہمارے ساتھ اُس کو (سیر کرنے) بھیجئے   تاکہ کھائے کھیلے، ہم سب ذمّہ دار اُس کے ہوئے ۞
بولے (یعقوبؑ) اس کا لے جانا تو ہے مجھ پر گراں   اور میں اس سے بھی ڈرتا ہوں (نصیبِ دشمناں)
تم تو غافل ہو کر اُس سے (گھومتے پھرتے پھرو)   اور اُس کو بھیڑیا کھالے (کہیں ایسا نہ ہو) ۞
بولے ہم ہیں اِک جماعت (پھر ہمارے سامنے)   بھیڑیا کھالے تو پھر ہم سب گئے گزرے ہوئے ۞

فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَاَجْمَعُوْۤا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ ۚ وَاَوْحَيْنَاۤ
اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَجَآءُوْۤ اَبَاهُمْ
عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ﴿۱۶﴾ قَالُوْا يٰۤاَبَانَاۤ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ
عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَمَاۤ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ﴿۱۷﴾
وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ؕ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ
اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَجَآءَتْ
سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ؕ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ؕ وَ
اَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۢ بَخْسٍ
دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَقَالَ الَّذِي
اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖۤ اَكْرِمِيْ مَثْوٰىهُ عَسٰۤى اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ
اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ؕ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ ؗ وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ
تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ؕ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ
لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ
نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۲﴾ وَرَاوَدَتْهُ الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ
وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ؕ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ
رَبِّيْۤ اَحْسَنَ مَثْوَايَ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَلَقَدْ هَمَّتْ
بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَاۤ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ
عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ؕ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۲۴﴾

(بھائی یوسفؑ کے) پھر اپنے ساتھ اُنکو لے گئے … متفق اندھے کنوئیں میں ڈالنے پر سب ہوئے
(جو ارادہ کر چکے تھے دل میں) ویسا ہی کیا … وحی بھیجی ہم نے یوسفؑ کی طرف (اور یہ کہا)
تم کرو گے ایک دن تنبیہ اُن کے کام پر … اور تم کو وہ نہ پہچانیں گے، (رتبہ دیکھ کر)،
رات کو پھر باپ کے پاس آئے روتے پیٹتے … اور کہا، بابا گئے جب ہم کبڈی کھیلنے،
پاس ساماں کے دیا تھا ہم نے یوسفؑ کو بٹھا … اتنے میں اک بھیڑیا آیا اور اُس کو کھا گیا

ہم ہیں گو سچے، یقیں تم کو نہ لیکن آئے گا،

الثلثة

کُرتے پر یوسفؑ کے وہ جھوٹا لگا لائے لہو … بولے (یعقوبؑ) اُن سے، سب بناوٹ کی ہے یہ گفتگو
صبر ہی بہتر ہے (اب اللہ مجھ کو صبر دے) … اِس بیاں پر ہوں میں جویائے مدد اللہ سے،
(اتفاقاً) قافلہ ایک اُس جگہ وارد ہوا … (اُس کنوئیں پر) بھیجا سقّے کو کہ پانی بھر کے لا،
اس نے لٹکایا جو اپنا ڈول (پانی کے لیے) … (یوسفؑ اُس میں بیٹھ کر باہر کنوئیں سے آ گئے)
(سقہ) چلّایا مبارک باد، اک لڑکا (ملا) … (قافلے نے) اپنے ساماں میں چھپا اُس کو لیا

اور وہ جو کچھ کر رہے تھے، اُس سے واقف تھا خدا،

(بھائیوں کو جب خبر اس کی ہوئی، تو شادکام) … (قافلے میں آ کے بولے، یہ ہمارا ہے غلام)
تھوڑے سے داموں میں بیچا چند درہم پر اُسے … اور وہ تھے بیزار اُس سے (قدرداں اُس کے نہ تھے)،
(مصر میں) اُن کو خریدا (پھر) عزیزِ مصر نے … اور کہا عورت سے اپنی، اس کو عزت سے رکھے
کام شاید آئے یا بیٹا بنا لیں ہم (کبھی) … یوں جگہ یوسفؑ کو ملکِ (مصر) میں رہنے کو دی
تاکہ اُن کو علم دیں ہم خوابوں کی تعبیر کا … اور غالب (ہر) ارادے پر ہے اپنے کبریا،

ع ۲ ۱۲

لیکن اکثر لوگ ہیں (اس بات سے) ناآشنا،

جب ہوئے یوسفؑ جواں علم اور حکمت اُنکو دی … اجرِ نیکی ہم نکوکاروں کو دیتے ہیں یونہی،
اور (زلیخا) جس کے کاشانے میں یوسفؑ رہتے تھے … اُس نے اُن کے نفس کو پھسلانا چاہا (کید سے)
بند دروازے کیے کہنے لگی، جلدی سے آ، … بولے (یوسفؑ) اے معاذ اللہ (یہ حرکت ہے کیا)!
جو کہ ہے شوہر تمہارا، وہ تو ہے آقا مرا … اُس نے رکھا ہے مجھے اچھی طرح (صبح و مسا)
میں امانت میں خیانت کر نہیں سکتا (ذرا) … جو ہیں ناانصاف اُن کا ہو نہیں سکتا بھلا،
(حضرتِ یوسفؑ سے) فکرِ (کارِ بد) عورت نے کی … (اور) اگر برہانِ حق اُن کو نہ (فوراً) سوجھتی
وہ بھی اُس کے ساتھ نیت اپنی بد کر بیٹھتے … ہم نے یوں (ثابت قدم یوسفؑ کو رکھا فضل سے)

تاکہ اُن سے بے حیائی اور بُرائی دور ہو
وہ ہمارے برگزیدہ بندوں میں کے تھے (تسلی)

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَيَا سَيِّدَهَا
لَدَا الْبَابِ ؕ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّاۤ اَنْ يُّسْجَنَ
اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۵﴾ قَالَ هِىَ رَاوَدَتْنِىْ عَنْ نَّفْسِىْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ
مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ
مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۶﴾ وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ
وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۷﴾ فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ
مِنْ كَيْدِكُنَّ ؕ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾ يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ٚ
وَاسْتَغْفِرِىْ لِذَنْۢبِكِ ۖۚ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ﴿۲۹﴾ وَقَالَ نِسْوَةٌ
فِى الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰٮهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ؕ
اِنَّا لَنَرٰٮهَا فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۰﴾ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ
اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا
وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ
وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ﴿۳۱﴾ قَالَتْ
فَذٰلِكُنَّ الَّذِىْ لُمْتُنَّنِىْ فِيْهِ ؕ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ
فَاسْتَعْصَمَ ؕ وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَاۤ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ
الصّٰغِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَىَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِىْۤ اِلَيْهِ ۚ وَاِلَّا
تَصْرِفْ عَنِّىْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۳﴾ فَاسْتَجَابَ
لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۴﴾

دونوں دروازے کی جانب بھاگے (اک حُسن اِک حیا) پیچھے سے عورت نے کُرتا چاک یُوسفؑ کا کیا
دونوں کو دروازے کے پاس اُس کا شوہر مِل گیا بولی عورت (اے عزیزِ مصر) جو (حرص آشنا)
آپ کی عورت سے بدکاری کا عزمِ (بد) کرے کیا سزا اس کے سوا پھر اُس کو ملنی چاہیئے
قید ہو یا ہو عذابِ درد ناک (اُس کے لیئے)

بولے یوسفؑ اس نے للچایا تھا میرے نفس کو (میرے دِل میں وہم بھی اِس کا نہ تھا' باور کرو)
ایک شاہد نے کہا، عورت کا جو تھا رشتے دار پیرہن یوسفؑ کا آگے سے اگر ہے تار تار،
تو یہ عورت سچّی اور جھوٹے ہیں یوسفؑ (برملا) اور اگر پیچھے سے ہو (یُوسفؑ کا پیراہن) پھٹا
تو یہ جھُوٹی اور وہ سچے (یہی ہے فیصلا)

دیکھا کُرتے کو تو وہ تھا چاک پیچھے سے ہوا پھر (عزیزِ مصر نے) یہ اپنی بیوی سے کہا،
یہ بھی ہے تم عورتوں کا اِک چلتّر بالیقیں اور چلتّر ہیں تمھارے بھی غضب کچھ شک نہیں
بولا پھر یُوسفؑ سے، اَب جانے بھی دو (جو کچھ ہوا) اور کہا عورت سے، تو اپنی خطائیں بخشوا
کیونکہ (تو مجرم ہے سرتاسر) تری ہی تھی خطا

شہر میں جو عورتیں تھیں، اُن میں چرچے تھے یہی ریجھی ہے خادم پہ گھر والی (عزیزِ مصر) کی،
ہو گیا ہے اِس کے دِل میں جاگزیں عشقِ (غلام) دیکھتے ہیں ہم کہ وُہ بھٹکی ہوتی ہے (لاکلام)
عورتوں کے طعنے دینے جب زلیخا نے سُنے ان کو بلوایا اور اِک مجلس سجی اُن کے لیئے
(پہلے) سب کے ہاتھ میں اِک اِک چھُری دیدی گئی پھر کہا یُوسفؑ سے، اِن پر کیجیئے جلوہ گری،
عورتوں نے دیکھا جب یُوسفؑ کو ششدر رہ گئیں کاٹ ڈالے ہاتھ اپنے اور یُوں کہنے لگیں،
حاشا لِلّٰہ یہ فرشتہ ہے بڑا اِنساں نہیں

(اہلیہ) بولی (عزیزِ مصر کی) یہ ہے وہی جِس کے بارے میں مجھے دیتی تھیں طعنے تم سبھی
میں نے چاہا تھا کہ اُس کے نفس کو میں موہ لوُں لیکن اُس نے نفس کو اپنے بچایا (کیا کروں)
اور بیشک وُہ نہ مانے گا اگر کہنا مِرا ہوگا بے عزّت (بہت) اور قید خانے جائیگا
کی دُعا یُوسفؑ نے، یا رب قید ہے مجھ کو پسند عورتوں کے اِس بُلاوے سے (نہیں میں حرص مند)
مکر کو اِن کے نہ مجھ سے دُور اگر یا رب کیا اِن پہ مائل ہو کے محرومِ خرد ہو جاؤں گا
کرلی یُوسفؑ کے خدا نے پس قبول اُنکی دُعا اور فریب اُن عورتوں کا دُور اُن سے کر دیا
سب کی سُنتا ہے وُہی اور وہ ہے سب کچھ جانتا

ع ۳ ۹ ۱۲

[1] حدیث شریف میں آیا ہے کہ یہ تدبیر بتانے والا خود زلیخا کا شیر خوار ماموں زاد بھائی تھا اور وہ خُدا کی قدرت سے خلافِ عادت بول اٹھا تھا

[2] پھل وغیرہ کاٹ کر کھانے کے لیے

[3] معلوم ایسا ہوتا ہے کہ مجلس میں شریک ہونے والی عورتوں نے بھی یوسفؑ سے زلیخا کی سفارش کی ہو گی۔

ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۳۵﴾
وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ؕ قَالَ اَحَدُهُمَاۤ اِنِّىْۤ اَرٰٮنِىْۤ
اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّىْۤ اَرٰٮنِىْۤ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِىْ
خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ؕ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰٮكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۶﴾
قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖۤ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ
اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِىْ رَبِّىْ ؕ اِنِّىْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ
لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَاتَّبَعْتُ
مِلَّةَ اٰبَآءِىْۤ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ مَا كَانَ لَنَاۤ اَنْ
نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَىْءٍ ؕ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى
النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۸﴾ يٰصَاحِبَىِ السِّجْنِ
ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۳۹﴾ مَا تَعْبُدُوْنَ
مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ
اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ
اِيَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۰﴾
يٰصَاحِبَىِ السِّجْنِ اَمَّاۤ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِىْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ
فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ قُضِىَ الْاَمْرُ الَّذِىْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ﴿۴۱﴾
وَقَالَ لِلَّذِىْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِىْ عِنْدَ رَبِّكَ
فَاَنْسٰٮهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِى السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ﴿۴۲﴾

تھے نظر میں (پاکدامانیِ یوسفؑ کے) نشاں — مصلحت پھر بھی یہی لوگوں نے سمجھی (بعد ازاں)

قیدِ انہیں کچھ دن کو کر دیں (تا مٹیں رسوائیاں) ؎

داخل ان کے ساتھ زنداں میں ہوئے دو نوجواں[1] — خواب اِن دونوں نے دیکھے (ایک شب کو ناگہاں)

(از رہِ تعبیر پُرسی) ایک (قیدی) نے کہا — میں نے دیکھا میں شراب انگوروں سے ہوں کھینچتا

دُوسرا بولا، اُٹھائے ہوں میں سر پر روٹیاں — اور پرندے کھا رہے ہیں اُن کو آ آ کر وہاں

ہم کو (اے یوسفؑ) بتا تعبیر ہر اک خواب کی — دیکھتے ہیں ہم کہ تُو ہے اِک نکوکار (آدمی) ؎

بولے (یوسفؑ) تم کو جو کھانا ہے ملنے کو یہاں — اُس سے پہلے خواب کی تعبیر کر دوں گا بیاں

عِلم یہ مجھ کو سکھایا ہے مِرے اللہ نے — میں[2] نے چھوڑا دین اُن کا، اُس سے جو منکر ہوئے

اور روزِ آخرت سے بھی جو منکر ہو گئے ؎

میں نے اپنے باپ دادا کا کیا دیں اختیار — (جو ہیں) ابراہیمؑ و اسحاقؑ اور یعقوبؑ (کبار)

یہ نہیں شایاں، کہ ٹھہرائیں شریک اللہ کا — ہم کسی شے کو، یہ ہم پر (خاص) ہے فضلِ خدا

(اور یہی فضل) اور لوگوں پر بھی (ہے اُس نے کیا) — شکر لیکن اکثر ان میں سے نہیں کرتے ادا ؎

میرے زنداں کے رفیقو! (دو جواب اس کا ذرا) — مختلف معبود اچھے یا زبردست اک خدا؟

پُوجتے ہو تم فقط ناموں کو، خالق کے سوا، — تم نے اور اجداد نے جو رکھ لیے ہیں (ناروا)

ورنہ بھیجی تو نہیں کوئی سند اللہ نے — ہے خدا ہی کی حکومت (اور سب ہیں ہیچ چلے)

اُس نے فرمایا ہے صرف اُسکی پرستش چاہیئے — یہ ہے سیدھی راہِ دیں (اس پر ہر اک انساں چلے)

لیکن اکثر اِس (حقیقت) کو نہیں ہیں جانتے ؎

میرے زنداں کے رفیقو! (اب سُنو تعبیرِ خواب) — ایک تم میں اپنے آقا کو پلائے گا شراب

اور سُولی دوسرے کو (بالیقیں) دی جائے گی — نوچ کر سر اُس کا کھائیں گے پرندے (واقعی)

جس کی تھی تحقیق تم کو، بات وہ فیصل ہوئی ؎

اور رہا ہونے کا اُن دونوں میں جس پر تھا گماں — کہدیا تھا اُس سے یوسفؑ نے (کہ جب جاؤ وہاں)

اپنے آقا سے مرا بھی تذکرہ کرنا ضرور — (قید کر رکھا ہے کیوں ناحق مجھے، کیا ہے قصور؟)

سہوِ شیطاں سے مگر، آقا سے ذکر آیا نہیں — اور کئی سال اِس طرح یوسفؑ رہے زنداں نشیں ؎

ع ۱۴ — ۵ ع ۱۵

ل۱
یہ دونوں زہر خورانی کی تہمت میں قید ہوتے تھے۔ ایک بادشاہ کا شراب ساز تھا اور دُوسرا باورچی

ل۲
یہ پہلا موقعِ تبلیغ تھا۔ یوسف علیہ السلام بحیثیت پیغمبر اس موقع کے منتظر تھے لہٰذا جس حال میں تھے اس کی پرواہ نہ کی اور توحیدِ الٰہی کی تبلیغ شروع کر دی۔

وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْٓ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ
وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ؕ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ
اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ﴿۴۳﴾ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ
بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَقَالَ الَّذِيْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ
بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ﴿۴۵﴾ يُوْسُفُ اَيُّهَا
الصِّدِّيْقُ اَفْتِنَا فِيْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ
وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّيْٓ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ
لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا
حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِيْ سُنْۢبُلِهٖٓ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ
يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ
اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ﴿۴۸﴾ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ
يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ ﴿۴۹﴾ ع وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖ ۚ
فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْئَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ
الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ؕ اِنَّ رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ ﴿۵۰﴾ قَالَ
مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ قُلْنَ حَاشَ
لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ
الْحَقُّ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۵۱﴾ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّيْ
لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ﴿۵۲﴾

بادشہ نے (خواب اسی اثنا میں دیکھا) اور کہا — سات گائیں موٹی تازی (خواب میں) ہوں دیکھتا
دُبلی پتلی سات گائیں کھائے جاتی ہیں اُنہیں — اور دیکھیں سات بالیں سبز و خشک اس خواب[1] میں
اے مرے درباریو! تعبیر اِس کی مجھ کو دو — خواب کی تعبیر میں ماہر اگر تم لوگ ہو ۞
بولے (درباری) خیالی خواب ہیں یہ (بالیقیں) — اور خوابوں کی ہمیں معلوم تعبیریں نہیں ۞
بولا وہ، دو (قیدیوں) میں سے ہوا تھا جو رِہا — بعدِ مدّت (قصّۂ یوسفؑ) اُسے یاد آگیا
میں بتادوں گا تمھیں تعبیر اِس کی (شوق سے) — (قید خانے) بھیجدو (یوسفؑ کی خدمت میں) مجھے ۞
(پہنچا زنداں میں تو وہ یوسفؑ سے یوں کہنے لگا) — تم ہو سچّے (دیتے ہو تعبیر سچی برملا)
اب ذرا اس خواب کے بارے میں، کوئی حکم دو — سات دُبلی گائیں کھائیں سات موٹی گایوں کو
سات بالیں تو ہری اور سات خشک آئیں نظر — (دو جواب اِس کا) تو میں لوگوں کو جا کر دُوں خبر
شاید اُن کو علم ہو جائے (کہ تم ہو معتبر) ۞

بولے (یوسفؑ) کھیتی باڑی تم کروگے سات سال — فصل کاٹو تو اُسے بالوں میں رکھنا (حسبِ حال)
ہاں مگر تھوڑا سا، جو تم کھاؤ (وہ لینا نکال) ۞

سات سال آئیں گے اِس کے بعد پھر صبر آزما — سب اُسے کھائیں گے جو کچھ جمع پہلے تھا کیا
تخم ریزی کے لیے تھوڑا سا تم لوگے بچا ۞

اس کے بعد اک سال آئے گا برستا (رگو سنجتا) — اور (انگوروں کا) رس اُس میں نچوڑا جائے گا ۞
ع ۶ ۱۶

(ساقی[2] نے جب یہ خدیوِ مصر سے جا کر کہا) — بادشہ بولا کہ میرے پاس اُسے لاؤ (ذرا)
(چوبدار) آیا، (کہا یوسفؑ سے) اے یوسفؑ چلو — بولے یوسفؑ، لَوٹ جاؤ، بادشہ سے یہ کہو
کیا خیال اُن عورتوں کے بارے میں ہے (سر بسر) — ہاتھ کاٹے تھے جنھوں نے اپنے (مجھ کو دیکھ کر)؟
مکر سے اُن کے خدا میرا ہے بیشک باخبر[3] ۞

(عورتوں کو پھر بُلا بھیجا) خدیوِ مصر نے — اور پوچھا، کیا حقیقت ہے (بتاؤ تم مجھے)؟
نفس کو یوسفؑ کے پھسلایا تھا تم نے (یا نہیں) — بولیں، حاشا! ہم نے بدنیّت اُنہیں پایا نہیں
اور بیوی بھی عزیزِ مصر کی کہنے لگی ؛ — بات جو سچّی تھی (اپنے آپ) اب وہ کھل گئی
میں نے اُس کے نفس کو للچانا چاہا تھا (ضرور) — بالیقیں (یوسفؑ) ہے سچا، (پاک ہے وہ ذی شعور)
(جب سُنا یہ حال تو یوسفؑ نے قاصد سے) کہا — اِس لیے (چھیڑا یہ قصہ) تاکہ جانے بادشا
چھپ کے میں نے تو (امانت میں) خیانت کی نہیں — خائنوں کا مکر خالق چلنے دیتا ہی نہیں

[1] یعنی سات سبز اور سات خشک

[2] جس شخص نے یوسف علیہ السّلام سے خواب کی تعبیر پوچھی تھی، وہ بادشاہِ مصر کا ساقی تھا۔

[3] حضرت یوسف علیہ السّلام پیمبر تھے، وہ رعایت کے ساتھ قید سے نکلنا نہیں چاہتے تھے اس لیے انہوں نے پوچھا کہ آیا اب تمھارا اُن عورتوں کے متعلق کیا خیال ہے؟ وہ سچی تھیں یا میں سچا تھا؟ اگر مجھے سچا یقین کرکے قید سے رہا کرتے ہو تو زنداں سے نکل آؤں گا، ورنہ نہیں۔ یہ تھی پیغمبرانہ احتیاط

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفۡسِیۡ ۚ اِنَّ النَّفۡسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوۡٓءِ اِلَّا مَا
رَحِمَ رَبِّیۡ ؕ اِنَّ رَبِّیۡ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۵۳﴾ وَقَالَ الۡمَلِکُ ائۡتُوۡنِیۡ
بِهٖۤ اَسۡتَخۡلِصۡهُ لِنَفۡسِیۡ ۚ فَلَمَّا کَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّکَ الۡیَوۡمَ
لَدَیۡنَا مَکِیۡنٌ اَمِیۡنٌ ﴿۵۴﴾ قَالَ اجۡعَلۡنِیۡ عَلٰی خَزَآئِنِ الۡاَرۡضِ ۚ
اِنِّیۡ حَفِیۡظٌ عَلِیۡمٌ ﴿۵۵﴾ وَکَذٰلِکَ مَکَّنَّا لِیُوۡسُفَ فِی الۡاَرۡضِ ۚ
یَتَبَوَّاُ مِنۡهَا حَیۡثُ یَشَآءُ ؕ نُصِیۡبُ بِرَحۡمَتِنَا مَنۡ نَّشَآءُ وَلَا
نُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۵۶﴾ وَلَاَجۡرُ الۡاٰخِرَةِ خَیۡرٌ لِّلَّذِیۡنَ
اٰمَنُوۡا وَکَانُوۡا یَتَّقُوۡنَ ﴿۵۷﴾ وَجَآءَ اِخۡوَةُ یُوۡسُفَ فَدَخَلُوۡا عَلَیۡهِ
فَعَرَفَهُمۡ وَهُمۡ لَهٗ مُنۡکِرُوۡنَ ﴿۵۸﴾ وَلَمَّا جَهَّزَهُمۡ بِجَهَازِهِمۡ
قَالَ ائۡتُوۡنِیۡ بِاَخٍ لَّکُمۡ مِّنۡ اَبِیۡکُمۡ ۚ اَلَا تَرَوۡنَ اَنِّیۡۤ اُوۡفِی
الۡکَیۡلَ وَاَنَا خَیۡرُ الۡمُنۡزِلِیۡنَ ﴿۵۹﴾ فَاِنۡ لَّمۡ تَاۡتُوۡنِیۡ بِهٖ فَلَا
کَیۡلَ لَکُمۡ عِنۡدِیۡ وَلَا تَقۡرَبُوۡنِ ﴿۶۰﴾ قَالُوۡا سَنُرَاوِدُ عَنۡهُ
اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوۡنَ ﴿۶۱﴾ وَقَالَ لِفِتۡیٰنِهِ اجۡعَلُوۡا بِضَاعَتَهُمۡ
فِیۡ رِحَالِهِمۡ لَعَلَّهُمۡ یَعۡرِفُوۡنَهَاۤ اِذَا انۡقَلَبُوۡۤا اِلٰۤی اَهۡلِهِمۡ
لَعَلَّهُمۡ یَرۡجِعُوۡنَ ﴿۶۲﴾ فَلَمَّا رَجَعُوۡۤا اِلٰۤی اَبِیۡهِمۡ قَالُوۡا یٰۤاَبَانَا
مُنِعَ مِنَّا الۡکَیۡلُ فَاَرۡسِلۡ مَعَنَاۤ اَخَانَا نَکۡتَلۡ وَاِنَّا لَهٗ
لَحٰفِظُوۡنَ ﴿۶۳﴾ قَالَ هَلۡ اٰمَنُکُمۡ عَلَیۡهِ اِلَّا کَمَاۤ اَمِنۡتُکُمۡ عَلٰۤی
اَخِیۡهِ مِنۡ قَبۡلُ ؕ فَاللّٰهُ خَیۡرٌ حٰفِظًا ۪ وَّهُوَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِیۡنَ ﴿۶۴﴾

میں نہیں کہتا ہے میرا نفس (خواہش سے) بَری — نفس (ہر انسان کو) دیتا ہے ترغیبِ بدی،
ہاں مگر یہ کہ مِرے رب کا کرم ہو (پاسباں) — ہے مرا رب بالیقیں آمرز گار و مہرباں ؛

بادشہ نے (یہ سُنا تو) حکم (قاصد کو) دیا — لاؤ یوسفؑ کو ہمارے پاس (باصِدق و صفا)
میں اُنہیں اپنی ہی اب خدمت میں رکھونگا (مُدام) — (آئے یوسفؑ) اور ہوئے پھر بادشہ سے ہمکلام
بادشہ بولا (یہ اُن کی فہم و دانش دیکھ کر) — آج سے تم ہو ہمارے اک مصاحبِ معتبر ؛
بولے یوسفؑ (آپ نے کی ہے نوازش تو) مجھے — مُلک کے سارے خزانوں پر معیّن کیجئے

میں حفاظت کر سکوں گا جانتا ہوں (قاعدے) ؛

ہم نے یوسفؑ کو جگہ دی یوں دیارِ (مصر) میں — (جس جگہ چاہیں، ہوں آباد اور) جہاں چاہیں رہیں،
چاہتے ہیں جس پہ اپنا فضل کرتے ہیں یونہی — رائیگاں کرتے نہیں، اجرِ نکو کاراں (کبھی) ؛
(اس سے بھی) بہتر ہے اجرِ آخرت اُن کے لئے — لائے جو ایمان اور پرہیز بھی کرتے رہے

بھائی[1] یوسفؑ کے جب آئے اور یوسفؑ سے ملے — یہ تو پہچانا اُنہیں اور وہ نہ پہچانے اسے[2] ؛
اور جب تیار، یوسفؑ اُن کا ساماں کر چکے — (مسکرا کر بھائیوں سے اپنے) یوں کہنے لگے
اب جو آنا ساتھ لانا اُس علاتی بھائی[3] کو، — (جس کو تم اس مرتبہ دانستہ گھر چھوڑ آئے ہو)
دیکھتے ہو تم کہ میں دیتا ہوں پورا ناپ کر — اور ہے مہماں نوازی بھی تو میری خوب تر ؛
تم نہ لائے گر اسے ہوگا نہ غلّہ دستیاب — اور نہ تم آنا ہمارے پاس (یہ ہے سدِّ باب) ؛
بھائی بولے، ہم کریں گے مائل اُس کے باپ کو — ہم کریں گے کام یہ (لے آئیں گے، جس طرح ہو) ؛
اور خدمت گاروں کو یہ حکم یوسفؑ نے دیا — اِن سے جو سرمایہ (غلّے کے عوض میں ہے مِلا)
وہ اِنہیں کی بوریوں میں رکھ دو، تا جب جائیں گھر — لوٹ کر (لالچ میں) پھر آئیں اسے پہچان کر ؛
باپ کے پاس اپنے، جب یہ (لوگ) آئے لوٹ کر — بولے غلّہ مِلنا ہم پر ہوگیا بند اے پدر،
بھائی کو بھیجو ہمارے ساتھ تو غلّہ ملے — اور رہیں گے ہم محافظ (ابن یامیں) بھائی کے ؛
بولے یعقوبؑ اب کروں کیوں کر تمہارا اِعتبار؟ — پہلے بھی در بارۂ یوسفؑ کیا تھا اعتبار
(خیر) ہے اللہ اِس کا سب سے بہتر پاسباں — مہرباں جتنے ہیں وہ ہے سب سے بڑھ کر مہرباں ؛

ع ۷

[1] کنعان کے تمام علاقے میں جب قحط پڑا تو یوسف علیہ السلام کے بھائی غلہ خریدنے کے لیے مصر آئے تھے

[2] دیکھئے صفحہ ۳۷۹ شعر ۳ خدا نے پہلے ہی اس امر کی اطلاع یوسفؑ کو دے دی تھی کہ تمہارے بھائی تمہارا گرد و فر دیکھ کر تمہیں پہچان نہ سکیں گے اور تم اُنہیں تنبیہہ کرو گے۔

[3] مراد از ابن یامین

وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ ۖ قَالُوا
يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي ۖ هَٰذِهِ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا ۖ وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَ
نَحْفَظُ أَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيرٍ ۖ ذَٰلِكَ كَيْلٌ يَسِيرٌ ﴿٦٥﴾ قَالَ لَنْ
أُرْسِلَهُ مَعَكُمْ حَتَّىٰ تُؤْتُونِ مَوْثِقًا مِنَ اللَّهِ لَتَأْتُنَّنِي بِهِ إِلَّا
أَنْ يُحَاطَ بِكُمْ ۖ فَلَمَّا آتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ﴿٦٦﴾
وَقَالَ يَا بَنِيَّ لَا تَدْخُلُوا مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ وَادْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ
مُتَفَرِّقَةٍ ۖ وَمَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ۖ إِنِ الْحُكْمُ
إِلَّا لِلَّهِ ۖ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ﴿٦٧﴾ وَلَمَّا دَخَلُوا
مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوهُمْ مَا كَانَ يُغْنِي عَنْهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ
شَيْءٍ إِلَّا حَاجَةً فِي نَفْسِ يَعْقُوبَ قَضَاهَا ۚ وَإِنَّهُ لَذُو عِلْمٍ
لِمَا عَلَّمْنَاهُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٦٨﴾ وَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ
يُوسُفَ آوَىٰ إِلَيْهِ أَخَاهُ ۖ قَالَ إِنِّي أَنَا أَخُوكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا
يَعْمَلُونَ ﴿٦٩﴾ فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِي رَحْلِ
أَخِيهِ ثُمَّ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ ﴿٧٠﴾ قَالُوا وَأَقْبَلُوا
عَلَيْهِمْ مَاذَا تَفْقِدُونَ ﴿٧١﴾ قَالُوا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ
جَاءَ بِهِ حِمْلُ بَعِيرٍ وَأَنَا بِهِ زَعِيمٌ ﴿٧٢﴾ قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ
عَلِمْتُمْ مَا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كُنَّا
سَارِقِينَ ﴿٧٣﴾ قَالُوا فَمَا جَزَاؤُهُ إِنْ كُنْتُمْ كَاذِبِينَ ﴿٧٤﴾

اور جب اسباب کھولا ، (یہ حقیقت بھی کھلی) اِن کی پونجی بھی انہیں لوٹا کے ہے دے دی گئی
بولے ابّا جان ہم کو اور اب کیا چاہیئے ؟ ہم کو لوٹا دی گئی پونجی ہماری (دیکھئے) ،
لائیں اب جا کر رسد ہم اہلِ خانہ کے لیئے ہم خبرداری کریں گے بھائی کی (سچ جانئے)
(اس کے حصّے کا بھی) غلّہ لائیں اِک بارِ شتر ہم جو غلّہ لائے ہیں تھوڑا ہے یہ (اور مختصر) ؛
بولے (یعقوبؑ) اس کو بھیجوں گا نہ میں ہمرہ (سنو) تم قسم کھا کر نہ جبتک حق کی ، پکّا قول دو ،
پھر مرے پاس اس کو پہنچا جاؤ گے تم (بالیقیں) ہاں یہ مجبوری ہے گر گھِر جاؤ تم سب بھی وہیں
باپ کو پھر جب انھوں نے قول پکّا دے دیا (باپ) بولے ، ہے تمھارے قول پر شاہد خدا ؛
اور کہا ہونا نہ اِک دروازے سے داخل (وہاں) مختلف دروازوں سے جانا (رہو گے شادماں[1])
میں تمھیں حکمِ خدا سے تو بچا سکتا نہیں ، حکم چلتا ہے اسی کا ہے وہ ربّ العالمیں)
ہے مجھے اس پر بھروسہ (وہ کرم مجھ پر کرے) اُس پہ ہی اہلِ توکّل کو بھروسہ چاہیئے ؛
حسبِ احکامِ پدر وہ (مصر میں) داخل ہوئے (احتیاط) ان کو بچا سکتی نہ تھی اللہ سے ،
دِل میں جو یعقوبؑ کے ارماں تھا ، پورا کر لیا انکو تھا وہ علم ، جو تعلیم اُن کو تھا ہوا

اور اکثر لوگ ہیں اس راز سے نا آشنا[2] ؛

خدمتِ یوسفؑ میں (جب سب بھائی پہنچے (برملا) (ابنِ یامیں کو) لیا یوسفؑ نے پاس اپنے بِٹھا ،
اور کہا میں ہوں تمھارا بھائی (یوسفؑ) (سُنتے ہو) جو سلوک اِن کے ہوئے ہیں تم نہ اُن کا غم کرو ؛
سازوساماں (بھائیوں کا) جب مہیّا ہو چکا (یعنی اُونٹوں پر جو غلّہ لادنا تھا ، لد گیا)
بھائی کی بوری میں پینے کا پیالہ[3] رکھ دیا (حضرتِ یوسفؑ نے تھا یہ کام دانستہ کیا)
(اُن کے ایما سے) پکارا اِک موذن (ہاں سنو) (ٹھیرو) اہلِ کارواں ، تم چور ہو ، تم چور ہو ؛
مُڑ کے اُن کی سمت (سب بھائی) لگے یوں پوچھنے کون سی چیز آپ کی کھوئی گئی ، (فرمایئے) ! ؛
بولے ہم کو شاہی پیمانہ " نہیں ملتا (کہیں) لائے جو ، اُس کو ملے اِک اُونٹ غلّہ (بالیقیں)

اور ہم ضامن ہیں اِس کے (اسمیں کچھ دھوکا نہیں) ؛

(بھائی یوسفؑ کے) لگے کہنے ہے آگاہی تمھیں جھگڑے پھیلانے نہیں آئے ہیں ہم اس ملک میں
(اور اس بارے میں) کھاتے ہیں قسم اللہ کی ؟ چوری کرنا (اس سے پہلے بھی) نہ تھا شیوہ کبھی ؛

بولے جھوٹے نِکلے تو پھر کیا سزا ہے چور کی ؟

ع ۱۱/۸
۲

[1] یہ اس لیے کہا کہ سب بھائیوں کو مجتمع دیکھ کر کسی کی نظر نہ لگ جائے

[2] ارشادِ الٰہی کا خلاصہ یہ ہے کہ مختلف دروازوں سے داخل ہونے کی جو نصیحت یعقوب علیہ السلام نے کی تھی وہ ماتا کا ایک ارمان تھی۔ اس سے اُن کا مقصد یہ نہ تھا کہ اگر تم ایسا کروگے تو تقدیرِ الٰہی ٹل جائیگی چنانچہ خدا کے حکم کے سامنے کوئی احتیاط کام نہیں آتی۔ جو کچھ ہونا تھا باوجود احتیاط کے بھی ہو کر رہا جیسا کہ آگے بیان کیا جائے گا۔

[3] یوسف علیہ السلام جس کٹورے سے پانی پیتے تھے اسی کو غلّہ ناپنے کا پیمانہ بنا لیا تھا اور چونکہ یہ تقسیم بادشاہِ مصر کی طرف سے اور اسکے نام سے ہوتی تھی اس لیے وہ کٹورا "صواع الملک" یعنی شاہی پیمانہ کہلاتا تھا۔

قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي
الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷۵﴾ فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا
مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ ؕ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ؕ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ
فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ
وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ﴿۷۶﴾ قَالُوْٓا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ
اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا
لَهُمْ ۚ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ﴿۷۷﴾ قَالُوْا
يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗٓ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ
مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۷۸﴾ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا
مَتَاعَنَا عِنْدَهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ﴿۷۹﴾ فَلَمَّا اسْتَيْـَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا
نَجِيًّا ؕ قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ
مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ ۚ فَلَنْ
اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْٓ اَبِيْٓ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَهُوَ
خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَكَ
سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَآ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ﴿۸۱﴾
وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ؕ وَ
اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۸۲﴾ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ
جَمِيْلٌ ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۸۳﴾

بولے (وہ سب بھائی لوگو) ہے سزا اُسکی یہی

جس کی بوری میں کٹورہ پایا جائے (واقعی) — اُس کے بدلے میں وہ خود جائے (برائے بندگی)

ظالموں کو ہم سزا دیتے ہیں (کنعاں میں) یہی ؛

دیکھیں پھر (یوسفؑ نے از راہِ تجسّس خود) وہاں — بھائی[1] کی خرجی سے پہلے اور سب کی خرجیاں

پھر نکالا بھائی کی خرجی سے پیالا (برملا) — داؤ یوسفؑ کو بتایا تھا یہ ہم نے (عقل[2] کا)

ورنہ قانونِ شہی کی رُو سے اپنے بھائی کو — روک سکتے ہی نہ تھے وہ (اُس چہیتے بھائی کو)

ہاں مگر (اُس وقت) جب ہوتا یہ منظورِ خدا — چاہتے ہیں جس کو ہم دیتے ہیں اونچا مرتبا

بڑھ کے سب داناؤں سے (اللہ ہے) دانا بڑا ؛

(بھائی) بولے (کیا تعجب ہے) جو چوری اُسنے کی — اِس سے پہلے چوری کی تھی اِس کے اک بھائی[3] نے بھی

اپنے دل ہی دل میں آہستہ سے یوسفؑ نے کہا — (اور خیال) اُن پر نہ ظاہر اپنا کچھ ہونے دیا،

(یوں کہا دل میں) تمھارا خود ہی درجہ ہے بُرا — تم جو کچھ کہتے ہو، اُس کو ہے خدا ہی جانتا ؛

(بھائی) بولے، اے عزیز! اِس کا بہت بوڑھا ہے باپ — اِس کے بدلے ایک کو ہم میں سے لیں خدمت میں آپ

(اور اِس کو از رہِ لطف و عنایت چھوڑ دیں) — آپ بے حد نیک (دل) معلوم ہوتے ہیں ہمیں ؛

بولے یوسفؑ، اے معاذ اللہ، ہم پکڑیں اگر، — ماسوا اُس کے کسی کو (از رہِ بیداد و شر)

جس کے پاس اپنا مِلا ہے مال ہم کو (واقعی) — یوں تو ہم ظالم ہوئے (اور ہم نے کی نا منصفی) ؛

(جب سُنا یوسفؑ سے یہ) اور ہو گئے اُس سے نراس — مشورہ کرنے کو اِک خلوت میں بیٹھے (پاس پاس)

اُن میں جو سب سے بڑا (بھائی) تھا، وہ کہنے لگا — عہد بابا نے لیا تھا کچھ، نہیں معلوم کیا؟

اور قسم اللہ کی کھائی تھی تم نے (برملا) — کر چکے ہو اِس سے پہلے حق میں یوسفؑ کے خطا

اِس لیے میں تو نہ جاؤں گا کبھی اِس مُلک سے — باپ سے اپنے نہ جبتک اذن (جانے کا) ملے

یا مرے بارے میں کوئی فیصلہ خالق کرے — حاکموں میں سب سے بہتر ہے وہ حاکم (دیکھئے) ؛

جاؤ اپنے باپ کے پاس اور کہدو اے پدر — آپ کے بیٹے نے چوری کی (یہ ہے سچّی خبر)

ہم وہی کہتے ہیں جو معلوم موقع پر ہوا — (اور حفاظت کا جو اُس کی ہم نے ذمّہ تھا لیا)

تو ہمیں کچھ دھیان اِس غیبی وقوعے کا نہ تھا ؛

کہنا جس بستی میں ہم تھے پُوچھ لیں جا کر وہاں — اور جس میں آئے ہیں اُس قافلے سے (بیگماں)

ہم (جو کچھ کہتے ہیں) سچ کہتے ہیں (سچّا ہے بیاں) ؛

(الغرض یعقوبؑ سے جا کر کہا جب ماجرا) — بولے، تم یہ بات اپنے دل سے لائے ہو بنا

[1] ابن یامین

[2] از راہِ تدبّر

[3] حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف اشارہ تھا۔

ع ۹ / ۱۱ / ۳

وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰۤاَسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ
الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ﴿٨٤﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى
تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ﴿٨٥﴾ قَالَ اِنَّمَاۤ اَشْكُوْا
بَثِّيْ وَحُزْنِيْۤ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٦﴾ يٰبَنِيَّ
اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْئَسُوْا مِنْ
رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٧﴾
فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰۤاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ
وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ
عَلَيْنَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿٨٨﴾ قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ
مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ﴿٨٩﴾ قَالُوْۤا
ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ؕ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَاۤ اَخِيْ ؗ قَدْ مَنَّ
اللّٰهُ عَلَيْنَا ؕ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ
الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٩٠﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا
لَخٰطِئِيْنَ ﴿٩١﴾ قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ؕ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ؗ وَهُوَ
اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿٩٢﴾ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى
وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٩٣﴾ ع وَلَمَّا
فَصَلَتِ الْعِيْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّيْ لَاَجِدُ رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَاۤ
اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ﴿٩٤﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ﴿٩٥﴾

اور الگ جا بیٹھے (یعقوبؑ) اُٹھ کر اُن کے پاس سے — اور کہا اے وائے یوسفؑ! (فرطِ رنج و یاس سے)
مارے غم کے دونوں آنکھیں ہوگئیں اُنکی سپید — (جی ہی جی میں) وہ لگے گھٹنے مگر پایا نہ بھید ؎
بولے[1] واللہ یادِ یوسفؑ تم نہ چھوڑو گے (پدر) — گُھل نہ جب تک جاؤ گے یا جاؤ گے جب تک نہ مر ؎
بولے[2]، میں اللہ سے کہتا ہوں اپنا رنج و غم — اور خدا کی سمت سے میں جانتا ہوں (بیش و کم)

ایسی باتیں جو نہیں تم جانتے (اُس کی قسم) ؎

جاؤ، بیٹو! ڈھونڈو یوسفؑ کو اور اُس کے بھائی کو — اور نا امید رحمت سے خدا کی تم نہ ہو
صرف وہ ہوتے ہیں مایوس اُس کے رحم (و فضل) سے — جو ہیں کافر (کفر سے ہیں پست جن کے حوصلے) ؎
(الغرض پھر مصر کچھ یعقوبؑ کے بیٹے گئے) — اور جب یہ باریاب (ایوانِ) یوسفؑ میں ہوئے
بولے ہم پر اور گھر پر سخت آفت ہے عزیز! — تھوڑی سی ہم پونجی لے کر آئے ہیں، ناقص سی چیز[3]
(اس کے بدلے) پورا غلہ ہم کو دلوا دیجئے — اپنی ہی جانب سے کچھ خیرات ہم پر کیجئے

بدلہ دیتا ہے مخیر کو خدا (سُن لیجئے) ؎

بولے (یوسفؑ) جب جہالت پر تمہاری تھی نظر — کیا کیا تھا (ظلم) یوسفؑ اور اُس کے بھائی پر؟

ہے تمھیں (اپنی گزشتہ بدسلوکی کی) خبر؟ ؎

(بھائی) بولے (سچ تو کہئے) آپ ہی یوسفؑ ہیں کیا! — بولے (یوسفؑ) میں ہوں یوسفؑ اور یہ ہے بھائی مرا
بالیقیں ہم پر خدا نے فضل ہے اپنا کیا — جو ڈرا اللہ سے (تکلیف میں) صابر رہا

اجر اُن نیکوں کا کرتا ہی نہیں ضائع خدا ؎

(بھائی) بولے ہم پہ دی ہے تمکو حق نے برتری — تھی ہماری ہی خطا (ساری) قسم اللہ کی ؎
بولے (یوسفؑ) آج تم پر کچھ نہیں الزام (ہاں) — عفو کر دے حق بھی، جو ہے سب سے بڑھ کر مہرباں ؎
(تم جو کہتے ہو کہ والد ہو گئے اندھے، سنو) — یہ مرا لے جاؤ کرتا اُن کے منہ پر ڈال دو
تاکہ حاصل اُن کو بینائی ہو (ہوں وہ شادماں) — اور لے آؤ مرے پاس اپنا پورا خانداں ؎
(مصر سے) جب قافلہ (اُن کا) روانہ ہوگیا — باپ (یعنی حضرتِ یعقوبؑ) نے (فوراً) کہا
مجھ کو تو یوسفؑ کی بو آتی ہے (کہتا ہوں بجا) — تم بڑھاپے میں نہ سمجھو مجھ کو گر بہکا ہوا ؎
بولے (بیٹے جو وہاں موجود تھے) نامِ خدا — تم ابھی پہلی ہی غلطی میں ہو (بابا) مبتلا ؎

---

[1] لڑکے بولے

[2] یہ قول حضرت یعقوب علیہ السلام کا ہے

[3] یہ اب کی بار صرف کچھ اون اور کچھ پنیر لے گئے تھے

ع ۱۰
۴

ربع

فَلَمَّآ أَن جَآءَ الْبَشِيرُ أَلْقٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيرًا ۚ قَالَ
أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ إِنِّىٓ أَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٩٦﴾ قَالُوا يٰٓأَبَانَا
اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَآ إِنَّا كُنَّا خٰطِئِينَ ﴿٩٧﴾ قَالَ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ
لَكُمْ رَبِّىٓ ۖ إِنَّهٗ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٩٨﴾ فَلَمَّا دَخَلُوا عَلٰى يُوسُفَ
اٰوٰٓى إِلَيْهِ أَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوا مِصْرَ إِن شَآءَ اللّٰهُ
اٰمِنِينَ ﴿٩٩﴾ وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَ
قَالَ يٰٓأَبَتِ هٰذَا تَأْوِيلُ رُءْيَاىَ مِن قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا
رَبِّى حَقًّا ۖ وَقَدْ أَحْسَنَ بِىٓ إِذْ أَخْرَجَنِى مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ
بِكُم مِّنَ الْبَدْوِ مِنۢ بَعْدِ أَن نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِى وَبَيْنَ
إِخْوَتِىٓ ۚ إِنَّ رَبِّى لَطِيفٌ لِّمَا يَشَآءُ ۚ إِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ﴿١٠٠﴾
رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِى مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِى مِن تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ ۚ
فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۟ أَنتَ وَلِىّٖ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ
تَوَفَّنِى مُسْلِمًا وَّأَلْحِقْنِى بِالصّٰلِحِينَ ﴿١٠١﴾ ذٰلِكَ مِنْ أَنۢبَآءِ
الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ أَجْمَعُوٓا أَمْرَهُمْ
وَهُمْ يَمْكُرُونَ ﴿١٠٢﴾ وَمَآ أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِينَ ﴿١٠٣﴾
وَمَا تَسْئَلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِينَ ﴿١٠٤﴾
وَكَأَيِّن مِّنْ اٰيَةٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ يَمُرُّونَ عَلَيْهَا وَهُمْ
عَنْهَا مُعْرِضُونَ ﴿١٠٥﴾ وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُم بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُم مُّشْرِكُونَ ﴿١٠٦﴾

(ناگہاں) جب مژدہ دینے والا (بھائی) آ گیا — اور قمیصِ (یوسفؑ) اُن کے منہ پہ ڈالی (برملا)
لوٹ آئی اُن کی بینائی (وہ بینا ہو گئے) — بولے (بیٹوں سے) کہ میں کہتا نہ تھا تم لوگوں سے؟
ہے مجھے وہ علمِ ربؑ، جو تم نہیں ہو جانتے ۞

بولے (لڑکے) بخشوا دو اپنے رب سے اے پدر — تم ہماری (سب) خطائیں، ہم تھے خاطی (سربسر) ۞
بولے (یعقوبؑ) اپنے رب سے بخشوا دوں گا میں (ہاں) — ہے وہ بیشک بخشنے والا، نہایت مہرباں ۞
پہنچے جب سب پاس یوسف کے (تو یوسفؑ نے وہاں) — دی جگہ ماں باپ کو پاس اپنے (ہو کر شادماں)[1]
اور کہا، داخل (دیارِ) مصر میں ہو جائیے — اب اگر چاہا خدا نے، سب رہیں گے چین سے ۞
اور پھر ماں باپ کو اونچا بٹھایا تخت پر — (حسبِ دستور)[2] اُن کے آگے سب ہوئے سجدہ بسر
اور کہا یوسفؑ نے، دیکھا تھا جو پہلے میں نے خواب — اے پدر تعبیر یہ اُس خواب کی ہے (کامیاب)
خواب کو سچ کر دکھایا ہے مرے اللہ نے — اور کیا احسان، مجھے باہر نکالا قید سے
(باوجودیکہ) کیا شیطان نے جھگڑا (کھڑا) — میرے اور (اِن) بھائیوں کے درمیاں (ہر قسم کا)
گاؤں سے پھر بھی یہاں تم سب کو لے آیا خدا — وہ جو کچھ کرتا ہے، ہے تدبیر اُس کی جانتا
صاحبِ حکمت ہے وہ، اور ہے وہی راز آشنا ۞

کی دعا یوسفؑ[3] نے، تو نے دی حکومت اے خدا — اور پھر کچھ علم بخشا خواب کی تعبیر کا،
خالقِ ارض و سما (پروردگارِ بے نیاز) — تو ہی تو دنیا و عقبیٰ میں ہے میرا کارساز
اپنا فرماں بر بنا کر مجھ کو دنیا سے اُٹھا — نیک بندوں میں، مجھے کر (اپنے) داخل اے خدا ۞
(اے پیمبرؐ) ہیں یہ باتیں غیب کی (جو عرش سے) — بھیجتے ہیں ہم تمھیں (بیشک) ذریعے وحی کے
(ورنہ) جب وہ کر رہے تھے مل کے باہم مشورے[4] — محو تھے تدبیر میں، موجود تم اُس جا نہ تھے ۞
اور تم کتنا ہی چاہو، اکثر ایسے ہیں (یہیں) — جو (تمھاری بات پر) ایمان لا سکتے نہیں ۞
اُن سے تم (خدمت کی) کچھ اُجرت نہیں ہو مانگتے — ہے یہ (قرآں) اِک نصیحت سارے عالم کے لیے ۞
ہیں زمین و آسماں میں ایسے بہتیرے نشاں — یہ گزر جاتے ہیں جن سے (کارداں در کارواں)
اُن کی کچھ پروا نہیں کرتے مگر (یہ بدگماں) ۞
ہیں بہت ایسے جو ایماں لاتے ہیں اللہ پر — ساتھ اِس کے شرک بھی وہ کرتے جاتے ہیں مگر ۞

ع ۱۱ / ۵

[1] حضرت یوسف علیہ السلام نے شہر سے باہر اپنے والدین کا استقبال کیا تھا اور پھر وہیں خیموں میں اُن سے ملاقات کی تھی اور والدین کو اپنے پاس احتراماً بٹھایا تھا۔

[2] اُس دور کے دستور کے مطابق۔

[3] یہاں حضرت یوسف علیہ السلام کے حالات و واقعات ختم ہو جاتے ہیں۔ اب آگے رسالت مآب (صلعم) سے خطاب ہے۔

[4] یعنی یوسف علیہ السلام کے بھائی۔

اَفَاَمِنُوْۤا اَنْ تَاْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِيَهُمُ
السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٠٧﴾ قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْۤ
اَدْعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ ۚ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ؕ وَسُبْحٰنَ
اللّٰهِ وَمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٠٨﴾ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ
اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْۤ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ؕ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا
فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ
قَبْلِهِمْ ؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿١٠٩﴾
حَتّٰۤى اِذَا اسْتَيْئَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ
نَصْرُنَا ۙ فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَآءُ ؕ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿١١٠﴾
لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ؕ مَا كَانَ
حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ
تَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿١١١﴾ ع

سُوْرَةُ الرَّعْدِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ؕ وَالَّذِيْۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ
اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا
ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ
مُّسَمًّى ؕ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ﴿٢﴾

کیا نڈر ہیں وہ کہ اُن پر کوئی آفت آپڑے قہرِ حق کی، اور وہ چھا جائے اِن پر (غیب سے)؟
تا قیامت ناگہاں آجائے (ہوں زیر و زبر) اور خبر اِن کو نہ ہو (بیٹھے ہوں سب یہ بے خبر)
کہدو میں تم کو بلاتا ہوں سوئے حق (شوق سے) جادۂ معقول پر ہوں میں بھی ساتھی بھی مرے
یہ ہے میرا راستہ اور پاک ہے (ذاتِ) خدا مشرکوں میں، میں نہیں ہوں (فیصلہ ہے یہ مرا) ؛
تم سے پہلے ہم نے (اِس دنیا میں) بھیجے (جو نبی) بستیوں کے رہنے والے وہ بھی تھے اور آدمی[1]
وحی اُن پر ہم کیا کرتے تھے نازل (عرش سے) کیا نہیں کی سیر انہوں نے مُلک کی، جو دیکھتے؟
کیا ہوا انجام اُن لوگوں کا جو پہلے ہوئے آخرت بہتر ہے گھر، پرہیزگاروں کے لیئے
کیا سمجھتے تم نہیں لوگو (ہو کورے عقل سے)؟ ؛
ہوگئے حتیٰ کہ ناامید (اکثر) انبیاء اور سمجھ بیٹھے کہ اُن سے جھوٹ تھا بولا گیا
(عین موقع پر مگر) نصرت ہماری آگئی ہم نے چاہا جن کو (پھر) اُن کو بچایا (واقعی)
قومِ مجرم سے نہیں ٹلتا عذاب اپنا (کبھی) ؛
عقل والوں کے لیے عبرت ہے اِن حالات میں بات مصنوعی نہیں (قرآن اس پر دھیان دیں)
بلکہ ہے تصدیق اُن کی، جو (صحیفے) آچکے اور بیاں ہر چیز کا (ہر بات کا) تفصیل سے ؛
ہے ہدایت اور رحمت اہلِ ایماں کے لیئے ؛

[1] یعنی فرشتے نہیں تھے

ع ۱۲ / ۶

(۱۳) سُورۂ رَعْد

(یہ سورۃ مکۂ معظمہ میں نازل ہوئی۔ اس میں ۴۳ آیتیں اور چھ رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغاز (بیاں) جو بڑا ہی رحم والا ہے، نہایت مہرباں ؛
الٓمّرا ؛ (بالیقیں چند) آیتیں ہیں یہ کتاب (پاک) کی تم پہ جو کچھ جانبِ رب سے ہوا نازل (نبی)
ہے وہ برحق، لیکن اکثر اُس سے منکر ہیں ابھی
ہے وہی اللہ جس نے ہیں بنائے آسماں بے سہارے کے، جو تم بھی دیکھتے ہو (بے گماں)
اور خود جا کر (فرازِ) عرش پر قائم ہوا چاند اور سورج کو (پھر) اُس نے مسخر کر لیا
چلتا رہتا ہے ہر اک اِن میں سے اپنے وقت پر کرتا ہے تدبیر کار (وہ ربِّ دادگر)
اور بیاں کرتا ہے با تفصیل قدرت کے نشاں تا یقیں ہو رب سے ملنے کا تمہیں (اے این و آں) ؛

وَهُوَ الَّذِي مَدَّ الْأَرْضَ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْهَارًا ۖ وَمِنْ كُلِّ
الثَّمَرَاتِ جَعَلَ فِيهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ ۖ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ ۚ إِنَّ
فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٣﴾ وَفِي الْأَرْضِ قِطَعٌ مُتَجَاوِرَاتٌ
وَجَنَّاتٌ مِنْ أَعْنَابٍ وَزَرْعٌ وَنَخِيلٌ صِنْوَانٌ وَغَيْرُ صِنْوَانٍ يُسْقَىٰ
بِمَاءٍ وَاحِدٍ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الْأُكُلِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ
لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٤﴾ وَإِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ أَإِذَا كُنَّا تُرَابًا
أَإِنَّا لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ۗ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ الْأَغْلَالُ
فِي أَعْنَاقِهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٥﴾ وَيَسْتَعْجِلُونَكَ
بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلَاتُ ۗ وَإِنَّ
رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ لِلنَّاسِ عَلَىٰ ظُلْمِهِمْ ۖ وَإِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيدُ
الْعِقَابِ ﴿٦﴾ وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ ۗ إِنَّمَا
أَنْتَ مُنْذِرٌ ۖ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ﴿٧﴾ اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَىٰ وَمَا
تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ۖ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ ﴿٨﴾ عَالِمُ الْغَيْبِ
وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ ﴿٩﴾ سَوَاءٌ مِنْكُمْ مَنْ أَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ
جَهَرَ بِهِ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِاللَّيْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ ﴿١٠﴾ لَهُ مُعَقِّبَاتٌ
مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا
يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ ۗ وَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ
سُوءًا فَلَا مَرَدَّ لَهُ ۚ وَمَا لَهُمْ مِنْ دُونِهِ مِنْ وَالٍ ﴿١١﴾

ع ۷

ہے وہی اللہ، پھیلائی زمیں جس نے (یہاں) پھر پہاڑ اُس پر بنائے اور دریا (ندیاں)
پھر (انہیں پر) پھل لگائے اُس نے دو دو قسم کے[1] رات کو کرتا ہے پردہ پوشِ دِن کا (دیکھئے)
ہیں نشاں موجود اس میں (قدرتِ اللہ کے) جو ہیں (انسانوں میں) اہلِ فکر و غور اُن کے لیئے ؞
ہیں زمیں کے مختلف قطعات اور سب پاس پاس، باغ انگوروں کے اور یہ کھیتیاں (جنّت اساس)
اور کھجوروں کے درخت اُن میں دو شاخی ہیں کئی اور کچھ ایسے دو شاخے جو نہیں (ہوتے کبھی)
مِلتا ہے حالانکہ اِن دونوں کو پانی ایک ہی ہم پھلوں کو دیتے ہیں اک دوسرے پر برتری،
ہیں نشاں موجود اِن میں (قدرتِ اللہ کے) کام لیتے ہیں جو عقل و فہم سے، اُن کے لیئے ؞
(اے پیمبر) تم اگر حیرت کسی شئے پر کرو تو عجب اِن (مشرکوں) کا قول یہ بھی ہے (سنو)
(کہتے ہیں) مٹی جو ہم (بعدِ فنا) ہو جائیں گے کیا جنم پھر ہم نیا (حکمِ خدا سے) پائیں گے؟
یہ وہی تو ہیں جو اپنے رب سے مُنکر ہو گئے (کل) انہیں کی گردنوں میں طوق بھی ہونگے پڑے
اور یہی وہ لوگ ہیں جو ہیں (یقیناً) دوزخی اِن کا مسکن نارِ دوزخ میں رہے گا دائمی ؞
جلدی کرتے ہیں، انھیں پہلے بھلائی سے ملے (وہ) برائی (جس کو ہم روکے ہوئے ہیں دیر سے)
اِن سے پہلے گزرے ہیں (حالانکہ ایسے واقعات) (اور عقوبت آ چکی ہے ہو چکے ہیں سانحات)
باوجودِ ظلم، رب لوگوں کو کرتا ہے معاف اور ہے اس کی سزا بھی سخت (بے لاف و گزاف) ؞
کہتے ہیں کافر کہ اُترا کیوں نہ کوئی معجزا رب کی جانب سے (محمدؐ) پر؟ (تو اس کی فکر کیا)
تم ڈرانے والے ہو اِن کو (خدا کے قہر سے) اور ہو گزرا ہے اک ہادی ہر امّت کے لیے ؞
پیٹ میں مادہ کے جو کچھ ہے (اور اسکے ماسوا) گھٹنا بڑھنا رحم کا بھی ہے، خدا ہی جانتا
اور اُس کے پاس اندازہ ہے ہر اک چیز کا ؞
باطن و ظاہر کا یکساں جاننے والا ہے وہ سب سے عالی شان سب سے برتر (و بالا) ہے وہ ؞
تم میں سے جو شخص کوئی بات چُپکے سے کہے یا بلند آواز سے کوئی (کہیں باتیں کرے)
چھپ کے بیٹھے رات میں، یا دِن کو گلیوں میں پھرے (الغرض جس حال میں ہوں) سب برابر ہیں اُسے ؞
ہیں فرشتے اُس کے، آگے پیچھے ہر انسان کے کرتے ہیں اس کی نگہبانی، خدا کے حکم سے
حق کسی بھی قوم کا کرتا نہیں تبدیل حال خود نہ جب تک بدلے وہ فی نفسہٖ اپنا خیال
ڈالتا ہے جب خدا آفت کسی بھی قوم پر وہ (کسی کے ٹالے) پھر ٹلتی نہیں ہے (سر بسر)
جُز خدا دیتا نہیں ان کو مدد کوئی (بشر) ؞

[1] یعنی کھٹے اور میٹھے

هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ﴿١٢﴾
وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ
فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ﴿١٣﴾
لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ
اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ
اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿١٤﴾ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّ
كَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ﴿١٥﴾ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ
قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ
نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ۬ اَمْ هَلْ
تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۚ۬ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ
فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ
الْقَهَّارُ ﴿١٦﴾ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ
السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ
مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۬ؕ فَاَمَّا الزَّبَدُ
فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ
اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ﴿١٧﴾ لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ؕ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا
لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ؕ
اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ۬ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿١٨﴾

السجدة ٢ — وقف النبي عليه السلام — النصف

ہے وہی، تم کو دکھاتا ہے جو بجلی کی چمک — خوف[۱] اور امید (کی جس میں کہ ہوتی ہے جھلک)
(پانی سے) بوجھل اُٹھاتا ہے وہ بادل (یک بیک) ؏
خوبیوں کی اُسکی، ہوتی ہے گرج تسبیح خواں، — خوف سے اس کے فرشتے بھی (ثناخواں ہیں یہاں)
بھیجتا ہے آسماں سے وہ کڑکتی بجلیاں، — پھر گرا دیتا ہے جس پر چاہتا ہے (بے گماں)
پھر بھی یہ منکر جھگڑتے ہیں خدا کی بات پر — ہے گرفت اُسکی (اگرچہ بے پناہ و) سخت تر ؏
(جو پکارے اُس کو) سچی ہے اُسی کی بس پکار — دوسروں کو جو سوا اُس کے پکاریں (بار بار)
وہ نہیں سنتے کچھ اِن کی (ہے مثال اُن کی وہی) — جس طرح پانی کی جانب ہاتھ پھیلائے کوئی
اور یہ چاہے کہ منہ تک آئے، آ سکتا نہیں، — اور پکار اِن کافروں کی، گمرہی ہے بالیقیں،
آسمانوں اور زمیں میں ہیں جو (ظاہر اور نہاں) — چار او ناچار ہیں اللہ کو سجدہ کناں
اور صبح و شام (موجودات کی) پرچھائیاں[۲] ؏
اِن سے پوچھو، کون ہے ربِّ زمین و آسمان؟ — اور پھر کہہ دو کہ (صرف) اللہ ہے (بے این و آں)
اور کہو ٹھہرائے حامی تم نے کیا اُس کے سوا؟ — جو نہیں مختار اپنے نفع و نقصاں کے (ذرا)
کہدو، اِک بینا اور اِک نابینا کیا ہیں ایک سے؟ — کیا اندھیرا اور اُجالا ہے برابر (سوچیے)
شرکتیں جن کی روا رکھتے ہیں یہ اللہ سے — کیا خدا کی سی وہ ہیں مخلوق پیدا کر چکے؟
دونوں کی تخلیق ہے اِن کی نظر میں ایک سی؟ — کہدو ہے ہر چیز کا خالق فقط اللہ ہی
وہ اکیلا ہے (مگر سب سے) زبردست (و قوی) ؏
آسماں سے اس نے کی بارش تو نالے بہہ گئے — اپنے اندازے سے اور مقدار سے (چلنے لگے)
پانی کے ریلے پہ، پھولے پھولے جھاگ اٹھنے لگے — آگ میں زیور بنانے کو تپاتے ہیں جسے[۳]
یا بنانے کے لیے کچھ ساز و ساماں، (دوسرا) — اس میں بھی ویسا ہی جھاگ (اور میل ہوتا ہے چھپا)
یوں خدا دیتا ہے حق کی اور باطل کی مثال — (حق ہے پانی اور باطل جھاگ، اک جھوٹا اُبال)
پس وہ (میل اور) جھاگ ہو جاتا ہے آخر رائیگاں — اور پانی، جس سے لوگوں کو ہے نفع (بیکراں)
باقی رہ جاتا ہے سطحِ ارض پر (اُس کا نشاں) — (بس) مثالیں اس طرح اللہ کرتا ہے بیاں ؏
حکمِ حق مانا جنھوں نے، ہے اُنھیں کی بہتری — اور نہ مانا حکم جن لوگوں نے (یا کی کج روی)
تو اگر پاس اُن کے ہو دنیا کی ساری کائنات — بلکہ اس کے ساتھ ہی ہو اور اتنی کائنات
تو بطورِ فدیہ یہ دے دیں (رہائی کے لیے) — سخت تر ہو گا حساب اِن سے (نہ بچنے پائیں گے)
آخری اِن کا ٹھکانہ ہے جہنم (یعنی نار) — (اک برا مسکن، برا گھر اور) بری جائے قرار ؏

ع ۲/۱۱ ۸ النصف

---

[۱] خوف اس کا کہ کہیں گر نہ پڑے اور امید بارش کی

آیتِ سجدہ

[۲] سایوں کا زمین پر پڑا رہنا ہی اُن کا سجدہ ہے۔

[۳] یعنی جس دھات کو

اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ؕ اِنَّمَا
يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۙ﴿١٩﴾ الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ
الْمِيْثَاقَ ۙ﴿٢٠﴾ وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ يُّوْصَلَ وَ
يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ؕ﴿٢١﴾ وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ
وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ
بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۙ﴿٢٢﴾ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا
وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ
مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۚ﴿٢٣﴾ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ؕ﴿٢٤﴾
وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ
اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ
اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿٢٥﴾ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ وَفَرِحُوْا
بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿٢٦﴾ ع وَيَقُوْلُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ
يَّشَآءُ وَيَهْدِيْۤ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ۚ﴿٢٧﴾ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ
بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ؕ﴿٢٨﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ﴿٢٩﴾ كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْۤ اُمَّةٍ
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَا عَلَيْهِمُ الَّذِيْۤ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَهُمْ
يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ؕ قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ ﴿٣٠﴾

جو سمجھتا ہے کہ ربّ نے ہے جو کچھ نازل کیا ہے وہ برحق، کیا وہ اندھے کے برابر ہو گیا؟
اور سمجھتے ہیں وہی جن کو ہوئی دانش عطا ۱۹

پورا کرتے ہیں جو عہدِ حق، نہیں ہیں توڑتے ق جن سے ہے حکمِ خدا، اُن سے ہیں (رشتہ) جوڑتے[۱]
اور اپنے ربّ سے ڈرتے ہیں (ز راہِ اِتّقا) اور اندیشہ بھی رکھتے ہیں حسابِ سخت کا ۲۱
جو رضائے ربّ پہ راضی ہو کے صابر بھی رہے اور قائم کی نماز (اپنے خدا کے خوف سے)
خرچ روزی سے ہماری ظاہر و پنہاں کیا اور برائی کے عوض (لوگوں کا) کرتے ہیں بھلا
ہے بخیر انجام اُن کی زندگی کا (بالیقیں) ۲۲ اور رہوں گے جاودانی باغ میں مسکن گزیں
ان کے اسلاف اور ان کی بیبیوں اور نسل سے نیک جو ہوں گے (ارم میں ساتھ اُن کے جائینگے)
ہر درِ (جنت) سے آئیں گے فرشتے (لا کلام) اور کہیں گے صبر کے بدلے میں، تم پر ہو سلام
ہے تمہاری زندگی کا کتنا اچھا اختتام ۲۴

اور جو پیمانِ محکم کر چکے اللہ سے اور پیماں کر کے پھر پیماں شکن بھی ہو گئے
توڑے وہ (رشتے بھی) جن کے جوڑنے کا حکم تھا اور (اپنے) ملک میں جھگڑے اُٹھائے (جا بجا)
اُن پہ لعنت بھی ہے اور انجام ہے اُن کا بُرا ۲۵

جس کو چاہے اس کو روزی میں فراخی دے خدا اور جس کی چاہے روزی تنگ کر دے (کبریا)
خوش ہیں (یہ کافر) حیاتِ دہر میں (ہو کر اسیر) ہے حیاتِ دہر عقبیٰ کے مقابل میں حقیر ۲۶
کہتے ہیں کافر، کہ اُترا کیوں نہ کوئی معجزا اس پہ ربّ کی سمت سے، تو اِن سے یہ کہہ دو (ذرا)
جس کسی کو چاہتا ہے کرتا ہے گمرہ خدا جو ہوا اُس کی طرف مائل، ہے اُس کا رہنما ۲۷
لائے جو ایمان اور دِل مطمئن جن کے ہوئے ذِکر سے اللہ کے (یعنی خدا کی یاد سے)
سُن لو، اطمینانِ دِل ہے ذِکر سے اللہ کے ۲۸

(ہاں، تو) جو ایمان لائے، کام بھی اچھے کیے ہے (مآلِ کار) خوشحالی اُنھیں کے واسطے،
اور ہے اچھا ٹھکانہ (باغِ خلد) اُن کے لیئے ۲۹

ایک اُمّت میں تمہیں بھیجا ہے ہم نے (اے نبی) اِن سے پہلے اُمّتیں گزری ہیں (بیشک) اور بھی
تا جو تم پر وحی آئے وہ سُنا دو تم انہیں اور وہ رحمٰن سے ہوتے ہیں منکر (مفت میں)
اِن سے کہدو صِرف اِک اللہ ہی ربّ ہے مِرا بندگی (جائز) کسی کی بھی نہیں اُس کے سِوا،
ہے بھروسہ اُس پہ، میں اُسکی طرف مائل ہُوا،

[۱] صِلۂ رحمی کی طرف اشارہ ہے

ع ۸ ۹

وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ
الْمَوْتٰى ؕ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ؕ اَفَلَمْ يَايْــَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ لَّوْ
يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ
بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِىَ وَعْدُ
اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿٣١﴾ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ
قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ
عِقَابِ ﴿٣٢﴾ اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ۚ وَجَعَلُوْا
لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ قُلْ سَمُّوْهُمْ ؕ اَمْ تُنَبِّــُٔوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِى الْاَرْضِ اَمْ بِظَاهِرٍ
مِّنَ الْقَوْلِ ؕ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوْا عَنِ
السَّبِيْلِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿٣٣﴾ لَهُمْ عَذَابٌ
فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ
مِنْ وَّاقٍ ﴿٣٤﴾ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِىْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ تَجْرِىْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اُكُلُهَا دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا ؕ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۖ
وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ ﴿٣٥﴾ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ
بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ؕ قُلْ اِنَّمَاۤ
اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَاۤ اُشْرِكَ بِهٖ ؕ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَاِلَيْهِ مَاٰبِ ﴿٣٦﴾
وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ
بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِىٍّ وَّلَا وَاقٍ ﴿٣٧﴾

اور اگر ہوتا کوئی ایسا بھی قرآنِ (مبیں) جس سے چل سکتے پہاڑ اور ٹکڑے ہو جاتی زمیں
یا (کہ اُس کی برکت وقوت سے) مُردے بولتے (تو بھی کیا ہوتا، یہ کافر ماننے والے نہ تھے)
بلکہ سارا اختیار اللہ کو ہے (بالیقیں) کیا تسلّی اس میں اِن ایمان والوں کی نہیں؟
کہ اگر اللہ چاہے سب کو لائے راہ پر، منکروں پر آفتیں آتی رہیں گی (سر بسر)
اپنے کرتوتوں کے بدلے (یہ رہیں گے بدحواس) یا عذاب آتا رہے گا اِن کے گھر کے آس پاس
ہو یہاں تک کہ خدا کا آخری وعدہ[1] وفا بالیقیں وعدہ خلافی (تو) نہیں کرتا خدا ؎
تم سے پہلے بھی رسولوں کی اڑائی ہے ہنسی اور ہم نے منکروں کو چند روزہ ڈھیل دی
اور آخر کار پھر ماخوذ اُن کو کر لیا (تم کو تو معلوم ہے) تھی سخت کتنی وہ سزا ؎
جو خدا ہر شخص کے اعمال سے ہے باخبر (بے سزا کیا چھوڑ سکتا ہے انہیں وہ دادگر)؟
دوسروں کو یہ جو کرتے ہیں شریک اللہ کا (اے نبی) اِن سے کہو، لو نام تو اُن کے ذرا؟
یا خدا کو دیتے ہو تم اُن (شریکوں) کی خبر جن سے وہ واقف نہیں دنیا میں (بستے ہیں کدھر)؟
یا فقط باتیں بناتے ہو یونہی تم اُوپری؟ منکروں کو لیکن اپنی چالیں لگتی ہیں بھلی،
اور وہ روکے گئے ہیں (راستی کی) راہ سے کون اُس کا راہبر ہو جس کو حق گمرہ کرے؟
ہے حیاتِ دہر میں اُن پر عذاب (اور بعد ازیں) اِک عذابِ آخرت بھی سخت تر ہے (بالیقیں)

اور کوئی اللہ سے اِن کو بچا سکتا نہیں ؎

جس کا وعدہ ہم نے، ہے پرہیزگاروں سے کیا حال اُس جنّت کا یہ ہے (مختصر، سن لو ذرا)
اُس کے نیچے نہریں بہتی ہیں (نہایت شان کی) اُس کے پھل ہیں جاودانی اور اُس کی چھاؤں بھی
متّقی جو ہیں یہ ہے انجام اُن کا (حسبِ حال) اور جو منکر ہیں، ہے دوزخ کی آگ اُن کا مآل ؎
اور جو ہیں اہلِ کتاب اُنکو ہے (قرآں سے) خوشی جو ہوا ہے تم پہ نازل (آسماں سے اے نبی)
بعض فرقوں کو ہے انکار اُس کی بعضی بات سے اِن سے کہدو حکم مجھ کو تو یہ ہے (اُس ذات سے)
میں فقط کرتا رہوں اللہ کی ہی بندگی اور شریک اُس کا نہ ٹھہراؤں کسی کو بھی، (کبھی)
میں اُسی کی سمت تم سب کو بلاتا ہوں (سنو) مامن و ملجا بھی میرا ہے وہی (باور کرو) ؎
ہم نے یہ قرآن عربی میں اتارا ہے یونہی اور جو تم نے پیروی کی اُن کی[2] بعدِ علم بھی
پھر خدا کے بالمقابل کوئی حامی ہی نہیں اور بچانے والا بھی کوئی نہ ہوگا (بالیقیں) ؎

[1] یعنی فتحِ مکہ

[2] یعنی مشرکین کی

ع ۵ ۱۰
ع ۵ ۱۱

ولقد ارسلنا رسلا من قبلك وجعلنا لهم ازواجا و
ذرية وما كان لرسول ان يأتي باية الا باذن الله
لكل اجل كتاب ﴿٣٨﴾ يمحوا الله ما يشاء ويثبت وعنده
ام الكتب ﴿٣٩﴾ وان ما نرينك بعض الذي نعدهم او
نتوفينك فانما عليك البلغ وعلينا الحساب ﴿٤٠﴾
اولم يروا انا نأتي الارض ننقصها من اطرافها
والله يحكم لا معقب لحكمه وهو سريع الحساب ﴿٤١﴾
وقد مكر الذين من قبلهم فلله المكر جميعا يعلم ما
تكسب كل نفس وسيعلم الكفر لمن عقبى الدار ﴿٤٢﴾ ويقول
الذين كفروا لست مرسلا قل كفى بالله شهيدا بيني
وبينكم ومن عنده علم الكتب ﴿٤٣﴾

سورة ابرهيم مكية وهي اثنتان وخمسون اية وسبع ركوعات

بسم الله الرحمن الرحيم

الر كتب انزلنه اليك لتخرج الناس من الظلمت الى النور
باذن ربهم الى صراط العزيز الحميد ﴿١﴾ الله الذي له ما في
السموت وما في الارض وويل للكفرين من عذاب شديد ﴿٢﴾
الذين يستحبون الحيوة الدنيا على الاخرة ويصدون عن
سبيل الله ويبغونها عوجا اولئك في ضلل بعيد ﴿٣﴾

تم سے پہلے بھی بہت سے ہم نے بھیجے ہیں نبی ، بیبیاں بھی ہم نے اُن کو دی تھیں اور اولاد بھی
یہ نہ تھی طاقت کسی کی جو دکھاتا معجزا ہاں مگر جب حکم ہو (ایسا کوئی) اللہ کا ،
ہر زمانے کے لیئے اک حکم ہے لکھا ہوا ؎
کرتا ہے منسوخ[1] جس کو چاہتا ہے وہ خدا باقی رکھتا ہے اُسے جس کو ہے رکھنا چاہتا
اور اسی کے پاس ہے اصل کتاب[2] (با صفا) ؎
ہم نے جو وعدے کیئے ہیں، وہ تمہارے سامنے پُورے ہوں، یا تم کو ہم پہلے اٹھالیں (دہر سے)
آپ کے ذمّے فقط تبلیغ ہے احکام کی اور ہم پر ہے حساب (خلق کی) ذمہ وری ؎
کیا نہیں یہ دیکھتے اِس مُلک کو ہر سمت سے ہم دباتے ہی چلے آتے ہیں (ساتھ اسلام کے[3])
اور کوئی حکمِ خدا کو ٹال سکتا ہی نہیں وہ حساب (ان سے) بہت ہی جلد لے گا (بالیقیں) ؎
کرچکے ہیں مکر اور فن، اِن سے پہلے لوگ بھی کارگر تدبیریں ہیں لیکن فقط اللہ کی ،
کوئی جو کچھ کر رہا ہے، ہے خدا سب جانتا عنقریب اِن کافروں کو یہ پتہ چل جائے گا
کس کا ہوتا ہے بخیر انجام (ہنگامِ جزا) ؎
کہتے ہیں کافر، نہیں ہو تم (مرے) پیغامبر کہدو نی مابین شاہد ہے خدائے (دادگر) لا
اور وہ بھی جن کو ہے (پہلے) صحائف کی خبر ؎

ع ۶ / ۱۲

(۱۴) سُورۃ ابرٰهیم

(یہ سُورت مکہ معظمہ میں نازل ہوئی۔ ہمیں ۵۲ آیتیں اور ۷ رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں) جو بڑا ہی رحم والا ہے، نہایت مہرباں
الٓرٰ ؎ (اے پیمبر) تم پہ قرآں اس لیے نازل کیا تاکہ تم لوگوں کو (دُنیا کے) بحکمِ کبریا
روشنی میں لاؤ تاریکی سے (کرکے رہبری) راہ پر، غالب سزاوارِ ثنا ، اللہ کی ؎
ہے جو کچھ ارض و سما میں سب ہے اُس اللہ کا کافروں کو اک عذابِ سخت ہے، وا حسرتا ؎
وہ کہ جن کو ہے پسند آئی حیاتِ دنیوی آخرت کے بالمقابل (از نگاہِ کوتہی)
روکتے رہتے ہیں لوگوں کو خدا کی راہ سے اور ہیں جویائے عیب اُس میں (یہ وحشت دیکھیئے)
ہیں یہی تو گمرہی میں پرلے درجہ کی پڑے ؎

---

[1] یعنی جس حکم کو

[2] یعنی لوحِ محفوظ

[3] یعنی مسلمان عرب کے اکثر حصّوں پر فتح پا رہے ہیں

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوۡمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمۡ ؕ
فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنۡ يَّشَآءُ وَيَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ
الۡحَكِيۡمُ ۝۴ وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا مُوۡسٰى بِاٰيٰتِنَاۤ اَنۡ اَخۡرِجۡ قَوۡمَكَ مِنَ
الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوۡرِ ۙ وَذَكِّرۡهُمۡ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
لِّـكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوۡرٍ ۝۵ وَاِذۡ قَالَ مُوۡسٰى لِقَوۡمِهِ اذۡكُرُوۡا نِعۡمَةَ
اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ اِذۡ اَنۡجٰىكُمۡ مِّنۡ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ يَسُوۡمُوۡنَكُمۡ سُوۡٓءَ
الۡعَذَابِ وَيُذَبِّحُوۡنَ اَبۡنَآءَكُمۡ وَيَسۡتَحۡيُوۡنَ نِسَآءَكُمۡ ؕ وَفِىۡ ذٰلِكُمۡ
بَلَاۤءٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ عَظِيۡمٌ ۝۶ وَاِذۡ تَاَذَّنَ رَبُّكُمۡ لَئِنۡ شَكَرۡتُمۡ
لَاَزِيۡدَنَّكُمۡ وَلَئِنۡ كَفَرۡتُمۡ اِنَّ عَذَابِىۡ لَشَدِيۡدٌ ۝۷
وَقَالَ مُوۡسٰۤى اِنۡ تَكۡفُرُوۡۤا اَنۡتُمۡ وَمَنۡ فِى الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا ۙ
فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِىٌّ حَمِيۡدٌ ۝۸ اَلَمۡ يَاۡتِكُمۡ نَبَؤُا الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ
قَوۡمِ نُوۡحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوۡدَ ۛؕ وَالَّذِيۡنَ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ ۛؕ لَا يَعۡلَمُهُمۡ اِلَّا
اللّٰهُ ؕ جَآءَتۡهُمۡ رُسُلُهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ فَرَدُّوۡۤا اَيۡدِيَهُمۡ فِىۡۤ اَفۡوَاهِهِمۡ
وَقَالُوۡۤا اِنَّا كَفَرۡنَا بِمَاۤ اُرۡسِلۡتُمۡ بِهٖ وَاِنَّا لَفِىۡ شَكٍّ مِّمَّا تَدۡعُوۡنَنَاۤ
اِلَيۡهِ مُرِيۡبٍ ۝۹ قَالَتۡ رُسُلُهُمۡ اَفِى اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ
وَالۡاَرۡضِ ؕ يَدۡعُوۡكُمۡ لِيَـغۡفِرَ لَـكُمۡ مِّنۡ ذُنُوۡبِكُمۡ وَيُؤَخِّرَكُمۡ اِلٰٓى اَجَلٍ
مُّسَمًّى ؕ قَالُوۡۤا اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُنَا ؕ تُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ تَصُدُّوۡنَا
عَمَّا كَانَ يَعۡبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاۡتُوۡنَا بِسُلۡطٰنٍ مُّبِيۡنٍ ۝۱۰

اور ہم نے کوئی (دُنیا میں) نہیں بھیجا نبی — جو نہ بولی بولتا ہو اپنی اپنی قوم کی
تاکہ اُن کو (صاف احکامِ خدا) سمجھا سکے — (اِس پہ بھی) جس کو خدا چاہے اُسے گمراہ کرے
اور جسے چاہے ہدایت کا دکھائے راستا — اور وہ ہے اِک زبردست اور ذی حکمت خدا ؛
بھیجا تھا موسیٰ کو ہم نے دیکر اپنے (کچھ) نشاں — (اور کہا تھا) قوم کو اپنی نکالو بے گماں
(کفر کی) تاریکیوں سے نور میں (ایمان کے) — اور دلاؤ یاد اِن کو تم خدا کے معرکے
کیونکہ ہیں (اِن واقعوں میں اُسکی قدرت کے) نشاں — صابر و شاکر جو ہیں، اُن کے لیئے (لے این و آں) ؛
جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم سے (اے بھائیو) — یاد تم اللہ کی وہ نعمت (واحساں) کرو،
جب تمھیں اُس نے چھڑایا قوم سے فرعون کی — دیتے تھے (افراد جن کے) تم کو ایذائیں کڑی
ذِبح کرتے تھے تمھارے بیٹوں کو (بیداد گر) — عورتوں کو زندہ رکھتے تھے (بڑے تھے خیرہ سر)
آزمائش رب کی جانب سے یہ تھی اک سخت تر ؛

ع ۲ / ۱۳

اور دیا تھا جب تمھارے رب نے یہ تم کو جتا — اور بھی دوں گا، جو تم احسان مانو گے مرا
کی جو ناشکری تو پھر ہے سخت تر میری سزا ؛
اور کہا موسیٰ نے تم لوگو کرو گے کفر اگر — اور جتنے لوگ دُنیا میں ہیں سب (سر جوڑ کر)
تو نہ ہو گی اُس کی پروا حق تعالیٰ کو ذرا — کیونکہ وہ ہے بے نیاز اور لائقِ حمد و ثنا ؛
تم سے پہلے تھے جو انساں کیا نہیں اُنکی خبر! — (یعنی) وہ قومِ ثمود و نوحؑ و عاد (اربابِ شر)
اور وہ قومیں بھی، اِن کے بعد جو (پیدا) ہوئیں — ماسوائے رب، کسی کو بھی خبر جن کی نہیں
لے کے پاس اُن کے، پیمبر اُن کے آئے معجزے — تو انہوں نے اِن کے منہ میں ہاتھ اپنے دیدیئے[1]
اور بولے ہم نہیں وہ حکم ہرگز مانتے — جس کو لے کر تم ہمارے پاس ہو بھیجے گئے
اور تم جس دین کی جانب بلاتے ہو ہمیں — اُس میں شک در شک ہے اور خلجان ہم کو (کیا کریں) ؛

ثُلث

بولے اُن کے انبیا، اللہ پر شک و گماں! — (کم نگاہو!) وہ ہے خلّاقِ زمین و آسماں
وہ بُلاتا ہے کہ کچھ عصیاں تمھارے بخش دے — اور رکھے اِک وقت تک (دُنیا میں امن و عیش سے)
بولے وہ، تم بھی ہماری ہی طرح ہو آدمی — چاہتے ہو روکنا اُن کی پرستش سے (یونہی)
جن کو تھے اجداد اور آبا ہمارے پوجتے — ہو کوئی واضح سند تو لاؤ اُس کو سامنے ؛

[1] یعنی اُن کی زبان بند کر دی

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ
عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا
بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١١﴾ وَمَا لَنَآ اَلَّا
نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ؕ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ؕ
وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿١٢﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ
لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ
لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٣﴾ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ ذٰلِكَ
لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ ﴿١٤﴾ وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ
جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿١٥﴾ مِّنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ﴿١٦﴾
يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا
هُوَ بِمَيِّتٍ ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ﴿١٧﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ۨاشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ؕ
لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿١٨﴾
اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ
وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿١٩﴾ وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿٢٠﴾ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ
جَمِيْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ
اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ
لَهَدَيْنٰكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَيْنَاۤ اَجَزِعْنَاۤ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿٢١﴾

اُن کے نبیوں نے کہا "ہم ہیں تمہیں سے آدمی   حق تعالیٰ لیکن اپنے بندوں میں سے جس پہ بھی
چاہتاہے کرتاہے احسان (دیتاہے کمال)   اور بے حکمِ خدا اتنی نہیں اپنی مجال
لا دکھائیں ہم تمہیں کوئی سند (اور معجزا)   اہلِ ایماں کو خدا ہی پر بھروسہ ہے بجا؛
اور بھروسہ کیوں نہ ہم اللہ پر (اپنے) کریں   یہ طریقے (دین کے) اُس نے بتائے ہیں ہمیں
صبر ایذا پر کریں گے تم جو دو گے (برملا)   ہے توکل حق پہ اربابِ توکل کو روا"؛
کافروں نے اپنے نبیوں سے (جواباً) یوں کہا   "ملک سے اپنے نکالیں گے تمہیں ہم (دیکھنا)
یا ہمارے دین میں لوٹ آؤ (بہتر ہے یہی)"   ربّ نے اُن پیغمبروں پر اپنے پھر بھیجی وحی
جو ہیں سرکش کرکے غارت (ہم مٹا دینگے) انہیں   ان کے بعد آباد ہم تم کو کریں گے ملک میں
یہ صلہ اُن کا ہے جو (خوفِ) حضوری سے ڈرا   اور جس پر خوف طاری ہے عذابِ (حشر) کا؛
چاہا نبیوں نے ہو (اُن میں کافروں میں) فیصلا   اور ہر اک مغرور ضدّی نامرادی[1] میں پڑا؛
بعد اس کے ہے جہنم (آخری اُس کی سزا)   پیپ کا پانی جہاں اُس کو پلایا جائیگا؛
گھونٹ گھونٹ اُس کو پیئے گا وہ نہ اتریگا مگر   حلق سے، اور موت ہوگی ہر طرف سے حملہ ور
پھر بھی مرنا ہوگا ناممکن (کہ ہو وہ رستگار)   ماسوا اِس کے عذابِ سخت ہوگا (بے شمار)؛
یہ مثالِ منکرانِ ربّ ہے (اِن کو دو جتا)   اُن کے یہ اعمال (گویا ڈھیر) ہیں اک راکھ کا،
لے اُڑے آندھی کے دن جس کو بہت تیز اک ہوا   ہاتھ کچھ اعمال سے آئے نہ اِن کے (برملا)
پرلے درجے کی یہ گمراہی ہے (اسمیں شک ہے کیا)؛
کیا تم (آدم کے بیٹو!) یہ نہیں ہو دیکھتے؟   حق نے برحق ہیں زمین و آسماں پیدا کیے
وہ اگر چاہے تو تم سب کو مٹا ڈالے (ابھی)   اور یہاں (آباد کردے) لا کے اک خلقت نئی؛
اور نہیں اللہ کو اِس کام میں مشکل کوئی؛
سامنے اللہ کے (محشر میں) ہونگے سب کھڑے   یوں کہیں گے وہ، جو ہیں کمزور، اہلِ جاہ سے
ہم (تو دُنیا میں) تمہاری پیروی کرتے رہے   کیا بچا سکتے ہو تم کچھ بھی خدا کے قہر سے؟
وہ کہیں گے گر ہدایت ہم کو دیتا کبریا   تو تمہیں بھی ہم دکھاتے راستی کا راستا،
ہے برابر اب تو ہم صابر رہیں یا بیقرار   ہو نہیں سکتے عذابِ (آخرت) سے رستگار؛

ع ۲ / ۱۴

ع ۳ / ۱۵

[1] ناکامی

وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ
وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ؕ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ
اِلَّاۤ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْۤا
اَنْفُسَكُمْ ؕ مَاۤ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَاۤ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ؕ اِنِّيْ كَفَرْتُ
بِمَاۤ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ؕ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ
اَلِيْمٌ ﴿۲۲﴾ وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ؕ
تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ﴿۲۳﴾ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا
كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا
فِي السَّمَآءِ ﴿۲۴﴾ تُؤْتِيْۤ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ وَيَضْرِبُ
اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ
خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ۨاجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ
مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ﴿۲۶﴾ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ
الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللّٰهُ
الظّٰلِمِيْنَ ۙ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ﴿۲۷﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ
بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ﴿۲۸﴾ جَهَنَّمَ
يَصْلَوْنَهَا ؕ وَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۲۹﴾ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلُّوْا
عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ ﴿۳۰﴾

بولے گا شیطان، جب ہو چُکے گا فیصلا — سچّا وعدہ بالیقیں تم سے خُدا نے تھا کیا
میں نے بھی وعدہ کیا تھا، پھر وہ جھُوٹا ہو گیا — تم پہ میرا زور کچھ چلتا نہ تھا (مجبُور تھا)
ہاں مگر میں نے بُلایا تم کو (سمتِ گمرہی) — اور تم نے (بے محابا) بات میری مان لی
اس لیئے (گمراہی کا) الزام تم مجھ کو نہ دو — بلکہ دو (لعنت) ملامت آپ اپنے نفس کو
میں نہیں (ہرگز تمہارا حامی و) فریاد رس — اور نہ تم (اِس حال میں) فریاد رس میرے ہو (بس)
مجھ کو پہلے تم نے ٹھہرایا شریک اللہ کا — (آج) لیکن میں نہیں اسکو (سرے سے) مانتا

ہیں جو ظالم بالیقیں ہے دردناک اُن کی سزا ۞

اور جو لوگ ایمان لائے کام بھی اچھے کیئے — باریاب (آخر) وہ ہوں گے باغوں میں (فردوس کے)
جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی (شاداب و رواں) — پھر ہمیشہ ہی رہیں گے حکم رب سے وہ وہاں،
(جلتی سے جنتی مل کر کریں گے جب کلام) — تو دعا اُن کی وہاں (فردوس میں)، ہوگی سلام ۞
کیا نظر اِس بات پر تم نے نہ ڈالی (اے نبی) — کیسی اچھی دی مثال اللہ نے ستھری بات[1] کی؟
(یعنی ستھری بات ہے) پاک اِک درختِ (جاوداں) — جس کی جڑ مضبُوط ہے، ہیں آسماں میں ٹہنیاں ۞
اپنے رب کے حکم سے لاتا ہے وہ ہر وقت پھل — یہ مثالیں لوگوں کو دیتا ہے ربِّ (لم یزل)

تاکہ غور اِن پر کریں (اربابِ علم، اہلِ عمل) ۞

اور درختِ گندہ، ہے تمثیل گندی بات کی — اوپر ہی سطحِ زمیں سے (جڑ) اکھاڑی پھینک دی

کچھ نہیں ٹھہراؤ اُس کا (ہے وہ گویا عارضی) ۞

جو ہیں ایماں دار، پکی بات[2] سے اُن کو خدا — رکھتا ہے ثابت قدم دُنیا و عقبےٰ میں (بجا)
ظالموں کو کرتا ہے گمراہ (اور وامانده یا) — اور جو کچھ چاہتا ہے کر گزرتا ہے خدا ۞
(اے پیمبر) تم نے کیا اُن پر نہیں ڈالی نظر — جو رہے ناشکر، رب کی نعمت (و احسان) پر؟
قوم کو گھر میں ہلاکت کے کیا مسکن گزیں ۞ — (یعنی) دوزخ میں جہاں داخل وہ ہونگے (بالیقیں)

کیا بُرا ہے وہ ٹھکانہ (جس میں یہ ہونگے مکیں) ۞

اور مقرر کر لیئے (باطل) شریک اللہ کے — تاکہ لوگوں کو کریں گمراہ، اُس کی راہ سے
اِن سے کہہ دو (اور تھوڑے دن) اٹھا لیں فائدا — پھر تو اِن کو ہے جہنم کی طرف ہی لوٹنا

---

[1] بعض مفسرین نے ستھری یا نیک بات یعنی کلمۂ طیبۂ سے کلمۂ توحید مراد لی ہے

[2] یعنی کلمۂ توحید سے

ع ۴ / ۱۶

قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ

سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ﴿۳۱﴾

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ

مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ

لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ﴿۳۲﴾ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ

وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ﴿۳۳﴾ وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا

سَاَلْتُمُوْهُ ۭ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ

لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ﴿۳۴﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا

وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ﴿۳۵﴾ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ

كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ عَصَانِيْ

فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۶﴾ رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ

غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ

فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ

الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۷﴾ رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا

نُعْلِنُ ۭ وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي

السَّمَآءِ ﴿۳۸﴾ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ

وَاِسْحٰقَ ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۹﴾ رَبِّ اجْعَلْنِيْ

مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ڰ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾

لائے جو ایماں ہمارے بندے، اُن سے یہ کہو — تم نمازیں (حسبِ احکامِ خدا) قائم کرو
اور اُس روزی سے جو ہم نے تمھیں (دنیا میں) دی — ظاہر و پوشیدہ کچھ دیتے رہو (خیرات) بھی
پہلے اُس دن سے، نہ ہو جب لین دین (اعمال کا) — اور نہ (کام آئے) کسی کی دوستی (پیشِ خدا) ؞
ہے وہی اللہ، جو ہے خالقِ ارض و سما، — جس نے کی پانی کی بارش آسماں سے (برملا)
اور تمھارا رزق، اس پانی سے پھل پیدا کیئے — کشتیوں پر بھی تمھیں (کچھ) اختیار اُس نے دیئے
تاکہ وہ چلتی رہیں دریا میں از حکمِ خدا — اور نہروں کو بھی قابو میں تمھارے دے دیا ؞
چاند سورج کو لگایا ہے تمھارے کام میں — کر رہے ہیں ایک ہی دستور پر جو گردشیں

رات اور دن پر بھی اُس نے دے دیا قابو تمھیں ؞

تم نے مانگا اُس سے جو کچھ کر دیا تم کو عطا — گننا چاہو تم اگر (تعدادِ) نعمائے خدا
تو شمار اُن کا نہ پورا کر سکو گے تم کبھی — بالیقیں انسان بے انصاف ہے، ناشکر بھی ؞
اور ابراہیمؑ نے جب کی (خدا سے) یہ دعا، — "شہر (مکہ)" کو بنا دے جائے امن اے کبریا

مجھ کو اور نسلوں کو میری بُت پرستی سے بچا ؞

اِن بتوں نے کر دیا اکثر کو گمراہ اے خدا — جس نے میری پیروی کی وہ تو میرا ہو گیا
اور نہ مانا جس نے کہنا میرا (اے ربِّ جہاں) — بخشنے والا ہے تو (اُن کا) بڑا ہی مہرباں ؞
یارب اِس میدان میں، کھیتی نہیں ہوتی جہاں — میں نے کچھ اولاد کو اپنی بسایا ہے یہاں
تیرے حرمت والے گھر (اِس خانۂ کعبہ) کے پاس — تا یہاں قائم کریں اپنی نمازیں (حق شناس)
لوگوں کے دِل کر دے مائل اِنکی جانب اے خدا — اور انہیں میوے کھلا، شاید کریں یہ شکر ادا ؞
ظاہر و باطن کی تجھ کو یا الٰہی ہے خبر — اور کوئی چیز مخفی ہی نہیں اللہ پر

(گو) زمین و آسماں میں ہو کہیں (دُور از نظر) ؞

شکر ہے اللہ کا، عمرِ ضعیفی میں مجھے — جس نے اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ (دو بیٹے) دیئے

بالیقیں سُنتا ہے میرا رب دعا (ہر طور سے) ؞

مجھ کو دے توفیق یارب، میں رکھوں قائم نماز — اور مری اولاد میں سے بھی، (رہیں سب پاکباز)

کر دعا میری قبول اے میرے ربّ (بے نیاز) ؞

ع ۵ / ۱۷

رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾ ع وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُونَ ۵ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ ﴿۴۲﴾ مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ ﴿۴۳﴾ وَأَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا رَبَّنَا أَخِّرْنَا إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ نُجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ۗ أَوَلَمْ تَكُونُوا أَقْسَمْتُمْ مِنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِنْ زَوَالٍ ﴿۴۴﴾ وَسَكَنْتُمْ فِي مَسٰكِنِ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْأَمْثَالَ ﴿۴۵﴾ وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ۗ وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿۴۶﴾ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهِ رُسُلَهُ ۗ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۴۷﴾ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۴۸﴾ وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ﴿۴۹﴾ سَرَابِيلُهُمْ مِنْ قَطِرَانٍ وَتَغْشَىٰ وُجُوهَهُمُ النَّارُ ﴿۵۰﴾ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ ۗ إِنَّ اللّٰهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿۵۱﴾ هٰذَا بَلٰغٌ لِلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوا بِهِ وَلِيَعْلَمُوا أَنَّمَا هُوَ إِلٰهٌ وَاحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿۵۲﴾ ع

سُوْرَةُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

الٓرٰ ۚ قف تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱﴾

بخش مجھ کو اور میرے ماں باپ کو پروردگار — اور جو ایمان لائے، اُن کو بھی، روزِ شمار[1]؛
(اے پیمبر) تم نہ یہ دل میں سمجھنا بھول کر — ہے خدا اعمال سے اِن ظالموں کے بے خبر
ڈھیل دے رکھی ہے اُنکو ہم نے اُسدن کے لیے — جبکہ پتھرا جائیں گی آنکھیں (کمال خوف سے)؛
دوڑتے ہوں گے (وہاں) اُوپر اٹھائے اپنے سر — اِن کی نظریں پھر نہ آئیں گی ٹھکانے لوٹ کر

اُڑ رہے ہوں گے دِل اِن کے (از رہِ خوف و خطر)؛

اور ڈراؤ اِن کو اُس دن سے جب آئیگا عذاب — اور یہ ظالم کہیں گے (کھا کے لاکھوں پیچ و تاب)
"یا الٰہی کچھ دنوں تک ہمکو مُہلت اور دے — تاکہ ہم دعوت تری منظور کر لیں (شوق سے)
اور کر لیں (ہر طرح) پیغمبروں کی پیروی" — (رب کہے گا) تم نے کیا پہلے قسم کھائی نہ تھی؟

جانتے تھے تم کہ ٹلنا ہی نہیں تم کو کبھی؛

اور جن لوگوں نے ظلم اپنی ہی جانوں پر کیا — رہتے تھے تم بھی انہیں کے مسکنوں میں (جا بجا)
تم پہ ظاہر تھا کہ اُن کے ساتھ ہم نے کیا کیا — ہم بیاں اُن کی مثالیں کر چکے تھے (برملا)؛
اور وہ لوگ اپنی اپنی چالیں چلتے ہی رہے — اور چالیں اُن کی سب تھیں سامنے اللہ کے

چال بھی ایسی، پہاڑوں کو جگہ سے ٹال دے؛

(اے پیمبر) انبیا سے ہے جو کچھ وعدہ کیا — یہ نہ تم سمجھو، خلاف اُس کے کرے گا کبریا

بدلہ لینے والا ہے اور سب پہ غالب ہے خدا؛

دُوسری اک سرزمیں سے جبؔ بدلے گی زمیں — آسماں بھی (جب بدل جائیں گے مطلق بالیقیں)
اور خدائے واحد و غالب کے آگے لوگ سب — (اپنی قبروں سے) نکل آئیں گے (باصد ادب)؛
دیکھو گے اُس دن گنہگاروں کو تم جکڑا ہوا، — (آگ کی) زنجیروں میں گندھک کے کُرتوں میں (چُھپا)
آگ اُن کے چہروں کو ڈھک لیگی (اُسدن دیکھنا) — تاکہ دے ہر شخص کو اعمال کا (پُورا) صِلا

لینے والا ہے حساب (اِن کا) بہت جلدی خدا؛

ہے یہ (قرآں) اک (کھلا) اعلان انساں کے لیئے — تاکہ اُن کو خوف ہو (ہر شخص) یہ بھی جان لے
ہے خدا ہی ایک معبود (اور باطل دوسرے) — اور نصیحت اِس سے لیں وہ، جو ہیں حامل عقل کے؛

(۱۵) سُورۃُ الحجر

یہ سورۃ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں ۹۹ آیتیں اور ۶ رکوع ہیں۔

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغاز (بیاں) — جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں
الٓرٰ؛ (اے نبی) چند آیتیں ہیں یہ کتاب (پاک) کی — (صاف اور) واضح (سمجھ لے جس کو ہر اک آدمی)؛

ع ۱۸ — ع ۱۹

[1] یہاں ابراہیمؑ کی دعا پوری ہوئی

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ﴿۲﴾ ذَرْهُمْ
يَاْكُلُوْا وَيَتَمَتَّعُوْا وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۳﴾
وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۴﴾ مَا تَسْبِقُ
مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿۵﴾ وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ
عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۶﴾ لَوْ مَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ اِنْ
كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۷﴾ مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ
وَمَا كَانُوْٓا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ ﴿۸﴾ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ
لَحٰفِظُوْنَ ﴿۹﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۰﴾
وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۱﴾ كَذٰلِكَ
نَسْلُكُهٗ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۲﴾ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَقَدْ خَلَتْ
سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳﴾ وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا
فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ﴿۱۴﴾ لَقَالُوْٓا اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ
قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا
لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿۱۷﴾ اِلَّا
مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸﴾
وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا
فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ﴿۱۹﴾ وَجَعَلْنَا لَكُمْ
فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ﴿۲۰﴾

یہ جو کافر ہیں، یہ سب اِک دن کرینگے آرزو — کاش ہم ہوتے مسلماں (دینِ حق سے سرخرو)٭
(اے پیمبر) چھوڑ دو اِن کو انہیں کے حال پہ — کھا لیں (پی لیں) اور اٹھا لیں فائدے (کچھ مختصر)
اور (بے جا) اُن کی اُمیدیں انہیں غافل رکھیں — عِلم ہو جائے گا آئندہ (قیامت میں) انہیں٭
اور ہم نے کوئی بستی ایسی، غارت کی نہیں — ہاں مگر میعاد تھی اُس کی مقرر (بالیقیں)٭
کوئی اُمت بڑھ نہیں سکتی ہے اپنے وقت سے — اور نہ رہ سکتی ہے پیچھے (وقت ہیں سب کے بندھے)٭
کہتے ہیں "اے شخص! اُتھم پر اور قرآں کا نزول! — بالیقیں دیوانہ ہے تو (تیرا دعویٰ ہے فضول)٭
کیوں نہیں لاتا فرشتوں کو ہمارے سامنے — ہے اگر سچا (تو پھر کیا عذر ہے اس میں تجھے؟)"٭
فیصلے ہی کے لئے، ہم ہیں فرشتے بھیجتے — (وہ جو آ جاتے تو پھر) مُہلت نہ تھی اِنکے لئے٭
بالیقیں قرآن ہم نے (تم پہ) ہے نازل کیا — اور ہمیں اس کے نگہباں بھی ہیں (اس میں شک ہے کیا)
اگلے فرقوں میں بھی تم سے پہلے بھیجے تھے نبی٭ — جب پیمبر کوئی آتا، وہ اڑاتے تھے ہنسی٭
مجرموں کے دلنشیں کرتے ہیں (استہزا) یونہی ہم — اور یہ قرآں پر ایماں نہ لائیں گے کبھی

ہوتی آئی ہے یونہی تجدید اگلی رسم کی٭

آسماں کا ان پہ دروازہ بھی گر ہم کھول دیں — دن ڈھلے اُس سے ہو کر آسماں پر یہ چڑھیں
تو بھی کہہ دینگے، ہماری ہے نظر بندی ہوئی — یہ نہیں تو، ہم پہ جادو کر دیا ہے (واقعی)٭
اور بنائے برج ہم نے آسماں پر (دیکھیے) — پھر کیا آراستہ اہلِ تماشا کے لئے٭
اور ہر مردود شیطاں سے کیا محفوظ اُسے٭ — بات سن کر کوئی بھاگے بھی اگر چوری چھپے

اک دہکتا شعلہ (فوراً) اُس کے پیچھے جا لگے٭

اور زمیں کو ہم نے پھیلایا (بسانے کے لئے) — اور پھر (لوجھل) پہاڑ اُس پر (جما کر) رکھ دیئے

پھر اگائی اُس پہ ہر اک چیز، اک انداز سے

اور اسبابِ معیشت پھر کئے پیدا وہاں — اور وہ مخلوق، جس کے تم نہیں روزی رساں٭

ف یعنی ہزاروں قسم کے جانور

وَإِنْ مِّنْ شَيْءٍ إِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهُ وَمَا نُنَزِّلُهُ
إِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُومٍ ﴿۲۱﴾ وَأَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ فَأَنْزَلْنَا
مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَسْقَيْنَاكُمُوهُ وَمَا أَنْتُمْ لَهُ بِخَازِنِينَ ﴿۲۲﴾
وَإِنَّا لَنَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ وَنَحْنُ الْوَارِثُونَ ﴿۲۳﴾ وَلَقَدْ
عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ ﴿۲۴﴾
وَإِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ
خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ﴿۲۶﴾
وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَارِ السَّمُومِ ﴿۲۷﴾
وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ
صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ﴿۲۸﴾ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ
وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ ﴿۲۹﴾
فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ﴿۳۰﴾ إِلَّا إِبْلِيسَ
أَبَىٰ أَنْ يَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ ﴿۳۱﴾ قَالَ يَا إِبْلِيسُ
مَا لَكَ أَلَّا تَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ ﴿۳۲﴾ قَالَ لَمْ أَكُنْ
لِأَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهُ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ
مَّسْنُونٍ ﴿۳۳﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ﴿۳۴﴾ وَإِنَّ
عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ ﴿۳۵﴾ قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِي
إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿۳۶﴾ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ ﴿۳۷﴾

ہاں خزانے ہیں ہمارے پاس ہر اک چیز کے بھیجتے رہتے ہیں ہم اندازۂ معلوم سے ؛

اور ہم ہی تو چلاتے ہیں ہوائیں رس بھری پانی برساتے ہیں گردوں سے (کہ ہو کھیتی ہری)

اور تمہیں بھی ہم پلاتے ہیں وہ پانی (بالیقیں) اور تمہارے پاس تو اُس کا خزانہ ہے نہیں ؛

ہم جِلانے والے ہیں اور مارنے والے ہمیں اور ہمیں ہیں (بعد مُردن) اُنکے وارث (بالیقیں) ؛

ہم تمہارے اگلوں اور پچھلوں کو ہیں پہچانتے ؛ رَبّ تمہارا جمع اِن سب کو کرے گا (گھیر کے)

صاحبِ حکمت ہے وہ، آگاہ ہے ہر حال سے ؛

(کھنکھنی مٹی) سڑے گارے سے (پہلے لی بنا) کھنکھنی مٹی سے پیدا ہم نے پھر انساں کیا ؛

آگ سے لُو کی جنّوں کو پہلے پیدا کر دیا ؛

جب فرشتوں سے کہا اللہ نے (کچھ سوچ کر) کھنکھنی مٹی سے میں پیدا کروں گا اِک بشر

اور خمیر اُس کا سڑے گارے سے ہوگا (سر بسر) ؛

جب وہ پُورا بن چکے، اور رُوح اُس میں پھونک دُوں تو پھر اُس کے سامنے ہو جانا تم سب سرنگوں ؛

سَب فرشتوں نے کیا سجدہ، مگر ابلیس نے کر دیا اِنکار، اہلِ سجدہ کی تائید سے ؛

پُوچھا (پھر خالق نے) اے ابلیس (تُو یہ تو بتا) سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ (آخر) کیوں ہوا؟ ؛

بولا میں ایسا نہیں، اُس کو کروں سجدہ (ادا) کھنکھناتی مٹی سے تُو نے جسے پیدا کیا ؛

اور سڑے گارے سے ہے جس کا خمیر (اے کبریا) ؛

حکم آیا (چل) نکل، مردُود ہے تو بالیقیں ؛ اور لعنت تا قیامت تجھ پہ ہو گی (اے لعیں) ؛

بولا (شیطاں) حشر تک یارب مجھے مہلت[1] ملے ؛ (حق نے) فرمایا (کہ جا) دی ہم نے مہلت بھی تجھے ؛

[1] یعنی زندہ رہنے کی مہلت

ع ۲

إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ﴿٣٨﴾ قَالَ رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي
لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٣٩﴾
إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ﴿٤٠﴾ قَالَ هَٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ
مُسْتَقِيمٌ ﴿٤١﴾ إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلَّا
مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغَاوِينَ ﴿٤٢﴾ وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ
أَجْمَعِينَ ﴿٤٣﴾ لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ
مَقْسُومٌ ﴿٤٤﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿٤٥﴾ ادْخُلُوهَا
بِسَلَامٍ آمِنِينَ ﴿٤٦﴾ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ
إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ ﴿٤٧﴾ لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا
هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِينَ ﴿٤٨﴾ نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٤٩﴾
وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ ﴿٥٠﴾ وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ
إِبْرَاهِيمَ ﴿٥١﴾ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا قَالَ إِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُونَ ﴿٥٢﴾
قَالُوا لَا تَوْجَلْ إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ ﴿٥٣﴾ قَالَ أَبَشَّرْتُمُونِي عَلَىٰ
أَنْ مَسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُونَ ﴿٥٤﴾ قَالُوا بَشَّرْنَاكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ
مِنَ الْقَانِطِينَ ﴿٥٥﴾ قَالَ وَمَنْ يَقْنَطُ مِنْ رَحْمَةِ رَبِّهِ إِلَّا الضَّالُّونَ ﴿٥٦﴾
قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ﴿٥٧﴾ قَالُوا إِنَّا أُرْسِلْنَا
إِلَىٰ قَوْمٍ مُجْرِمِينَ ﴿٥٨﴾ إِلَّا آلَ لُوطٍ إِنَّا لَمُنَجُّوهُمْ
أَجْمَعِينَ ﴿٥٩﴾ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَا إِنَّهَا لَمِنَ الْغَابِرِينَ ﴿٦٠﴾

روزِ (محشر) کے مقرّر وقت تک (اِس وقت سے)؛

بولا، جیسے تُو نے میری راہ ماری، کردگار؛ میں بھی اب انساں کو دنیا میں دکھاؤں گا بہار
اور اُنہیں گمراہ کردوں گا (بنوں گا راہ مار)؛ ہاں جو تیرے خاص بندے ہیں رہیں گے رستگار؛
حق نے فرمایا، یہی ہے میرا سیدھا راستا؛ میرے بندوں پر نہیں کچھ زور چلنے کا ترا
ہاں مگر گمراہوں پر، کریں جو تیری اقتدا ؛
اور وعدہ ہے جہنّم کا انہیں کے واسطے؛ سات دروازے ہیں اُس کے (اور وہ سب ہیں کُھلے)
اور ہر دروازے میں دوزخ کے جانے کے لئے حصّے ہونگے اہلِ دوزخ کے جُدا گانہ (بٹے)
ہوں گے باغوں اور چشموں میں جو ہیں پرہیزگار؛ (اور فرشتے پھر کہیں گے) پاؤ اِن باغوں میں بار
تم سلام و امن سے (اے بندگانِ نیک کار) ؛
ہم نکالیں گے جو خفگی اُن کے دل میں کچھ بھی پائی بالمقابل بیٹھیں گے تختوں پہ جیسے بھائی بھائی؛
اُن کو پھر تکلیف چھُو کر بھی نہ نکلے گی وہاں اور نہ (جنّت سے) نکالے جائیں گے وہ (بےگماں)؛
(اے پیمبر) میرے بندوں کو خبر کردو (کہ ہاں) میں ہوں بیشک بخشنے والا، بڑا ہی مہرباں؛
اور یہ کہ ہے سزا بھی سخت میری (برملا)؛ اور سُناؤ حال ابراہیمؑ کے مہمانوں کا ؛
اُن کے گھر میں آئے (مہماں) اور کیا اُنکو سلام بولے وہ، ڈر تم سے لگتا ہے ہمیں تو (لاکلام)؛
بولے (مہماں) تم ڈرو ہم سے نہ مطلق (اے نبی) دینے آئے ہیں خبر، ذی علم اک فرزند کی ؛
بولے (ابراہیمؑ) مژدہ دیتے ہو (لڑکے کا کیا!) جب بڑھاپا آ گیا (جب دورِ پیری آچکا)
اب مجھے مژدہ سنانے آئے ہو کس بات کا ؟؛
بولے یہ مژدہ ہے سچّا، تم نہ توڑو اپنی آس، بولے (ابراہیمؑ ہاں اتنا ہوں میں بھی حق شناس)
رحمتِ حق سے فقط گمراہ ہوتے ہیں نراس ؛
پوچھا، تم کو اے فرشتو، ہے مہم درپیش کیا؟؛ بولے ہے اک قومِ مجرم پر ہمیں بھیجا گیا ؛
ہم مگر سب لوطؑ کے گھر والوں کو لیں گے بچا؛
صرف اُن کی ایک عورت (جو نہ بچنے پائے گی) یہ مقدّر ہو چکا ہے، پیچھے وہ رہ جائے گی ؛

فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ِۨ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۶۱﴾ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ
مُّنْكَرُوْنَ ﴿۶۲﴾ قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿۶۳﴾
وَاَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۶۴﴾ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ
مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ
وَّامْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَقَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ
اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَجَآءَ اَهْلُ
الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۶۷﴾ قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ فَلَا
تَفْضَحُوْنِ ﴿۶۸﴾ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ ﴿۶۹﴾ قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ
عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِيْٓ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿۷۱﴾ لَعَمْرُكَ
اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۲﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ ﴿۷۳﴾
فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ﴿۷۴﴾
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ﴿۷۵﴾ وَاِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ ﴿۷۶﴾
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۷﴾ وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ
لَظٰلِمِيْنَ ﴿۷۸﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۹﴾ وَلَقَدْ
كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۸۰﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا
فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَكَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ
الْجِبَالِ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ ﴿۸۲﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ
مُصْبِحِيْنَ ﴿۸۳﴾ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۴﴾

وقف لازم ع ۵ ۱۹ ۵

پاس جب پہنچے فرشتے خاندانِ لُوطؑ کے　(لُوطؑ) بولے، اجنبی سے تم نظر آئے مجھے ؛
بولے ایسا تو نہیں، ہم لے کر آئے ہیں مگر　وہ ہی کچھ شک تھا تمہاری قوم کو جس چیز پر[1]
ہم ہیں سچّے، امرِ حق آئے ہیں لے کر (سربسر) ؛
لے کے نکلو اپنے گھر والوں کو تم کچھ رات سے　اور اُن کے پیچھے پیچھے تم کو رہنا چاہیئے
پیچھے مُڑ کر کوئی تم میں سے نہ دیکھے (بالیقیں)　بس جہاں[2] کا حکم ہے (سیدھے) چلے جاؤ وہیں ؛
لُوطؑ کی جانب خبر قطعی یہ ہم نے بھیج دی　صبح ہوتے (منکرانِ حق کی) جڑ کٹ جائے گی ؛
شہر کے لوگ آئے خوش خوش (اپنے حظِّ نفس کو)　لُوطؑ بولے یہ مرے مہماں ہیں، رُسوائی نہ ہو ؛
اور ڈرو اللہ سے، رسوا نہ تم مجھ کو کرو ؛
بولے (اہلِ شہر) کیا ہم نے تمہیں روکا نہ تھا؟　ساری دُنیا کی (حمایت) سے یقیناً ناروا ؛
(لوطؑ) بولے (لوگو) تم کو ہے یہی کرنا اگر　بیٹیاں حاضر ہیں میری (عقد کر لو بے خطر) ؛
اور قسم ہم کھا کے کہتے ہیں تمہاری جان کی[3]　اپنی مستی میں وہ تھے مدہوش (محوِ سرکشی) ؛
(الغرض) سورج نکلتے وقت اک چنگھاڑ نے　آلیا اُن کو (وہ سب حیران و ششدر رہ گئے)
کر دیا پھر ہم نے اُس بستی کو (بھی) زیر و زبر　اور کھرنجے کا کیا پتھراؤ قومِ (لُوطؑ) پر ؛
عقل والوں کے لئے اِس میں نشاں ہیں (خاص کر) ؛
ہے[4] وہ بستی (آج بھی) موجود راہِ عام پر ؛　اہلِ ایماں کے لئے اُس میں نشاں ہیں (بیشتر) ؛
اور بَن[5] کے رہنے والے بھی تھے سرکش (بعد ازیں)　اُن سے بھی بدلہ لیا ہم نے (کیا غارت وہیں)
عام رستے پر یہ دونوں بستیاں ہیں (بالیقیں) ؛
حجر[6] والوں نے بھی نبیوں کو تھا جھٹلایا یونہی　معجزے اُن کو دیئے، کی پھر بھی (سب نے) سرکشی ؛
(تاکہ) وہ امن و (حفاظت) سے (کریں عمریں بسر)　گھر پہاڑوں میں بناتے تھے (چٹانیں) کاٹ کر
صبح ہوتے وقت (آخر) اُنکو اک چنگھاڑ نے[7]　آلیا، کام آئیں تدبیریں نہ کچھ بھی (دیکھئے) ؛

[1] یعنی عذابِ الٰہی
[2] یعنی ملکِ شام کو۔
[3] یہ خطاب حضرت رسالت مآبؐ سے ہے۔
[4] قومِ لُوطؑ کی بستیاں سدوم وغیرہ۔ اور مدین والوں کی بستیاں سب پاس پاس ہیں اور عرب سے ملک شام کی طرف جاتے ہوئے سرِ راہ ابھی تک نظر آتی ہیں۔
[5] یعنی حضرت شعیب علیہ السلام کی اُمّت کے لوگ۔
[6] یعنی قومِ ثمود۔ حجر مدینہ اور شام کے مابین ایک میدان ہے۔

ع ۱۹

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ ط
وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ﴿۸۵﴾ اِنَّ
رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۶﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ
الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ﴿۸۷﴾ لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا
مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ
لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾ وَقُلْ اِنِّيْٓ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ﴿۸۹﴾ كَمَآ اَنْزَلْنَا
عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ ﴿۹۰﴾ الَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ ﴿۹۱﴾
فَوَرَبِّكَ لَنَسْئَلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۹۲﴾ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾
فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۹۴﴾ اِنَّا
كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ﴿۹۵﴾ الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا
اٰخَرَ ج فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ
بِمَا يَقُوْلُوْنَ ﴿۹۷﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۹۸﴾
وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿۹۹﴾ ع

سُوْرَةُ النَّحْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّثَمَانٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّسِتَّ عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَتٰٓى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ط سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱﴾
يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ
عِبَادِهٖٓ اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ﴿۲﴾

ہم نے حکمت سے بنائے ہیں زمین و آسماں — اور وہ سب کچھ جو ہے ارض و سما کے درمیاں،
اور قیامت آنے والی ہے ضرور (انصاف کو) — درگزر پس (اے پیمبرؐ) وضعداری سے کرو ؛
شک نہیں اِس میں، تمہارا کردگار (ذی تبار) — سب کا پیدا کرنے والا، اور ہے آگاہِ کار ؛
سات تم کو (آیتیں) دیں، (سورۃ الحمد کی[1]) — جو پڑھی جاتی ہیں بالتکرار (وقتِ بندگی)

اور قرآں، مرتبہ جس کا بڑا ہے (واقعی) ؛

(اے پیمبرؐ) تم نہ ڈالو اُن (فوائد) پر نظر — جن سے گوناگوں کیا ہے ہم نے اِن کو بہرہ ور
اور نہ کچھ افسوس تم (حالات پر) اِن کے کرو — اور مسلمانوں سے (وہ جیسے بھی ہوں) جھک کر ملو ؛

میں تو اِک کھُل کر ڈرانے والا ہوں، اِن سے کہو ؛

(ایسے ہی قرآن ہم نے تم پہ ہے نازل کیا) — بانٹنے[2] والوں پہ جیسے پہلے تھا بھیجا گیا ؛

اپنے قرآں کو جنہوں نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ؛

باز پرس اُن سے کریں گے ہم، ہمیں اپنی قسم — یہ جو کچھ کرتے تھے (اِن سے ایک دن پوچھیں گے ہم) ؛
حکم جو تم کو ہوا ہے، وہ سُنا دو کھول کر — اور کرو اِن مُشرکوں سے مطلقاً ع نظر ؛
ہم ہی کافی ہیں (نبٹنے کو) تمہاری سمت سے — ٹھٹھہ کرنے والوں کے (اور ہنسنے والوں کے) لئے ؛
جو خدا کے ساتھ اوروں کو بھی کرتے ہیں شریک — آگے چل کر علم ہو جائے گا اِنکو (ٹھیک ٹھیک) ؛
جانتے ہیں ہم کہ تم باتوں سے اِن کفّار کی — دِل میں گھُٹتے (اور کڑھتے) ہو (ہمیشہ اے نبیؐ) ؛
چاہئے تسبیح (و تقدیس) اپنے ربّ کی تم کرو — اور کرو سجدے اُسے (تا دل کی اُلجھن دُور ہو)
اور کئے جاؤ برابر اپنے ربّ کی بندگی — موت آ جائے یہاں تک کہ (یقیں[3] ہو واقعی) ؛

ع ۶ / ۲۰

سُورۂ نحل (۱۶)

(یہ سُورت مکّہ معظمہ میں نازل ہوئی۔ اِس میں ۱۲۸ آیتیں اور ۱۶ رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں) — جو نہایت رحم والا ہے، بڑا ہی مہرباں
آ چکا ہے حکمِ حق، جلدی نہ اے لوگو کرو — شرک سے ہے ذات اُس کی پاک اور برتر (سنو) ؛
وحی دے کر حکم سے اپنے فرشتوں کو وہی — بھیجتا ہے چاہے جس بندے کے پاس اپنے (کبھی)
(اور کہتا ہے) کرو آگاہ (لوگوں کو ذرا) — کہ نہیں معبود کوئی دُوسرا میرے سوا

پس ڈرو مجھ سے۔ (جو اپنا چاہتے ہو تم بھلا) ؛

---

[1] بعض مفسّرین سورۃ الحمد کی سات آیتیں مراد لیتے ہیں اور چونکہ لفظ "آیات" قرآنِ عظیم کی اس آیت میں نہیں ہے اس لئے بعض مفسّرین سورۃ بقر سے سورۃ توبہ تک سات سورتیں مراد لیتے ہیں۔ بعض... ساتوں حٰمٓ کی طرف اشارہ سمجھتے ہیں اور بعض نے قرآنِ مجید کی سات منزلوں سے کنایہ سمجھا ہے۔ واللہ اعلم بمرادہٖ

[2] بانٹنے والے یعنی یہودی جنہوں نے توریت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔

[3] آیت کے آخری الفاظ تو یہ ہیں۔ "یہاں تک کہ یقین آ جائے" لیکن محاورۂ عرب میں موت کو یقین کہتے ہیں۔ کیونکہ موت بجائے خود ایک عین الیقین حقیقت ہے۔

رُبع

[4] یعنی قیامت

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ تَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ﴿۳﴾
خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِیْمٌ مُّبِیْنٌ ﴿۴﴾ وَالْاَنْعَامَ
خَلَقَهَا ۚ لَکُمْ فِیْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْکُلُوْنَ ﴿۵﴾ وَلَکُمْ فِیْهَا جَمَالٌ
حِیْنَ تُرِیْحُوْنَ وَحِیْنَ تَسْرَحُوْنَ ﴿۶﴾ وَتَحْمِلُ اَثْقَالَکُمْ اِلٰی
بَلَدٍ لَّمْ تَکُوْنُوْا بٰلِغِیْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ؕ اِنَّ رَبَّکُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۷﴾
وَّالْخَیْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِیْرَ لِتَرْکَبُوْهَا وَزِیْنَةً ؕ وَیَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸﴾
وَعَلَی اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِیْلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ ؕ وَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىکُمْ
اَجْمَعِیْنَ ﴿۹﴾ هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّکُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ
شَجَرٌ فِیْهِ تُسِیْمُوْنَ ﴿۱۰﴾ یُنْۢبِتُ لَکُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّیْتُوْنَ وَالنَّخِیْلَ
وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ کُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ ﴿۱۱﴾
وَسَخَّرَ لَکُمُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ ۙ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ
بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَمَا ذَرَاَ لَکُمْ
فِی الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ
یَّذَّکَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَهُوَ الَّذِیْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْکُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِیًّا
وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْیَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَی الْفُلْکَ مَوَاخِرَ
فِیْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَاَلْقٰی
فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِکُمْ وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّکُمْ
تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَعَلٰمٰتٍ ؕ وَبِالنَّجْمِ هُمْ یَهْتَدُوْنَ ﴿۱۶﴾

مصلحت سے اُس نے یہ ارض و سما پیدا کیے — ذات اُس کی برتر و بالا ہے (لوگو) شرک سے ؛

اور اُسی نے نطفے سے انسان کو پیدا کیا — اور وہ فوراً بن گیا (اللہ کا) دشمن کھلا ؛

اُس نے چوپائے بنائے ہیں تمہارے واسطے — ہے جڑاؔول اُن میں (اور ایسے) بہت سے فائدے

اور اُن میں بعض کو کھاتے بھی ہو تم (شوق سے) ؛

جب چرانے اُن کو لے جاتے ہو تم (وقتِ سحر) — اور چرا کر لوٹتے ہو شام کو جب (اپنے گھر)

اُن سے زینت ہے تمہاری (اور عزت سربسر) ؛

اور اٹھا کر بوجھ اُن شہروں میں لے جاتے ہیں (یہاں) — تم پہنچ سکتے نہیں بے کاوش و کاوش جہاں

ہے تمہارا رب ہی شفقت کرنے والا مہرباں ؀

اُس نے گھوڑے اور خچر اور گدھے پیدا کیے — تاکہ لو اُن سے سواری، اور زینت بھی بڑھے

اور وہ کرتا ہے پیدا جو نہیں تم جانتے ؛

ہے خدا ہی تک پہنچتا، سیدھا رستہ (دین کا) — اور (ان رستوں میں) ہے ٹیڑھا بھی کوئی راستا،

چاہتا (اللہ) تو تم سب کو سیدھا راستا — وہ دکھا دیتا۔ (مگر مقصد کچھ اُس کا اور تھا) ؛

ہے وہی پانی جو برساتا ہے (اوجِ) چرخ سے — (دھوپ سے سوکھی زمینوں پر) تمہارے واسطے

کچھ تو تم پیتے ہو اور کچھ اُس سے اُگتے ہیں شجر — (اور پھر) اُن میں چراتے ہو تم اپنے جانور ؛

(پھر) اُسی سے وہ اُگاتا ہے تمہارے واسطے — کھیت، زیتون اور کھجور انگور، پھل ہر قسم کے

اِس میں بیشک ہیں نشاں اربابِ دانش کے لئے ؛

اور اُسی نے رات، دن کو اور سورج چاند کو — کر دیا تابع تمہارے (غور اس پر بھی کرو)،

ہیں مسخر سب ستارے بھی اُسی کے حکم سے — اِس میں ہیں آثارِ (قدرت) اہلِ دانش کے لئے ؀

مختلف رنگوں کی چیزیں بھی تمہارے واسطے — اُس نے پھیلائیں زمیں پر (تاہوں تم کو فائدے)

ہے نشاں اِس میں بھی اہلِ فکر (و دانش) کے لئے ؛

اور وہی ہے جس نے دریا پر تمہیں قابو دیا — تاکہ تم (مچھلی کا) تازہ گوشت کھاؤ (بامزا)

(موتی اور مرجاں) نکالو اُس سے زیور کے لئے — جو پہنتے ہو — اور اُن ناؤں کو بھی ہو دیکھتے؟

جو کہ دریا میں چلی جاتی ہیں (پانی) پھاڑتی — تاکہ (روزی اپنی) اُس کے فضل سے ڈھونڈھو (سبھی)

اور کرو (ان نعمتوں پر تم خدا کا) شکر بھی ؛

اور (پہاڑوں کے) زمیں پر بوجھ رکھے (سرکہیں) — تا تمہیں لے کر (کسی جانب) نہ جھک جائے (زمیں)

اور بنائی ہیں اُسی نے ندیاں اور راستے — منزلِ مقصود پر (سب کے) پہنچنے کے لئے ؀

ع

اور بھی ہیں بہت سے نشاں (اہلِ سفر کے رہنما)
اور ستاروں سے بھی پاتے ہیں (مسافر) راستا ؛

۱؎ جاڑے کے سامان کو جڑاؔول کہتے ہیں۔ جو مویشیوں کی کھالوں اور بالوں سے بنائے جاتے ہیں۔

أَفَمَنْ يَخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ ۗ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿۱۷﴾ وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ
اللّٰهِ لَا تُحْصُوهَا ۗ إِنَّ اللّٰهَ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۱۸﴾ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا
تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ﴿۱۹﴾ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ
لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُونَ ﴿۲۰﴾ أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ ۖ وَمَا يَشْعُرُونَ ۙ
أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ﴿۲۱﴾ إِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ
بِالْآخِرَةِ قُلُوبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُونَ ﴿۲۲﴾ لَا جَرَمَ
أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ
الْمُسْتَكْبِرِينَ ﴿۲۳﴾ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ مَّاذَا أَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۙ قَالُوا أَسَاطِيرُ
الْأَوَّلِينَ ﴿۲۴﴾ لِيَحْمِلُوا أَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۙ وَمِنْ
أَوْزَارِ الَّذِينَ يُضِلُّونَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ أَلَا سَاءَ مَا يَزِرُونَ ﴿۲۵﴾
قَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَأَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ
فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَأَتٰهُمُ الْعَذَابُ مِنْ
حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيهِمْ وَيَقُولُ أَيْنَ
شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنْتُمْ تُشَاقُّونَ فِيهِمْ ۚ قَالَ الَّذِينَ أُوتُوا
الْعِلْمَ إِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوءَ عَلَى الْكٰفِرِينَ ﴿۲۷﴾ الَّذِينَ
تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰئِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ ۖ فَأَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ
مِنْ سُوءٍ ۚ بَلٰى إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۲۸﴾ فَادْخُلُوا
أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِينَ فِيهَا ۖ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ﴿۲۹﴾

پھر وہ (خالق اتنی مخلوقات) جو پیدا کرے — کیا برابر اُن کے ہے جو کچھ نہ پیدا کر سکے؟

(کیا نہیں تم غور کرتے') کیا نہیں تم سوچتے ؟ ؛

کر نہیں سکتے خدا کی نعمتوں کا تم شمار، — بخشنے والا، بڑا ہی مہرباں ہے کردگار ؛

ظاہر و پنہاں تمہارا جانتا ہے سب خدا ؛ — اور جن کو یہ پکارے جاتے ہیں ربّ کے سوا

وہ ہیں خود مخلوق، اُن میں دم نہیں تخلیق کا ؛

وہ تو مُردے ہیں، نہیں ہے جان اُن میں (بالیقیں) — حشر ہو گا کب، اُنہیں معلوم اتنا بھی نہیں ؛

ہے تمہارا ایک ہی معبود وہ واحد خدا — تو یقیں جن کو نہیں ہے آخرت (کے روز) کا

ہیں وہ مغرور اور اُن کے دل ہیں مُنکِر (برملا) ؛

ظاہر و پنہاں سے اِن کے ہے ضرور آگہہ خدا — وہ پسند اُس کو نہیں جو ہیں تکبّر آشنا ؛

پوچھتے ہیں اُن سے جب، ربّ نے ہے کیا نازل کیا؟ — کہتے ہیں اگلوں کے کچھ قصّے ہیں (بے جا و بجا) ؛

(ہے نتیجہ یہ کہ اس پاداش میں) روزِ جزا — سارا بوجھ اپنے گناہوں کا اٹھائیں (ناسزا)

اور کچھ بوجھ اُن کا بھی، جن کو یہ بہکاتے رہے — (جہل سے اور اپنی لاعلمی سے) بے تحقیق کے

بوجھ یہ کتنا بُرا ہیں اپنے اوپر لادتے ! ؛

مکر ایسے کر چکے ہیں اِن سے پہلے لوگ بھی — حکمِ ربّ پہنچا تو ڈھا دی اُن کی (جڑ) بنیاد ہی

اور پھر اوپر سے (اُن کے سر پہ) چھت (بھی) آپڑی — اور عذاب آیا، جدھر سے کچھ خبر اُن کو نہ تھی ؛

پھر قیامت میں اُنہیں رُسوا کرے گا کردگار — اور کہے گا، جن پہ تم ضد کر رہے تھے (بار بار)

اب کہاں ہیں وہ مرے شرکاء (اُنہیں لاؤ یہاں)' — تھے جو اربابِ خبر وہ بول اٹھیں گے (بے گماں)۔

آج کے دن جو فضیحت اور رسوائی ہوئی — (بارِ الزام اس کا ہے) کفّار ہی پر (واقعی) ؛

جب فرشتے قبض اِن کی رُوح کو تھے کر رہے — اپنے حق میں کر رہے تھے ظلم یہ سب (شرک سے)

صلح کا پیغام دے کر (پھر وہ ہوں گے عذر خواہ) — ہم تو (اپنے زعم میں) کرتے نہ تھے کوئی گناہ؛

(اس پہ حق فرمائے گا) ہاں ہاں بُرائی تم نے کی — تم جو کچھ کرتے تھے، اُس کی ہے خدا کو آگہی ؛

داخل اب دروازوں میں دوزخ کے ہو جاؤ (بڑھو) — اور ہمیشہ تم اُسی میں اب بسر اپنی کرو ؛

ہے بُرا مغرور لوگوں کا ٹھکانہ (دیکھ لو) ؛

وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ قَالُوا خَيْرًا لِلَّذِينَ
اَحْسَنُوا فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ وَلَنِعْمَ
دَارُ الْمُتَّقِينَ ۝٣٠ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُونَهَا تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَآءُونَ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِينَ ۝٣١ الَّذِينَ
تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِينَ يَقُولُونَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا
الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝٣٢ هَلْ يَنْظُرُونَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ
الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِنْ
قَبْلِهِمْ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝٣٣ فَاَصَابَهُمْ
سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوا بِهٖ يَسْتَهْزِءُونَ ۝٣٤ وَقَالَ
الَّذِينَ اَشْرَكُوا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُونِهٖ مِنْ شَيْءٍ نَّحْنُ
وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُونِهٖ مِنْ شَيْءٍ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ
مِنْ قَبْلِهِمْ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِينُ ۝٣٥ وَلَقَدْ بَعَثْنَا
فِي كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُولًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ فَمِنْهُمْ
مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ فَسِيرُوا
فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ۝٣٦ اِنْ تَحْرِصْ
عَلٰى هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي مَنْ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِينَ ۝٣٧
وَاَقْسَمُوا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوتُ
بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝٣٨

اور جب پرہیزگاروں سے (کبھی) پُوچھا گیا کیا تمہارے ربّ نے ہے (قرآن میں) نازل کیا ؟
بولے، اچھی باتیں (نیک و بہتر مشورا)، لیں جنہوں نے نیکیاں، اُن کا ہے دُنیا میں بھلا
آخری اُن کا ٹھکانہ اُس سے بھی بہتر (رہا)، اور گھر پرہیزگاروں کا ہے کتنا خوشنما ! ؛
جاودانی باغ ہیں جنت کے، رہنے کے لئے جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی (آب و تاب سے)
ہو گی وہ موجود، دل جس شے کو اُن کا چاہے گا ایسا ہی دیتا ہے رب پرہیزگاروں کو صلا ؛
لیتے ہیں پاکیزہ حالت میں فرشتے اُن کی جان کہتے ہیں تم پہ سلام، (اور رحمتِ باری ہر آن)
باریابِ خُلد ہو جاؤ، یہ ہے اُس کا صِلا تم جو دنیا میں (عمل) کرتے تھے (نیک اور بے ریا)؛
(اے پیمبر) کیا ہیں منکر منتظر اِس بات کے اِن کے پاس آئیں فرشتے (جان لینے کے لئے) ؟
یا کہ آ جائے خدا کی سمت سے حکمِ سزا ؟ اِن سے اگلوں نے بھی تھا (دُنیا میں) ایسا ہی کیا،
اور اِن پر ظلم خالق نے نہ فرمایا کبھی ظلم یہ کرتے رہے ہیں اپنے اوپر آپ ہی ؛
جو بُرے یہ کام کرتے تھے، انہیں کے سر پڑے وہ عذاب آ ہی گیا، جس پر یہ سب ہنستے رہے ؛
اور مشرک کہتے ہیں، ہوتا جو منشائے خدا تو کسی کو ہم نہ (ہرگز) پُوجتے اُس کے سوا
اور ہمارے باپ دادا بھی نہ کرتے ایسے کام اور نہ بے حکمِ خدا کرتے کسی شے کو حرام،
جیسا یہ کرتے ہیں، اگلوں نے بھی ایسا ہی کیا، صرف صاف احکام پہنچانا ہے کارِ انبیا ؛
اِک پیمبر ہم نے ہر اُمت میں ہے پیدا کیا (حکم یہ دے کر) کرو لوگو عباداتِ خدا
اور تم (شیطانِ) سرکش سے کنارہ کش رہو، پھر کسی کو تو ہدایت دی خدا نے (مومنو)
اور اُن میں سے کسی پر گمرہی ثابت ہوئی، پس ذرا دنیا میں تم چل پھر کے دیکھو تو سہی

کیا ہوا جھٹلانے والوں کا مآلِ (آخری) ؛ ؟

راہ پر لانے کی اِن کو تم کو حسرت ہو اگر (تو یہ حسرت چھوڑ دو) کیونکہ خدائے (دادگر)
جس کو بہکاتا ہے اُس کو راہ پر لاتا نہیں ایسے لوگوں کی مدد کوئی نہیں کرتا (کہیں) ؛
اور مُنکر سخت قسمیں کھاتے ہیں اللہ کی مرنے والے کو اُٹھائے گا نہ خالق پھر کبھی،
(اے پیمبر اِن سے کہدو) ہاں اُٹھائے گا ضرور اُس کا یہ وعدہ ہے برحق، لیکن اکثر (بے شعور)

راز سے واقف نہیں (ہے عقل میں اُن کی فتور) ؛

لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي يَخْتَلِفُونَ فِيهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ
كَانُوا كَاذِبِينَ ﴿٣٩﴾ إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَنْ نَقُولَ لَهُ كُنْ
فَيَكُونُ ﴿٤٠﴾ وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ
فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۖ وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٤١﴾ الَّذِينَ
صَبَرُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿٤٢﴾ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ
إِلَّا رِجَالًا نُوحِي إِلَيْهِمْ ۚ فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٤٣﴾
بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ ۗ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا
نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٤٤﴾ أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا
السَّيِّئَاتِ أَنْ يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ
مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٤٥﴾ أَوْ يَأْخُذَهُمْ فِي تَقَلُّبِهِمْ فَمَا
هُمْ بِمُعْجِزِينَ ﴿٤٦﴾ أَوْ يَأْخُذَهُمْ عَلَىٰ تَخَوُّفٍ فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ
رَحِيمٌ ﴿٤٧﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَىٰ مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ شَيْءٍ يَتَفَيَّأُ ظِلَالُهُ
عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَائِلِ سُجَّدًا لِلَّهِ وَهُمْ دَاخِرُونَ ﴿٤٨﴾ وَلِلَّهِ
يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ
وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ﴿٤٩﴾ يَخَافُونَ رَبَّهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ
مَا يُؤْمَرُونَ ۩ ﴿٥٠﴾ وَقَالَ اللَّهُ لَا تَتَّخِذُوا إِلَٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۖ إِنَّمَا هُوَ
إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ فَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ ﴿٥١﴾ وَلَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ وَلَهُ الدِّينُ وَاصِبًا ۚ أَفَغَيْرَ اللَّهِ تَتَّقُونَ ﴿٥٢﴾

(حشر لبعد الموت ہے اِس واسطے بھی لازمی) تا انہیں جس بات میں تھا اختلافِ باہمی
ان پہ وہ (اُس کی حقیقت کھول کر) ظاہر کرے اور کافر جان لیں ، وہ بالیقیں جھوٹے ہی تھے ؛
ہم یہ کہتے ہیں ، اِرادہ کرتے ہیں جس کام کا تُو ابھی "ہوجا" ، وہ ہوجاتا ہے فوراً (برملا) ؛
جن (مسلمانوں) پہ ظلم (اِن کُفر والوں کے) ہوئے بعد ازاں چھوڑا انہوں نے گھر، خدا کے واسطے
ہم اُنہیں دنیا میں بھی دیں گے ٹھکانہ خوشنما آخرت کا اجر (لیکن) اُس سے بھی ہوگا بڑا
کاش اُنہیں معلوم ہو جائے یہ سارا ماجرا! جو رہے ثابت قدم ، ربّ پر بھروسہ بھی کیا ؛
تم سے پہلے بھی یہی بھیجے تھے ہم نے آدمی مع دلائل اور کتب کے، جن پر آتی تھی وحی
(منکرو) اِس بات کی گر تم کو آگاہی نہیں تو پھر اُن سے پوچھ لو ، جن پر کتابیں آچکیں ؛
اور تم پر ہم نے یہ قرآن ہے نازل کیا تاکہ جو احکام بھیجے ہیں ، وہ اُن کو دو سُنا

تاکہ وہ اِن باتوں کو سوچیں (بہ فکر و اعتنا) ؛

النصف

جو بُری کرتے ہیں تدبیریں، وہ کیا ڈرتے نہیں ربّ دھنسا مارے زمیں میں اِنکو (رہ جائیں وہیں)؟
یا جدھر سے ہو نہ اِن کو (قہر آنے کا) گماں (اُس طرف سے) اُن پہ نازل ہو عذابِ (ناگہاں)؟
یا پکڑ لے اِن کو چلتے پھرتے (قہرِ کردگار)؟ پس ہرا سکتے نہیں (اللّٰہ کو) یہ (زینہار) ؛
یا (امید و) بیم میں اِن کو پکڑ لے (بعد ازاں) ہے تمہارا ربّ (مگر) بے حد شفیق و مہرباں ؛
کیا یہ مخلوقاتِ خالق کو نہیں ہیں دیکھتے ؟ سائے اُن کے دائیں اور بائیں طرف جھکتے ہوئے
سر بسجدہ ہیں وہ گویا سامنے اللّٰہ کے عاجزی کا کرتے ہیں اظہار (سجدے میں پڑے) ؛
جتنی چیزیں آسمانوں میں ہیں (پنہاں آشکار) اور ہیں رینگتے زمیں پر جس قدر بھی جاندار
اور فرشتے بھی ، نہیں کرتے غرور (اللّٰہ سے) ؛ سب کے سب سجدہ کناں ہیں یہ خدا کے سامنے
اپنے ربّ کا خوف کرتے ہیں، جو اُن سے ہے بلند حکم جو ہوتا ہے ، تعمیل اُس کی کرتے ہیں (الپند) ؛

(سجدہ)

حکم ہے ربّ کا ، نہ دو معبود تم مانو (کبھی)، شک نہیں اِس میں کہ بس معبود ہے صرف ایک ہی،

اِس لئے ہے خوف کرنا بھی ہمیں سے لازمی ؛

ہے جو کچھ ارض و سما میں سب ہے وہ اللّٰہ کا اور لازم ہے عبادت بھی اُسی کی (برملا)

ڈرتے ہو کیا دوسری چیزوں سے تم اُس کے سوا ؟

وَمَا بِكُم مِّن نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ إِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَإِلَيْهِ
تَجْـَٔرُونَ ﴿٥٣﴾ ثُمَّ إِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنكُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنكُم بِرَبِّهِمْ
يُشْرِكُونَ ﴿٥٤﴾ لِيَكْفُرُوا بِمَا آتَيْنٰهُمْ فَتَمَتَّعُوا فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿٥٥﴾
وَيَجْعَلُونَ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ نَصِيبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ
عَمَّا كُنتُمْ تَفْتَرُونَ ﴿٥٦﴾ وَيَجْعَلُونَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهُ
وَلَهُم مَّا يَشْتَهُونَ ﴿٥٧﴾ وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِالْأُنثٰى ظَلَّ وَجْهُهُ
مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ﴿٥٨﴾ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِن سُوٓءِ مَا بُشِّرَ
بِهِ أَيُمْسِكُهُ عَلٰى هُونٍ أَمْ يَدُسُّهُ فِي التُّرَابِ أَلَا سَآءَ
مَا يَحْكُمُونَ ﴿٥٩﴾ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ
وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْأَعْلٰى وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٦٠﴾ وَلَوْ يُؤَاخِذُ
اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِم مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِن دَآبَّةٍ وَلٰكِن
يُؤَخِّرُهُمْ إِلٰى أَجَلٍ مُّسَمًّى فَإِذَا جَآءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ
سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴿٦١﴾ وَيَجْعَلُونَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُونَ وَتَصِفُ
أَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ أَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى لَا جَرَمَ أَنَّ لَهُمُ النَّارَ
وَأَنَّهُم مُّفْرَطُونَ ﴿٦٢﴾ تَاللّٰهِ لَقَدْ أَرْسَلْنَآ إِلٰى أُمَمٍ مِّن
قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ أَعْمٰلَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ
وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٦٣﴾ وَمَآ أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ
الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٦٤﴾

ہے خدا ہی کی طرف سے تم کو ہر نعمت ملی ۔۔۔ وقتِ زحمت ہوتے ہو چلّا کے اُس سے ملتجی:
دُور کر دیتا ہے وہ زحمت، تو اکثر تم میں سے ۔۔۔ شرک کرنے لگتے ہیں ساتھ اپنے ربّ کے (بُھول کے)
تا کہ جو نعمت اُنہیں دی، اُسکی ناشکری کریں، ۔۔۔ سب خبر ہو جائے گی، (کچھ دن) اٹھالیں لذّتیں:
اور یہ جن کی حقیقت بھی نہیں کچھ جانتے ۔۔۔ اُن (بُتوں) کو حِصّہ دیتے ہیں ہمارے رزق سے[1]،
باندھتے ہو تم جو یہ بُہتان، تو اپنی قسم ۔۔۔ بازپُرس اُس کی کریں گے (حشر کے دن) تم سے ہم:
اور فرشتوں کو ہیں ٹھہراتے خدا کی بیٹیاں ۔۔۔ اور خود اپنے لئے مَن مانے (بیٹے)! (بےگماں)

پاک ہے وہ ذات، (اِس الزام سے بے این و آں):

جب کسی کو اِن میں سے بیٹی کی خوش خبری ملے ۔۔۔ کالا مُنہ ہو جائے (غم سے) اور جی گُھٹتا رہے:
جس کی خوشخبری سُنی ہے اُس کی ننگ و عار سے ۔۔۔ لوگوں سے چھپتا پھرے (اور پھر یہ منصوبے گھڑے)
کرلے یہ ذلّت قبول اور اُس کو (زندہ) ہی رکھے ۔۔۔ یا اُسے مٹّی میں (جیتا جاگتا ہی) داب دے،

کیا بُرا یہ فیصلہ کرتے ہیں (جاہل) دیکھئے:

ہیں بُری باتیں اُنہیں لوگوں کو شایاں (بالیقیں) ۔۔۔ آخرت کے دن پہ جو (کافر) یقیں کرتے نہیں،
اور شایانِ خدا باتیں ہیں اعلیٰ اور بلند ۔۔۔ وہ زبردست اور ذی حکمت ہے (سب سے ارجمند):

ع ۱۳

اور جو نافرمانیوں پر لوگوں کو پکڑے خدا ۔۔۔ ایک چلنے والے کو باقی نہ چھوڑے (بے سزا)
لیکن اِک وقتِ معیّن تک اُنہیں دیتا ہے ڈھیل، ۔۔۔ پھر جب آجاتا ہے وقت اُس وعدے کا (بےقال و قیل)
تو پھر اِک ساعت بھی وہ پیچھے سَرک سکتے نہیں ۔۔۔ اور نہ بڑھ سکتے ہیں آگے (ایک ساعت بالیقیں):
کرتے ہیں تجویز وہ ربّ کے لئے (ناہوش مند) ۔۔۔ یہ خود اپنے واسطے کرتے نہیں جن کو پسند
بولتے جاتے ہیں پھر اپنی زباں سے جھُوٹ بھی ۔۔۔ ہے بھلائی (یعنی) اُن کے واسطے انجام کی،
اور بالتحقیق تو اِن کے لئے ہے آگ ہی ۔۔۔ بلکہ (دوزخ والوں کے) یہ پیشرو ہوں گے (سبھی):
(اے پیمبر کہا کے ہم کہتے ہیں) اپنی ہی قسم ۔۔۔ تم سے پہلے بھی بہت سی اُمّتوں پر (بیش و کم)
ہم نے بھیجے ہیں نبی، (اُن قوموں کو) شیطان نے ۔۔۔ کر دکھائے خوشنما اعمالِ بد اُن لوگوں کے
اور رفیقِ (کار) لوگوں کا وہی ہے آج بھی ۔۔۔ دردناک اُن کے لئے ہوگا عذاب (دائمی):
ہم نے یہ قرآں ہے تم پر اِس لئے نازل کیا ۔۔۔ جھگڑے ہیں جس بات پر وہ اِنکو سمجھا دو ذرا
ہے ہدایت اور اک رحمت (یہ قرآں دیکھئے) ۔۔۔ جو خدا پر لائے ہیں ایمان، اُن سب کے لئے:

[1] بتوں کی حقیقت یہ ہے کہ اُنہیں مشرک اپنے ہاتھوں پتھر یا لوہے سے بناتے ہیں بنائی کی اُجرتیں وصول کرتے ہیں اُن اجرتوں سے یہ ہمارا رزق خریدتے ہیں اور پھر اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے بتوں کو اپنا معبود مان لیتے ہیں اور جو رزق ہم نے ان کو دیا ہے وہ (لڈو وغیرہ کی شکل میں) اِن کے منہ میں ٹھونس دیتے ہیں جو بھوگ کہلاتا ہے اور وہ پتھر کے بُت اس بھوگ کو نہ نگل سکتے ہیں اور نہ اُگل سکتے ہیں۔

وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ
اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ
لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا
خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ
تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً
لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِىْ
مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ﴿۶۸﴾ ثُمَّ كُلِىْ
مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِىْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ؕ يَخْرُجُ مِنْۢ
بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِىْ
ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰٮكُمْ ۙ
وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَىْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ
شَيْــًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿۷۰﴾ وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى
بَعْضٍ فِى الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّىْ رِزْقِهِمْ
عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ ؕ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ
يَجْحَدُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ
اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ
وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْــًٔا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۷۳﴾

آسماں سے پانی برسایا خدا نے (برملا) از سرِ نَو پھر زمینِ مُردہ کو زندہ کیا،
جو (سمجھتے) سُنتے ہیں (ہر بات کو) اُن کے لئے ہیں نشاں اِن واقعوں میں (قدرتِ اللہ کے) ؎
اور ہے چوپایوں میں عبرت تمہارے واسطے، پیٹ میں کی چیز، گوبر اور لہُو کے بیچ سے
دُودھ خالص ہم پلاتے ہیں تمہیں (ترکیب سے) خوشگوارا جو کہ ہے سب پینے والوں کے لئے ؎
اور انگور اور کھجوروں کے پھلوں سے (بے حجاب) اپنی عمدہ روزی حاصل کرتے ہو تم اور شراب

اہلِ دانش کے لئے اس میں نشاں ہیں (بے حساب) ؎

شہد کی مکھی کو بھیجا حکم یہ اللہ نے گھر بنا کر وہ پہاڑوں میں (حفاظت سے) رہے
اور درختوں اور اونچی ٹٹیوں پر (شوق سے) اور پھر (پھولوں) پھلوں سے ہر طرح کے رَس پیئے

(خوب) چل پھر لے، پڑے ہیں صاف ربّ کے راستے ؎

ہے نکلتی مکھیوں کے پیٹ سے پینے کیؔ[1] چیز مختلف ہوتے ہیں جس کے رنگ (ہے سب کو عزیز)
اور شفا (امراض کی) ہے اُس میں لوگوں کے لئے، اِس میں ہیں آثارِ (قدرت)، فکر والوں کے لئے ؎
تم کو کرتا ہے خدا پیدا، وہی ہے مارتا کوئی بدتر عمر تک تم میں سے ہوتا ہے رسا
تا نہ سمجھے کچھ بھی، سب کچھ جاننے کے بعد بھی صاحبِ قدرت ہے ربّ، (اور اس میں قدرت ہے بڑی) ؎
بعض لوگوں کو خدا نے تم میں سے دی برتری بعض لوگوں پر، کہ روزی (بیش و کم اُن کو ملی)
پس جنہیں روزی میں (اُنکی) دی گئی ہے برتری (کیوں) غلاموں کو نہیں دیتے (بڑھوتی) رزق کی
تا کہ روزی میں وہ ہو جائیں برابر، (ایک سے) کیا یہ منکر ہیں خدا کی نعمتوں کے؟ (ٹھہرے دِلے) ؎
کیں تمہاری جنس سے پیدا (اُسی) اللہ نے یہ تمہاری عورتیں، اور پھر اُنہیں (ازواج) سے
بیٹے اور پوتے تمہارے (اُس نے پیدا کر دیئے) اور تم کو اچھی چیزیں کھانے کو دیں (فضل سے)،
پھر بھی کیا باطل ہی پہ رکھتے ہیں ایماں (مدعی)؟ اور نعمت سے انہیں انکار ہے اللہ کی؟ ؎
اور اُن کو پُوجتے ہیں، ما سِوا اللہ کے روزی دے سکتے نہیں جو اِن کو ارض و چرخ سے
اور مطلق دسترس بھی اُنکو (روزی پر) نہیں (یعنی بُت اور دیوتا، مجبور ہیں سب بالیقیں) ؎

ع ۵ ۸ / ۱۴

ع ۵ ۹ / ۱۵

[1] یعنی شہد

فَلَا تَضْرِبُوا لِلّٰهِ الْأَمْثَالَ ۚ إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿۷۴﴾
ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَمْلُوكًا لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَمَنْ
رَزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَجَهْرًا ۖ هَلْ
يَسْتَوُونَ ۚ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۷۵﴾ وَضَرَبَ اللّٰهُ
مَثَلًا رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَهُوَ كَلٌّ عَلٰى
مَوْلٰىهُ أَيْنَمَا يُوَجِّهْهُ لَا يَأْتِ بِخَيْرٍ ۖ هَلْ يَسْتَوِي هُوَ وَمَنْ يَأْمُرُ
بِالْعَدْلِ ۙ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿۷۶﴾ وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ
وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ ۚ إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ ﴿۷۷﴾ وَاللّٰهُ أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُطُونِ أُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُونَ شَيْئًا ۙ وَجَعَلَ
لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿۷۸﴾ أَلَمْ يَرَوْا
إِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِي جَوِّ السَّمَاءِ ۖ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا اللّٰهُ ۗ إِنَّ فِي
ذٰلِكَ لَآيٰتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿۷۹﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ
سَكَنًا وَجَعَلَ لَكُمْ مِنْ جُلُودِ الْأَنْعَامِ بُيُوتًا تَسْتَخِفُّونَهَا يَوْمَ
ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ إِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ أَصْوَافِهَا وَأَوْبَارِهَا وَأَشْعَارِهَا
أَثَاثًا وَمَتَاعًا إِلٰى حِينٍ ﴿۸۰﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا
وَجَعَلَ لَكُمْ مِنَ الْجِبَالِ أَكْنٰنًا وَجَعَلَ لَكُمْ سَرٰبِيلَ تَقِيكُمُ
الْحَرَّ وَسَرٰبِيلَ تَقِيكُمْ بَأْسَكُمْ ۚ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ
لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُونَ ﴿۸۱﴾ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِينُ ﴿۸۲﴾

پس مِثالیں تم[1] نہ اُس اللہ پر چسپاں کرو — اُس کو سب معلوم ہے اور تم نرے نادان ہو ؃
اِک مثال اللہ فرماتا ہے (خود تم سے) بیاں — دوسرے کی ملکیت ہے اک غلام (خستہ جاں)
مطلقاً جس کو کسی شے پر نہیں ہے اختیار — ایک وہ ہے جس کو ہم نے رزق بخشا خوشگوار
خرچ کرتا ہے چُھپا کر اور علی الاعلان بھی، — کیا برابر دونوں ہو سکتے ہیں یہ (لوگو کبھی)؟
خُوبیاں جتنی ہیں، ہیں شایانِ ذاتِ کبریا — لیکن اکثر لوگ ہیں اِس بات سے ناآشنا ؃
دوسری اک اور دیتا ہے مثال اللہ (لو) — (یعنی) ہیں دو شخص، اُن میں ایک گونگا ہے کہ جو
کام کوئی کر نہیں سکتا، ہے آقا پر گراں، — جس طرف بھیجے اُسے (ہوتا نہیں وہ کامراں)
ٹھیک کوئی کام بن پڑتا نہیں اُس سے (کبھی) — کیا برابر اُس کے ہو سکتا ہے (وہ گونگا غبی)
حکم دیتا ہے جو اوروں کے لئے انصاف کا — اور خود بھی سیدھے رستے پر ہے قائم (برملا)؟؃
ہے زمین و آسماں کے بھید سے واقف خدا، — اور وقوعِ حشر ہے گویا جھپکنا آنکھ کا
بلکہ اُس سے بھی زیادہ جلد (بے تاخیرِ کار) — اور ہے ہر بات پر قادر خدائے (کردگار) ؃
اور خدا نے پیٹ سے تم کو نکالا ماؤں کے — جبکہ تم (تھے بے خبر) کچھ بھی نہیں تھے جانتے
کان، آنکھیں، اور دل (پھر) کر دیئے تم کو عطا — تاکہ تم (احسان مانو اور) کرو شکرِ خدا ؃
کیا پرندوں کو فضائے چرخ پر دیکھا نہیں؟ — (حکم کے باندھے) مُسخر، (کوئی گر سکتا نہیں)
جز خدا رُکے ہوئے پھر کون ہے اِنکو (وہاں)، — اہلِ ایماں کے لئے، ہیں اِس میں (قدرت کے) نشاں ؃
اور تمہارے رہنے بسنے کو خدا نے گھر دیئے — کھالوں سے چوپایوں کے خیمے بنائے (شان کے)
جن کو تم پاتے ہو ہلکا پُھلکا ہنگامِ قیام — اور سفر میں بھی (گراں ہوتے نہیں تم پر خیام)۔
اُون سے چوپایوں کی، اُن کے رُوئیں اور بالوں سے — گھر کی کچھ چیزیں بنیں اور کتنے ساماں کام کے

تاکہ وقتِ خاص تک (اِن سے اٹھاؤ فائدے) ؃

اور کئے پیدا خدا نے سائے مخلوقات کے[2] — (نعمتیں اُسکی ہیں گوناگوں) تمہارے واسطے
اور پہاڑوں میں بنائے غار چُھپنے کے لئے — اور کُرتے جو بچاتے ہیں (ہوائے) گرم سے
اور زرہیں، جو بچاتی ہیں لڑائی میں تمہیں — پُوری کرتا ہے خدا یُوں تم پر اپنی نعمتیں،

تاکہ تم ایمان لاؤ (سر جھکاؤ سجدے میں) ؃

(اے پیمبر) اس پر بھی مانیں نہ گر یہ (بدنفس) — تو تمہارے ذمّے ہے تبلیغِ واضح اور بس ؃

[1] یعنی دنیا کے حکمرانوں وغیرہ سے خدا کو مثال نہ دو۔
[2] جیسے سایہ دار درخت اور وادیوں کے سائے وغیرہ۔

ع ۱۰ / ۱۶

يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۳﴾
وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ
كَفَرُوْا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا
يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۵﴾ وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا
شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰۤؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا
مِنْ دُوْنِكَ فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَاَلْقَوْا اِلَى
اللّٰهِ يَوْمَىِٕذِ ِالسَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۸۷﴾ اَلَّذِيْنَ
كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ
بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ﴿۸۸﴾ وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا
عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ ۭ وَنَزَّلْنَا
عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى
لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۸۹﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاۗئِ ذِي
الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۹۰﴾
وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا
وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَلَا
تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ۭ تَتَّخِذُوْنَ
اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ۭ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ
اللّٰهُ بِهٖ ۭ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۲﴾

یہ خدا کی نعمتوں کو (خوب) ہیں پہچانتے (دیدہ و دانستہ) پھر ان کو نہیں ہیں مانتے
ان میں ناشکرے بہت ہیں (ہم ہیں انکو جانتے) ؏

(یاد اُس دن کو رکھو) جس دن (بغیرِ اشتباہ) ہم کھڑا ہر ایک امت سے کریں گے اک گواہ
جب نہ ہوگا منکروں کو حکم (عرضِ حال کا) اور کوئی عذر بھی اُن کا نہ مانا جائے گا ؏
جب عذابِ حشر ظالم دیکھ لیں گے آنکھ سے پھر نہ کچھ تخفیف ہوگی اور نہ مہلت پائیں گے ؏
دیکھیں گے مشرک، شریکوں کو جب اپنے (حشر میں) بول اٹھیں گے، اے خدا معبود سمجھا تھا جنہیں
اور جنکو ہم پکارا کرتے تھے تیرے سوا وہ یہی ہیں (کہ ہمارا اور ان کا فیصلا)
وہ شریک اُن پر ہی اُنکی بات ڈالیں گے (وہاں) (اور کہیں گے) جھوٹ ہے یہ سب تمہاری داستاں ؏
اور جھکا دیں گے سرِ تسلیم حق کے سامنے باندھتے تھے وہ جو بہتاں، محو سب ہو جائیں گے
(اے پیمبر) جو ہیں کافر اور جو منکر ہوئے اور جنہوں نے لوگوں کو روکا خدا کی راہ سے
قہر پر قہر اُن کے حق میں ہم بڑھاتے جائینگے جو شرارت کرتے تھے وہ، اُس کا بدلہ (پائینگے) ؏
جب کریں گے ہم ہر اک امت سے اک شاہد[1] کھڑا اور وہ ہوگا اُنہیں میں سے (مگر اہلِ صفا)
اور تمہیں اِن لوگوں[2] پہ شاہد کرینگے ہم (وہاں)، ہم نے نازل کی ہے تم پر یہ کتابِ پاک (یہاں)
جس میں ہر شے کا مفصّل (اور مکمل) ہے بیاں جو ہدایت اور رحمت ہے (برائے انس وجاں)
اور بہرِ مومنین اک مژدہ (رحمت نشاں) ؏

حکم کرتا ہے خدا احسان اور انصاف کا اور قرابت والوں کو دینے کا (بے ریب وریا)
بے حیائی، سرکشی، اور کارِ ناشائستہ سے (روکتا ہے) منع کرتا ہے، (عمل یہ ہیں بُرے)
اور سمجھاتا ہے، تاکہ تم کو دھیان اس کا رہے ؏

جب کرو اللہ سے پیماں، اُسے پورا کرو اور نہ توڑو قسمیں جب قسموں کو پکا کر چکو
(قسمیں کھا کر) تم نے ضامن اپنا ربّ کو کر لیا (یاد رکھو) تم جو کرتے ہو، خدا اسے جانتا ؏
مثل اُس عورت کے تم کو تو نہ بننا چاہئے سُوت خود محنت سے کاتے، خود اُسے ٹکڑے کرے
(توڑ کر قسموں کو اپنی تم بھی کرتے ہو زیاں) جھگڑے کا کرتے ہو پیدا حیلہ اپنے درمیاں
اس لئے کہ اک جماعت دوسری سے بڑھ سکے، ربّ تمہارا امتحاں لیتا ہے اِس عنوان سے،
اور جن باتوں میں تم کرتے رہے ہو اختلاف وہ قیامت میں بتادے گا خدا سب صاف صاف ؏

---

[1] یعنی پیغمبر
[2] یعنی تمہاری امت کے لوگوں پر

ع ۱۱ ۱۷ — ثلث — ع ۱۲ ۱۸

وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ
مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَلَتُسْـَٔـلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ
دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا السُّوْۗءَ بِمَا
صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۹۴﴾ وَلَا تَشْتَرُوْا
بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۵﴾
مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ۭ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا
اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ
اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ
اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۷﴾ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ
بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿۹۸﴾ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۹۹﴾ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ
يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ
اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ
لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ
لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَلَقَدْ
نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ۭ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ
اِلَيْهِ اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۰۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾

(مصلحت ہوتی جو اُس کی) اور اگر وہ چاہتا   تم سبھوں کو ایک ہی امّت بنا دیتا خدا،
وہ جسے چاہے اُسے گمراہ کرتا ہے، مگر،   چاہتا ہے جس کو، دیتا ہے ہدایت (سربسر)،
پوچھ ہو گی اُسکی، جو کرتے ہو تم، (خیر اور شر) ؛

اپنی قسموں کو بناؤ تم نہ بنیادِ فساد   تاکہ لوگوں کے قدم جم کر نہ اکھڑیں (رکھّو یاد)
اور پھر تم (لازماً) چکھّو مزے تکلیف کے   کیونکہ تم نے لوگوں کو روکا خدا کی راہ سے،
اور پھر تم کو عذابِ سخت (بھی) سہنا پڑے ؛

عہدِ حق کے بالعوض تم لو نہ تھوڑا سا صِلا،   (قول پورا کرنے کا) جو اجر ہے نزدِ خدا
وہ تمہارے حق میں بہتر ہے، اگر (اے مومنو)   سمجھو تم اس بات کو (اور غور بھی اُس پہ کرو) ؛
جو تمہارے پاس ہے ختم (ایک دن) ہو جائے گا   جو خدا کے پاس ہے، باقی رہے گی (وہ جزا)،
اور جن لوگوں نے صبر (و شکر) دُنیا میں کیا   (حشر میں) دیں گے ہم اُنکے نیک کاموں کا صِلا ؛
جو کرے اچھے عمل، عورت ہو یا وہ مرد ہو   اور وہ ایمان بھی رکھتا ہو (اے لوگو سنو)
ہم اُسے (دنیا میں) دینگے ایک اچھی زندگی   اور نیک اعمال کا بدلہ (بروزِ حشر) بھی ؛
(اے پیمبر) جب پڑھو قرآن (ہے حکمِ اِلٰہ)   مانگو تم اللہ کی شیطانِ ملعون سے پناہ ؛
جن کا ایمان اور بھروسہ ہے (فقط) اللہ پر   اُن پہ زور اُس کا نہیں چلتا (نہ تدبیر و اثر) ؛
اِس کا چلتا ہے اُنہیں پر زور (جو ناداں) اُسے   اک رفیقِ (کار) اپنا اُس کو ہیں سمجھے ہوئے
اور شریک اُس کو سمجھتے ہیں جو ساتھ اللہ کے ؛

ہم جب اِک آیت بدل کر بھیجتے ہیں دُوسری،   اور خدا ہی جانتا ہے (مصلحت) تنزیل کی،
کہتے ہیں کافر کہ یہ سب ہے تمہارا افترا   (مصلحت سے وقت کی) بہتیرے ہیں نا آشنا ؛
کہدو، اِس کو لائے ہیں جبریلؑ حق کی سمت سے   تاکہ وہ ثابت قدم ایمان والوں کو رکھے
ہے یہ برحق، اور مسلمانانِ (عالم) کے لئے   ہے ہدایت اور بشارت (کیوں نہیں یہ سوچتے) ؛
اور ہمیں معلوم ہے کہتے ہیں (اکثر مدّعی)   تم کو یہ (قرآں) سکھا جاتا ہے کوئی آدمی
جسکی نسبت کہتے ہیں اُس کی تو عجمی ہے زباں   اور عرب کی صاف بولی میں ہے قرآں (بیگماں) ؛
جو یقیں کرتے نہیں اللہ کی آیات پر   ہاں نہیں دیتا خدا اُن کو ہدایت (جان کر)
اور عذابِ دردناک اُن کے لئے ہے (سربسر) ؛

[1] ابنِ جریر ابنِ عباس سے بسند ضعیف روایت کرتے ہیں کہ مکّہ میں ایک لوہار بلعام نامی رہا کرتا تھا جسے آنحضرت صلعم قرآن کی آیتیں اور دینی مسائل سمجھایا کرتے تھے اور اس کی زبان عجمی تھی لوگوں نے آنحضرت صلعم کو اس کے پاس آتے جاتے دیکھا تو یہ افواہ اڑا دی کہ بلعام لوہار حضرت کو گزشتہ لوگوں کے قصّے اور انبیاء کے حالات کی تعلیم دیتا ہے۔ اور ابنِ ابی حاتم بطریق حصین عبداللہ بن مسلم الحضرمی سے روایت کرتے ہیں کہ یسار اور جبیر جانے دو غلام تھے۔ دونوں صیقل گر تھے... مگر دونوں اپنے مذہب کی کتاب اور علم سے خوب واقف تھے۔ آنحضرت جب کبھی اُدھر سے گزرتے اور دونوں کا پڑھنا سنتے۔ اس پر کفارِ مکّہ کہنے لگے کہ محمدؐ جبیر اور یسار سے سیکھ سیکھ کر لوگوں کو قرآن سناتے ہیں۔

اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿١٠٥﴾ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ
وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا
فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿١٠٦﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ
اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٠٧﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَ
اَبْصَارِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿١٠٨﴾ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ
الْخٰسِرُوْنَ ﴿١٠٩﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا
ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١٠﴾ ع ١٤ ٢٠
يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا
عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١١١﴾ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ
اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ
بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿١١٢﴾
وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ
ظٰلِمُوْنَ ﴿١١٣﴾ فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّاشْكُرُوْا
نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿١١٤﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ
الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ
بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١٥﴾

جھوٹ گھڑنا کام اُن لوگوں کا ہے (کچھ شک نہیں) جن کو آیاتِ الٰہی پر نہیں آیا یقیں
ہیں وہی تو لوگ جھوٹے (اور جھوٹا اُن کا دیں) ۞
لا کے جو ایمان پھر اللہ سے منکر ہوا، جس پہ کی جائے زبردستی (بطورِ ناروا)
دل ہو اُس کا مطمئن اسلام سے اُسکے سوا ۞
ہاں جو ایماں لا کے پھر اللہ سے مُنکر ہوا اور پھر انکار بھی دل کھول کر اُس نے کیا
ایسے لوگوں پر خدا کا قہر ہو گا برملا اور عذاب اُنکے لئے ہے (آخرت میں) دُکھ بھرا ۞
کیونکہ اُن سب نے حیاتِ دہر کر لی تھی پسند زندگیٔ آخرت سے (اُس کو سمجھے تھے بلند)
(اور یہ بھی ہے) کہ مُنکر ہو گئے جو (برملا) اُنکو (دانستہ) نہیں دیتا ہدایت (کبریا) ۞
یہ وہی ہیں حق نے کر دی مُہر (از راہِ عتاب) اِن کے دل پہ، کانوں پہ، آنکھوں پہ، ہیں غفلت مآب ۞
اور یقیناً آخرت میں بھی، یہی ہوں گے خراب ۞
اور جن لوگوں نے ہجرت کی مصیبت جھیل کے پھر جہاد (دجنگ) کر کے صبر بھی کرتے رہے
بعد ازیں، بے شک تمہارا رب (ہے اِن سے شاداں) (وہ تمہارا رب)، جو ہے آمرزگار و مہرباں ۞
جب جھگڑتا آئے گا ہر شخص اپنے ہی لئے اور ملیں گے کام کے ہر شخص کو پورے صلے
اور نہ ہو گا ظلم کچھ اُن پر (ہماری سمت سے) ۞
اور مثال اللہ کرتا ہے بیاں اک گاؤں کی امن و اطمینان سے اُس (گاؤں کے) تھے آدمی
ہر طرف سے با فراغت رزق آتا تھا چلا، کی جو ناشکری خدا کی نعمتوں کی (برملا)
تو چکھایا حق نے یہ اعمال کا اُن کے مزا بھوک کو اور خوف کو اُن پر مسلّط کر دیا ۞
اور اُنہیں میں سے (پھر) اُنکے پاس آیا اک نبی اُسکو جھٹلایا، تو ٹوٹا اُن پہ قہرِ (ایزدی)
بر سرِ ناحق تھے وہ، (اس میں کوئی حُجت نہ تھی) ۞
(بے تکلّف) کھاؤ، تم اے مومنو (صبح و مسا) رزق، جو تم کو حلال و پاک ہے رب نے دیا
اور اگر بھرتے ہو تم دم طاعتِ اللہ کا تو کرو پھر شکر اُسکی نعمتوں کا بھی ادا ۞
صرف اُس نے کر دیا مُردار کو تم پر حرام اور سؤر کا گوشت، اور خون (اور وہ چیزیں تمام)
نامزد اوروں سے جو کی جائیں خالق کے سوا ہاں مگر جب (بھوک سے) ہو تنگ کوئی آ گیا،
اور وہ باغی نہ ہو اللہ کا (بے این و آں) اور نہ ہو حدِ (ضرورت) سے تجاوز (بے گماں)
تو خدا ہے بخشنے والا نہایت مہرباں[۲] ۞

۱۴ ع ۲۰

[۱] اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص ایمان لانے کے بعد پھر کافر ہو جائے بشرطیکہ وہ زبردستی کافر نہ بنایا گیا ہو لہٰذا اس کا دل دینِ اسلام سے مطمئن بھی ہو، اور جو شخص ایمان لانے کے بعد کھلے دل سے پھر کفر کی طرف بغیر کسی مجبوری کے راغب ہو جائے تو ایسے لوگوں پر خدا کا قہر اور غضب نازل ہو گا۔

[۲] یعنی جو شخص بہت زیادہ بھوکا ہو بھوک سے بے تاب ہو اور وہ نہ تو خدا کا باغی ہو اور نہ ضرورت سے زیادہ کھانے پر آمادہ ہو تو وہ یہ حرام چیزیں بھی مجبوراً اپنی جان بچانے کے لئے کھا سکتا ہے اور خدا چونکہ آمرزگار و مہربان ہے اس کی یہ خطا بخش دے گا۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا
حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى
اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۪ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۱۷﴾ وَعَلَى
الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ
وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا
السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْۤا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ
بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۹﴾ ع اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ؕ
وَّلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ؕ اِجْتَبٰىهُ وَهَدٰىهُ اِلٰى
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۲۱﴾ وَاٰتَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ
لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ ثُمَّ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ
وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِيْنَ
اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا
فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ
الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ
ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا
بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ؕ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ وَاصْبِرْ
وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِىْ ضَيْقٍ مِّمَّا
يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ ع

١٥ ع ٢١

١٦ ع ٢٢

تم زبانوں سے نہ اپنی یوں کرو جھوٹی مقال (یعنی) یہ شے ہے حرام اور ہے یہ شے (پاک و) حلال
اس طرح بہتان تم ہو باندھتے اللہ پر، اور جنہوں نے جھوٹا بہتان اُس پہ باندھا (جان کر)
پکھ بھلا اُن کا نہ ہوگا (وہ نہ پائیں گے مفر) ؛
(چند روزہ یہ تو دنیا کے ہیں) تھوڑے فائدے (آخرۃ میں) ہے عذابِ دردناک اُن کے لئے ؛
اور یہودی قوم پر جو کچھ کیا ہم نے حرام تم سے، پہلے ہی بیاں ہم کرچکے ہیں (وہ تمام)
اور ہم نے تو نہ اُن پر ظلم تھا کوئی کیا بلکہ وہ خود اپنے اوپر ظلم رکھتے تھے روا ؛
پھر تمہارا ربّ تو ایسا ہے، جنہوں نے کی بدی جہل و نادانی سے، اُسکے بعد پھر توبہ بھی کی
اور کی اصلاح اپنے حال میں تو بعد ازاں ہے تمہارا کردگار آمرزگار و مہرباں ؛
بیشک ابراہیمؑ (اپنی قوم کے) تھے پیشوا سب سے یکسُو ہو کے، تھے طاعت گزارِ کبریا
(قائلِ توحید تھے اور) مشرکوں میں سے نہ تھے ؛[له] نعمتوں پر اپنے ربّ کی شکر وہ کرتے رہے،
(اس سبب سے) منتخب اللہ نے اُن کو کیا اور دکھایا اُنکو سیدھا ایک رستہ (دین کا) ؛
ہم نے دی دنیا میں اُن کو ہر طرح کی بہتری نیک بندوں میں سے وہ ہونگے بروزِ حشر بھی ؛
(اے پیمبر) پھر تمہیں بھی حکم یہ ہم نے دیا دینِ ابراہیمؑ کے پَیرو رہو جو (با صفا)
اک خدا کا ہو رہا تھا، مشرکوں میں سے نہ تھا ؛
ہفتے کی تعظیم تھی صرف اُن پہ لازم کی گئی کرتے تھے جو اختلاف اُس میں (بطورِ مدّعی)
اور تمہارا ربّ کرے گا فیصلہ روزِ جزا اُن کی اُن باتوں میں جن میں اختلاف اِن سبؐ کو تھا ؛
(اے پیمبر) لوگوں کو دعوت طریقِ ربّ کی دو اِن سے باتیں موعظت کی) اور حکمت کی کرو
بحث بھی اِن سے پسندیدہ طریقے پر کرو اور خدا کے راستے سے جو ہوا گمرہ، (سنو)
اُس کی گمراہی سے واقف ہے خدائے (ذوالمنن) اور اُن سے بھی جو راہِ راست پر ہیں (گامزن) ؛
اور اگر ایذا دہی کا اُن کو بدلہ دو (کبھی) تو بس اتنا ہی کہ ایذا جتنی تم کو دی گئی
اور اگر ایذا دہی پر اُن کی تم صابر رہو تو (بہر صورت) مناسب ہے یہ اہلِ صبر کو ؛
(اے پیمبر) تم کو (بیشک) صبر کرنا چاہئے صبر بے (توفیقِ) حق تم کر نہیں سکتے (دلے)
اور نہ تم افسوس اِن لوگوں پہ (لاحاصل) کرو اور نہ تدبیروں سے اِنکی تنگ اپنا دل کرو
کیونکہ ہے اللہ ساتھ اُن کے جو ہیں پرہیزگار
اور ہے حسنِ سلوک (اِس رہ میں) جن کا شعار ؛

[له] جب مسلمانوں نے جمعہ کا دن متبرک قرار دیا تو یہودی اور عیسائی اعتراض کرنے لگے کہ اتوار اور ہفتے کا دن متبرک ہے خدا نے اس کا یہ جواب دیا کہ یوم سبت یعنی ہفتے کے دن کی تعظیم کا حکم ملّتِ ابراہیمؑ میں نہیں ہے اور مسلمان ملّتِ ابراہیمؑ کے تابع ہیں۔ پھر جن لوگوں کو ہفتے کی تعظیم کا حکم دیا تھا انہوں نے بھی اس میں خوب مین میکھ نکالی اور تعمیلِ حکم بخوبی نہ کرسکے مسلمانوں پر ہفتے کے دن کی تعظیم لازمی نہیں ہے۔

ع ۱۵ ۹ ۲۱

ع ۱۶ ۹ ۲۲

سُوْرَةُ الْاِسْرَآءِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّاِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً وَّاِثْنَا عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۱﴾ وَاٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِيْ وَكِيْلًا ﴿۲﴾ ؕ ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ﴿۳﴾ وَقَضَيْنَآ اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ فِي الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيْرًا ﴿۴﴾ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ ؕ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ﴿۵﴾ ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا ﴿۶﴾ اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ ۟ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا ؕ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا ﴿۷﴾ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ﴿۸﴾ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ﴿۹﴾ وَّاَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۰﴾ ع

المنزل ۴ — الجزء ۱۵ — وقف لازم — ع ۱

(۱۷) سُورہ بنی اسرائیل

(یہ سُورۃ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی ہے اس میں ۱۱۱ آیتیں اور ۱۲ رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں) جو نہایت رحم والا ہے، بڑا ہی مہرباں

پاک ہے جو مسجدِ کعبہ سے اِک شب لے گیا مسجدِ اقصیٰ تک اپنے بندے[2] کو (یعنی خدا)

برکتیں ماحول کو دیں اُسکے ہم نے (بے گماں) تاکہ اُس کو اپنی قدرت کے دِکھائیں کچھ نشاں

سُننے والا، دیکھنے والا ہے وہ (بے این و آں[3])

اور ہم نے کی کتابِ (خاص) موسیٰؑ کو عطا قومِ اسرائیل کا دستور اُسے ٹھہرا دیا

(اور اُن سے کہدیا میں ہوں خدائے بے نیاز) تم نہ ٹھہرانا سوا میرے کسی کو کارساز

تم ہو اولاد اُن کی، جنکو ساتھ ہم نے نوحؑ کے حاملِ (کشتی) کیا تھا، (اپنے لُطف و فضل سے)

اور (ہمارے) بندۂ شاکر (یقیناً نوحؑ) تھے

ہم نے اسرائیلیوں سے صاف تھا یہ کہہ دیا (اُس) کتابِ (پاک) میں (موسیٰؑ کو جو کی تھی عطا)

تم فساد (اس) مُلک میں پھیلاؤ گے دو مرتبہ اور بڑی ہی سرکشی (لوگوں پہ رکھو گے روا)

(اور) پھر وقتِ فسادِ اوّلیں جب آ گیا ہم نے تم پر ایسے بندوں کو مُسلّط کر دیا

(سخت کار و سخت گیر و) سخت جنگ آور جو تھے اور تمہارے شہروں کے اندر وہ (آخر) گھس پڑے

وعدہ، وہ ہونا تھا پُورا (جو کیا اللہ نے)

(بعد ازیں) غلبہ عطا کر کے تمھیں اُس قوم پر پھر دوبارہ دن تمہارے ہم نے پھیرے (سربسر)

پھر تمہاری، مال اور اولاد سے اِمداد کی اور افزونی تمہاری فوج (اور لشکر) کو دی

گر بھلائی کی، تو اپنا ہی کیا تم نے بھلا اور بُرائی کی، تو اپنے ہی لیے (سوچو ذرا)

(بعد اُس کے) جب فسادِ ثانی کا وقت آ گیا دُوسرے بندوں کو (پھر) مبعوث ہم نے کر دیا

تا، تمہارے مُنہ بگاڑیں (اپنے ظلم و زور سے) اور مسجد میں گھُسیں، جس طرح پہلے تھے گھُسے

جس پہ قابو پائیں اس کا ناس کر دیں توڑ کے[4]

رحم فرمائے خدا تم پہ نہیں اب بھی بعید اور اگر تم پھر کرو گے (سرکشی کوئی مزید)

ہم بھی پھر وہ ہی کریں گے (تھا جو کچھ پہلے کیا) کافروں کے واسطے زندانِ دوزخ ہے بنا

رہبری کرتا ہے یہ قرآن (صرف) اُس راہ کی جو ہے سیدھی (اور ہے جس میں راستی ہی راستی)

مومنوں کو، جو ہیں نیک اعمال (اور صالح بڑے) مژدہ دیتا ہے کہ ہے اجرِ عظیم اُن کے لیے

اور روزِ آخرت پر جو نہیں رکھتے یقیں ہے عذابِ دردناک اُن کے لیے (کچھ شک نہیں)

ع ۱

---

[1] یعنی بیت المقدس جو انبیاء سابقین کا قبلہ رہا ہے یہ مسجد جس کو یہودی ہیکل کہتے ہیں ملک فلسطین کے شہر یروشلم میں حضرت سلیمان علیہ السلام نے حضرت موسیٰؑ سے تخمیناً پانچ سو سال بعد تعمیر کی تھی۔ اس مسجدِ سلیمانی کے ستون پیتل کے تھے اور چھت شیشے کی۔ در و دیوار پر سونا چڑھا ہوا تھا ہیکل کی مورتیں، ظروف، منارے، زنجیریں، کنجیاں سب سونے کی تھیں بخت نصر حکمراں ہوا تو اس نے سب کو برباد کر دیا۔ اس کے بعد حضرت عزیرؑ نے بہمن شاہ فارس کی مدد سے عمارتِ مسجد از سرِ نو تعمیر کرائی۔ ان کے بعد ہیروڈوس نے اسے آراستہ کیا۔ پھر طیطش رومہ کا بادشاہ بنی اسرائیل پر غالب آیا تو اس نے بیت المقدس کی بنیاد تک اکھڑوا ڈالی اور حکم دیا کہ یہاں زراعت کی جائے اس کے بعد عیسائیوں نے کچھ ترمیم کی اور وہاں بیت اللحم بنوایا پھر حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے زمانۂ خلافت میں یہاں از سرِ نو مسجد بنوائی پھر ولید نے مسجد کو اور زیادہ رونق دی پھر خلفائے عبیدیہ کے زمانے میں نصاریٰ نے بیت المقدس پر چڑھائی کی اور سنگِ مقدس پر عالیشان گرجا بنوا لیا۔ اسی اثناء میں سلطان صلاح الدین ایوبی نے مصر و شام میں غلبہ پایا۔ اور انگریزوں کو نکال کر بیت المقدس پر تسلط کر لیا۔ جو گرجا عیسائیوں نے بنا لیا تھا اسے منہدم کر کے سنگِ مقدس کو باہر نکالا اور پھر ایک عالی شان مسجد بنوا دی جو اب تک موجود ہے۔

[2] یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

[3] اس آیت میں شبِ معراج کے متعلق ایک تمہیدی اور مجمل اشارہ ہے باقی حالات سورۂ نجم میں ہیں۔

[4] پہلی مرتبہ قوم بنی اسرائیل پر جالوت غالب ہوا جو حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھ سے ہلاک ہوا۔ پھر بخت نصر نے غلبہ پایا اور اس وقت سے بنی اسرائیل کی قوت و سلطنت میں انتشار پیدا ہو گیا جو آج تک موجود ہے

وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ﴿١١﴾
وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ فَمَحَوْنَآ اٰيَةَ الَّيْلِ وَجَعَلْنَآ
اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ
السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۭ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ﴿١٢﴾ وَكُلَّ
اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰۗىِٕرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ۭ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ﴿١٣﴾ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ۭ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ
عَلَيْكَ حَسِيْبًا ﴿١٤﴾ مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَ
مَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۭ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ وَمَا
كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ﴿١٥﴾ وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً
اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا
تَدْمِيْرًا ﴿١٦﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ ۭ وَكَفٰى بِرَبِّكَ
بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ﴿١٧﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا
لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَاۗءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰىهَا
مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿١٨﴾ وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ
مُؤْمِنٌ فَاُولٰۗىِٕكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿١٩﴾ كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَاۗءِ وَهٰٓؤُلَاۗءِ مِنْ
عَطَاۗءِ رَبِّكَ ۭ وَمَا كَانَ عَطَاۗءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ﴿٢٠﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا
بَعْضَهُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ﴿٢١﴾
لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ﴿٢٢﴾ ع

بہتری کی آدمی جس طرح کرتا ہے دُعا ہے بُرائی بھی اُسی انداز سے یہ مانگتا
ہے بہت ہی جلد باز اِنسان (عُجلت آشنا)؀

اور ہم نے رات اور دن کے بنائے دو نِشاں پھر نشانِ شب کو دُھندلا کر دیا (اور بعدازاں)
دن کے آثار (ضیا پیرا) کو روشن کر دیا تاکہ ڈھونڈو (روشنی میں اُس کی) فضل اللہ کا
اور کرو معلوم تم برسوں کی گنتی اور حِساب ہم نے سب باتیں بیاں کی ہیں مفصّل (بے حجاب)؀
اور برائی یا بھلائی ہم نے ہر انسان کی (ہار کی صُورت) گلے میں ہے اُسی کے ڈالدی
اور قیامت میں نکالیں گے ہم اسکی یہ کتاب دیکھ لے گا رُوبرو اپنے کھُلا (سارا حساب)؀
(اور کہیں گے) نامۂ اعمال اپنا پڑھ (ذرا) آج کے دن خود محاسب ہے تو اپنے نفس کا؀
سیدھے رستے پر چلا کوئی تو اپنے ہی لیئے اور جو بھٹکا، وہ اپنے ہی بُرے کے واسطے
دُوسرے کا بار اپنے سر نہیں لیتا کوئی ہم نہیں دیتے سزا جب تک نہ بھیجیں اک نبی؀
چاہتے ہیں جب کسی بستی کی ہم بربادیاں عیش مندوں کو کچھ اپنا حکم دیتے ہیں وہاں
کرتے ہیں احکامِ حق کی پھر وہ نافرمانیاں ہوتی ہے حجّت تمام (اُس شہر پر اور بعدازاں)
ہم ہی اُس بستی کو کر دیتے ہیں غارت (بے گماں)؀

نوحؑ کے بعد ایسی کتنی بستیاں کردیں تباہ اور کافی (اے پیمبر) ہے وہی بارِ الٰہ
جاننے اور دیکھنے کو اپنے بندوں کے گناہ؀

طالبِ دُنیا جو ہو، تو ہم ہیں جتنا چاہتے جس کو چاہیں دیتے ہیں فوراً ہی دُنیا میں (اُسے)
پھر مقرر کر دیا ہے دوزخ اُس کے واسطے، ہوگا وہ داخل بُرے حالوں ملامت جھیل کے؀
عاقبت کا جو ہو طالب اور کوشش بھی کرے آخرت کے واسطے، جیسی کہ کرنی چاہیئے
اور وہ مومن بھی ہو (تو خوف اُس کو کچھ نہیں) سعی ایسے لوگوں کی مشکور ہوگی (بالیقیں)؀
سب کو، اِن کو اور اُن کو (بالیقین و برملا) حصّہ بخشش کا تمھارے رب کی ہوتا ہے عطا
ہے عطائے رب کا ناممکن (یقیناً) روکنا؀

دیکھو، دی ہے بعض کو کیسی فضیلت بعض پر درجے میں اور برتری میں ہے بڑا عقبیٰ کا گھر؀
دوسرا معبود ٹھہراؤ نہ ساتھ اللہ کے ورنہ بے کس اور ملامت خوردہ تم رہ جاؤ گے؀

ع ۱۲ ۲

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا
يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ
وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ﴿۲۳﴾ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ
مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿۲۴﴾ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ
بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ
غَفُوْرًا ﴿۲۵﴾ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ
وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْۤا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ؕ
وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ﴿۲۷﴾ وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ
مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ﴿۲۸﴾ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ
مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا
مَّحْسُوْرًا ﴿۲۹﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ
كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًاۢ بَصِيْرًا ﴿۳۰﴾ وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ؕ
نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ؕ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ﴿۳۱﴾
وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿۳۲﴾ وَلَا
تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا
فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ
مَنْصُوْرًا ﴿۳۳﴾ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ
حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۪ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۴﴾

اور تمھارے رب نے ہے یہ حکمِ قطعی دے دیا ہاں نہ کرنا تم عبادت غیر کی اُس کے سوا
اور سلوکِ نیک کرنا ساتھ ماں اور باپ کے اور ایک اُن میں سے یا دونوں تمھارے سامنے
بوڑھے ہو جائیں، تو اُن سے تم نہ "ہوں" کہنا کبھی) اور نہ تم اُن کو جھڑکنا، بات جب کہنا کوئی
تو ادب کے ساتھ کہنا (حکم ہے تم کو یہی) ؛

پیار سے تم اُن کے آگے اپنے شانے دو جھکا اور کہو "اِن پر تو اپنا رحم فرما اے خدا
جیسے پالا مجھ کو چھٹ پن میں (کرم مجھ پر کیا)؛

جو تمھارے دل میں ہے لوگو، خدا ہے جانتا ہو سعادت مند اگر تم، (عفو کر دے گا خدا)
بخش دیتا ہے وہ، توبہ کرنے والوں کی خطا ؛

ہے قرابت والوں کا جو حق، کرو وہ بھی ادا اور مسکین و مسافر کا بھی حق دو (برملا)
اور بے جا خرچ کرنا بھی نہیں (لوگو) روا ؛

اسراف

شک نہیں اس میں کہ مُسرف بھائی ہیں شیطان کے اور ہے ناشکر شیطاں اپنے رب کا (جہل سے) ؛
اور جو تم کو اپنے رب کے فضل کا ہو انتظار اور توقع پر کرو ان سے تغافل[1] (یا فرار)
تو انھیں نرمی سے سمجھا دو (بہ طرزِ خوشگوار) ؛

بخل

اور سکیڑو تم نہ اپنا ہاتھ (لوگو) اِس قدر گویا گردن میں بندھا ہے (ہو گیا ہے مختصر)
اور نہ بالکل ہاتھ یوں کھولو کہ پچھتانا پڑے بیٹھے رہ جاؤ تہی دست اور ملامت میں گھرے ؛
جس کی روزی چاہتا ہے کھول دیتا ہے خدا تنگ کر دیتا ہے روزی جس کی ہے وہ چاہتا،
دیکھنے اور جاننے والا وہی ہے بندوں کا ؛ ع ۳/۸

قتلِ اولاد

مار و بچوں کو نہ اپنے خوف سے افلاس کے رزق ہم دیتے ہیں تم کو اور اُن کو (فضل سے)
جان لینا اُن کی ہے بھاری خطا (یاد رہے) ؛

زنا

اور زنا کے پاس ہو کر بھی نہ تم پھٹکو کبھی کیونکہ وہ ہے بے حیائی اور اِک راہِ بدی ؛

قصاص

اور حرام اللہ نے ہے قتل جس کا کر دیا اس کو ناحق قتل کر دینا نہیں ہرگز روا
اُس کے وارث کو، جو مارا جائے کوئی ظلم سے اختیارِ (خوں بہا) ہم نے دیا ہے (گر وہ لے)
خون کے بدلے میں لیکن ہو نہ کوئی زیادتی، واجبی بدلے میں بھی (بیشک) ہے اُس کی جیت ہی ؛

مالِ یتیم

اور جواں جب تک نہ ہو جائے کوئی (طفلِ) یتیم پاس تک جانا نہ اُس کے مال کے (بے خوف و بیم)
ہاں مگر اس طرح سے، بہتر جو اُس کے حق میں ہو اور کرو جو عہد (اے لوگو) اُسے پورا کرو،
باز پرس عہد ہو گی حشر میں (آگہ رہو) ؛

[1] یعنی اگر کسی وقت اقربا اور مساکین و مسافر کو دینے کے لیے تمھارے پاس کچھ نہ ہو اور خدا کی دین کے انتظار میں تم ان لوگوں سے تغافل کرو تو انہیں نرمی سے سمجھا دو کہ ہم تمھاری مدد انشاء اللہ پھر کریں گے۔ اس وقت مجبور ہیں۔

وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ؕ
ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿٣٥﴾ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ
اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ﴿٣٦﴾
وَلَا تَمْشِ فِى الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ
تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿٣٧﴾ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ
مَكْرُوْهًا ﴿٣٨﴾ ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰٓى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ؕ وَلَا
تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِىْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿٣٩﴾ اَفَاَصْفٰىكُمْ
رَبُّكُمْ بِالْبَنِيْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا ؕ اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ
قَوْلًا عَظِيْمًا ﴿٤٠﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِىْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا ؕ
وَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ﴿٤١﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗٓ اٰلِهَةٌ كَمَا
يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِى الْعَرْشِ سَبِيْلًا ﴿٤٢﴾ سُبْحٰنَهٗ
وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ﴿٤٣﴾ تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ
السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ وَاِنْ مِّنْ شَىْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ
بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ
حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿٤٤﴾ وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ
الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ﴿٤٥﴾ وَّجَعَلْنَا عَلٰى
قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِىْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِذَا ذَكَرْتَ
رَبَّكَ فِى الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ﴿٤٦﴾

سلہ مشرک فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہا کرتے تھے۔

پُورا پیمانہ بھرو، جب ناپ کر دینے لگو   اور جب تولو تو ڈنڈی تول کی سیدھی رکھو
(یہ طریق) اچھا ہے، ہے اچھا مآل اس کا (سُنو) ؛
اور (اے انسان) نہ ہو علم الیقیں جس بات کا   اس کے دَرپے تجھ کو ہونا ناروا ہے ناروا ؛
کیونکہ کان اور آنکھ اور دِل، سب سے ہی روزِ جزا   پوچھ گچھ ہونی ہے (سارا بھید پھر کھُل جائے گا) ؛
اور زمیں پر (اے مخاطب) چل نہ اِتراتا ہُوا   پھاڑ سکتا تو نہیں (سطحِ) زمیں کو (دیکھنا)
تو پہاڑوں کی بلندی تک پہنچنے سے رہا ؛
جو بُری ہیں ایسی سب باتیں (رسُولِ ارجمند)   (فی الحقیقت) ہیں تمھارے رب کو بالکل ناپسند ؛
اور انہیں معقول باتوں میں سے ہیں یہ باتیں بھی   جو تمھارے رب نے بھیجیں تم کو ازراہِ وحی،
اور نہ ٹھہرانا کوئی معبُود خالق کے سوا   ملزم و مردود کر کے (ورنہ ہنگامِ جزا)
نارِ دوزخ میں (دھکیلا اور) جھونکا جائے گا ؛
(مشرکو) کیا منتخب ہو تم ہی بیٹوں کے لیئے   اور فرشتے ہیں خدا کی بیٹیاں! (اچھے رہے)[1]
یہ بڑی بات (اور چھوٹا منہ! یہ) کیا بکنے لگے؟ ؛
ہم نے سمجھایا بہ ہر عنوان (اِس) قرآن میں   تاکہ (یہ کُفّار) سوچیں اور نصیحت مان لیں،
لیکن اِن کی اور نفرت بڑھ گئی (دیکھو انھیں) ؛
کہدو، ہوتے اور اگر معبُود ساتھ اللہ کے   جیسا کہتے ہیں یہ مشرک جو ہیں بہکے ہوئے)
تو کسی نے راہ کی ہوتی خدائے عرش سے ؛
یہ جو کچھ کہتے ہیں اُس سے پاک و برتر ہے خدا ؛   ہفت افلاک و زمیں ہیں سبحہ خوانِ کبریا
اور جو کچھ اُن میں ہے (مخلوق چھوٹی یا بڑی)   (اُس کی ہی تسبیح اور تقدیس میں ہیں ہر گھڑی)
اور نہیں ہے ایک کوئی چیز بھی ایسی یہاں)   جو نہ ہو (حمد و ثنا کے ساتھ اُس کی سبحہ خواں،
اُن کی یہ تسبیح لیکن تم سمجھ سکتے نہیں،   بُردبار اور بخشنے والا وہی ہے بالیقیں ؛
اور جب تم (اے نبی) پڑھتے ہو قرآنِ مبیں)   تو تمھارے اور اُن کے درمیاں ہم (بالیقیں)
آخرت کے دن پہ جو ایمان لاتے ہیں نہیں
ایک پردہ ڈال دیتے ہیں بہ اندازِ حجاب ؛   ڈال دیتے ہیں دلوں پر اُن کے غفلت کا نقاب
تاکہ وہ قرآن (کا مطلب) نہ سمجھیں (گم رہیں)   اور گراں گوش اُن کو کر دیتے ہیں (پھر کیا سُن سکیں)
کرتے ہو قرآں میں جب تم ذکرِ توحیدِ خدا   بھاگتے ہیں پھیر کر پیٹھ اپنی نفرت آشنا ؛

ع ۴

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُوْنَ بِهٖۤ اِذْ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ وَاِذْ هُمْ
نَجْوٰۤى اِذْ يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۴۷﴾
اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
سَبِيْلًا ﴿۴۸﴾ وَقَالُوْۤا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ
خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿۴۹﴾ قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ﴿۵۰﴾ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا
يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا ؕ قُلِ
الَّذِيْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ
وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ؕ قُلْ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ﴿۵۱﴾ يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ
فَتَسْتَجِيْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ وَتَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۵۲﴾ وَقُلْ
لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ ؕ
اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ﴿۵۳﴾ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ
بِكُمْ ؕ اِنْ يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ ؕ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ
عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿۵۴﴾ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ
وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰى بَعْضٍ وَّاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۵۵﴾
قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ
كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ﴿۵۶﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ
يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ
وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ؕ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ﴿۵۷﴾

جانتے ہیں ہم، لگا کر کان یہ سنتے ہیں کیا،
مشورت کرتے ہیں جب ظالم، تو کہتے ہیں (سُنا!)

"پیروی تم (بھائیو) کرتے ہو ایسے شخص کی
جو ہے اِک جادو کا مارا (ایک مسحور) آدمی" ؎

کیسی کیسی پھبتیاں کستے ہیں تم پر دیکھنا
بہکے پھرتے ہیں، نھیں طاقت کہ پائیں راستا ؎

کہتے ہیں جب چورہ ہو جائیں گے ہم اور ہڈیاں
از سرِ نو پھر اٹھیں گے کیا؟ (یہ ہے وہم و گماں) ؎

اِن سے کہدو تم بنو پتھر کہ لوہا (کچھ بنو) ؎
یا کوئی شے، جو خیالوں میں تمھارے سخت ہو

(پھر بھی تم زندہ کیے ہی جاؤ گے روزِ جزا)
یہ کہیں گے، پھر دُوبارہ کون لَوٹا لائے گا؟

کہدو، وہ جس نے تمھیں پہلی دفعہ پیدا کیا
سر تمھارے آگے پھر مٹکائیں گے یہ (بے حیا)

اور پوچھیں گے، بھلا کب ہوگا ایسا واقعا؟
(اِن سے) کہہ دینا، عجب کیا، ہو جو نزدیک آگیا ؎

وہ پکارے گا تمھیں جس دن، (نکل آؤ ابھی)
حمد کر کے تم کروگے اِس کی تعمیل (اُس گھڑی)

اور تمھیں اُس وقت کچھ ایسا ہی سا ہوگا گماں،
تھوڑے ہی دن (قبر میں گویا) رہے تم (میہماں) ؎

کہدو، بندوں سے مرے جو کچھ کہیں بہتر کہیں
بالیقیں شیطان آپس میں لڑاتا ہے اِنھیں،

ہے کھلا انسان کا دشمن یہ شیطاںؑ (سوچ لیں) ؎

رب تمھارا تم کو ہے اچھی طرح پہچانتا
وہ اگر چاہے تو کر دے رحم تم پر (برملا)

اور اگر چاہے عذابِ (سخت) دے وہ کردگار
اور نہیں بھیجا بنا کر تم کو اُن کا ذمّہ دار ؎

ہے جو کچھ ارض و سما میں، جانتا ہے دادگر
دی فضیلت ہم نے بعضے انبیا کو بعض پر

اور دی داؤدؑ کو ہم نے زبورِ (مقتدر) ؎

کہدو تم معبود سمجھے ہو جنھیں، رب کے سوا
(وقت حاجت کے) پکارو اُن کو (پھر دیکھو ذرا)

دور کر دیں وہ کوئی تکلیف، قدرت ہی نہیں
یا بدل دیں (ڈال دیں اوروں پہ ممکن ہے کہیں) ؎؟

یہ بلاتے ہیں جنھیں، (اُن کو ہے خود ہی جستجو)
اپنے رب کا ڈھونڈتے ہیں وہ وسیلہ (سُو بسُو)

کون اُن میں سے مقرب تر ہے (ہیں اس فکر میں)
اور امیدِ رحمت اللہ رہتی ہے انھیں،

ڈرتے ہیں اُس کے عذاب (و قہر) سے (صبح و مسا)
بالیقیں ڈرنے ہی کی شے ہے عذاب اللہ کا ؎

ربع

ع ۵ / ۵

ا؎ آخری آیت میں جنابِ رسولِ کریم سے خطاب ہے۔

وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا
عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِى الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ﴿٥٨﴾ وَمَا مَنَعَنَاۤ
اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّاۤ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ ؕ وَاٰتَيْنَا
ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا ؕ وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا
تَخْوِيْفًا ﴿٥٩﴾ وَاِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ؕ وَمَا جَعَلْنَا
الرُّءْيَا الَّتِىْۤ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ
فِى الْقُرْاٰنِ ؕ وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا ﴿٦٠﴾ ع
وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِيْسَ ؕ قَالَ
ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ﴿٦١﴾ ۚ قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِىْ
كَرَّمْتَ عَلَىَّ ؗ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗۤ
اِلَّا قَلِيْلًا ﴿٦٢﴾ قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ
جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ﴿٦٣﴾ وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ
بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِى
الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿٦٤﴾
اِنَّ عِبَادِىْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ﴿٦٥﴾ رَبُّكُمُ
الَّذِىْ يُزْجِىْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِى الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ
كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿٦٦﴾ وَاِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِى الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ
تَدْعُوْنَ اِلَّاۤ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ﴿٦٧﴾

اور (نافرمانوں کی) ایسی کوئی بستی نہیں ، حشر سے پہلے مٹا دیں ہم نہ جس کو (بالیقیں)
سخت تر کوئی مصیبت یا نہ اُس پر ڈال دیں، اور یہ لکھا ہُوا ہے (اِک) کتاب (خاص)[1] میں ؛
یُوں کیا موقوف ہم نے معجزوں کا بھیجنا اگلے لوگوں نے اُنھیں ٹھکرا دیا، جھٹلا دیا،
(جیسے) ہم نے اونٹنی دی تھی ثمودی قوم کو معجزہ (تھی وہ)، کیا ظلم اُس پہ لوگوں نے (سنو)
ہم ڈرانے کے لیئے ہی بھیجتے ہیں معجزے (لوگ ڈرتے ہی نہیں، پھر کیا کریں ہم بھیج کے) ؛
(اے پیمبر[3]) تم سے جب اک دن کہا اللہ نے ہم نے گھیرا ہے تمام افراد کو (ہر سمت سے)
جو دکھایا خواب وہ (ایمان کا) تھا امتحاں، اور ایسے ہی (تھور کے) پیڑ کا بھی تھا بیاں
لعنتی ہے جو (ہماری سمت سے) قرآن میں اور ہم ہر طریقے سے ڈراتے ہیں انھیں
اور بڑھا دیتی ہے یہ تخویف اُن کی سرکشی (یوں ڈرانے سے وہ کرتے ہیں شرارت اور بھی) ؛
(وہ بھی تھا اک وقت) جب ہم نے فرشتوں سے کہا، سجدہ آدمؑ کو کرو، پھر سب نے سجدہ کر لیا
ہاں مگر ابلیس، بولا کیا کروں سجدہ اسے؟ تو نے مٹی سے بنایا ہے جسے، (اے رب مرے) ؛
دیکھ تو، یہ ہے وہی جس کو فضیلت مجھ پہ دی! تُو قیامت تک کی مہلت دے مجھے تو واقعی،
تھوڑے لوگوں کے علاوہ (جو کہ ہوں گے متقی) آلِ آدم کی نہ رکھ دُوں کاٹ کر جڑ تو سہی ؛
حکم آیا جا، جو ان میں سے ترا پیرو ہُوا تو سزا تم سب کی دوزخ ہو گی اک پُوری سزا ؛
ان میں سے اُکسا انھیں (اچھا) جنھیں اُکسا سکے اور سوار اور پیادے، اپنے اُن پہ لا کر چھوڑ دے
اور اُن کے مال اور اولاد میں ساجھا لگا (جھُوٹے جھُوٹے) وعدے اِن سے کر (انھیں گمرہ بنا)

اور اُن سے وعدہ ہے شیطان کا مطلق دغا ؛

جو مرے[4] بندے ہیں اُن پر تم نہیں ہو حکمراں (اُنکو) کافی ہے خدا، وہ کارسازِ (دو جہاں) ؛
(لوگو) وہ ہی تو تمھارا ہے خدائے (بے نیاز) جو چلاتا ہے تمھارے واسطے بحری جہاز
تاکہ اُس کا فضل (اور روزی) تلاش (اپنی) کرو، اور بیشک تم پہ ہے وہ مہرباں (جانتے رہو) ؛
اور جب تم پر سمندر میں کوئی آفت پڑے بھُول جاتے ہو تم اُن سب کو سوا اللہ کے
جن کو تم (اکثر) پکارا کرتے تھے (بے فائدا) پھر بچا کر جب تمھیں خشکی میں لاتا ہے خدا
اُس سے پھر جاتے ہو تم (اعراض کرتے ہو وہیں) اور ہے انساں بڑا ناشکر (اِس میں شک نہیں) ؛

ع ۶

[1] یعنی لوحِ محفوظ میں

[2] جنگِ بدر سے پہلے آنحضرت صلعم نے ایک خواب دیکھا تھا کہ کفار کو خدا نے ہر طرف سے گھیر لیا ہے اور مشرکوں کی لاشیں میدان میں یہاں وہاں پڑی ہیں جب لوگوں کے سامنے آپ نے یہ خواب بیان کیا تو تو بعض لوگ خاموش ہو گئے یعنی انہیں اس پر یقین نہ آیا اور ایسے ہی تھور کے درخت کا جب قرآن شریف میں ذکر آیا تو بعض لوگ اعتراض کرنے لگے کہ بھلا آگ میں ہرا درخت کیونکر پیدا ہو سکتا ہے؟ دراصل یہ تخویف کے طریقے تھے اور ان سے لوگوں کے ایمان کی آزمائش مقصود تھی کہ وہ ان باتوں کو مان کر خدا سے ڈرتے ہیں یا نہیں۔

[3] خطاب بہ رسول صلعم

اَفَاَمِنۡتُمۡ اَنۡ يَّخۡسِفَ بِكُمۡ جَانِبَ الۡبَرِّ اَوۡ يُرۡسِلَ عَلَيۡكُمۡ حَاصِبًا
ثُمَّ لَا تَجِدُوۡا لَـكُمۡ وَكِيۡلًا ۙ﴿۶۸﴾ اَمۡ اَمِنۡتُمۡ اَنۡ يُّعِيۡدَكُمۡ فِيۡهِ تَارَةً
اُخۡرٰى فَيُرۡسِلَ عَلَيۡكُمۡ قَاصِفًا مِّنَ الرِّيۡحِ فَيُغۡرِقَكُمۡ بِمَا كَفَرۡتُمۡ ۙ
ثُمَّ لَا تَجِدُوۡا لَـكُمۡ عَلَيۡنَا بِهٖ تَبِيۡعًا ﴿۶۹﴾ وَلَقَدۡ كَرَّمۡنَا بَنِىۡۤ اٰدَمَ وَ
حَمَلۡنٰهُمۡ فِى الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ وَرَزَقۡنٰهُمۡ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلۡنٰهُمۡ
عَلٰى كَثِيۡرٍ مِّمَّنۡ خَلَقۡنَا تَفۡضِيۡلًا ﴿۷۰﴾ يَوۡمَ نَدۡعُوۡا كُلَّ اُنَاسٍۢ
بِاِمَامِهِمۡ ۚ فَمَنۡ اُوۡتِىَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيۡنِهٖ فَاُولٰۤـئِكَ يَقۡرَءُوۡنَ كِتٰبَهُمۡ
وَلَا يُظۡلَمُوۡنَ فَتِيۡلًا ﴿۷۱﴾ وَمَنۡ كَانَ فِىۡ هٰذِهٖۤ اَعۡمٰى فَهُوَ فِى
الۡاٰخِرَةِ اَعۡمٰى وَاَضَلُّ سَبِيۡلًا ﴿۷۲﴾ وَاِنۡ كَادُوۡا لَيَفۡتِنُوۡنَكَ
عَنِ الَّذِىۡۤ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡكَ لِتَفۡتَرِىَ عَلَيۡنَا غَيۡرَهٗ ۖ وَاِذًا
لَّاتَّخَذُوۡكَ خَلِيۡلًا ﴿۷۳﴾ وَلَوۡلَاۤ اَنۡ ثَبَّتۡنٰكَ لَقَدۡ كِدتَّ تَرۡكَنُ اِلَيۡهِمۡ
شَيۡـئًا قَلِيۡلًا ۙ﴿۷۴﴾ اِذًا لَّاَذَقۡنٰكَ ضِعۡفَ الۡحَيٰوةِ وَضِعۡفَ الۡمَمَاتِ
ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيۡنَا نَصِيۡرًا ﴿۷۵﴾ وَاِنۡ كَادُوۡا لَيَسۡتَفِزُّوۡنَكَ مِنَ
الۡاَرۡضِ لِيُخۡرِجُوۡكَ مِنۡهَا وَاِذًا لَّا يَلۡبَثُوۡنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيۡلًا ﴿۷۶﴾
سُنَّةَ مَنۡ قَدۡ اَرۡسَلۡنَا قَبۡلَكَ مِنۡ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا
تَحۡوِيۡلًا ﴿۷۷﴾ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوۡكِ الشَّمۡسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيۡلِ
وَقُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ ؕ اِنَّ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ كَانَ مَشۡهُوۡدًا ﴿۷۸﴾ وَمِنَ الَّيۡلِ
فَتَهَجَّدۡ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنۡ يَّبۡعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا ﴿۷۹﴾

کیا نڈر ہو اور اطمینان ہے اِس بات سے — وہ سرِ صحرا تمھیں لا کر زمیں میں ٹھونس دے
یا کرے آندھی سے وہ پتھراؤ تم پر ناگہاں — اور نہ پاؤ تم مددگار اپنا کوئی پھر وہاں ۞؟
یا نڈر ہو اور اطمینان ہے اِس بات سے — پھر سمندر میں دوبارہ تم کو لائے پھیر کے
(بعد ازیں) تم پر ہوا کا ایک جھکڑ بھیج دے — اور تم کو غرق ناشکری کے بدلے میں کرے
پھر نہ پاؤ کوئی حامی بھی جو (بعد اس قہر کے) — باز پُرس اس پر (تمھاری سمت سے) ہم سے کرے ۞
بالیقیں ہم نے شرف اولادِ آدم کو دیا، — اُن کو خشکی و تری میں دی سواری جابجا[1]
اور عمدہ عمدہ چیزیں اُن کو روزی کیں (سبھی) — اور مخلوقات پیدا ہم نے اپنی جتنی کی
اُن میں بہتیروں پہ انکو مرحمت کی برتری ۞

جس دن (اُن) سب لوگوں کو اور اُنکے سرداروں کو ہم — (سامنے اپنے) بلائیں گے (تو کھولیں گے بھرم)
نامۂ اعمال جن کا دیں گے دہنے ہاتھ میں — وہ پڑھیں گے اپنا دفتر (اور خوشی ہو گی اُنھیں)
ظلم اُن پر تسُ برابر بھی نہ ہوگا (خوش رہیں) ۞

(دیدہ و دانستہ) اِس (دُنیا) میں جو اندھا رہا — آخرت میں بھی وہ اندھا ہوگا اور بھٹکا ہوا ۞
بھیجا ہے قرآن جو تم پر ذریعے وحی کے — اُس سے یہ (کفّار) بچلانے تھے تمکو چاہتے
تاکہ تم منسوب ہم سے جھوٹی (کچھ) باتیں کرو — اور وہ تم کو بنالیں دوست اپنا (بعد کو)[2] ۞
اور اگر ثابت قدم تم کو نہ ہم رکھتے (یہاں) — تھوڑا سا اُن کی طرف تم جھک گئے تھے (بیگماں) ۞
ہوتا گر ایسا تو ہم تم کو چکھا دیتے مزا — دُہرا دُہرا زندگی میں اور پھر بعدِ فنا
اور تمھاری (پھر) مدد کرتا نہ کوئی (دوسرا) ۞

چاہتے تھے وہ کہ تم کو سرزمینِ (مکّہ) سے — کردیں دِل برداشتہ (اور پست کرکے حوصلے)
(رفتہ رفتہ) دیں یہاں سے (ایکدن) باہر نکال — اور اگر ہو جاتا ایسا (اِن کا ٹکنا تھا محال)
یہ تمھارے بعد (یعنی صرف) کچھ دن کے سوا — (چین سے اپنے وطن میں) رہ نہ سکتے تھے (ذرا) ۞
تم سے پہلے ہم نے بھیجے ہیں (یہاں) جتنے نبی — کچھ یہی دستور (دنیا میں) رہا ہے اُن کا بھی
اور جو دستور ہیں (ہم نے مقرّر کر دیئے) — تم کوئی ردّ و بدل اُن میں نہ ہرگز پاؤ گے ۞
تیرگی تک رات کی، بعدِ زوالِ آفتاب — تم کرو قائم نمازیں[3] (بہرِ تحصیلِ ثواب)
اور نمازِ فجر بھی (لازم ہے پڑھ لینی ضرور) — ہے نمازِ صبح بیشک ساعتِ نور و ظہور ۞
اور ایک حصے میں شب کے تم تہجد بھی پڑھو — یہ تمھارے واسطے گویا نفل ہیں (رات کو)
کیا تعجب ہے اگر برکت سے اس کی ایک بار — منزلِ محمود[4] تک پہنچا دے تم کو کردگار ۞

[1] خشکی میں گھوڑے وغیرہ جانور اور سمندر میں کشتیاں اور جہاز

[2] مشرک کہتے تھے کہ اے محمدؐ اگر تم شرک کی برائی کرنی چھوڑ دو تو ہم تمھیں اپنا دوست بنالیں قرآن میں شرک کی برائی کے علاوہ سب باتیں اچھی ہیں۔

[3] یعنی نماز ظہر، عصر، مغرب اور عشاء

[4] مقامِ محمود یعنی مرتبۂ شفاعت۔ جب کوئی پیمبر کسی کی سفارش و شفاعت نہ کر سکے گا تو آنحضرت صلعم اس درجے پر فائز ہو کر تمام عالم کی شفاعت فرمائیں گے اور خدا آپکی شفاعت قبول فرمائے گا۔

وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ
وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ﴿٨٠﴾ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ
الْبَاطِلُ ۭ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ﴿٨١﴾ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا
هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۙ وَلَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿٨٢﴾ وَ
اِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ
كَانَ یَـُٔوْسًا ﴿٨٣﴾ قُلْ كُلٌّ یَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ۭ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ
هُوَ اَهْدٰى سَبِیْلًا ﴿٨٤﴾ وَیَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ۭ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ
اَمْرِ رَبِّیْ وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿٨٥﴾ وَلَىِٕنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ
بِالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَیْنَا وَكِیْلًا ﴿٨٦﴾ اِلَّا رَحْمَةً
مِّنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ عَلَیْكَ كَبِیْرًا ﴿٨٧﴾ قُلْ لَّىِٕنِ اجْتَمَعَتِ
الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ
وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا ﴿٨٨﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ
مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۡ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿٨٩﴾ وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ
حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ یَنْۢبُوْعًا ﴿٩٠﴾ اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِیْلٍ
وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِیْرًا ﴿٩١﴾ اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ
عَلَیْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِیَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰۗىِٕكَةِ قَبِیْلًا ﴿٩٢﴾ اَوْ یَكُوْنَ لَكَ بَیْتٌ مِّنْ
زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِی السَّمَآءِ ۭ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِیِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَیْنَا
كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ۭ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿٩٣﴾

اور دُعا مانگو، "الٰہی مجھ کو پہنچا خیر سے — تو کسی اچھی جگہ (بہتر ہو جو میرے لیئے)
اور بخیر (وعافیت) مجھ کو یہاں سے تو نکال — ساتھ نصرت کے مجھے غلبہ دے (اے ایزدِ تعالیٰ)"
کہدو (اِن لوگوں سے لوگو) دینِ برحق آگیا — اور جو تھا (دین) باطل وہ فنا (آخر) ہوا،
(دین) باطل بالیقین نابُود ہونے والا تھا ؛

ایسی باتیں کرتے ہیں نازل ہم (اِس) قرآن میں — جو شفا (امراضِ روحانی کی) ہیں (فرقان میں)
اور جو رحمت ہیں ایماں لانے والوں کے لیئے — ہاں مگر بڑھتا ہے نقصاں ظالموں کے واسطے ؛
ہم عطا کرتے ہیں جب اِنسان کو نعمت کوئی — پھیرتا ہے ہم سے منہ کرتا ہے وہ پہلو تہی
اور جب تکلیف اُس تک آ پہنچتی ہے کوئی — توڑتا ہے آس (پھر مایوس ہو کر آدمی)
کہدو، کرتا ہے ہر اک اپنے طریقے پر عمل — کس نے پایا راستہ ؟ واقف ہے ربِّ (لم یزل) ؛
(اے پیمبر) رُوح کی نسبت ہیں تم سے پُوچھتے — کہدو وہ اِک حکم ہے اللہ کے (احکام سے)
اور دیا ہے علم تھوڑا سا تمھیں (اللہ نے) ؛

ہم نے تم پر بھیجا ہے جو کچھ ذریعے وحی کے — ہم اگر چاہیں اُٹھا لے جائیں دُنیا سے اُسے
پھر نہ ہم پر کوئی حامی کار بھی تم کو ملے ، — یہ تمھارے رب کی رحمت ہے (نہ گر ایسا کرے)
اور تم پر فضل ہے اُس کا بڑا (ہر طور سے)

کہدو (لوگوں سے) اگر اِنسان و جن مِلکر سبھی — ایسا اِک قرآن لانے کی کریں کوشش (کبھی)
تاہم اس جیسا وہ اِک قرآن لا سکتے نہیں — گو مدد اک دُوسرے کو دیں (بنا سکتے نہیں) ؛
ہم نے اس قرآن میں ہر اک طرح سے ہر مثال — کی بیاں لوگوں کے سمجھانے کو (با حُسنِ کمال)
پھر بھی اکثر لوگ ہیں ناشکر (منکر بدسگال) ؛

کہتے ہیں ایمان تم پر ہم نہ لائیں گے کبھی — جاری جب تک تم زمیں سے کر نہ دو چشمہ کوئی ؕ
یا تمھارا کوئی انگوروں ، کھجوروں کا ہو باغ — جاری کر دو نہریں اُس کے بیچ میں (تم بافراغ) ؕ
یا کیا کرتے ہو جیسا ہم سے تم (اکثر) بیاں — ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہم پر لا گراؤ آسماں
یا ہمارے سامنے لاؤ فرشتے اور خدا ؕ — یا تمھارا گھر ہو سونے کا (نہایت خوشنما)
آسماں پر یا کہ چڑھ جاؤ (ہمارے سامنے) — آسماں پر چڑھنے پر بھی ہم نہ ایماں لائیں گے
تم نہ جب تک اِک صحیفہ لاؤ، جسکو ہم پڑھیں — کہدو، ہے اللہ میرا پاک (ہر اک حال میں)
میں بھلا کیا چیز ہوں (اے مُنکرو اِس کے سوا) — صِرف اِک بندہ بشر، اللہ کا بھیجا ہُوا ؛

ع ۹ / ۹ ، ع ۱۰ / ۱۰

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓى اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ
اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۴﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ فِى الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ
لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ﴿۹۵﴾ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًاۢ
بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًاۢ بَصِيْرًا ﴿۹۶﴾ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ
فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَ
نَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ؕ مَاْوٰىهُمْ
جَهَنَّمُ ؕ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ﴿۹۷﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا
بِاٰيٰتِنَا وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿۹۸﴾
اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ
يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ فَاَبَى الظّٰلِمُوْنَ
اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۹۹﴾ قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّىْٓ اِذًا
لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ﴿۱۰۰﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا
مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ فَسْـَٔلْ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِذْ جَآءَهُمْ فَقَالَ
لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّىْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ﴿۱۰۱﴾ قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ
مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَآئِرَ ۚ وَاِنِّىْ
لَاَظُنُّكَ يٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ﴿۱۰۲﴾ فَاَرَادَ اَنْ يَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ
فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِيْعًا ﴿۱۰۳﴾ وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِىْٓ
اِسْرَآءِيْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا ﴿۱۰۴﴾ؕ

النصف

ع ۱۱

اور جب لوگوں کے پاس (اُس کی) ہدایت آچکی   مانعِ ایماں بجز اِس کے نہ کوئی بات تھی،
کیا بنا کر آدمی کو حق نے بھیجا ہے نبی؟

اِن سے کہدو گر فرشتے ہوتے دُنیا میں مکیں   چلتے پھرتے رستے بستے چین سے (وہ سب یہیں)
تو فرشتے ہی کو پیغمبر بنا کر بھیجتے   آسماں سے (اُن فرشتوں کی ہدایت کیلئے)؛
کہدو، فی مابین ہم میں تم میں شاہد ہے خدا   اپنے بندوں سے ہے واقف، اور ہے سب کچھ دیکھتا؛
دے ہدایت جس کو رب، ہے سیدھے رستے پر وہی   جس کو بھٹکا دے، نہیں اُس کا بجز رب پھر ولی
اور اُٹھائیں گے انھیں ہم دیکھنا روزِ جزا   مُنہ کے بل، گونگا اور اندھا اور بہرا (برملا)
دوزخ اُن کا ہے ٹھکانہ، جب وہ بُجھنے کو ہوئی   تو اُسے اِن کے لیئے بھڑکائیں گے ہم اور بھی؛

النصف

یہ سزا ہے اُن کی، کیونکہ (صاف) مُنکر ہو گئے   وہ ہماری آیتوں سے، اور یوں کہنے لگے
مر کے جب ہم ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو گئے   از سرِ نو کر کے پیدا، کیا اُٹھائے جائیں گے؟؛
اِس (حقیقت) پر نظر اُن کی نہیں جاتی ہے کیا   وہ خدا، جس نے یہ پیدا کر دیئے ارض و سما
اِس پہ قادر ہے کہ اِن سے (آدمی) پیدا کرے   ہے مقرر بالیقیں اِک وقت اِن کے واسطے
اِس پہ بھی ظالم نہیں رہتے ہیں بے انکار کے؛

ع ۱۱ ۱۱

اِن سے کہدو اے نبی تم کو از رُوئے اقتدار   رحمتِ رب کے خزانوں پر جو ہوتا اختیار،
خرچ کے ڈر سے انھیں تم بند رکھتے بالیقیں   اور ہے اِنساں (بڑا ہی) تنگ دل (کچھ شک نہیں)؛
ہم نے موسیٰ کو دیئے بیشک کھلے نو[1] معجزے   (اے پیمبر) پُوچھ دیکھو قومِ اسرائیل سے
جب وہ اُن کے پاس آئے تو کہا فرعون نے   میں تو جانوں تم ہوئے مسحور (زورِ سحر سے)؛
بولے موسیٰ، یہ تو (اے فرعون) تُو ہے جانتا   خالقِ ارض و سما نے ہے انھیں[2] نازل کیا
سُوجھ کی باتیں ہیں (یہ پھر بھی نہیں سمجھا تو خاک)   میں سمجھتا ہوں کہ تو اَب ہونیوالا ہے ہلاک؛
پھر یہ چاہا (تمکنت کے زور میں) فرعون نے   چین اسرائیلیوں کو مُلک میں لینے نہ دے
(آخر آخر) ہم نے (اپنی قوت و جبروت سے)   کر دیا غرق اُس کو، اور سب کو جو اُسکے ساتھ تھے؛
قومِ اسرائیل سے ہم نے کہا یہ بعد ازیں   اِس (زمین و) مُلک میں آباد ہونا اب تمھیں
آخرت کے وعدے کا پھر (وقت) جب آجائیگا   ہم سمیٹیں گے تمھیں، لے آئیں گے پھر ایک جا؛

[1] عصا، یدِ بیضا، باوجود ہکلانے کے فرعون سے صاف گفتگو کرنا، طوفان، ٹڈیاں، جوئیں، مینڈک، خون، سمندر کا عصا سے ٹکڑے ٹکڑے کر دینا۔

[2] یعنی معجزات کو

وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ؕ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا
وَّنَذِيْرًا ۝۱۰۵ وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى
مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ۝۱۰۶ قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖۤ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ؕ
اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖۤ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ
يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۝۱۰۷ وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ
اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ۝۱۰۸ وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ
يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ۝۱۰۹ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا
الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ
بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝۱۱۰ وَقُلِ
الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِى
الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ۝۱۱۱

سُوْرَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّعَشْرُ اٰيَاتٍ وَّاثْنَا عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۝۱
قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ
يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۝۲ مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا ۝۳ وَّيُنْذِرَ
الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۝۴ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ؕ
كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ۝۵

یعنی ۲۳ برس تک تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا۔

ہم نے حق کے ساتھ ہے قرآن کو نازل کیا — اور وہ سچائی ہی کے ساتھ ہے نازل ہوا

ہم نے بھیجا ہے تمھیں مژدہ سُنانے کے لیئے — اور (عذابِ حق سے) لوگوں کو ڈرانے کے لیئے ؛

تھوڑا تھوڑا کر کے قرآں ہم نے ہے نازل کیا — تا پڑھو تم سامنے لوگوں کے تھوڑا تھوڑا سا

اس لیئے بھیجا بتدریج اُس کو ہم نے (برملا) ؛

اِن سے کہدو، تم اِسے مانو نہ مانو (کافرو) — اِس سے پہلے ہے (صحیفوں کی) خبر جن لوگوں کو

جب پڑھا جاتا ہے اُن کے سامنے قرآں (کہیں) — ٹھوڑیوں کے بل وہ گر پڑتے ہیں سجدے میں (وہیں) ؛

اور کہتے ہیں، ہمارا رب ہے پاک اور برتریں — رب کا وعدہ پورا ہو کر ہی رہے گا۔ بالیقیں ؛

ٹھوڑیوں کے بل وہ گر پڑتے ہیں (سب) روتے ہوئے — عاجزی بڑھتی ہے اُن کی (قرأتِ قرآن سے) ؛

سجدہ

اِن سے کہدو، تم کہو "اللہ" یا "رحمٰن" کہو، — سب اُسی کے ہیں جو اچھے نام ہیں (لوگو سنو)

(اے پیمبر) تم نہ چلّا کر نماز اپنی پڑھو — اور نہ بالکل چپکے چپکے (احتیاط اِس میں رکھو)

اختیار اِن دونوں کے مابین اِک رستہ کرو ؛

اور کہو، ہے ہر طرح کی حمد شایانِ خدا — جو نہ تو اولاد ہی رکھتا ہے (بے چون و چرا)

اور اُس کی سلطنت میں (بھی) نہیں ساجھی کوئی — اور نہ ہے کمزور، جو اُس کا بنے حامی کوئی،

اور کرو اس کی بڑائی، جان کر اُس کو بڑا ؛ — (ہے وہی (اللہ اکبر!) کردگارِ دوسرا)

ع ۱۲ / ۱۲

(۱۸) سُورۂ کہف

یہ سورۃ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی۔ اس میں ۱۱۰ آیتیں اور ۱۲ رکوع ہیں

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)

جو بڑا ہی رحم والا ہے، نہایت مہرباں ؛

جتنی تعریفیں ہیں، وہ سب ہیں خدا ہی کے لیئے — جس نے اپنے بندے پر قرآں اتارا (عرش سے)

اور نہ رکھا اُس میں کوئی عیب (یا کوئی کجی) ؛ — سیدھی سیدھی بات، تاکہ وہ ڈرائے (واقعی)

اُس عذابِ سخت سے لوگوں کو، از سمتِ خدا — (آنے والا ہے جو اِک دن کافروں پر برملا)

اور جو مومن ہیں نیکوکار (زاہد پارسا) — اُن کو مژدہ دے کہ ہے اُن کے لیئے اچھا صلا ؛

(یعنی جنت) جس میں وہ آباد ہوں گے جاوداں ؛ — اور ڈرائے ان کو جو کہتے ہیں (بدخو بدزباں)

"صاحبِ اولاد ہے اللہ"۔ (یہ ہے افترا) ؛ — علم ہے اِن کو نہ اِن کے باپ داداؤں کو تھا،

اِن کے منہ سے یہ نکلتی ہے بڑی ہی (سخت) بات — اور یہ بکتے ہیں جو، کچھ جھوٹ ہے (اور واہیات) ؛

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ
اَسَفًا ۝٦ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ
اَحْسَنُ عَمَلًا ۝٧ وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ۝٨ اَمْ
حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا
عَجَبًا ۝٩ اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ
رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝١٠ فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ
سِنِيْنَ عَدَدًا ۝١١ ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَيُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْٓا
اَمَدًا ۝١٢ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا
بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى ۝١٣ وَّرَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا
فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا۟ مِنْ دُوْنِهٖٓ
اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا ۝١٤ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ
اٰلِهَةً لَوْلَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍ بَيِّنٍ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ
افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۝١٥ وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ
اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗٓا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ
وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ۝١٦ وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا
طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ
ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مَنْ يَّهْدِ
اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ۝١٧

(اے پیمبر) یہ نہیں ماننے اگر اِس بات کو، تم بہ افسوس اِن کے پیچھے شاید اپنی جان دو
جو زمیں پر ہے وہ ہے زینت زمیں ہی کے لیئے تا کہ ہم جانچیں، کہ اچھے کام کس کس نے کیئے؟
اور جو چیزیں کہ ہیں موجود سطحِ ارض پر چٹیل اِک میداں بنا دیں گے ہم اُنکو چھانٹ کر ؏
کیا سمجھتے ہو کہ غار[۲] اور کتبے والے (بیگماں) تھے نشانوں میں ہمارے حیرت آگیں اِک نشاں؟
غار میں جا بیٹھے جب (بہرِ عبادت) کچھ جواں اور کہا یارب تو ہم پر اپنی رحمت کر (یہاں)
اور بنا دے تو ہمارے کام (اے ربِّ جہاں) ؏

پھر سُلایا غار میں ہم نے انھیں تا چند سال ؏ پھر جگایا، تا کریں معلوم ہم اُن سے (یہ حال)
دو گروہوں میں سے کس کو یاد ہے (فی الواقعی) غار میں رہنے کی مدت[۳] ؟ (یا رہائش غار کی) ؏
حالِ تحقیقی ہم اُن کا تم سے کرتے ہیں بیاں رب پر اپنے لائے تھے ایمان (تھے) وہ کچھ جواں
اور ہدایت روز افزوں ہم نے اُن کو دی (وہاں) ؏

اور گرہ دی ہم نے اُن کے دِل میں (استقلال کی) (بُت پرستی کی جو دعوت وقت کے حاکم نے دی)
وہ اُٹھے، کہنے لگے، "وہ ہے ہمارا کردگار، جو زمین و آسماں کا رب ہے (اور مختارِ کار)
کیوں پکاریں ہم کسی معبود کو اُس کے سوا ہم اگر ایسا کریں تو بات ہے یہ ناروا ؏
یہ ہماری قوم ہے جس نے خدا کے ماسوا، دُوسرے ٹھہرا لیئے ہیں اپنے معبود (اور خدا)
پھر سند کوئی کُھلی، اُن پر یہ کیوں لاتے نہیں؟ اس سے بڑھ کر اور ظالم کون ہے؟ (اور بالیقیں)
جو خدا پر جھوٹ اور بہتان باندھے (تنگ بیں) ؏"

(پھر اُنھوں نے باہمی اِک دُوسرے سے یہ کہا) جب کنارہ تم نے قوم اور غیرِ حق سے کر لیا،
تو چلو، اور چل کے جا بیٹھو (پہاڑی) غار میں رحمت افشاں تم پہ رب ہوگا (اُسی کہسار میں)
اور سہولت دے گا وہ (تکمیلِ) عزمِ کار میں ؏

(الغرض وہ غار میں جا کر ہوئے مصروفِ خواب) دیکھو گے تم جب نکلتا ہے (سحر کو) آفتاب
داہنی جانب بچا رہتا ہے اُن کے غار سے، ڈوبتا ہے جب تو بائیں سمت کتراتے ہوئے
اور وہ ہیں اُس غار میں چوڑی جگہ (لیٹے ہوئے) اک نشانی یہ بھی ہے آثار سے اللہ کے ط
ہے وہ سیدھی راہ پر جس کو ہدایت دے خدا جس کو بچلا دے، نہ پاؤ گے پھر اُس کا (جز خدا)
کوئی (یاور اور ناصر یا) رفیق و رہنما ؏

---

[۱] یعنی دنیا کی زیب و زینت صرف مخلوقات کی آزمائش کے لیئے ہے کہ اس میں کون مبتلا ہو کر خدا سے غافل ہو جاتا ہے اور کون نہیں ہوتا اور بالآخر یہ زیب و زینت فنا ہو جانے والی ہے۔

[۲] یعنی اصحابِ کہف و رقیم کہف غار کو کہتے ہیں اور رقیم کہتے کو اصحابِ کہف کے نام لوگوں نے دیوار پر کندہ کرا دیئے تھے۔
یا پتھر پر کندہ کر کے اُسے غار کے منہ پر رکھ دیا تھا۔
دقیانوس کے عہدِ حکومت (۲۴۹–۲۵۱ء) میں سات عیسائی نوجوان تھے جو عمائدِ دقیانوس میں شمار ہوتے تھے اور باری باری بادشاہ کی خدمت میں جاتے تھے۔ ان کے نام یہ ہیں۔ مکسلمینا۔ مرطوس ویرونس، ثقالوس، شاذنوس کسوطونس تملیخا (سگ) قطمیر۔
دقیانوس مذہباً بت پرست تھا اور اصحابِ کہف راسخ العقیدہ عیسائی تھے۔ اور بت پرستی سے بیزار۔ چنانچہ ایک روز رات کی تاریکی میں مال و اسباب خدا کی راہ میں دے کر شہر سے باہر چلے گئے اور ایک غار میں پناہ گزین ہو گئے۔
ممالکِ روم میں افوس ایک مشہور شہر ہے۔ یہ غار اس شہر سے چھ میل کے فاصلہ پر تھا اور غار کا منہ جانبِ شمال تھا جس میں دھوپ نہیں جاتی تھی۔

[۳] بعض روایات میں ہے کہ اصحابِ کہف تین سو نو برس تک غار میں سوتے رہے۔

اصحابِ کہف کا حال
ع ۱/۱۲ ۱۳
ع ۲/۵ ۱۴

وَتَحْسَبُهُمْ اَیْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ۖ وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْیَمِیْنِ وَذَاتَ
الشِّمَالِ ۖ وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَیْهِ بِالْوَصِیْدِ ؕ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَیْهِمْ
لَوَلَّیْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ﴿١٨﴾ وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِیَتَسَآءَلُوْا
بَیْنَهُمْ ؕ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ؕ قَالُوْا لَبِثْنَا یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ ؕ
قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ؕ فَابْعَثُوْۤا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖۤ اِلَى
الْمَدِیْنَةِ فَلْیَنْظُرْ اَیُّهَاۤ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْیَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ
وَلْیَتَلَطَّفْ وَلَا یُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ﴿١٩﴾ اِنَّهُمْ اِنْ یَّظْهَرُوْا عَلَیْكُمْ
یَرْجُمُوْكُمْ اَوْ یُعِیْدُوْكُمْ فِیْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْۤا اِذًا اَبَدًا ﴿٢٠﴾ وَكَذٰلِكَ
اَعْثَرْنَا عَلَیْهِمْ لِیَعْلَمُوْۤا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَیْبَ
فِیْهَا ۚ اِذْ یَتَنَازَعُوْنَ بَیْنَهُمْ اَمْرَهُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَیْهِمْ بُنْیَانًا ؕ رَبُّهُمْ
اَعْلَمُ بِهِمْ ؕ قَالَ الَّذِیْنَ غَلَبُوْا عَلٰۤى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَیْهِمْ
مَّسْجِدًا ﴿٢١﴾ سَیَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَیَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ
سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًۢا بِالْغَیْبِ ۚ وَیَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ
كَلْبُهُمْ ؕ قُلْ رَّبِّیْۤ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا یَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِیْلٌ ۫ فَلَا تُمَارِ
فِیْهِمْ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا ۪ وَّلَا تَسْتَفْتِ فِیْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ﴿٢٢﴾ وَلَا تَقُوْلَنَّ
لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿٢٣﴾ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ۫ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ
اِذَا نَسِیْتَ وَقُلْ عَسٰۤى اَنْ یَّهْدِیَنِ رَبِّیْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا
رَشَدًا ﴿٢٤﴾ وَلَبِثُوْا فِیْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِیْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ﴿٢٥﴾

(اے مخاطب) اُنکو تُو سمجھے کہ وہ[1] بیدار ہیں، خواب میں حالانکہ ہیں (اور نیند سے سرشار ہیں)
دائیں بائیں کروٹیں اُن کو بدلواتے ہیں ہم اور اُن کے ساتھ اِک کُتّا ہے اُن کا (ہم قدم)
بیٹھا ہے چوکھٹ پہ بازو اپنے پھیلائے ہوئے (اے مخاطب) جھانک کر اُوپر سے گر تو دیکھ لے
پیٹھ دے کر بھاگ جائے، دل میں دہشت سی بھرے ؛

پھر جگایا ہم نے، تو باہم لگے وہ پوچھنے ایک بولا اُن میں، کتنی دیر تم اِس جا رہے؟
بولے اِک دِن ہم یہاں ٹھہرے ہیں یا اِک دن سے کم اَور کچھ بولے، کہ واقف ہے خدا ئے (محترم)
جتنی مدّت[2] تم رہے (اس غار میں، خیر اب سُنو) سکّے دے کر اب کسی ساتھی کو، بھیجو شہر کو
دیکھے وہ (جاکر) کہ اچھا کھانا مِل سکتا ہے کیا؟ اُس میں سے کھانا تمہارے پاس لائے (تھوڑا سا)
(چپکے سے لے آئے جاکر) اور خوش تدبیری سے اور کسی کو بھی تمہاری وہ خبر ہونے نہ دے ؛
کیونکہ (اہلِ قوم کو) ہوگی تمہاری گر خبر سنگسار آکر کریں گے تم کو وہ (بیدادگر)
یا پھر اپنے دِین (و مِلّت) میں تمھیں لوٹائیں گے پھر نجات اُن سے نہ پاؤ گے کبھی (یاد رہے) ؛
لوگوں کو واقف کیا یُوں ہم نے اُن کے حال سے وعدہ ہے برحق خدا کا، تا کہ ہر اِک جان لے
اور آنے میں قیامت کے ذرا بھی شک نہیں[3] (ہو گیا جب راز اِن کا سب[4] افشا، بعد ازیں)
لوگ اِن کے بارے میں باہم جھگڑنے یُوں لگے بعض بولے یادگار ایک اِن کی بننی چاہیئے،
(اور اِن کے حال کی ناحق ہے تفتیشِ مزید) جانتا ہے خُوب اِن کا حال، اللہ (حمید)
بولے وہ غالب تھی جن کی رائے (اہل الرائے پر) ہم یہاں مسجد بنائیں گے (خدا کا پاک گھر) ؛
بعض کہتے ہیں کہ وہ تھے تین، چوتھا کُتّا تھا بعض کہتے ہیں کہ وہ تھے پانچ، کُتّا تھا چھٹا
بے نشانہ دیکھے یہ پتھر چلاتے ہیں (یہاں) بعض کہتے ہیں کہ وُہ تھے سات، کُتّا آٹھواں
اِن سے کہدو، اِنکی گنتی جانتا ہے رب مرا اور اُن لوگوں کے تھوڑے لوگ ہیں راز آشنا
(اس لیئے) باتوں پر اُن کی تم نہ جھگڑو (اے نبی) (بحث اگر اِن سے کرو تو) صرف (بحث) سرسری
اور نہ لو فتویٰ کسی کا اِن میں سے اِس پر کبھی) ؛

اور کوئی[5] کام ہو (لیکن کبھی بھی بھُول کے) "کام یہ کر دُوں گا میں کل"۔ یوں نہ کہنا چاہیئے ؛
(یُوں کہو) "کردُوں گا کل یہ کام، اگر چاہے خدا" جب[6] اسے بھُولو تو رب کو یاد کر لو (برملا)
اور کہو، اُمّید ہے مجھ کو مرا پروردگار اِس سے بڑھ چڑھ کر بتائے بات کوئی اُستوار ؛
تین سو نو سال تک وہ غار میں اپنے رہے ؛ (اور اگر تسلیم یہ مُدّت نہ پھر کوئی کرے)

[1] یعنی اصحابِ کہف

[2] الٰہی اطلاع کے مطابق اصحابِ کہف تین سو نو برس تک غار میں رہے جب یہ جاگے تو اس وقت وہاں تھیودوسیس شاہِ رُوم کی حکومت تھی۔

[3] یعنی جو خدا آدمی کو تین سو نو برس تک نیند کی حالت میں زندہ رکھ سکتا ہے وہ مارنے کے بعد دوبارہ انسان کو زندہ کرنے پر کیوں قادر نہ ہوگا۔

[4] یعنی اصحابِ کہف

[5] بات یہ ہے کہ یہودی نے اصحابِ کہف کا حال آپ سے امتحاناً دریافت کیا تھا۔ حضرتؐ نے وعدہ کیا کہ کل بتا دوں گا اور "انشاء اللہ" نہ کہا۔ اس بھروسے پر کہ جبریلؑ آئیں گے تو پوچھ لوں گا، اور جبریلؑ اٹھارہ دن تک نہ آئے حضرت نہایت غمگین ہوئے پھر وحی آئی اور یہ حکم بھی آیا کہ کسی بات کا وعدہ بغیر "انشاء اللہ" کہے نہ کر لیا کرو۔

[6] یعنی اگر انشاء اللہ کہنا کبھی بھول جایا کرو تو جب یاد آئے تو "انشاء اللہ" کہہ کر خدا کو یاد کر لیا کرو۔

ع ۳ ۵ ۱۵

قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ۚ لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَبْصِرْ بِهٖ وَ
اَسْمِعْ ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ ۫ وَّلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾
وَاتْلُ مَاۤ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَلَنْ
تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۷﴾ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ
رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ
تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا
وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿۲۸﴾ وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۟ فَمَنْ شَآءَ
فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۙ اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ
سُرَادِقُهَا ؕ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ ؕ بِئْسَ
الشَّرَابُ ؕ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۲۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا
لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ۚ ﴿۳۰﴾ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ
يَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا
عَلَى الْاَرَآئِكِ ؕ نِعْمَ الثَّوَابُ ؕ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۳۱﴾ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا
رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ
وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ؕ ﴿۳۲﴾ كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ
مِّنْهُ شَيْـًٔا ۙ وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ۙ ﴿۳۳﴾ وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ
وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ﴿۳۴﴾

تو یہ کہدو، غار میں وہ جتنی مدت تک رہے — اُس سے واقف ہے خدا ہی (سب سے آگاہی اُسے)
ہے وُہی غیبِ زمین و آسماں کا رازدار — کیسا سُننے، دیکھنے والا ہے! (وہ پروردگار)
کوئی لوگوں کا نہیں اُس کے سوا مختارِ کار — حکم میں اپنے نہیں کرتا کسی کو حِصّہ دار ؁
تم کو ہو جو وحی، اپنے ربّ کے قرآں سے پڑھو — اُس کی باتوں کو بدل سکتا نہیں کوئی (سُنو)
اور اماں اُس کے سِوا ممکن نہیں (باور کرو) ؁

یاد کرتے ہیں جو لوگ اللہ کو شام و سحر — اور طالب ہیں رضائے (ایزدی) کے (سربسر)[۱]
اُن کی صُحبت پر کرو مجبور اپنے نفس کو — اپنی نظریں اُن کی جانب سے نہ تم پھیرے رہو
پاس کرکے سازوسامانِ حیاتِ دہر کا — ہم نے جِس کے دِل کو (اپنی یاد سے غافل کیا)
تم نہ کہنا ماننا، زنہار ایسے شخص کا — جو کہ اپنے (نفس کی) خواہش کے پیچھے ہے پڑا
اُس کی دُنیا داری حد سے بڑھ گئی ہے (برملا) ؁

کہدو لوگوں سے تمھارے رب کی برحق ہے کتاب — پس جو چاہے مانے اور جو چاہے کرے اجتناب
آگ ہے تیّار (ایسی) منکروں کے واسطے، — گھیریں گی جس کی قناتیں اُنکو چاروں سمت سے
اور جو کی فریاد (پانی کے لیئے اور کی بُکا) — تو مِلے گا اُن کو تانبا (آگ میں) پگھلا ہوا
بھُون ڈالے گا وہ اُن کے منہ (کمالِ سوز سے) — کیا بُرا پانی ہے! (جو پائیں گے پینے کیلئے)
کیا بُرا آرام ہے (دوزخ میں جو وہ پائیں گے) ؁

جو یقیں لائے خدا پر، کیں جنھوں نے نیکیاں، — اجر نیکوکاروں کا کرتے نہیں ہم رائیگاں ؁
باغ ہیں (جنّت کے) اِن لوگوں کے رہنے کیلئے — جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں (نہایت شان سے)
سونے کے کنگن اُنھیں پہنائے جائینگے وہاں — گاڑھے پتلے ریشمی اور سبز کپڑے (دل ستاں)
پہنیں گے، اور بیٹھیں گے تکیے لگا کر تخت پر — کیسا اچھا اجر ہے، آرام کِتنا خوب تر ؁

(اے نبی) قِصّہ سناؤ تم انھیں دو شخصوں کا — ایک کو دو باغِ انگوری کیئے ہم نے عطا،
گرد اُن کے تھا کھجوروں کے درختوں کا سماں — اور کھیتی ہم نے اِن دونوں کے رکھ دی درمیاں ؁
لائے دونوں باغ اپنے پھل، نہ کی اُس میں کمی — بیچ میں باغوں کے جاری نہر بھی اِک ہم نے کی ؁
باغ کے مالک کو (ہر اِک قسم کے) مِلتے تھے پھل — باتیں کرتے کرتے اپنے ساتھی سے (وہ برمحل)
بول اُٹھا، میں ہوں (اب) تجھ سے زیادہ مالدار — اور جتھا بھی میرا ہے تجھ سے زیادہ باوقار ؁

[۱] یعنی فقرائے مکہ

ثلث

ع ۴ ۱۶

مغرور باغ والے اور اُس کے ساتھی کا قِصّہ

وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَاۤ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖۤ
اَبَدًا ﴿۳۵﴾ وَّمَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ
خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ﴿۳۶﴾ قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ
خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ﴿۳۷﴾ ؕ لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ
رَبِّيْ وَلَاۤ اُشْرِكُ بِرَبِّيْۤ اَحَدًا ﴿۳۸﴾ وَلَوْلَاۤ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ
لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿۳۹﴾ ۚ فَعَسٰى رَبِّيْۤ
اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ
فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ﴿۴۰﴾ ۙ اَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿۴۱﴾
وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَاۤ اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ
عَلٰى عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْۤ اَحَدًا ﴿۴۲﴾ وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ
فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ﴿۴۳﴾ ؕ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ
لِلّٰهِ الْحَقِّ ؕ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا ﴿۴۴﴾ ع وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ
هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿۴۵﴾ اَلْمَالُ
وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ
ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ﴿۴۶﴾ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّ
حَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ﴿۴۷﴾ ۚ وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ لَقَدْ
جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۢ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ﴿۴۸﴾

(باتیں یہ کرتا ہوا) وہ باغ میں اپنے گیا ظلم اپنے نفس پر (مغرور) خود تھا کر رہا،
کہتا تھا مجھ کو گماں تک بھی نہیں اِس بات کا ہوگا برباد (اور ویراں) یہ کبھی گلشن مرا[1]
اور نہ یہ مجھکو گماں ہے، حشر (کل) ہوگا بپا اور اگر میں اپنے رب کی سمت لوٹایا گیا
تو وہاں اِن باغوں سے بہتر ہی مسکن پاؤں گا ۞
اُس کے ساتھی نے یہ باتوں باتوں میں اُس سے کہا کیا تو اُس پروردگارِ (کُل) سے مُنکر ہوگیا
جس نے تجھ کو مٹی سے پھر نطفے سے پیدا کیا پھر مکمّل آدمی (قدرت سے اپنی) کر دیا ۞ ؟
میں مگر کہتا ہوں، بس اللہ ہی ہے رب مرا میں کسی کو بھی شریک اُس کا نہیں ہوں مانتا ۞
جب تو اپنے باغ میں آیا، نہ کیوں تو نے کہا؟ "بس وہی ہوتا ہے جو کچھ چاہتا ہے کبریا"
(ورنہ) مجھ میں کچھ نہیں قوّت بجزُ اللہ کے مال اور اولاد میں گر دیکھتا ہے کم مجھے ۞
کیا تعجّب ہے اگر میرا خدا دے دے مجھے ایک باغ (ایسا کہ جو) بہتر (ہو) تیرے باغ سے
اور فلک سے باغ پر تیرے بلا نازل کرے صبح تک رہ جائے اِک میدان چٹیل سوکھ کے ۞
یا جو پانی اُس میں ہے وہ سوکھ جائے تا سحر اور پھر واپس نہ اُسکو لا سکے تو ڈھونڈ کر ۞
گھیرے میں (قہرِ خدا کے) اُس کا ہر پھل آگیا اور وہ اُس مال پر جو باغ میں تھا لگ چکا
اپنے دونوں ہاتھ (با افسوس) مَلتا رہ گیا ٹٹّیوں پر گر پڑا وہ باغ، تو کہنے لگا،
کاش کرتا میں نہ (اوروں کو) شریکِ اللہ کا ۞
جز خدا، کوئی جتھا اُس کا معاون ہی نہ تھا اور نہ وہ خود انتقام (اپنا کسی سے) لے سکا ۞
ربِّ برحق ہی کو ہے سب اختیار (و آگہی) اَجر اور انعام بہتر دینے والا ہے وہی ۞
(اے پیمبر) تم سُنا دو اور اک اِن کو مثال ہے حیاتِ دہر کی پانی کی سی گویا مثال
جس کو برسایا فلک سے ہم نے اُس میں مل گئی تھی زمیں پر جتنی سبزی (جس قدر روئیدگی)
ہو کے چورا چورا پھر (اُس سب کا بھوسا بن گیا) اور اُس کو (ساتھ اپنے) لے اُڑی موجِ ہوا
اور ہے ہر چیز پر (ہر حال میں) قادر خدا ۞
مال اور اولاد، زینت ہیں حیاتِ دہر کی اور جو باقی رہنے والی نیکیاں ہیں (واقعی)
نزدِ خالق وہ بہ اندازِ توقع اور ثواب بہتر (و برتر) ہیں (اُن کا اجر بھی ہے بے حساب) ۞
اور جس دن ہم ہلا دیں گے (جگہ سے یہ) پہاڑ تم کھلا میدان دیکھو گے زمیں کو (اور اجاڑ)
(اک جگہ) پھر جمع کر لیں گے ہم اِن کو گھیر کر اور اِن میں سے نہ چھوڑیں گے کسی کو (سر بسر) ۞
صف بصف پھر پیش ہوں گے سامنے اللہ کے (ہم کہیں گے) تم ہمارے پاس (آخر) آ گئے

[1] یعنی اپنی طرف لوٹنے کا وقت مقرر نہیں کر سکتے۔

٥ ع ١٤ ١٧

جیسا پہلی بار تم کو ہم نے تھا پیدا کیا
تم سمجھ کر بیٹھے تھے یہ خیالِ ناروا
ہم نہ کر پائیں گے تمہارے وقت کا

وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ
يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا
وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ﴿۴۹﴾ ع وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ
اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ
رَبِّهٖ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ بِئْسَ
لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ﴿۵۰﴾ مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ
اَنْفُسِهِمْ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ﴿۵۱﴾ وَيَوْمَ يَقُوْلُ
نَادُوْا شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا
لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ﴿۵۲﴾ وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ
مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿۵۳﴾ ع وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا
الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ
جَدَلًا ﴿۵۴﴾ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰى وَيَسْتَغْفِرُوْا
رَبَّهُمْ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿۵۵﴾
وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ وَيُجَادِلُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَمَآ اُنْذِرُوْا
هُزُوًا ﴿۵۶﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ
مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ
اٰذَانِهِمْ وَقْرًا وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿۵۷﴾

ع ۱۸
ع ۱۹

دفترِ اعمال آگے لا کے رکھّا جائے گا — اور تم دیکھو گے، اُس سے جو ہے دفتر میں لکھا
ڈر رہے ہیں خوف (پرسش) سے تمام اہلِ خطا — اور کہتے ہیں کہ (صد افسوس اور) واحسرتا!
کیسا یہ دفتر ہے؟ کوئی بات چھوٹی یا بڑی — ہے نہیں ایسی جو اِس میں ہو نہ پُوری آگئی
اور کیئے تھے جو عمل، پائیں گے اپنے سامنے — اور کسی پر بھی نہ ہوگا ظلم، رب کی سمت سے ؁
(وہ بھی تھا اِک وقت) جب ہم نے فرشتوں سے کہا — سجدہ آدم کو کرو، ابلیس (شیطان) کے سوا
سب نے سجدہ کرلیا (شیطان) قسمِ جن سے تھا — پس نکل بھاگا وہ رب کے حکم سے (ملعون ہوا)
کیا تم اب ابلیس اور ابلیس کی اولاد کو — دوست ٹھہراتے ہو اپنا چھوڑ کر ہم کو (کہو)
وہ دراں حالیکہ دشمن ہیں تمھارے (برملا) — ظالموں کے حق میں یہ بدلہ بہت ہی ہے بُرا ؁
ہم نے (لوگو) وقتِ تخلیقِ زمین و آسماں — وقتِ تخلیقِ شیاطیں بھی (یقیناً بے گماں)
اِن شیاطیں کو بُلایا تھا نہ (شرکت کے لیئے) — اور ہم (سچ بھی تو ہے) ایسے (گئے گزرے) نہ تھے

ڈھونڈتے بہکانے والوں کو مدد کے واسطے ؁

(فکر اُس دِن کی بھی کرنی چاہیئے لوگو ذرا) — شرک کرنے والوں کو جب حکم دے گا کبریا،
اب بُلاؤ اُن کو سمجھے تھے جنھیں ساجھی مرا — جب پکاریں گے، نہ دیں گے وہ جواب (اِس بات کا)

کردیں گے مابین اُن کے اک مہلک حائلا ؁

اور گنہگار آگ کو دیکھیں گے پھر سمجھیں گے (سب) — اُن کو گرنا ہے اسی میں (شرک و بدعت کے سبب)

اور نہ پائیں گے کوئی راہِ گریز (اہلِ تعب) ؁

اور بیشک ہم نے اِس قرآں میں لوگوں کے لیئے — ہر طرح کی دیں مثالیں، (بار بار اور) پھیر کے

ہے سوا انسان جھگڑالو ہر اک مخلوق سے ؁

جب ہدایت آچکی لوگوں کے پاس (اِس دور کے) ق — رب پر ایماں لانے سے اب، اور استغفار سے
امر مانع کون سا ہو سکتا ہے اِس کے سوا؟ — اگلے لوگوں کا انھیں بھی پیش آئے ماجرا

یا عذاب (و قہر) اِن کے سامنے ہو آ کھڑا ؁

ہم تو بس پیغمبروں کو بھیجتے ہیں اِس لیئے — مژدۂ (رحمت) سُنائیں اور ڈرائیں (قہر سے)
جو ہیں کافر جھوٹے جھوٹے جھگڑے کرتے ہیں کھڑے — تاکہ سچ کو ڈگمگا دیں جھوٹ (اور بہتان) سے
اور ہماری آیتوں کی یہ اُڑاتے ہیں ہنسی — اور ڈرائے جاتے ہیں یہ جن سے اُن باتوں کی بھی ؁
اُس سے بڑھ کر کون ظالم ہے کہ سمجھائیں جسے — آیتیں اللہ کی اور اُن سے وہ مُنہ پھیر لے
اور اپنے پہلے کرتوتوں کو (بالکل) دے بھلا — پردے اُن کے دل پہ ہم ڈالے ہوئے ہیں (برملا)

وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ۭ
بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْئِلًا ۝۵۸ وَتِلْكَ الْقُرٰٓى
اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ۝۵۹ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى
لِفَتٰىهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا ۝۶۰ فَلَمَّا
بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ۝۶۱
فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَاۗءَنَا ۡ لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا
نَصَبًا ۝۶۲ قَالَ اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّىْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ ۡ
وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ ڰ
عَجَبًا ۝۶۳ قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ڰ فَارْتَدَّا عَلٰٓي اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ۝۶۴ فَوَجَدَا عَبْدًا
مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ۝۶۵ قَالَ لَهٗ مُوْسٰى
هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓي اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ۝۶۶ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ
مَعِيَ صَبْرًا ۝۶۷ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰي مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ۝۶۸ قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ
شَاۗءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا ۝۶۹ قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْــَٔـلْنِيْ
عَنْ شَيْءٍ حَتّٰٓي اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ۝۷۰ فَانْطَلَقَا ۪ حَتّٰٓي اِذَا رَكِبَا فِي
السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا ۭ قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـــًٔا اِمْرًا ۝۷۱ قَالَ اَلَمْ
اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝۷۲ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا
تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا ۝۷۳ فَانْطَلَقَا ۪ حَتّٰٓي اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ
قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةًۢ بِغَيْرِ نَفْسٍ ۭ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـــًٔا نُّكْرًا ۝۷۴

رحم والا ہے تمہارا رب بڑا آمرزگار — اُن کے فعلوں پر اگر اُن کو پکڑتا (ایکبار)
تو عذاب اُن پر وہ فوراً ہی (فلک سے) بھیجتا — لیکن اُن کے واسطے اک وقت ہے ٹھہرا ہوا
جس سے پہلے پا نہیں سکتے ٹھکانہ امن کا ۞

اور (ثمود و عاد کی ویران ہیں) یہ بستیاں — کر دیا غارت جنھیں، جب وہ ہوئے ظالم وہاں
وقت تھا ان کی ہلاکت کا مقرر (بے گماں) ۞

اور جب موسیٰؑ (جناب خضرؑ سے ملنے چلے) — تو وہ اپنے نوجوان خادم سے یوں کہنے لگے
"مجمع البحرین" پر پہنچوں نہ جبتک (بالیقیں) — میں یونہی چلتا رہوں گا باز آنے کا نہیں
چاہے قرنوں تک مجھے چلنا پڑے (یوشع) یونہی ۞

دونوں دریاؤں کے سنگم پر جو یہ پہنچے (مگر) — چھوڑ آئے اپنی مچھلی کو وہیں پر بھول کر
اور اس مچھلی نے دریا میں بنا کر اک سرنگ — راہ لی اپنی (کہ حکم رب یہی تھا بے درنگ) ۞

پھر جب آگے بڑھ گئے (موسیٰ نے یوشعؑ سے) کہا — (تھک گئے ہم) لاؤ ہم کو دو ہمارا ناشتا
اس سفر میں واقعی زحمت ہوئی (بے انتہا) ۞

بولے (یوشعؑ) دیکھئے، ٹھہرے جو ہم پتھر کے پاس — بھول اٹھا مچھلی وہیں (ایسے مرے کھوئے حواس)
(فی الحقیقت) یہ بھلاوہ مجھ کو شیطاں نے دیا — آپ سے جو ذکر میں اس کا نہ (اب تک) کر سکا
اور عجب، مچھلی نے دریا میں بنایا راستا ۞

بولے (موسیٰؑ) ہے وہ موقع ڈھونڈتے تھے ہم جسے — پھر ہوئے واپس وہ اپنے نقش پا پہچانتے ۞
پھر ہمارے بندوں میں سے ان کو اک بندہ ملا — جس کو رحمت سے کیا تھا ہم نے اک حصہ عطا
اور کچھ اپنی طرف سے درس علم خاص کا ۞

بولے موسیٰؑ خضرؑ سے مجھ کو اجازت دو اگر — میں تمہارے ساتھ (کچھ دن تک) رہوں (گرم سفر)
تاکہ تمکو علم (باطن) جو (خدا نے) ہے دیا — اس میں سے کچھ تم سکھا دو مجھ کو بھی (نام خدا) ۞

خضرؑ بولے صبر میرے ساتھ ہے دشوار تر — جو ہے باہر آگہی کی حد سے، تم اس بات پر
صبر کر سکتے ہو کیونکر؟ (ہو کے میرے ہم سفر) ۞

بولے (موسیٰؑ) گر خدا چاہے تو صابر پاؤ گے — میں کبھی گردن نہ پھیروں گا تمہارے حکم سے ۞
(خضر) بولے ساتھ رہنا ہے مرے تم کو اگر — پوچھنا مجھ سے نہ کوئی بات ہرگز (بھول کر)
ذکر میں تم سے کروں جبتک نہ اس کا (سربسر) ۞

(خضرؑ و موسیٰؑ مل کے) دونوں (ساتھ پھر آگے) چلے — اور (اک دریا پہ پہنچے) ایک کشتی میں چڑھے
خضرؑ نے کشتی کو پھاڑا (ایک تختہ توڑ کے) — بولے (موسیٰؑ) تم نے کشتی توڑ ڈالی اس لیے
تاکہ تم کشتی سواروں کو ڈبو دو (بے خطا) — یہ انوکھی بات کی (یہ ہے انوکھا ماجرا) ۞

---

۱ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک دن حضرت موسیٰؑ ایک اجتماع قومی میں تقریر فرما رہے تھے کسی نے پوچھا کہ حضرت کوئی آپ سے زیادہ بھی علم رکھتا ہے حضرت موسیٰؑ نے فرمایا میں نہیں جانتا جس کا مطلب یہ تھا کہ گویا اسرار الٰہی سے صرف میں ہی واقف ہوں۔ خدا نے اس انانیت پر متنبہ کرنے کے لیے حضرت موسیٰؑ کو حکم دیا کہ وہ حضرت خضرؑ سے ملیں اور ذریعۂ وحی اُن کے ملنے کا مقام "مجمع البحرین" مقرر کیا۔ خضر علیہ السلام سے ملنے کا ایک پتہ یہ بھی بتایا گیا تھا کہ تم سے اور ان سے جس جگہ ملاقات ہوگی وہاں تمہارے ناشتے کی تلی ہوئی مچھلی خدا کے حکم سے زندہ ہو کر دریا میں چلی جائے گی۔

۲ حضرت یوشع علیہ السلام سے مراد ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خادم خصوصی تھے اور جو ان کے بعد جانشین پیغمبر ہوئے۔

۳ مجمع البحرین بحر احمر کی شمالی سمت دو خلیجوں میں تقسیم ہے، شرقی خلیج کو عقبہ اور غربی خلیج کو سویز [illegible] کہتے ہیں یہاں بحر قلزم اور بحر فارس آپس میں ملتے ہیں اسی کے ایک گوشے میں طور سینا اور جبل حوریب ہے۔ شاید یہ وہی جگہ ہے جہاں سے موسیٰ مع بنی اسرائیل کو لیکر دریا پار ہوئے تھے۔

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٧٥﴾ قَالَ اِنْ
سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍۢ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِيْ ۚ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا ﴿٧٦﴾
فَانْطَلَقَا ٚ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَيَاۤ اَهْلَ قَرْيَةِ اِۨسْتَطْعَمَاۤ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا
فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ ؕ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ
عَلَيْهِ اَجْرًا ﴿٧٧﴾ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ ۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ
تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٧٨﴾ اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ
فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا ﴿٧٩﴾ وَاَمَّا
الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَاۤ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ﴿٨٠﴾ فَاَرَدْنَاۤ اَنْ
يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا ﴿٨١﴾ وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ
يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ
رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَاۤ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَمَا فَعَلْتُهٗ
عَنْ اَمْرِيْ ؕ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٨٢﴾ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِي
الْقَرْنَيْنِ ؕ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ﴿٨٣﴾ اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ
كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ﴿٨٤﴾ فَاَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٥﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ
فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ؕ۬ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّاۤ اَنْ تُعَذِّبَ
وَاِمَّاۤ اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا ﴿٨٦﴾ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ
ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ﴿٨٧﴾ وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ
صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ اِۨلْحُسْنٰى ۚ وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ﴿٨٨﴾

(خضرؑ) بولے (دیکھ لو) کیا تم سے میں کہتا نہ تھا؟ تم کو میرے ساتھ میں یارا نہ ہوگا صبر کا ؛
بولے (موسیٰؑ) کچھ بھی پوچھوں تم سے میں گر بعد ازیں تو نہ رکھنا مجھ کو اپنے ساتھ، اور اب (بالیقیں)
عذر کی حد تک ہو تم پہنچے (کچھ اس میں شک نہیں) ؛
(خضرؑ و موسیٰؑ مل کے) دونوں (ساتھ) پھر (آگے) چلے (چلتے چلتے) گاؤں میں پہنچے اور اہلِ قریہ سے
کھانے کو مانگا مگر اُس گاؤں کے باشندوں نے کر دیا انکار اِن (لوگوں) کو مہماں رکھنے سے
(خضرؑ نے) دیوار اک دیکھی، جو گرنے ہی کو تھی (از سرِ نو) کر دیا اُسکو کھڑا (فی الفور ہی)،
بولے (موسیٰؑ خضرؑ سے) گر چاہتے تم (لا کلام) لیتے کچھ مزدوری اِن لوگوں سے (چلتا کچھ[1] تو کام) ؛
(خضرؑ) بولے ہم میں اور تم میں یہ ہے (وقتِ) فراق اب سنو اُسکی حقیقت صبر گزرا جس پہ شاق ؛
وہ جو کشتی تھی تو کچھ مسکین (ملّاحوں) کی تھی اُس کو مزدوری پہ دریا میں چلاتے تھے وہی
میں نے یہ چاہا کہ اُس کشتی کو کر دوں عیب دار کیونکہ رہتا تھا اُدھر (دریا کے پار) اک شہریار
ضبط کر لیتا تھا ہر کشتی (بہ زور و اختیار[2]) ؛
وہ جو لڑکا تھا، تو ماں باپ اُس کے تھے ایماندار تھا یہ اندیشہ (بڑا ہو کر یہ لڑکا نابکار)
سرکشی اور کفر سے اُنکو نہ کر دے زیر بار ؛
ہم نے یہ چاہا کہ (اُس کو ماریں اور) کردگار اُن کو دے نعم البدل ایسا جو ہو پاکیزہ کار
اور ہو پاسِ قرابت میں بھی بہتر (ذمہ دار[3]) ؛
اور وہ دیوار، دو لڑکوں کی تھی جو تھے یتیم شہر میں رہتے تھے اور دیوار کے نیچے، (قدیم)-
تھا خزانہ اُن کا، اُن کا باپ تھا نیک آدمی پس تمہارے ربّ نے چاہا جب جواں ہوں وہ (کبھی)
تو (تہِ دیوار سے) اپنا دفینہ لیں نکال مہربانی تھی تمہارے رب کی (اُنکے حسبِ حال)،
حکم سے اپنے دیا میں نے نہ دخل اس کام میں یہ حقیقت اُس کی ہے جس پر نہ صبر آیا تمہیں ؛
تم سے ذوالقرنین[4] کی بابت بھی ہیں یہ پوچھتے کہہ دو کچھ ذکر اُس کا میں کرتا ہوں (جو چاہے سُنے) ؛
ہم نے قوت اُنکو دی تھی ارض (عالم) پر بڑی ہر طرح کے ساز و ساماں بھی دیئے تھے (واقعی) ؛
وہ چلے اِک راہ پر (کرنے کو مغرب کا سفر) ؛ (چلتے چلتے) پہنچے سورج ڈوبنے کی جائے پر
گُنڈ[5] میں دلدل کے دیکھا، ڈوبتا ہے آفتاب اور وہاں اک قوم کو (آباد) پایا (نزدِ آب)،
ہم نے ذوالقرنین سے فرمایا، (تم مختار ہو) یا کرو اچھا سلوک اور یا انہیں تکلیف دو ؛
بولے (ذوالقرنین) جو ان میں کرے گا سرکشی پس (ہمارے حکم سے) اُس کو سزا دی جائے گی
اور پھر وہ لوٹ کر جائے گا اپنے رب کے پاس تو عذابِ سخت دیگا اُسکو وہ (فطرت شناس) ؛

[1] یعنی گاؤں والوں نے تو میزبانی سے انکار ہی کر دیا تھا۔ دیوار اٹھانے کی مزدوری ان سے لے لیتے تو کھانے پینے کا کچھ انتظام ہو جاتا۔

[2] کشتی میں اس لئے سوراخ کر دیا کہ وہ کشتی کو شکستہ دیکھ کر بیگار میں نہ لے سکے گا۔

[3] چنانچہ مقتول کے والدین کے گھر ایک لڑکی پیدا ہوئی جو ایک نبی سے بیاہی گئی اور اس کے بطن سے بھی ایک نبی پیدا ہوا۔

[4] ذوالقرنین صعب بن الرائش بن ذی سدد برادر لقمان و شداد بن عاد بن ماطاط برادر حمید بن سبا اکبر قحطانی حاکم ملک یمن۔ اس کا لقب صعب حمیری بھی ہے۔ حمیری خاندان کا سب سے بڑا اور مشہور بادشاہ تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ لقب سکندر کا تھا اور بعض کو اس سے انکار ہے یہ بادشاہ مشرق و مغرب کے سفر سے فارغ ہو کر تاتار کی طرف متوجہ ہوا اور جن ملکوں کو اب منگولیا اور منچوریا کہتے ہیں وہیں بحر خضر کے کنارے اس نے ایک درّے کو لوہا پگھلا کر بند کیا تھا۔ ذوالقرنین خدا پرست اور حکمت پسند بادشاہ تھا۔

[5] یعنی بحر اوقیانوس میں جس کے ساحل کی مٹی سیاہ ہے اور جس کے دوسرے کنارے پر کوسوں تک دلدل ہی دلدل ہے جہاں نہ آدمی کا گزر ہو سکتا ہے نہ کشتی یا جہاز کا۔

[6] یہ ذوالقرنین کا قول ہے یعنی بادشاہ ہونے کی حیثیت سے ہم بھی ایسے شخص سے آسان کام لیں گے

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٩﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى
قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ﴿٩٠﴾ كَذٰلِكَ ؕ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا
لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿٩١﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٩٢﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ
وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ﴿٩٣﴾ قَالُوْا
يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ
فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰۤى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿٩٤﴾
قَالَ مَا مَكَّنِّىْ فِيْهِ رَبِّىْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِىْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ
وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ﴿٩٥﴾ ۙ اٰتُوْنِىْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ
الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِىْۤ اُفْرِغْ
عَلَيْهِ قِطْرًا ﴿٩٦﴾ ؕ فَمَا اسْطَاعُوْۤا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ﴿٩٧﴾
قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّىْ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّىْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ
وَكَانَ وَعْدُ رَبِّىْ حَقًّا ﴿٩٨﴾ ؕ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِىْ
بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ﴿٩٩﴾ ۙ وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ
يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضًا ﴿١٠٠﴾ ۙ الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِىْ غِطَآءٍ
عَنْ ذِكْرِىْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ﴿١٠١﴾ ع اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا
اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِىْ مِنْ دُوْنِىْۤ اَوْلِيَآءَ ؕ اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ
نُزُلًا ﴿١٠٢﴾ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ﴿١٠٣﴾ ؕ الَّذِيْنَ ضَلَّ
سَعْيُهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿١٠٤﴾

پھر وہ (ذوالقرنین) اک سامان کے پیچھے پڑے (یعنی مشرق کے سفر کی آرزو کرنے لگے)
(چلتے چلتے) پہنچے جب جائے طلوعِ آفتاب ضَوفگن اک قوم پر پایا اُسے (باآب وتاب)
تھا نہ سورج سے اِدھر جن کے لئے کوئی حجاب[1] ؕ

بات کچھ ایسی ہی تھی، اور پاس ذوالقرنین کے تھا جو کچھ، ہم اُس کو تھے اچھّی طرح سے جانتے[2] ؕ
ایک سامان (سفر) کے اور وہ پیچھے پڑے ؕ (چلتے چلتے) پہنچے وہ مابین دو دیواروں کے
دیکھا، ہیں کچھ لوگ آباد اِس طرف دیواروں کے جو سمجھتے تھے نہ کوئی بات، (وحشی تھے نِرے) ؕ
(اپنی بولی میں) کہا یہ عرض ذوالقرنین سے رہتے ہیں یاجوج اور ماجوج (گھاٹی سے پَرے)
کرتے رہتے ہیں فسادِ اِس ملک میں وہ (بے عناں) تم کہو تو دیں خراج اِس شرط پر ہم بے گماں
تم بنا دو روک اِک اُن کے ہمارے درمیاں ؕ

بولے (ذوالقرنین) میرے ربّ نے جو کچھ ہے دیا کافی و وافی ہے وہ (میں لوں خراج اب تم سے کیا)
ہاں جو محنت سے مدد دو، کھینچ دُوں میں (بیگماں) موٹی اک دیوار اُن کے اور تمہارے درمیاں ؕ
لاؤ تختے لوہے کے (وہ لائے) حتّٰی کہ (وہاں) دو دروں کا درمیانی حصّہ پاٹا (بے تکاں)
پھر کہا دھونکو، یہاں تک کہ کیا لوہے کو نار پھر کہا پگھلا ہوا تانبا (بھی) لاؤ (آب دار)
تاکہ اِس پر ڈال دوں (دیوار ہو جائے تیار) ؕ

بعدازیں (یاجوج[3] اور ماجوج) میں طاقت نہ تھی چڑھ سکیں دیوار پر یا کر سکیں سوراخ بھی ؕ
بولے (ذوالقرنین) یہ سب رحم ہے اللّٰہ کا اور جب وعدہ خدا کا (روزِ محشر آئے گا)
تو وہ کر دے گا برابر ڈھا کے (اِس دیوار کو) اور میرے ربّ کا جو وعدہ ہے برحق ہے (سنو) ؕ
(اے پیمبر) چھوڑ دیں گے خلق کو اُس روز ہم کہ وہ گڈمڈ موجِ (دریا) کی طرح ہو (ایک[4] دم)
اور (جب صبحِ قیامت) صُور پھونکا جائے گا جمع سب لوگوں کو ہم کر لیں گے (بے چون وچرا) ؕ
پیش ہوگا دوزخ اُس دن کافروں کے سامنے ؕ جنکی آنکھوں پر تھے (ترکِ) ذکر سے پردے پڑے
اور وہ (قرآن کی حق بات) سُن سکتے نہ تھے ؕ

کیا یہ منکر یہ سمجھتے ہیں کہ میرے ماسوا میرے بندوں کو بنائیں کارساز (و آشنا)؟
کر چکے ہیں ہم (یہاں) تیار دوزخ (پہلے سے) کافروں (اور منکروں) کی مہمانی کے لئے ؕ
(اے پیمبر) اِن سے کہدو، کیا بتا دیں ہم تمہیں (کون ہیں وہ) سب عمل جنکے گئے نقصان میں ؕ
یہ وہی ہیں لوگ جن کی سعی جو دنیا میں کی (شامتِ اعمال سے) وہ سب اکارت ہو گئی
وہ یہی سمجھا کئے، ہیں کام اُن کے نیک ہی ؕ

[1] یعنی سورج کے اور اس قوم کے مابین کوئی پناہ نہ تھی گھر بنانے کا اس قوم میں سلیقہ نہ تھا۔ وحشی قوم تھی۔
[2] یعنی لشکر اور دھوپ سے بچنے کا سامان مثلاً خیمے وغیرہ اُن کے پاس کم تھے اس لئے وہ وہاں نہ ٹھہرے آگے بڑھ گئے۔
[3] یاجوج اور ماجوج کے نام سے زمانۂ قدیم میں ایک بڑی قوم آباد تھی جس کا ذکر "توریت" میں بھی ہے۔ اور غالباً یہ قوم منگولین ہے۔
[4] یعنی جب قیامت قریب ہوگی تو اس وقت سدِّ ذوالقرنین توڑ دی جائے گی اور یاجوج ماجوج دنیا پر ٹوٹ پڑیں گے اور تمام مخلوق خلط ملط ہو جائے گی جس طرح سمندر کی موجیں ایک دوسرے میں گھس کر مل جاتی ہیں۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ
اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ﴿١٠٥﴾ ذٰلِكَ
جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ
هُزُوًا ﴿١٠٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ
لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿١٠٧﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ
عَنْهَا حِوَلًا ﴿١٠٨﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ
لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ
مَدَدًا ﴿١٠٩﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ
وَّاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا
وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿١١٠﴾

سُوْرَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كٓهٰيٰعٓصٓ ﴿١﴾ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ﴿٢﴾ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ
نِدَآءً خَفِيًّا ﴿٣﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ
الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ﴿٤﴾ وَاِنِّيْ
خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ
مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ﴿٥﴾ يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ﴿٦﴾
يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ۨاسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ﴿٧﴾

ہیں یہی وہ لوگ (اِس دُنیا میں) جو منکر ہوئے
اپنے ربّ کی آیتوں سے اور اُس کے ملنے سے،
سب اکارت ہوگیا جو کچھ انہوں نے تھا کیا
وزن اُن کا ہم نہ قائم رکھیں گے روزِ جزا[1] ؛
یہ جہنّم اُن (کی بداعمالیوں) کا ہے صِلا،
ہو کے منکر، آیتوں کا میری استہزا کیا
اور ہنسی پیغمبروں کی بھی اُڑائی (برملا) ؛
ہاں جو لوگ ایمان لائے اور عمل اچھے کئے
باغ ہیں فردوس کے اُن کی ضیافت کے لئے ؛
وہ رہیں گے جاوداں (پھر) ان میں (ہنستے کھیلتے)
اور کبھی اٹھنا نہ چاہیں گے وہ اُس ماحول سے ؛
اِن سے کہدو، میرے[2] ربّ کی باتیں لکھنے کے لئے
گر سیاہی (پانی اس سارے) سمندر (کا) بنے
قبل ازیں کہ ختم ہوں باتیں مرے معبود کی
وہ سمندر خرچ ہو جائے گا۔ گو ہم (اے نبی)
لائیں خود اُس کی مدد کو (اک سمندر) اور بھی ؛
(اے پیمبر) اِن سے کہدو، میں ہوں تم جیسا بشر
وحی آتی ہے یہ میرے پاس (حق سے سربسر)
ہے تمہارا ایک ہی معبود (واحد اور وحید)
پس جسے اللّٰہ سے اپنے، ہو ملنے کی امید
چاہیئے اُس کو کہ وہ اچھے عمل کرتا رہے
اور کسی کو بھی نہ طاعت میں شریک اُس کی کرے ؛

(۱۹) سُورۂ مَریم

(یہ سورۃ ہجرتِ حبشہ سے پہلے مکّہ میں نازل ہوئی۔ اس میں ۹۸ آیتیں اور ۶ رکوع ہیں)

نام سے اللّٰہ کے کرتاہوں آغازِ (بیاں)
جو بڑا ہی رحم والا ہے، نہایت مہرباں
کھیٰعص[3] : (اے پیمبر) ہے یہ اُس رحمت کا ذکر (واقعی)
جو خدا نے اپنے بندے (یعنی) زکریّا پہ کی ؛
جب پکارا ربّ کو اپنے (اک) دبی آواز سے ؛
اور کہا، اے ربّ ہوئے اب استخواں بوڑھے مرے
اور مرے سر سے بھڑک اٹھا ہے شعلہ شیب[4] کا
میں نہ محروم (آج تک) تجھ سے دعا کر کے ہُوا ؛
بعد اپنے، بھائی بندوں سے ہے مجھ کو ڈر (بڑا)
میری عورت بانجھ ہے، کر مجھ کو اک وارث عطا ؛
جو مرا اور عزّتِ یعقوبؑ کا وارث بنے
اور اے پروردگار اُس کو قبولِ (عام) دے ؛
(حق نے فرمایا) کہ زکریّاؑ، ہم اک فرزند کی
تم کو خوش خبری سناتے ہیں، (مبارک یہ خوشی)
یحییٰؑ ہوگا نام اُس کا (ہے یہ وہ نامِ خدا)
اِس کا ہم نام آج سے پہلے نہیں پیدا ہوا ؛

---

[1] یعنی ہم قیامت کے دن ان لوگوں کو کوئی وقعت نہ دیں گے۔
[2] یعنی خدا کے کلمات، آیات، محامد تصرفات انتظامات اور کارنامے وغیرہ۔
[3] اس میں "کافی" کا (ک) "ہادیٔ" کا (ہ) "یدی اللّٰہ فوق ایدیھم" کی (ی) "اِسم عدل" کا (ع) اور "صادق" کا (ص) ہے۔ (واللّٰہ اعلم بالصواب)
[4] بڑھاپا۔

قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِىْ عَاقِرًا وَّ قَدْ
بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ﴿۸﴾ قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَىَّ
هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْـًٔا ﴿۹﴾ قَالَ رَبِّ
اجْعَلْ لِّىْٓ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ﴿۱۰﴾
فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً
وَّعَشِيًّا ﴿۱۱﴾ يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ؕ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ﴿۱۲﴾ ۙ وَّحَنَانًا
مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ؕ وَكَانَ تَقِيًّا ﴿۱۳﴾ وَّبَرًّاۢ بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا
عَصِيًّا ﴿۱۴﴾ وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ
حَيًّا ﴿۱۵﴾ ع وَاذْكُرْ فِى الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا
مَكَانًا شَرْقِيًّا ﴿۱۶﴾ ۙ فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۫ فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا
رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴿۱۷﴾ قَالَتْ اِنِّىْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ
اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ﴿۱۸﴾ قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا
زَكِيًّا ﴿۱۹﴾ قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ
بَغِيًّا ﴿۲۰﴾ قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَىَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهٗٓ
اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ﴿۲۱﴾ فَحَمَلَتْهُ
فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿۲۲﴾ فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ
النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِىْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ﴿۲۳﴾ فَنَادٰىهَا
مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِىْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿۲۴﴾

بولے (زکریاؑ) کہ اے ربّ میرے کیا ہوگا پسر — میری عورت بانجھ ہے، بوڑھا ہوں میں، کمزور تر ؛
حکم آیا بس یہی ہوگا، جو ربّ نے کہدیا — مجھ پہ ہے آساں' (کروں اس عمر میں بیٹا عطا)
اِس سے پہلے تم کو بھی تو ہم ہیں پیدا کر چکے — (پہلے پیدا ہونے سے) حالانکہ تم کچھ بھی نہ تھے ؛
بولے (زکریاؑ) مجھے یاربّ کچھ اِس کا دے نشاں — حکم آیا یہ نشانی ہے تمہاری (بے گماں)

تم برابر تین رات (اور دن) نہ کھولوگے زباں ؛

آئے (زکریاؑ) نکل کر حجرے سے لوگوں کے پاس — اور اشارے سے کہا اُن سے (کہ بے خوف و ہراس)

سب کرو شام و سحر خالق کی تسبیح (و سپاس) ؛

(یحییٰؑ جب پیدا ہوئے تو حکم اُنہیں ہم نے دیا) — خوب مضبوطی سے لو توریت کو یحییٰؑ اُٹھا،
عالِم طفلی ہی میں اُن کو پیمبر کر دیا ؛ — رحم اور پاکیزگی اپنی طرف سے کی عطا،
متقی تھے، اور تھے ماں باپ کے خدمت گزار — وہ نہ خودسر تھے، نہ اُن کا سخت گیری تھا شعار ؛
ہے سلام اُن پر وہ جس دن (دہر میں) پیدا ہوئے — اور جس دن (حسبِ قانونِ الٰہی) مر گئے

اور جس دن زندہ ہو کر پھر کھڑے ہو جائینگے ؛

(اے پیمبر) ذکر مریمؑ کا بھی قرآں میں پڑھو — لوگوں سے جب ہٹ کے جا بیٹھیں وہ سمتِ شرقی کو
اور لوگوں کی طرف سے (ایک) پردہ کر لیا — اک فرشتہ ہم نے بھیجا پاس اُن کے (برملا)

خاصہ انساں بن کر اُن کے سامنے وہ آ گیا ؛

بولیں (مریمؑ) مانگتی ہوں تم سے میں حق کی پناہ — ہے خدا کا ڈر اگر تم کو (ہٹو، لو اپنی راہ) ؛
بولے وہ، مَیں تو تمہارے ربّ کا ہوں بھیجا ہُوا — تا کہ اک پاکیزہ لڑکا تم کو کر جاؤں عطا ؛
بولیں (مریمؑ) میرے لڑکا کس طرح ہوگا بھلا؟ — جب کسی انساں نے مجھ کو نہیں (ابتک) چھُوا

اور نہیں تھی میں کبھی بدکار (شاہد ہے خدا) ؛

بولے (جبرائیلؑ) ہونا ہے یہی (اب لاکلام) — حکم ہے ربّ کا تمہارے مجھ پر آساں ہے یہ کام
چاہتے ہیں ہم کہ لوگوں کے لیئے ہو وہ نشاں — اور رحمت کا ذریعہ ہو' (سپئے اہلِ جہاں)

ہو چکا ہے فیصلہ اس کام کا (پہلے وہاں) ؛

(خود بخود مریمؑ کو بیٹے کا) حمل پھر رہ گیا — دُور اک گھر میں اُسے لے کر ہوئیں دلق فزا ؛
دردِ زہ لایا نہالِ خرمہ کی جڑ تک اُنہیں — بولیں (مریمؑ) اِس سے پہلے کاش موت آتی ہمیں !

بھُولی بِسری ہو کے رہ جاتی (نہ ہوتیں زحمتیں) ؛

نیچے سے (چشمے کے بہتا تھا جو) (مریمؑ کے) (تلے) — (ناگہاں) آواز یہ مریمؑ کو دی جبریلؑ نے

وَهُزِّىٓ اِلَيۡكِ بِجِذۡعِ النَّخۡلَةِ تُسٰقِطۡ عَلَيۡكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿۲۵﴾
فَكُلِىۡ وَاشۡرَبِىۡ وَقَرِّىۡ عَيۡنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الۡبَشَرِ اَحَدًا ۙ
فَقُوۡلِىۡۤ اِنِّىۡ نَذَرۡتُ لِلرَّحۡمٰنِ صَوۡمًا فَلَنۡ اُكَلِّمَ الۡيَوۡمَ اِنۡسِيًّا ۚ ﴿۲۶﴾
فَاَتَتۡ بِهٖ قَوۡمَهَا تَحۡمِلُهٗ ؕ قَالُوۡا يٰمَرۡيَمُ لَقَدۡ جِئۡتِ شَيۡـئًا فَرِيًّا ﴿۲۷﴾
يٰۤاُخۡتَ هٰرُوۡنَ مَا كَانَ اَبُوۡكِ امۡرَاَ سَوۡءٍ وَّمَا كَانَتۡ اُمُّكِ بَغِيًّا ۖ ﴿۲۸﴾
فَاَشَارَتۡ اِلَيۡهِ ؕ قَالُوۡا كَيۡفَ نُكَلِّمُ مَنۡ كَانَ فِى الۡمَهۡدِ صَبِيًّا ﴿۲۹﴾
قَالَ اِنِّىۡ عَبۡدُ اللّٰهِ ؕ اٰتٰٮنِىَ الۡكِتٰبَ وَجَعَلَنِىۡ نَبِيًّا ۙ ﴿۳۰﴾ وَّجَعَلَنِىۡ
مُبٰـرَكًا اَيۡنَ مَا كُنۡتُ وَاَوۡصٰنِىۡ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمۡتُ
حَيًّا ۖ ﴿۳۱﴾ وَّبَرًّۢا بِوَالِدَتِىۡ وَلَمۡ يَجۡعَلۡنِىۡ جَبَّارًا شَقِيًّا ﴿۳۲﴾ وَالسَّلٰمُ
عَلَىَّ يَوۡمَ وُلِدْتُّ وَيَوۡمَ اَمُوۡتُ وَيَوۡمَ اُبۡعَثُ حَيًّا ﴿۳۳﴾ ذٰلِكَ
عِيۡسَى ابۡنُ مَرۡيَمَ ۚ قَوۡلَ الۡحَـقِّ الَّذِىۡ فِيۡهِ يَمۡتَرُوۡنَ ﴿۳۴﴾ مَا
كَانَ لِلّٰهِ اَنۡ يَّتَّخِذَ مِنۡ وَّلَدٍ ۙ سُبۡحٰنَهٗ ؕ اِذَا قَضٰۤى اَمۡرًا فَاِنَّمَا
يَقُوۡلُ لَهٗ كُنۡ فَيَكُوۡنُ ؕ ﴿۳۵﴾ وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّىۡ وَرَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡهُ ؕ
هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ ﴿۳۶﴾ فَاخۡتَلَفَ الۡاَحۡزَابُ مِنۡۢ بَيۡنِهِمۡ ۚ
فَوَيۡلٌ لِّلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ مَّشۡهَدِ يَوۡمٍ عَظِيۡمٍ ﴿۳۷﴾ اَسۡمِعۡ بِهِمۡ وَاَبۡصِرۡ ۙ
يَوۡمَ يَاۡتُوۡنَنَا لٰـكِنِ الظّٰلِمُوۡنَ الۡيَوۡمَ فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۳۸﴾ وَاَنۡذِرۡهُمۡ
يَوۡمَ الۡحَسۡرَةِ اِذۡ قُضِىَ الۡاَمۡرُ ۘ وَهُمۡ فِىۡ غَفۡلَةٍ وَّهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۳۹﴾
اِنَّا نَحۡنُ نَرِثُ الۡاَرۡضَ وَمَنۡ عَلَيۡهَا وَاِلَيۡنَا يُرۡجَعُوۡنَ ﴿۴۰﴾ ع

وقف لازم

اور ہلاؤ جڑ پکڑ کر اپنی جانب پیڑ کی — تازہ اور پکی کھجوریں اُس سے ٹپکیں گی ابھی ؛
(وہ کھجوریں) کھاؤ اور (اِس چشمے کا پانی) پیو — (دیکھ کر بیٹے کو) اپنی آنکھیں تم ٹھنڈی کرو
(گھر چلو بچے کو لے کر) اور رستے میں اگر — تم کو کوئی آدمی (آتا ہوا) آئے نظر
(تو اشارے سے) یہ کہہ دینا کہ مَنّت ہے مری — روزے کی (اللہ) رحمٰن کے لئے، (اور واقعی)
میں نہ بولوں گی کسی سے آج (لازم ہے یہی) ؛

قوم کے پاس آئیں پھر وہ گود میں بچہ لیئے، — لوگ بولے تیرے اے مریمؑ یہ کوتک ہیں بُرے ؛
تھا نہ تیرا باپ بدکار، اے بہن ہارونؑ کی ! — اور نہ تیری ماں ہی تھی بدکار، (تو کیوں ہے بُری؟) ؛
جانبِ فرزندِ مریمؑ نے اِشارہ کر دیا، — (اور کہا پوچھو اِسی سے، ہو اگر کچھ پُوچھنا)
لوگ بولے، گود کے بچے سے پوچھیں بات کیا ؟ ؛

بول اُٹھا (بچہ سنو) بندہ ہوں میں اللہ کا، — اُس نے دی مجھ کو کتاب، اور اپنا پیغمبر کیا
میں جہاں بھی ہوں وہیں مجھ کو مبارک کر دیا — میں پڑھوں (دائم) نماز اور دوں زکات (اِسکے سوا)
زندہ میں جب تک رہوں، مجھ کو ہے تاکیدِ خدا ؛

نیز مجھ کو اپنی ماں کا کر دیا خدمت گزار — ظالم و بدبخت ٹھہرایا نہ مجھ کو (زینہار) ؛
مجھ پہ خالق کی اماں، جس دن کہ میں پیدا ہوا — اور جس دن میں مروں گا (حسبِ تقدیرِ خدا)
اور جس دن زندہ ہو کر پھر کھڑا ہو جاؤں گا ؛

ہے یہ عیسیٰؑ ابنِ مریم (کی حقیقت اے نبی) — ایک سچی بات، جس پر ہیں جھگڑتے (مدعی) ؛
یہ نہیں شایانِ حق، بیٹا کسی کو لے بنا — پاک ہے وہ، جب ارادہ کرتا ہے اک کام کا
کہتا ہے "ہو جا"۔ وہ ہو جاتا ہے (پورا برملا) ؛

بالیقیں اللہ ہے میرا تمہارا کردگار — بندگی اُس کی کرو، سیدھی یہی ہے رہ گزار ؛
کر لیئے فرقوں نے پیدا مختلف پھر راستے، — کفر جو کرتے ہیں، ہے افسوس اُن پر (دیکھئے)
جب (قیامت کے) بڑے دن پیش داور آئیں گے ؛

دیکھتے سُنتے ہمارے پاس جس دن آئیں گے — آج تو لیکن یہ ظالم صاف ہیں بھکے ہوئے ؛
حسرت (و عبرت) کے اُس دن سے ڈراؤ تم انہیں — فیصلہ جب کر دیا جائے گا آخر (حشر میں)،
یہ یقیں لاتے نہیں، طاری ہیں اِن پر غفلتیں ؛

(آخر کار) (اِس) زمیں کے ہونگے وارث تو ہمیں — اور اُن کے بھی جو ہیں روئے زمیں پر (خوش نشیں)
لوٹنا اُن کو ہماری ہی طرف ہے (بالیقیں) ؛

[1] حضرت مریمؑ ہارونؑ برادرِ موسیٰؑ کی بہن نہ تھیں وہ تو حضرت عیسیٰؑ سے صدیوں پہلے ہو گزرے تھے۔ یہاں مراد بنی ہارون کی بہن سے ہے۔ حضرت مریمؑ حضرت ہارونؑ کی اولاد میں تھیں۔ محاورۂ عرب میں اولاد کو دادا کی طرف منسوب کر دیا کرتے تھے جیسے قومِ عاد اور قومِ ثمود وغیرہ۔

[2] یہ حضرت عیسیٰؑ تھے۔

ع ۵

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۬ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿۴۱﴾ اِذْ قَالَ
لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْـًٔا ﴿۴۲﴾
يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِيْۤ اَهْدِكَ
صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿۴۳﴾ يٰۤاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ
لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ﴿۴۴﴾ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْۤ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ
الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ﴿۴۵﴾ قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ
اٰلِهَتِيْ يٰۤاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ﴿۴۶﴾
قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ﴿۴۷﴾ وَاَعْتَزِلُكُمْ
وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّيْ ۖ عَسٰۤى اَلَّاۤ اَكُوْنَ
بِدُعَآءِ رَبِّيْ شَقِيًّا ﴿۴۸﴾ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿۴۹﴾ وَوَهَبْنَا
لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ﴿۵۰﴾ ع وَاذْكُرْ
فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰۤى ۫ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿۵۱﴾ وَ
نَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ﴿۵۲﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗ
مِنْ رَّحْمَتِنَاۤ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ﴿۵۳﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۫ اِنَّهٗ
كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿۵۴﴾ وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ
بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۪ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ﴿۵۵﴾ وَاذْكُرْ فِي
الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ ۫ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿۵۶﴾ ۙ وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴿۵۷﴾

(اے پیمبرؐ) ذکرِ ابراہیمؑ قرآں میں پڑھو — وہ تھے اک سچّے نبی (کچھ حال اُن کا بھی سنو) ؏
جب اُنہوں نے باپ سے اپنے کہا، اے اباجانؑ — کیوں بتوں کو پُوجتے ہیں آپ (جو ہیں بے زبان)
جو نہ سنتے ہیں (کسی کی) اور نہ کچھ ہیں دیکھتے — اور نہ کام آسکتے ہیں (فی الواقعی) کچھ آپ کے ؏
مجھ کو معلومات وہ حاصل ہوئی ہیں اے پدر — آپ کو جن کی نہیں ہے (آج تک) مطلق خبر
میرے پیچھے چلئے، میں سیدھی دکھا دوں رہ گزر ؏
کیجئے شیطان کی پُوجا نہ ہرگز اباجانؑ — وہ تو باغی ہے خدا کا (سچ ہے یہ میرا بیان) ؏
اے پدر مجھ کو (تو بس) اس بات سے لگتا ہے ڈر — (کوئی آفت یا) عذابِ حق نہ آئے آپ پر
اور ساتھی آپ ہوں شیطاں کے (حق کو چھوڑ کر) ؏
(باپ) بولے، کیا تو معبودوں سے میرے پھر گیا؟ — گر براہیمؑ، ایسی باتوں سے نہ تو باز آئے گا،
(تو یقیناً) تجھ کو کر دوں گا (ابھی میں) سنگسار — دُور ہو جا سامنے سے میرے (ناشائستہ کار) ؏
بولے (ابراہیمؑ اچھا) لیجئے میرا سلام! — مغفرت کا آپ کی حق سے کروں گا اہتمام
مجھ پہ بیشک مہرباں ہے وہ خدائے (ذوالکرام) ؏
چھوڑتا ہوں تم کو، اور اُن کو سوا اللہ کے — تم جنہیں ہو پوجتے (ہو خوابِ غفلت میں پڑے)
بندگی ربّ کی کروں گا، ہے یہ امّید (دیقیں) — کر کے ربّ کی بندگی، محروم رہ سکتا نہیں ؏
پھر جب (ابراہیمؑ) رخصت (بُت پرستوں سے) ہوئے — اور اُن سے بھی کہ تھے یہ سب لوگ جن کو پُوجتے
ہم نے تب اسحاقؑ اور یعقوبؑ، اُن کو دے دیئے — اور اِن سب کو نبوّت کے عطا درجے کئے ؏
اُن کو رحمت سے بھی ہم نے اک بڑا حصّہ دیا — اور ہم نے اُن کا سچّا بول بالا کر دیا ؏

ع ۶

(اے پیمبرؐ) ذکر اِس قرآں میں موسیٰؑ کا پڑھو — منتخب تھے اور شریعت والے پیغمبر (سنو) ؏
اُن کو ہم نے دہنی سمت طُور سے آواز دی — راز کہنے کو بلایا ہم نے اپنے پاس بھی ؏
مہربانی سے دیا اک بھائی، ہارونؑ نبی ؏
اور پڑھو قرآن میں تم ذکر اسمٰعیلؑ کا، — وعدے کے سچّے تھے، پیغمبر، نبیؐ (باصفا) ؏
دیتے تھے گھر والوں کو حکمِ نماز، (اذنِ) زکات — اور تھے مقبولِ درگاہِ خدائے کائنات) ؏
(اے پیمبرؐ) ذکر قرآں میں پڑھو ادریسؑ[1] کا — بالیقیں وہ بھی تھے اک سچّے نبی (مردِ خدا) ؏
اور لیا ہم نے اُنہیں ایوانِ عالی میں[2] اٹھا ؏

---

[1] ادریسؑ (اخنوخ) ابنِ یردہ بن مہلائیل بن قینان بن انوش بن شیث بن آدم علیہ السلام،
ادریسؑ پر تیس صحیفے نازل ہوئے وہ فنِ کتابت کے موجد ہیں اور نجوم و حساب بھی انہیں سے چلا ہے اور کپڑوں کے سینے کا خیال بھی سب سے پہلے انہیں کو آیا۔ حضرت نوح علیہ السلام کے آپ پردادا تھے۔ ان کا اصلی نام (اخنوخ) تھا۔ درس و تدریس کے باعث "ادریس" کہلانے لگے۔

[2] بعض روایتوں میں ہے کہ وہ زندہ بہشت میں پہنچا دیئے گئے۔ بعض کہتے ہیں کہ چوتھے یا چھٹے آسمان پر اٹھا لئے گئے مگر بعض کا خیال ہے کہ "رفعنہ مکاناً علیاً" سے مراد صرف علوئے مرتبت ہے۔
واللہ اعلم بالصواب،

اولئك الذين انعم الله عليهم من النبيين من ذرية ادم وممن حملنا مع نوح ومن ذرية ابرهيم واسراءيل وممن هدينا واجتبينا اذا تتلى عليهم ايت الرحمن خروا سجدا وبكيا ﴿۵۸﴾ فخلف من بعدهم خلف اضاعوا الصلوة واتبعوا الشهوت فسوف يلقون غيا ﴿۵۹﴾ الا من تاب وامن وعمل صالحا فاولئك يدخلون الجنة ولا يظلمون شيا ﴿۶۰﴾ جنت عدن التي وعد الرحمن عباده بالغيب انه كان وعده ماتيا ﴿۶۱﴾ لا يسمعون فيها لغوا الا سلما ولهم رزقهم فيها بكرة وعشيا ﴿۶۲﴾ تلك الجنة التي نورث من عبادنا من كان تقيا ﴿۶۳﴾ وما نتنزل الا بامر ربك له ما بين ايدينا وما خلفنا وما بين ذلك وما كان ربك نسيا ﴿۶۴﴾ رب السموت والارض وما بينهما فاعبده واصطبر لعبادته هل تعلم له سميا ﴿۶۵﴾ ويقول الانسان ءاذا ما مت لسوف اخرج حيا ﴿۶۶﴾ اولا يذكر الانسان انا خلقنه من قبل ولم يك شيا ﴿۶۷﴾ فوربك لنحشرنهم والشيطين ثم لنحضرنهم حول جهنم جثيا ﴿۶۸﴾ ثم لننزعن من كل شيعة ايهم اشد على الرحمن عتيا ﴿۶۹﴾ ثم لنحن اعلم بالذين هم اولى بها صليا ﴿۷۰﴾ وان منكم الا واردها كان على ربك حتما مقضيا ﴿۷۱﴾ ثم ننجي الذين اتقوا ونذر الظلمين فيها جثيا ﴿۷۲﴾

ہیں یہی وہ لوگ جن پر فضلِ خالق نے کیا — نسلِ آدمؑ میں جنہیں پیغمبری کر دی عطا
اور اُن کی نسل سے ہیں، جن کو ہمرہ نوحؑ کے — کرلیا تھا ہم نے کشتی میں سوار (اکرام سے)
جو ہیں ابراہیمؑ اور یعقوبؑ کی اولاد سے — منتخب کر کے جنہیں سیدھے دکھائے راستے
(ہیں یہی وہ لوگ) جن کو آیتیں اللہ کی — جب سنائی جاتی تھیں، (تو بر بنائے عاجزی)
سجدے میں گر پڑتے تھے، روتے ہوئے (یکبارگی) ۝

(اور) پھر بعد ان کے ایسے ناخلف پیدا ہوئے — کیں نمازیں ترک، حظِ نفس کے پیچھے پڑے
پس جو اِن کی گمرہی ہے اِنکے آگے آئے گی ۝ — ہاں مگر لایا جو ایماں، اور توبہ جس نے کی
اور (اس کے بعد جس نے) کام بھی اچھے کئے — ہیں یہی وہ لوگ، جو جنت میں (اک دن) جائینگے
ذرہ بھر بھی ان کی حق تلفی نہیں کی جائے گی ۝ — (کیسی) جنت! جو ہے اک باغِ (بہارِ) دائمی
جن کا وعدہ اپنے بندوں سے خدا نے ہے کیا — غائبانہ، بالیقیں وعدہ یہ ہونا ہے وفا ۝
وہ نہ بیہودہ وہاں باتیں سنیں گے جز سلام، — اور وہاں اُنکو ملے گا رزق اُن کا صبح و شام ۝
یہ وہ جنت ہے کرینگے جس کا وارث (ایک بار) — اپنے اُن بندوں کو جو ہیں متقی (پرہیزگار) ۝
ہم اُترتے ہی نہیں (دنیا میں) بے حکمِ خدا، — جو ہمارے آگے، پیچھے، درمیاں میں ہے (فضا)۔
سب اُسی اللہ کا ہے (اور اُسی کے حکم سے) — بھولنے والا تمہارا رب نہیں، (واضح رہے) ۝
آسمانوں اور زمیں کا ہے وہی پروردگار — اور اُن کا بھی جو اِن کے درمیاں ہیں (اُستوار)
پس (یہ لازم ہے) اُسی کی بندگی کرتے رہو — بندگی کرنے میں ہو تکلیف تو اُس کو سہو
کیا تمہارے علم میں ہے کوئی اُس جیسا (کہو) ۝

کہتا ہے انسان، کیا ہو جاؤں گا جب میں فنا — زندہ کر کے (قبر سے) پھر بھی نکالا جاؤں گا؟ ۝
آدمی کو کیا نہیں یہ یاد، جب وہ کچھ نہ تھا — ہم نے اُس کو (بطن سے) پہلے پہل پیدا کیا؟ ۝
ہے قسم اپنی کہ انساں اور شیطانوں کو ہم — جمع کر کے لائیں گے (اپنی حضوری میں) بہم
گردِ دوزخ کے پھر اِن کو (گھیر کر) ہم لائینگے — (اور یہ ہوں گے) دو زانو (خوف سے) بیٹھے ہوئے ۝
پھر الگ کر دیں گے ہر فرقے سے اُن کو کھینچ کر — اکڑے اکڑے پھرتے تھے اللہ سے جو (خیرہ سر) ۝
جو زیادہ تر سزاوارِ جہنم ہیں (بشر) — خوب اُنہیں پہچانتے ہیں ہم (ہمیں ہے سب خبر) ۝
(اے بنی آدم) نہیں تم میں کوئی ایسا (بشر) — ہو نہ جس کا (اک دفعہ دوزخ کے پل پر سے) گزر
یہ تو اک وعدہ ہے قطعی، (ہو چکا ہے فیصلا) — جس کا ایفا ہے خدا نے خود پہ لازم کر لیا ۝
پھر بچا لیں گے اُنہیں ہم، جو رہے پرہیزگار — چھوڑیں گے اوندھا پڑا اُنکو جو ہیں عصیاں شعار ۝

سجدہ

ع ۱۵

لہ ایک مرتبہ وحی آنے میں کچھ دیر ہو گئی۔ جب کئی روز کے بعد جبریلؑ وحی لیکر آئے تو آنحضرت صلعم نے اُن سے پوچھا۔ کہ لیکے تو بہت دیر کی کیا خدا ہمیں بھول گیا تھا؟ تو جبریلؑ نے عرض کیا کہ بغیر حکم خدا ہم فرشتے نہ دنیا میں آتے ہیں اور نہ وحی لاتے ہیں۔ خدا فراموش کار نہیں ہے مگر جب مناسب سمجھتا ہے وحی بھیجتا ہے۔ جبریلؑ کا قول بطور وحی متلو باقی رکھنے کو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی

وَاِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ قَالَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا لِلَّذِیۡنَ
اٰمَنُوۡۤا ۙ اَیُّ الۡفَرِیۡقَیۡنِ خَیۡرٌ مَّقَامًا وَّاَحۡسَنُ نَدِیًّا ﴿۷۳﴾ وَکَمۡ
اَہۡلَکۡنَا قَبۡلَہُمۡ مِّنۡ قَرۡنٍ ہُمۡ اَحۡسَنُ اَثَاثًا وَّرِءۡیًا ﴿۷۴﴾ قُلۡ
مَنۡ کَانَ فِی الضَّلٰلَۃِ فَلۡیَمۡدُدۡ لَہُ الرَّحۡمٰنُ مَدًّا ۬ۚ حَتّٰۤی
اِذَا رَاَوۡا مَا یُوۡعَدُوۡنَ اِمَّا الۡعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَۃَ ؕ فَسَیَعۡلَمُوۡنَ
مَنۡ ہُوَ شَرٌّ مَّکَانًا وَّاَضۡعَفُ جُنۡدًا ﴿۷۵﴾ وَیَزِیۡدُ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ
اہۡتَدَوۡا ہُدًی ؕ وَالۡبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَیۡرٌ عِنۡدَ رَبِّکَ ثَوَابًا
وَّخَیۡرٌ مَّرَدًّا ﴿۷۶﴾ اَفَرَءَیۡتَ الَّذِیۡ کَفَرَ بِاٰیٰتِنَا وَقَالَ لَاُوۡتَیَنَّ مَالًا
وَّوَلَدًا ﴿۷۷﴾ ؕ اَطَّلَعَ الۡغَیۡبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنۡدَ الرَّحۡمٰنِ عَہۡدًا ﴿۷۸﴾ ۙ کَلَّا ؕ
سَنَکۡتُبُ مَا یَقُوۡلُ وَنَمُدُّ لَہٗ مِنَ الۡعَذَابِ مَدًّا ﴿۷۹﴾ ۙ وَّنَرِثُہٗ مَا
یَقُوۡلُ وَیَاۡتِیۡنَا فَرۡدًا ﴿۸۰﴾ وَاتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ اٰلِـہَۃً لِّیَکُوۡنُوۡا
لَہُمۡ عِزًّا ﴿۸۱﴾ ۙ کَلَّا ؕ سَیَکۡفُرُوۡنَ بِعِبَادَتِہِمۡ وَیَکُوۡنُوۡنَ عَلَیۡہِمۡ ضِدًّا ﴿۸۲﴾ ع
اَلَمۡ تَرَ اَنَّاۤ اَرۡسَلۡنَا الشَّیٰطِیۡنَ عَلَی الۡکٰفِرِیۡنَ تَؤُزُّہُمۡ اَزًّا ﴿۸۳﴾ ۙ فَلَا
تَعۡجَلۡ عَلَیۡہِمۡ ؕ اِنَّمَا نَعُدُّ لَہُمۡ عَدًّا ﴿۸۴﴾ ۚ یَوۡمَ نَحۡشُرُ الۡمُتَّقِیۡنَ اِلَی
الرَّحۡمٰنِ وَفۡدًا ﴿۸۵﴾ ۙ وَّنَسُوۡقُ الۡمُجۡرِمِیۡنَ اِلٰی جَہَنَّمَ وِرۡدًا ﴿۸۶﴾
لَا یَمۡلِکُوۡنَ الشَّفَاعَۃَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنۡدَ الرَّحۡمٰنِ عَہۡدًا ﴿۸۷﴾
وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحۡمٰنُ وَلَدًا ﴿۸۸﴾ ؕ لَقَدۡ جِئۡتُمۡ شَیۡئًا اِدًّا ﴿۸۹﴾ ۙ تَکَادُ
السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرۡنَ مِنۡہُ وَتَنۡشَقُّ الۡاَرۡضُ وَتَخِرُّ الۡجِبَالُ ہَدًّا ﴿۹۰﴾ ۙ

جب سنائی جاتی ہیں واضح ہماری آیتیں — کہتے ہیں کافر مسلمانوں سے (اپنے زعم میں) ۔
دونوں فرقوں میں سے ہیں کس کے مکاں بہتر (کہو) ؟ — اور رونق رہتی ہے کس کی مجالس پر (کہو) ؟ ؛
اِن سے پہلے ہم نے کیں قومیں کئی زیر و زبر — جو نمود اور ساز و ساماں میں تھیں اِن سے خوب تر ؛
(اے پیمبر) اِن سے کہدو ، گمرہی میں جو پڑا — ڈھیل ہی دیتا چلا جاتا ہے اُس کو کبریا ،
دیکھ لیں گے وہ یہاں تک کہ (معاً) اُس چیز کو — جس کا اِن سے وعدہ ہم ہیں کر چکے (معلوم ہو)
(یعنی) آفت یا قیامت (جب بپا ہو جائے گی) — پھر انہیں معلوم ہو گا ، پھر یہ سمجھیں گے (شقی)

تھا مکاں کس کا بُرا ، کمزور کس کی فوج تھی ؟ ؛

اور ، ہیں جو لوگ راہِ راست پر ، (رہ آشنا) — اور بھی اُن کی ہدایت کو بڑھاتا ہے خدا ،
(اے پیمبر) باقی رہنے والی ہیں جو نیکیاں[1] — اَجر اور انجام میں بہتر ہیں خالق کے یہاں ؛
(اے پیمبر) تم نے اُس (نادان) کو دیکھا ہے کیا؟ — جو ہماری آیتوں سے (جان کر) منکر ہوا
اور کہتا ہے (قیامت میں بھی) دولت پاؤں گا — اور (وہاں) اولاد بھی (مجھ کو ملے گی دیکھنا) ؛
کیا خبر اِس (بے خبر) کو ہو گئی ہے غیب کی ؟ — لے لیا ہے عہد یا اللہ سے اُس نے (کوئی) ؟ ؛
(کچھ نہیں) ہرگز نہیں ، جو کچھ بھی ہے یہ بَک رہا — ہم نے وہ سب لکھ لیا ہے ، حق میں اِسکے (برملا)
ہم بڑھاتے جائیں گے اِس کا عذاب (اِسکی سزا) — یہ جو کچھ کہتا ہے وارث اُسکے ہم ہوں گے (بجا)

اور یہ (منکر) ہمارے پاس اکیلا آئے گا[2] ؛

بس کہ لوگوں نے بنا رکھا ہے خالق کے سوا — اَوروں کو معبود ، تا کہ ہوں ممد (روزِ جزا) ؛
ایسا ہرگز ہو نہیں سکتا ، (یہ اِن کے دیوتا) — کردیں گے انکار خود اُن کی عبادت کا (کھُلا)

اور اُلٹے اِن کے ہو جائیں گے دشمن (دیکھنا) ؛

(اے پیمبر) کیا نہ کی اِس بات پر تم نے نظر ؟ — ہم نے شیطاں چھوڑ رکھے ہیں (انہیں) کُفّار پر

اور وہ اکساتے رہتے ہیں انہیں (شام و سحر) ؛

تم کرو عُجلت نہ اِن پر (قہر کی اب زینہار) — کرتے ہیں اِن کے لئے خود ہی (دنوں کا) ہم شمار ؛
جبکہ ہم پرہیزگاروں کو کریں گے میہماں ؛ — اور گنہگاروں کو پیاسا جانبِ دوزخ رواں ؛
کچھ بھی لوگوں کو سفارش کا نہ ہو گا اختیار — ہاں خدا سے لے لیا ہے جس نے کچھ قول و قرار ؛
بعض کہتے ہیں کہ رکھتا ہے خدا اولاد (بھی) ؛ — اِن سے کہدو ، لائے ہو یہ بات تم گھڑ کر بُری ؛
کیا عجب اِس سے زمیں شق ہو ، فلک بھی پھٹ پڑیں — اور ریزہ ریزہ یہ کوہ (و جبل) ہو کر گریں ؛

---

[1] یعنی وہ نیکیاں جن سے لوگوں کو دیر تک نفع پہنچے جیسے پُل ، مسجد ، کنواں اور مسافر خانے وغیرہ بنوانا ۔

[2] حضرت خبّاب صحابی لوہار تھے ۔ عاص بن وائل ایک منکرِ اسلام نے اُن سے تلوار بنوائی مگر اُجرت ادا نہ کی ۔ تقاضہ کیا تو کہنے لگا جب تک تم اسلام سے دست بردار نہ ہو جاؤ گے میں نہیں اجرت نہیں دوں گا ۔ صحابی نے کہا کہ میں اسلام ہرگز نہیں چھوڑ سکتا ۔ اگر تو مر کر پھر زندہ ہو تو بھی میں ایسا نہیں کروں گا ۔ عاص نے کہا کہ مر کر جیوں گا تو دوسری دنیا میں بھی مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق دنیاوی ساز و سامان ، مال و اولاد سب کچھ مجھے ملے گا ۔ اس وقت میں تمہارے دام چکا دوں گا ۔ اِس موقع پر یہ آیتیں عاص کی تردید میں نازل ہوئیں ۔

اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ﴿٩١﴾ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ
وَلَدًا ﴿٩٢﴾ اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّاۤ اٰتِي الرَّحْمٰنِ
عَبْدًا ﴿٩٣﴾ لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ﴿٩٤﴾ وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ﴿٩٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ
لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿٩٦﴾ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ
الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ﴿٩٧﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ
هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿٩٨﴾

سُوْرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّخَمْسٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّثَمٰنُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

طٰهٰ ﴿١﴾ مَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰۤى ﴿٢﴾ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿٣﴾
تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ﴿٤﴾ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى
الْعَرْشِ اسْتَوٰى ﴿٥﴾ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا
بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ﴿٦﴾ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ
وَاَخْفٰى ﴿٧﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْاَسْمَاۤءُ الْحُسْنٰى ﴿٨﴾ وَهَلْ اَتٰىكَ
حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿٩﴾ اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّيْۤ اٰنَسْتُ
نَارًا لَّعَلِّيْۤ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ﴿١٠﴾ فَلَمَّاۤ
اَتٰىهَا نُوْدِيَ يٰمُوْسٰى ﴿١١﴾ اِنِّيْۤ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ
الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿١٢﴾ وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ﴿١٣﴾

اِس لئے کردے دیا اللہ کا بیٹا قرار ؛ ہے نہیں شایاں بنائے اپنا بیٹا کردگار ؛
اِس زمین و آسماں میں کوئی بھی ایسا نہیں جو نہ پہنچے بندہ بن کر (اپنے خالق کے قریں) ؛
اُنکو وہ گھیرے ہوئے ہے، اُسکو ہے اُن کا شمار ؛ ہوں گے تنہا حشر میں حاضر، (حضورِ کردگار) ؛
لائے جو ایمان بھی، اور کام بھی اچھے کیے (لوگوں کے دل میں) محبت دے گا وہ اُن کے لیئے ؛
ہے تمہاری ہی زباں میں سہل قرآں کو کیا تاکہ تم پرہیزگاروں کو دو مژدہ (خلد کا)
اور ڈراؤ اُن کو جھگڑالو جو ہیں (رکبر آشنا) ؛
اُمتیں کتنی ہم اِن سے پہلے غارت کر چکے، اب کسی کو اُن میں سے تم ہو کہیں بھی دیکھتے ؟
یا بھنک اُن کی کہیں سنتے ہو، (وہ سب مٹ گئے) ؛ نصف

(۲۰) سُورۂ طٰہٰ

(یہ سُورۃ مکۂ معظمہ میں نازل ہوئی، اس میں ۱۳۵ آیتیں اور آٹھ رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغاز (بیاں) جو نہایت رحم والا ہے، بڑا ہی مہرباں ؛
طٰہٰ ؛ اِس لئے تو تم پہ یہ قرآں نہیں نازل کیا کہ اٹھاؤ زحمت (اور محنت کرو بے انتہا) ؛
ہاں یہ قرآں اک نصیحت ہے مگر اُس کے لئے جس کو ہے خوفِ (خدا، ڈرتا ہے جو اللہ سے) ؛
اُس کا نازل کردہ ہے قرآن (لطف و فضل سے) یہ زمیں جس نے اور اونچے آسماں پیدا کیے ؛
ہاں وہی رحمٰن ہے جو عرش پر ہے جاگزیں ہے جو کچھ ارض و فلک میں، ہے اُسی کا (بالیقیں)
اور وہ بھی ہے جو کچھ ارض و فلک کے درمیاں اور وہ بھی جو ہے زیرِ کُرّۂ خاکی (نہاں) ؛
(اے مخاطب) بات چلّا کر کرے گر تو (تو کیا) وہ تو راز اور راز اندر راز بھی ہے جانتا ؛
ہے وہی اللہ، ہے معبود کون اُس کے سوا، جتنے اچھے نام ہیں، سب ہیں اُسی کے (برملا) ؛
یہ حکایت بھی بھلا، تم نے ہے موسیٰؑ کی سُنی ؛ جبکہ آئی دُور سے اُن کو نظر اک آگ (سی)
اپنے گھر والوں سے وہ کہنے لگے، ٹھہرو ذرا مجھ کو آتی ہے نظر اک آگ سی (نامِ خدا)
کیا عجب لے آؤں اک ٹکٹی تمہارے واسطے یا پتہ کچھ راہ کا معلوم ہو اُس آگ سے ؛
جب وہاں پہنچے، ندا آئی، کہ موسیٰؑ! (بیگماں) ہم تمہارے ربّ ہیں (پیروں سے) اتار دو جوتیاں
تم طویٰ کی پاک وادی میں ہو (نظّارہ کناں) ؛
(اپنا پیغمبر) تمہیں ہے منتخب ہم نے کیا حکم اب جو کچھ ہو، اُس کو غور سے سننا (ذرا) ؛

---

[1] بعض مُفسرین کا قول ہے کہ طٰہٰ میں ط سے مراد طالب اور ہ سے مراد ہادی ہے اور یہ تخاطب ہے جنابِ رسولِ کریم سے کہ اے طالبِ مولا اور اے ہادیٔ عالم ہم نے قرآن تم پر اس لئے نازل نہیں کیا۔ الخ

[2] جب جنابِ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ و تسلیم کی ریاضت و مشقت اور تبلیغی جدّ و جہد بہت زیادہ ہو گئی کہ آپ کے پاؤں سُوج جاتے تھے خلتے بہتے تھے اور آپ مقصودِ نبوّت کی تکمیل میں بہت زیادہ زحمتیں اٹھا رہے تھے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔

[3] مصر میں ایک مرتبہ حضرت موسیٰ کے ایک آدمی سے ایک قبطی سے لڑائی ہو گئی۔ حضرت موسیٰؑ نے حمایتاً قبطی کے ایک مُکا مارا اور وہ اتفاقاً مر گیا۔ حضرت موسیٰؑ ڈرے اور مصر سے مدین چلے گئے وہاں شعیبؑ نے انہیں بکریاں چرانے پر مامور کر لیا اور اپنی بیٹی سے ان کا نکاح کر دیا۔ دس برس کے بعد موسیٰؑ مدین سے پھر مصر کو لوٹے جاڑے کا موسم تھا۔ اندھیری رات تھی راستہ بھول گئے اور اُن کی بیوی کو دردِ زہ شروع ہو گیا۔ دُور سے ایک آگ نظر آئی جو آگ نہیں تھی بلکہ خدا کا نُور تھا۔

[4] طویٰ مصر اور مدین کے درمیان ایک وادی ہے۔

إِنَّنِيْٓ أَنَا اللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ﴿١٤﴾
إِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ أَكَادُ أُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا تَسْعٰى ﴿١٥﴾
فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ﴿١٦﴾
وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ﴿١٧﴾ قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ أَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا
وَأَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ أُخْرٰى ﴿١٨﴾ قَالَ
أَلْقِهَا يٰمُوْسٰى ﴿١٩﴾ فَأَلْقٰىهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ﴿٢٠﴾ قَالَ
خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْأُوْلٰى ﴿٢١﴾ وَاضْمُمْ يَدَكَ
إِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ اٰيَةً أُخْرٰى ﴿٢٢﴾ لِنُرِيَكَ
مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ﴿٢٣﴾ إِذْهَبْ إِلٰى فِرْعَوْنَ إِنَّهٗ طَغٰى ﴿٢٤﴾
قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ﴿٢٥﴾ وَيَسِّرْ لِيْٓ أَمْرِيْ ﴿٢٦﴾
وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ﴿٢٧﴾ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ﴿٢٨﴾ وَاجْعَلْ
لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ أَهْلِيْ ﴿٢٩﴾ هٰرُوْنَ أَخِي ﴿٣٠﴾ اشْدُدْ بِهٖٓ أَزْرِيْ ﴿٣١﴾
وَأَشْرِكْهُ فِيْٓ أَمْرِيْ ﴿٣٢﴾ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ﴿٣٣﴾ وَّنَذْكُرَكَ
كَثِيْرًا ﴿٣٤﴾ إِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ﴿٣٥﴾ قَالَ قَدْ أُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ
يٰمُوْسٰى ﴿٣٦﴾ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً أُخْرٰٓى ﴿٣٧﴾ إِذْ أَوْحَيْنَآ
إِلٰٓى أُمِّكَ مَا يُوْحٰٓى ﴿٣٨﴾ أَنِ اقْذِفِيْهِ فِي التَّابُوْتِ فَاقْذِفِيْهِ
فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَأْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّيْ
وَعَدُوٌّ لَّهٗ ۗ وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ ۚ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ ﴿٣٩﴾

مَیں ہی ہوں اللہ، میری ہی عبادت ہے رَوا — اور نہیں معبود کوئی دوسرا میرے سوا
یاد میں میری نماز اپنی کرو (دائم) ادا ؏
ہے قیامت آنے والی بالیقیں (و بے گماں) — چاہتا ہوں میں رکھوں لوگوں سے (وقت اُسکا) نہاں
تا کہ دوں بدلہ ہر اک کو اُس کی کوشش کا (وہاں) ؏
پس مُبادا، جو قیامت کا نہیں رکھتا یقیں — اور تابع نفس کی خواہش کا ہے جو (خویش بیں)
باز رکھے وہ تمہیں روزِ جزا کی فکر سے — اور تباہی تم پہ بھی آ جائے (دُکھ سہنا پڑے) ؏
ہے تمہارے داہنے اس ہاتھ میں، موسیٰؑ یہ کیا؟ ؏ — بولے لاٹھی ہے مری، اس پر سہارا ہے مرا
بکریوں کے واسطے اِس سے ہوں پتّے جھاڑتا — اور بھی کچھ فائدے لاٹھی سے ہیں، اِس کے سوا ؏
حکم آیا، موسیٰؑ، اِس کو پھینک دو، (تعمیل کی) ؏ — پھینکا تو فوراً وہ اک مارِ گریزاں بن گئی ؏
حکم آیا اب پکڑ لو اِس کو بے خوف و خطر — ہم ابھی لے آئیں گے پھر اِس کو پہلے حال پر ؏
بند کر کے ہاتھ اُسے رکھ لو بغل کے درمیاں — وہ بغیر عیب نکلے گا سفید اور (ضوفشاں)[1]
اور یہ (قدرت کا ہماری) دوسرا ہوگا نشاں ؏ لا — تا عظیم آثارِ قدرت بھی کریں تم پر عیاں ؏
جانبِ فرعون جاؤ، ہے وہ سرکش (بے گماں) ؏
کی دُعا موسیٰؑ نے، یاربّ کھول دے سینہ مرا — اور میرے کام کو میرے لئے آساں بنا
جو زباں میں ہے گرہ (لکنت کی) اُسکو کھول دے — تا کہ میری بات لوگوں کی سمجھ میں آ سکے ؏
اہل سے ہارون کو میرے، جو ہے بھائی مرا ؏ لا — کر دے نائب میرا، اور اُس سے مری ڈھارس بندھا ؏ لا
اور اُس کو کر شریکِ کار میرا (اے خدا) ؏ لا — تا کریں کثرت سے ذکرِ پاک ہم دونوں ترا ؏ لا
اور کریں کثرت سے تجھ کو یاد ہم (صبح و مسا) ؏ — تو ہمارے حال کو ہے خوب یاربّ دیکھتا ؏
حکم آیا، تم نے جو مانگا، تمہیں موسیٰؑ دیا ؏ — اور بھی اک بار ہم نے تم پہ تھا احساں کیا ؏ لا
حکم بھیجا جب تمہاری ماں کو ہم نے (برملا) — ذکر جس کا اب تمہیں آگے سنایا جائے گا ؏ لا
(حکم بھیجا) ڈال دے صندوق میں یہ (اپنا لال[3]) — اور پھر (بے خوف) اُس صندوق کو دریا میں ڈال
ڈال دے گا اُس کو دریا اک کنارے (کے پرے) — میرا اُس[4] کا ایک دشمن پھر اٹھا لے گا اُسے
مَیں نے تم پر اپنی (تنویرِ) محبّت ڈال دی، — تا تمہاری پرورش ہو، زیرِ نگرانی مری ؏

ع ۱۴

[1] یعنی یدِ بیضا
[2] حضرتِ موسیٰؑ کی زبان بچپن میں جل گئی تھی اس لئے صاف گفتگو نہ کر سکتے تھے۔
[3] یعنی موسیٰ علیہ السلام
[4] یعنی حضرت موسیٰؑ کا۔

إِذْ تَمْشِيٓ أُخْتُكَ فَتَقُولُ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ مَن يَكْفُلُهُۥ ۖ فَرَجَعْنَـٰكَ
إِلَىٰٓ أُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ۚ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنَـٰكَ
مِنَ ٱلْغَمِّ وَفَتَنَّـٰكَ فُتُونًا ۚ فَلَبِثْتَ سِنِينَ فِيٓ أَهْلِ مَدْيَنَ
ثُمَّ جِئْتَ عَلَىٰ قَدَرٍ يَـٰمُوسَىٰ ﴿٤٠﴾ وَٱصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي ﴿٤١﴾
ٱذْهَبْ أَنتَ وَأَخُوكَ بِـَٔايَـٰتِي وَلَا تَنِيَا فِي ذِكْرِي ﴿٤٢﴾ ٱذْهَبَآ
إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُۥ طَغَىٰ ﴿٤٣﴾ فَقُولَا لَهُۥ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهُۥ يَتَذَكَّرُ أَوْ
يَخْشَىٰ ﴿٤٤﴾ قَالَا رَبَّنَآ إِنَّنَا نَخَافُ أَن يَفْرُطَ عَلَيْنَآ أَوْ أَن يَطْغَىٰ ﴿٤٥﴾
قَالَ لَا تَخَافَآ ۖ إِنَّنِي مَعَكُمَآ أَسْمَعُ وَأَرَىٰ ﴿٤٦﴾ فَأْتِيَاهُ فَقُولَآ إِنَّا
رَسُولَا رَبِّكَ فَأَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيٓ إِسْرَٰٓءِيلَ ۙ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ۖ
قَدْ جِئْنَـٰكَ بِـَٔايَةٍ مِّن رَّبِّكَ ۖ وَٱلسَّلَـٰمُ عَلَىٰ مَنِ ٱتَّبَعَ ٱلْهُدَىٰ ﴿٤٧﴾
إِنَّا قَدْ أُوحِيَ إِلَيْنَآ أَنَّ ٱلْعَذَابَ عَلَىٰ مَن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ﴿٤٨﴾ قَالَ
فَمَن رَّبُّكُمَا يَـٰمُوسَىٰ ﴿٤٩﴾ قَالَ رَبُّنَا ٱلَّذِيٓ أَعْطَىٰ كُلَّ شَيْءٍ
خَلْقَهُۥ ثُمَّ هَدَىٰ ﴿٥٠﴾ قَالَ فَمَا بَالُ ٱلْقُرُونِ ٱلْأُولَىٰ ﴿٥١﴾ قَالَ
عِلْمُهَا عِندَ رَبِّي فِي كِتَـٰبٍ ۖ لَّا يَضِلُّ رَبِّي وَلَا يَنسَى ﴿٥٢﴾ ٱلَّذِي
جَعَلَ لَكُمُ ٱلْأَرْضَ مَهْدًا وَسَلَكَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا وَأَنزَلَ مِنَ
ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَأَخْرَجْنَا بِهِۦٓ أَزْوَٰجًا مِّن نَّبَاتٍ شَتَّىٰ ﴿٥٣﴾ كُلُوا وَٱرْعَوْا
أَنْعَـٰمَكُمْ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَـَٔايَـٰتٍ لِّأُولِي ٱلنُّهَىٰ ﴿٥٤﴾ مِنْهَا خَلَقْنَـٰكُمْ
وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ ﴿٥٥﴾

جب تمہاری (اک) بہن نے گھر کے لوگوں سے کہا جو اِسے پالے وہ دایہ میں بتا دوں تم کو کیا ؟
(اس طرح) پہنچا یا تم کو اپنی ماں کی گود میں تا نہ ہوں غمگین آنکھیں اُنکی (بھی) ٹھنڈی رہیں،
مار ڈالا تم نے پھر اک شخص کو جب جان سے دی نجات اُس غم سے تم کو ہم نے (اور تم بچ گئے)
اور تمہاری ہر طرح سے آزمائش ہم نے کی پھر کئی سال اہلِ مدین میں رہے (راضی خوشی)
پھر یہاں تم آئے اے موسیٰؑ، مقدّر تھا یہی ؛

ہم نے تم کو چُن لیا ہے خاص اپنے واسطے ؛ جاؤ ہمرہ بھائی کے لے کر ہمارے معجزے
اور ہماری یاد میں سستی نہ کرنا (بھول کے) ؛

جاؤ تم فرعون کی جانب، وہ سرکش ہے بڑا ؛ اُس سے نرمی سے کرو باتیں، (یہ ہے تم کو روا)
تا وہ سوچے اور سمجھے یا ڈرے ہم سے (ذرا) ؛

بولے (موسیٰؑ) اے ہمارے رب ہمیں ہے ڈر یہی جوش میں آجائے یا ہم پر کرے وہ زیادتی ؛
حکم آیا، میں تمہارے ساتھ ہوں، ڈرنا نہیں دیکھتا ہوں اور سُنتا ہوں (سبھی کچھ بالیقیں) ؛
جاؤ اُس کے پاس، ہم پیغمبرِ رب ہیں، کہو بھیج دے ہمرہ ہمارے آلِ اسرائیل کو
اور اُنہیں ایذا نہ دے، ہم دونوں تیرے سامنے تیرے رب کے پاس سے آئے ہیں لے کر معجزے
جو ہو پیرو سیدھے رستے کا، ہے امن اُسکے لئے ؛

(پہنچے اُسکے پاس، اور موسیٰؑ نے پھر اُس سے کہا) وحی یہ نازل ہوئی ہے ہم پہ، قہرِ کبریا
اُس پہ ہوگا اُس سے جو پھر جائے گا، جھٹلائے گا ؛

بولا (یوں فرعون) موسیٰؑ رب تمہارا کون ہے؟ بولے (موسیٰؑ) وہ، کہ جس نے خلق کی ہر ایک شے
اک مناسب شکل پر، اور پھر ہدایت اُسکو دی ؛ پوچھا، اگلے لوگوں کا کیا حال ہوگا ؟ (واقعی) ؛
بولے (موسیٰؑ) عِلم اِن باتوں کا ہے لکھا ہوا (لوحِ محفوظ) اک کتابِ (خاص) میں نزدِ خدا،
اور رب میرا بھٹکتا ہے نہ ہے (کچھ) بھُولتا ؛

کردیا فرشِ زمیں اُس نے تمہارے واسطے پھر زمیں میں اُس نے چلنے کو نکالے راستے
آسماں سے پانی برسایا (اور اُس کا ہے بیاں) پھر نکالیں ہم نے اُس سے ہر طرح کی بوٹیاں ؛
کھاؤ اور چَرِہ پایوں کو اپنے چراؤ (شوق سے)، اِس میں ہیں آثارِ قدرت عقل والوں کے لئے ؛
اِس زمیں سے ہم نے تم کو ہے بنایا (ایکبار) اور اسی میں پھر تمہیں پہنچائیں گے (انجامِ کار)
اور اسی سے پھر نکالیں گے تمہیں (روزِ شمار) ؛

۱؎ مدین بحرِ احمر کے ساحل پر واقع ہے اس کا بانی حضرت ابراہیمؑ کی زوجۂ ثالث قطورہ کا لڑکا مدین تھا۔ یہ ملک حضرت داؤدؑ کے عہد میں تباہ ہو گیا۔

۲؎ فرعون نے ازراہِ نجوم معلوم کیا تھا کہ اس کی سلطنت میں ایک لڑکا پیدا ہونے والا ہے جو اس کی سلطنت پر غالب آ کر حکومتِ الٰہیہ قائم کرے گا۔ فرعون نے حکم دے دیا کہ آج سے جتنے لڑکے بنی اسرائیل کے یہاں پیدا ہوں سب قتل کر دیئے جائیں۔ اسی زمانے میں حضرت موسیٰؑ پیدا ہوئے ان کی والدہ ماجدہ نے احکامِ الٰہی کے مطابق انہیں ایک صندوق میں رکھ کر دریائے نیل میں بہا دیا۔ دریائے نیل کی ایک نہر فرعون کے محل میں بھی جاتی تھی۔ وہ صندوق بہتا ہوا اس نہر میں پہنچا اور حضرت موسیٰؑ کو زوجۂ فرعون نے نکال لیا اور ان کی بہن نے دایہ گری کے لئے حضرت موسیٰؑ کی والدہ کو تجویز کیا۔ آخر موسیٰؑ جب بڑے ہوئے تو ایک قبطی کے قتل پر وہاں سے انہیں جانا پڑا۔ راستہ جانتے نہ تھے زادِ راہ پاس نہ تھا آخر کار مدین کی بستی کے باہر ٹھہرے وہاں کچھ لوگ ایک چشمے پر پانی بھر رہے تھے حضرت شعیبؑ کی بیٹیاں بھی اپنی بکریوں کو پانی پلانے وہاں آئیں اور موسیٰؑ کو شعیبؑ کے پاس لے گئیں۔ مدین میں آپ بکریاں چراتے رہے اور حضرت شعیبؑ کی ایک بیٹی سے بطورِ اُجرت مقرر کر لیا۔

وَلَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى ﴿٥٦﴾ قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا
مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى ﴿٥٧﴾ فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا
وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَآ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿٥٨﴾ قَالَ مَوْعِدُكُمْ
يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿٥٩﴾ فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ
ثُمَّ اَتٰى ﴿٦٠﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ
بِعَذَابٍ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ﴿٦١﴾ فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ﴿٦٢﴾
قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا
وَيَذْهَبَا بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ﴿٦٣﴾ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا وَقَدْ اَفْلَحَ
الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ﴿٦٤﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ
مَنْ اَلْقٰى ﴿٦٥﴾ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ
سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ﴿٦٦﴾ فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ﴿٦٧﴾ قُلْنَا لَا
تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ﴿٦٨﴾ وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا اِنَّمَا صَنَعُوْا
كَيْدُ سٰحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى ﴿٦٩﴾ فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا
اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ﴿٧٠﴾ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ
اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ
مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ اَشَدُّ
عَذَابًا وَّاَبْقٰى ﴿٧١﴾ قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالَّذِيْ
فَطَرَنَا فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٧٢﴾

(اُس کو) دکھائے سب نشاں (فرعون) کو اپنے (تو کیا) — وہ تو جُھٹلاتا رہا۔ انکار ہی کرتا رہا ❁
بولا (پھر فرعون موسیٰؑ سے) کہ تم آئے ہو کیا — تا نکالو ہم کو اپنے ملک سے (کردو فنا)
زور سے جادو کے اے موسیٰؑ ؟ (بتاؤ تو ذرا) ❁
سحر ایسا ہم بھی لائیں گے تمہارے سامنے — اک مقرّر وقت فی مابین ہونا چاہیئے
ہم کو اور تم کو نہ ہو اُس میں کوئی پھر اختلاف — اِک کھُلے میدان میں (ہو آزمائش صاف صاف) ❁
بولے (موسیٰؑ خیر) وعدہ جشنؑ کے دن کا رہا — اور یہ کہ دن چڑھے سب ہوں اکٹھے ایک جا ❁
(سُن کے یہ) فرعون (اپنے قصر کو) واپس ہوا — جمع کرکے داؤ سارے، پھر (مقابل) آگیا ❁
موسیٰؑ نے (اتمامِ حجت کے لئے) اُن سے کہا، — تم خدا پر بولتے ہو جھوٹ، لعنت بر شما،
ہے مجھے یہ خوف اے لوگو، کہیں ایسا نہ ہو — وہ عذاب (و قہر) سے غارت کرے تم لوگوں کو،
جس نے باندھا جھوٹ (ربّ پر) وہ ہوا غارت (سنو) ❁
اِس پہ وہ آپس میں جھگڑے، مشورے چھُپ کر کیے ❁ — بولے یہ ساحر ہیں دونوں، اور یہی ہیں چاہتے
دیں بزورِ سحر ملکِ (مصر) سے تم کو نکال — اور تمہارے دینِ اشرف کو مٹادیں (بدسگال) ❁
پوری تدبیریں کرو، آجاؤ پھر صَف باندھ کر — لے گیا بازی وہی بس، ہوگیا جو آج دَر ❁
بولے (ساحر) یا تو موسیٰؑ اپنا جادو ڈال دو — یا ہم (اپنا جادُو) پہلے ڈالدیں (جیسا کہو) ❁
بولے (پھر موسیٰؑ) نہیں، تم ڈالو (سحر اپنا یہاں) — بعد ازاں اُن (ساحروں) کی رسّیاں اور لاٹھیاں۔
آئیں یوں تخیل میں موسیٰؑ کی (جیسے واقعی) — (سانپ بن کر) اُنکے (زورِ) سحر سے ہیں دوڑتی ❁
دل ہی دل میں اپنے موسیٰؑ (دیکھ کر اُنکو) ڈرے ❁ — ہم نے فرمایا تمہیں (موسیٰؑ) نہ ڈرنا چاہیئے
شک نہیں اس میں (بالآخر) تم ہی غالب آؤ گے ❁
ہے جو دہنے ہاتھ میں (لاٹھی) اُسے تم ڈال دو — تا نگل جائے وہ اِن (جادوگروں) کے ڈھونگ کو،
ڈھونگ اِن کا (صرف) ہے اِک حیلۂ جادوگری، — جائے جادُوگر جہاں، ہے نامرادِ (زندگی) ❁
(الغرض موسیٰؑ کی لاٹھی بن گئی اک اژدہا) — (سحر کے مصنوعی سانپوں کو یہ اژدہا کھا گیا)
گر پڑے سجدے میں ساحر اور یوں کہنے لگے — لائے ہم ایمان خدا پر موسیٰؑ و ہارونؑ کے ❁
بولا (پھر فرعون) میرے حکم سے پہلے ہی کیا — لائے تم ایمان موسیٰؑ پر ؟ (مناسب یہ نہ تھا)
ہو نہ ہو تم سے بھی (شاید) وہ فسونگر ہے بڑا — جس نے تم کو سحر کی تعلیم دی ہے (برملا)۔
اک طرف کا پاؤں اور ہاتھ اک طرف کا (دیکھنا) — میں تمہارے (جسم سے لے بُز دلو) کٹواؤں گا
اور کھجوروں کے تنوں پر دونگا پھر سُولی چڑھا — تا تمہیں معلوم ہو ہم دونوں میں کس کی سزا۔

ا؎ انہیں دنوں مصر میں فرعونِ وقت کی سالگرہ کا جشن ہونے والا تھا حضرت موسیٰؑ نے یہ دن اس لئے مقرر کیا تاکہ مصر کی تمام خلقِ خدا اس مقابلے کا مشاہدہ کرسکے انہیں خدا کے وعدے کے بعد اپنی کامیابی پر پورا یقین تھا۔

إِنَّآ ءَامَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطَٰيَٰنَا وَمَآ أَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ ٱلسِّحْرِ ۗ وَٱللَّهُ خَيْرٌ
وَأَبْقَىٰٓ ﴿٧٣﴾ إِنَّهُۥ مَن يَأْتِ رَبَّهُۥ مُجْرِمًا فَإِنَّ لَهُۥ جَهَنَّمَ لَا يَمُوتُ فِيهَا
وَلَا يَحْيَىٰ ﴿٧٤﴾ وَمَن يَأْتِهِۦ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ ٱلصَّٰلِحَٰتِ فَأُو۟لَٰٓئِكَ لَهُمُ
ٱلدَّرَجَٰتُ ٱلْعُلَىٰ ﴿٧٥﴾ جَنَّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ
فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَآءُ مَن تَزَكَّىٰ ﴿٧٦﴾ وَلَقَدْ أَوْحَيْنَآ إِلَىٰ مُوسَىٰٓ أَنْ
أَسْرِ بِعِبَادِى فَٱضْرِبْ لَهُمْ طَرِيقًا فِى ٱلْبَحْرِ يَبَسًا لَّا تَخَٰفُ دَرَكًا
وَلَا تَخْشَىٰ ﴿٧٧﴾ فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُودِهِۦ فَغَشِيَهُم مِّنَ ٱلْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ﴿٧٨﴾
وَأَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهُۥ وَمَا هَدَىٰ ﴿٧٩﴾ يَٰبَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ قَدْ أَنجَيْنَٰكُم
مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوَٰعَدْنَٰكُمْ جَانِبَ ٱلطُّورِ ٱلْأَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ ٱلْمَنَّ
وَٱلسَّلْوَىٰ ﴿٨٠﴾ كُلُوا۟ مِن طَيِّبَٰتِ مَا رَزَقْنَٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا۟ فِيهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ
غَضَبِى ۖ وَمَن يَحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِى فَقَدْ هَوَىٰ ﴿٨١﴾ وَإِنِّى لَغَفَّارٌ لِّمَن
تَابَ وَءَامَنَ وَعَمِلَ صَٰلِحًا ثُمَّ ٱهْتَدَىٰ ﴿٨٢﴾ وَمَآ أَعْجَلَكَ عَن قَوْمِكَ
يَٰمُوسَىٰ ﴿٨٣﴾ قَالَ هُمْ أُو۟لَآءِ عَلَىٰٓ أَثَرِى وَعَجِلْتُ إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضَىٰ ﴿٨٤﴾
قَالَ فَإِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنۢ بَعْدِكَ وَأَضَلَّهُمُ ٱلسَّامِرِىُّ ﴿٨٥﴾ فَرَجَعَ
مُوسَىٰٓ إِلَىٰ قَوْمِهِۦ غَضْبَٰنَ أَسِفًا ۚ قَالَ يَٰقَوْمِ أَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا
حَسَنًا ۚ أَفَطَالَ عَلَيْكُمُ ٱلْعَهْدُ أَمْ أَرَدتُّمْ أَن يَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّن
رَّبِّكُمْ فَأَخْلَفْتُم مَّوْعِدِى ﴿٨٦﴾ قَالُوا۟ مَآ أَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلَٰكِنَّا
حُمِّلْنَآ أَوْزَارًا مِّن زِينَةِ ٱلْقَوْمِ فَقَذَفْنَٰهَا فَكَذَٰلِكَ أَلْقَى ٱلسَّامِرِىُّ ﴿٨٧﴾

لا چکے ایمان ہم اپنے خدا پر (صاف صاف) تا کہ وہ کر دے ہمارے (اُن) گُناہوں کو معاف
جو بہ ذیلِ سحر جبراً ہم سے کروائے گئے، ہے خدا ہی جاوداں، بہتر (ہر اک مخلوق سے) ۞
بالیقیں جو ہو کے مجرم، آیا پاس اللہ کے تو جہنّم، بے حیات و مَوت ہے اُس کے لئے ۞
اور جو با ایمان آیا، کام جس کے نیک تھے تو ہیں پھر درجے بڑے، ایسے ہی لوگوں کے لئے ۞
(یعنی) ایسے باغ، جن کے نیچے ہیں نہریں رواں جن میں وہ (آرام و راحت سے) رہیں گے جاوداں

یہ صلہ اُس کا ہے جو ہے (معصیت سے) پاک (ہاں) ۞

وحی بھیجی ہم نے پھر موسیٰؑ کو (اپنے فضل سے) نکلو راتوں رات لے کر ساتھ بندوں کو مرے
اور پھر دریا میں (موسیٰؑ مار کر اپنا عصا) خشک اِک اُن کے (نکلنے کو) بنا دو راستا
تا کہ (رہو سب پار) ہو اُن کو تعاقب کا نہ ڈر اور نہ اپنے ڈوب جانے کا (ہو کچھ خوف و خطر) ۞
اپنی فوجیں لے کے پھر فرعون جب پیچھے پڑا جیسا ریلا آنا تھا دریا کا اُن پہ، آ گیا ۞
قوم کو فرعون نے گمراہ اپنی کر دیا، کچھ نہ سمجھایا نہ کچھ سیدھا دکھایا راستا ۞
ہم نے اے اولادِ اسرائیل دشمن سے نجات تم کو دی، اور پھر کیا وعدہ (ازروئے التفات)

داہنی جانب کا کوہِ طور کی ــ (سچ ہے یہ بات؟) ۞

اور اُتارا تم پہ ہم نے منّ و سلویٰ (بے شمار) (اور کہا) جو ستھری چیزیں ہیں وہ کھاؤ (بار بار)
اور تم اُس میں نہ کرنا زیادتی (سُن لو ذرا) ورنہ ٹوٹے گا ہمارا قہر تم پر (برملا)،

اور ہمارا قہر ٹوٹا جس پہ، (دوزخ میں) گرا ۞

اور جو ایمان لائے ہم پہ، توبہ (بھی) کرے ہوں عمل بھی نیک، راہِ راست پر قائم رہے

بخشنے والے ہیں ہم اُس کے (گناہوں کے) بڑے ۞

(طور پر موسیٰؑ جو پہنچے پہلے اپنی قوم سے) (ہم نے پوچھا) قوم سے تم کیسے آگے آ گئے؟
بولے (موسیٰؑ) وہ ہیں یا رب میرے پیچھے آ رہے میں نے جلدی کی تری جانب کہ خوش کر دوں تجھے ۞
بولے ہم، ہم نے تمہاری قوم کو بہکا دیا ــ سامری نے ہے تمہارے بعد اُسے بہکا دیا ۞
لوٹے موسیٰؑ قوم میں افسوس مند و خشمگیں اور کہا اے قوم، کیا رب نے تمہیں فرمایا نہیں؟

اچھا وعدہ، (خوشگوار اک عہد، قولِ بہترین)؟

کیا مرے وعدے کے دن لمبے تم پہ لمبے ہو گئے؟ یا یہ چاہا تم پہ نازل ہوں غضب اللہ کے

کیا جو وعدہ مجھ سے تھا، توڑا وہ تم نے اس لئے؟ ۞

لوگ بولے اختیاری تھا نہ وعدہ توڑنا، (قبطیوں کی) قوم کے زیور کا ہم پر بوجھ تھا

(سامری کے کہنے سے) پھینکا وہ زیور (آگ میں)
ڈالا زیور سامری نے بھی (مقرر آگ میں)

لغات

۱ یعنی پھر وہ دوزخ میں نہ جی سکتا ہے نہ مر سکتا ہے۔ بس سسک سکتا ہے
۲ یعنی بنی اسرائیل کو۔
۳ حضرت موسیٰؑ کو خدا نے حکم دیا تھا کہ وہ اپنی قوم کے ستّر منتخب آدمی لے کر کوہِ طور کی داہنی طرف آ جائیں وہاں تم پر توریت نازل ہو گی۔

ع ۳ / ۲۲ / ۱۲

رجوع الی الرکوع
۴ تفصیل کے لئے پہلے پارے کا چھٹا رکوع دیکھئے۔
۵ یعنی ذخیرہ اندوزی وغیرہ
۶ سامری کا نام بعض مفسرین نے حور اور بعض نے موسیٰ بن ظفر لکھا ہے
۷ یعنی توریت دینے کا وعدہ۔

فَاَخۡرَجَ لَهُمۡ عِجۡلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوۡا هٰذَاۤ اِلٰهُكُمۡ وَاِلٰهُ مُوۡسٰى فَنَسِىَ ﴿٨٨﴾
اَفَلَا يَرَوۡنَ اَلَّا يَرۡجِعُ اِلَيۡهِمۡ قَوۡلًا ۙ وَّلَا يَمۡلِكُ لَهُمۡ ضَرًّا وَّلَا نَفۡعًا ﴿٨٩﴾ وَلَقَدۡ
قَالَ لَهُمۡ هٰرُوۡنُ مِنۡ قَبۡلُ يٰقَوۡمِ اِنَّمَا فُتِنۡتُمۡ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحۡمٰنُ
فَاتَّبِعُوۡنِىۡ وَاَطِيۡعُوۡۤا اَمۡرِىۡ ﴿٩٠﴾ قَالُوۡا لَنۡ نَّبۡرَحَ عَلَيۡهِ عٰكِفِيۡنَ حَتّٰى
يَرۡجِعَ اِلَيۡنَا مُوۡسٰى ﴿٩١﴾ قَالَ يٰهٰرُوۡنُ مَا مَنَعَكَ اِذۡ رَاَيۡتَهُمۡ ضَلُّوۡۤا ۙ ﴿٩٢﴾ اَلَّا
تَتَّبِعَنِ ؕ اَفَعَصَيۡتَ اَمۡرِىۡ ﴿٩٣﴾ قَالَ يَبۡنَؤُمَّ لَا تَاۡخُذۡ بِلِحۡيَتِىۡ وَلَا بِرَاۡسِىۡ ۚ
اِنِّىۡ خَشِيۡتُ اَنۡ تَقُوۡلَ فَرَّقۡتَ بَيۡنَ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ وَلَمۡ تَرۡقُبۡ قَوۡلِىۡ ﴿٩٤﴾
قَالَ فَمَا خَطۡبُكَ يٰسَامِرِىُّ ﴿٩٥﴾ قَالَ بَصُرۡتُ بِمَا لَمۡ يَبۡصُرُوۡا بِهٖ فَقَبَضۡتُ
قَبۡضَةً مِّنۡ اَثَرِ الرَّسُوۡلِ فَنَبَذۡتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتۡ لِىۡ نَفۡسِىۡ ﴿٩٦﴾
قَالَ فَاذۡهَبۡ فَاِنَّ لَكَ فِى الۡحَيٰوةِ اَنۡ تَقُوۡلَ لَا مِسَاسَ ۖ وَاِنَّ
لَكَ مَوۡعِدًا لَّنۡ تُخۡلَفَهٗ ۚ وَانۡظُرۡ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِىۡ ظَلۡتَ عَلَيۡهِ عَاكِفًا ؕ
لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنۡسِفَنَّهٗ فِى الۡيَمِّ نَسۡفًا ﴿٩٧﴾ اِنَّمَاۤ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِىۡ لَاۤ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ ؕ وَسِعَ كُلَّ شَىۡءٍ عِلۡمًا ﴿٩٨﴾ كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيۡكَ مِنۡ اَنۡۢبَآءِ مَا
قَدۡ سَبَقَ ۚ وَقَدۡ اٰتَيۡنٰكَ مِنۡ لَّدُنَّا ذِكۡرًا ۖۚ ﴿٩٩﴾ مَنۡ اَعۡرَضَ عَنۡهُ
فَاِنَّهٗ يَحۡمِلُ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ وِزۡرًا ۙ ﴿١٠٠﴾ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهِ ؕ وَسَآءَ لَهُمۡ يَوۡمَ
الۡقِيٰمَةِ حِمۡلًا ۙ ﴿١٠١﴾ يَّوۡمَ يُنۡفَخُ فِى الصُّوۡرِ وَنَحۡشُرُ الۡمُجۡرِمِيۡنَ يَوۡمَئِذٍ
زُرۡقًا ۖۚ ﴿١٠٢﴾ يَّتَخَافَتُوۡنَ بَيۡنَهُمۡ اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ اِلَّا عَشۡرًا ﴿١٠٣﴾ نَحۡنُ اَعۡلَمُ
بِمَا يَقُوۡلُوۡنَ اِذۡ يَقُوۡلُ اَمۡثَلُهُمۡ طَرِيۡقَةً اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ اِلَّا يَوۡمًا ﴿١٠٤﴾

ایک بچھڑا پھر بنایا اُس نے لوگوں کے لئے ایک دھڑ، بچھڑے کی آواز آرہی تھی جس میں سے

(بعض) لوگوں نے کہا، یہ ہی تمہارا ہے خدا بھول موسیٰؑ سے ہوئی، موسیٰؑ کا بھی ربّ یہی تھا ؎

دیکھتے تھے کیا نہ اتنا بھی یہ (مردانِ ریا) ؟ وہ جواب اِنکو نہ دیتا تھا کسی بھی بات کا

اور نہ اِن کے نفع یا نقصان کا مختار تھا ؎

پہلے ہی ہارونؑ اِن سے کہہ چکے تھے، بھائیو! اِس ذریعے سے تمہاری آزمائش ہے (سنو)

ہے تمہارا ربّ تو (اے لوگو فقط) رحمٰن ہی میرے کہنے پر چلو، اور مانو میری بات بھی ؎

لوگ بولے لَوٹ کر جب تک نہ موسیٰؑ آئینگے جم کے بیٹھیں گے یہیں، اِس کی پرستش کے لئے ؎

(آئے) موسیٰؑ اور یہ ہارونؑ سے کہنے لگے، جبکہ اے ہارونؑ، یہ گمراہ سب تھے ہوگئے ؎

پَیروی سے میری کس نے تم کو روکا تھا (کہو) تم نے کیوں رَد کر دیا (دانستہ) میرے حکم کو ؎

بولے ہارونؑ اے مرے ماں جائے یوں پکڑو نہیں میری داڑھی اور سَر کے بال؛ میں تو (بالیقیں)

ڈر گیا اِس بات سے، تم یہ (نہ) کہدو (لوَٹ کر) پھوٹ اسرائیلیوں میں ڈالدی کیوں (بے خبر) ؟

اور نہ رکھی یاد میری بات[1] (مجھ کو تھا یہ ڈر) ؎

پوچھا (پھر موسیٰؑ نے) ہے کیا حال تیرا سامری؟ ؎ بولا مجھ کو چیز اک ایسی نظر آنے لگی،

جو نہ دیکھی تھی کسی نے۔ (تھا نہ کوئی رازدار) (یعنی دیکھا میں نے ہیں جبریلؑ گھوڑی پر سوار)

پاؤں کے نیچے سے میں نے اس فرشتے کے (یونہی) ڈالدی بچھڑے کے اندر ایک مٹھی خاک کی

میرے دل نے مشورت ایسی ہی کچھ تھی مجھ کو دی ؎

بولے موسیٰؑ دُور ہو، تیرے لئے ہے یہ سزا کہتا پھرتا زندگی "مجھ کو نہ چھُونا" (دیکھنا)[3]

ایک وعدہ[4] اور ہے، تجھ پہ سے جو ٹلنا نہیں، دیکھ اس معبود کو اپنے تُو جس پر (اے لعیں)

سارے سارے دن مجاور بن کے تھا بیٹھا رہا ہم جلا دیں گے اسے، پھر دیں گے دریا میں بہا ؎

بس تمہارا اک وہی معبود ہے جس کے سوا دوسرا معبود کوئی بھی نہیں (سوچو ذرا)

عِلم اُس کا ہے تمام اشیاء پہ حاوی (برملا) ؎

(اے پیمبر) اس طرح (اکثر) گزشتہ واقعات ہم سناتے ہیں تمہیں (سچّی ہے یہ ہر ایک بات)،

اور ہم نے تم پہ نازل کی کتاب (پُرصفات) ؎

اُس سے منہ پھیرے گا جو کوئی، تو وہ روزِ شمار (اپنے سر پر اپنے بداعمال کا) لادے گا بار ؎

اور رہیں گے پھر اسی اک حال میں وہ دائما، ہے بُرا وہ بار اٹھائیں گے جسے روزِ جزا ؎

(یہ وہی دن ہے کہ) جسدن صُور پھونکا جائے گا ہم اٹھائیں گے گنہگاروں کو اُس دن (دیکھنا)

چپکے چپکے یوں وہ آپس میں کہیں گے (برملا) اُنکی آنکھیں نیلی نیلی ہوں گی (بے نور وضیا) ؎

---

[1] یعنی معمل کر طور کی جانب چلے گئے۔ واقعہ یہ ہے کہ جس رات موسیٰؑ بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر مصر سے نکلے اسی رات کو بنی اسرائیل نے ایک شادی میں شرکت کے بہانے سے قبطیوں کا کچھ زیور مانگ لیا تھا تاکہ لوگوں کو ان کے جانے سے بدگمانی اور شبہ نہ ہو۔

جب حضرت موسیٰؑ توریت لینے کے لئے طُور پر گئے تو وہاں اتفاق سے تیس دن کی بجائے چالیس دن لگ گئے۔ سامری نے لوگوں کو بہکایا کہ موسیٰؑ کو خدا نے قید کر لیا ہے یہ زیورات منحوس ہیں انہیں آگ میں ڈال دو۔ لوگوں نے اپنے پاس سے تمام زیورات آگ میں ڈال دیئے۔ سامری نے بھی ایسا ہی کیا۔ جب یہ تمام زیورات پگھل گئے تو سامری نے ایک بت بچھڑے کی شکل کا ڈھال لیا پھر اس پر جبریلؑ کی خاکِ پا ڈال دی تو وہ بچھڑا گائے کی طرح بولنے لگا اور لوگ اس کی پرستش میں مصروف ہو گئے۔

[2] حضرت موسیٰؑ جب طُور پر گئے تھے تو ہارونؑ سے کہہ گئے تھے کہ دیکھو بنی اسرائیل میں جھگڑے اور اختلاف پیدا نہ ہوں اس لئے انہوں نے بچھڑا اپھندالیا کا مقابلہ نہیں کیا صرف زبان سے سمجھاتے رہے۔

[3] سامری تمام عمر لوگوں سے یہی کہتا رہا کہ مجھے چھُو نہ لینا کیونکہ جو کوئی اسے چھُو لیتا تھا تو اسے اور سامری کو فوراً بخار ہو جاتا تھا۔

[4] یعنی قیامت کے عذاب کا وعدہ۔

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ﴿۱۰۵﴾ فَيَذَرُهَا قَاعًا
صَفْصَفًا ﴿۱۰۶﴾ لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا ﴿۱۰۷﴾ يَوْمَىِٕذٍ يَّتَّبِعُوْنَ
الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ
اِلَّا هَمْسًا ﴿۱۰۸﴾ يَوْمَىِٕذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ
وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ﴿۱۰۹﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ
بِهٖ عِلْمًا ﴿۱۱۰﴾ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ۭ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ
ظُلْمًا ﴿۱۱۱﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا
وَّلَا هَضْمًا ﴿۱۱۲﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ
الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿۱۱۳﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ
الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ
وَحْيُهٗ ۡ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ﴿۱۱۴﴾ وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ
قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿۱۱۵﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اسْجُدُوْا
لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اَبٰى ﴿۱۱۶﴾ فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ
لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿۱۱۷﴾ اِنَّ لَكَ
اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ﴿۱۱۸﴾ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ﴿۱۱۹﴾
فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰٓاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ
وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ﴿۱۲۰﴾ فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا
يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۡ وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿۱۲۱﴾

ع ۶ ۱۱ ۱۵

تم سے یہ کہسار کے بارے میں کرتے ہیں سوال — جب قیامت آئیگی کیا ہوگا آخر اِن کا حال ؟

(اے پیمبرؐ) اِن سے کہدو، وہ مرا پروردگار — منتشر کرکے اڑا دے گا انہیں (مثلِ غبار) ؛[1]

صاف میداں پھر بنا دے گا زمیں کو (سربسر) ؛ — اُس میں کوئی موڑ اور ٹیلہ نہ آئے گا نظر ؛

بےکسی جانب مُڑے سب لوگ (سیدھے بے کجی) — داعیؑ (روزِ قیامت) کی کریں گے پیروی ،

بیٹھی ہوں گی اُنکی آوازیں خدا کے خوف سے — تم سنو گے صرف کُھس پُھس (اور نہ کچھ سُن پاؤگے) ؛

اور سفارش بھی نہ کام اُس دن کسی کی آئے گی — ہاں مگر رحمٰن دے اذنِ (شفاعت) جس کو بھی

اور پسند آجائے اُس کو گفتگو جس شخص کی ؛

حال اور ماضی سے اِن لوگوں کے ہے وہ باخبر — عِلم لوگوں کا نہیں ہے اُس پہ حاوی، (بال بھر)

اور (اُس دن) سامنے اُس زندہ و پائندہ کے — منہ جھکے ہوں گے (کمالِ خوف و فرطِ رُعب سے)،

جس پہ بارِ ظلم ہو اُس کی خرابی (جانیئے) ؛

لائے جو ایمان، اور پھر کام بھی اچھے کئے — خوف بے انصافی و نقصاں نہیں اُن کے لئے ؛

اِس طرح عربی میں قرآں تم پہ ہے نازل کیا — اور ڈراوے بھی دیئے ہر طرح کے اُس میں سُنا

تاکہ شاید وہ کریں پرہیزگاری اختیار — یا ہو اُن کے دل میں پیدا غور و فکر (انجامِ کار) ؛

ہے خدائے برتر و بالا ہی سچّا بادشاہ — پڑھنے میں قرآن کے جلدی نہ ہو (ہے انتباہ)[2]

(اے پیمبرؐ) وحی سب جب تک نہ پوری ہو چکے، — اور دعا کرتے رہو، یارب زیادہ علم دے ؛

اِس سے پہلے ہم نے آدمؑ سے بھی تھا پیماں لیا — پھر وہ بھولے، اور نہ پایا ہم نے اُن میں حوصلا ؛

جب فرشتوں سے کہا، سجدہ ہو آدمؑ کے لئے — گر پڑے سجدے میں سب (فوراً) سوا ابلیس کے

کردیا انکار اُس نے (سجدۂ تعظیم سے) ؛ ع ۶/۱۵

کہدیا ہم نے کہ اے آدمؑ یہ شیطاں (بےوفا) — ہے تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن (کھُلا)

یہ نکلوا دے تمہیں جنّت سے (ایسا بھی نہ ہو) — اور (جنّت سے نکل کر) تم مشقّت میں پڑو ؛

تم نہیں رہتے ہو ننگے بھوکے (جنّت میں) یہاں — پیاسے رہتے ہو نہ تم پر دھوپ ہے (حدّت فشاں) ؛

ڈالا پھر شیطاں نے یہ اُن کے دل میں وسوسا — اور کہا اے آدمؑ اب (آؤ) تمہیں دوں میں بتا

وہ شجر (کھاکر جسے تم) جاوداں (جیتے رہو) — جو پُرانی ہی نہ ہو، وہ بادشاہی (اُس سے لو) ؛

(آدم و حوّا نے) دونوں نے پھل اُس کا کھا لیا — اور اُن کے پردے کی چیزوں سے پردہ اٹھ گیا،

پتّے جنّت کے بدن پر اپنے چپکانے لگے — ٹالا آدمؑ نے خدا کا حکم، بھٹکے راہ سے ؛

---

[1] یعنی صُور پھونکنے والا۔

[2] اکثر ایسا ہوا ہے کہ جب جبرئیلؑ وحی لاتے تو آنحضرت صلعم جلدی کرکے الفاظِ قرآنی کو دُہرانے لگتے اس سے جبرئیلؑ کو ادائے وحی میں دِقّت ہوتی تھی اس لئے اللہ تعالٰے نے اپنے رسولؐ کو حصولِ وحی کے آداب تعلیم فرمائے کہ پہلے الفاظِ وحی اچھی اور پوری طرح سن لیا کرو۔ اس کے بعد دُہرایا کرو۔

ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ﴿١٢٢﴾ قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًا
بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ
هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ﴿١٢٣﴾ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ
لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿١٢٤﴾ قَالَ رَبِّ
لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿١٢٥﴾ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ
اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ﴿١٢٦﴾ وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ
وَلَمْ يُؤْمِنْۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ﴿١٢٧﴾ اَفَلَمْ يَهْدِ
لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ اِنَّ فِيْ
ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿١٢٨﴾ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ
لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿١٢٩﴾ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ
قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ
النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ﴿١٣٠﴾ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ
زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿١٣١﴾ وَاْمُرْ اَهْلَكَ
بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿١٣٢﴾
وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿١٣٣﴾
وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا
فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ﴿١٣٤﴾ قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا
فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ﴿١٣٥﴾

پھر نوازش اُن پہ (آخر کار) کی اللہ نے
اُن کی توبہ کی قبول، اُن کو دکھائے راستے ؛

پھر (یہ شیطاں اور آدم ؑ سے) کہا (اللہ نے)
اُترو (تم دونوں زمیں پر اِس دیارِ خُلد سے)

ایک کا تم میں سے ہو جائے گا دشمن دُوسرا،
پھر اگر میری ہدایت تم کو پہنچی (برملا)

تو جو میری (دی ہوئی راہِ) ہدایت پر چلا
وہ نہ بھٹکے گا، نہ وہ تکلیف کوئی پائے گا ؛

اور رُوگردانی جس نے کی ہماری یاد سے
ضیق میں گزرے گی اُس کی زندگی (واضح رہے)

اور اندھا حشر کے دن، ہم اٹھائیں گے اُسے ؛

وہ کہے گا، کیوں اٹھایا اندھا کر کے اے خدا؟
مَیں تو تھا دُنیا میں بینا (سُوجھتا اور دیکھتا) ؛

حق کہے گا ایسا ہی (لازم تھا ہونا حشر میں)
پہنچی تھیں (دنیا میں جب) تجھ کو ہماری آیتیں

اور تو اُنکو بھلا بیٹھا (یہ تیری بھول تھی)
آج ہم تجھ کو بھی (اے غافل) بھلا دینگے یونہی ؛

ہم یہی دیتے ہیں بدلہ اُس کو جو حد سے بڑھے
اور یقیں لائے نہ ربّ کی آیتوں پر (جان کے)

ہے عذابِ آخرت سخت، اور ہمیشہ کے لئے ؛

کیا نہ لوگوں کو ہدایت اِس (حقیقت) سے ہوئی
ہم نے کر دیں اِس سے پہلے اُمتیں غارت کئی

چلتے پھرتے ہیں یہ جن کے مسکنوں میں اب (یہاں)
عقلمندوں کے لئے اِس میں ہیں (قدرت کے) نشاں ؛

پہلے سے اک بات اگر ہوتی نہ ارشادِ خدا
اور مقرر ہو چکا ہوتا نہ وقت (انصاف) کا

تو خدا کا قہر اِن پر لازماً تھا آ چکا ؛

(اے پیمبر) صبر باتوں پر کرو کفّار کی
حمدِ ربّ کے ساتھ تم اُس کی کرو تسبیح بھی

ڈوبنے سے پہلے[۱] اور قبلِ طلوعِ آفتاب[۲]،
کچھ حدوں[۳] میں دن کی، کچھ گھڑیوں[۴] میں شب کی (بے حجاب)

تاکہ خوش ہو جاؤ (پا کر اجر اِس کا بے حساب) ؛

مختلف لوگوں کو ہم نے دُنیوی جو زینتیں
دی ہیں ہم نے، آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھو تم اُنہیں

یہ تو سب ساماں ہیں اُنکی آزمائش کے لئے،
اِن سے بہتر اور پائندہ ہیں رزق اللہ کے ؛

حکم دو گھر والوں کو اپنے، پڑھیں وہ بھی نماز
تم بھی خود اُس کے رہو پابند (با عجز و نیاز)،

(اے پیمبر) تم سے ہم روزی نہیں ہیں مانگتے؛
بلکہ ہم دیتے ہیں روزی تم کو (اپنے فضل سے)

ہے بھلا پرہیزگاری کا نتیجہ (دیکھئے) ؛

لوگ کہتے ہیں، خدا کا کیوں نہیں دیتے نشاں[۵]،
کیا نہیں پہلے کتابوں میں ملے اُس کے نشاں[۶] ؟ ؛

پہلے[۷] ہی کر دیتے گر ہم قہر سے اِن کو ہلاک
کہتے کیوں کوئی رسول اپنا نہ بھیجا ربِّ (پاک)؟

تاکہ ذلت اور رسوائی سے پہلے (سوچ کر)
حکم پر چلتے ترے، لاتے یقیں آیات پر ؛

[۱] نمازِ عصر
[۲] نمازِ فجر
[۳] نمازِ چاشت، نمازِ اسغراق اور نمازِ ظہر۔
[۴] نمازِ مغرب و عشاء اور نمازِ تہجد
[۵] معجزات
[۶] یعنی پیغمبروں کی گواہیاں اور ان کے معجزات وغیرہ۔
[۷] یعنی قرآنِ پاک نازل ہونے سے پہلے۔

ان سے کہدو (اے نبی) سب کر رہے ہیں انتظار
منتظر تم بھی رہو (یہ دیکھنے کیا انجامِ کار؟)،
آگے چل کر تم کو خود ہو جائے گی اس کی خبر
(کون ہے گمراہ اور) ہے کون سیدھی راہ پر؟
اور کس نے پائی راہِ (راست)؟ ؛ [illegible]

سُوْرَةُ الْاَنْبِيَاۗءِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّاثْنَا عَشَرَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۝۱
مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ
يَلْعَبُوْنَ ۝۲ لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاَسَرُّوا النَّجْوَى ۖ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ
هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ
تُبْصِرُوْنَ ۝۳ قَالَ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۡ وَهُوَ
السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۴ بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍۢ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ
شَاعِرٌ ښ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ۝۵ مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ
قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝۶ وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا
نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۷ وَمَا
جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ۝۸ ثُمَّ
صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَاَنْجَيْنٰهُمْ وَمَنْ نَّشَاۗءُ وَاَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِيْنَ ۝۹
لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۱۰ وَكَمْ قَصَمْنَا
مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝۱۱ فَلَمَّآ
اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ۝۱۲ لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ
فِيْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ ۝۱۳ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝۱۴ فَمَا
زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ۝۱۵

مطلب یہ ہے کہ جو نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اس دُنیا میں آئے وہ بھی دُوسرے انسانوں کی طرح انسان ہی تھے۔ کھاتے تھے، پیتے تھے، سب کام دوسرے لوگوں کی طرح کرتے تھے اور پھر فانی بھی تھے۔

(۲۱) سورۃ انبیا

(یہ سورۃ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی، اس میں ۱۱۲ آیتیں اور ۷ رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ بیاں)
جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں ؛

آگیا نزدیک گو لوگوں کا وقتِ احتساب ۔ ہیں (خدا سے) پھر بھی منہ پھیرے ہوئے غفلت مآب ؛
جانبِ رب سے اُنھیں جو حکم ملتا ہے نیا کھیل میں معروف ہو کر سنتے ہیں (جہل آشنا) ؛
اُن کے دل ہیں کھیل (اور غفلت) میں ہر لحظہ پڑے چُپکے چُپکے (کچھ) کیا کرتے ہیں ظالم مشورے
ہے بھلا کیا یہ شخص ! (یعنی یہ محمدؐ ہے ہی کیا !) تم ہی جیسا آدمی ہے ایک (وہ بھی باخدا)
دیدہ و دانستہ اُس کے سحر میں ہو مبتلا ؛
اور (پیمبر) کہتے ہیں (سرگوشیاں کرتے ہو کیا!) ہے جو کچھ ارض و سما میں، میرا ربّ ہے جانتا
اور وہ ہے سننے والا، جاننے والا بڑا ؛
(ترکِ قرآں ہی پہ یہ کرتے نہیں کچھ اکتفا) بلکہ کہتے ہیں ہے مجموعہ پریشاں خوابوں کا
بلکہ جھوٹی باتیں گھڑلی ہیں (ز راہِ افترا) بلکہ اک شاعر ہے (اور ہے گر نبی اس دور کا)۔
معجزوں کے ساتھ (جیسے پہلے آئے ہیں نبی) معجزہ لے آئے (جیسا ہم کہیں) یہ بھی کوئی ؛
اِن سے پہلے ہم نے جن قریوں کو غارت کر دیا (معجزوں کو دیکھ کر بھی) وہ نہیں مانے، تو کیا
مان لیں گے یہ (خدا کو دیکھ کر اب معجزا) ؟ ؛
تم سے پہلے جو نبی بھیجے تھے وہ بھی آدمی بھیجتے تھے وحی اُن پر (چاہتے تھے جب کبھی)
تم نہیں گر جانتے (از راہِ تحقیق و صواب) پُوچھ لو اُن لوگوں سے، جو لوگ ہیں اہلِ کتاب ؛
اُن کے جُثّے بھی بنائے ہم نے کچھ ایسے نہ تھے کہ وہ کھانا ہی نہ کھاتے ہوں (نہ بھوک اُن کو لگے)
رہنے والے تھے نہ دنیا میں ہمیشہ کے لیے[1] ؛
پھر وہ سچ کر کے دکھایا اُن سے جو وعدہ کیا اور پھر چاہا جسے ہم نے لیا اُس کو بچا
اور جو حد سے بڑھے تھے اُن کو غارت کر دیا ؛
لوگو ہم نے تم پہ یہ قرآن ہے نازل کیا ہے تمھارا ذکر جس میں (اور نصیحت برملا)
بات اتنی بھی سمجھ سکتے نہیں تم کیا بھلا ؟ ؛
اور ہم نے پیس ڈالیں ایسی کتنی بستیاں لوگ سرکش تھے جہاں کے (زورِ عصیاں تھا جہاں)

ع ۱

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿١٦﴾ لَوْ اَرَدْنَآ
اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿١٧﴾
بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ
زَاهِقٌ ؕ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ﴿١٨﴾ وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ؕ وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا
يَسْتَحْسِرُوْنَ ﴿١٩﴾ يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ﴿٢٠﴾ اَمِ
اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ﴿٢١﴾ لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ
اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا
يَصِفُوْنَ ﴿٢٢﴾ لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُوْنَ ﴿٢٣﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا
مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَ
ذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٢٤﴾
وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ
لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴿٢٥﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا
سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ﴿٢٦﴾ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ
وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٧﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا
خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ
مُشْفِقُوْنَ ﴿٢٨﴾ وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ
فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢٩﴾

ہم نے یہ ارض و فلک اور جو ہے اِن کے درمیاں — (مثلِ) بازیچہ نہیں پیدا کیا (اور رائیگاں) ؛
گر بنانا کھیل ہی ہوتا ہمیں (مدِّ نظر) — ہم بناتے اک کھلونا اپنی منشا کا ــــ مگر
ایسا کرنا گر ہمیں ہوتا۔ (بہ عنوانِ دگر[1]) ؛
بلکہ ہم تو حق (کا پتھر) پھینکتے ہیں جھوٹ پر — حق اُس کا کچل دیتا ہے سر وہ فنا ہوتا ہے،
تم پہ ہے افسوس، کرتے ہو جو باتیں (لغو تر) ؛
آسمانوں کے فرشتے اور زمیں کے آدمی — سب اُسی کے ہیں (اُسی کی کرتے ہیں سب بندگی)
جو (فرشتے) پاس ہیں، کرتے نہیں وہ سرکشی — اُس کی طاعت سے؛ نہ وہ کرتے ہیں (اِس میں) کاہلی ؛
رات دن کرتے ہیں اُس کو یاد اور تھکتے نہیں ؛ — کیا اُنھیں ٹھہراتے ہیں معبود اپنا (مشرکیں)
خاک سے جن کو بنا کر کر دیا ہم نے کھڑا ؛؟ — ماسوائے رب جو دُنیا میں کئی ہوتے خدا
تو تباہی تھی زمین و آسماں کی برملا — ہے خدا پاک ایسی باتوں سے؛ وہ مالک عرش کا ؛
وہ جو کچھ کرتا ہے اُس کی باز پُرس اُس سے نہیں — باز پُرس اِن لوگوں کے کاموں کی ہوگی (بالیقیں) ؛
دُوسرے معبود لوگوں نے بنا رکھے ہیں کیا؟ — ماسوا اللہ کے (جو ایک ہے سب کا خدا)
(اے پیمبر) یہ کہو اِن سے، سند لاؤ کوئی، — ساتھ ہیں میرے جو لوگ اُن کا بیان بھی ہے یہی[2]
اور اُن کا بھی جو (فرقے) مجھ سے پہلے ہو چکے[4] — بات یہ ہے اِن میں اکثر حق[3] نہیں پہچانتے
پھیر لیتے ہیں وہ اپنا منہ (خدا کے ذکر سے) ؛
ہم نے تم سے پہلے بھی بھیجا ہے جب کوئی نبی — تو یہی اُس پر بھی ہم کرتے رہے نازل وحی[5] —
(ہاں) نہیں معبود کوئی بھی ہمارے ماسوا — (اس لیئے) کرنا ہماری ہی اطاعت ہے روا ؛
کہتے ہیں (کافر) بنالی ہیں خدا نے بیٹیاں — اور ذات اُس کی ہے پاک اِن تہمتوں سے بےگماں
بلکہ بندے ہیں (فرشتے) جن کو عزت اُس نے دی ؛ — اُس سے بڑھ چڑھ کر نہیں وہ بات کر سکتے کبھی
اور ہیں پابند اُسی کے حکم کے وہ (واقعی) ؛
اُن کے اگلے پچھلے حالوں کو خدا ہے جانتا — کرتے ہیں اُس کی سفارش جس سے راضی ہو خدا
ڈرتے رہتے ہیں اُسی کے خوف سے وہ[5] (برملا) ؛
اور کسی نے اُن میں سے (بالفرض) اگر دعویٰ کیا — ہوں خدا میں ہی، نہیں میرے سوا کوئی خدا
تو جہنم کی سزا دیں گے اُسے ہم (برملا) — سرکشوں کو ہم دیا کرتے ہیں ایسی ہی سزا ؛

[1] یعنی اگر ہم دنیا کو کھلونا بناتے تو کسی اور عنوان سے اور کسی اور ترکیب سے بناتے۔ حکمت و تدبر کے ساتھ نہ تو اسباب کا یہ سلسلہ ہوتا اور نہ ہر واقعہ بانتیجہ ہوتا۔ نہ ہر ذرّے میں مصلحتیں پنہاں ہوتیں۔ نہ اس دُنیا کا کوئی مستقل نظام ہوتا۔ بس کھیل ہی کھیل ہوتا اور ایسا ہمیں منظور نہ تھا۔

[2] یعنی قرآن شریف
[3] سچائی
[4] یعنی توریت و انجیل
[5] یعنی فرشتے

۲ ع ۹ ۲

اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا
رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَیْءٍ حَيٍّ ؕ اَفَلَا
يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ
وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿٣١﴾ وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ
سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ۚۖ وَّهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿٣٢﴾ وَهُوَ
الَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ
فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ
الْخُلْدَ ؕ اَفَا۟ئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ﴿٣٤﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ
الْمَوْتِ ؕ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ؕ وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿٣٥﴾
وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا
الَّذِيْ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ ۚ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿٣٦﴾
خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ؕ سَاُورِيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَلَا
تَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿٣٧﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ﴿٣٨﴾ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ
عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٣٩﴾
بَلْ تَاْتِيْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهَا
وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿٤٠﴾ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ
فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٤١﴾

منکروں نے کیا نہیں دیکھا کہ افلاک و زمیں ۔۔۔ دونوں یہ گڈ مڈ تھے (پھر) ہم نے انھیں کھولا (و میں)
اور بنائی ہم نے پانی سے ہر اک شے جاندار ۔۔۔ کیا یقیں اِن کو نہیں (منکر ہیں اِس سے شرک کار)؟ ؁
اور (داماںِ) زمیں پر بوجھ بھاری[1] رکھ دیئے ۔۔۔ تا نہ وہ لوگوں کو لے کر (اک طرف کو) جھک پڑے
اور پھر اُس میں بنائے ہم نے چوڑے راستے ۔۔۔ تا کہ پہنچیں منزلِ مقصد تک (اُن کے قافلے) ؁
آسماں کی چھت بنا کر کر دیا محفوظ اُسے ۔۔۔ اور بے پروا ہیں وہ آثار سے افلاک کے ؁
رات دِن اس نے بنائے اور سُورج چاند بھی ۔۔۔ تیرتے پھرتے ہیں اپنے دائرے میں (دائمی) ؁
(اے پیمبر) تم سے پہلے بھی نہیں ہم نے دیا، ۔۔۔ آدمی کو زندگیِ جاوداں کا (حوصلا)،
مر گئے تم، تو ہمیشہ یہ رہیں گے زندہ کیا؟ ؁
(بالیقیں) ہر نفس کو چکھنی ہے لذّت موت کی، ۔۔۔ آزماتے ہیں بطورِ امتحانِ (بندگی)
لوگوں کو اچھے بُرے حالات میں ہم (جا بجا) ۔۔۔ ہے ہماری ہی طرف تم سب کو آخر لوٹنا ؁
(اے پیمبر) تم کو کافر دیکھتے ہیں جب کبھی ۔۔۔ (مل کے) آپس میں تمھاری یہ اڑاتے ہیں ہنسی،
"کیا تمھارے ٹھاکروں کو ہے بُرا کہتا یہی؟" ۔۔۔ اور منکر ہیں خدا کے ذِکر سے (یہ مدّعی) ؁
جلدی کا (پُتلہ) بنا ہے (خلقتاً) یہ آدمی، ۔۔۔ ہم دکھائیں گے تمھیں آثارِ قدرت (واقعی)
پس نہ ہم سے جلدبازی تم کرو (ہے لازمی) ؁
کہتے ہیں (منکر) اگر سچے ہو تم (اے مومنو) ۔۔۔ پُورا کب پیماں ہوگا (حشر کا، یہ تو کہو)؟ ؁
کاش یہ منکر، حقیقت جان لیں اُس وقت کی! ۔۔۔ آگے پیچھے سے نہ جب کہ آگ روکی جائے گی
اور نہ اِن کو دے سکے گا پھر مدد (ٹھاکر کوئی) ؁
(اور جتا کر تو نہ آئے گی قیامت بے گماں) ۔۔۔ بلکہ وہ تو اِن پہ آ ٹوٹے گی اِک دم ناگہاں
ہوش کھو دے گی، پھر اُس کو ٹال سکتے یہ نہیں ۔۔۔ اور نہ مُہلت اِن کو دی جائے گی (اُس دن بالیقیں) ؁
(اے پیمبر) تم سے پہلے بھی جو گزرے ہیں نبی ۔۔۔ اُن کی بھی (لوگوں نے دنیا میں) اڑائی تھی ہنسی
اِن میں سے آگھیرا ٹھٹے بازوں کو اُس (قہر) نے ۔۔۔ جس کا وہ ٹھٹھا اڑاتے تھے (عناد و جہل[2] سے) ؁

[1] یعنی پہاڑ

[2] یعنی عذابِ الٰہی نے ان کو آ گھیرا جس کا کافر مذاق اڑایا کرتے تھے۔

ع ۳ ۱۲ ۳

قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ؕ بَلْ هُمْ عَنْ
ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝۴۲ اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ؕ
لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ۝۴۳ بَلْ
مَتَّعْنَا هٰۤؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ؕ اَفَلَا يَرَوْنَ
اَنَّا نَاْتِى الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝۴۴
قُلْ اِنَّمَاۤ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْىِ ۖ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا
يُنْذَرُوْنَ ۝۴۵ وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ
لَيَقُوْلُنَّ يٰوَيْلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝۴۶ وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ
الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ؕ وَاِنْ كَانَ
مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ؕ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ۝۴۷
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِيَآءً وَّ
ذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝۴۸ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ
وَهُمْ مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ ۝۴۹ وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ
اَنْزَلْنٰهُ ؕ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۝۵۰ وَلَقَدْ اٰتَيْنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ
رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ۝۵۱ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا
هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِىْۤ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ۝۵۲ قَالُوْا
وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ۝۵۳ قَالَ لَقَدْ
كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۵۴

پوچھو تو حافظ تمھارا کون ہے لیل و نہار — قہر سے رحمٰن کے؟ (ڈرتے نہیں کیوں نابکار)؟
(کیسا ڈرنا کس کا ڈرنا سخت ناہنجار ہیں) — بلکہ وہ تو نام سے رحمٰن کے بیزار ہیں ؂
کیا، ہیں معبود اور بھی اِن کے، ہمارے ماسوا — جو (ہمارے قہر سے) اِن لوگوں کو لیں گے بچا؟
وہ مدد خود اپنی ہی جانوں کی کر سکتے نہیں — اور ہمارے سامنے کوئی رفیق اُن کا نہیں ؂
بات یہ ہے ہم نے اِن کو اور جو تھے اِن کے بڑے — فائدے اور عیش اِس دُنیائے (فانی) میں دیئے
اور بہت سے دور (خوشحالی میں) اِنکے کٹ گئے — (ہو گئے مغرور یہ اِقبال اپنا دیکھ کے)
کیا نہیں ہیں دیکھتے یہ لوگ (اپنی آنکھ سے) — آرہے ہیں ملک کو ہم چو طرف سے دابتے
ہیں (بایں صورت) وہ غالب (یا مسلماں سوچیئے)؂ ؟
اِن سے کہدو، میں ڈراتا ہوں ذریعے وحی کے — اور ڈرایا جائے جب بہرؔوں کو (رب کے قہر سے)
تو نہیں سُنتے پکار (اور رہتے ہیں غافل پڑے) ؂
گر عذابِ رب کی لگ جائے ذرا سی بھی ہوا — چیخ اُٹھیں، ہائے کم بختی، ہمیں تھے پُرخطا ؂
ہم ترازو رکھیں گے اِنصاف کی روزِ جزا — اور کسی پر ظُلم ذرہ بھر نہ ہوگا دیکھنا
رائی کے دانے برابر بھی (عمل) ہوگا اگر — (تولنے کو) ہم اسے لائیں گے (اُس دن سربسر)
ہم ہیں کافی لینے کو (اِنکا) حسابِ (خیر و شر) ؂
ہم نے موسیٰؑ اور ہارونؑ کو کتابِ (خاص) دی — فیصلہ (جو) کرنے والی (حق میں اور باطل میں تھی)
اور (جو راہِ حق دِکھانے کے لیئے تھی) روشنی، — اور نصیحت نامہ اُن لوگوں کو جو ہیں متقی ؂
ڈرتے ہیں جو اپنے رب سے، اُسکو بِن دیکھے ہوئے — اور جو رکھتے ہیں (دل میں) خوف روزِ حشر سے ؂
لوگو یہ ذِکرِ مُبارک ہم نے ہے نازل کیا — کیا نہیں تم مانتے اِسکو؟ (تمھیں کیا ہو گیا؟) ؂
قبل ازیں رُشد و ہدایت دی تھی ابراہیمؑ کو — اور ہم (اسکی صلاحیت سے) واقف تھے (سنو) ؂
جب اُنھوں نے اپنے باپ اور قوم سے اپنی کہا — تم مجاور جن کے ہو، یہ مورتیں (آخر) ہیں کیا؟
بولے پایا ہے پرستار اِن کا (سب) اسلاف کو ؂ — بولے (ابراہیمؑ) تم اور وہ کُھلے گمراہ ہو ؂

ربع ع۴

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ﴿۵۵﴾ قَالَ
بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ ۖ
وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ
اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۵۷﴾ فَجَعَلَهُمْ
جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ﴿۵۸﴾ قَالُوْا
مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۹﴾ قَالُوْا
سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ﴿۶۰﴾ قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ
عَلٰٓى اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ﴿۶۱﴾ قَالُوْٓا ءَاَنْتَ
فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ﴿۶۲﴾ قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ
كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ﴿۶۳﴾ فَرَجَعُوْٓا
اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۶۴﴾ ثُمَّ نُكِسُوْا
عَلٰى رُءُوْسِهِمْ ۚ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ﴿۶۵﴾ قَالَ
اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَا
يَضُرُّكُمْ ﴿۶۶﴾ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ
اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿۶۸﴾ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى
اِبْرٰهِيْمَ ﴿۶۹﴾ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ﴿۷۰﴾
وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۱﴾

لوگ بولے، لائے ہو یہ بات سچّی (واقعی) یا ہمارے ساتھ یہ تم کر رہے ہو دِلّگی ؟ ؁
بولے (ابراہیمؑ اے لوگو) نہیں (اور بالیقیں) وہ تمھارا رب، جو ہے خلّاقِ افلاک و زمیں
جس نے (اوروں کی طرح اِن کو بھی ہے پیدا کیا میں ہوں شاہد، ہے تمھارا بس وہی (تنہا) خدا
پھیر کر جب پیٹھ اپنی، تم چلے جاؤ گے (آج) میں، قسم رب کی، کروں گا اِن بتوں کا کچھ علاجؔ[1] ؁
کر دیا پھر ان کو ٹکڑے، اِک بڑا بُت چھوڑ کر اس لیئے شاید پھریں اُس کی طرف (اصنام گر) ؁
(جب وہ لوٹے اور دیکھا بُت ہیں سب ٹوٹے پڑے) بولے معبودوں سے کس نے کی یہ گستاخی (ارے)؟
وہ بڑا ہی کوئی ظالم ہے (سمجھنا ہے اُسے) ؁
(بعض) بولے وہ جو ابراہیمؑ ہے اِک نوجواں ، یہ سُنا ہے، کہتا ہے کچھ اِن بتوں کو (بدزباں) ؁
لوگ بولے لاؤ سب لوگوں کے اُس کو سامنے تا کہ وہ شاہد رہیں اُس پر (وہ جو کچھ بھی کہے) ؁
(آئے ابراہیمؑ تو) پوچھا کہ ابراہیمؑ کیا؟ کی ہے اِن معبودوں سے حرکت یہ تو نے؟ (سچ بتا) ؁
بولے (ابراہیمؑ) یہ بُت ہے جو اِن سب میں بڑا کام اُسی نے یہ کیا ہوگا (مجھے کیا واسطا!)
بول سکتے ہوں تو پوچھو اِن بُتوں سے (ماجرا) ؁
لوگ (یہ سُنکر) لگے کچھ اپنے جی میں سوچنے "لوگو تم ہی برسرِ ناحق ہو" پھر کہنے لگے ؁
سرنگوں ہو کر وہ پھر بولے یہ (ابراہیمؑ سے) جیسا یہ بُت بولتے ہیں، علم ہے اُس کا تجھےؔ[2] ؁
بولے ابراہیمؑ پھر کیا تم خدا کے ماسِوا پُوجتے ہو اُن کو جو کرتے نہیں اچھا بُرا ؁
تُف ہے تم پر، اور اُن پر، تم خدا کے ماسوا پُوجتے ہو جن کو، تم میں کیا نہیں دانش ذرا؟ ؁
بولے وہ آپس میں، کچھ کرنا ہی ہے تم کو اگر آگ میں اِسؔ[3] کو جلا دو (ہو یہ قصّہ مختصر)
اور کرو معبودوں کی اپنے مدد (دل کھول کر) ؁
(آگ میں ڈالا غرض لوگوں نے ابراہیمؑ کو) (تا کہ اُن کے دِل کو ٹھنڈک اور اطمینان ہو)
ہم نے لیکن آگ کو یہ حکم بھیجا (اور پیام) حق میں ابراہیمؑ کے بن جا تو ٹھنڈک اور سلامؔ[4]
لوگوں نے چاہا تھا ابراہیمؑ کے حق میں بُرا ہم نے ڈالا خود انھیں نقصان میں ۔ (نادم کیا)
پھر براہیمؑ اور (اُن کے ساتھ) ہم نے لوطؑ کو دی نجات، اُس سرزمیںؔ[5] کی سمت بھیجا (مومنو)
برکتیں رکھّی ہیں جِس میں دو جہاں کی (دیکھ لو) ؁

---

[1] یہ بات حضرت ابراہیمؑ نے آہستہ اپنے دل میں کہی تھی۔
[2] یعنی یہ بُت نہیں بولتے
[3] یعنی ابراہیم علیہ السلام کو
[4] یعنی سلامتی
[5] یعنی مُلکِ شام

وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ ؕ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿۷۲﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿۷۳﴾ۙ وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴿۷۴﴾ وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۷۵﴾ؒ وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۶﴾ۚ وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۷۷﴾ وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ﴿۷۸﴾ۙ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۫ وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۷۹﴾ وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿۸۲﴾ۙ

ہم نے (ابراہیمؑ کو) اسحٰقؑ، اک بیٹا دیا — اور کیا انعام میں یعقوبؑ (سا پوتا) عطا،
نیک بخت اِن سب کو (پھر اپنی عنایت سے) کیا ؟

ہم نے اُن کو (اُنکی اُمّت کا) بنایا پیشوا — وہ دکھاتے تھے ہمارے حکم سے راہِ ہُدا
وحی بھیجی ہم نے اُن کو نیکیاں کرتے رہیں — اور رکھیں قائم نماز اور وہ زکوٰۃِ (مال) دیں
وہ لگے رہتے تھے طاعت (اور ہماری یاد) میں ؟

لُوطؑ کو ہم نے دیا علم اور حکمت (بے شمار) — دی نجات اُن بستی (والوں سے) اُنھیں (انجام کار)
جن کے تھے ناپاک کام، اور سخت نافرمان تھے ؟ — بستی والوں کو کیا زحمت میں اپنی (دیکھئے)
نیک بندوں میں سے تھے وہ (نیک بندے ہی ہے) ؟

(یاد لوگوں کو دلاؤ واقعہ وہ) نوحؑ کا — (ہے) بہت پہلے (کا قصّہ) جب اُنھوں نے کی دعا
کی دعا ہم نے قبول اُن کی، بچایا (دیکھئے) — اُن کو اور گھر والوں کو اُن کے بڑے اک کرب سے ؟
جو ہماری آیتیں جھٹلاتے تھے (اور تھے شقی) — بالمقابل اُن کے، ہم نے نوحؑ کی امداد کی
تھے بڑے بد لوگ وہ بیشک (بہت ہی بےحیا) — اور اُن سب کو بالآخر غرق ہم نے کر دیا ؟
(یاد) داؤدؑ و سلیمانؑ کا (دلاؤ واقعا) — کرتے تھے اِک کھیت کے جھگڑے کا جب وہ فیصلا
بکریوں نے جس کو روندا رات کو، اک قوم کی[1] — فیصلہ اُن کا نظر میں تھا ہماری (واقعی) ؟
فیصلہ ہم نے سلیماں کو (وہ، میں) سمجھا دیا — ہم نے علم و حکم دونوں کو دیا تھا (بےبہا)
تابع داؤدؑ (پھر) ہم نے پہاڑوں کو کیا — ساتھ اُن کے کرتے تھے تسبیح (و تقدیسِ خدا)
اور اُڑتے جانور بھی (رہتے تھے تسبیح خواں) — اور یہ سب کچھ ہمیں نے تو کیا تھا (بے گماں) ؟
اور سکھایا تھا بنانا اِک لباسِ[2] (جنگ) کا — ہم نے ہی داؤدؑ کو (بہر تحفّظ برملا)
جنگ میں تاکہ حفاظت ہو تمھاری (بالیقیں) — تم کرو گے شکر ادا اب بھی ہمارا یا نہیں؟
اور ہوائے سخت کو تابع سلیمانؑ کا کیا — اُس زمیں کی سمت چلتی حکم سے اُن کے ہوا
جس کو ہم نے برکتیں ہر قسم کی، کی تھیں عطا[3] — اور ہم کو علم ہے (ہر حال کا) ہر چیز کا ؟
اور دیووں میں سے (ایسے دیو تابع کر دیئے) — غوطہ زن دریا میں ہو جاتے تھے جو اُن کے لیے[4]
دوسرے بھی کام کرتے تھے وہ اس کے ماسوا — تھے، ہمیں اُن کے محافظ (یہ ہمارا کام تھا)

ع ۵

[1] واقعہ یہ ہے کہ کسی کے کھیت میں رات کو کچھ بکریاں گھس گئیں اور اُسے کچھ روند ڈالا۔ کچھ چر گئیں۔ کھیت والوں نے حضرت داؤد علیہ السلام کی عدالت میں استغاثہ دائر کر دیا۔ انھوں نے تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ جس قیمت کی بکریاں تھیں، اتنا ہی کھیت کا نقصان ہوا تھا۔ چنانچہ داؤد علیہ السلام نے بکریاں کھیت والوں کو دلوا دیں۔ جب مدّعی اور مدعا علیہ اپنے اپنے گھروں کو فیصلہ سننے کے بعد جا رہے تھے تو راستے میں حضرت سلیمان علیہ السلام مل گئے جو ابھی کمسن تھے انہوں نے اپنے والد کا فیصلہ سن کر فرمایا، کہ جب تک کھیتی درست نہ ہو اس وقت تک بکریوں کا مالک کھیت کی خدمت کرے اور بکریوں کا دودھ اور اون کھیت والا لیتا رہے۔ اس کے بعد بکریوں والے کو بکریاں واپس کر دی جائیں تاکہ دونوں میں سے کسی کو بھی نقصان نہ ہو — یہ فیصلہ داؤد علیہ السلام کے فیصلے سے زیادہ منصفانہ تھا۔

[2] یعنی زرہ

[3] یعنی ملک شام

[4] جواہرات نکالتے تھے۔

وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ
الرّٰحِمِيْنَ ﴿۸۳﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّ
اٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى
لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ
الصّٰبِرِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِىْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۶﴾
وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ
فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّىْ كُنْتُ
مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۷﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ
نُـْۨجِى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾ وَزَكَرِيَّاۤ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِىْ
فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿۸۹﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۫ وَوَهَبْنَا لَهٗ
يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِى
الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿۹۰﴾
وَالَّتِىْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا
وَابْنَهَاۤ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۱﴾ اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّ
اَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۹۲﴾ وَتَقَطَّعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ؕ
كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ﴿۹۳﴾ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ
وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ﴿۹۴﴾
وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَاۤ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۹۵﴾

(اے پیمبر) یاد وہ حالت کرو) ایوبؑ[1] کی — جب پکارا اپنے رب کو" مجھ کو بیماری لگی
اور تو سب سے رحم والوں سے ہے بڑھ کر مہرباں"؛ — (رحم فرما مجھ پہ بھی اے کردگارِ دو جہاں)

کی دعا اُن کی قبول اور دور کر دی (ناگہاں)۔

اُن کی وہ تکلیف (جس سے وہ بہت رنجور تھے) — اور اُن کے اہلِ خانہ بھی عطا اُن کو کیے
بلکہ اُن کے ساتھ اور اتنے ہی (گھر والے) دیئے — یہ ہماری سمت سے رحمت (ہی) تھی اُن کے لئے

یادگار (اِک واقعہ) ہے عابدوں کے واسطے؛

اور اسمٰعیلؑ، اور ادریسؑ اور ذوالکفلؑ[2] بھی — صبر کرنے والے (بندے) تھے (حقیقت ہے یہی)؛
ہم نے اپنے (سایۂ) رحمت میں اِن کو لے لیا — نیک بندوں میں سے تھے وہ، شک نہیں اِس میں ذرا؛
اور وہ ذوالنونؑ[3] جب ہو کر خفا (ہم سے) چلے — تھا گماں اُن کو کہ ہم اُن پر نہ قابو پائیں گے
پھر اندھیروں[4] میں وہ چلّائے کہ رَبُّ العٰلمین — دوسرا معبود کوئی بھی سوا تیرے نہیں
پاک تیری ذات ہے، میں ہی گنہگاروں میں تھا" — ہم نے اُن کو دی نجات اُس غم سے اور سُن لی دعا

اہلِ ایماں کو یونہی لیتے ہیں ہم اکثر بچا؛

اور زکریاؑ نے، جب رب کو پکارا، اے خدا! — چھوڑ یوں مجھ کو نہ (بے اولاد) تنہا (غم زدا)

(اور تو ہی) بہترین وارث ہے (ہر انسان کا)؛

کی قبول اُن کی دعا، یحیٰیؑ کیا اِن کو عطا — (بانجھ تھی بیوی تو) ہم نے اُس کو اچھا کر دیا،
تھے یہی وہ لوگ، جو تھے سمتِ نیکی دوڑتے — ہم سے کرتے تھے دعا، (صِدق و) اُمید و خوف سے

اور ہمارے سامنے وہ عاجزی کرتے رہے؛

اور وہ عورت[5] حفاظت جس نے کی ناموس کی — ہم نے اُس میں رُوح اپنی (آخر اک دن) پھونک دی
اُس کو اور بیٹے کو اُس کے (ہم نے ہو کر مہرباں) — اپنی قدرت کا بنایا بہرِ عالم اک نشاں؛
جتنے (پیغمبر) تھے یہ، سب تھے تمہارے دین کے — اور سب کا ایک ہی ہے دین (یہ یاد رہے)

اور میں ہوں رب تمہارا، میری طاعت چاہیئے؛

لوگوں نے پھر دین کو آپس میں ٹکڑے کر لیا — (خیر) اِن سب کو ہماری ہی طرف ہے لوٹنا؛
پس جو کام اچھے کرے اور صاحبِ ایماں ہو — ہم نہ ہونے دیں گے نامقبول اُس کی سعی کو،

ہم تو نیک اعمال (سب کے) لکھتے جاتے ہیں (سُنو)؛

جس کو غارت کر دیا اُس بستی والے (بے خبر) — غیر ممکن ہے کہ پھر دنیا میں آئیں لوٹ کر؛

---

[1] ایوب علیہ السلام بڑے صابر مشہور پیمبر ہیں۔ پہلے یہ بڑے خوشحال تھے۔ پھر خدا نے ان کو دُکھ اور تکلیف سے آزمانا چاہا۔ مال و اولاد سب کچھ چھین لیا۔ کوڑھی ہو گئے۔ بدن میں کیڑے پڑ گئے مگر وہ ہر حال میں خدا کا شکر کرتے رہے اور خدا نے انہیں پھر صحت و خوشحالی عطا فرما دی۔

[2] حضرت الیسع یا البشر بن ایوب کے چچازاد بھائی۔ انھوں نے بہ زمانۂ بنی اسرائیل سو پیغمبروں کی جان بچائی تھی۔ یا ہر روز سو نمازیوں کی مقدار میں نماز پڑھتے تھے۔

[3] یعنی مچھلی والا یعنی حضرت یونس علیہ السلام۔ جب اُن کی قوم پر عذاب نازل ہونے کو ہوا تو بہت کچھ روتے اور دعا کی اور اس سے پہلے کہ عذابِ الٰہی ٹل جاتے اپنے مقام سے نکل بھاگے۔ راستے میں ایک دریا پڑا۔ یہ بھی کشتی میں سوار ہو گئے۔ کشتی چلتے چلتے ایک جگہ رُک گئی۔ ناخدا نے کہا کہ اس کشتی میں کوئی غلام ہے جو اپنے آقا سے چھپ کر بھاگ آیا ہے۔ اُسے اُتر جانا چاہیئے۔ قرعہ ڈالا گیا تو یونس علیہ السلام کا نام نکلا۔ سب نے ان کو پکڑ کر دریا میں پھینک دیا۔ وہاں انھیں ایک مچھلی نگل گئی۔ اُس وقت اپنی غلطی پر متنبہ ہوئے اور سمجھے کہ واقعی وہ بھاگا ہوا غلام میں ہی ہوں۔ میں ہی خدا سے بگڑ کر بھاگا تھا، یہ سوچ کر توبہ کی اور التجائے نجات۔ توبہ قبول ہوئی اور ان کا قصور معاف کر دیا گیا اور مچھلی کے پیٹ سے صحت مند نکل آئے

[4] رات اور قعرِ دریا سے اور مچھلی کے پیٹ کے اندھیروں سے مراد ہے

[5] مراد ہے مریم علیہا السلام سے

ع ۶ / ۶

حَتّٰۤى اِذَا فُتِحَتۡ يَاۡجُوۡجُ وَمَاۡجُوۡجُ وَهُمۡ مِّنۡ كُلِّ حَدَبٍ
يَّنۡسِلُوۡنَ ﴿۹۶﴾ وَاقۡتَرَبَ الۡوَعۡدُ الۡحَقُّ فَاِذَا هِىَ شَاخِصَةٌ
اَبۡصَارُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ؕ يٰوَيۡلَنَا قَدۡ كُنَّا فِىۡ غَفۡلَةٍ مِّنۡ هٰذَا
بَلۡ كُنَّا ظٰلِمِيۡنَ ﴿۹۷﴾ اِنَّكُمۡ وَمَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ
حَصَبُ جَهَنَّمَ ؕ اَنۡتُمۡ لَهَا وٰرِدُوۡنَ ﴿۹۸﴾ لَوۡ كَانَ هٰۤؤُلَاۤءِ اٰلِهَةً
مَّا وَرَدُوۡهَا ؕ وَكُلٌّ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۹۹﴾ لَهُمۡ فِيۡهَا زَفِيۡرٌ وَّهُمۡ فِيۡهَا
لَا يَسۡمَعُوۡنَ ﴿۱۰۰﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ سَبَقَتۡ لَهُمۡ مِّنَّا الۡحُسۡنٰٓى ۙ اُولٰۤٮِٕكَ
عَنۡهَا مُبۡعَدُوۡنَ ﴿۱۰۱﴾ لَا يَسۡمَعُوۡنَ حَسِيۡسَهَا ۚ وَهُمۡ فِىۡ مَا
اشۡتَهَتۡ اَنۡفُسُهُمۡ خٰلِدُوۡنَ ﴿۱۰۲﴾ لَا يَحۡزُنُهُمُ الۡفَزَعُ الۡاَكۡبَرُ وَ
تَتَلَقّٰٮهُمُ الۡمَلٰۤٮِٕكَةُ ؕ هٰذَا يَوۡمُكُمُ الَّذِىۡ كُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ ﴿۱۰۳﴾
يَوۡمَ نَطۡوِى السَّمَآءَ كَطَىِّ السِّجِلِّ لِلۡكُتُبِ ؕ كَمَا بَدَاۡنَاۤ اَوَّلَ خَلۡقٍ
نُّعِيۡدُهٗ ؕ وَعۡدًا عَلَيۡنَا ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيۡنَ ﴿۱۰۴﴾ وَلَقَدۡ كَتَبۡنَا فِى الزَّبُوۡرِ
مِنۡۢ بَعۡدِ الذِّكۡرِ اَنَّ الۡاَرۡضَ يَرِثُهَا عِبَادِىَ الصّٰلِحُوۡنَ ﴿۱۰۵﴾
اِنَّ فِىۡ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوۡمٍ عٰبِدِيۡنَ ؕ ﴿۱۰۶﴾ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا
رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۰۷﴾ قُلۡ اِنَّمَا يُوۡحٰٓى اِلَىَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ
وَّاحِدٌ ۚ فَهَلۡ اَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿۱۰۸﴾ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ اٰذَنۡتُكُمۡ
عَلٰى سَوَآءٍ ؕ وَاِنۡ اَدۡرِىۡۤ اَقَرِيۡبٌ اَمۡ بَعِيۡدٌ مَّا تُوۡعَدُوۡنَ ﴿۱۰۹﴾ اِنَّهٗ
يَعۡلَمُ الۡجَهۡرَ مِنَ الۡقَوۡلِ وَيَعۡلَمُ مَا تَكۡتُمُوۡنَ ﴿۱۱۰﴾

رستے حتیٰ کہ کھُلیں یاجُوج اور ماجُوج کے — ہر بلندی سے وہ آئیں پھیلتے اور دَوڑتے ؛
اور سچّا وعدہ نزدیک آتے (روزِ حشر کا) — اور اُٹھی رہ جائیں آنکھیں کافروں کی (جابجا) ؛
اور کہیں واحسرتا! ہم اِس سے غفلت میں رہے — بلکہ (امرِ واقعہ یہ ہے کہ) مجرم ہم ہی تھے ؛
(حکم اُس دِن ہوگا) تم، اور جن کو تم تھے پوُجتے — (جان کر، پروردگار اپنا) سوا اللہ کے ؛
آج ہو دوزخ کا ایندھن (یہ ہے انجامِ غرور) — (آج) تم سب کو جہنم میں پہنچنا ہے (ضرور) ؛
گر یہ (بُت) معبود ہوتے تو نہ آتے (پھر) یہاں — سب کے سب اب اِس جہنم میں رہیں گے جاوداں ؛
(اور) جہنم میں وہ چلاتے رہیں گے (جاوداں) — سُن سکیں گے وہ نہ کچھ بھی (شور و غوغا میں) وہاں ؛
اور قسمت کر دی ہم نے جن کو نیکی، پہلے سے — (نارِ دوزخ سے) وہ (بیشک) دُور رکھے جائیں گے ؛
وہ تو آہٹ بھی نہ دوزخ کی سُنیں گے (شور کیا) — اور رہیں گے اپنی من مانی مرادوں میں سدا ؛
خوف ہوگا (حشر کا) اُن کو نہ گھبراہٹ بڑی — اور فرشتے اُن کو ہاتھوں ہاتھ لیں گے (واقعی)
(اور کہیں گے دیکھ لو اے لوگو) وہ دن ہے یہی — جس کا وعدہ تم سے دنیا میں کیا تھا (جیتے جی) ؛
آسمانوں کو لپیٹیں گے ہم اُس دن اس طرح — کوئی دستاویز کاغذ کی لپیٹے جس طرح
جیسے ہم نے پہلے (اِس دنیا کو) تھا پیدا کیا — ویسے ہی پیدا دوبارہ پھر کریں گے (دیکھنا)

ہم نے یہ وعدہ کیا ہے ہم پہ ہے حقِّ وفا ؛

ہم نے یہ بعدِ نصیحت کر دیا ثبت زبُور — نیک میرے بندے وارث ہوں گے دنیا کے (ضرور) ؛
میں عبادت کرنے والے جو (خدا کی) بالیقیں — اس میں ہے اُن کو ہدایت (اور بشارت بہتریں) ؛
رحمتِ عالم بنا کر ہم نے بھیجا ہے تمھیں ؛ — (اے محمدؐ) کہدو لوگوں سے کہ (ہر اک حال میں)
مجھ کو آتا ہے بروئے وحی، حکم اس بات کا — ہے تمہارا ایک ہی معبود، وہ واحد خدا،

ہے اطاعت اُس کی اے لوگو تمھیں منظور کیا ؟

پھر جو وہ منہ پھیر لیں تو اُن سے کہدو (کھول کر) — میں نے تم سب کو ہے یکساں طور پر کر دی خبر
جس (قیامت) کا ہوا ہے تم سے وعدہ (سربسر) — مجھ کو کیا معلوم وہ نزدیک ہے یا دُور (تر) ؛
بات چلّا کر کرو تم یا چھپا لو کوئی شَے — جانتا ہے (بالیقیں سب کچھ) خدا (ربِّ بحر و بر) ؛

وَاِنْ اَدْرِيْ لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿١١١﴾ قٰلَ
رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿١١٢﴾

سُوْرَةُ الْحَجِّ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّعَشْرُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ
شَيْءٌ عَظِيْمٌ ﴿١﴾ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ
عَمَّاۤ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى
النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ﴿٢﴾
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ
شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ﴿٣﴾ كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ
وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿٤﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ
فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ
نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ
لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ؕ وَنُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ
نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْ ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَ
مِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰۤى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ
عِلْمٍ شَيْـًٔا ؕ وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا
الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِيْجٍ ﴿٥﴾

کیا خبر مجھ کو یہ (مہلت ہو) تمھارا امتحاں
اور وقتِ خاص تک ہو فائدہ تم کو (یہاں)؛
(پھر پیمبر نے خدا سے اپنے) یہ مانگی دعا
یا الٰہی کردے اب انصاف سے تو فیصلا
اور ہمارا رب ہے رحمٰن (اُس پہ ہے دار و مدار)
ہیں تمھاری باتوں پر اُس سے رد کے خواستگار؛

ربع النصف

(۲۲) سورۂ حج

یہ سورۃ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہیں ۷۸ آیتیں اور دس رکوع ہیں

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)
جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں؛

اپنے رب (کے قہر) سے لوگو ڈرو (ڈر ہے یہی)
زلزلہ ہوگا قیامت کا مصیبت اک بڑی؛
وہ (قیامت) جس دن (آئیگی تمھارے سامنے)
تم یہ دیکھو گے کہ ہر اک دایہ (اُس کے خوف سے)
دُودھ پیتے (بچے) کو بھولے گی (اُس گھمسان میں)
اور گرا دیں گی حمل (بھی) حاملہ سب عورتیں؛
اور تمھیں معلوم ہوں گے نشہ میں سب آدمی
حالانکہ ہوں گے نہ وہ نشہ میں لیکن (واقعی)
ہے بہت ہی سخت اللہ کا عذاب (اور قہر بھی)[1]؛

بعض لوگ ایسے ہیں، جو بے آگہی و علم کے
جھگڑا کرتے ہیں خدا کے بارے میں (افراد سے)
پیروی کرتے ہیں ہر شیطانِ سرکش کی (سدا)؛
جسکی نسبت (حکم یہ حق کا) ہے لکھا جا چکا
دوست جو اِس کا بنے گا یہ اُسے بہکائے گا
اور عذابِ نارِ دوزخ کی طرف لے جائیگا؛
پھر سے جی اُٹھنے میں اے لوگو تمھیں ہو شک اگر
(تو اُسے تم رفع کر لو دل میں اتنا سوچ کر)
مٹی سے، پھر نطفے سے، پھر لوتھڑے سے خون کے
پھر مکمل اور ادھوری گوشت کی اِک بوٹی سے
ہم نے تم کو (عالمِ اجسام میں) پیدا کیا
تاکہ (قدرت اپنی) ظاہر تم پہ کر دیں (برملا)
عورتوں کے پیٹ میں جس نطفے کو ہیں چاہتے
ہم مقرر وقت تک ٹھہرائے رکھتے ہیں اُسے
پھر نکالا کرتے ہیں بچہ بنا کر ہم تمھیں
پھر تمھاری پرورش کرتے ہیں (ماں کی گود میں)
تاکہ تم پہنچو جوانی کی (سہانی) عمر کو،
اور (عمرِ طبعی سے پہلے ہی) تم میں کوئی تو
(حکم سے اللہ کے) ہوتا فنا ہے (یک بیک)
کوئی چلتا ہے (بڑھاپے کی) نکمّی عمر تک
کچھ نہ جانے تاکہ سب کچھ جاننے کے بعد بھی[2]
دیکھتے ہو تم، زمیں بے حس و حرکت ہے پڑی
پھر جب اُس پر پانی برساتے ہیں ہم (تو واقعی)
لہلہانے اور اُبھرنے لگتی ہے (ہاں کر تری)
ہر طرح کی ہوتی ہے پھر خوشنما روئیدگی؛

---

[1] یعنی نشہ میں ہونے کا تو وہ کوئی موقع ہی نہیں لیکن عذاب الٰہی کے آثار اس قدر شدید ہونگے کہ ہر شخص مدہوش اور بے ہوش ہو جائے گا۔

[2] یعنی تجربے کار اور عقلمند بوڑھا ہونے کے بعد پھر بچوں کی طرح نادان اور ضعیف القویٰ بن جائے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۶﴾ وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ
اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ﴿۷﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ
فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ﴿۸﴾ ثَانِيَ
عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّ
نُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۹﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ
يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۱۰﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ
يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ اطْمَاَنَّ بِهٖ وَاِنْ
اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ
ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۱﴾ يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿۱۲﴾
يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗٓ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى
وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ﴿۱۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اِنَّ
اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۱۴﴾ مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ
فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَاۗءِ ثُمَّ
لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ﴿۱۵﴾ وَكَذٰلِكَ
اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ﴿۱۶﴾

یہ (تصرّف) ہے دلیل اس کی کہ برحق ہے خدا — زندہ کرتا ہے وہی مُردوں کو (بے چُون و چرا)
اور ہے ہر چیز پر قدرت اسے (نزدیک و دُور)ؕ — اور اس کی، کہ قیامت آنے والی ہے ضرور
اُس کے آنے میں نہیں شک اور کوئی دھوکا ذرا) — جو ہیں قبروں میں، اٹھائیگا انھیں بیشک خداؕ
اور کوئی اِن لوگوں میں ایسا بھی ہے (خانہ خراب) — جو کہ بے علم و ہدایت اور بے روشن کتاب
جھگڑا کرتا ہے خدا کے بارے میں، ہے اینٹھتا[1]، — تاکہ لوگوں کو بھُلادے راہ (در رسم) کبریا
ہے (سزا) رسوائی (کی) دُنیا میں اُس کے واسطے — اور روزِ حشر بھی (بدلے میں اس عدوان کے)

ہم عذابِ نار کی لذّت چکھائیں گے اُسے ؕ

(اور کہیں گے اُس سے) یہ بدلہ ہے (اُن اعمال کا) — اپنے ہاتھوں تو نے جو بھیجے تھے آگے (بے حیا)

ظلم بندوں پر ذرا سا بھی نہیں کرتا خداؕ

ع ۱۰ ۸

اور لوگوں میں ہے کوئی کوئی ایسا شخص بھی — جو کنارے پر کھڑا کرتا ہے حق کی بندگی
نفع کچھ پہنچا تو اُس سے خاطر آسودہ ہُوا — آزمائش کی تو اپنے رُخ پہ اُلٹا پھر گیا
اس نے دُنیا اپنی کھوئی آخرت برباد کی — یہ کھُلا نقصان ہے اور ہے کھُلا ٹوٹا یہیؕ
جو پکارا کرتا ہے اوروں کو خالق کے سوا — جن سے اُس کو کوئی نقصاں ہے نہ کوئی فائدا

پرلے درجے کی یہی ہے گمرہی (سوچو ذرا) ؕ

یہ پکارے جاتا ہے اُن کو، ضرر جن لوگوں کے — اِن کو (دُنیا میں) پہنچ جاتے ہیں پہلے نفع سے

بیشک ایسے دوست بد ہیں اور رفیق ایسے بُرےؕ

لائے جو ایماں (خدا پر) اور عمل اچھے کیئے — ان کو باغوں میں خدا داخل کریگا (خلد کے)
جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں (لطیف و عنبریں) — کر گزرتا ہے خدا، جو چاہتا ہے بالیقیں ؕ
ہو خیال ایسا جسے اور جس کو ہو یہ ظنِّ بد — دے نہیں سکتا خدا دُنیا و عقبیٰ میں مدد
چاہیئے اُوپر کی جانب ایک رسّی تان لے — (اور لگا کر پھانسی) رشتہ قطع دُنیا سے کرے
اور پھر دیکھے، وہ جس غصّے سے تھا چیں بر جبیں — اِس طرح جاتا رہا اُس کا وہ غصّہ یا نہیں[2]ؕ
(جیسا یہ قرآں ہے) ایسا ہی اسے نازل کیا — اس کی واضح ہیں دلیلیں (شک نہیں جنمیں ذرا)

جس کو چاہے (اِس ذریعے سے) ہدایت دے خداؕ

[1] یعنی اُکھڑے ہوئے دل سے۔ جیسے کوئی مکان کے کنارے پر کھڑا ہو کہ چاہے تو اندر چلا جائے اور چاہے تو باہر نکل جائے۔

[2] مقصد یہ ہے کہ آدمی ہمارے ارادے کو اپنے ارادے کا محکوم بنانا چاہتا ہے کہ جو کچھ وہ چاہے ہم کر دیا کریں مگر ہم ایسا نہیں کر سکتے چاہے وہ اپنی جان ہلاک ہی کیوں نہ کر ڈالے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـِٕيْنَ وَالنَّصٰرٰى
وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا ۖ اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۱۷﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ
يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ
وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ
مِّنَ النَّاسِ ؕ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ؕ وَمَنْ يُّهِنِ
اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ؕ ﴿۱۸﴾ السجدة هٰذٰنِ
خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِىْ رَبِّهِمْ ۫ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ
لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ؕ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ﴿۱۹﴾ ج
يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِىْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ؕ ﴿۲۰﴾ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ
حَدِيْدٍ ﴿۲۱﴾ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا
فِيْهَا ۗ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۲۲﴾ ع اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ؕ وَلِبَاسُهُمْ
فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۲۳﴾ وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ۚ وَهُدُوْٓا اِلٰى
صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ﴿۲۴﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِىْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ ۨ الْعَاكِفُ
فِيْهِ وَالْبَادِ ؕ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۵﴾ ع

یہ جو ہیں مسلم، نصاریٰ اور یہودی، صابئین — اور یہ جو ہیں مجوس اور (کفر پیشہ) مشرکین

فیصلہ اِن میں کرے گا خود خدا روزِ جزا — سامنے اُس کے ہے ہر شے، وہ ہے سب کچھ دیکھتا؛

(اے مخاطب) کیا نہیں اِس بات کو تُو دیکھتا — ہے زمین اور آسمانوں میں جو (مخلوقِ خدا)

اور سُورج، چاند، تارے، کوہ، پیڑ اور جانور — سرنگوں ہیں سب خدا کے آگے (ماتھا ٹیک کر)

اور بہت سے آدمی بھی (سجدہ کرتے ہیں اُسے) — اور بہت ایسے ہیں لازم ہے سزا جن کے لیئے

اور ذِلّت دے خدا جس کو تو اُسکو (بالیقیں) — کوئی عزّت دینے والا (پھر) نہیں (ممکن کہیں)؛

اور جو کچھ چاہے وہ، کرتا ہے ربّ العالمیں؛

سجدہ

(مومن و کافر) ہیں دو اِک دُوسرے کے مدّعی — رب کے بارے میں جھگڑتے رہتے ہیں یہ (دائمی)

اِن میں جو کافر ہیں اور رب کو نہیں ہیں مانتے — قطع کر رکھے ہیں کپڑے آگ کے اُن کے لیئے

اُن کے سر پر پانی اوپر سے پڑے گا کھولتا؛ — ان کی کھالیں، اور جو کچھ ہے پیٹ میں جل جائیگا؛

اور اُن کے (مارنے کو) گُرز ہوں گے لوہے کے؛ — جب گھُٹن کے مارے دوزخ سے نکلنا چاہیں گے

تو وہ پھر دوزخ ہی کے اندر دھکیلے جائیں گے — حکم ہوگا اب چکھو تم نارِ دوزخ کے مزے؛

۲/۱۲/۹

لائے جو ایماں خدا پر اور عمل اچھے کیئے — اُن کو باغوں میں خدا داخل کرے گا (خلد کے)

جن کے نیچے ہوں گی (آبِ صاف کی) نہریں رواں — سونے کے کنگن انھیں پہنائے جائینگے وہاں

اور موتی، ریشمی پوشاک ہوگی (بیگماں)؛

(اِس لیئے آسائشیں یہ اُن کو بخشی جائیں گی) — پائی (دنیا میں) اُنھوں نے راہ سُتھری بات کی

اور جو اللہ ہے شائستہ حمد و (ثنا) — مِل گیا تھا اُن کو (دنیا میں) اُسی کا راستا؛

کفر جو کرتے ہیں اور لوگوں کو جو ہیں روکتے — مسجدِ کعبہ[1] میں جانے سے، خدا کی راہ سے

ہے بنایا ہم نے (اِک معبد) جسے سب کے لیئے — ہے برابر، آئے جو باہر سے، یا اُس میں رہے

اور اُنھیں بھی، کفر جو اس میں شرارت سے کریں — ہم چکھائیں گے عذابِ دردناک (حشر میں)؛

۲/۱۰

[1] وہ مسجد جس میں خانہ کعبہ ہے مسجد الحرام

وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔا وَّطَهِّرْ
بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿٢٦﴾ وَاَذِّنْ
فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ
مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ﴿٢٧﴾ لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ
اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ
فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ﴿٢٨﴾ ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ
وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿٢٩﴾ ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ
حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ
اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا
قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿٣٠﴾ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ
فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ
فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ﴿٣١﴾ ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا
مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿٣٢﴾ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى
ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿٣٣﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا
لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ
فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ﴿٣٤﴾ الَّذِيْنَ
اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ
اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿٣٥﴾

پھر ابراہیمؑ جب ہم نے (عبادت کے لیئے) کی مقرر اک جگہ کعبے میں (اپنے فضل سے)
(اور کہا) کرنا نہ میرے ساتھ اوروں کو شریک صاف ستھرا رکھنا میرے گھر کو (بالکل ٹھیک ٹھیک)
آئیں جو بہرِ طواف (اس کعبہ میں) اُن کے لیئے اور رکوع و سجدہ جو کرتے ہیں اُن کے واسطے،
اور جو رہتے ہیں محرابِ عبادت میں کھڑے ؏
اور مُنادی کردو سب لوگوں میں تم حج کے لیئے تا تمھارے پاس پیدل اور سوار آئیں چلے
دُبلے دُبلے اونٹوں پر ہر ایک راہِ دُور سے ؏
تاکہ ہوں موجود اپنے فائدے[1] کے واسطے اور خُدا نے جو مویشی چارپائے ہیں دیئے۔
ذبح کرکے اُن کو، پھر اُن پر خدا کا نام لیں (اور) خاص ایامِ معلومہ میں (لوگ ایسا کریں)
اُس[2] میں سے خود کھائیں اور بھوکے فقیروں کو کھلائیں پھر[3] بدن کا میل اُتاریں (بال کٹوائیں نہائیں)
منتیں (جو مانی تھیں) پوری کریں (بلے اختلاف) اور کریں پھر اِس قدیم (اللہ کے) گھر کا طواف ؏
یہ ہُوا (اِس کے علاوہ) جو کوئی حُرمت کرے ایسی چیزوں کی جنھیں حُرمت ہے دی اللہ نے
تو وہ نزدیکِ خدا بہتر ہے اُس کے واسطے، ہیں حلال اے لوگو چوپائے تمھارے واسطے
ماسوا اُن کے جو تم (قرآن میں) پڑھتے رہے (ان) بتوں کی گندگی سے تم کو بچنا چاہیئے
اور (بچنا چاہیئے) ہر ایک جھوٹی بات سے ؏
ہو رہو تم (مطلقاً، بس) ایک ہی اللہ کے اور کسی کو بھی شریک اُس کا نہ کرنا چاہیئے
جو شریکِ حق بنائے گا کسی کو (پُرخطا) تو وہ ایسا ہے کہ جیسے آسماں سے گر پڑا۔
اور اُچکتے ہیں اُسے کچھ جانور (مُردارخوار[4]) یا ہوا نے دُور جا ڈالا ہے اُس کو (زار خوار[5])
یہ ہُوا، اور جو ادب اُن چیزوں کا قائم رکھے نامزد جو کی گئی ہوں نام سے اللہ کے[6]
تو یہی پرہیزگاری ہے دلوں کی (دیکھئے) ؏
چارپایوں میں (بس اے لوگو) تمھارے واسطے ایک وقتِ خاص تک ہیں (لامحالہ) فائدے
پھر حلال اُن کو قریبِ کعبہ ہونا چاہیئے ؏
ہم نے قربانی مقرر کی ہر اُمت کے لیئے تاکہ جو چوپائے ہیں اللہ نے اُن کو دیئے
(اُن کے وقتِ ذبح) وہ لیں اُن پہ نام اللہ کا اور تم سب کا خدا ہے اک وہی واحد خدا
فرماں بردار اُس (خدا) کا تم کو رہنا چاہیئے اور بشارت دو اُنھیں، جو عجز کے خوگر ہوئے ؏
وہ، کہ جب اللہ (واحد) کا لیا جاتا ہے نام دل لرز اُٹھتے ہیں اُن کے (بربنائے احترام)
صبر کرتے ہیں مصیبت پر جو پڑھتے ہیں نماز خرچ کرتے ہیں ہمارے رزق سے جو (پاکباز) ؏

[1] مفادِ تجارت
[2] یعنی قربانی کے گوشت میں سے
[3] احرام کے زمانے میں بدن پر میل جم جاتا ہے
[4] یعنی مُردار جانور اور خنزیر وغیرہ
[5] مقصد یہ ہے کہ خواہ کسی طرح بھی ہو اس کا انجام ہلاکت ہے
[6] جیسے حج کی قربانی وغیرہ

ع ۴ / ۱۱

وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا
اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا
وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۚ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٣٦﴾
لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى
مِنْكُمْ ۚ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ۗ
وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٣٧﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۗ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ﴿٣٨﴾ اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ
بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ۚ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ﴿٣٩﴾ الَّذِيْنَ
اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ۗ
وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ
صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ
اللّٰهِ كَثِيْرًا ۗ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ
عَزِيْزٌ ﴿٤٠﴾ اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ
وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۗ
وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿٤١﴾ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ
قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُوْدُ ﴿٤٢﴾ وَقَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ وَقَوْمُ
لُوْطٍ ﴿٤٣﴾ وَّاَصْحٰبُ مَدْيَنَ ۚ وَكُذِّبَ مُوْسٰى فَاَمْلَيْتُ
لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿٤٤﴾

ہم نے قربانی کے اونٹوں کو تمہارے واسطے، کردیا حرمت کے قابل (مثلِ دیگر چیزوں کے)
ہے اسی میں کچھ تمہاری بہتری (سوچو اگر) نامزد جن کو کیا جاتا ہے رب کے نام پر
ذبح اُن اونٹوں کو (صفؔ بستہ) کھڑا کرکے کرو اور (وقتِ ذبح) تم اِن پہ خدا کا نام لو
گر پڑیں جب وہ کسی پہلو پہ، تو اُن میں سے[1] کھاؤ اور قناعت پیشہ یا سائل فقیروں کو کھلاؤ
ہم نے یوُں بس میں تمہارے کر دیئے ہیں جانور تاکہ تم احسان مانو (اِس ہماری دین پر)؛
گوشت اور خون اِن کا تو اللہ کو ملتا نہیں ہاں پہنچتا ہے مگر تقویٰ تمہارا (بالیقیں)
ہے تمہارے بس میں یوُں اِن کو خدا نے کر دیا تاکہ اُس نے جو دکھایا تم کو رستہ (دین کا)
شکر یہ میں اُس کے تم اُس کی (بڑائی بھی کرو) اور بشارت (خلد کی) دو نیکی کرنے والوں کو؛
مومنوں سے دشمنوں کو دفع کر دے گا خدا اور پسند اُس کو نہیں ناشکر خائن (بے حیا) ؛
جن سے کافر لڑتے ہیں، اُن کو بھی ہے اِذنِ وغا کیونکہ اُن پر ظلم (ہے کفار کے ہاتھوں) ہوُا

اور مدد کرنے پر اُن کی (اب بھی) قادر ہے خدا ؛

یہ وہی ہیں جن کو ناحق گھر سے بے گھر کر دیا صرف اتنا کہنے پر (ہاں) "رب ہمارا ہے خدا"
دفع بعضوں کو نہ گر اللہ کرتا بعض سے تو (نصاریٰ کے) یہ گرجے اور (یہ سب) صومعے
یہ (یہودی) معبد اور یہ مسجدیں (اسلام کی) جن میں کثرت سے لیا جاتا ہے نامِ ایزدی
ڈھے گئی ہوتیں کبھی کی (آدمی کے ظلم سے) رب مدد اُس کی کرے گا، جو مدد رب کی کرے

ہے زبردست اور ذی قوت خدا (سچ جانیئے) ؛

ہیں یہ ایسے لوگ (اور ایسے ہیں اِنکے حوصلے) ملک میں دے دیں جو قوت اِنکو (اپنے فضل سے)
تو کریں قائم نماز، اور دیں زکوٰۃ، اور حکم دیں نیک کاموں کا، بُرے کاموں سے سب کو روک دیں

ہے مآلِ کار تو اللہ کے ہی ہاتھ میں ؛

(کیا تعجب ہے) جو یہ جھٹلائیں تم کو (اے نبی) (انبیاء کو) اِن سے پہلے بھی تو ہے جھٹلا چکی
قومِ نوحؑ و عاد، اور قومِ ثمود (ایسی ہی تھی) اور ابراہیمؑ کی قوم اور قومِ لوطؑ بھی ؛
انبیاء کو اہلِ مدین بھی (تو ہیں جھٹلا چکے) اور موسیٰؑ کو بھی جھٹلایا تھا (اُن کی قوم نے)
پہلے تو مہلت دی ہم نے کافروں کو (بار بار) پھر انہیں ماخوذ ہم نے کر لیا (انجامِ کار)

کیسی خفگی تھی ہماری! (اور قہرِ آشکار) ؟ ؛

[1] یعنی کاٹ کر اور پکا کر کھاؤ اور کھلاؤ

ثلث

فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى
عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ۝۴۵ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي
الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَآ اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ
فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ ۝۴۶
وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ۭ وَاِنَّ يَوْمًا
عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝۴۷ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ
لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَاِلَيَّ الْمَصِيْرُ ۝۴۸ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ
اِنَّمَآ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۴۹ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ
مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝۵۰ وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰۗىِٕكَ
اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝۵۱ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ
اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ
ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۵۲ لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ
فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاِنَّ
الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ۝۵۳ وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ
مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۵۴ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى
تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ۝۵۵ اَلْمُلْكُ يَوْمَىِٕذٍ
لِّلّٰهِ ۭ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝۵۶

ہم نے غارت کیں اسی صورت سے کتنی بستیاں تھیں وہ نافرمان (اور اب بھی ہیں عبرت کا نشان)
(اُن کی دیواریں) چھتوں پر ہیں پڑی (ماتم کناں)؛

کتنے ویراں ہیں محل، بیکار ہیں کتنے کنویں! چلتے پھرتے ہی نہیں یہ لوگ کیا اِس مُلک میں؟
تاکہ ان کے دل فضا فہم اور شنوا ہوتے کان آنکھیں تو اندھی نہیں ہوتیں مگر (ہے اُنکی شان)
دِل جو ہیں سینوں میں، وہ ہوتے ہیں اندھے (بے گماں)؛

تم سے جلدی مانگتے ہیں یہ عذاب (آخریں) اور خدا وعدہ خلافی (اِن سے) کر سکتا نہیں
اور تمہاری گنتی سے "اک روز" نزدِ کردگار ہے اُن (عرصے) کی طرح جن میں برس ہوں اک ہزار؛
بستیاں کتنی ہیں ایسی جنکو مُہلت ہم نے دی تھیں وہ نافرمان، پھر ہم نے گرفت اُن سب کی کی
لوٹ کر آنا ہے (دنیا کو) ہماری سمت ہی؛

کہدو، لوگو ڈر سُناتا ہوں تمھیں میں کھول کر؛ لائے جو ایمان اور جن کے عمل ہیں نیک (تر)
مغفرت اُن کے لیئے ہے اور رزقِ مقتدر؛

کیں جنھوں نے کوششیں آیات کے ابطال کی تا ہرادیں وہ (نبی کو اور مسلمانوں کو بھی)
(تو نہیں کچھ شبہ و شک اس میں کہ) وہ ہیں دوزخی؛

(اے پیمبر بات یہ ہے) ہم نے تم سے پہلے بھی کوئی بھیجا ہی نہیں ایسا رسُول (ایسا نبی)
جب خیالات اُس نے (اپنے دل میں) کچھ قائم کیے وسوسہ ڈالا ضرور اُن میں کوئی شیطان نے
دُور پھر اللہ نے شیطاں کا کر کے وسوسا (اور بھی) مضبُوط اپنی آیتوں کو کر دیا،
حکمتوں والا ہے وہ، ہے علم اُسے ہر بات کا؛

(ایسی باتوں سے یہی ہوتا ہے منظورِ خدا) ڈالا ہے جو وسوسہ شیطان نے اُس سے (برملا)
آزمائے اُن کو، ہے جن کے دِلوں میں کوئی روگ اور جو دل کے سخت ہیں (یعنی قسیُّ القلب لوگ)
پرلے درجے کے تخالف میں ہیں یہ ظالم پڑے؛ اس غرض سے بھی، جنھیں بہرہ ملا ہے علم سے
جان لیں، ہے وحیِ برحق جانبِ اللہ سے اور لے آئیں یقیں اُس پر (بغیر انکار کے)
اور، ہو پیدا اِس سے اُن کے دل میں نرمی و گداز اور جو لوگ ایمان لے آتے ہیں (اور ہیں پاکباز)
راہِ راست ان کو دکھاتا ہے خدائے بے نیاز؛

ہیں جو کافر وہ تو شک ہی میں رہیں گے جاوداں جب تک اُن پر آنہ پہنچے گی قیامت ناگہاں،
یا ہو اک منحوس دِن کا قہر اُن پر (غم فشاں)؛

(راج اُس دِن ہوگا (لوگو مطلقًا) اللہ کا، اُن میں ہیں جو اختلاف، اُن کا کرے گا فیصلہ،

رکوع ۱۴

پس جو لوگ ایمان لائے اور عمل اچھے کرے
ہوں گے وہ جنت کے باغوں میں نعمت پاتے رہیں گے)؛

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۵۷﴾ ع

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ

رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۵۸﴾ لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا

يَّرْضَوْنَهٗ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿۵۹﴾ ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ

بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿۶۰﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ

اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ

سَمِيْعٌ ۢ بَصِيْرٌ ﴿۶۱﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ

هُوَ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۶۲﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ

السَّمَآءِ مَآءً ۫ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿۶۳﴾

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ

الْحَمِيْدُ ﴿۶۴﴾ ع اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ

تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ؕ وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى

الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۶۵﴾ وَهُوَ

الَّذِيْٓ اَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ﴿۶۶﴾

لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ

وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ؕ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۶۷﴾ وَاِنْ

جٰدَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۶۸﴾ اَللّٰهُ يَحْكُمُ

بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۶۹﴾

اور کافر، جو ہماری باتیں جُھٹلاتے رہے (حشر کے دن) ہوگا ذِلّت کا عذاب اُن کے لیئے ؛
اور جنھوں نے اپنے گھر چھوڑے خدا کی راہ میں، اور پھر مارے گئے یا مر گئے (جنگاہ میں)
اُن کو دے گا رزق خاصہ (آخرت کے دِن) خدا سب سے بہتر ہے وہی روزی رساں (مخلوق کا) ؛
جس سے وہ خوش ہوں اُنھیں ایسی جگہ لے جائیگا بالیقیں ہے بُرد بار اور جاننے والا خُدا ؛
یہ ہُوا اور جس نے (دشمن کو) ستایا اِسقدر (اُس کے ہاتھوں سے) ستایا وہ گیا تھا جس قدر
اور پھر (دشمن نے اُس کے) اُس پہ کی کچھ زیادتی، تو کریگا پھر مدد اللہ اُس (مظلوم) کی ،
بخشنے والا خدا ہے، عفو کرنے والا بھی ؛

اِس لیئے ہے یہ کہ کرتا رہتا ہے داخل خدا رات کو دن اور دِن کو رات میں (صبح و مسا[1])
سب کی سُنتا ہے وہی اور ہے وہ سب کچھ دیکھتا ؛

اِس لیئے ہے یہ کہ (حامی حق کا) ہے برحق خدا وہ ہیں باطل، یہ بُلاتے ہیں جنھیں اُس کے سِوا
ہے خدا ہی برتر و اعلیٰ، جو ہے سب سے بڑا ؛

(اے مخاطب) تُو نے کیا اُس پر نظر ڈالی نہیں، آسماں سے پانی برساتا ہے وہ، اور پھر زمیں،
ہوتی ہے سرسبز، بیشک (حال پر مخلوق کے) مہرباں اللہ ہے، واقف ہے (اُن کے حال سے) ؛
ہے جو کچھ ارض و سما میں، ہے وہ سب اللہ کا ہے خدا ہی بے نیاز اور لائق حمد و ثنا ؛
تم نے کیا دیکھا نہیں؟ جو کچھ زمیں پر ہے اُسے کر دیا بس میں تمھارے (بالیقیں) اللہ نے،
اور کشتی چلتی ہے دریا میں اُس کے حکم سے ہے زمیں پر آسماں کو گرنے سے روکے ہوئے
ہاں مگر (جب چاہے گر سکتا ہے) اُس کے حکم سے ہے شفیق و مہرباں بیشک وہ لوگوں کے لیئے[2] ؛
ہے وہی جس نے جِلایا اور پھر مارا تمھیں، اور پھر زندہ کرے گا (دارو گیرِ حشر میں)
بیشک انساں ہے بڑا ناشکر (سمجھا دو انہیں) ؛

اِک شریعت ہم نے قائم کی ہر اُمّت کے لیئے جس پہ (افراد اُس کے) چلتے ہیں (بغیر انکار کے)
چاہیئے تم سے نہ جھگڑیں (کارِ دیں میں بار بار) اور تم اِن کو بلائے جاؤ سمتِ کردگار ، ؛
سیدھے رستے پر ہو تم بیشک (جو خود ہے اُستوار) ؛
اور اگر اِس پر بھی یہ جھگڑا کریں تو (برملا) اِن سے کہدو، تم جو کچھ کرتے ہو واقف ہے خدا ؛
لوگو تم جن باتوں میں کرتے رہے ہو اختلاف فیصلہ اُن کا خدا کر دے گا روزِ حشر (صاف) ؛

ع ۷ / ۱۴

ع ۸ / ۱۵

[1] یعنی جب خدا رات کو دن اور دن کو رات بنا دیتا ہے، تو مسلمانوں کو غالب اور کفار کو مغلوب کرنا اس کے لیے کیا مشکل ہے — رات سے وہ ملک مراد ہیں جن پر کفر کی تاریکی چھائی ہوئی ہے اور دن سے وہ مُلک مراد ہیں جن میں اسلام کا نور تجلّی ہے۔

[2] ورنہ آسمان اب تک کبھی کا گر چکا ہوتا۔

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ
كِتٰبٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿٧٠﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ
نَّصِيْرٍ ﴿٧١﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ
كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ۭ يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۭ قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ
بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمْ ۭ اَلنَّارُ ۭ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿٧٢﴾
يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ۭ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ
شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ۭ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ﴿٧٣﴾ مَا قَدَرُوا
اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿٧٤﴾ اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰۗىِٕكَةِ
رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿٧٥﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ
وَمَا خَلْفَهُمْ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿٧٦﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٧٧﴾
وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ۭ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ
فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ۭ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ۭ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ
مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا
شُهَدَاۗءَ عَلَي النَّاسِ ښ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا
بِاللّٰهِ ۭ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿٧٨﴾

ہے جو کچھ ارض و سما میں کیا نہیں تم جانتے؟ ہے خدا واقف بخوبی اس (کے حال و راز) سے
ہیں یہ سب باتیں کتاب (خاص) میں لکھی ہوئی اور یہ بات اللہ کو آسان تر ہے (واقعی) ؎
ماسوا اللہ کے، اُن کو ہیں (کافر) پوجتے کوئی نازل کی نہیں اُس نے سند جن کیلئے
اور جن کا علم بھی (از رُوئے عقل) اِن کو نہیں اور نہیں کوئی معاون ظالموں کا بالیقیں ؎
جب ہماری آیتیں اِن کو سُناتے ہو کھُلی دیکھتے ہو مُنکروں کے چہروں پر تم ناخوشی
(شک یہ ہوتا ہے کہ شاید) یہ ابھی حملہ کریں اُن پہ جو پڑھ کر سُناتے ہیں ہماری آیتیں
اِن سے کہدو، میں بتاؤں چیز اک اس سے بُری آگ ہے (دوزخ کی وہ، دہکی ہوئی بھڑکی ہوئی)
اُس کا وعدہ منکروں سے ہے خدا نے کر لیا وُہ ٹھکانہ لوٹ کر جانے کا ہے کتنا بُرا ؎
اِک مثال اے لوگو تم سے (اور) کرتے ہیں بیاں کان رکھ کر تم اُسے سُن لو، (اگر ہو کار داں)
ماسوائے حق جنھیں تم پوجتے ہو، (اہلِ کیں) ایک مکھی بھی تو وہ ہرگز بنا سکتے نہیں
سب کے سب گو جمع ہو جائیں بنانے کیلئے اور اگر وہ مکھی (اُن کے ہاتھ سے) کچھ چھین لے
تو اُسے (مکھی کے ہاتھوں سے) چھڑا سکتے نہیں چاہنے والا بھی بودا ہے (بتوں کا بالیقیں)

اور جن کو چاہتے ہیں وہ بھی بودے (خوردہ بیں) ؎

قدر کرنی چاہیے جیسی، نہ کی اللہ کی ؎ ہے قوی بیشک خدا، اور سب پہ غالب ہے وہی ؎
منتخب کر لیتا ہے اللہ (فطرت دیکھ کر) کچھ فرشتوں اور کچھ انسانوں کو، پیغام بر،

سب کی سُنتا ہے، وہ سب کچھ دیکھتا ہے (سر بسر) ؎

اگلے پچھلے اِن کے سب حالات ہے وہ جانتا ہے مدار اللہ پر (انسان کے) ہر کام کا ؎
اے مسلمانو، رکوع و سجدہ تم کرتے رہو[1] اور عبادت اپنے رب کی (ذوقِ کامل سے) کرو

اور بھلائی بھی کرو، شاید فلاحت تم کو ہو ؎

اور راہِ حق میں کوشش کی طرح کوشش کرو، منتخب اُس نے کیا ہے تم کو (دُنیا میں) سُنو
دین کے بارے میں بھی سختی نہ اُس نے تم پہ کی، ہے تمھارے باپ ابراہیمؑ کی مِلت یہی،
اور مسلماں ہے تمہارا نام اُس نے ہی رکھا ؎ پہلے[2] سے اور اِس[3] (صحیفے) میں بھی (بے چون و چرا)
تاکہ ہو تم پر (خدا کا نیک) پیغمبر گواہ اور تم ہو دُوسرے (دنیا کے) لوگوں پر گواہ
پس نمازیں تم پڑھو اور دو زکوٰۃِ مال بھی اور سہارا لو خُدا کا، وہ تمھارا ہے ولی،

کیا ہی اچھا ہے مددگار اور مولیٰ (واقعی) ؎

[1] یعنی نماز پڑھتے رہو
[2] یعنی پہلی نازل شدہ کتابوں میں
[3] یعنی قرآن مجید میں

ع ۹ / ۱۴

سجدہ

ع ۱۰ / ۱۷

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّثَمَانَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱﴾ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ﴿۲﴾
وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ﴿۳﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ
فٰعِلُوْنَ ﴿۴﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿۵﴾ اِلَّا عَلٰٓى
اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ﴿۶﴾
فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿۷﴾ وَالَّذِيْنَ
هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ﴿۸﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ
يُحَافِظُوْنَ ﴿۹﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿۱۰﴾ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ
الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ
مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ﴿۱۲﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿۱۳﴾
ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً
فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ
خَلْقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ﴿۱۴﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ
ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ﴿۱۵﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَلَقَدْ
خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ
غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ
فِى الْاَرْضِ ۖ وَاِنَّا عَلٰى ذَهَابٍۭ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۱۸﴾

(۲۳) سُورۂ مومنون

(یہ سورۃ مکّۂ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں ۱۱۸ آیتیں اور چھ رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)
جو نہایت رحم والا ہے، بڑا ہی مہرباں ؛

ہوگئے (دونوں جہاں میں) کامیاب ایماندار ؛
کرتے ہیں اپنی نمازوں میں جو عجز و انکسار ؛

جو نکمّی باتوں کی جانب سے ہیں منہ پھیرتے ؛
جو زکاتِ (مال) دیتے ہیں (خدا کے واسطے) ؛

جو ہیں اپنی شرمگاہوں کے محافظ (برملا) ؛
صرف اپنی بیویوں اور لونڈیوں کے ماسوا ؛

کچھ نہیں الزام اُن پر (کچھ نہیں اس میں خطا) ؛

اور جو اِس کے علاوہ خواہشِ (نفسی) کرے
تو وہی ہیں لوگ حدِّ (شرع) سے نکلے ہوئے ؛

جو امانات اور اپنے عہد کا کرتے ہیں پاس
اور جو ہیں اپنی نمازوں کے محافظ (حق شناس) ؛

(فی الحقیقت) وارثِ میراثِ (آدمؑ) ہیں وُہی
پائینگے میراث جو (اللہ سے) فردوس کی

اور وہ فردوس میں آباد ہوں گے دائمی ؛

مٹّی کے سَت سے بنایا ہم نے (پہلے) آدمی
رِحم میں عورت کے، اُس کی پھر حفاظت ہم نے کی ؛

اور اُس نُطفے سے پھر ہم نے بنایا لوتھڑا
لوتھڑے سے پھر بندھی بوٹی بنائی (برملا)

پھر بندھی بوٹی سے ہم ہی نے بنائیں ہڈیاں
اور پھر اُن ہڈیوں کو گوشت پہنایا (دہاں)

اک نئی صُورت میں اُس کو پھر کھڑا ہم نے کیا،
ہے بڑا ہی برکتوں والا (خدائی کا) خدا

سب سے بہتر ہے وہی تو خالقِ (ارض و سما) ؛
اور پھر ہونا ہے اِس کے بعد تم سب کو فنا ؛

اور پھر روزِ قیامت تم اٹھائے جاؤگے ؛
اور بنائے ہم نے سات[1]، اوپر تمہارے راستے

اور ہم کچھ بے خبر (اندازِ) خِلقت سے نہ تھے ؛

اور اک اندازے سے برسایا پانی چرخ سے
پھر زمیں میں اُس کو ٹھہرایا (ندی نالے بھرے)

اور ہم قادر ہیں، لے جائیں (اڑا کر) گر اُسے ؛

[1] یعنی سات آسمان

فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ
كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۙ﴿۱۹﴾ وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ
تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ
لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ
وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۙ﴿۲۱﴾ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾ ع وَلَقَدْ
اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ
غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا
هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ
مَلٰٓئِكَةً ۖۚ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْۤ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ۚ﴿۲۴﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ
جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۲۵﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۲۶﴾
فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَاِذَا جَآءَ
اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا
مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۚ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ
مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰىنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۸﴾ وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا
وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ وَّاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ ﴿۳۰﴾
ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۚ﴿۳۱﴾ فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ
اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۲﴾ ع

پھر کھجوروں اور انگوروں کے باغ اُس آب سے ہم نے پیدا کر دیئے لوگو تمہارے واسطے
جن میں کثرت سے تمہارے واسطے میوے لگے اُن میں سے تم (بعض کو) کھاتے ہو (لے لے کر مزے) ؛[1]
ہم نے ہی (زیتون کا) وہ پیڑ (بھی پیدا کیا) "طورِ سینا" میں بکثرت جس کی ہے نشو و نما
وہ درخت اُگتا ہے (گویا) روغن اور سالن[1] لئے کھانے والوں کے لئے (قطعاً ہمارے حکم سے) ؛
اور جو پالیوں میں عبرت ہے تمہارے واسطے اُن کے پیٹوں میں ہے جو کچھ (دودھ) اُس سے (کھینچ کے)
ہم پلاتے ہیں تمہیں، اور ہیں بہت سے فائدے اُن سے تم کو، بعض کو کھاتے بھی ہو تم شوق سے ؛
کشتیوں پر اور اُن پر (خوب) پھرتے ہو لدے ؛

ہم نے قوم نوحؑ کی جانب (جو) بھیجا نوحؑ کو (نوحؑ نے) اُن سے کہا اللہ کی طاعت کرو
ماسوا اُس کے نہیں معبود کوئی (بالیقیں)، کیا تم (اے لوگو خدا کے خوف سے) ڈرتے نہیں؟ ؛
قوم کے سردار جو منکر تھے وہ کہنے لگے تم ہی جیسا آدمی یہ بھی ہے، (لیکن مُصر ہے)۔
چاہتا ہے یہ کہ حاصل تم پہ کر لے برتری اور اگر اللہ کو منظور ہوتی (رہبری)
تو (وہ پیغمبر بنا کر کچھ) فرشتے بھیجتا، ہم نے تو ایسا نہیں اسلاف سے اپنے سُنا ؛
ہو نہ ہو، اک مرد ہے یہ جس کو سودا ہو گیا ایک وقتِ خاص تک ہے انتظار اُس کا روا ؛
(نوحؑ) بولے یاالٰہی تو مدد فرما مری مجھ کو جھٹلایا اُنہوں نے (اور مری توہین کی) ؛
حکم بھیجا ہم نے اُنکو (تم) ہمارے سامنے (ایسی) اِک کشتی بناؤ (جو) مطابق وحی کے
پھر ہمارے حکم سے جب جوش میں آئے تنور رکھ لو اُس کشتی میں دُہرا جوڑا، ہر شے کا ضرور
ساتھ گھر والوں کو بھی لو (اپنی کشتی میں بٹھا) ہاں مگر اُن کو نہیں جن کے لئے حکم[2] آ چکا
ظالموں کے بارے میں تم ہم سے کچھ کہنا نہیں اُنکو بیشک ڈوبنا ہے (اور مٹنا بالیقیں) ؛
کشتی پر جب چڑھ چکو تم اور تمہارے ہمرہی تو کہو اللہ تیرا شکر ہے، احسا[illegible] جی
تو نے ہی ہم کو نجات اِن ظالموں سے (آج) دی ؛

اور کہو، یارب (زمیں پر) مجھ کو با برکت اتار پار کرنے والا[3] تو بہتر ہے (بیڑا کر دے پار) ؛
فی الحقیقت اس میں قدرت کے ہماری ہیں نشاں اور بیشک ہم کو تھا (لوگوں کا) لینا امتحاں ؛
پھر اک امت اور اُنکے بعد پیدا ہم نے کی[4] ؛ اور اُن میں ہم نے بھیجا اک اُنہیں میں سے نبی[5]
(اُس نے سمجھایا) کہ وہ تم بندگی اللہ کی ماسوا اُس کے نہیں معبود تم سب کا کوئی،
کیا نہیں ڈرتے تم اُس سے؟ (بربنائے خودسری) ؛

[1] زیتون کا تیل دوسرے کاموں میں بھی آتا ہے اور اس سے روٹی کھاتے ہیں تو وہ سالن کا بدل بھی ہے
[2] یعنی غرقابی کا حکم جو نوحؑ کی بیوی اور بیٹے کے لئے پہلے سے آچکا تھا۔
[3] "منزل" کے لفظی معنیٰ "اتارنے والا" ہیں مگر ہم نے ترجمہ "پار کرنے والا" کیا ہے کیونکہ کشتی سے اتارنے والا ملاح کشتی کو پار لگانے والا بھی کہا جاتا ہے بعض مترجمین نے اس کے معنیٰ "میزبان" بھی لیے ہیں۔
[4] یعنی قوم ثمود۔
[5] صالح علیہ السلام۔

ع ۲۲
ع ۱۰

وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَ
يَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۳۴﴾
اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ﴿۳۵﴾ هَيْهَاتَ
هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۶﴾ اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا
نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿۳۷﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ نِافْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا
نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۸﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۳۹﴾ قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ
لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً
فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿۴۲﴾ مَا
تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿۴۳﴾ ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا كُلَّمَا
جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ
فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۴﴾ ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ بِاٰيٰتِنَا
وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۵﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا
عَالِيْنَ ﴿۴۶﴾ فَقَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا
عٰبِدُوْنَ ﴿۴۷﴾ فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ﴿۴۸﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا
مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗٓ اٰيَةً
وَّاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ ﴿۵۰﴾ يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا
مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۵۱﴾

قوم کے سردار جو کافر تھے، وہ کہنے لگے — وہ جو روزِ آخرت (کے آنے کو) جھٹلاتے تھے

ہم نے دی جن کو حیاتِ دہر میں آسودگی، لا — "کچھ نہیں، یہ بھی نہیں جیسا تو ہے اک آدمی لا

یہ بھی کھاتا ہے وہی، کھاتے ہو تم جو کچھ (غذا) — یہ بھی پیتا ہے وہی، جو تم ہو پیتے (برملا) ۞

اپنے جیسے آدمی کی تم نے کی گر پیروی — تو خرابی اور گھاٹے میں پڑو گے واقعی ۞

"کیا یہ وعدہ کرتا ہے تم سے کہ جب مر جاؤ گے — ہڈیاں اور مٹی ہو کر پھر نکل کر آؤ گے؟

عقل سے ہے دور، یہ وعدہ ہے دانائی سے دور لا — دُنیوی جینا ہی بس جینا ہے (باقی سب فتور)

مرتے ہیں اور جیتے ہیں (دُنیا ہی میں ہم) بالیقیں — (اور یہ ہم کو یقیں ہے) پھر ہمیں اُٹھنا نہیں ۞

ہو نہ ہو، اک شخص ہے یہ، جو ہے لایا باندھ کر — جھوٹ اور بہتان (اپنی سمت سے) اللہ پر

ہم نہ اُس پر لائیں گے ایمان (قصّہ مختصر)" ۞

بولے (صالح) یا الٰہی تو مدد فرما مری — مجھ کو جھٹلایا اُنہوں نے (اور مری توہین کی) ۞

حکم آیا — کچھ ہی دن کے بعد یہ اک صبح کو — خود ہی رہ جائیں گے پچھتاتے، (نہ فکر اُس کی کرو) ۞

سچّے وعدے کے مطابق اُنکو اک چنگھاڑ نے — آلیا — اور ہم نے کوڑا کر دیا (وہ ڈھیر تھے)

پس خدا کی لعنتیں ہیں ظلم والوں کے لئے ۞

بعد اُن کے اُمّتیں (کچھ) اور پیدا ہم نے کیں ع — آگے پیچھے اپنے وعدے سے جو ہٹ سکتی نہ تھیں ۞

ہم نے پے در پے (جہاں میں) بھیجے پھر اپنے نبی — پس جہاں پہنچا کسی اُمّت میں پیغمبر کوئی

اُسکو (اُس کی قوم نے) جھٹلا دیا (بے خوف و باک) — ایک کے بعد ایک کو کرتے گئے ہم بھی (ہلاک)

ہم نے پھر (ماضی کا) افسانہ بنا ڈالا اُنہیں — جو نہیں لاتے ہیں ایمان، ہیں اُنہیں پر لعنتیں ۞

ہم نے پھر موسیٰؑ اور ان کے بھائی ہارون کو (یہاں) — دے کے بھیجا کچھ دلیلیں ظاہر اور اپنے نشاں ۞

جانبِ فرعون اور (کچھ) اُس کے سرداروں کے پاس — آ گئے شیخی میں، تھے وہ لوگ سرکش (ناسپاس) ۞

بولے کیا ایمان لے آئیں ہم اِن دو شخصوں پر — جو (بہر حالت) ہماری ہی طرح کے ہیں بشر

اور اُن کی قوم خادم ہے ہماری (سر بسر) ۞

(الغرض) اُن دونوں کو (اُس قوم نے) جھٹلا دیا — پس وہ غارت ہو گئے (انجام یہ اُن کا ہوا) ۞

اِس لئے موسیٰؑ کو ہم نے مرحمت کی تھی کتاب — تاکہ لوگ (اُس کے ذریعے) ہوں (جہاں میں) راہ یاب ۞

بیٹے کو مریم کے اور (نیز) اُن کی ماں کو (بیگماں) — ہم نے تھا (اپنی ہی قدرت کا) بنایا اک نشاں ۞

اور جگہ دی اُنکو اک ٹیلے پہ (جو شاداب تھا) — نِتھرا پانی تھا جہاں، جو مستقر تھا (پُر فضا) ۞

(ہم یہی دیتے رہے ہیں حکم اپنے نبیوں کو) — اچھی چیزیں کھاؤ، کام اچھے کرو، پیغمبرو

ل حضرت موسیٰؑ کی طرح حضرت عیسیٰؑ کے پیدا ہونے سے پہلے نجومیوں نے ہیرودس بادشاہِ وقت کو اطلاع دی تھی کہ ایک لڑکا پیدا ہونے والا ہے جو بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوگا۔ ہیرودس اس بچے کی تلاش میں تھا اس لئے حضرت مریمؑ کے چچازاد بھائی یوسف نجار ماں بیٹوں کو ملک مصر کے ایک گاؤں رملا میں لے آئے۔ یہ گاؤں دریائے نیل کے کنارے ایک ٹیلے پر واقع تھا اور یہاں کا پانی نہایت خوشگوار تھا۔ حضرت عیسیٰؑ یہیں بڑے ہوئے اور ہیرودس کے مرنے کے بعد اپنے وطن واپس گئے۔

وَإِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ﴿٥٢﴾ فَتَقَطَّعُوْٓا
اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿٥٣﴾ فَذَرْهُمْ فِيْ
غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿٥٤﴾ اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّ
بَنِيْنَ ﴿٥٥﴾ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ؕ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ﴿٥٦﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ
يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٨﴾ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ
اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ﴿٦٠﴾ اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ
فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ﴿٦١﴾ وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا
وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٦٢﴾ بَلْ قُلُوْبُهُمْ
فِيْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا
عٰمِلُوْنَ ﴿٦٣﴾ حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْئَرُوْنَ ﴿٦٤﴾
لَا تَجْئَرُوا الْيَوْمَ ۫ اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿٦٥﴾ قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى
عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ﴿٦٦﴾ مُسْتَكْبِرِيْنَ ۖۗ بِهٖ
سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ ﴿٦٧﴾ اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ
اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٦٨﴾ اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿٦٩﴾
اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ
كٰرِهُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ
وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٧١﴾

جو تمہارے دین میں ہیں، وہ ہیں سب اک دین پر — پس ڈرو مجھ سے کہ مَیں رب ہوں تمہارا (داد گر) ؏
دین میں لوگوں نے ڈالی پھوٹ، ٹکڑے کر دیا — اور ہر فرقہ ہے اُس پہ خوش، جو حصّے میں مِلا ؏
(اے پیمبر) اِنکو غفلت میں یونہی تم چھوڑ دو — ایک وقتِ خاص تک (پھر دیکھو کیا انجام ہو) ؏
کیا یہ لوگ ایسا سمجھتے ہیں کہ مال اولاد سے — ہم جو ہیں اب تک اعانت اِنکی فرماتے رہے
تو انہیں ہے فائدہ پہنچانے کی جلدی ہمیں ؟ — (یہ بھی ہے اک امتحان) لیکن نہیں ادراک انہیں ؏
رہتے ہیں جو لوگ ترساں، خوف سے اللہ کے ؏ — اور یقیں آیاتِ ربّ پر ہے جنہیں (ہر طور سے) ؏
اور جو (اوروں کو) نہیں کرتے شریک اللہ کا ؏ — اور جو دیتے ہیں، جو کچھ دیتے ہیں (نامِ خدا)
(اس پہ بھی) اُن کے دِلوں میں ہے یہ کھٹکا سا لگا — جانبِ ربّ لوٹ کر جانا ہے اُن کو (برملا) ؏
نیکیاں کرنے میں جو کرتے ہیں جلدی، ہیں یہی — اور نیکی کرنے میں کرتے ہیں سبقت (واقعی) ؏
ہم کسی پر بوجھ (زحمت کا) نہیں ہیں ڈالتے — لیکن اُس کے حسبِ طاقت (اور مطابق ظرف کے)،
اور ہمارے پاس ہے اعمالنامہ (خلق کا) — جو بتا دیتا ہے سچّا حال (بے چوُن و چرا)
ظلم لوگوں پر نہ ہو گا (ہے اٹل یہ فیصلا) ؏

لیکن اِن لوگوں کے دل غفلت میں ہیں، اِس سمت سے — اور بھی کچھ کام ہیں اِس کے سوا اِن کے لئے
کر رہے ہیں یہ جنہیں (لو! کمالِ ذوق سے[1]) ؏
اِن میں سے حتّٰی کہ ہم اُنکو جو ہیں آسودہ (تر) — قہر میں ڈالیں گے، پھر چلّائیں گے یہ (بے خبر) ؏
(ہم کہیں گے) اب نہ چلّاؤ (گروہِ مشرکیں) — آج تم کو ہم سے کچھ امداد مل سکتی نہیں ؏
جب سنائی جاتی تھیں تم کو ہماری آیتیں — مشغلہ اُن کو بناتے تھے تم (اپنے زعم میں[2])
اکڑے اکڑے پھرتے تھے، بیہودہ کچھ بکتے ہوئے — بھاگ جاتے تھے تم اُلٹے پاؤں (بزم درس سے) ؏
کیا نہ اِن لوگوں نے غورِ اقوالِ (قرآں) پر کیا؟ — یا اک ایسی چیز اُن کے پاس آئی (برملا)
پاس جو اسلاف کے اِن کے نہ آئی تھی (بھلا[3]) ؏ ؟
یا انہوں نے اپنے پیغمبر کو پہچانا نہیں ؟ — اور (سمجھ کر اُن کو پردیسی) نہیں لاتے یقیں ؏
یا یہ کہتے ہیں کہ اُن کو ہے جنوں، مطلق نہیں — وہ تو سچّی بات لے کر آئے ہیں (علم الیقیں)،
اور اکثر اُن میں ہیں حق بات سے نفرت گزیں ؏
اور اگر حق اِن کی خواہش پر چلا کرتا (مدام) — تو زمین و آسماں اور جو کچھ اُن میں ہے (تمام)
درہم و برہم سب (اُن کا) ہو چکا ہوتا (نظام) — بلکہ پہنچایا ہے اُن کی ہی نصیحت کا پیام،
ہے گریز اپنی بھلائی سے بھی (کھوٹا ہے یہ کام) ؏

[1] یعنی جس طرح یہ دوسرے کام ذوق و شوق سے کرتے ہیں اسی طرح یہ لوگ نیکیاں بھی کر سکتے ہیں۔
[2] یعنی کبھی جادو کہتے تھے کبھی شاعری کبھی کچھ کبھی کچھ۔
[3] یعنی ان کے اباؤ اجداد کے پاس بھی انبیاء اور کتب سماوی آئی تھیں پھر اُن کے زمانے میں قرآن کا نزول لیے ایک پیمبر کی بعثت کوئی اچنبھے کی بات نہیں ہے۔

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖ وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَاِنَّكَ
لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٧٣﴾ وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ
عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ﴿٧٤﴾ وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ
طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ
وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿٧٦﴾ حَتّٰۤى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا
هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿٧٧﴾ وَهُوَ الَّذِيْۤ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ
قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٨﴾ وَهُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿٧٩﴾
وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٨٠﴾
بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ ﴿٨١﴾ قَالُوْۤا ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا
ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿٨٢﴾ لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ اِنْ
هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٨٣﴾ قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَاۤ
اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٤﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٨٥﴾ قُلْ
مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿٨٦﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ
قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿٨٧﴾ قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ
وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٨﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ فَاَنّٰى
تُسْحَرُوْنَ ﴿٨٩﴾ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿٩٠﴾ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ
مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۭ بِمَا
خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿٩١﴾

یا تم اُن سے اُجرتِ (تبلیغ) ہو کچھ مانگتے ؟ بہتر اُجرت ہے وہی، تم کو تمہارا ربّ جو دے
رزق دینے والا بہتر ہے وہی (ہر طور سے) ؛

تم تو اِنکو سیدھے رستے پر بُلاتے ہو ؛ مگر وہ، نہیں ایمان جن کو آخرت (کے روز) پر
کجروی کرتے ہیں راہِ راست سے (ہیں بے خبر) ؛

اور اگر ہم رحم بھی فرمائیں اِن کے حال پر دُور (تکلیفیں) وہ کردیں جن سے پہنچا ہے ضرر
تو بھی اپنی سرکشی میں یہ رہیں گے مبتلا (سیدھے رستے سے) پھریں گے بھٹکے بھٹکے (بے حیا) ؛
اور گرفتارِ عذاب اِن لوگوں کو ہم نے کیا گڑگڑائے ربّ کے آگے، اور نہ عجز اُس سے کیا ؛
اِن پہ جب کھولیں گے دروازہ عذابِ سخت کا آس اُس دم ٹوٹے گی (رہ جائیں گے حیرت زدا) ؛
اُس (خدا) نے کان، آنکھیں، اور دل تم کو دیئے تم مگر احسان ہو اُس کا بہت کم مانتے ؛
اور اُسی نے (اِس) زمیں پر ہے تمہیں پھیلا دیا جمع ہو کر ہے اُسی کی سمت تم کو لَوٹنا ؛
وہ جِلاتا ہے، وہی ہے مارتا، (عزّ وجل) ہے اُسی کا کام دن اور رات کا ردّ و بدل
کیا سمجھتے تم نہیں اِتنا بھی ؟ (اے اہلِ وغل) ؛

(کچھ جواب اِن کا نہیں) بلکہ (ز راہِ گمرہی) لوگ جو کہتے تھے پہلے، یہ بھی کہتے ہیں وہی ؛
کہتے ہیں، جب مر کے خاک و استخواں ہو جائینگے پھر اُٹھائے جائیں گے کیا ہم (ز بساطِ قبر سے) ؛
ہم سے جو وعدہ ہے، تھا اسلاف سے پہلے یہی کچھ نہیں، نقلی یہ سب باتیں ہیں اگلے لوگوں کی ؛
(اے پیمبر) اِن سے پوچھو، تم اگر ہو جانتے، تو بتاؤ، یہ زمیں، اور اِس میں جو (ہو دیکھتے)
کس کا ہے ؟ (اور اس کا خالق تم سمجھتے ہو کسے) ؟ ؛

وہ کہیں گے، (اسمیں جو کچھ ہے وہ) ہے اللہ کا تم کہو، پھر کیوں نہیں تم غور کرتے، (ضد ہے کیا) ؛
اِن سے پوچھو کون ہے مختارِ ہفت افلاک کا ؟ عرشِ اعظم کا ہے مالک کون (یہ بھی دو بتا) ؟
یہ جواباً یوں کہیں گے ہے یہ سب اللہ کا تم کہو، پھر (اُس سے) کیوں ڈرتے نہیں (باعث ہے کیا) ؟ ؛
اِن سے پوچھو (یہ بتاؤ) کون ہے وہ (کردگار) جس کے دستِ (خیر) میں ہر چیز کا ہے اختیار ؟
چاہتا ہے وہ جسے، دیتا ہے (خود) اُسکو پناہ اُس کے ہوتے امن دینے کی کسے ہے دستگاہ ؟
(دو جواب اس کا) جو تم کو علم ہو (بے اشتباہ) ؛

وہ کہیں گے (ہیں یہ سب اوصاف شایانِ) خدا تم کہو، پھر تم پہ یہ جادو کہاں سے پڑ گیا ؟ ؛
بات یہ ہے ہم نے سچّی بات پہنچائی اُنہیں اور وہ بے شک ہیں جھوٹے (اپنے قول و فعل میں) ؛
کوئی بیٹا اپنا خالق نے بنایا ہی نہیں اور نہ ہے معبود کوئی ساتھ اُس کے (بالیقیں)

عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۹۲﴾ قُلْ رَّبِّ
اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ﴿۹۳﴾ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۴﴾
وَاِنَّا عَلٰٓى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۹۵﴾ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ
هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ؕ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَقُلْ رَّبِّ
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۹۷﴾ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ
يَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۸﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ﴿۹۹﴾
لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ؕ
وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ
اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ
فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾
قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ﴿۱۰۶﴾ رَبَّنَآ
اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ قَالَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا
تُكَلِّمُوْنِ ﴿۱۰۸﴾ اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا
فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا
حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا
صَبَرُوْٓا اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾

غائب و حاضر کا بس ہے جاننے والا وہی   شرک سے لوگوں کے بالاتر وہی ہے (اور بری) ؛
(اے پیمبر) تم دعا مانگو، کہ ربّ (دادگر)   (قہر) موعود اِن کا مجھ کو بھی دکھائے تُو اگر
تو نہ کرنا ظالموں میں مجھ کو شامل (بھول کر) ؛
ہم کو قدرت ہے، دکھادیں تم کو بھی (اپنا عتاب)   جس کا وعدہ کر چکے ہیں اُن سے ہم (یعنی عذاب) ؛
(اے پیمبر) انکی بدگوئی کا بہتر دو جواب،   جانتے ہیں ہم، جو کچھ کہتے ہیں یہ (غفلت مآب) ؛
اور کہو شیطان کے ہر وسوسے سے یا الٰہ   مانگتا ہوں (تجھ سے میں ہر وقت) تیری ہی پناہ ؛
اور اس سے بھی کہ (یہ شیطان) میرے پاس آئیں ؛   (ماننے والے نہیں ہیں یہ تو مجھ کو کیوں ستائیں؟) ؛
(یہ تو ایسے ہیں) کسی کو ان میں جب موت آئے گی   تو کہے گا، کہ مری دنیا میں یا ربّ واپسی ؛
تاکہ (دنیا میں) جسے میں چھوڑ آیا ہوں ابھی   کام کر لوں کوئی نیک (اب میں نے سوچا ہے یہی)،
کچھ نہیں، یہ صرف باتیں ہیں جو ہیں وہ بک رہے،   اُن کے آگے (عالمِ برزخ) کے ہیں پردے پڑے
روزِ محشر تک یہ جب پھر سے اٹھائے جائیں گے ؛
(اور پھر جب صُور پھونکا جائے گا، (تو اے نبی)   اُن میں یہ رشتے نہ ہوں گے، اور نہ پرسش باہمی ؛
جن کا پلّہ ہوگا بھاری، کامراں ہوں گے وہی ؛
جن کا پلّہ ہوگا ہلکا، لوگ یہ ہوں گے وہی   آپ ہی اپنا کیا نقصان جنہوں نے (واقعی)
اور (یہی ہیں وہ) جو دوزخ میں رہیں گے دائمی ؛
آگ اُن کے منہ جھلس دے گی (جہنّم کی) وہاں   ہونگے وہ بدشکل، (سُوجے ہونٹ اور لٹکی زباں) ؛
(اُن سے ہم پوچھیں گے) کیا تم پر ہماری آیتیں   کی نہ جاتی تھیں تلاوت (زندگیٔ دہر میں) ؟
اور جھٹلاتے تھے تم (اپنی جہالت سے) اُنہیں ؛
وہ کہیں گے، "ہم پہ غالب کم نصیبی آگئی   اور ہم بھٹکے ہوئے تھے لوگ، یارب (واقعی) ؛
یا الٰہی اب تو اس دوزخ سے کردے رستگار   پھر کریں گر (کفر) تو بیشک ہیں ہم تقصیروار" ؛
حکم ہوگا تم (ہمارے سامنے سے) دُور ہو   اِس (جہنّم) میں رہو، ہم سے نہ بولو، (مُشرکو) ؛
میرے بندوں میں سے (لوگو) اک فریق ایسا بھی تھا   جو کہا کرتے تھے، ہم ایمان لائے اے خدا
پس تُو ہم کو بخشدے اور ہم پر اپنا رحم کر   رحم کرنے والوں میں تُو سب سے ہے ذی رحم تر ؛
ایسے بندوں کی ہمارے تم اڑاتے تھے ہنسی   (اُن کے پیچھے پڑ کے) تم، بھُولے ہماری یاد بھی
اور ہنستے ہی رہے اُن پر (ز راہِ خودسری) ؛
ہم نے اُن کے صبر کا آج اُنکو بدلہ دے دیا   پہنچے وہ اپنی مُرادوں کو (یہ اجر اُن کو ملا) ؛

ع ۵

[1] یعنی اے پیمبر تمہاری زندگی ہی میں کافروں پر عذاب ہو اور تم دیکھو۔
[2] عالمِ برزخ اس دنیا کی زندگی اور قیامت میں ایک حدِ فاصل ہے جہاں مرنے کے بعد قیامت تک روحیں رہیں گی۔

قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْئَلِ الْعَآدِّيْنَ ﴿١١٣﴾ قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ
اِلَّا قَلِيْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿١١٤﴾ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ
عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿١١٥﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿١١٦﴾ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ
اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ اِنَّهٗ لَا
يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿١١٧﴾ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ
خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿١١٨﴾

ركوع ٦

سُوْرَةُ النُّوْرِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ
لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿١﴾ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا
مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ
كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ
مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢﴾ اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً وَّالزَّانِيَةُ
لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٣﴾ وَالَّذِيْنَ
يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ
ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٤﴾
اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٥﴾

وہ کہیں گے ایک دن، یا ایک دن سے (کچھ ہی) کم — پُوچھ لو (ان) گنتی[1] کرنیوالوں سے (ہیں شک میں ہم) ؛
(ربّ کہے گا)، تم رہے دُنیا میں تھوڑی دیر ہی — کاش آ جاتی سمجھ میں (یہ حقیقت جیتے جی[2]) ؛
کیا یہ سمجھے تھے تمہیں بے کار تھا پیدا کیا، — اور ہمارے پاس پھر تم کو نہیں ہے لوٹنا ؛ ؟
ہے بلند و بالا، سلطانِ حقیقی ، وہ خدا، — کوئی بھی معبود (بندوں کا نہیں) جس کے سوا،

مالکِ عرشِ بریں ؏ اور خالقِ ارض و سما) ؛

جو پکارے دوسرے معبود، ساتھ اللہ کے — اور سند اس بات کی کوئی نہیں اُس کے لئے
تو حساب اُس کا خدا ہی کے یہاں ہو گا، مگر — وہ نہیں دیتا فلاحت کافروں کو (خاص کر) ؛
(ہاں) کہو یا ربّ ہمیں تو بخش دے اور رحم کر — رحم والوں میں تو بہتر سب سے ہے' (اے دادگر) ؛ ع ۶

(۲۴) سُورۂ نُور

(یہ سُورۃ مدینہ منوّرہ میں نازل ہوئی۔ اِس میں ۶۴ آیتیں اور ۹ رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں) — جو بڑا ہی رحم والا ہے، نہایت مہرباں ؛
یہ (بھی اک) سُورت ہے، جس کو ہم نے ہے نازل کیا — اور ہمارا ہی تو (یہ دستور) ہے باندھا ہوا
اور کھُلے احکام اِس میں ہم نے ہیں نازل کئے — تاکہ تم رکھو اُنہیں یاد' (اک نصیحت مان کے) ؛
مرد اور عورت (کریں جب مِل کے آپس میں) زِنا — دونوں میں سے مارو سَو دُرّے[3] ہر اک کو (برملا)
چاہیئے، جب تم کرو تعمیلِ حکمِ کردگار — کچھ ترس آئے نہ تم کو اُن کے اُوپر زینہار
ہے یقیں تم کو جو روزِ حشر اور اللہ کا، — اور دیکھیں کچھ مُسلماں اُن کو ملتی یہ سزا ؛
عَقد کرتا ہے (یہ) زانی، عورتِ بدکار سے — یا پھر اُس عورت سے جو ہو مُشرکہ (کردار سے)
زانیہ بھی (یوں ہی) مردِ مُشرک و بدکار سے — عَقد کرتی ہے' (کہ ہیں دونوں ہی اک کردار کے)

اور حرام ایسا تعلق مومنوں پر (جانیئے) ؛

پاکدامن عورتوں پہ جو لگائیں تہمتیں — اور نہ لائیں چار شاہد (جُرم کی تصدیق میں)
اَسّی دُرّے اُن کو مارو، اور نہ مانو پھر کبھی — تم گواہی اُن کی، ہیں بدکار و نافرماں یہی ؛ لا
پھر جنہوں نے توبہ کر لی، اور کی اصلاحِ حال — تو خدا ہے مہرباں، آمرزگار (و ذوالجمال) ؛

[1] یعنی فرشتوں سے جو نیکی بدی کا شمار رکھتے ہیں
[2] یعنی یہ حقیقت الامر کہ جس عذاب کے لئے تم جلدی کر رہے تھے۔ وہ جلد ہی سامنے آ گیا۔
[3] دُرّے میں کوڑا، چابک اور بید سب شامل ہیں۔

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ
فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۶﴾
وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۷﴾
وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ
لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۸﴾ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ
مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۹﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ
اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ
مِّنْكُمْ ۭ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ۭ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۭ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ
مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَالَّذِیْ تَوَلّٰی كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ
عَظِيْمٌ ﴿۱۱﴾ لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ
خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۲﴾ لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ
شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۳﴾
وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ
فِیْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۴﴾ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ
بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ
عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾ وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ
سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۶﴾ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۸﴾

جو لگائیں تہمت اپنی بیویوں پر (ناروا) — اور نہ ہوں شاہد بھی اُنکے پاس، خود اپنے سِوا

تو یہی صُورت گواہی کی ہے، ایسے شخص کی — چار بار اللہ کی کھائے قسم (وہ مدّعی)

اور کہے وہ اپنے دعوے میں ہے سچّا واقعی ؛

پانچویں بار اُس کو یہ کہنا بھی ہوگا (لازمی) — وہ اگر جھُوٹا ہو لعنت اُس پہ ہو اللہ کی ؛

اور سزا عورت کے سَر سے یوں ٹلے گی (دیکھئے) — چار بار اللہ کی کھا کر قسم، وہ یہ کہے

کہ وہ جھُوٹا مدّعی ہے، (کر رہا ہے افترا) — یہ جو سچّا ہو تو ٹُوٹے مجھ پہ قہر اللہ کا ؛

ہاں نہ ہوتا تم پہ رحم و فضل اگر اللہ کا — (کتنے خانہ داریوں میں کس قدر ہوتے بپا)

وہ ہے توبہ سُننے والا حِکمتوں والا خُدا ؛

ہیں تمہیں میں سے جنہوں نے یہ کیا طوفاں بپا — اپنے حق میں تم نہ سمجھو (مومنو) اِس کو بُرا،

بلکہ یہ حق میں تمہارے (اِس طرح) بہتر ہُوا — (سچّے مومن اور منافق کا پتہ تو چل گیا)

بارِ تہُمت اِن میں سے جس نے اُٹھایا (جسقدر) — اور جس نے حصّہ تہمت میں لیا ہے بیشتر

وَیسی ہی اُن کو بڑی ہوگی سزا (بھی سَربسر) ؛

مومنو جب تم نے (ناشائستہ) بات ایسی سُنی — تو مسلماں عورتوں مَردوں نے (پھر اُسوقت ہی)

کیوں نہ اپنے لوگوں کی نسبت کِیا اچھا گماں؟ — کیوں نہ فوراً کہدیا، جھُوٹی ہے سب یہ (داستاں) ؛

کیوں نہ وہ اس واقعہ پر چار لے آئے گواہ؟ — اور جب شاہد نہ لائے (تو یہ طوفاں تھا گُناہ)

پس یہی وہ لوگ ہیں، جھُوٹے ہیں جو نزدِ اِلٰہ ؛

اور نہ ہوتا تم پہ فضل و رحم اگر اللہ کا — آخرۃ میں اور دنیا میں تو (اندیشہ یہ تھا)

تم نے تھا جس (بے سر و پا) بات کا چرچا کیا — اُس سے ہو جاتے عذابِ بے کراں میں مبتلا ؛

جب زباں پر اپنی تم وہ واقعہ لانے لگے — اور ایسی باتیں اپنے منہ سے دُہرانے لگے

عِلم جن کا (فی الحقیقت) کچھ تمہیں تھا ہی نہیں — اور تم نے اِس کو ہلکی بات سمجھا (بالیقیں)

تھی بڑی وہ بات نزدیکِ اِلٰہ (العٰلمیں) ؛

جب سُنی وہ بات تم نے، کیوں نہ بول اُٹھے وہیں — ایسی باتیں منہ پہ لے آنا ہمیں زیبا نہیں

حاشا وَ کلّا یہ ہے بُہتان بھاری (بالیقیں) ؛

پھر نہ کرنا کام ایسا، ہے یہ تو غیظِ خدا — تم اگر ایمان رکھتے ہو (تو سُن لو یہ رملا) ؛

کھول کر تم سے خدا احکام کرتا ہے بیاں — حِکمتوں والا ہے وہ اللہ، سب کا رازداں ؛

ع ۱۰/۷

لہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کی نسبت روایت ہے کہ وہ غزوۂ مُصطلق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں۔ غزوہ سے واپسی پر جب مدینہ تھوڑی دُور رہ گیا تو حضرت عائشہ صدیقہ رفع حاجت کے لئے پڑاؤ سے باہر گئیں۔ وہاں اُن کا "مشکوں" کا ہار گلے سے نکل پڑا جو وہ اپنی بہن اسماء سے مستعار لائی تھیں پڑاؤ میں واپس آئیں تو ہار گرنے کا احساس ہوا پھر واپس گئیں۔ ہار تلاش کرنے میں دیر لگی۔ واپس آئیں تو قافلہ مدینہ منوّرہ روانہ ہو چکا تھا۔ اِس خیال سے کہ ابھیں کوئی... ڈھونڈنے ضرور آئے گا حضرت صدیقہ اُسی جگہ ٹھہر گئیں۔
صفوان بن معطّل جو فوجوں کی روانگی کے بعد بھُولی بسری چیزیں اٹھانے پر مامور تھا آیا تو حضرت عائشہ کو دیکھ کر دُور سے آواز دی اور پھر اپنے اونٹ سے اُتر کر... ام المومنین کو سوار کر لیا۔ اور مُہار پکڑ کر آگے آگے ہو لیا۔ بات تو صرف یہ تھی لیکن منافقوں کو حاشیہ آرائی کا موقع مل گیا سب سے زیادہ عبداللہ بن اُبیّ منافق نے اس کا چرچا کیا اور بہت سے مسلمان بھی اس آفت میں پھنس گئے۔ آنحضرت، حضرت عائشہ رضؓ سے بدظن ہو کر کبیدہ خاطر رہنے لگے۔ آخرکار حضرت عائشہ رضؓ کی برأت میں یہ دو رکوع نازل ہوئے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٩﴾ وَلَوْلَا
فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٠﴾ يٰۤاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ
الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ
وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢١﴾ وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْۤا
اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلْيَعْفُوْا وَ
لْيَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٢﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٣﴾ يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَ
اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٤﴾ يَوْمَئِذٍ يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ
وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ﴿٢٥﴾ اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَ
الْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ اُولٰٓئِكَ
مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٢٦﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ
لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٧﴾ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ
لَكُمْ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿٢٨﴾

(اے پیمبر) لوگ جو یہ چاہتے ہیں (بے حیا) — ہو مسلمانوں میں بدکاری کا چرچا (جا بجا)
آخرۃ میں اور دنیا میں اُنہیں کے واسطے — ہے عذابِ دردناک (اور ماسوا اِس بات کے)
جانتے ہیں (اِنکو) ہم ہی، تم نہیں ہو جانتے ؛
تم پہ فضل و رحم اگر اُس کا نہ ہوتا (بیکراں) — اور اگر ہوتا نہ وہ تم پر شفیق و مہرباں ؛
(تو یقیناً اک نیا طوفاں بپا ہوتا یہاں)
اے مسلمانو، نہ تم شیطاں کے قدموں پر چلو — اور جو شیطان کے قدموں پہ چلتا ہے (سنو)
حکم دے گا بے حیائی اور بُرے ہی کام کا، — ہاں اگر تم پر نہ ہوتا رحم اور فضلِ خدا،
تو نہ ہوتا پاک تم میں سے کوئی اک شخص بھی — چاہتا ہے جس کو، دے دیتا ہے وہ پاکیزگی،
سب کی وہ سُنتا ہے، سب کچھ جانتا ہے (واقعی) ؛
تم میں سے جو ہیں بزرگ اور صاحبِ مقدور بھی — وہ (ذرا کھدڑ) نہ کھا بیٹھیں قسم اِس بات کی
کہ قرابت والوں کو (مسکین) اور محتاجوں کو — اور خدا کی راہ میں ہجرت پہ جانے والوں کو
کچھ نہ دینگے (زادِ راہ و خرچ و امدادِ سفر) — چاہیئے اُنکی خطائیں بخشنا، اور درگزر
کیا نہیں تم چاہتے، تم کو معافی دے خدا — اور ہے آمرزگار و مہرباں وہ کبریا ؛
صاحبِ ایمان جو ہیں پاک دامن عورتیں — اور نہیں ہے (ایسی باتوں کی) خبر تک بھی جنہیں
اُن پہ جو تہمت لگاتے ہیں (وہ بیشک ہیں لعیں) — اُن پہ دُنیا اور عقبیٰ میں ہے لعنت (بالیقیں)
ہے بڑا ہی سخت عذاب اُن کے لئے روزِ شمار — جب زباں، اور دست و پا اُن کے کرینگے آشکار
اُن کے وہ اعمال (جو کرتے رہے یہ نابکار) ؛
پُوری پُوری اُنکو دیگا خدا اُس دن سزا — مستحق جس کے وہ ہوں گے (نابکار و بے حیا)
جان لیں گے وہ، کہ ہے سچّا فقط اللہ ہی — سچ کو ظاہر کرنے والا، (اور پھر ذی عدل بھی)
گندے مردوں کے لئے ہیں (صرف) گندی عورتیں — اور گندے مرد گندی عورتوں کے ساتھ (ہیں)
اور سُتھری عورتیں ہیں پاک مردوں کے لئے — اور سُتھرے مرد، سُتھری عورتوں کے واسطے
اِتہامی کہتے ہیں جو کچھ، یہ ہیں اُن سے بری — مغفرت اِن کے لئے ہے اور رزقِ پاک بھی ؛
مومنو، اوروں کے گھر، اپنے گھروں کے ماسوا — بے اجازت تم نہ جاؤ (ہے یہ فعلِ ناروا)
جانے سے پہلے، سلام اُس گھر کے لوگوں سے کرو[3] — یہ تمہارے حق میں بہتر ہے، خیال اُس کا رکھو ؛
پھر اگر اُس گھر میں تم پاؤ نہ کوئی (آدمی) — تو نہ جاؤ گھر میں، جب تک دے نہ اِذن اس کا کوئی
اور اگر تم سے کہا جائے کہ "واپس لوٹ جاؤ" — تو (نہ پھر اُس گھر پہ ٹھہرو بے تامل) لوٹ آؤ

نصف

[1] جن لوگوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رض پر بہتان لگایا تھا ان میں حضرت ابوبکر صدیق رض کا ایک مفلس و محتاج عزیز "مسطح" بھی تھا حضرت ابوبکر رض روپے پیسے سے ہمیشہ اسکی مدد کیا کرتے تھے لیکن اس واقعہ کے بعد آپ نے مدد سے ہاتھ روک لیا۔ اور قسم کھائی کہ مسطح کو اب کبھی کچھ نہ دوں گا۔ اس پر خدائے پاک نے یہ آیت نازل فرمائی اور حضرت ابوبکر رض نے بدستور اس کا وظیفہ جاری کردیا اور پھر قسم کھائی کہ جو کچھ دیتا تھا وہ بند نہ کروں گا

[2] یعنی بے حیائی کی باتوں کی

[3] یعنی جس کے گھر جانا ہو اس کے گھر پر پہنچ کر باہر سے السّلام علیکم کہے پھر اندر آنے کی اجازت چاہے اور جب جواب سلام کے ساتھ اجازت مل جائے تب اندر جاتے

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ

لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿٢٩﴾ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا

مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا

يَصْنَعُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ

فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ

بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ

اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ

بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ

التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ

يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ

مِنْ زِيْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿٣١﴾

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ اِنْ يَّكُوْنُوْا

فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٣٢﴾ وَلْيَسْتَعْفِفِ

الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَالَّذِيْنَ

يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ

فِيْهِمْ خَيْرًا وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ

عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣٣﴾

گھر ہو غیر آباد اور ساماں تمہارا اُس میں ہو   اُس میں جاؤ تو نہیں الزام تم پر (مومنو)
ہے تمہارے ظاہر و مخفی کا عِلم اللّٰہ کو ؛

(اے پیمبر) جو ہیں مردِ مومن، اُن سے یہ کہو   اپنی نظریں نیچی اور محفوظ رکھیں سَتر کو
اس میں اک خوبی ہے اور اک تزکیہ اُن کیلئے   ہے خدا کو سب خبر، جو کچھ بھی ہیں وہ کر رہے ؛
اور مُسلماں عورتوں سے بھی کہو، نیچی رکھیں   اپنی نظریں، اور حفاظت سترِ عورت کی کریں،
اور وہ ظاہر نہ ہونے دیں، (کہیں) اپنا سنگھار   ہاں مگر وہ زینتیں، ظاہر جو ہوں (بے اختیار)
اور دوپٹے اپنے سینوں پر بھی وہ ڈالے رکھیں   اور دکھائیں وہ نہ زینت اپنی، لیکن صرف انہیں
اپنے شوہر، اپنے باپ، اور باپ کو خاوند کے   اپنے بیٹوں، بھائیوں، شوہر کے بیٹے (دوسرے)[1]
یا بھتیجوں، بھانجوں، یا عورتوں کو (میل کی)   یا غلاموں اور کنیزوں، یا کہ ایسے خدمتی
عورتوں سے جو غرض مطلب نہیں رکھتے کوئی[2]   یا کہ لڑکوں کو، نہیں جن کو ابھی تک آگہی
عورتوں کے راز کی باتوں سے (بچے ہیں ابھی)،

اور زمیں پر پاؤں اپنے وہ نہ رکھیں زور سے   تا نہ اُن کی زینتِ پوشیدہ کُھل جایا کرے
اور سب مل کر کرو توبہ، خدا کے سامنے   اے مُسلمانو، بھلائی تاکہ تم کو بھی ملے ؛
اپنی رانڈوں، لونڈیوں کا، اور جو ہوں نیک خُو   اُن غلاموں کا، کرو تم عقد (با صَد آبرو)
ہونگے وہ مفلس تو کر دے گا غنی اُن کو خدا   فضل سے اپنے، کہ وسعت اُس میں ہے (بے انتہا)؛
اور ہے اللّٰہ (سب کو) اور سب کچھ جانتا ؛

عقد کرنے کا نہیں مقدور اور قدرت جنہیں   چاہیئے اُنکو کہ ضبطِ (نفس) وہ (کچھ دن) کریں
فضل سے اپنے اُنہیں جب تک غنی کر دے خدا،   اور غلاموں میں تمہارے جن کا ہو یہ مدّعا
(مال دے کر) تم سے آزادی کی وہ تحریر لیں   تو اُنہیں تحریر دے دو، (ہے یہی لازم تمہیں)[3]
شرط یہ ہے اُن میں تم نیکی (کا) پاؤ (شائبہ)   اور خدا کے مال میں سے، جو تمہیں اُس نے دیا
اُن کو بھی دیتے رہو، (اِس میں تمہارا ہے بھلا)   اور تمہاری لونڈیاں، رہنا جو چاہیں پارسا
دُنیوی کچھ فائدہ اُن سے اٹھانے کے لئے   اُن کو بدکاری پر آمادہ نہ کرنا چاہیئے
اور (اِس پر بھی) زبردستی جو اُن سے کی گئی   (عفو کر دے گا) خدا پھر اُن کو بعدِ بے بسی
بخشنے والا بھی ہے وہ، مہرباں بھی ہے وہی ؛

[1] غالباً سوتیلے بیٹوں سے مراد ہے۔
[2] مثلاً خواجہ سرا یا بہت بوڑھے خدمت گار۔
[3] یعنی اگر غلام اپنے مالک سے کہے کہ میں تمہیں محنت مزدوری کر کے کما کر اتنا روپیہ دے دوں گا، تو تم مجھے آزاد کر دینا اور مالک اس پر رضامند ہو جائے۔ اسے اصطلاحِ شریعت میں "مکاتبت" کہتے ہیں اور مسلمانوں کو ایسی مکاتبت کا حکم دیا گیا ہے۔

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ
قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٣٤﴾ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ
كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا
كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا
غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ يَهْدِى
اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ
شَىْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٣٥﴾ فِىْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ
لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ﴿٣٦﴾ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ
ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ
الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ﴿٣٧﴾ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ
مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِيْنَ
كَفَرُوْۤا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۭ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ؕ حَتّٰۤى اِذَا
جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ
الْحِسَابِ ﴿٣٩﴾ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِىْ بَحْرٍ لُّجِّىٍّ يَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ
مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَاۤ اَخْرَجَ يَدَهٗ
لَمْ يَكَدْ يَرٰٮهَا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ﴿٤٠﴾ اَلَمْ تَرَ
اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ
كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٤١﴾

ہم نے نازل کی ہیں تم پر اپنی واضح آیتیں   اور کچھ حال اُن کا جو گزری ہیں پہلے (اُمتیں)

ہے نصیحت ڈرنے والوں کے لئے (قرآن میں)

ہے خدا کے نُور سے ارض و سما میں روشنی،   اور یہ ہے اک مثالِ (خاص) اُس کے نُور کی؛

جیسے ہو اک طاق، اور اُس میں چراغِ (پُرضیا)   ہو چراغ اک شیشے کی قندیل میں رکھا ہوا،

اور وہ شیشہ ستارے کی طرح ہو ضَو فشاں،   (تیل سے) زیتون کے، جو ہے مبارک (بیگماں)

جل رہا ہے (وہ چراغ عظمت و جاہ و شرف)،   جس کا رُخ مشرق کی جانب ہے نہ مغرب کی طرف[1]

تیل اُس کا جیسے دینے کو ہے خود ہی روشنی   چاہے آگ اُس سے نہ مَس ہو (از رہِ پاکیزگی)

نُور پر ہے نور، یعنی روشنی پر روشنی،   جس کو وہ چاہے دکھائے راہ اپنے نور کی،

یہ مثالیں حق بیاں کرتا ہے لوگوں کے لئے۔   اور وہ واقف ہے (بے تکرار) ہر اِک چیز سے!

(وہ چراغ) ایسے گھروں میں (اُس نے روشن ہے کیا)   جن کی عظمت کا ہے اُس نے حکم لوگوں کو دیا۔

اور گھر ایسے لیا جائے خدا کا جن میں نام،   یاد کرتے ہوں جہاں (سب لوگ) اُس کو صبح و شام؛

وہ، جنہیں بیع و تجارت (کچھ) نہیں رکھتی ہے باز   ذکر کرنے سے خدا کے، اور پڑھنے سے نماز

اور زکاتِ مال دینے سے، (بطورِ مُستقل)   ڈرتے ہیں اُس دن سے جب اُلٹیں گی آنکھیں اور دل!

(اور عبادت میں لگے رہتے ہیں یہ سب اِس لئے)   تاکہ اُن کے کاموں کا بہتر صلہ اللہ دے

اور اپنے فضل سے دے کچھ زیادہ (اجرِ کار)   چاہتا ہے وہ جسے، دیتا ہے روزی بے شمار؛

اور جو منکر ہیں اُن کے کام ہیں ایسے (خراب)   جیسے صحرا میں چلکتی ریت ہو، یعنی سراب

پیاسے نے (تو دُور سے) اُس کو کیا پانی قیاس   اور یہاں تک کہ نہ پایا کچھ، جب آیا اُسکے پاس

(مرگیا پیاسا تو) پھر اللہ کو پایا قریں،   پورا پورا کر دیا حق نے حساب اُس کا (وہیں)

ہے حساب اللہ لینے والا، جلدی (بالیقیں)!

یا مثال اک یہ ہے اِن کفّار کے اعمال کی   گہرے دریا میں ہو جیسے اندرونی تیرگی،

مَوج اندر مَوج اُس کو لہر ہے ڈھانکے ہوئے   اور اُن موجوں پہ ہیں بادل گھنے چھائے ہوئے،

ہیں اندھیروں پر اندھیرے، گر نکالے اپنا ہاتھ   دیکھ سکتا ہی نہیں وہ اُس کو (آسانی کے ساتھ)،

اور جسے نُورِ (ہدایت) دے نہ خود اللہ ہی   اُس کو مل سکتی نہیں ہے پھر کہیں سے روشنی؛

(اے مخاطب) کیا نظر اِس بات پر تُو نے نہ کی؟   ہے زمین و آسماں میں جتنی مخلوقات بھی

سب کے سب مشغول ہیں، تسبیح میں اللہ کی،   اور پَر پھیلا کے اُڑنے والے یہ طائر (سبھی)

جانتے ہیں اک طریقہ بندگی و ذکر کا،   اور کرتے ہیں یہ جو کچھ، وہ خدا ہے جانتا؛

[1] یعنی مبارک درختِ زیتون جو وسطِ باغ میں ہے اور جس پر ہمیشہ سایہ رہتا ہے

ع ۸ ۱۰ ۴

ع ۵ ۱۱

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿٤٢﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ
اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ
يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْ
بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ۭ يَكَادُ
سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ﴿٤٣﴾ يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۭ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿٤٤﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ
مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ
وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ ۭ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٤٥﴾ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ۭ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٤٦﴾ وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا
ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۭ وَمَآ اُولٰۗىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٤٧﴾
وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ
مُّعْرِضُوْنَ ﴿٤٨﴾ وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ﴿٤٩﴾
اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْٓا اَمْ يَخَافُوْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ
وَرَسُوْلُهٗ ۭ بَلْ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٥٠﴾ اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ
اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا
وَاَطَعْنَا ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٥١﴾ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفَآىِٕزُوْنَ ﴿٥٢﴾

ہے زمین و آسماں میں سلطنت اللہ کی — اور سب کو لَوٹ کر جانا ہے' اُسکی سمت ہی ؛
اے مخاطب کیا نظر اُس بات پر تُو نے نہ کی؟ — ہانک کر لاتا ہے بادل (چرخ پر) اللہ ہی
(ٹکڑوں کو بادل کے) پھر آپس میں دیتا ہے ملا — تہہ بہ تہہ رکھتا ہے پھر اُن کو (تو بنتی ہے گھٹا)
مینہ برستا تُو نے دیکھا درمیانِ ابر سے؟ — اور پہاڑ (اولوں کے) جو ہیں آسماں پر (پھر رہے)
اُن سے برساتا ہے وہ اَولے، ہے جس پر چاہتا — اور بچا دیتا ہے' جس کو چاہتا ہے وہ خدا
بجلی میں بادل کی، ہے ایسی چمک' جیسے ابھی — نُور وہ آنکھوں سے (لوگوں کی) اُچک لے جائیگی ؛
رات اور دن کو بدلتا ہے وہ اپنے حکم سے — اِس میں بھی عبرت ہے اربابِ نظر کے واسطے ؛
اور ہیں یہ (چلنے پھرنے والے) جتنے جاندار — اِن کو پانی سے کیا پیدا خدا نے (بے شمار)
پیٹ کے بَل چلتے ہیں اُن میں سے بعضے (جاندار)' — اور کوئی دو پاؤں پر چلتا ہے اُن میں (بار بار)
اِن میں سے کچھ چار پَیروں پر ہیں چلتے (جابجا) — چاہتا ہے جو بنانا وہ بناتا ہے خدا
اور خدا ہر چیز پر قادر ہے (اِس میں شک ہے کیا) ؛

ہم نے نازل کی ہیں یہ آیات (اپنی) کھول کر' — اور خدا چاہے جسے لے آئے راہِ راست پر ؛
لوگ کہتے ہیں کہ پیغمبر پر اور اللہ پر — لائے ہم ' ایمان' اُن کا حکم مانا (سر بسر)
اک فریق اُن میں کا پھر جاتا ہے لیکن بعد ازیں' — اور وہ (جو کچھ بھی ہو) ایمان لائیں گے نہیں ؛
جب خدا اور اُس کے پیغمبر کی جانب (برملا) — یہ بلائے جاتے ہیں، تا اُن میں کردیں فیصلا
اک فریق اُن میں سے ہو جاتا ہے رُوکش (ناسزا) ؛

اور اگر اپنا کوئی حق اِن کو ہو' تا ہو حصول — تو چلے آتے ہیں (سر ڈالے) اُسے کرنے قبول ؛
کیا دلوں میں روگ ہے اِن کے۔ کہ شک میں ہیں پڑے؟ — یا ہے خوف اللہ و پیغمبر نہ حق تلفی کرے؟
(وہ تو اِنکے ساتھ بے انصاف ہونے سے رہے) — بلکہ بے انصاف ہیں یہ خود (ہیں اِنکے دل بُرے) ؛
شان تو ایمان والوں کی یہ ہے جب بھی (کبھی) — وہ بُلائے جائیں (گھر سے) پیشِ اللہ و نبی
تاکہ اُن کے باہمی جھگڑوں کا کردیں فیصلا — تو کہیں وہ ، ہم نے مانا حکم' ہم نے سُن لیا'
اور یہی وہ لوگ ہیں ہو جائے گا جن کا بھلا ؛
حکم پر جو کوئی اللہ و پیمبر کے چلا — اور ڈرا اللہ سے' (ناراضی سے اُسکی) بچا'
ہیں یہی وہ لوگ جو مقصد کو پہنچے (برملا) ؛

ثلث
ع ۱۲

ؔ ابتدائے آفرینش میں پانی ہی پانی تھا۔ پھر خدا نے پانی میں ہیجان پیدا کیا۔ ہیجان سے جھاگ پیدا ہوئے۔ جھاگوں کے جمنے سے زمین بنی۔ تو اس اعتبار سے پانی ہی تمام جانداروں کی اصل ٹھہرا۔

ؔ یعنی اللہ اور رسول ان کے جھگڑوں کا فیصلہ کردیں۔

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ؕ قُلْ
لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۵۳ قُلْ
اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ
وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا
الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝۵۴ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۠
وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ
خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِىْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِىْ شَيْئًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ
ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝۵۵ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ
وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝۵۶ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
مُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۵۷ يٰۤاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ
لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؕ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ
وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ۛ
ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ؕ
طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۵۸ وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا
اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۵۹

ع ۷ ۱۳

قسمیں کھاتے ہیں (منافق) سخت تر اللہ کی
تم اگر دو حکم اُن کو تو وہ (گویا واقعی)

باہر آ جائیں ابھی گھر بار اپنے چھوڑ کر
اِن سے کہدو (اے نبی) قسمیں نہ کھاؤ (سخت تر)

ہے تمہاری (خوئے) طاعت سے زمانہ آشنا،
اور تم کرتے ہو جو کچھ اُس سے واقف ہے خدا؛

اِن سے کہدو، مانو تم حکمِ خدا، حکمِ نبی،
پھر اگر کی تم نے (اِس کے بعد بھی کچھ) سرکشی

تو ہے ذمّہ دار پیغمبر خود اپنے[1] بار کا
اُس کا ذِمّہ تم پہ ہے جو بوجھ ہے تم پر[2] پڑا

راہ پر آ جاؤ گے مانو گے گر حکمِ نبی؛
اور ذمّہ ہے پیمبر کے کُھلی تبلیغ ہی؛

لائے جو ایمان تم میں سے، عمل اچھے کئے
اُن سے وعدہ کر لیا ہے (بالیقیں) اللہ نے

سلطنت دنیا کی اُن کو (اِک دن) ہو گی عطا
اِن سے پہلے لوگوں کو، جیسے خلافت کی عطا

اور کیا ہے دین جو اُس نے پسند اُن کے لئے
اُستوار اُس کو وہ کر دے گا، اُنہیں کے واسطے

خوف کے بعد اُن کو (پھر) وہ اَمن کا دیگا صِلا
وہ بغیر شرکِ طاعت میری رکھیں گے روا،

اور ناشکری کرے کوئی جو اس کے بعد بھی
تو ہیں ایسے لوگ نافرمان (اور ناشکر بھی)؛

تم زکاتِ مال دو (لوگو) کرو قائم نماز
اور کرو (پھر) طاعتِ حکمِ رسولِ (پاکباز)

تاکہ تم پر رحم فرمائے خدا (اے کارساز)؛

اور نہ کرنا تم خیال ایسا، یہ کافر، ملک میں
(بھاگ کے، فتنے بپا کر کے) تھکا دیں گے ہمیں،

ہے ٹھکانہ آگ اِن کا، (یعنی یہ ہیں دوزخی)
جس جگہ ہے لوٹنا اِن کو، وہ منزل ہے بُری؛

مومنو، نابالغ اور لونڈی غلام، (ایسے نہ جائیں)
تین وقتوں میں اجازت تم سے لے کر گھر میں آئیں

(ایک تو) پہلے نمازِ صبح سے اور (دوسرے)
دوپہر، کو جب اُتارو کپڑے (سونے کے لئے)

(تیسرے) بعدِ عِشاء، ہیں وقت (گویا) تین (یہی)
پردہ کرنے کے تمہارے (پردہ یوں ہے لازمی)

بعد اِن اوقات کے قید اُن پہ تم پہ کچھ نہیں،
چلتے پھرتے رہتے ہو باہم دگر تم (بالیقیں)

یوں خدا احکام واضح کر کے کرتا ہے بیاں،
صاحبِ حکمت ہے وہ دانا (ہے رازِ دوجہاں)؛

اور جب بالغ تمہارے لڑکے ہو جایا کریں
چاہئے اُن کو، کہ اگلوں کی طرح وہ اِذن لیں

کھول کر یوں اپنی باتیں تم سے کہتا ہے خدا،
صاحبِ حکمت ہے وہ، اور ہے وہ سب کچھ جانتا؛

[1] یعنی بارِ رسالت و تبلیغ
[2] یعنی بارِ طاعت و فرمان برداری

ع ۷ / ۱۳

نابالغ لڑکوں اور غلاموں کے لئے گھر میں آنے کا قانون۔

وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ
جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِيْنَةٍ ؕ وَاَنْ
يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٦٠﴾ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى
حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰۤى
اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اٰبَآئِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ
اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ
اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا
مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗۤ اَوْ صَدِيْقِكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا
جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ؕ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ
تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ
لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٦١﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰۤى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ
يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ
فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ﴿٦٢﴾ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ
قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ
يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦٣﴾

اور جو بیٹھی ہوئی ہیں گھر میں بوڑھی عورتیں — عقد (وشادی) کی توقع ہی نہیں (باقی) جنہیں
(اوپری[1]) کپڑے اُتاریں تو گنہ کچھ بھی نہیں — گر نہ ہو مدِ نظر زینت نمائی (بالیقیں)
اور جو اِس سے بھی بچیں، تو ہے بھلا اُن کیلئے — جانتا، سنتا ہے سب کچھ ہی خدا (سچ جانیے) ؛
اَندھے لنگڑے، اور مریض اور تم بذاتِ خود اگر — کھانا کھاؤ اپنے گھر سے یا، پدر کے اپنے گھر
یا کہ اپنی ماں کے گھر سے، یا کہ گھر سے بھائی کے — یا بہن کے گھر سے یا چاچاؤں کے گھر بار سے
یا پھوپی یا ماموں یا خالہ کے گھر سے (باربار) — اور تمہیں ہے جن گھروں کی کنجیوں پر اختیار
(اُن گھروں سے کھاؤ)، تو کچھ حرج ہے اس میں نہیں — یا گھروں سے دوستوں کے کھاؤ (تم اے مومنیں)
اور نہیں کچھ حرج مل کر کھاؤ یا ہو کر جُدا — اور گھروں میں (اِن کے) جب جاؤ تو (ہے تم کو روا)
اپنے لوگوں کو کرو تم (خلق ورافت سے) سلام — جانبِ حق سے دُعائے خیر ہے یہ (لا کلام)
برکتوں والی ہے یہ اور ایک پاکیزہ دُعا — اپنی باتیں کھول کر تم کو سُناتا ہے خدا
تاکہ تم سمجھو (کہ ہے کیا ناروا اور کیا روا) ؛

لائے جو ایماں خدا پر، اُس کے پیغمبر پہ بھی — (فی الحقیقت) صاحبِ ایمان ہیں وہ لوگ ہی
اِجتماعی کام میں جب اُنکے پاس آتے ہیں یہ — بے اجازت کے (نبی کی) پھر نہیں جاتے ہیں یہ،
(اے پیمبر) جو اجازت تم سے لیتے ہیں، وُہی — لائے ہیں ایماں خدا پر، اور پیغمبر پہ بھی،
مانگیں جب تم سے اجازت اپنے کاموں کے لئے — تو اجازت اُن میں سے تم بخش دو چاہے جسے
اور مانگو مغفرت اُن کے لئے اللہ سے — بخشنے والا وہی ہے مہرباں (واضح رہے) ؛
(ہاں) نہ دعوت پر پیمبر کی کرو ایسا گماں — جس طرح اک دوسرے کو تم بلاتے ہو یہاں
خوب واقف ہے خدا اُن سے، جو تم میں (دودلے) — چھُپ کے جاتے ہیں کھسک (بزمِ رسول اللہ سے)
پس جنہیں ہے اِختلاف (اپنے) نبی کے حکم سے — اُن کو اِس سے (ہر گھڑی ہر وقت) ڈرنا چاہئے
کہ نہ اُن پر (ناگہاں) کوئی مصیبت آپڑے — یا عذابِ دردناک آئے کوئی اُن کے لئے ؛

ع ۸
۱۴

[1] یعنی چادر وغیرہ۔

اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قَدْ یَعْلَمُ مَآ اَنْتُمْ
عَلَیْهِ ؕ وَیَوْمَ یُرْجَعُوْنَ اِلَیْهِ فَیُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ
وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۶۴﴾ ع ۹

سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ سَبْعٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰیَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ
نَذِیْرَا ۙ﴿۱﴾ الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ
یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ
فَقَدَّرَهٗ تَقْدِیْرًا ﴿۲﴾ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً لَّا یَخْلُقُوْنَ شَیْئًا
وَّهُمْ یُخْلَقُوْنَ وَلَا یَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا یَمْلِكُوْنَ
مَوْتًا وَّلَا حَیٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ﴿۳﴾ وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ
اِفْكُ ۨ افْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَیْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۛۚ فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّ
زُوْرًا ۛۚ﴿۴﴾ وَقَالُوْۤا اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِیَ تُمْلٰی عَلَیْهِ بُكْرَةً
وَّاَصِیْلًا ﴿۵﴾ قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِیْ یَعْلَمُ السِّرَّ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ
اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۶﴾ وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ یَاْكُلُ
الطَّعَامَ وَیَمْشِیْ فِی الْاَسْوَاقِ ؕ لَوْلَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مَلَكٌ فَیَكُوْنَ
مَعَهٗ نَذِیْرًا ۙ﴿۷﴾ اَوْ یُلْقٰۤی اِلَیْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ یَّاْكُلُ
مِنْهَا ؕ وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۸﴾

ہے جو کچھ ارض و سما میں، ہے وہ سب اللہ کا ❊ سنتے ہو! تم جس (روش) پر ہو، خدا ہے جانتا
اور جس دن جائیں گے اُس کی طرف (سب) لوٹ کر ❊ سب عمل اُن کے بتادے گا خدا (خیر اور شر)
اور ہے اللہ کو ہر چیز کا علم (و خبر) ؁

(۲۵) سُورۂ فُرقان

(یہ سورۃ مکّہ معظمہ میں نازل ہوئی۔ اِس میں ۷۷ آیتیں اور ۶ رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغاز (بیاں) ❊ جو نہایت رحم والا ہے، بڑا ہی مہرباں ؁
ہے مبارک ذات اُس کی جس نے نازل ہے کیا ❊ اپنے بندے پر یہ قرآں، (یہ کتاب باصفا)
تا ڈرائے سارے عالم کو (خدا کے قہر سے) ؁ ❊ ہے زمین و آسماں کی سلطنت جس کے لئے
وہ نہیں رکھتا کوئی فرزند اور اپنا شریک ❊ سلطنت میں، اور بنائی اُس نے ہر اک چیز ٹھیک
اور مناسب اُس کا اک اندازہ بھی ٹھہرا دیا ؁ ❊ لوگوں نے ٹھہرا لئے معبود چند اُس کے سوا
کر نہیں سکتے کسی شے کو جو پیدا (زینہار) ❊ بلکہ خود اوروں کے پیدا کردہ ہیں (بے اختیار)
اپنے ہی نفع و ضرر پر اُن کا قابو کچھ نہیں، ❊ اور نہ مالک مرنے جینے کے ہیں اپنے (بالیقیں)
مر کے جی اُٹھنے پہ بھی (قادر نہیں وہ یوم دیں) ؁
کہتے ہیں کافر، ہے قرآں جھوٹ، بہتاں (برملا) ❊ جس کو اپنے دل ہی سے اس شخص نے ہے گھڑ لیا
دوسرے لوگوں نے بھی اُسکی مدد ہے اِس میں کی ❊ جھوٹ پر یہ آگئے، کرنے لگے نامنصفی ؁
یہ بھی کہتے ہیں کہ افسانے ہیں یہ گزرے ہوئے ❊ جو کسی سے اِس نے (کچھ لے دے کے) ہیں لکھوا لئے
اور وہی پڑھ کر سنائے جاتے ہیں اِس کو (مدام) ❊ (اور کرائے جاتے ہیں وہ یاد اِس کو) صبح و شام ؁
اِن سے کہدو، اُس نے یہ قرآن ہے نازل کیا ❊ جو چھپی باتیں ہے افلاک و زمیں کی جانتا،
بخشنے والا ہے وہ اور مہرباں بھی ہے بڑا ❊ (جب تو اِس بہتان کی تم کو نہیں دیتا سزا)
یہ بھی کہتے ہیں نِرالے کیا ہوگیا، جو یہ نبی ❊ کھانا بھی کھاتا ہے اور پھرتا ہے بازاروں میں بھی
کوئی اُس کے واسطے اُترا فرشتہ کیوں نہیں؟ ❊ جو ڈراتا رہتا اِس کے ساتھ (سب کو بالیقیں) ؁
یا خزانہ (آسماں سے) اِس پہ آ پڑتا کوئی ❊ یا کہ ہوتا (کم سے کم) اِس کے لئے اک باغ ہی
تا کہ اُس سے کھاتا پیتا (میوے اور پھل برملا)، ❊ (مومنوں سے) کہتے ہیں یہ ظالم (اِس کے ماسوا)
تم تو پیچھے ہو بس ایسے آدمی کے ہو لئے ❊ جو ہے اک جادو کا مارا آدمی (تقدیر سے) ؁

اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
سَبِيْلًا ﴿٩﴾ تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَآءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ﴿١٠﴾ بَلْ
كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ﴿١١﴾
اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا ﴿١٢﴾ وَاِذَآ
اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ﴿١٣﴾ لَا
تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ﴿١٤﴾ قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ
اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَّمَصِيْرًا ﴿١٥﴾
لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ خٰلِدِيْنَ ؕ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔوْلًا ﴿١٦﴾
وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ
ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ﴿١٧﴾
قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ
اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوْا
قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿١٨﴾ فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ ۙ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا
وَّلَا نَصْرًا ۚ وَمَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ﴿١٩﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا
قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَ
يَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ؕ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ؕ
اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ﴿٢٠﴾

(اے پیمبر) دیکھو، فقرے ڈھالتے ہیں تم پہ کیا! ہو گئے گمراہ، پا سکتے نہیں اب راستا ۞
برکتوں والا ہے وہ، چاہے تو پھر (اک باغ کیا) اِس سے بہتر باغ وہ کر دے تمہیں (فوراً عطا)
جس کے نیچے ہوں (بہت شفاف) نہریں (بہہ رہی) اور تمہارے واسطے تیار کر دے محل بھی ۞
بات یہ ہے، حشر کو وہ جھوٹ ہیں سمجھے ہوئے اور جو (جھوٹے) قیامت کو ہیں جھوٹا جانتے
ہم ہیں دوزخ کر چکے تیار اُن کے واسطے ۞
دُور سے دیکھے گی جب دوزخ انہیں آتے ہوئے یہ سُنیں گے پُر خروش اور جوش میں آتے اُسے ۞
اور جب یہ (آگ کی) زنجیر میں جکڑے ہوئے تنگ تر اک گوشۂ دوزخ میں ڈالے جائیں گے
تو پُکاریں گے یہ اپنی موت کو (ارمان سے) ۞
(پھر کہا جائے گا) یہ اک موت کی ہے کیا پُکار تم پُکارو آج تو موتیں بہت سی (بار بار) ۞
اِن سے پوچھو، دوزخ اچھی ہے کہ باغِ جاوداں جس کا وعدہ ہو چکا پرہیزگاروں سے (یہاں)
آخری اُن کا ٹھکانہ، اور اجرِ (بے کراں) ۞
جو وہ چاہیں گے وہاں ہو گا وہ اُن کے واسطے جاوداں جس میں رہیں گے (عیش اور آرام سے)
ذمہ دار ایفائے وعدہ کا، تمہارا ہے وہ ربّ جو بطورِ وعدہ، کر سکتے ہیں یہ اُس سے طلب ۞
اور جس دن کافروں کو جمع کر لے گا خدا اور اُنہیں بھی، جنکو ہیں یہ پُوجتے اُس کے سوا
اُن سے پُوچھے گا کہ تم نے میرے اِن بندوں کو کیا؟ تم نے بہکایا تھا یا بھٹکے تھے وہ خود (دو بتا) ۞
وہ کہیں گے (ہم تھے خود بندے ترے) اے پاک ذات اور کسی عنوان زیبا ہی نہ تھی ہم کو یہ بات
کہ بناتے دوسروں کو دوست ہم تیرے سوا لیکن اِن کو اور اَب و جَد کو بھی اِنکے (اے خدا)
تو ہی خود آسودگی اور نفع پہنچاتا رہا وہ یہاں تک کہ بھلا بیٹھے تری یاد (اے خدا)
تھے (ازل ہی سے) تباہی میں یہ کافر (مبتلا) ۞
کافروں سے ہم کہیں گے، یہ تمہیں جھٹلا چکے تم جو کہتے تھے، (وہ سب قول آج جھوٹے ہو گئے)
ٹال سکتے ہو نہ اب (سر سے ہمارے قہر کو) اور مدد بھی تم کسی سے لے نہیں سکتے (سنو)،
تم میں سے جس نے بھی (کر کے شرک) ظلم ایسا کیا ہم چکھائیں گے عذابِ سخت کا اُس کو مزا ۞
(اے پیمبر) تم سے پہلے جتنے بھیجے ہیں نبی کھانا بھی کھاتے تھے اور پھرتے تھے بازاروں میں بھی،
اور ہم نے بعض کو تم میں سے بعضوں کے لئے آزمائش ہے بنایا، (کافروں کے جَور سے)
صبر اَب بھی (اے مسلمانو) کرو گے (یا نہیں)؟ اور سب کچھ دیکھتا ہے ربّ تمہارا (بالیقیں) ۞

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا
الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِىْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ﴿۲۱﴾
يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ
حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۲۲﴾ وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ
هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿۲۳﴾ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ
مَقِيْلًا ﴿۲۴﴾ وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ﴿۲۵﴾
اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ۨالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ؕ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ﴿۲۶﴾
وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِى اتَّخَذْتُ مَعَ
الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴿۲۷﴾ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِىْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ﴿۲۸﴾ لَقَدْ
اَضَلَّنِىْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِىْ ؕ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ
خَذُوْلًا ﴿۲۹﴾ وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِى اتَّخَذُوْا هٰذَا
الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ﴿۳۰﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِىٍّ عَدُوًّا مِّنَ
الْمُجْرِمِيْنَ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ﴿۳۱﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚۛ كَذٰلِكَ ۚۛ
لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ﴿۳۲﴾ وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا
جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا ؕ ﴿۳۳﴾ اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى
وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۳۴﴾ ع وَلَقَدْ
اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗٓ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِيْرًا ﴿۳۵﴾

اور جو امّید ہم سے ملنے کی رکھتے نہیں، وہ یہ کہتے ہیں، فرشتے ہم پہ کیوں اُترے نہیں ؟
یا ہم اپنے ربّ کو (اپنی ہی نظر سے) دیکھتے، نفس میں مغرور اِن کے اور یہ سرکش ہیں بڑے ؛
اور جس دن دیکھ لیں گے یہ فرشتوں کو (کبھی) مجرموں کو زینہار اُس دن نہ ہو گی کچھ خوشی
اور کہیں گے اِن میں ہم میں آڑ ہو جائے کوئی ؛
پھر توجہ اُن کے کاموں کی طرف کی جائے گی رائیگاں کر دیں گے اُنکو، جیسے خاک اُڑتی ہوئی ؛
اہلِ جنّت کا ٹھکانہ ہو گا اُس دِن بہتریں جائے قیلولہ بھی ہو گی خوب تر (اور دل گزیں) ؛
اور جس دن آسماں بادل سے پھاڑے جائینگے اور فرشتے جوق جوق (اُس سے) اتارے جائینگے ؛
ہو گی اُس دن اک حقیقی سلطنت رحمٰن کی اور وہ دِن کافروں پر سخت ہو گا (واقعی) ؛
اور نافرمان جس دن کاٹ لے گا اپنے ہاتھ اور کہے گا، کاش میں پیغمبرِ (برحق) کے ساتھ
دین کے رستے پہ لگ لیتا، (تو ہوتی بہتری) ؛ کاش ! واحسرت ! نہ کرتا میں فلاں سے دوستی ؛
آ چکی تھی جب نصیحت مجھ تک، اُس کے بعد بھی اُس نے تو بہکا دیا مجھ کو (ز راہِ رہزنی)
وقت پر انسان کو شیطان دیتا ہے دغا ؛ (آدمی کا آدمی شیطان ہے، سچ ہے کہا)
پھر پیمبر یوں کہیں گے اے مرے ربِّ (قوی) سمجھا اُمّت نے مری قرآن کو بکواس (ہی) ؛
اور یونہی اہلِ خطا کو ہر پیمبر کے لئے ہم بناتے آئے ہیں دشمن، (مگر واضح رہے)
ربّ ہی کافی ہے ہدایت اور مدد کے واسطے ؛
کہتے ہیں کافر کہ اُترا کیوں نہ قرآں ایک بار (اِن سے کہدو) یہ یونہی نازل ہوا ہے (قسط وار)
تا تمہارا دل قوی ہو اور تسکین آشنا اِس لئے ہم نے بتدریج اِسکو ہے نازل کیا ؛
کیسی ہی لائیں (انوکھی) بات (کافر سوچ کر) دیتے ہیں ہم ٹھیک ٹھیک اُس کا جواب (کارگر)
اور بتاتے ہیں تمہیں توجیہہ اُس کی خوب تر ؛
مُنہ کے بل جو لوگ (اپنے مدفنوں سے کھینچ کے) گھیر کر دوزخ میں (روزِ حشر) لائے جائیں گے
ہیں یہی وہ لوگ جن کا ہے بُرا درجہ (وہاں) اور بہت بھٹکے ہوئے ہیں راہ سے جو (بے گماں) ؛
اور (یقیناً) ہم نے کی توریت موسیٰؑ کو عطا اور مددگار اُن کا، اُنکے بھائی ہارونؑ کو کیا

فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ﴿۳۶﴾
وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً ۭ وَ
اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۳۷﴾ وَّعَادًا وَّثَمُوْدَا۟ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ
وَقُرُوْنًا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ﴿۳۸﴾ وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ۡ وَكُلًّا تَبَّرْنَا
تَتْبِيْرًا ﴿۳۹﴾ وَلَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْٓ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ۭ اَفَلَمْ
يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ﴿۴۰﴾ وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ
يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ۭ اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ﴿۴۱﴾ اِنْ كَادَ
لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَآ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ۭ وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ
حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۴۲﴾ اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ
اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ۭ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ﴿۴۳﴾ اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ
يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ۭ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۴۴﴾ اَلَمْ تَرَ
اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَاۗءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ
عَلَيْهِ دَلِيْلًا ﴿۴۵﴾ ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ﴿۴۶﴾ وَهُوَ الَّذِيْ
جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ﴿۴۷﴾
وَهُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَاَنْزَلْنَا
مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً طَهُوْرًا ﴿۴۸﴾ لِّنُحْيِۦ بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا وَّنُسْقِيَهٗ مِمَّا خَلَقْنَآ
اَنْعَامًا وَّاَنَاسِيَّ كَثِيْرًا ﴿۴۹﴾ وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوْا ڮ فَاَبٰٓى
اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۵۰﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيْرًا ﴿۵۱﴾

پھر کہا تم دونوں (بھائی) جاؤ پاس اُس قوم کے　　جس نے جھٹلائیں ہماری آیتیں (دونوں گئے)
(اور سمجھایا، مگر مانے نہ وہ کو تہ نظر)　　ہم نے (دُنیا سے) مٹا ڈالا اُنہیں جڑ کھود کر ؛
اور قومِ نوحؑ نے نبیوں کو جھٹلایا (تو کیا)　　ہم نے اُن کا (لامحالہ) غرق بیڑہ کر دیا
نقشِ عبرت کا بنایا اُن کو لوگوں کے لئے　　اور ہم نے (آخرۃ میں) ظالموں کے واسطے

رکھا ہے تیار دردآگیں عذاب (اوّل ہی سے) ؛

اور یُونہی عاد و ثمود اور اہلِ خندق کو (یہاں)　　اور بہت سی اُمّتوں کو، تھیں جو اُن کے درمیاں

(کر دیا غارت، نہیں ہے جن کا اب نام و نشاں)

سب کو سمجھایا، مثالیں کر کے (اور نیکی) بیاں　　(جب نہ سمجھے) کر دیا اُن سب کو غارت (بیگماں) ؛
اور یہ (کفّار) اُس بستی پہ (قومِ لُوطؑ کی)　　ہو کے گزرے، پتھروں کی جس جگہ بارش ہوئی،
کیا نہیں دیکھی (وہ بستی) ؟ (دیکھتے تو ہیں مگر)　　مر کے جی اُٹھنے سے نااُمّید ہیں یہ (بے خبر) ؛
دیکھتے ہیں جب تمہیں، تو یوں اُڑاتے ہیں ہنسی،　　"جس کو بھیجا ہے خدا نے کیا پیمبر ہے یہی ؟" ؛
اپنے معبودوں سے ہم کو کرتا یہ گمراہ (تر)　　اُن (کی پُوجا) پر نہ ہم ثابت قدم رہتے اگر
آگے چل کر جان لیں گے، جب یہ دیکھیں گے عذاب　　کون تھا گمراہ (اور تھا کس کا مذہب کامیاب) ؟ ؛
(اے پیمبر) دیکھو، ذمّہ اُس کا لے سکتے ہو کیا　　جس نے اپنے نفس کی خواہش کو مانا ہے خدا ؟ ؛
ان میں ہیں اکثر سمجھتے سُنتے، یہ سمجھے ہو کیا ؟　　یہ تو بس چوپائے ہیں، گمراہ اُن سے بھی سوا ؛
تم نے کیا ڈالی نہ اپنے ربّ (کی قدرت) پہ نظر ؟　　کس طرح سائے کو پھیلا رکھا ہے اُس نے ۔ اگر
چاہتا تو ایک حالت پر وہ ٹھہراتا اُسے　　پھر بنایا ہم نے سورج کو سبب اِس کے لئے

پھر سمیٹا اپنی سمت، آہستہ اُس کو کھینچ کے ؛

ہے وہی (خالق) تمہارے واسطے جس نے (سنو)　　شب کو پردہ پوش اور راحت بنایا نیند کو

چلنے پھرنے کو بنایا دن (کہ کام اپنے کرو) ؛

ہے وہی (اللہ) جو دینے کو مژدہ (برملا)　　(بارش) رحمت سے پہلے بھیج دیتا ہے ہوا

اور ہم نے پاک پانی چرخ سے نازل کیا ؛

تاکریں زندہ زمینِ مُردہ اُس سے ملک کی　　اور پلائیں پانی، چوپایوں اور انسانوں کو (بھی)

اور بہت سی اپنی مخلوقات کو (دیں تازگی) ؛

پھر اُسے تقسیم کر دیتے ہیں سب کے درمیاں　　تا کہ رکھیں دھیان، (ہم ہی سب کے ہیں روزی رساں)

پھر بھی اکثر لوگ ناشکری ہی کرتے ہیں (یہاں) ؛

ع

اور اگر ہم چاہتے تو (اپنے) حکمِ خاص سے
اک ڈرانے والا ہر بستی میں (مرسل) بھیجتے

فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ﴿٥٢﴾ وَهُوَ الَّذِيْ
مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ
بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿٥٣﴾ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا
فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ۭ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ﴿٥٤﴾ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ۭ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيْرًا ﴿٥٥﴾
وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿٥٦﴾ قُلْ مَآ اَسْـَٔـلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ
اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿٥٧﴾ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ
لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ۭ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرَا ﴿٥٨﴾ الَّذِيْ
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى
عَلَى الْعَرْشِ ۚ اَلرَّحْمٰنُ فَسْـَٔلْ بِهٖ خَبِيْرًا ﴿٥٩﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا
لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ ۤ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا ﴿٦٠﴾ تَبٰرَكَ
الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا ﴿٦١﴾
وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ
اَرَادَ شُكُوْرًا ﴿٦٢﴾ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا
وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ﴿٦٣﴾ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ
سُجَّدًا وَّقِيَامًا ﴿٦٤﴾ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۤ
اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿٦٥﴾ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿٦٦﴾ وَالَّذِيْنَ
اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿٦٧﴾

(اے پیمبر) تم نہ اِن کُفّار کا مانو کہا　　اور جہاد اِن کے مقابل میں کرو تم زور کا ؛
اور وہی ہے جس نے دو دریا کئے ہیں ہمکنار　　ایک کھاری اور کڑوا، ایک میٹھا خوشگوار
دونوں میں اِک آڑ رکھ دی، اور اک بند استوار[1] ؛
ہے وہی پانی[2] سے جس نے آدمی پیدا کیا　　پھر نسب، اور رشتہ دامادی کا قائم کر دیا
(اے پیمبر) قادرِ (مطلق) تمہارا ہے خدا ؛
پُوجتے ہیں اُن کو یہ (کُفّار) خالق کے سوا　　اِن کو جو نفع و ضرر پہنچا نہیں سکتے (ذرا)
اپنے ربّ سے پیٹھ ہیں پھیرے ہوئے یہ (برملا) ؛
تم کو بھیجا ہے، خوشی اور ڈر سُنانے کیلئے ؛　　اِن سے کہدو، مجھ کو کچھ اُجرت نہ تم سے چاہیئے
(میری مزدوری تو بس یہ ہے کہ ہو کر نیک کام)　　جو کوئی چاہے خدا کی راہ کر لے اختیار ؛
اور بھروسہ رکھو اُس زندہ خدا پر (اے نبی)　　جو نہیں مرتا، کرو حمد اُس کی اور تسبیح بھی
ہے خبردار اپنے بندوں کے گناہوں سے وہی ؛
جس نے چھ دن میں بنا ڈالے ہیں یہ ارض و سما　　اور جو کچھ اُن میں ہے، پھر عرش پر قائم ہوا
رحمتوں والا ہے وہ، (پروردگارِ خیر و شر)　　پوچھو اُسکی (شان) اُسی سے، ہو جو کوئی باخبر ؛
اُن سے جب کہتے ہیں، تم سجدہ کرو رحمٰن کو　　کہتے ہیں رحمٰن کیا ہے؟ (کون ہے یہ تو کہو)؟
کیا جسے تم سجدہ کرنے کو کہو، سجدہ کریں؟　　اور نفرت (نام سے رحمٰن کے) ہوتی ہے اُنھیں ؛
ذات بابرکت ہے اُس کی جس نے قائم کر دیئے　　آسماں میں بُرج اور پھر اُس میں (ضَو افشاں کئے)
مشعل (خورشید)، روشن چاند، (دُنیا کے لئے) ؛
رات اور دن کو بنایا جس نے (خالق) ہے وُہی　　جانشیں اِک دوسرے کا، (تا ہو اُن کو آگہی)
جو کریں غور اور کریں احساسِ شُکرِ ایزدی ؛
(خاص) بندے ہیں خدا کے وہ، جو سطحِ ارض پر　　چلتے ہیں ہو کر فروتن، اور جاہل بے خبر
جب مخاطب ہو کے کرتے ہیں جہالت کے کلام　　تو وہ (اخلاقاً) اُنہیں کرتے ہیں (آداب و) سلام ؛
اور جو راتوں کو ربّ کے سامنے سجدہ کریں　　(دست بستہ سامنے خالق کے) استادہ رہیں ؛
جو دُعائیں مانگتے ہیں اے ہمارے کِردگار　　دُور رکھ ہم سے عذابِ نارِ دوزخ (کا فشار)
اک تباہی ہے جہنّم کا عذابِ (ناگوار)　　ایک بد تر مستقر اور اِک بُری جائے قرار ؛
اور وہ جو خرچ کرنے کا ارادہ جب کریں　　تو کریں تنگی، نہ بے جا خرچ کرنے پر تُلیں
درمیاں افراط اور تفریط کے قائم رہیں ؛

سجدہ　ع ۱۲ ۵ ۲

[1] مثلاً بحیرۂ رُوم و بحیرۂ فارس
[2] مراد نُطفے سے ہے۔

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِىْ
حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ
اَثَامًا ﴿٦٨﴾ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ
فِيْهٖ مُهَانًا ﴿٦٩﴾ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا
فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٧٠﴾
وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ﴿٧١﴾ وَالَّذِيْنَ
لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ﴿٧٢﴾ وَالَّذِيْنَ
اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ﴿٧٣﴾ وَالَّذِيْنَ
يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا
لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴿٧٤﴾ اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا
تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ﴿٧٥﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿٧٦﴾ قُلْ مَا يَعْبَؤُا
بِكُمْ رَبِّىْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ﴿٧٧﴾ ع

سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَتَانِ وَّسَبْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّاَحَدَ عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

طٰسٓمّٓ ﴿١﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿٢﴾ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ
اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿٣﴾ اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ
السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ﴿٤﴾ وَمَا
يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ﴿٥﴾

جو خُدا کے ساتھ اَوروں سے نہیں کرتے پکار — اور نہیں وہ مارتے ناحق اسے وہ زینہار
کر دیا ہے (مُطلقاً) اللہ نے جس کو حرام — اور زِنا کے مُرتکب ہوتے نہیں جو (نیک نام)
جس نے یہ کوتک کیئے وہ ہی گُنہہ میں جا پڑا ۞ — اور ہو گی حشر کے دن دوہری اُس کی سزا
وہ ذلیل و خوار حالت میں رہے گا دائمی ۞ — ہاں مگر لایا جو ایماں اور توبہ جس نے کی
اور عمل اچھے کیئے تو (بالیقیں) بارِ آلہ — نیکیوں سے ایسے لوگوں کے بدل دے گا گناہ
بخشنے والا ہے وہ اور مہرباں (بے اشتباہ) ۞

جو کرے توبہ، عمل بھی (بعدازیں) اچھے کرے — فی الحقیقت وہ ہوا مائل طرف اللہ کے ۞
(خاص بندے وہ بھی ہیں) جھُوٹی گواہی جو نہ دیں — لغو شغلوں سے بزرگانہ گزر جایا کریں ۞
اور وہ جب رب کی باتوں سے نصیحت دیں اُنہیں — وہ نہ اندھے اور نہ بہرے ہو کر اُن پر گر پڑیں[1] ۞
اور وہ، جو کہتے ہیں یا ربّ ہمیں دے (واقعی) — بیویوں اور بچّوں کی جانب سے ٹھنڈک آنکھ کی
پیش رو ہم کو بنا اُن کا کہ جو ہوں متقی[2] ۞

ایسے لوگوں کو (مآلِ کار)، بدلے صبر کے — بالا خانے (خُلد کے رہنے کو) بخشے جائیں گے
اور کِیا جائے گا استقبال اُن کا (بیگماں) — (نیک اور اچھی دُعاؤں اور سلاموں سے) وہاں ۞
(بالا خانوں میں وہ جنت کے) رہیں گے جاوداں — کیا ہی اچھا مستقر ہے اور مقامِ (گُل فشاں) ۞
کہدو اُن سے تم پکارو گے نہ گر اللہ کو — اُس کو بھی پروا تمہاری کچھ نہیں (اے مشرکو)
تم نے تو (قرآن کی آیات) کو جھُٹلا دیا۔ — جلد اب اُس کا وبال آئے گا تم پر (دیکھنا) ۞

ربع

(۲۶) سُورۂ شعراء

(یہ سُورۃ مکّہ معظمہ میں نازل ہوئی اِس میں ۲۲۷ آیتیں اور ۱۱ رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ بیاں — جو بڑا ہی رحم والا ہے، نہایت مہرباں ۞
طٰسٓمّٓ[3] ۞ ہیں کتابِ واضح (قرآں) کی یہ کچھ آیتیں ۞ — (اے نبی) تم جان دے دو شاید (اس اندوہ میں)
کیوں نہیں ایمان لاتے لوگ؟ (کیوں ضد ہے اُنہیں)؟ ۞
ہم اگر چاہیں اُتاریں آسماں سے اک نشاں — جس کے آگے گردنیں جھُک جائیں اِن کی (بیگماں) ۞
اور نہیں آتی نصیحت کوئی رحمٰن کی نئی — اِن کو، جس سے یہ نہ کر لیتے ہوں (فوراً) رُو کشی ۞

[1] جب جنابِ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم قرآنِ مجید کی تلاوت فرماتے تھے، تو مسلمانوں کی بھیڑ میں کافر اور منافق بھی آملتے تھے اور ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے۔ مگر یہ ازراہِ ذوق و عقیدت نہ تھا بلکہ محض بطور تماشا۔ قرآن سُننے کا لُطف یہ ہے کہ اس کی آیتوں پر غور و تدبّر کیا جائے اور اسے عقیدت و ارادت کے ساتھ سنا جائے۔

[2] یعنی آنے والی نسلیں اِتقا اور پرہیزگاری میں ہماری تقلید کریں۔

[3] بعض صوفیہ کہتے ہیں کہ طا سے طوبیٰ، س سے سدرۃ المنتہیٰ اور میم سے محمد مصطفےٰ (صلّی اللہ علیہ وسلم) مراد ہیں — یعنی اے طوبیٰ اور سدرہ کی عظمتیں رکھنے والے محمد (صلّی اللہ علیہ وسلم)۔

فَقَدْ كَذَّبُوْا فَسَيَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٦ اَوَلَمْ يَرَوْا
اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝٧ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝٨ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ
الرَّحِيْمُ ۝٩ وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰٓى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝١٠ ع
قَوْمَ فِرْعَوْنَ ؕ اَلَا يَتَّقُوْنَ ۝١١ قَالَ رَبِّ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ۝١٢ ط
وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ۝١٣ وَلَهُمْ
عَلَيَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۝١٤ قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ
مُّسْتَمِعُوْنَ ۝١٥ فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١٦ اَنْ
اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝١٧ قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ
فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ۝١٨ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ
الْكٰفِرِيْنَ ۝١٩ قَالَ فَعَلْتُهَآ اِذًا وَّاَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ ۝٢٠ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ
لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝٢١ وَتِلْكَ
نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝٢٢ قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا
رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٢٣ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ
مُّوْقِنِيْنَ ۝٢٤ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ۝٢٥ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآىِٕكُمُ
الْاَوَّلِيْنَ ۝٢٦ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ۝٢٧ قَالَ رَبُّ
الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝٢٨ قَالَ لَىِٕنِ اتَّخَذْتَ
اِلٰهًا غَيْرِيْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ۝٢٩ قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ۝٣٠

(خیر) یہ جھٹلا چکے، معلوم اب ہو جائے گی سب حقیقت اُس کی، یہ جس[1] کی اُڑاتے تھے ہنسی ؃
کیا نظر سُوئے زمیں ان کی نہیں جاتی کبھی کتنی عمدہ چیزیں پیدا ہم نے کیں ہر قسم کی؟ ؃
اس میں بھی لاریب ہیں آثارِ (قدرت بہتریں) (لیکن) اکثر ان میں سے ایمان لاتے ہی نہیں ؃
ہے تمہارا ربّ زبردست اور راحم بالیقیں ؃

جب تمہارے ربّ نے موسیٰؑ کو ندا دی (بے ہراس) جاؤ تم فرعون کی جمعیّتِ ظالم کے پاس
کیا نہیں ڈرتے وہ ہم سے (کیوں ہیں وہ ناحق شناس؟) ؃
عرض کی یاربّ میں ڈرتا ہوں، نہ جھٹلا دیں کہیں ؃ میرا دم رُکتا ہے، اور میری زباں چلتی نہیں
حکم دے ہارونؑ کو (بن جائیں میرے ہم نشیں) ؃
اور اُن کا مجھ پہ دعویٰ ہے گناہِ (قتل) کا[2] قتل وہ مجھ کو نہ کر دیں، خوف ہے اسکا لگا ؃
حکم آیا، زینہار ایسا نہ ہوگا (بے ہراس) جاؤ تم دونوں نشاں لے کر ہمارے (اُنکے پاس)
ہم تمہارے ساتھ ہیں سُن لیں گے (سب اُنکی بھڑاس) ؃
جاؤ تم فرعون کے پاس اور اُس سے یہ کہو ہم پیمبر ہیں خدائے دو جہاں کے (جان لو) ؃[3]
تم ہمارے ساتھ اسرائیلیوں کو بھیج دو ؃ بولا (یہ فرعون موسیٰؑ سے کہ اے موسیٰؑ سنو)
ہم نے کیا پالا نہیں ہے تم کو، جب بچے سے تھے اور تم اپنی عمر میں، برسوں ہمیں میں ہو رہے ؃
اور اپنا کام تم جو کر گئے وہ کر گئے[2] اور تم ناشکر ہو (احساں نہیں ہو مانتے) ؃
بولے (موسیٰؑ) ہاں کیا وہ کام، میں غلطی پہ تھا ؃ پھر میں جب تم سے ڈرا تو بھاگ نکلا (برملا)
پھر خدا نے دی مجھے پیغمبری (بخشی خطا) اور رسولوں میں مجھے اپنے (معیّن) کر لیا ؃
کیا یہی احسان تم رکھتے ہو مجھ پر (لاکلام) کہ بنایا تم نے اسرائیلیوں کو ہے غلام ؃؟
بولا (پھر فرعون)، کیا ہے یہ "خدائے دو جہاں"[3]؟ بولے (موسیٰؑ) وہ خداوندِ زمین و آسماں
اور (اُس کا) جو کچھ ان میں ہے، جو مانو (بے گماں) ؃
بیٹھے تھے جو آس پاس، اُن سے کہا (فرعون نے) کیا نہیں سُنتے ہو؟ (جو کچھ ہیں یہ دونوں کہہ رہے)
(حضرتِ موسیٰؑ نے بھی اُن ہم نشینوں سے) کہا "وہ تمہارا، اور تمہارے اگلے آباء کا خدا"!
بولا (پھر فرعون اے لوگو) تمہارا یہ نبی جو تمہارے پاس آیا، باؤلا ہے واقعی ؃
بولے (موسیٰؑ) ہے وہ مشرق اور مغرب کا خدا اور جو کچھ ان میں ہے، (سمجھو) جو ہے فہم و ذکا ؃
بولا (پھر فرعون موسیٰؑ سے) اگر میرے سوا اور (دنیا میں) کسی کو (اپنا) مانے گا خدا
تو تجھے میں قید کر دوں گا (تجھے دوں گا سزا) ؃ بولے (موسیٰؑ) گر دکھا دوں تم کو واضح معجزا؟ ؃

[1] یعنی جس عذاب کی ہنسی اڑاتے تھے اس کی حقیقت۔
[2] یعنی ایک قبطی کا خون۔
[3] حضرت موسیٰؑ نے یہی فرمایا تھا کہ ہم "خدائے دو جہاں" کے بھیجے ہوئے ہیں۔

ع ۱ / ۵

قَالَ فَأْتِ بِهِۦٓ إِن كُنتَ مِنَ ٱلصّٰدِقِينَ ﴿٣١﴾ فَأَلْقٰى عَصَاهُ فَإِذَا هِىَ
ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ ﴿٣٢﴾ وَنَزَعَ يَدَهُۥ فَإِذَا هِىَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِينَ ﴿٣٣﴾ قَالَ لِلْمَلَإِ
حَوْلَهُۥٓ إِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيمٌ ﴿٣٤﴾ يُرِيدُ أَن يُخْرِجَكُم مِّنْ أَرْضِكُم بِسِحْرِهِۦ
فَمَاذَا تَأْمُرُونَ ﴿٣٥﴾ قَالُوٓا أَرْجِهْ وَأَخَاهُ وَٱبْعَثْ فِى ٱلْمَدَآئِنِ حٰشِرِينَ ﴿٣٦﴾
يَأْتُوكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيمٍ ﴿٣٧﴾ فَجُمِعَ ٱلسَّحَرَةُ لِمِيقٰتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ﴿٣٨﴾
وَقِيلَ لِلنَّاسِ هَلْ أَنتُم مُّجْتَمِعُونَ ﴿٣٩﴾ لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ ٱلسَّحَرَةَ
إِن كَانُوا هُمُ ٱلْغٰلِبِينَ ﴿٤٠﴾ فَلَمَّا جَآءَ ٱلسَّحَرَةُ قَالُوا لِفِرْعَوْنَ أَئِنَّ
لَنَا لَأَجْرًا إِن كُنَّا نَحْنُ ٱلْغٰلِبِينَ ﴿٤١﴾ قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ إِذًا لَّمِنَ
ٱلْمُقَرَّبِينَ ﴿٤٢﴾ قَالَ لَهُم مُّوسٰىٓ أَلْقُوا مَآ أَنتُم مُّلْقُونَ ﴿٤٣﴾ فَأَلْقَوْا
حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ إِنَّا لَنَحْنُ ٱلْغٰلِبُونَ ﴿٤٤﴾
فَأَلْقٰى مُوسٰى عَصَاهُ فَإِذَا هِىَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ﴿٤٥﴾ فَأُلْقِىَ ٱلسَّحَرَةُ
سٰجِدِينَ ﴿٤٦﴾ قَالُوٓا ءَامَنَّا بِرَبِّ ٱلْعٰلَمِينَ ﴿٤٧﴾ رَبِّ مُوسٰى وَهٰرُونَ ﴿٤٨﴾
قَالَ ءَامَنتُمْ لَهُۥ قَبْلَ أَنْ ءَاذَنَ لَكُمْ إِنَّهُۥ لَكَبِيرُكُمُ ٱلَّذِى عَلَّمَكُمُ
ٱلسِّحْرَ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُونَ لَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُم مِّنْ
خِلٰفٍ وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٤٩﴾ قَالُوا لَا ضَيْرَ إِنَّآ إِلٰى رَبِّنَا مُنقَلِبُونَ ﴿٥٠﴾
إِنَّا نَطْمَعُ أَن يَغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَآ أَن كُنَّآ أَوَّلَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿٥١﴾ وَ
أَوْحَيْنَآ إِلٰى مُوسٰىٓ أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِىٓ إِنَّكُم مُّتَّبَعُونَ ﴿٥٢﴾ فَأَرْسَلَ
فِرْعَوْنُ فِى ٱلْمَدَآئِنِ حٰشِرِينَ ﴿٥٣﴾ إِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيلُونَ ﴿٥٤﴾

بولا (فرعون) اب جو سچے ہو دکھا تو دو ذرا ؏

ڈالا موسیٰؑ نے عصا، اور بن گیا وہ اژدہا ؏ اور نکالا ہاتھ، تو نظروں میں سب کی کوندا اُٹھا ؏

بولا (پھر فرعون) اپنے ہم نشیں سرداروں سے یہ بڑا ماہر کوئی ساحر ہے (ہم واقف ہوئے) ؏

چاہتا ہے اپنے زورِ سحر سے (یہ ناسزا) ملک سے تم کو نکالے۔ دیتے ہو کیا مشورا؟ ؏

بولے (درباری) کہ اس کو اور اسکے بھائی کو دے کے مہلت، شہروں میں ہرکارے اپنے بھیجدو ؏

سب کو لے آئیں جو ماہر اور ساحر ہوں بڑے ؏ اک مقرر کر کے دن، پھر جمع جادوگر کئے ؏

پھر کہا لوگوں سے، کیا تم جمع ہو کر آؤ گے؟ تاکہ یہ ساحر اگر ہم سب پہ غالب آ گئے

ہم بھی شاید متبع ہو جائیں اُن کے (دین کے) ؏

جادوگر جب آئے تو فرعون سے کہنے لگے ہم ہوئے غالب تو کیا انعام بھی کچھ پائیں گے؟ ؏

بولا (یوں فرعون) ہاں (غالب اگر تم آ گئے) تو مقرب تم بنائے جاؤ گے (دربار کے) ؏

بولے موسیٰؑ ساحرو، ڈالو جو کچھ ہو ڈالنا ؏ رسیاں اور لاٹھیاں ڈالیں اُنہوں نے (برملا)

اور کہا، ہم (بالیقیں) فرعون کے اقبال سے (حضرت موسیٰؑ پہ اور ہارونؑ پہ) غالب آئیں گے ؏

اور پھر موسیٰؑ نے بھی (میدان میں ڈالا عصا) سوانگ کو (جادوگروں کے) وہ ہڑپ کرنے لگا ؏

جادوگر (جتنے تھے) سب سجدے میں اوندھے گر پڑے ؏ دو جہاں کے ربّ کو مانا ہم نے (یوں) کہنے لگے ؏

جو ہے ربّ موسیٰؑ کا اور ہارونؑ کا (ایقان سے) ؏

بولا (فرعون) اس سے پہلے کہ اجازت تم کو دوں لائے تم ایمان موسیٰؑ پر (کیا کارِ زبوں)

ہو نہ ہو (موسیٰؑ) تمہارا ہے گرو سب سے بڑا جس نے جادو ہے سکھایا تم کو (اپنے ڈھنگ کا)

(خیر) اب معلوم ہو جائے گا (کچھ پروا نہیں) اُلٹے سیدھے[1] کاٹوں گا میں پاؤں اور ہاتھ (ابھی)

سُولی دے دوں گا میں تم سب کو (اسی دم بالیقیں) ؏

لوگ بولے (آپ جو چاہیں کریں) کچھ ڈر نہیں لوٹنا ہے ہم کو اپنے رب کی جانب (بالیقیں) ؏

آرزو ہے بخش دے ساری خطائیں کردگار کیونکہ ہم ایمان لائے سب سے پہلے (استوار) ؏

وحی بھیجی ہم نے موسیٰؑ کو کہ نکلو راتوں رات لے کے بندوں کو ہمارے (مصر سے لے نیک ذات)

ہو تعاقب بھی تمہارا، (ہے بہت ممکن یہ بات) ؏

شہروں میں فرعون نے ہرکارے پھر دوڑا دیئے ؏ کہ یہ چھوٹی سی[2] جماعت ہے (مگر وا نبح رہے) ؏

ع ۲ ۱۴ ۹

ع ۱۸ ۱۰

[1] یعنی داہنا ہاتھ اور بایاں پاؤں بایاں ہاتھ اور داہنا پاؤں۔ تاکہ سارا جسم بے کار ہو جائے۔

[2] یعنی بنی اسرائیل کی جماعت

وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَاِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ﴿٥٦﴾ فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ
جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿٥٧﴾ وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿٥٨﴾ كَذٰلِكَ وَاَوْرَثْنٰهَا
بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿٥٩﴾ فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ
قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ﴿٦١﴾ قَالَ كَلَّا اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ
سَيَهْدِيْنِ ﴿٦٢﴾ فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ
فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ﴿٦٣﴾ وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ
الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٤﴾ وَاَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿٦٥﴾ ثُمَّ
اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٦﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٦٧﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٦٨﴾ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ
نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ ﴿٦٩﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿٧٠﴾ قَالُوْا نَعْبُدُ
اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِيْنَ ﴿٧١﴾ قَالَ هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ
تَدْعُوْنَ ﴿٧٢﴾ اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ ﴿٧٣﴾ قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا
كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿٧٤﴾ قَالَ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿٧٥﴾
اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ﴿٧٦﴾ فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْٓ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧٧﴾
الَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ ﴿٧٨﴾ وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ ﴿٧٩﴾
وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ﴿٨٠﴾ وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ ﴿٨١﴾
وَالَّذِيْٓ اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيْٓئَتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿٨٢﴾ رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا
وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٣﴾ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿٨٤﴾

سخت ہے ناراض اِن لوگوں نے ہم کو کر دیا ۝ ہم مسلّح اک جماعت ہیں (ہمیں ہے فکر کیا) ۝
(الغرض جب اُن کا احساسِ خودی حد سے بڑھا) باغوں اور چشموں سے اُنکو ہم نے باہر کر دیا[1] ۝
اور خزانوں اور مقاماتِ عظیم الشان سے ۝ (پس) ہُوا ایسا ہی (اور ایسا ہی ہونا چاہیئے)
اور اسرائیلیوں کو یہ[1] وراثت میں دیئے ۝
صُبح دم اُن کا تعاقب (مصریوں نے) کیا ۝ بالمقابل دونوں فوجیں آگئیں جب (برملا)
تو جو تھے اصحابِ موسیٰؑ (باہمی) کہنے لگے اب تو ہم کو آلیا دشمن نے، ہم پکڑے گئے ۝
(اُن سے موسیٰؑ نے) کہا، ہرگز نہیں، میرا خدا ساتھ ہے میرے، دکھائے گا وہ مجھ کو راستا ۝
وحی کی موسیٰؑ کو ہم نے، مارو دریا پر عصا (ماری لاٹھی) تو وہ دریا پھٹ کے ٹکڑے ہو گیا
اور ہر ٹکڑا تھا گویا اک پہاڑ اونچا (بڑا) ۝
دوسرے لوگوں کو ہم فرعون کے لائے وہاں ۝ ہم نے موسیٰؑ کو اور اُنکے ساتھیوں کو دی اماں ۝
دوسروں کو غرق ہم نے (بحرِ قلزم میں) کیا ۝ بے شک اِس میں اک نشاں ہے (قدرتِ اللہ کا)
اور اُن[2] میں لوگ اکثر تھے نہ مومن (دُور بیں) مہرباں ہے ربّ تمہارا اور غالب بالیقیں ۝

ع ۴ ۱۷ ۸

(اے نبی) اِن کو سناؤ حال ابراہیمؑ کا ۝ قوم سے اپنی اور اپنے باپ سے جب یہ کہا
پوجتے ہو کس کو تم؟ (تم سے ہوں میں یہ پوچھتا) بولے وہ، ہم سب بتوں کو پوجتے ہیں (برملا)
سارے دن رہتے ہیں ہم خدمت میں اُنکی (سجدہ سا) ۝
پوچھا، کیا سُنتے ہیں وہ، جب اُن سے کرتے ہو پکار؟ یا تمہارے نیک و بد کا ہے اُنہیں کچھ اختیار؟ ۝
بولے (ایسا تو نہیں ہے) ہم نے دیکھا ہے مگر اپنے آباء کو کہ وہ کرتے تھے ایسا (بیشتر) ۝
بولے (ابراہیمؑ) کچھ اِسکی بھی ہے تم کو خبر؟ پوجتے ہو تم جنھیں، اور لوگ اگلے (بے خبر)
وہ مرے دشمن ہیں، (اور ہے دوست) ربِّ دوسرا جس نے ہے پیدا کیا مجھ کو، وہ میرا رہنما ۝
جو کھلاتا اور پلاتا ہے مجھے (صبح و مسا) اور جب بیمار پڑتا ہوں تو دیتا ہے شفا ۝
جو مجھے مارے گا پھر مجھ کو جلائے گا (ضرور) ۝ ہے توقع حشر میں بخشے گا جو میرے قصور ۝
(پھر یہ ابراہیمؑ نے اللہ سے مانگی دعا) دے مجھے حکمتِ الٰہی، نیک بندوں میں مِلا ۝
ذکرِ خیر آئندہ نسلوں میں بھی جاری رکھ مرا ۝

[1] یعنی خزانے، باغ، چشمے اور مقامات
[2] یعنی مصر والوں میں۔

وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ﴿٨٥﴾ وَاغْفِرْ لِاَبِيْٓ اِنَّهٗ كَانَ
مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿٨٦﴾ وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ﴿٨٧﴾ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا
بَنُوْنَ ﴿٨٨﴾ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿٨٩﴾ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٩٠﴾
وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِلْغٰوِيْنَ ﴿٩١﴾ وَقِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿٩٢﴾
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿٩٣﴾ فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ
وَالْغٰوٗنَ ﴿٩٤﴾ وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ ﴿٩٥﴾ قَالُوْا وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٩٦﴾
تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٩٧﴾ اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٨﴾ وَمَآ
اَضَلَّنَآ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٩٩﴾ فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ ﴿١٠٠﴾ وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ﴿١٠١﴾
فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٢﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا
كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٠٤﴾ كَذَّبَتْ
قَوْمُ نُوْحِ ِۨالْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٠٥﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٠٦﴾ اِنِّيْ
لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٠٧﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٠٨﴾ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ
عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٩﴾ فَاتَّقُوا
اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١١٠﴾ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ﴿١١١﴾
قَالَ وَمَا عِلْمِيْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١١٢﴾ اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰى
رَبِّيْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ ﴿١١٣﴾ وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٤﴾ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿١١٥﴾
قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ﴿١١٦﴾ قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِيْ
كَذَّبُوْنِ ﴿١١٧﴾ فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِيْ وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٨﴾

اور مجھے آرامگاہِ خُلد کا وارث بنا ۝

اور میرا باپ ہے گمراہ اُس کو بخشش دے ۝ جب اٹھائے جائیں گے لوگ اُس دن نہ رُسوا کر مجھے ۝

کام جس دن مال آئے گا نہ اولاد آئے گی ۝ ہاں جو لے کر پاک دل آیا حضورِ ایزدی ۝

اور جنت پاس ڈر والوں کے لائی جائے گی ۝ سامنے گمراہوں کے دوزخ نکالی جائے گی ۝

اور پوچھا جائے گا، اب ہیں کہاں وہ (دیوتا)؟ پُوجتے تھے تم جنھیں (دنیا میں) خالق کے سوا

کیا تمہاری کچھ وہ کر سکتے ہیں امداد (آج بھی)؟ یا (کسی سے) بدلہ لے سکتے ہیں؟ (بن کر مدعی) ۝

پھر وہ (معبود) اور جو گمرہ (اُنھیں تھے پُوجتے) اور لشکر (جس قدر دنیا میں تھے) شیطان کے

اوندھے منہ دوزخ میں سب کے سب دھکیلے جائینگے ۝

اور کہیں گے[1]، جب وہاں جھگڑیں گے آپس میں پڑے ہے قسم اللہ کی، ہم صاف گمراہی میں تھے ۝

تم کو ہمسر ہم نے ربِّ دو جہاں کا کر لیا ۝ اِن گنہگاروں نے ہم کو راہ سے بہکا دیا ۝

اب سفارش کرنے والا بھی نہیں کوئی یہاں ۝ اور نہ کوئی دوست ہے دلسوز (جو ہو مہرباں) ۝

کاش دنیا میں ہمیں پھر لوٹ کر جانا ملے اور ہم ایمان والوں میں ہوں شامل (شوق سے) ۝

اک بڑی عبرت ہے اِس میں (اہلِ عالم کے لئے) قومِ ابراہیمؑ میں ایمان دار اکثر نہ تھے ۝

مہرباں ہے ربّ تمہارا اور غالب (خیر[2] ہے) ۝

(اور) قومِ نوحؑ نے نبیوں کو جب جھٹلا دیا اُن کے بھائی نوحؑ نے یہ قوم والوں سے کہا

تم کو اے لوگو (خدا سے) کیا نہیں لگتا ہے ڈر؟ میں تمہارے واسطے ہوں اک پیمبر معتبر ۝

پس ڈرو اللہ سے تم اور کہا مانو مرا ۝ تم سے میں اِس بات کی اُجرت نہیں کچھ مانگتا

ہے خداوندِ جہاں پر (منحصر) میرا صلا ۝

پس ڈرو اللہ سے اور مان لو میرا کہا لوگ بولے، تم پہ کیوں ایمان لے آئیں بھلا؟

لوگ ادنیٰ درجے کے پیچھے تمہارے ہیں لگے ۝ (نوحؑ) بولے کام کیا ہے مجھ کو اُنکے پیشے سے؟ ۝

لے حساب اُن کا، فقط یہ کام ہے اللہ کا کاش ہو اتنی سمجھ (اِس بات کو سمجھو ذرا) ۝

دھکے تو ایمان والوں کو میں دے سکتا نہیں ۝ میں تو ہوں کُھل کر ڈرانے والا اِن کو (بالیقیں) ۝

لوگ بولے نوحؑ، باز آئے نہ تم گر (اب کی بار) کر دیئے جاؤ گے (ہاتھوں سے ہمارے) سنگسار ۝

(نوحؑ نے آخر) دعا کی، اے مرے پروردگار قوم نے میری مجھے جھٹلا دیا (انجامِ کار) ۝

مجھ میں اور ان میں تو کر دے کوئی قطعی فیصلہ اور مجھے اور میرے ساتھی مومنوں کو لے بچا ۝

ع ۵/۹

رُبع

[1] جھوٹے بندے اپنے جھوٹے معبودوں سے کہیں گے۔

[2] یعنی اسی میں خیر ہے کہ تمہارا رب غالب ہے کہ اس نے کفار کو مغلوب کر لیا اور مہربان بھی ہے کہ جس کو چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے اور بخش دیتا ہے۔

فَاَنْجَيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۱۹﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ
الْبٰقِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾
وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۲﴾ كَذَّبَتْ عَادُ ۨالْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۳﴾
اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْلٌ
اَمِيْنٌ ﴿۱۲۵﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۲۶﴾ وَمَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ
اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِىَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۷﴾ اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ
رِيْعٍ اٰيَةً تَعْبَثُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ﴿۱۲۹﴾
وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ﴿۱۳۰﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۳۱﴾
وَاتَّقُوا الَّذِىْۤ اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ ﴿۱۳۳﴾
وَجَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۱۳۴﴾ اِنِّىْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۳۵﴾
قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَيْنَاۤ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ اِنْ
هٰذَاۤ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۱۳۸﴾ فَكَذَّبُوْهُ
فَاَهْلَكْنٰهُمْ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۹﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۴۰﴾ كَذَّبَتْ
ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۴۲﴾
اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۴۳﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۴۴﴾ وَمَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ
مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِىَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ اَتُتْرَكُوْنَ فِىْ مَا هٰهُنَاۤ
اٰمِنِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ فِىْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۱۴۷﴾ وَّزُرُوْعٍ وَّنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيْمٌ ﴿۱۴۸﴾

پھر بچایا ہم نے اُنکو، اور جو اُنکے ساتھ تھے (جو) کھچا کھچ اک بھری کشتی میں (بیٹھے ہوئے) ؛
باقی لوگوں کو کیا غرقاب ہم نے بعد ازیں ایک عبرت ہے بڑی اِس واقعے میں بالیقیں ،
نوحؑ کی امت میں اکثر لوگ با ایماں نہ تھے ؛ مہرباں ہے ربّ تمہارا اور غالب (خیر سے) ؛
اور قومِ عاد نے نبیوں کو جب جُھٹلا دیا ؛ اُن کے بھائی ہُودؑ نے یوں (قوم والوں سے) کہا
تم کو اے لوگو (خدا سے) کیا نہیں لگتا ہے ڈر؟ ؛ میں تمہارے واسطے ہوں اک پیمبر معتبر ؛
پس ڈرو اللہ سے تم اور کہا مانو مرا ؛ تم سے میں اس بات کی اُجرت نہیں کچھ مانگتا
ہے خداوندِ جہاں پر (منحصر) میرا صِلا ؛
کھیلنے کو، ٹیلوں پر یہ کیا بناتے ہو نشاں[1]؟ ؛ اور صنعت کے محل، رہنا ہے کیا دائم یہاں؟ ؛
اور کسی پر ڈالتے ہو ہاتھ تم اپنا اگر تو بہت ہی سخت گیری کرتے ہو (تم جان کر) ؛
پس ڈرو اللہ سے تم اور کہا مانو مرا ؛ اور ڈرو اُس سے، مدد پہنچائی جس نے (برملا)
تم کو اُن چیزوں سے، جن کے راز سے ہو آشنا ؛
(یعنی) دی تم کو مدد چوپایوں اور اولاد سے ؛ باغ بھی (تم کو دیئے) چشمے بھی (تم کو دے دیئے) ؛
ڈرتا ہوں تم پر مصیبت اک بڑے[2] دن کی پڑے ؛
بولے، یکساں ہے نصیحت ہم کو تم دو یا نہ دو ؛ یہ بھی اگلوں کی سی عادت ہے (موثر ہو نہ ہو) ؛
اور ہم پر آ نہیں سکتی کبھی کوئی بلا ؛ ہُودؑ کو جھٹلایا، ہم نے اُن کو غارت کر دیا ،
اک (بڑی) عبرت ہے اِس میں (اہلِ عالم کے لئے) ، ہُودؑ کی اُمت میں اکثر ماننے والے نہ تھے ؛
مہرباں ہے ربّ تمہارا اور غالب (خیر سے) ؛
انبیاء کو جب ثمودی قوم نے جھٹلا دیا ؛ اُنکے بھائی (حضرتِ) صالحؑ نے یوں اُن سے کہا
کیا خدا سے تم کو اے لوگو نہیں لگتا ہے ڈر ؟ میں تمہارے واسطے ہوں اک پیمبرِ مُعتبر ؛
پس ڈرو اللہ سے تم اور کہا مانو مرا ؛ تم سے میں اس بات کی اُجرت نہیں کچھ مانگتا،
ہے خداوندِ جہاں پر (منحصر) میرا صِلا ؛
کیا تم اِن چیزوں میں جو ہیں (رونقِ عالم) یہاں (یعنی) باغات اور چشمے، (لہلہاتی) کھیتیاں ،
اور کھجوروں کی یہ گیلیں جن کا خوشہ ہے گھنا، چھوڑے جاؤ گے یونہی بے کھٹکے (بے قیدِ فنا) ؟ ؛

ع ۱۸ / ۱۰ — ع ۸

[1] قومِ عاد کو بلند اور مضبوط مینار وغیرہ بنانے کا بڑا شوق تھا اور رہنے کے محل بھی بڑے تکلف سے بناتے تھے۔ "باغِ اِرم" بھی اُن کی مشہور یادگار ہے۔
[2] یعنی روزِ قیامت جو بہت بڑا دن ہوگا۔

وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا فٰرِهِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۵۰﴾
وَلَا تُطِيْعُوْٓا اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۱۵۱﴾ الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ وَلَا
يُصْلِحُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿۱۵۳﴾ مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ
مِّثْلُنَا ۚ فَاْتِ بِاٰيَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۴﴾ قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ
لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۱۵۵﴾ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ
عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵۶﴾ فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ ﴿۱۵۷﴾ فَاَخَذَهُمُ
الْعَذَابُ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۸﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ
لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۵۹﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ ۨالْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۶۰﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ
لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۶۲﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۶۳﴾ وَمَآ
اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِىَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۴﴾ اَتَاْتُوْنَ
الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶۵﴾ وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ ؕ
بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ﴿۱۶۶﴾ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ
الْمُخْرَجِيْنَ ﴿۱۶۷﴾ قَالَ اِنِّىْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِيْنَ ﴿۱۶۸﴾ رَبِّ نَجِّنِىْ وَاَهْلِىْ
مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۷۰﴾ اِلَّا عَجُوْزًا فِى الْغٰبِرِيْنَ ﴿۱۷۱﴾
ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۱۷۲﴾ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۱۷۳﴾
اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۴﴾ وَاِنَّ
رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۷۵﴾ كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْئَيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۷۶﴾
اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ اِنِّىْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۷۸﴾

پُر تکلف گھر پہاڑوں میں بناتے ہو (سدا)   پس ڈرو اللہ سے، اور مان لو کہنا مرا ؏

اور نہ مانو حکم اُن بیباک لوگوں کا (کبھی)   ملک میں جھگڑے جو پھیلاتے ہیں (کر کے سرکشی)

اور نہیں اِصلاح کرتے (ملک کی اور قوم کی) ؏

(لوگ) بولے، تم پہ ہے جادو کسی نے کر دیا ؏   جیسے ہم ہیں، ویسے ہی تم آدمی ہو (برملا)

اور اگر سچے ہو، تو لاؤ دِکھاؤ معجزا ؏

بولے (صالحؑ) اُونٹنی ہے یہ (بطورِ معجزا) ؏   پانی پینے کی ہے باری اِس کی اک دن (برملا)

اور تمہاری باری کا اک دن مقرر کر دیا[1] ؏

اور نہ پہنچانا گزند اس کو کوئی تم (دیکھنا)   ورنہ آلے گا تمہیں قہرِ ایک روزِ سخت کا ؏

اُونٹنی کی اِس پہ بھی لوگوں نے کونچیں کاٹ دیں   اور نادم (اپنے دل میں) ہو گئے وہ بعد ازیں ؏

آخرکار اُن کو پھر قہرِ خدا نے آ لیا،   بے شک اس میں ایک عبرت ہے (نصیحت انتما)

اور اُن میں لوگ اکثر ماننے والے نہ تھے   مہرباں ہے ربّ تمہارا اور غالب، (خیر سے) ؏

انبیاؑ کو لوطؑ کی امت نے جب جُھٹلا دیا   اُنکے بھائی لوطؑ نے یوں قوم والوں سے کہا

کیا تمہیں اللہ سے لوگو نہیں لگتا ہے ڈر؟ ؏   میں تمہارے واسطے ہوں اِک پیمبرِ مُعتبر ؏

پس ڈرو اللہ سے اور مان لو میرا کہا ؏   تم سے میں اس بات کی اُجرت نہیں کچھ مانگتا

ہے خداوندِ جہاں پر (منحصر) میرا صلا ؏

کیا تم اِس دُنیا کے لڑکوں کی طرف ہو دوڑتے ؏   حق کی پیدا کردہ اپنی بیویوں کو چھوڑ کے ؟

تم مگر ہو حدِ (فطرت) سے تجاوز کر گئے ؏

لوگ بولے، لوطؑ (یہ باتیں)، نہ چھوڑو گے اگر   تو یہاں سے تم نکالے جاؤ گے (گھر چھوڑ کر) ؏

لوطؑ بولے میں تمہارے کام سے بیزار ہوں ؏   (اور پھر مانگی دُعا اللہ سے باعجز یوں)

اے مرے ربّ مجھ کو اور گھر والوں کو میرے بچا   اُن (بُرے) کاموں سے جو یہ کر رہے ہیں (برملا) ؏

پھر نجات اُن کو اور اُن کے سارے گھر کو ہم نے دی   صرف اک بڑھیا[2] ہی باقی رہنے والوں میں رہی ؏

دوسرے جو لوگ تھے ہم نے ہلاک اُن کو کیا ؏   اور کیا پتھراؤ، وہ کیا ہی بُرا پتھراؤ تھا ؏

جو ہُوا اُن پر جنہیں (اس سے) ڈرایا تھا گیا ؏

بالیقیں عبرت ہے اِس میں (اہلِ عالم کے لئے)   اور اُن لوگوں میں اکثر ماننے والے نہ تھے ؏

مہرباں ہے ربّ تمہارا اور غالب (خیر سے) ؏

جب کہا نبیوں کو جھوٹا بَن کے[3] رہنے والوں نے ؏

ع ۸ ۱۹ ۱۲

ع ۹ ۱۲ ۱۳

---

[1] حضرتِ صالح علیہ السلام کی دُعا سے یہ اونٹنی پتھر سے پیدا ہوئی تھی۔ وہ آزاد پھرتی تھی جس جنگل میں چرنے جاتی وہاں سے تمام مویشی اور جانور بھاگ جاتے تھے اور جس تالاب سے پانی پینے جاتی وہاں بھی یہی حال ہوتا۔ آخر یہ فیصلہ ہوا کہ ایک دن حضرتِ صالحؑ کی اونٹنی پانی پینے جائے اور ایکدن لوگوں کے مویشی جائیں۔

[2] لوط علیہ السلام کی بیوی۔

[3] یہ شعیب علیہ السلام کی امت تھی انہیں کو مدین والے بھی کہتے ہیں اور چونکہ ان کے شہر کے نزدیک ایک بڑا جنگل واقع تھا اس لئے انہیں بَن والا بھی کہا جاتا ہے۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۷۹﴾ وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ
اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۰﴾ اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَ
زِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ﴿۱۸۲﴾ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ
وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۱۸۳﴾ وَاتَّقُوا الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَ
الْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۸۴﴾ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿۱۸۵﴾ وَمَآ اَنْتَ
اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۱۸۶﴾ فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا
كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۸۷﴾ قَالَ رَبِّيْٓ
اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ۗ اِنَّهٗ
كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۸۹﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۗ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹۰﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۹۱﴾ وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۹۲﴾ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ﴿۱۹۳﴾ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ
الْمُنْذِرِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ﴿۱۹۵﴾ وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۹۶﴾
اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۹۷﴾ وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ
عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ﴿۱۹۸﴾ فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹۹﴾
كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۲۰۰﴾ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا
الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۲۰۱﴾ فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾ فَيَقُوْلُوْا هَلْ
نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۲۰۴﴾ اَفَرَءَيْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ ﴿۲۰۵﴾
ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿۲۰۶﴾ مَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ﴿۲۰۷﴾

پس ڈرو اللہ سے تم میرا کہنا مان کر ؛

تم سے میں اس بات کی اُجرت نہیں کچھ مانگتا — ہے خداوندِ جہاں پر (منحصر) میرا صِلا ؛
(دو کسی کو تم جو) پیما نہ (تو) پُورا بھر کے دو — اور نہ تم نقصان دینے والے (لوگوں کے) بنو ؛
اور تولو تو ترازو اپنی تم سیدھی رکھو ؛ — اور لوگوں کو گھٹا کر اُن کی چیزیں (بھی) نہ دو ؛
ملک میں جھگڑے نہ پھیلاتے پھرو ؛ اُس سے ڈرو — جس نے تم کو اور بنایا اگلی مخلوقات کو ؛
لوگ بولے تم پہ ہے جادُو کسی نے کر دیا ؛ — ہم ہی جیسے (ورنہ) تم بھی آدمی ہو (اور کیا)

اور ہم تو یہ سمجھتے ہیں، ہو جھُوٹے (برملا) ؛

ہو اگر سچے تو ٹکڑا آسماں کا (ہی) کوئی — تم گرا دو ہم پہ (سمجھیں گے نشانی ہم یہی) ؛
بولے تم کرتے ہو جو کچھ، اُس سے واقف ہے خدا ؛ — (الغرض) اُن لوگوں نے (جب) اُنکو (یوں) جھٹلا دیا
اُن کو بالآخر عذابِ سائبان[1] نے آ لیا — بالیقیں وہ بھی بڑے ہی (سخت) دن کا قہر تھا
اِک بڑی عبرت ہے اس میں (اہلِ عالم کے لئے) — اور اُن لوگوں میں اکثر صاحبِ ایماں نہ تھے

مہرباں ہے ربّ تمہارا اور غالب (ہر سے) ؛

(اے پیمبر) شک نہیں اس میں، یہ قرآنِ (مبیں) — اُس کا نازل کردہ ہے، جو ہے خدائے عالمیں ؛
ہے تمہارے دل پہ یہ جبریلؑ نے اِلقا کیا — تا کرو لوگوں میں پیدا (اس سے تم) خوف (خدا) ؛
(اور ہے یہ قرآن) عربی کی زبانِ صاف میں ؛ — ذکر ہے اگلی کتابوں میں بھی اِس کا (دیکھ لیں) ؛
کیا نہیں ہے (آج کافی) یہ دلیل اِن کے لئے — اِس کو اسرائیلی عالِم ہیں (بخوبی) جانتے ؛
اور اگر کر دیتے نازل اِس کتابِ (پاک) کو — ہم کسی عجمی پہ نازل (خوب تم یہ جان لو) ؛
اور وہ پڑھ کر سناتا اِن کو (قرآنِ مبیں) — تو بھی یہ ایمان لانے والے اُس پر تھے نہیں ؛
(اے پیمبر) اِس طرح (اصرار اور) اِنکار کو — مُجرموں کے دل میں ہم نے ہے جما رکھا (سنو) ؛
اس پہ وہ ایماں نہ لائیں گے کبھی (بےخوف و باک) — دیکھ خود لیں گے نہ جب تک اِک عذابِ دردناک ؛
ہو خبر اِنکو نہ جس کی، آئے اِن پر ناگہاں ؛ — اور کہیں کیا ہم کو مل سکتی ہے کچھ مہلت (یہاں) ؛
کیا ہمارے قہر کی جلدی ہے اِنکو (اے نبی) ؟ ؛ — نفع گر کچھ سال اٹھا لینے دیں، دیکھو تو سہی !
اور پھر جس (قہر کا) وعدہ ہے، آ موجود ہو — تو پھر اِن کے کام، کیا وہ نفع آئے گا (کہو) ؟ ؛

[1] یعنی بادل سائبان کی طرح چھا گیا اُس سے بجلی گری اور سب ہلاک ہو گئے۔

وَمَآ اَهۡلَكۡنَا مِنۡ قَرۡيَةٍ اِلَّا لَهَا مُنۡذِرُوۡنَ ﴿۲۰۸﴾ ذِكۡرٰى وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيۡنَ ﴿۲۰۹﴾ وَمَا تَنَزَّلَتۡ بِهِ الشَّيٰطِيۡنُ ﴿۲۱۰﴾ وَمَا يَنۡۢبَغِىۡ لَهُمۡ وَمَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ ﴿۲۱۱﴾ اِنَّهُمۡ عَنِ السَّمۡعِ لَمَعۡزُوۡلُوۡنَ ﴿۲۱۲﴾ فَلَا تَدۡعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوۡنَ مِنَ الۡمُعَذَّبِيۡنَ ﴿۲۱۳﴾ وَاَنۡذِرۡ عَشِيۡرَتَكَ الۡاَقۡرَبِيۡنَ ﴿۲۱۴﴾ وَاخۡفِضۡ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۲۱۵﴾ فَاِنۡ عَصَوۡكَ فَقُلۡ اِنِّىۡ بَرِىۡٓءٌ مِّمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۲۱۶﴾ وَتَوَكَّلۡ عَلَى الۡعَزِيۡزِ الرَّحِيۡمِ ﴿۲۱۷﴾ الَّذِىۡ يَرٰٮكَ حِيۡنَ تَقُوۡمُ ﴿۲۱۸﴾ وَتَقَلُّبَكَ فِى السّٰجِدِيۡنَ ﴿۲۱۹﴾ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۲۲۰﴾ هَلۡ اُنَبِّئُكُمۡ عَلٰى مَنۡ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيۡنُ ﴿۲۲۱﴾ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيۡمٍ ﴿۲۲۲﴾ يُّلۡقُوۡنَ السَّمۡعَ وَاَكۡثَرُهُمۡ كٰذِبُوۡنَ ﴿۲۲۳﴾ وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الۡغَاوٗنَ ﴿۲۲۴﴾ اَلَمۡ تَرَ اَنَّهُمۡ فِىۡ كُلِّ وَادٍ يَّهِيۡمُوۡنَ ﴿۲۲۵﴾ وَاَنَّهُمۡ يَقُوۡلُوۡنَ مَا لَا يَفۡعَلُوۡنَ ﴿۲۲۶﴾ اِلَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيۡرًا وَّانۡتَصَرُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا ظُلِمُوۡا ؕ وَسَيَعۡلَمُ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡۤا اَىَّ مُنۡقَلَبٍ يَّنۡقَلِبُوۡنَ ﴿۲۲۷﴾

سُوْرَةُ النَّمْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

طٰسٓ ۚ تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡقُرۡاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيۡنٍ ۙ﴿۱﴾ هُدًى وَّبُشۡرٰى لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِيۡنَ يُقِيۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤۡتُوۡنَ الزَّكٰوةَ وَهُمۡ بِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ يُوۡقِنُوۡنَ ﴿۳﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمۡ اَعۡمَالَهُمۡ فَهُمۡ يَعۡمَهُوۡنَ ؕ﴿۴﴾ اُولٰۤٮِٕكَ الَّذِيۡنَ لَهُمۡ سُوۡۤءُ الۡعَذَابِ وَهُمۡ فِى الۡاٰخِرَةِ هُمُ الۡاَخۡسَرُوۡنَ ﴿۵﴾

اور ہلاک ایسی کوئی بستی (کبھی) ہم نے نہ کی ڈرسنانے والے جس میں (کچھ) نہ آئے ہوں (نبی)؛
(یادِ خالق کی دلانے اور) نصیحت کے لئے اور ہم ظالم نہیں ہیں (سب سمجھتے ہیں لسے)؛
لے کر اس (قرآں) کو شیطان تو اُترے نہیں؛ وہ نہ کرسکتے تھے ایسا، بس کا یہ اُن کے نہیں؛
اُس کے سننے سے بھی وہ محروم ہیں رکھے گئے؛ پس پکارو دوسروں کو تم نہ ساتھ اللہ کے
ورنہ تم بھی مبتلائے قہرِ (ربّ) ہو جاؤ گے؛ اور ڈراؤ رشتے داروں کو عذاب (اللہ) سے؛
اور کرو اُن سے تواضع ساتھ ہیں جو مومنیں؛ اور وہ کہنا نہ مانیں گر تمہارا بعد ازیں
صاف کہدو میں تمہارے (قول اور) افعال سے ہوں بری الذمہ (جو جیسا کرے ویسا بھرے)؛
اور کرو اُس پر بھروسہ جو ہے غالب، مہرباں؛ جب تم اُٹھتے[1] ہو وہ تم کو دیکھتا ہے (بیگماں)؛
اور نمازی لوگوں میں حرکات[2] اور سکنات بھی؛ سُننے والا، جاننے والا یقیناً ہے وہی؛
(اے پیمبر) کہدو اِن سے میں بتادوں (بےخطر) کس پہ اُترا کرتے ہیں شیطان (مجھ کو ہے خبر)

وہ اُترتے ہیں ہر اک جھوٹے خطا کردار پر؛

وہ سُنی بات (اُن پہ) کر دیتے ہیں اِلقا (مکر سے) اور بہتیرے تو اُن میں جھوٹے ہوتے ہیں (نرے)؛
جو ہیں گمرہ کرتے ہیں وہ شاعروں کی پیروی[3]؛ (اے مخاطب) کیا نظر اِس بات پر تُو نے نہ کی؟
پھرتے ہیں (شاعر) ہر اک میدان میں سر مارتے؛ جو نہیں کرتے وہی کہتے ہیں، (جھوٹے ہیں بڑے[4])؛
(اے پیمبر اِن سے مستثنےٰ ہیں وہ شاعر) مگر لائے جو ایمان، اور جن کے عمل ہیں خوب تر
اور کثرت سے کیا (اشعار میں) ذکرِ خدا[5] اور اُن پر ہو لیا جب ظلم، تو بدلہ لیا[6]،
ظالموں کو جلد ہی ہو جائے گی اس کی خبر (کس جگہ) کیسی جگہ جانا ہے اُن کو لوٹ کر؟؛

ع ۱۱ ۱۵

سورۂ نمل (۲۷)

(یہ سورۃ مکۂ معظمہ میں نازل ہوئی - اِس میں ۹۳ آیتیں اور ۷ رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں) جو بڑا ہی رحم والا ہے، نہایت مہرباں؛
طٰسٓ[7] - یہ کتابِ واضح قرآں کی ہیں (چند) آیتیں؛ جو مسلماں ہیں، ہدایت اور خوشخبری اُنھیں؛
وہ جو پڑھتے ہیں نماز اور دیتے رہتے ہیں زکات اور جن کو آخرت کا ہے یقیں، (وہ نیک ذات)؛
(اور) روزِ آخرت کو جو نہیں ہیں مانتے ہم نے اُن کی نظروں میں کام اُنکے اچھے کر دیئے
ہیں (فریب کار سے) وہ بھٹکے بھٹکے پھر رہے؛
یہ وہ ہیں جن کے لئے ہے اک عذابِ بد تریں ہیں زیاں کار آخرت میں سب سے بڑھ کر (بالیقیں)؛

[1] نماز کے لیے۔
[2] ادائے ارکانِ نماز سے مراد ہے
[3] مشرکینِ مکہ، جنابِ رسولِ کریمؐ کو کبھی کاہن کہتے تھے کبھی شاعر۔ کہانت کی تردید پہلی آیتوں سے ہو چکی ہے۔ اب شاعر ہونے کی تردید ہے۔
[4] جیسے قصائد اور رجزوں میں جھوٹا اظہارِ مردانگی و شجاعت۔ غزلوں میں جھوٹا عشق، جھوٹی بیماری، جھوٹ موٹ مر جانا وغیرہ وغیرہ۔
[5] یعنی حمد کہی، یا کُفر کی مذمّت کی، یا گناہوں کی برائی کی یا تبلیغِ اسلام کے لئے کچھ لکھا۔
[6] یعنی کفّار نے اگر اسلام کی ہجو کی تو شعراء نے بھی اس کا جواب بطورِ ہجو دیا۔
[7] اس میں "ط" طاہر کا ہے یا طہارت اسمِ ذات کا۔ اور "س" سیر سے لیا گیا ہے۔ یہ پاکیزگی و طہارت، سیر و سفر کی طرف ایک اشارہ ہے۔
واللہ اعلم بالصواب!

وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ﴿۶﴾ اِذْ قَالَ مُوْسٰى
لِاَهْلِهٖٓ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ؕ سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ
لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿۷﴾ فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ
فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸﴾
يٰمُوْسٰٓى اِنَّهٗٓ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۹﴾ وَاَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ
كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ ۫ اِنِّيْ لَا يَخَافُ
لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۰﴾ اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّيْ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱﴾ وَاَدْخِلْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ
سُوْٓءٍ ۫ فِيْ تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۱۲﴾
فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۳﴾ وَجَحَدُوْا بِهَا
وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۴﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵﴾ وَوَرِثَ
سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَ
اُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ؕ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۶﴾ وَ
حُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ
يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ حَتّٰٓى اِذَآ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰٓاَيُّهَا
النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۸﴾

(اے پیمبر) تم پہ تو قرآن ہے اِلقا ہوا — اُس کی جانب سے جو ہے ذی حکمت و دانا (خدا)

اپنے گھر والوں سے جب موسیٰؑ نے (ایمن میں) کہا — آگ (سی) مجھ کو نظر آئی، (ٹھہر جاؤ ذرا) ؛

میں وہاں سے کچھ تمہارے پاس لاتا ہوں خبر — تاپنے کو یا کوئی انگارا لے آؤں (اِدھر) ؛

آگ کے پاس آئے جب موسیٰؑ تو آئی اک ندا — وہ مبارک ہے جو ہے اِس آگ میں (جلوہ نما)

اور وہ بھی، اِردگرد اِس آگ کے جو ہیں یہاں — پاک ہے ذات اُس خدا کی، جو ہے ربِّ دو جہاں ؛

ہم ہیں اے موسیٰؑ یہ، غالب اور ذی حکمت خدا ؛ — (حکم دیتے ہیں، زمیں پر) ڈال دو اپنا عصا،

دیکھا (موسیٰؑ نے) عصا ہے اِس طرح سے چل رہا — جیسے (زندہ) سانپ (اپنے پھن کو لہراتا ہوا)

پیٹھ اپنی پھیر کر بھاگے، نہ دیکھا مُڑ کے بھی — (دی ندا ہم نے کہ) اے موسیٰؑ، نہیں جا خوف کی

میں وہ ہوں، کہ میرے پاس آ کر نہیں ڈرتے نبی ؛

ہاں مگر وہ جس نے کوئی ظلم (دُنیا میں) کیا — اُس کے بدلے بعد ازیں کی اُس نے نیکی (برملا)

تو ہیں ہم آمرزگار و مہرباں (و ذی عطاؒ) ؛

ڈالو ہاتھ اپنا گریباں میں، نکالو پھر اُسے — تو وہ نکلے گا سفید و (ضَو فشاں) بے عیب کے

(معجزے یہ دو ہیں) اُن نو معجزوں میں سے (بھلا) — (اِنکو) فرعون اور اُس کی قوم تک (ہے بھیجنا)

کیونکہ نافرمان ہیں وہ (یعنی فاسق برملا) ؛

جب یہ آنکھیں کھولنے والے ہمارے معجزے — پہنچے اُن کے پاس، تو (گھبرا کے) وہ کہنے لگے

یہ کھُلے جادو ہیں، (مطلق سِحر، بالکل ٹوٹکے) ؛

گو یقیں اِن معجزوں کا اُن کے دل میں تھا (فرور) — پھر بھی منکر ہو گئے وہ از رہِ عُجب و غرور،

مفسدوں کا کیا ہوا انجام، دیکھو تو ذرا ؛ — (ذکر اس کا اس سے پہلے ہے کہیں پر ہو چکا) ؛

علم داؤدؑ و سلیمانؑ کو کیا ہم نے عطا، — اور وہ (خوش ہو کے) بولے، شکر ہے اللہ کا

جس نے اپنے اکثر ایماں دار بندوں پر ہمیں — دی فضیلت (پھر بھلا ہم کیوں نہ شکر اُس کا کریں) ؟ ؛

پھر سلیمانؑ (جب) ہوئے داؤدؑ کے قائم مقام — بولے (لوگوں سے) سکھائی ہے خدا نے (لاکلام)

ہم کو بولی ہر پرندے کی، کیا ہم کو عطا — ساز و ساماں (اُس نے اپنے فضل سے) ہر قسم کا

ہاں یہی ہم پہ خدا کا فضل ہے (بالکل) کھُلا ؛

جمع ہم نے کر دیئے (لا کر) سلیمانؑ کے لئے — جنّ و انساں اور پرندوں کے بھی لشکر (ڈھیر سے)

سامنے اُن کے جتھے جن کے بنائے جاتے تھے ؛

(الغرض ترتیب سے لشکر رَوانہ ہو گیا) — چیونٹیوں کے ایک میداں میں گزر اُن کا ہوا

شلٹ

۱؎ انبیاء علیہ السلام معصوم ہوتے ہیں وہ دانستہ کوئی بڑا گناہ نہیں کرتے لیکن چھوٹی چھوٹی لغزشیں یا تقاضائے بشریت ان سے بھی ہوئی ہیں اور غلط فہمیاں بھی۔

۲؎ یدِ بیضا اور عصا کے علاوہ سات معجزوں کا ذکر نویں پارے کے چھٹے رکوع میں آ چکا ہے۔

فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِيٓ أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ
الَّتِيٓ أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا
تَرْضٰىهُ وَأَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٩﴾
وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَآ أَرَى الْهُدْهُدَ ۖ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِيْنَ ﴿٢٠﴾
لَأُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا أَوْ لَأَاذْبَحَنَّهٗٓ أَوْ لَيَأْتِيَنِّيْ بِسُلْطٰنٍ
مُّبِيْنٍ ﴿٢١﴾ فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَقَالَ أَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَجِئْتُكَ
مِنْ سَبَإٍۭ بِنَبَإٍ يَّقِيْنٍ ﴿٢٢﴾ إِنِّيْ وَجَدْتُّ امْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ وَأُوْتِيَتْ مِنْ
كُلِّ شَيْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٣﴾ وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ
لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ
عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿٢٤﴾ أَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ
الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿٢٥﴾
اَللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۩ ﴿٢٦﴾ قَالَ سَنَنْظُرُ
أَصَدَقْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٢٧﴾ اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا
فَأَلْقِهْ إِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٨﴾ قَالَتْ
يٰٓأَيُّهَا الْمَلَؤُا إِنِّيْٓ أُلْقِيَ إِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ﴿٢٩﴾ إِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَإِنَّهٗ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿٣٠﴾ أَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَأْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿٣١﴾ ع
قَالَتْ يٰٓأَيُّهَا الْمَلَؤُا أَفْتُوْنِيْ فِيْٓ أَمْرِيْ ۚ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً أَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ﴿٣٢﴾
قَالُوْا نَحْنُ أُولُوْا قُوَّةٍ وَّأُولُوْا بَأْسٍ شَدِيْدٍ ۙ وَّالْأَمْرُ إِلَيْكِ فَانْظُرِيْ مَاذَا تَأْمُرِيْنَ ﴿٣٣﴾

السجدة ٨

پھر سلیمانؑ مسکرائے اور ہنسے اِس بات سے | اور کہا ، یاربّ مجھے تو شکر کی توفیق دے
تاکروں میں شکر اُدا اُن تیرے احسانات کا | مجھ پر اور ماں باپ پر میرے ہوئے جو (برملا)
میں کروں وہ کام اچھے ، جو پسند آئیں تجھے | نیک اپنے بندوں میں ، رحمت سے کر شامل مجھے ؛
حاضری لے کر پرندوں کی ، سلیمانؑ نے کہا | کیا وہ غائب ہے ؟ کہ ہُدہُد کو نہیں میں دیکھتا ؛
(غیر حاضر ہے تو) دوں گا سخت میں اُس کو سزا | یا کروں گا ذبح ، وجہِ مستند یا دے بتا ؛
بعد تھوڑی دیر کے ہُدہُد بھی حاضر ہو گیا | اور کہا مجھ کو پتہ ہے ، جو نہیں تم کو پتا ،
اک خبر (شہر) سبا[1] کی لے کے ، ہوں حاضر ہوا ؛
پایا اک عورت کو لوگوں پر وہاں کے حکمراں | جس کو ہے ہر شئے میسّر ، اور اک تختِ گراں ؛
میں نے دیکھا ، وہ اور اُس کی قوم ربّ کو چھوڑ کر | کرتے ہیں سورج کو سجدہ ، اور شیطاں نے (مگر)
اُن کے اعمال اُن کی نظروں میں ہیں اچھے کر دیئے | بے ہدایت ہیں ، اُنہیں روکا ہے (سیدھی) راہ سے ؛
کیوں نہ یہ ہوں سامنے اللہ کے سجدہ کُناں ؟ | کرتا ہے ارض[2] و سما کی جو چھپی چیزیں عیاں
جانتا ہے جو تمہارا (حال) ظاہر اور نہاں ؛
وہ خدا ، معبود کوئی بھی نہیں جس کے سوا | اور مالک ہے وہی عرشِ بریں (کے تخت) کا ؛
بولے (یہ سُن کر) سلیمانؑ : (خیر) ہم ہیں دیکھتے | سچ کہا تو نے ، کہ بولا جھوٹ (سب کے سامنے) ؟؛
یہ مری تحریر لے جا ، اُن کے آگے ڈال دے | پھر وہاں سے لوٹ آ ، اور دیکھ کیا پا سخ[3] ملے ؟؛
(الغرض ہُدہُد نے مکتوبِ سلیمانؑ دے دیا) | بولی (اُس کو دیکھ کر ملکہ) یہ خط عزّت بھرا
ہے ہماری سمت ، اے درباریو ، ڈالا گیا ؛ | یہ سلیمانؑ کی طرف سے ہے (اور اِس میں ہے لکھا)
"نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں) ؛ | بالمقابل میرے ، تم سرکش نہ ہونا (بدگماں)
بن کے تابعدار میرے پاس آ جاؤ یہاں ؛
بولی (پھر ملکہ سبا کی) اے مرے درباریو ! | تم مرے اِس کام میں کچھ مشورہ اب مجھ کو دو
تم نہیں ہوتے ہو جب تک سامنے حاضر مرے | میں کیا کرتی نہیں (کاموں کے) قطعی فیصلے ؛
بولے درباری کہ طاقتور ہیں ہم اور جنگ جُو | اور ہر اک کام کی مختار (اے ملکہ) ہے تُو
دیکھ لے (اور سوچ لے) جو حکم دے (اے نیک خو) ؛

[1] ۱۲۰۰ ق م میں سبا ملک یمن کی ایک عظیم الشان سلطنت تھی۔ حارث الرائش نے سبا اور حضر موت کی حکومتوں کو ملا کر وسعت دی اور تبع اول لقب پایا۔ اس کی اولاد تبابعہ کہلائی ملکہ سبا بھی ان ہی تبابعہ میں سے حارث کی نسل سے تھی۔
[2] زمین کی چھپی چیزیں جیسے نباتات جواہرات وغیرہ اور آسمان کی مخفی چیزیں جیسے مینہ ، بجلی ، اولے ، ستارے اور چاند سورج وغیرہ۔
[3] جواب

سجدہ

ع ۲ / ۱۷

قَالَتْ إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوا أَعِزَّةَ أَهْلِهَا

أَذِلَّةً ۚ وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُونَ ﴿٣٤﴾ وَإِنِّي مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنَاظِرَةٌ بِمَ

يَرْجِعُ الْمُرْسَلُونَ ﴿٣٥﴾ فَلَمَّا جَاءَ سُلَيْمٰنَ قَالَ أَتُمِدُّونَنِ بِمَالٍ فَمَا آتٰنِيَ

اللّٰهُ خَيْرٌ مِمَّا آتٰكُمْ ۚ بَلْ أَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُونَ ﴿٣٦﴾ ارْجِعْ إِلَيْهِمْ

فَلَنَأْتِيَنَّهُمْ بِجُنُودٍ لَا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِنْهَا أَذِلَّةً وَهُمْ

صٰغِرُونَ ﴿٣٧﴾ قَالَ يٰأَيُّهَا الْمَلَؤُا أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَنْ

يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ﴿٣٨﴾ قَالَ عِفْرِيتٌ مِنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ

تَقُومَ مِنْ مَقَامِكَ ۖ وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِينٌ ﴿٣٩﴾ قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ

عِلْمٌ مِنَ الْكِتٰبِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ ۚ فَلَمَّا

رَآهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهُ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّي لِيَبْلُوَنِي ءَأَشْكُرُ

أَمْ أَكْفُرُ ۖ وَمَنْ شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ

كَرِيمٌ ﴿٤٠﴾ قَالَ نَكِّرُوا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ أَتَهْتَدِي أَمْ تَكُونُ مِنَ الَّذِينَ

لَا يَهْتَدُونَ ﴿٤١﴾ فَلَمَّا جَاءَتْ قِيلَ أَهٰكَذَا عَرْشُكِ ۖ قَالَتْ كَأَنَّهُ هُوَ ۚ

وَأُوتِينَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِينَ ﴿٤٢﴾ وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَعْبُدُ مِنْ

دُونِ اللّٰهِ ۖ إِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِينَ ﴿٤٣﴾ قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۖ فَلَمَّا

رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ۚ قَالَ إِنَّهُ صَرْحٌ مُمَرَّدٌ مِنْ قَوَارِيرَ ۗ

قَالَتْ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي وَأَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ﴿٤٤﴾ وَلَقَدْ

أَرْسَلْنَا إِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صٰلِحًا أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَإِذَا هُمْ فَرِيقٰنِ يَخْتَصِمُونَ ﴿٤٥﴾

بولی جب اک ملک میں ہوتے ہیں داخل بادشاہ — (ہے یہی دستور) کر دیتے ہیں وہ اُس کو تباہ
اور کرتے ہیں ذلیل اُس شہر کے اعیان کو — یہ بھی ایسا ہی کریں گے (ہے یہ اندیشہ، سنو)؛
میں بھی ہوں اُن کی طرف تحفے تحائف بھیجتی — اور دیکھوں کیا جواب آتے ہیں لے کر ایلچی؟؛
(ایلچی) پہنچا سلیمانؑ تک، تو وہ کہنے لگے — کیا اعانت تم ہماری چاہتے ہو مال سے ؟
پس جو کچھ اللہ نے ہے (فضل سے) مجھ کو دیا — اُس سے بہتر ہے جو کچھ اُس نے ہے تم کو دے رکھا
خوش رہو تحفوں سے اپنے خود ہی تم (تحفے ہیں کیا!) ؛

جاؤ اُن کے پاس واپس، ہوں گے اب ہم حملہ ور — اُن پہ ایسے لشکروں کے ساتھ (باصد کرّ و فر)
وہ مقابل آ نہیں سکتے ہیں جن کے (زینہار) — اور نکالیں گے وہاں سے اُنکو، کر کے زار و خوار؛
پھر (سلیمانؑ نے) کہا، (کیوں) اے مرے درباریو — تم میں ایسا بھی کوئی ہے (ہمتوں والا کہو) ؟
جو اٹھا لائے ہمارے پاس اُس کے تخت کو — اِس سے پہلے کہ اطاعت مان کر حاضر وہ ہو؛
بولا یوں اک دیو (یہ سن کر)، جنوں میں سے جو تھا، — اِس سے بھی پہلے کہ ہو برخاست دربار آپ کا
لائے دیتا ہوں میں اُس کا تخت (اٹھا کر بے خطر) — ہے مجھے اِس بات کی طاقت بطورِ معتبر ؛
بولا پھر اک شخص[1]، جس کے پاس تھا علمِ کتاب — آنکھ جھپکانے سے پہلے لائے دیتا ہوں (شتاب)
دیکھ کر وہ تخت پاس اپنے، سلیمانؑ بول اُٹھے — یہ ہے ربّ کا فضل، مری آزمائش کے لئے
آیا ناشکری میں کرتا ہوں کہ اُس کا شکر ادا ؟ — شکر جو کرتا ہے، اُس میں خود اُسی کا ہے بھلا،
اور جو ناشکری کرے کوئی، تو میرا کردگار — بے نیاز (شکر) ہے، اور ہے کرم اُس کا شعار؛
(پھر سلیمانؑ نے) کہا صورت[2] بدل دو تخت کی — ہم بھی دیکھیں سوجھ بوجھ اُس میں ہے کتنی واقعی؟
یا وہ اُن لوگوں میں ہے جن کو نہیں ہے آگہی ؟ ؛

آئی جب (ملکہ) تو پھر اُس سے کسی نے یوں کہا — کیا تمہارا تخت بھی ایسا ہی ہے (بولو ذرا) ؟
بولی، (ہاں) گویا وُہی (یہ تخت) ہے (اے پادشا) — ہم کو تو معلوم پہلے ہی تھا سب کچھ ہو گیا
پہلے ہی ہم لا چکے ایمان (اب کیا پوچھنا؟) ؛

ماسوا اللہ کی پرستش اُس کو تھی روکے ہوئے — اور وہ کافر لوگوں میں سے تھی، (نہ آئی اِس لئے) ؛
پھر کہا (ملکہ سے) چلئے محل میں (باعزّ و شان) — محل میں آئی تو دیکھا (فرش شیشے کا وہاں)
گہرا پانی جان کر اُس کو، (اٹھائے پائینچے) — اور دونوں پنڈلیاں دیں کھول (حیرت دیکھئے)
تو سلیمانؑ نے کہا یہ قصر ہے شیشوں جڑا، — بولی یارب میں نے (اب تک) ظلم اپنے پر کیا
لائی اب اسلام ہمراہِ سلیمانؑ (اور یقیں) — اُس خدا پر (سب جسے کہتے ہیں) ربّ العالمیں ؛

[1] یہ شخص آصف وزیر سلیمانؑ تھے۔ اُنکو اسمِ اعظم کا علم اور اسمائے الٰہی کی تاثیر معلوم تھی۔
[2] یعنی تخت میں جو قیمتی پتھر جڑے ہوئے ہیں وہ نکال لو۔

قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۚ لَوْ لَا
تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۶﴾ قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ ؕ قَالَ
طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ
تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿۴۸﴾ قَالُوْا
تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا
مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا
يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۰﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ ۙ اَنَّا
دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۱﴾ فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةًۢ
بِمَا ظَلَمُوْا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۵۲﴾
وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۳﴾ وَلُوْطًا
اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۴﴾
اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ
بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۵۵﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ
اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْٓا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ
يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنٰهَا
مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۵۷﴾ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۵۸﴾
قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ؕ
آٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۹﴾

بولے (صالحؑ) بھائیو! پہلے بھلائی سے (بھلا)
تم بدی کے واسطے جلدی مچاتے ہو؟ (یہ کیا)!

مغفرت اللہ سے اپنی، نہیں کیوں مانگتے؟
تا کہ شاید رحم ہو تم پر (تمہیں وہ بخش دے)۞

(لوگ) بولے، ہم نے تجھ کو اور جو ساتھی ہیں ترے
پایا (اے صالحؑ) بہت منحوس (لوگوں کے لئے)

بولے (اُن سے صالحؑ) نحوست یہ تمہاری بالیقیں
حق کی جانب سے ہے، اور ہو آزمائش میں تمہیں ۞

شہر میں نو آدمی تھے بانیٔ (ظلم و) فساد
تھا نہ کچھ اصلاح سے کام اُن کو (وہ تھے بد نہاد)۞

بولے وہ آپس میں کھاؤ سب قسم اللہ کی
رات کو حملہ کریں ہم اُس[1] پہ، گھر والوں پہ بھی

اُس کے وارث سے یہ کہہ دیں گے کہ ہم تھے ہی نہیں
جب ہوا برباد اُس کا گھر، ہیں سچے، بالیقیں ۞

داؤ وہ سب اِک چلے، اور داؤ اِک ہم بھی[2] چلے
اور (ہمارے داؤ سے) آگاہ وہ مطلق نہ تھے ۞

دیکھ لو، پھر کیا ہوا انجام اُن کے مکر کا
ہم نے اُن کو، اُن کی ساری قوم کو غارت کیا ۞

یہ پڑے ہیں اُن کے گھر برباد اور اجڑے ہوئے
اُن کے ظلم (اور اُنکی نافرمانیوں کی) وجہ سے

اِک بڑی عبرت ہے اس میں اہلِ دانش کے لئے ۞

دی نجات اُن کو، جو تھے اہلِ یقین واِتّقا ۞
اور لوطؑ، (اُن کا بھی یاد اِن کو دلاؤ واقعا)

جب اُنہوں نے (جُھنجُھلا)، یہ قوم سے اپنی کہا
بے حیائی کرتے ہو، اور دیکھتے جاتے ہو، کیا؟

کیا گرے پڑتے ہو تم لڑکوں پہ للچاتے ہوئے
عورتوں کو چھوڑ کر، تم لوگ ہو جاہل بڑے ۞

پھر جواب اُس قوم کا کچھ بھی نہ تھا، لیکن یہی
لوطؑ کے گھر کو نکالو شہر سے اپنے ابھی

کیونکہ ہیں یہ لوگ سب پاکیزگی کے مدّعی ۞

لوطؑ کو اور اُن کے گھر والوں کو ہم نے دی نجات
لیکن اُن کی بیوی، تھی تقدیر میں جس کی یہ بات

پیچھے رہنے والوں میں وہ بھی رہے گی (تا حیات)۞

اور ہم نے پتھروں کا اِن پہ مینہہ برسا دیا
جو ڈرائے جا چکے تھے، کیا بُرا پتھراؤ تھا! ۞

ع ۱۴
۱۹

(اے پیمبر) اب کہو ہے حمد شایانِ خدا
اور سلام اُن بندوں پر جن کو پسند اُس نے کیا ۞

(یہ تو سوچو) ہے خدا بہتر کہ وہ چیزیں (ارکیک)
جن کو یہ کرتے ہیں سب اُس کی خدائی میں شریک؟ ۞

[1] یعنی حضرت صالح علیہ السّلام پر۔
[2] یعنی خدا نے انہیں راستے ہی میں ہلاک کر دیا۔

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ
مَآءً ۚ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ
تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ؕ ۝۶۰
اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَاۤ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ
لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ
اللّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ ۝۶۱ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ
اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ
ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ؕ ۝۶۲ اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ
ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ
رَحْمَتِهٖ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ؕ ۝۶۳ اَمَّنْ يَّبْدَؤُا
الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ
ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۶۴
قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ
وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝۶۵ بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي
الْاٰخِرَةِ ۫ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا ۫ بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ۝۶۶ وَقَالَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ۝۶۷ لَقَدْ وُعِدْنَا
هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّاۤ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۶۸
قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝۶۹

یہ زمین و آسماں کس نے بنائے ہیں بھلا؟ چرخ سے پانی تمھارے واسطے نازل کیا؟
باغ پانی سے ہمیں نے پھر اُگائے خوشنما تم درختوں کو اگاتے، تم سے یہ ممکن نہ تھا
کیا خدا کے ساتھ ہے معبود کوئی دُوسرا؟ (بالیقیں کوئی نہیں) کجرو ہیں یہ (نا آشنا) ❊
کس نے (لوگو اس) زمیں کو کر دیا، جائے قرار اور اُس کے درمیاں ندیاں بنائیں (بے شمار)؟
اُس کے ٹھہرانے کو رکھا اُس پہ بارِ (کوہسار) کردی دو دریاؤں میں اِک حدِّ فاصل (اُستوار)؟
کیا خدا کے ساتھ ہے معبود کوئی دوسرا؟ (بالیقیں کوئی نہیں) اکثر نہیں فِکر آزما ❊
کون کرتا ہے قبول (آخر) دعائے بے قرار؟ دُور کرتا ہے مصیبت، جب وہ کرتا ہے پُکار
ملک میں کرتا ہے کون اگلوں کا تم کو جانشیں؟ (مالکانہ تم تصرّف کرتے ہو پھر بالیقیں) ط
کیا خدا کے ساتھ ہے معبود کوئی دوسرا؟ (بالیقیں کوئی نہیں) کم سوچتے ہو تم ذرا ❊
کون تم کو راہ (اے لوگو) دکھاتا ہے بھلا؟ دشت و دریا کے اندھیروں میں (بطورِ رہنما)؟
(بارش) رحمت سے پہلے کون ہے یہ بھیجتا مژدہ دینے والی (بارش کی) ہوائیں (جانفزا)؟
کیا خدا کے ساتھ ہے معبود کوئی دوسرا؟ (بالیقیں کوئی نہیں) بالا ہے ذاتِ کبریا،
شِرک سے اُن کے (جہالت سے ہیں جس میں مبتلا) ❊

کون مخلوقات کو کرتا ہے پیدا پہلی بار؟ اور پھر پیدا کرے گا (کون اسے روزِ شمار)؟
تم کو روزی کون ہے ارض و سما سے دے رہا؟ کیا خدا کے ساتھ ہے معبود کوئی دوسرا؟
ان سے تم کہدو، سند لاؤ کوئی اِس بات کی تم اگر سچے ہو (پہنچاؤ دلیل اس کی کوئی) ❊
ان سے کہدو، آسماں میں اور زمیں میں کوئی بھی کچھ نہیں رکھتا خبر (سرِّ نہاں) غیب کی
ہاں مگر اللہ! اِتنا بھی نہیں یہ جانتے (کب قیامت ہوگی اور) یہ کب اُٹھائے جائیں گے؟
(یا تو) علم آخرت سے ہیں یہ عاجز آ گئے (یا ابھی تک) اس کے بارے میں یہ شک میں ہیں پڑے
(یہ نہیں تو دیدہ و دانستہ) اندھے ہیں بنے ❊

اور جو منکر ہیں وہ کہتے ہیں (استعجاب سے) کیا ہم اور آبا ہمارے خاک جب ہو جائیں گے
تو زمیں سے پھر نکالے جائیں گے؟ (دن حشر کے) ❊
پہلے ہی سے ہم سے یہ وعدہ ہے اور اسلاف سے اگلے لوگوں کے فسانے ہیں یہ بیشک (بے تکے) ❊
(اے پیمبر) ان سے کہدو سیر دنیا کی کرو مجرموں کا کیا ہوا انجام (خود ہی) دیکھ لو ❊

وَلَا تَحۡزَنۡ عَلَيۡهِمۡ وَلَا تَكُنۡ فِىۡ ضَيۡقٍ مِّمَّا يَمۡكُرُوۡنَ ﴿٧٠﴾
وَيَقُوۡلُوۡنَ مَتٰى هٰذَا الۡوَعۡدُ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿٧١﴾
قُلۡ عَسٰٓى اَنۡ يَّكُوۡنَ رَدِفَ لَـكُمۡ بَعۡضُ الَّذِىۡ تَسۡتَعۡجِلُوۡنَ ﴿٧٢﴾
وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوۡ فَضۡلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ
لَا يَشۡكُرُوۡنَ ﴿٧٣﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَـعۡلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوۡرُهُمۡ وَمَا
يُعۡلِنُوۡنَ ﴿٧٤﴾ وَمَا مِنۡ غَآئِبَةٍ فِى السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ اِلَّا فِىۡ
كِتٰبٍ مُّبِيۡنٍ ﴿٧٥﴾ اِنَّ هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِىۡۤ
اِسۡرَآءِيۡلَ اَكۡثَرَ الَّذِىۡ هُمۡ فِيۡهِ يَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿٧٦﴾ وَاِنَّهٗ لَهُدًى
وَّرَحۡمَةٌ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿٧٧﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَقۡضِىۡ بَيۡنَهُمۡ بِحُكۡمِهٖ ۚ
وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡعَلِيۡمُ ۙ ﴿٧٨﴾ فَتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّكَ عَلَى الۡحَـقِّ
الۡمُبِيۡنِ ﴿٧٩﴾ اِنَّكَ لَا تُسۡمِعُ الۡمَوۡتٰى وَلَا تُسۡمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ
اِذَا وَلَّوۡا مُدۡبِرِيۡنَ ﴿٨٠﴾ وَمَاۤ اَنۡتَ بِهٰدِى الۡعُمۡىِ عَنۡ ضَلٰلَتِهِمۡ ؕ
اِنۡ تُسۡمِعُ اِلَّا مَنۡ يُّؤۡمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿٨١﴾ وَاِذَا
وَقَعَ الۡقَوۡلُ عَلَيۡهِمۡ اَخۡرَجۡنَا لَهُمۡ دَآبَّةً مِّنَ الۡاَرۡضِ
تُكَلِّمُهُمۡ ۙ اَنَّ النَّاسَ كَانُوۡا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوۡقِنُوۡنَ ﴿٨٢﴾ ع وَيَوۡمَ
نَحۡشُرُ مِنۡ كُلِّ اُمَّةٍ فَوۡجًا مِّمَّنۡ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا
فَهُمۡ يُوۡزَعُوۡنَ ﴿٨٣﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوۡ قَالَ اَكَذَّبۡتُمۡ
بِاٰيٰتِىۡ وَلَمۡ تُحِيۡطُوۡا بِهَا عِلۡمًا اَمَّاذَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿٨٤﴾

(اے پیمبر) غم نہ کرنا ان پہ (ہو کر مضمحل) — اور فریب و مکر سے اِن کے نہ ہونا تنگدل ؂
کہتے ہیں (منکر مسلمانوں سے) سچے ہو اگر — کب (خدا کا) وعدہ پورا ہوگا (دو ہم کو خبر) ؂
(اے پیمبر) اِن سے کہدو جس[1] کی جلدی ہے تمہیں — کیا عجب اُس میں سے کچھ آ ہی لگا ہو پیٹھ میں ؂
بالیقیں رکھتا ہے اپنا فضل لوگوں پر خدا — شکر لیکن ان میں سے اکثر نہیں لاتے بجا ؂
(اے پیمبر) رب تمھارا، ہے وہ سب کچھ جانتا ؂ — کرتے ہیں جو کچھ یہ ظاہر، جو ہے سینوں میں چھپا
آسماں میں اور زمیں میں کوئی راز ایسا نہیں — جو کتابِ واضح (و محفوظ) میں لکھا نہیں ؂
کرتا ہے قرآن اسرائیلیوں پر آشکار — اکثر ایسی باتیں جن میں ہے تخالف (بیشمار) ؂
ہے وہ رحمت اور ہدایت مومنوں کے واسطے ؂ — رب کرے گا فیصلہ اُن میں خود اپنے حکم سے
سب پہ غالب ہے وہ، اور سب کچھ وہی ہے جانتا ؂ — پس بھروسہ تم رکھو اللہ پر (صبح و مسا)

تم کھُلے رستے پہ حق کے ہو، نہیں ہے شک ذرا ؂

(اے پیمبر) مُردوں اور بہروں کو تم اپنی پُکار — کیا سُنا سکتے ہو، جب وہ پیٹھ دے کر ہوں فرار ؂
اور اندھوں کو دکھا سکتے نہیں تم راستا — جبکہ وہ گمراہ ہو جائیں (ز رُوئے اقتضا)،
تم سُنا سکتے ہو اُن کو ہے یقیں جن کو (نبی) — اِن ہماری آیتوں پر اور مسلماں ہیں وہی
اِن پہ جب وعدے کے پُورے ہونے کا وقت آئیگا — جانور ہم اِک نکالیں گے زمیں سے (برملا)
سامنے اُن کے، کلام اِن سے کریگا وہ (وہیں) — کہ فلاں لوگ آیتوں سے تھے ہماری بے یقیں[2] ؂
اور جس دن ہم کرینگے جمع ہر اُمت میں سے — اِک جماعت اُن کی، جو آیات کو جھٹلاتے تھے

اور باندھے جائیں گے (محشر میں پھر) اُن کے پرّے ؂

ہوں گے وہ حاضر یہاں تک کہ (خدا کے سامنے) — اُن سے پُوچھے گا (خدا) تم کچھ سمجھتے ہی نہ تھے
کیا ہماری آیتیں جھٹلائیں (بے سمجھے ہوئے)؟ — (یہ نہیں) تو (اور) کیا (دنیا میں) تم کرتے رہے ؂

ع ۶ ۱۶ ۲

[1] یعنی جس عذاب کی جلدی تم کر رہے ہو کیا تعجب ہے اگر وہ تم سے بالکل قریب ہو۔

[2] قیامت سے پہلے مکہ معظمہ کے کوہِ صفا سے ایک جانور نکلے گا جس کے پاس سلیمانؑ کی مہر اور موسیٰ علیہ السلام کا عصا ہوگا۔ وہ کافروں اور مسلمانوں کے ماتھے پر نشان لگا کر ان دونوں میں امتیاز پیدا کر دے گا۔

وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۸۵﴾ اَلَمْ
يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي
الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا
مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَتَرَى الْجِبَالَ
تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ؕ صُنْعَ اللّٰهِ
الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ؕ اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۸۸﴾ مَنْ جَآءَ
بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ﴿۸۹﴾ وَمَنْ
جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ ؕ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا
كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ
الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ ۫ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۹۱﴾
وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ
ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿۹۲﴾ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ
اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ ع

سُوْرَةُ الْقَصَصِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

طٰسٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ نَتْلُوْا عَلَيْكَ
مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳﴾

اور وعدہ (قہرِ رب کا) اُن پہ پُورا ہو چُکا ، کیونکہ کی تھی سرکشی، ممکن نہیں اب بولنا ؀

کیا (کبھی) ان لوگوں نے اس پر نہیں ڈالی نظر رات کو ہم نے بنایا بہرِ تسکیں (تیرہ تر)

اور (بنایا) دن کو روشن (کام تا دنیا کرے) اسمیں (قدرت کے) نشاں ہیں اہلِ ایماں کیلئے ؀

اور جس دن (حکمِ رب سے) صور پھُونکا جائے گا جو زمین و آسماں میں ہے، وہ گھبرا جائے گا

ہاں مگر جس کو خدا چاہے (دے اطمینان اُسے) عاجزانہ سب چلے آئیں گے اُس کے سامنے ؀

دیکھ کر کہسار کو جامد سمجھتے ہو انہیں، یہ اُڑیں گے یُوں (ہوا میں) جس طرح بادل اُڑیں

(اے مخاطب) یہ بھی ہے اللہ کی کاریگری ؀ اُستواری جس نے ہر اک شے کو دی (اور پختگی)

تم جو کچھ کرتے ہو، اُس کی ہے خُدا کو آگہی ؀

لے کے جو اچھے عمل (روزِ قیامت) آئے گا (نیکیوں سے اپنی) بہتر اُن کا بدلہ پائے گا

اُس کو گھبراہٹ سے اُس دن امن بھی مل جائیگا ؀

اور جو (اُس دن) بُرے اعمال لے کر آئیں گے نار (دوزخ) میں وہ اوندھے منہ ڈھکیلے جائیں گے

(اور بطورِ سرزنش اُن سے کہا یہ جائے گا) تم جو کچھ دُنیا میں کرتے تھے یہ ہے اُس کی سزا ؀

(اے پیمبر اِن سے کہدو) حکم ہے مجھ کو یہی میں کروں اس شہر کے مالک کی (ہر دم) بندگی

جس نے حُرمت دی اِسے سب کچھ ہے اُس (معبود) کا تابعِ فرماں رہوں میں، حکم ہے مجھ کو ملا ؀

اور یہ کہ (سب کو) میں قرآن پڑھ کر دُوں سُنا راہ پر جو آئے گا، اپنے بھلے کو آئے گا

اور جو گمرہ ہوا، تو اِن سے کہدو (اے نبی) میں تو ہوں صرف اک ڈرانے والا (تمکو واقعی) ؀

اور کہو اللہ کو ہے سب ستائش (بے گماں) عنقریب اپنے دکھائیگا تمھیں وہ (کچھ) نشاں

تم اُنھیں پہچان لوگے (اُن کی قوت دیکھ کر) تم جو کچھ کرتے ہو، رب اُس سے نہیں ہے بے خبر ؀

ع ۷ / ۲

سُورۂ قصص (۲۸)

(یہ سُورۃ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اسمیں ۸۸ آیتیں اور ۹ رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ بیاں

جو بڑا ہی رحم والا ہے، نہایت مہرباں ؀

طٰسٓمٓ ؀ یہ بھی ہیں واضح کتابِ (پاک) کی (چند) آیتیں ؀ ذکرِ حق فرعون و موسیٰؑ کا سُناتے ہیں تمھیں،

جو یقیں کرتے، ہیں اُن کے واسطے (وہ بھی سنیں) ؀

---

۱ ط
اس میں ’ط‘ طہارت کی ہے ’س‘ اسرار کا ہے اور ’م‘ منتِ الٰہی کا ۔ یعنی یہ منتِ الٰہی اس سورۃ میں اسرارِ الٰہی کی طہارت و پاکیزگی کا بیان ہے ۔
واللہ اعلم بالصواب

إِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْأَرْضِ وَجَعَلَ أَهْلَهَا شِيَعًا يَسْتَضْعِفُ
طَائِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ أَبْنَاءَهُمْ وَيَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ ۚ إِنَّهُ كَانَ
مِنَ الْمُفْسِدِينَ ﴿٤﴾ وَنُرِيدُ أَن نَّمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا
فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ ﴿٥﴾ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ
فِي الْأَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا مِنْهُم مَّا كَانُوا
يَحْذَرُونَ ﴿٦﴾ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّ مُوسَىٰ أَنْ أَرْضِعِيهِ ۖ فَإِذَا خِفْتِ
عَلَيْهِ فَأَلْقِيهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِي وَلَا تَحْزَنِي ۖ إِنَّا رَادُّوهُ إِلَيْكِ وَ
جَاعِلُوهُ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٧﴾ فَالْتَقَطَهُ آلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُونَ لَهُمْ
عَدُوًّا وَحَزَنًا ۗ إِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا كَانُوا خَاطِئِينَ ﴿٨﴾
وَقَالَتِ امْرَأَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّي وَلَكَ ۖ لَا تَقْتُلُوهُ
عَسَىٰ أَن يَنفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٩﴾ وَأَصْبَحَ
فُؤَادُ أُمِّ مُوسَىٰ فَارِغًا ۖ إِن كَادَتْ لَتُبْدِي بِهِ لَوْلَا أَن رَّبَطْنَا
عَلَىٰ قَلْبِهَا لِتَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١٠﴾ وَقَالَتْ لِأُخْتِهِ
قُصِّيهِ ۖ فَبَصُرَتْ بِهِ عَن جُنُبٍ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿١١﴾
وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِن قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ أَدُلُّكُمْ
عَلَىٰ أَهْلِ بَيْتٍ يَكْفُلُونَهُ لَكُمْ وَهُمْ لَهُ نَاصِحُونَ ﴿١٢﴾ فَرَدَدْنَاهُ
إِلَىٰ أُمِّهِ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ أَنَّ
وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٣﴾ ع

ملک میں فرعون (کا) بڑھ چڑھ رہا تھا (مرتبا) — اُس نے لوگوں میں جماعت بندی رکھی تھی روا
کر دیا تھا اُن میں اِک فرقے[1] کو کمزور اس قدر — ذِبح کرواتا تھا اُن کے بیٹوں کو (بیداد گر)
اور اُن کی عورتوں کو زندہ رکھتا تھا (لعیں) — مفسدوں میں تھا فسادی ایک ہی وہ بالیقیں؁
چاہتے تھے ہم کہ جو اُس مُلک میں کمزور تھے — اُن پہ کچھ احسان کر دیں (اور اَپنے فضل سے)

اُن کو سرداری دیں، اور وارث ہوں وہ (اُس ملک کے)؁

اور جما دیں مُلک میں اُن کے قدم (جو ہو سو ہو) — اور فرعون اور ہامان اور ان کی فوج کو؁
جس کا اندیشہ تھا (اِسرائیلیوں کی سمت سے) — وہ دکھا دیں (بے محابا) لا کر اُن کے سامنے؁
وحی کی موسیٰؑ کی ماں کو، دُودھ (موسیٰؑ) کو پلا — اور جب ڈر ہو تجھے، دریا میں اُس کو ڈال آ
ہاں نہ ڈرنا (اپنے دل میں) اور نہ کچھ ہونا ملول — لائیں گے تیری طرف پھر، اور بنائیں گے رسُول؁
پھر لیا فرعون کے لوگوں نے (بہتے کو) اُٹھا — تا کہ (آخر کار) وہ اِک غم ہو اور دشمن (کھلا)
بالیقیں، فرعون و ہامان اور اُن کے لشکری — تھے خطاکار (اور اُن سے چُوک آخر ہو گئی)؁
(اپنے شوہر سے) زنِ فرعون یُوں کہنے لگی — یہ تو میری اور تمھاری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے (جی)
اِس کو تم مارو نہیں، شاید یہ ہم کو کام دے — ہم بنا لیں اِس کو بیٹا، اور وہ نافہم[2] تھے؁
اور اُدھر دل ہو گیا موسیٰؑ کی ماں کا بے قرار — تھا قریب اِس راز کو کرتیں وہ سب پر آشکار
ہم نے لیکن کر دیا مضبُوط اُن کا دل وہیں — تا ہمارے وعدے پر بیٹھی رہیں کر کے یقیں؁
اُمِّ موسیٰؑ نے یہ ہمشیرۂ موسیٰؑ کی کہا[3] — پیچھے پیچھے تو بھی (اِس صندوق کے تا دُور) جا
(الغرض کچھ) دُور سے وہ دیکھتی اُن کو رہی — اور خبر اِس کی نہ کچھ (فرعون والوں کو) ہوئی؁
اور (اِدھر) موسیٰؑ پہ ہم نے (فطرتاً) پہلے ہی سے — کر دیئے تھے دودھ بند اَنّاؤں کے (پیتے نہ تھے)
اِس پہ موسیٰؑ کی بہن نے (اہلِ فرعون) سے کہا — (تم کہو تو) میں بتاؤں تم کو اِک گھر کا پتا
پرورش اِس کی کریں گے وہ تمھارے واسطے — اور وہ اِس کی خیر خواہی بھی کریں گے شوق سے؁
ہم نے پھر موسیٰؑ کو ماں کے پاس یُوں پہنچا دیا — تا کہ اُن کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں، نہ ہوں غم آشنا
اور یہ بھی جان لیں، وعدہ ہے سچ اللہ کا — لیکن اکثر لوگ ہیں اِس بات سے نا آشنا

ع ۱ ربع

[1] یعنی بنی اسرائیل کو

[2] یعنی یہ نہیں سمجھتے تھے کہ آخر یہی لڑکا ان کی سلطنت کی بربادی کا سبب ہوگا۔

[3] حضرت موسیٰ کو صندوق میں بند کر کے رودِ نیل میں ڈالنے کے بعد

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰٓى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ۚ وَكَذٰلِكَ
نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٤﴾ وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ
مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ ۖ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ
وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِىْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى
الَّذِىْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ ۖ قَالَ هٰذَا
مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ۗ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٥﴾ قَالَ رَبِّ
اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ فَاغْفِرْ لِىْ فَغَفَرَ لَهٗ ۗ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ
الرَّحِيْمُ ﴿١٦﴾ قَالَ رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَىَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا
لِّلْمُجْرِمِيْنَ ﴿١٧﴾ فَاَصْبَحَ فِى الْمَدِيْنَةِ خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا
الَّذِى اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ ۚ قَالَ لَهٗ مُوْسٰٓى اِنَّكَ
لَغَوِىٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٨﴾ فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِىْ هُوَ عَدُوٌّ
لَّهُمَا ۙ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِىْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا ۢ
بِالْاَمْسِ ۖ اِنْ تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِى الْاَرْضِ وَمَا
تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿١٩﴾ وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا
الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى ۡ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ
لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّىْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿٢٠﴾ فَخَرَجَ مِنْهَا
خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ ۡ قَالَ رَبِّ نَجِّنِىْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢١﴾ وَلَمَّا تَوَجَّهَ
تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّىْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِىْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿٢٢﴾

ع ٢ ٥

(رفتہ رفتہ جب ہوئے موسیٰؑ جواں اور ہوشیار — ہم نے اُن کو علم اور حکمت عطا کی (بے شمار)
ہم نکوکاروں کو دیتے ہیں یونہی تو اجرِ کار ٭

شہر میں اُس وقت موسیٰؑ کا ہوا (اک دن) گزر — شہر والے (دوپہر کو سو رہے) تھے بے خبر
دیکھتے کیا ہیں کہ ہیں دو شخص باہم لڑ رہے — ایک اُن کی قوم کا، اور ایک دشمن (قوم سے)
تھا جو اِن کی قوم کا فریاد اُس نے اِن سے کی — بالمقابل اُس کے جو تھا دشمنوں کا آدمی
مارا موسیٰؑ نے جو مُکّا، کر دیا اُس کو تمام — اور پھر کہنے لگے یہ تو ہوا شیطانی کام
وہ کھُلا دشمن ہے اور بہکانے والا (لاکلام) ٭

بولے (موسیٰؑ) ظلم یارب میں نے یہ خود پر کیا — بخش دے مجھ کو چنانچہ عفو اُن کو کر دیا
بخشنے والا، بڑا ہی مہرباں ہے وہ (خدا) ٭

پھر کہا (موسیٰؑ نے) جیسی تو نے مجھ پر کی عطا — میں بھی اہلِ جُرم کو دُوں گا نہ امداد (اے خدا) ٭
صبحدم (موسیٰؑ جو) پہنچے شہر میں ڈرتے ہوئے — (فکر یہ تھی) دیکھیں (کیا ہوتا ہے ظاہر غیب سے)
دیکھتے کیا ہیں، کل اِن سے جس نے مانگی تھی مدد — آج پھر فریاد اِن سے کر رہا ہے (بالعمد)
اُس سے موسیٰؑ نے کہا بیشک ہے تو اک شخصِ بد ٭

چاہا جب موسیٰؑ نے اُس پر ہاتھ ڈالیں (برملا) — جو کہ تھا دونوں کا دشمن (ایک قبطی[1] بے وفا)
(شبہ اسرائیلی کو اپنے پکڑنے کا ہوا) — بول اُٹھا، موسیٰؑ مجھے کیا چاہتے ہو مارنا؟
جس طرح اک شخص کو کل قتل تم نے کر دیا — چاہتے ہو مُلک میں کرتے پھرو جور و جفا
اور نہیں تم چاہتے با امن رہنا (برملا) ٭

دوڑتا اک شخص آیا، اُس سرے سے شہر کے — بولا، موسیٰؑ اب یہ ہیں درباریوں میں مشورے
قتل کر دیں تم کو، نکلو شہر سے تم (جلد تر) — میں تمہارے ہی بھلے کو دے رہا ہوں یہ خبر ٭
(ایکدم موسیٰؑ) نکل بھاگے (چنانچہ) شہر سے — ڈرتے جاتے تھے کہ دیکھیں (کیا ہو اب، کیسی بنے؟)
کہتے تھے یارب بچا اِس قومِ ظالم سے مجھے ٭

سیدھ پر مدین[2] کی جب موسیٰؑ نے رُخ اپنا کیا — بولے ہے امّید، سیدھی راہ لے جائے خدا ٭

[1] فرعون کی جماعت قبطی کہلاتے تھے۔ قبط مصر کا پرانا نام ہے۔

[2] مصر سے مدین تک دس روز کا راستہ ہے۔

ع ۲/۸/۵

وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۬
وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ ۚ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ؕ
قَالَتَا لَا نَسْقِىْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ ٚ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ﴿۲۳﴾ فَسَقٰى
لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّىْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَىَّ مِنْ
خَيْرٍ فَقِيْرٌ ﴿۲۴﴾ فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِىْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ ۫ قَالَتْ
اِنَّ اَبِىْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ؕ فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ
عَلَيْهِ الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ٚ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۵﴾
قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا يٰٓاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ؗ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِىُّ
الْاَمِيْنُ ﴿۲۶﴾ قَالَ اِنِّىْٓ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَىَّ هٰتَيْنِ
عَلٰٓى اَنْ تَاْجُرَنِىْ ثَمٰنِىَ حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ
وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ ؕ سَتَجِدُنِىْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ
الصّٰلِحِيْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِىْ وَبَيْنَكَ ؕ اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ
فَلَا عُدْوَانَ عَلَىَّ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿۲۸﴾ فَلَمَّا قَضٰى
مُوْسَى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖٓ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ۚ
قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّىْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّىْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ
اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِىَ
مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ فِى الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ
الشَّجَرَةِ اَنْ يّٰمُوْسٰٓى اِنِّىْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۰﴾ ۙ

پہنچے مدین کے کنویں پر، بِھیڑ لوگوں کی جہاں ۔ دیکھی، پانی (بھیڑ بکروں کو) پلاتی (ناگہاں)

اور دیکھا، ہیں الگ اُن سے کھڑی دو عورتیں ۔ بکریوں کو اپنی رُد کے (انتظارِ آب میں)

پُوچھا (موسیٰؑ) نے کہ تم کیوں ہو کھڑی، مطلب ہے کیا؟ ۔ بولیں، چرواہے نہ لیں جبتک (مویشی کو) ہٹا

(بکریوں کو اپنی) پانی ہم پلا سکتے نہیں ۔ اور ہمارا باپ بوڑھا ہے (بہت اندوہ گیں) ۝

(موسیٰؑ) نے سیراب اُن کی بکریوں کو کر دیا ۔ پھر وہاں سے ہٹ کے سایہ میں وہ جا بیٹھے ذرا

اور دُعا کی اے خدا (تو) اپنے خوانِ لُطف سے ۔ بھیجدے جو کچھ، اُسی کی سخت حاجت ہے مجھے[1] ۝

آئی پھر اُن دونوں میں سے ایک عورت اُن کے پاس ۔ چلتی تھی شرم و حیا کے ساتھ، بولی (باسپاس)

باپ[2] نے میرے بُلایا ہے تمھیں (اے باصفا) ۔ تاکہ وہ پانی پلانے کا تمھیں کچھ دے صِلا،

پہنچے موسیٰؑ، اور حال اپنا کیا اُن سے بیاں ۔ بولے[2] اب تم کچھ نہ اندیشہ کرو (اے نوجواں)

مِل گئی اُس قومِ ظالم سے تمھیں (آخر) اماں ۝

بولی ایک اُن میں سے، نوکر اس کو رکھ لو اے پدرؑ ۔ اور جو نوکر تم کو رکھنا چاہیئے وہ (سر بسر)

ہو قوی بھی (زور آور بھی) امانت دار بھی ۔ (اور اِس میں تو یہ ساری خوبیاں ہیں واقعی)

وہ (بزرگ اِس بات پر موسیٰؑ سے یُوں) کہنے لگے ۔ چاہتا ہوں ایک بیٹی، بیاہ دُوں دونوں میں سے

میں تمھارے ساتھ، (لیکن مہر کی) اِس شرط پر ۔ نوکری میری کرو تم آٹھ سال، اور پھر اگر

دس برس پُورے کرو تو یہ تمھارا ہے کرم ۔ اور زیادہ تم سے محنت بھی نہ لیں گے کوئی ہم

گر خدا چاہے تو ہم کو نیک پاؤ گے (بہم) ۝

بولے (موسیٰؑ) وعدہ ہے میرے تمھارے درمیاں ۔ دونوں میں سے چاہوں جو مدّت کروں پُوری (یہاں)

جبر مجھ پہ پھر کچھ نہ ہوگا (ہو چکا یہ فیصلا) ۔ اور ہم کہتے ہیں جو کچھ اِس کا ضامن ہے خدا ۝

موسیٰؑ جب میعادِ (خدمت) اپنی پُوری کر چکے ۔ اور اپنی بیوی کو لے کر وہاں سے چل دیئے

اُن کو (کوہِ) طور کی جانب اک آگ آئی نظر ۔ بولے بیوی سے کہ ٹھہرو میں نے دیکھی آگ (ادھر)

(راہ کی) شاید تمھارے پاس لاؤں کچھ خبر ۔ یا تمھارے تاپنے کو لاؤں انگارہ (اِدھر) ۝

جب مبارک قطعے میں، پہنچے وہ نزدیک آگ کے ۔ (تو وہاں) دہنے کنارے سے (اُسی) میدان کے

آئی یہ اک پیڑ سے آواز، اے موسیٰؑ (سُنا) ۔ یہ (تو) ہم "اللہ" ہیں، سارے جہانوں کے خدا ۝

---

[1] موسیٰ علیہ السلام دس روز سے بھوکے تھے اس لیئے دعا کی کہ یا الٰہی میں اس وقت حاجت مند ہوں۔ تو جو کچھ مجھے کھانے کے لیئے بھیجدے تیرا کرم ہے

[2] اُن دو لڑکیوں کے باپ یعنی شعیبؑ

ع

وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا
وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ يٰمُوْسٰٓى اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۣ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ﴿۳۱﴾
اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۫ وَّاضْمُمْ
اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ
اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ رَبِّ
اِنِّيْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿۳۳﴾ وَاَخِيْ
هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِيْٓ ؗ
اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ﴿۳۴﴾ قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ
وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا ۚۛ بِاٰيٰتِنَآ ۚۛ اَنْتُمَا
وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ﴿۳۵﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَا
بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى وَّمَا سَمِعْنَا بِهٰذَا
فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَقَالَ مُوْسٰى رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَنْ
جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ
اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ
مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ ۚ فَاَوْقِدْ لِيْ يٰهَامٰنُ عَلَى
الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَطَّلِعُ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ
وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۳۸﴾ وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُوْدُهٗ فِي
الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۹﴾

اور یہ کہ تم زمیں پر ڈال دو اپنا عصا — دیکھا موسیٰؑ نے کہ (زندہ) سانپ ہے اِک چل رہا
پھیر کر پیٹھ اپنی بھاگے، مُڑ کے بھی دیکھا نہیں — (دی ندا) اے موسیٰؑ آگے آؤ، تم ڈرنا نہیں
(فی الحقیقت) امن میں ہو تم (تمھیں خطرا نہیں) ۃ

ڈالو ہاتھ اپنا گریباں میں، نکالو پھر اُسے — نکلے گا ہو کر سفید ۱۰(اور مطلقاً) بے روگ کے
اور سُکیڑو اپنی جانب اپنے بازو (برملا) — بہرِ رفعِ خوف (اتر جاتا رہے گا خوف کا)
یہ (عصا اور یہ یدِ بیضا) ہیں دونوں معجزے — جو تمہارے رب کی جانب سے (تمھیں بھیجے گئے)
واسطے فرعون اور درباریوں کے (واقعی) — شک نہیں، وہ لوگ نافرمان ہیں (بدکار بھی) ۃ
بولے (موسیٰؑ) اے خدا، اک خون ہے میں[1] نے کیا — مجھ کو ڈر ہے مار ڈالیں گے مجھے بھی (برملا)
اور میرے بھائی ہارون، صاف ہے اُن کی زباں — بہرِ امداد اِن کو میرے ساتھ بھجوا دے (وہاں)
وہ مری تصدیق کر دیں، خوف ہے مجھ کو یہی — مجھ کو جھٹلائیں گے (فرعونی بطورِ مدعی) ۃ
ہم نے فرمایا کہ (اچھا) ہم تمہارے بھائی کو — قوتِ بازو بنا دیں گے تمہارا (اور سنو)
(ہم ہی) تم دونوں کو غلبہ ایسا کر دیں گے عطا — وہ پہنچ سکتے نہیں تم تک (نہ گھبراؤ ذرا)
(بے تامل) لے کے جاؤ تم ہمارے معجزے — تم (بھی) اور ساتھی تمہارے اُن پہ غالب آئیں گے ۃ
پہنچے موسیٰؑ لے کے جب واضح ہمارے معجزے — "کچھ نہیں باندھا ہوا جادو ہے یہ" کہنے لگے
ہم نے آبائے سلف سے تھے نہ یہ (قصّے) سُنے ۃ

بولے موسیٰؑ ہے مرا رب خوب اُسکو جانتا — اُس کی جانب سے جو لایا ہے ہدایت (برملا)
اور جس کو آخرت میں گھر ملے گا (خُلد کا) — بر بِنا حق جو ہیں بیشک نہیں اُن کا بھلا ۃ
اور کہا فرعون نے دربار والو مجھ کو تو — ہے یہ لاعلمی، کوئی میرے سوا معبود ہو
آگ دے ہامان تو گارے میں میرے واسطے — قصر کر تیار (پختہ اینٹوں سے) میرے لیئے
تا کہ میں موسیٰؑ کے رب کو جھانک کر دیکھوں (ذرا) — میں سمجھتا ہوں کہ موسیٰؑ بھی ہے اک جھوٹا (بڑا) ۃ
ملک میں فرعون اور اُس کے لشکروں نے (جابجا) — (سر اٹھایا اور) تکبّر ناروا رکھا روا ؛
اور ہماری سمت، یہ سمجھے، نہیں ہے لوٹنا ۃ

[1] موسیٰ علیہ السلام نے جس شخص کو قتل کیا تھا اس کا نام قابون تھا۔

فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِی الْیَمِّ ۚ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ
عَاقِبَةُ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۴۰﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً یَّدْعُوْنَ اِلَی النَّارِ ۚ
وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَا یُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا
لَعْنَةً ۚ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِیْنَ ﴿۴۲﴾ ع وَلَقَدْ اٰتَیْنَا
مُوْسَی الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰی بَصَآىِٕرَ
لِلنَّاسِ وَهُدًی وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَمَا كُنْتَ
بِجَانِبِ الْغَرْبِیِّ اِذْ قَضَیْنَاۤ اِلٰی مُوْسَی الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ
الشّٰهِدِیْنَ ﴿۴۴﴾ لا وَلٰكِنَّاۤ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَیْهِمُ الْعُمُرُ ۚ
وَمَا كُنْتَ ثَاوِیًا فِیْۤ اَهْلِ مَدْیَنَ تَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِنَا ۙ
وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِیْنَ ﴿۴۵﴾ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَیْنَا
وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِیْرٍ مِّنْ
قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَوْلَاۤ اَنْ تُصِیْبَهُمْ مُّصِیْبَةٌۢ
بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ فَیَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْلَاۤ اَرْسَلْتَ اِلَیْنَا رَسُوْلًا
فَنَتَّبِعَ اٰیٰتِكَ وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۴۷﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ
مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْلَاۤ اُوْتِیَ مِثْلَ مَاۤ اُوْتِیَ مُوْسٰی ؕ اَوَلَمْ
یَكْفُرُوْا بِمَاۤ اُوْتِیَ مُوْسٰی مِنْ قَبْلُ ۚ قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۫
وَقَالُوْۤا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ
اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰی مِنْهُمَاۤ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۴۹﴾

کی گرفت (آخر کو) ہم نے اُس کی، اور افواج کی　　اور پھینکا ہم نے دریا میں اُنھیں (ڈوبے سبھی)
ظالموں کا کیا ہوا انجام، دیکھو (اے نبی)

ہم نے تو اُن کو کیا تھا (اِس جہاں میں) پیشوا　　دی جہنّم کی مگر دعوت اُنہوں نے (برملا)
اور مدد اُن کو نہ کچھ دی جائے گی روزِ جزا

اُن کے پیچھے ہم نے دُنیا میں لگا دیں لعنتیں　　اور وہ بدحالوں میں سے ہونگے (بیشک) حشر میں
(اے پیمبر) اُمتیں جب پہلی غارت ہو چکیں　　ہم نے پھر توریت موسیٰؑ کو عطا کی بعد ازیں
لوگوں کی آنکھیں کھُلا کرتی تھیں جسکو دیکھ کے　　وہ ہدایت اور رحمت تھی، نصیحت کے لیئے
ہم نے موسیٰؑ کو (رسالت کا) دیا جب اختیار　　(طُور سے) مغرب کی جانب (اے نبیؐ ذی وقار)
دیکھنے والوں میں تم (اس بات کے ہرگز) نہ تھے　　ہم مگر پیدا بہت سی اُمتیں کرتے رہے
اور (بلیشک) لمبی لمبی اُن پہ گزریں مُدّتیں،　　(اے پیمبر) اور نہ تم رہتے تھے مدیَن والوں میں
تا ہماری آیتیں پڑھ کر سُناتے تم (اُنھیں)　　بھیجتے رہتے ہیں لیکن ہم نبی (ہر دور میں)
جب پُکارا ہم نے موسیٰؑ کو کنارے طُور کے　　(اے پیمبر) تم نہ (اُس ماحول میں) موجود تھے
ہے تمھارے رب کا اک انعام یہ (قرآں) مگر　　تا ڈراؤ اُن کو جن کے پاس تم سے پیشتر
ڈر سُنانے والا (اِک مدّت سے) آیا ہی نہیں،　　شاید اس سے وہ نصیحت لیں (اور) عبرت گزیں
(ہم نے یہ قرآن ہے) صِرف اس لیے (نازل کیا)　　کہ مُبادا اُن پر آئے (ناگہاں) کوئی بلا
بدلے اُن کاموں کے جو بھیجے ہیں اپنے ہاتھ سے　　اور یہ کہنے لگیں، اے رب ہمارے واسطے
کیوں نہ بھیجا تو نے اک پیغامبر اپنا کوئی　　تا ترے احکام کی ہم کرتے رہتے پیروی
اور ہم بھی مومنوں میں ہوتے (کر کے بندگی)

پہنچا دینِ حق جو پھر اِن کو ہمارے پاس سے　　تو لگے کہنے جو موسیٰؑ کو ملے تھے معجزے
اِس (پیمبر) کو بھی (آخر) کیوں نہ ویسے ہی ملے　　(لیکن) اب سے پہلے موسیٰؑ کو ملے جو معجزے
منکر اُن کو دیکھ کر انکار کیا کرتے نہ تھے؟　　کہتے ہیں دونوں ہیں جادو، اِک مطابق ایک کے
اور کہتے ہیں کہ دونوں کو نہیں ہم مانتے

(اے پیمبر) اِن سے تم کہہ دو کہ سچے ہو اگر،　　لاؤ حق کی سمت سے کوئی کتاب (معتبر)
جو ہدایت میں ہو اِن دونوں سے بہتر (واقعی)　　اور میں تیار ہوں کرنے کو اُس کی پیروی

رکوع ۴

فَإِنْ لَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ فَاعْلَمْ أَنَّمَا يَتَّبِعُونَ أَهْوَاءَهُمْ ۚ وَمَنْ
أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الظّٰلِمِينَ ﴿٥٠﴾ وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٥١﴾
الَّذِينَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُونَ ﴿٥٢﴾ وَإِذَا يُتْلٰى
عَلَيْهِمْ قَالُوْا اٰمَنَّا بِهٖ إِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَا إِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ
مُسْلِمِينَ ﴿٥٣﴾ أُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا
وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿٥٤﴾
وَإِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ أَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ ۫
سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۫ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ﴿٥٥﴾ إِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ أَحْبَبْتَ
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿٥٦﴾ وَقَالُوْا
إِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ أَرْضِنَا ۚ أَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ
حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى إِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ
أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۢ بَطِرَتْ
مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ إِلَّا قَلِيْلًا ۚ
وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿٥٨﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى
يَبْعَثَ فِيْٓ أُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰٓى
إِلَّا وَأَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَمَآ أُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّأَبْقٰى ۚ أَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٠﴾

ع ٥/٨ القصص

ع ٦/٩

پھر اگر کہنا نہ پورا کر سکیں یہ (اے نبی) جان لو، کرتے ہیں نفسی خواہشوں کی پیروی
اور (پھر) اُن سے زیادہ کون ہے گمرہ بھلا؟ جو خدا کی بے ہدایت، اپنی خواہش پر چلا
ظالموں کو تو ہدایت ہی نہیں دیتا خدا ؞

ع ٥/٨

ہم برابر لوگوں پر احکام ہیں بھیجا کیے تاکہ وہ اُن سے نصیحت لیں (بغیر انکار کیے) ؞
ہم نے جن کو دی ہے اس (قرآن) سے پہلے کتاب وہ یقیں کرتے ہیں اس پر (علم سے ہیں بہرہ یاب) ؞

نصف

اور جب ان کو سُنایا جاتا ہے قرآں (کہیں) تو وہ کہتے ہیں (یقیناً) اس پہ ہم لائے یقیں
یہ ہے برحق، اور ہمارے رب کا ہے بھیجا ہُوا ہم تو پہلے ہی سے اس کو مانتے تھے (برملا) ؞
ہیں یہی وُہ، اجر اپنا پائیں گے جو دوہرا کیونکہ یہ قائم رہے (اور صبر بھی پیہم کیا)
اور نیکی سے بدی کو دفع یہ کرتے رہے خرچ بھی کچھ کرتے رہتے ہیں ہمارے رزق سے ؞
جب کسی سے یہ نکمّی بات سُنتے ہیں کوئی کرتے ہیں اُس سے کنارہ، اور کہتے ہیں یہی
ہیں ہمارے جو عمل وہ ہیں ہمارے واسطے اور تمہارے جو عمل ہیں وہ تمہارے واسطے
(دُور ہی سے) ہم تمہیں کرتے ہیں (اے لوگو) سلام جاہلوں سے ہم جو اُلجھیں یہ نہیں ہے اپنا کام ؞
تم کسی کو (اے نبی) رستے پہ لا سکتے نہیں، راہ پر لائے خدا (ہاں) جس کو چاہے (بالیقیں)
اور ہدایت پانے والوں کو وہی ہے جانتا ؞ (اور دکھا دیتا ہے اُن کو صاف سیدھا راستا)
تم سے کہتے ہیں، جو تیرے ساتھ آئیں راہ پر کر دیئے جائیں ہم اپنے مُلک سے (فوراً) بدر
کیا حرم کی امن گہ میں ہم نے اُن کو دی نہ جا؟ جس میں میوہ کھنچ کے آتا ہے چلا ہر قسم کا
ہم نے روزی کی ہر اک چیز انکو اپنی سمت سے اکثر اُن میں (قدرِ نعمت کی) نہیں ہیں جانتے ؞
اور غارت ہم نے کر دیں کتنی ایسی بستیاں جن کو تھا اپنی معیشت پر غرور (بیکراں)
یہ انہیں لوگوں کے گھر ہیں جو نہ بعد اُن کے لیے ہاں مگر تھوڑے سے، (وہ بھی بعد صدہا سال کے)
اور آخر ہم ہی اُن کے وارث (و مالک) ہوئے ؞
اور تمہارا رب نہیں کرتا ہے غارت بستیاں بھیجدے جب تک نہ اپنا کوئی پیغمبر وہاں
جو سُنا دے آیتیں اُن کو ہماری (کھول کر) اور ہم غارت نہیں کرتے ہیں شہروں کو مگر
جب وہاں کے لوگ نافرماں ہوں اور بیدادگر ؞
لوگو جو کچھ بھی دیا ہے ہم نے تم کو (فضل سے) وہ حیاتِ دہر کی زینت ہے اور کچھ فائدے
اور جو ہے (اجر و ثواب) اللہ (برتر) کے یہاں وہ تو (ان سب سے) کہیں بہتر ہے اور ہے جاوداں
کیا سمجھتے تم نہیں اتنا بھی؟ (اے اہلِ جہاں) ؞

ع ٩

اَفَمَنۡ وَّعَدۡنٰهُ وَعۡدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيۡهِ كَمَنۡ مَّتَّعۡنٰهُ مَتَاعَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا
ثُمَّ هُوَ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ مِنَ الۡمُحۡضَرِيۡنَ ﴿۶۱﴾ وَيَوۡمَ يُنَادِيۡهِمۡ فَيَقُوۡلُ
اَيۡنَ شُرَكَآءِىَ الَّذِيۡنَ كُنۡتُمۡ تَزۡعُمُوۡنَ ﴿۶۲﴾ قَالَ الَّذِيۡنَ حَقَّ
عَلَيۡهِمُ الۡقَوۡلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيۡنَ اَغۡوَيۡنَا ۚ اَغۡوَيۡنٰهُمۡ كَمَا
غَوَيۡنَا ۚ تَبَرَّاۡنَاۤ اِلَيۡكَ مَا كَانُوۡۤا اِيَّانَا يَعۡبُدُوۡنَ ﴿۶۳﴾ وَقِيۡلَ ادۡعُوۡا
شُرَكَآءَكُمۡ فَدَعَوۡهُمۡ فَلَمۡ يَسۡتَجِيۡبُوۡا لَهُمۡ وَرَاَوُا الۡعَذَابَ ۚ
لَوۡ اَنَّهُمۡ كَانُوۡا يَهۡتَدُوۡنَ ﴿۶۴﴾ وَيَوۡمَ يُنَادِيۡهِمۡ فَيَقُوۡلُ مَاذَاۤ
اَجَبۡتُمُ الۡمُرۡسَلِيۡنَ ﴿۶۵﴾ فَعَمِيَتۡ عَلَيۡهِمُ الۡاَنۡۢبَآءُ يَوۡمَئِذٍ فَهُمۡ
لَا يَتَسَآءَلُوۡنَ ﴿۶۶﴾ فَاَمَّا مَنۡ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰٓى
اَنۡ يَّكُوۡنَ مِنَ الۡمُفۡلِحِيۡنَ ﴿۶۷﴾ وَرَبُّكَ يَخۡلُقُ مَا يَشَآءُ وَ
يَخۡتَارُ ؕ مَا كَانَ لَهُمُ الۡخِيَرَةُ ؕ سُبۡحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ﴿۶۸﴾
وَرَبُّكَ يَعۡلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوۡرُهُمۡ وَمَا يُعۡلِنُوۡنَ ﴿۶۹﴾ وَهُوَ اللّٰهُ
لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الۡحَمۡدُ فِى الۡاُوۡلٰى وَالۡاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُ الۡحُكۡمُ وَاِلَيۡهِ
تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۷۰﴾ قُلۡ اَرَءَيۡتُمۡ اِنۡ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيۡكُمُ الَّيۡلَ
سَرۡمَدًا اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ مَنۡ اِلٰهٌ غَيۡرُ اللّٰهِ يَاۡتِيۡكُمۡ
بِضِيَآءٍ ؕ اَفَلَا تَسۡمَعُوۡنَ ﴿۷۱﴾ قُلۡ اَرَءَيۡتُمۡ اِنۡ جَعَلَ اللّٰهُ
عَلَيۡكُمُ النَّهَارَ سَرۡمَدًا اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ مَنۡ اِلٰهٌ غَيۡرُ
اللّٰهِ يَاۡتِيۡكُمۡ بِلَيۡلٍ تَسۡكُنُوۡنَ فِيۡهِ ؕ اَفَلَا تُبۡصِرُوۡنَ ﴿۷۲﴾

کیا بھلا وہ شخص جس سے ہم نے وعدہ ہے کیا   اچھا وعدہ (خُلد کا) اور اُس کو وہ ہوگی عطا
ہے برابر اُس کے، جس کو فائدے ہم نے دیئے   (عارضی اور چند روزہ) اس حیاتِ دہر کے
اور روزِ حشر پھر حاضر ہو (پرسش کے لئے) ؟

اور بُلا کر مشرکوں کو پُوچھے گا جس دن خدا   وہ کہاں ہیں، جن کو تم ساتھی سمجھتے تھے مرا؟
(جب وہ آئیں گے) تو جن پر جُرم ثابت ہو چکا   یوں کہیں گے، یا الٰہی ہیں یہی وہ (پُرخطا)
جن کو بہکایا تھا ہم نے (ہے مگر یہ واقعا)   جیسے ہم تھے، ویسے ہی گمراہ اِن کو بھی کیا،
دست بردار ان سے ہم ہوتے ہیں تیرے سامنے   (فی الحقیقت یہ پُجاری) پُوجتے ہم کو نہ تھے
پھر کہا جائیگا، تو اپنے شریکوں کو بُلا،   جب بُلائیں گے، نہ دیں گے وہ جواب اُنکو (ذرا)
اور (یہ مشرک) دیکھ لیں گے (اپنی آنکھوں سے) عذاب   (کاش یہ گمرہ نہ ہوتے) کاش ہوتے راہ یاب
اور بلا کر کافروں کو پُوچھے گا جس دن خدا،   تم نے کیا پیغمبروں کو تھا جواب (اپنا) دیا؟
تو اُنہیں اُس روز بات (اچھی) نہ سوجھے گی کوئی   اور نہ ہوگی (اختیاری) پُوچھ گچھ آپس کی بھی
جس نے کی توبہ، اور ایماں لایا، کام اچھے کیئے   یہ توقع ہے کہ (بالآخر) نجات اُسکو ملے
لوگ جیسے چاہتا ہے کرتا ہے پیدا خُدا   چاہتا ہے جس کو چُن لیتا ہے اُسکو (برملا)
اور نہیں ہے ہاتھ میں اِن لوگوں کے یہ انتخاب   شرک سے اِن کے ہے بالاتر خدا (ئے مستطاب)
پاک ہے ذات اُس کی (وہ ہے لاشریک و لاجواب)

(اے پیمبر) ہے تمہارا رب (بخوبی) جانتا   کرتے ہیں جو ظاہرا، اور دل میں جو کچھ ہی چھپا
ہے وہی اللہ، سوا اُس کے نہیں کوئی خدا   اُس کی ہی تعریف ہے، دنیا میں کیا، عقبیٰ میں کیا
ہے حکومت بھی اُسی کی (وہ ہے ربِّ بحر و بر)   ہے اُسی کی سمت تم لوگوں کو جانا لوٹ کر
(اے پیمبر) یہ کہو اِن سے کہ دیکھو تو سہی   رات ہی رکھے قیامت تک اگر وہ دائمی
تو بجز اللہ، کیا ہے دُوسرا کوئی خُدا   جو کہیں سے تم کو لا دے روشنی (نور و ضیا)؟
کیا نہیں سُنتے (سمجھ کی بات) تم (بہرے ہو کیا)؟

(اے پیمبر) یہ کہو اِن سے کہ دیکھو تو سہی   دن (ہی دن) رکھے قیامت تک اگر وہ دائمی
تو بجز اللہ، کیا ہے دُوسرا کوئی خدا   رات لے آئے کہ تم آرام پاؤ (رات کا)؟
کیا نہیں (یہ نعمتیں) تم دیکھتے (اندھے ہو کیا)؟

وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا
مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ
اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۷۴﴾ وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ
اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْٓا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ
وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ
قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ
لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِي الْقُوَّةِ اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ
اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ﴿۷۶﴾ وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ
وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ
اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۷۷﴾
قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ ۭ اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ
اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّ
اَكْثَرُ جَمْعًا ۭ وَلَا يُسْـَٔلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۷۸﴾ فَخَرَجَ
عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ ۭ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا
يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ قَارُوْنُ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿۷۹﴾ وَقَالَ
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا
وَلَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ﴿۸۰﴾ فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ فَمَا كَانَ لَهٗ
مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ﴿۸۱﴾

رات دن اُس نے بنائے ہیں تمہارے واسطے ۔۔۔ فضل سے اپنے کہ تا آرام بھی تم کو ملے،
اور (اپنا رزق) اُس کا فضل ڈھونڈو (مومنو) ۔۔۔ تاکہ لوگو شکر اُس کا (رات دن) کرتے رہو،
اور بُلا کر (مشرکوں کو) پُوچھے گا جس دن خدا ۔۔۔ وہ کہاں ہیں، تم جنھیں ساتھی سمجھتے تھے مرا؟
ہم ہر اک اُمّت میں سے کرلیں گے اک شاہد[1] جدا ۔۔۔ پھر کہیں گے، ہو سند کوئی تو لاؤ (برملا)
پھر وہ جانیں گے کہ سچی بات ہے اللہ کی ۔۔۔ اِفترا پردازی اُن کی رائیگاں ہو جائے گی؛

قارون کا حال

قومِ موسیٰؑ ہی میں سے (اک شخص) تھا قارون (بھی) ۔۔۔ اور اپنی قوم سے کرنے لگا وہ سرکشی
اور ہم نے اُس کو تھے اتنے خزانے دے رکھے ۔۔۔ کُنجیاں جس کی اُٹھانے سے قوی تھک جاتے تھے
قوم والوں نے کہا اُس سے نہ اِترا (اس قدر) ۔۔۔ ناپسند اِترانے والوں کو ہے کرتا دادگر؛
(سازوساماں) یہ جو ہے اللہ نے تجھ کو دے رکھا ۔۔۔ اُس کو زادِ آخرت اپنا بنا (نیکی کما)
تیرا دُنیا میں جو حصّہ ہے، نہ بھول اُسکو[2] (کبھی) ۔۔۔ کر بھلائی، جیسے خالق نے بھلائی تجھ سے کی
اور نہ پھیلا ملک میں جھگڑے (نہ کر فتنے بپا) ۔۔۔ جو فسادی ہیں، پسند اُن کو نہیں کرتا خدا؛
بولا (قارون) مال یہ اپنے ہنر سے ہے ملا ۔۔۔ کیا نہ (قارون کو ابھی تک) علم تھا اِس بات کا؟
اِس سے پہلے (آنے والی) اُمّتوں میں سے خدا ۔۔۔ ایسے لوگوں کو ہے (بالتحقیق) غارت کرچکا
جن میں تھا اس سے زیادہ زور اور دولت سوا ۔۔۔ جُرم والوں سے نہ پوچھی جائے گی اُن کی خطا[3]؛
پیشِ قوم (اِک روز جب) قارون نکلا ٹھاٹھ سے ۔۔۔ تھے جو طالب زندگیِ دہر کے، کہنے لگے
جو ہے قارون کو ملا، اے کاش ہم کو بھی ملے ۔۔۔ ہے وہ بیشک اِک بڑی تقدیر والا (دیکھئے)؛
اور وہ بولے جنھیں تھی علم کی دولت ملی ۔۔۔ ہائے کم بختو (نہیں معلوم کیا یہ بات بھی)
لایا جو ایمان، اور جس نے عمل اچھے کیئے ۔۔۔ اجرِ رب بہتر ہے (اِسکے مال سے) اُن کے لیئے

اور وہ ملتا ہے اُن کو جو کہ ہیں صابر بڑے[4]؛

پھر دھنسا مارا زمیں میں ہم نے اُس کو (برملا) ۔۔۔ اور اُس کے گھر کو بھی، اور پھر خدا کے ماسوا
جو مدد دیتی اُسے، ایسی جماعت ہی نہ تھی ۔۔۔ اور نہ وہ اپنی مدد خود کرسکا (چھُٹی ہوئی)؛

[1] یعنی اس اُمّت کے پیغمبر کو بطور شاہد لے لیں گے

[2] دنیوی حصّہ یہی ہے کہ اچھی طرح کھا لو، اچھا پہن لو اور پھر خدا کی راہ میں خیرات کرتے رہو۔

[3] یعنی قیامت کے دن گناہگاروں کی حجتیں خدا کے سامنے کام نہ دیں گی

[4] یعنی جو مال و دولت کی کمی پر صبر و شکر کرتے ہیں۔

وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ
اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ۚ
لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ۭ وَيْكَاَنَّهٗ لَا
يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٢﴾ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ
لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۭ وَالْعَاقِبَةُ
لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٨٣﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ
جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ
اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٨٤﴾ اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ
الْقُرْاٰنَ لَرَاۗدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ۭ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ
بِالْهُدٰى وَمَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٨٥﴾ وَمَا كُنْتَ
تَرْجُوْٓا اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا
تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ
اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٨٧﴾
وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۣ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ
اِلَّا وَجْهَهٗ ۭ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٨٨﴾

سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ﴿١﴾ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ﴿٢﴾

(شام کو) جو لوگ اُس کے رُتبے کے تھے حسرتی صبح وہ کہنے لگے، ہیہات (اللہ غنی!)
جِس کی روزی چاہتا ہے اپنے بندوں میں خدا اُس کی روزی کھول دیتا ہے (یہ ہے اُسکی عطا)
اور روزی چاہتا ہے جِس کی کر دیتا ہے تنگ اور خدا ہم پر اگر احساں نہ کرتا (بے درنگ)
تو دھنسا دیتا ہمیں بھی، اے خرابی! (دیکھنا) جو ہیں ناشکرے کبھی ہوتا نہیں اُن کا بھلا ؀
آخرت کا گھر تو ہے مخصوص انھیں کے واسطے جو فسادی ہیں، نہ دُنیا میں ہیں عظمت چاہتے
اور بخیر انجام ہے پرہیزگاروں کے لیئے ؀
نیکیاں جو لائے گا، بہتر صلہ وہ پائے گا بد عمل جو ہیں مِلے گی ان کو ویسی ہی سزا
جیسا وہ کرتے رہے (دنیا میں' یہ ہے فیصلا) ؀
جِس نے تم پر فرض کی تعمیلِ قرآں، وہ خدا پھر تمہیں لوٹا کے پہلی ہی جگہ لے جائے گا[1]
(اے پیمبر) ان سے کہہ دو میرا رب ہے جانتا کون لایا ہے ہدایت، کون ہے گمرہ کھُلا؟
(اے پیمبر) تم کو تو (ہرگز) توقع یہ نہ تھی (یہ) کِتاب (ایزدی) تم پر اُتاری جائے گی
یہ تمہارے رب کی تم پر مہربانی تھی بڑی پس طرفداری نہ کرنا تم (کبھی) کفّار کی ؀
روک دیں اللہ کے حکموں سے وہ' ایسا نہ ہو تم پہ نازل ہو چکے ہیں' جانبِ خالق سے جو
اپنے رب کی سمت لوگوں کو بُلاتے جاؤ (بس) شِرک کرنے والوں میں شامل نہ ہونا (یک نفس) ؀
اور پکارو ماسوائے رب نہ تم ربّ دُوسرا (کیونکہ) معبود اور کوئی بھی نہیں اُس کے سِوا،
سب فنا ہو جانے والے ہیں بجز ذاتِ خدا سلطنت اُسکی ہے اور اُس کی طرف ہے لوٹنا ؀

[1] یہ بشارت فتح مکہ کی ہے۔

ع ۸ / ۱۱

ع ۹ / ۱۲ ثلث

(۲۹) سُورۂ عنکبوت

(یہ سورۃ مکّہ معظمہ میں نازل ہوئی اسمیں ۶۹ آیتیں اور سات رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ بیاں
جو بڑا ہی رحم والا ہے' نہایت مہرباں ؀

الٓمٓ[2] کیا سمجھ رکھا ہے لوگوں نے کہ یہ چھُٹ جائیں گے صِرف یہ کہہ کر کہ ہم ایمان ہیں لائے ہوئے
اور نہ اُن کو آزمایا جائیگا (ہر طور سے) ؀ ؟

[2] اسکی تشریح پہلے آ چکی ہے

وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا
وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ۝۳ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ
اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ۭ سَاۗءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝۴ مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاۗءَ اللّٰهِ فَاِنَّ
اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ۭ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۵ وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا
يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝۶ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ
اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۷ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ
حُسْنًا ۭ وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا
تُطِعْهُمَا ۭ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۸ وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصّٰلِحِيْنَ ۝۹
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ
جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ۭ وَلَىِٕنْ جَاۗءَ نَصْرٌ
مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ۭ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ
صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۰ وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ
الْمُنٰفِقِيْنَ ۝۱۱ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا
سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ۭ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ
مِّنْ شَيْءٍ ۭ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝۱۲ وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا
مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ۡ وَلَيُسْـَٔلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝۱۳ ع

ع ۱ ۱۲

اِن سے اگلوں کو بھی (پہلے) آزمایا ہم نے تھا — جھوٹے سچے لوگوں کو معلوم کر لے گا خُدا؛
ہم سے بچ جائیں گے، ہیں سمجھے ہوئے بدکار کیا؟ — کیا بُرا کرتے ہیں یہ لوگ (اپنے اُوپر) فیصلا؛
جس کو ہو (عقبیٰ میں) مِلنے کی اُمید اللہ سے — وقتِ موعودِ خُدا آنے کو ہے (وہ سُن رکھے)
سب کی سُنتا ہے خدا، سبؐ کچھ ہے وہ جانے ہوئے ؛

جو کوئی کرتا ہے کچھ محنت خُدا کے واسطے — تو وہ محنت کرتا ہے (دراصل) اپنے ہی لیئے
بے نیاز اللہ سے دُنیا (کی ہر مخلوق) سے ؛

لائے جو ایمان، اچھّے کام بھی کرتے رہے — دُور کر دیں گے گُنہ ہم اُن کے (جو کچھ ہیں کیئے)
دیں گے ہم بہتر سے بہتر اجر اُن کے کام کے ؛

ہم نے ہر انسان کو ہے حکم تاکیدؐی دیا — کرنے کو ماں باپ سے برتاؤ اچھّا (برملا)
(اور سمجھایا) اگر ماں باپ درپے ہوں ترے — (اور کہیں) تو بے سند ساتھی خدا کا مان لے
تو (کبھی اِس باب میں) کہنا نہ اُن کا ماننا — لَوٹنا تم سب کو ہے میری طرف ہی (برملا)
ہم بتا دیں گے تمہیں، جو کچھ بھی تم نے تھا کیا ؛

لائے جو ایمان، جنھوں نے کام بھی اچھّے کیئے — نیک بندوں میں انھیں لیں گے ہم اپنے (فضل سے)
بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو (مُنہ سے) کہہ دیتے ہیں ہم — لائے ہیں ایماں خدا پر، پھر جب اُن کو (بیش و کم)
ہوتی ہے راہِ خدا میں (دفعتاً) زحمت کوئی — لوگوں کی ایذا دہی کو دیتے ہیں وہ ہمسریؐ
قہر سے اللہ کے، (ہے یہ جہالت کی سند) — اور تمہارے رب کی آ پہنچے اگر اِن کو مدد
تو کہیں، ہم تو تمہارے ساتھ ہیں (اے مومنیں) — سینۂ اہلِ جہاں میں ہے جو کچھ بھی (جاگزیں)
کیا خدا اُس سے بخوبی واقف و آگہ نہیں؟

لائے جو ایماں، اُنھیں معلوم کر لے گا خدا — جو منافق ہیں اُنھیں بھی جان لے گا (برملا)؛
مومنوں سے کہتے ہیں کافر، ہماری راہ پر — تم چلو، ہم سب گُنہ لیں گے تمہارے اپنے سر
اور گُنہ اُن کے ذرا بھی وہ اُٹھا سکتے نہیں — وہ تو جھوٹے ہیں (غلط ہے قول اُن کا) بالیقیں؛
بوجھ اُٹھائیں گے وہ اپنے بوجھ کے ساتھ اور بھیؐ — اور ہوگی اُن سے پرسش حشر کے دن (لازمی)
جھوٹی باتوں کی (بناتے تھے جو یہ دل سے کبھی)؛

ؐ یعنی ایک تو اپنے گناہوں کا بوجھ دوسرا لوگوں کو بہکانے اور ورغلانے کا بوجھ

ع ۱۳ / ۱
۱۳

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ؕ فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَاۤ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۵﴾ وَاِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۸﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۱۹﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۚ ﴿۲۰﴾ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ ؗ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۲۲﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَلِقَآئِهٖۤ اُولٰٓئِكَ يَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِىْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۳﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۴﴾

ہم نے بھیجا نوحؑ کو بھی، نوحؑ کی اُمت کے پاس ‎ ‎ اُن میں رہتے اُن کو گزرے (جب) برس نو سو پچاس
پھر اُنہیں طوفاں نے گھیرا، تھے وہ ظالم (ناسپاس) ؁

پھر بچایا اُن کو، اور اُن کو بھی جو کشتی میں تھے ‎ ‎ اور کیا اس قصّے کو عبرت زمانے کے لیئے ؁

اور ابراہیمؑ نے، جب قوم سے اپنی کہا ‎ ‎ بندگی رب کی کرو، ڈرتے رہو اُس سے (سدا)
یہ تمہارے حق میں بہتر ہے، جو ہو راز آشنا ؁

تم بتوں کو پوجتے ہو ربِّ (واحد) کے سوا ‎ ‎ جھوٹی باتیں خود ہی اپنے دل سے لیتے ہو بنا
بالیقیں تم ماسوائے رب جنھیں ہو پوجتے ‎ ‎ وہ نہیں مختار (ذرّہ بھر) تمھارے رزق کے
اس لیئے اللہ سے روزی طلب اپنی کرو ‎ ‎ شکر بھی اس کا بجالاؤ، عبادت بھی کرو
لوٹ کر تم کو اُسی کی سمت جانا ہے (سنو) ؁

اور اگر تم (لعدازیں اللہ کو) جھٹلاؤ گے ‎ ‎ تم سے پہلے بھی بہت فرقے اُسے جھٹلا چکے
اور پیغمبر کے ذمّے تو یہی ہے (سربسر) ‎ ‎ وہ خدا کا حکم پہنچا دے (جہاں کو) کھول کر ؁
کیا نہیں یہ دیکھتے، کرتا ہے پیدا وہ خدا ‎ ‎ کس طرح مخلوق کو، اور پھر اُسے دُہرائے گا[ل]
بالیقیں یہ کام خالق کے لیئے ہے سہل (سا) ؁

(اے پیمبر) اِن سے کہدو، سیر دنیا کی کرو ‎ ‎ کس طرح آغازِ پیدائش کیا، خود دیکھ لو
اور اٹھائے گا اُنہیں اللہ پھر بارِ دگر ‎ ‎ بالیقیں اللہ کو قدرت ہے ہر اک چیز پر ؁
جس پہ چاہے رحم کر دے جس کو چاہے دے سزا ‎ ‎ اور اُسی کی سمت تم سب کو ہے (اک دن) لوٹنا ؁
تم (خدا کو اِس) زمین و آسماں میں (مکر سے) ‎ ‎ کر نہیں سکتے ہو عاجز، اور سوا اللہ کے
کون حامی و معاون ہے تمہارے واسطے ؁

اور جو منکر ہوئے اللہ کی آیات سے ‎ ‎ اور پھر اُس کی حضوری سے بھی منکر ہو گئے
وہ ہیں نا امید رحمت سے ہماری (بالیقیں) ‎ ‎ دردناک اُن کے لیئے ہے اک عذاب (بدتریں)
(قومِ ابراہیمؑ میں) پھر کچھ جواب اِس کا نہ تھا ‎ ‎ ماسوا اس کے کہ وہ کہنے لگے (ہو کر خفا)
قتل کر دو یا جلا دو اس کو (ایسا ہی ہوا) ‎ ‎ آگ سے پھر دی نجات اُن کو خدا نے (برملا)
بیشک آثارِ (الٰہی) اس میں ہیں اُن کے لیئے ‎ ‎ لائے جو ایمان (بہرہ مند ہیں ایقان سے) ؁

[ل] یعنی پیدا کر کے مارے گا اور پھر از سرِ نو پیدا کرے گا

ع ۹ ۲ ۱۴

وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِى
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ
بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۚ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٢٥﴾ فَاٰمَنَ
لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّىْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّىْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٢٦﴾
وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِىْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ
وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِى الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ
الصّٰلِحِيْنَ ﴿٢٧﴾ وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ۫
مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٨﴾ اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ
الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ۙ۬ وَتَاْتُوْنَ فِىْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ؕ
فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ
كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٢٩﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِىْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٣٠﴾ ع
وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى ۙ قَالُوْۤا اِنَّا مُهْلِكُوْۤا
اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿٣١﴾ ۖ قَالَ اِنَّ
فِيْهَا لُوْطًا ؕ قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا ۫ لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَاَهْلَهٗۤ
اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٣٢﴾ وَلَمَّاۤ اَنْ جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا
سِىْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ ۫ اِنَّا مُنَجُّوْكَ
وَاَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٣٣﴾ اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰۤى
اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿٣٤﴾

وقف لازم

(قوم کے لوگوں سے ابراہیمؑ نے یہ بھی) کہا
پُوجتے ہو تم جو اِن اصنام کو حق کے سوا
ہے حیاتِ دُنیوی کی دوستی اس کا سبب
حشر کے دِن تم مُکر جاؤ گے (دیکھو سب کے سب)
(یعنی اُس دن) ایک منکر ایک کا ہو جائے گا
ایک پر بھیجے گا لعنت ایک (باہم دیکھنا)
اور دوزخ ہوگا، تم سبؔ کا ٹھکانہ آخری
اور معاون بھی تمھارا ہو نہیں سکتا کوئی ؂
لوطؑ[1] صرف ایمان لائے اس پہ، اور کہنے لگے
چھوڑتا ہوں میں وطن، اللہ (برتر) کے لیے
ہے زبردست اور ذی حکمت وہی (جو کچھ کرے) ؂

ہم نے ابراہیمؑ کو اسحٰقؑ (سا بیٹا) دیا،
اور (پھر) یعقوبؑ (سا پوتا) عنایت کر دیا
جاری رکھی نسل میں اُنکی رسالت اور کتاب
اور دیا دنیا میں ابراہیمؑ کو اجر و ثواب
نیک بندوں میں وہ ہونگے بالیقیں روزِ حساب ؂

اور بھیجا لوطؑ کو، تو قوم سے اپنی کہا
بے حیائی کا تم ایسا کام کرتے ہو (بھلا)
تم سے پہلے جو کسی نے بھی نہ دُنیا میں کیا ؂
(عورتوں کو چھوڑ کر) لڑکوں پہ تم گرتے ہو کیا!
قطع کرتے ہو طریق (النسل کرتے ہو بُرا)
اور اپنی مجلسوں میں کرتے ہو کارِ خراب
پھر نہ تھا اُس قوم کے پاس اِس کا کوئی بھی جواب
ماسوا اِس کے، کہ تم (اے لوطؑ) سچّے ہو اگر
تو عذاب اللہ کا نازل کرو (اِس قوم پر) ؂
(لوطؑ نے یہ سُن کے) کی (اللہ سے اپنے) دُعا
اِن شریروں کے مقابل دے مدد مجھ کو خدا ؂
اور فرشتے جب ہمارے، پاس ابراہیمؑ کے
آئے، مژدہ (اُن کو بیٹے کا) سنانے کے لیے
بولے ہے اِس بستی والوں کو ہمیں کرنا ہلاک
اس کے باشندے ہیں بیشک ظالم (اور بے شرم و باک) ؂
بولے (ابراہیمؑ) اُس بستی میں تو ہے لوطؑ بھی
(تو فرشتے) بولے، ہاں اُس کی ہے ہم کو آگہی
ہم بچا لیں گے اُنہیں، اور اُن کے گھر والوں کو بھی
اُس کی عورت رہنے والوں میں فقط رہ جائے گی ؂
جب ہمارے یہ فرشتے لوطؑ کے پاس آ گئے
لوطؑ اُن کے آنے سے دل تنگ اور ناخوش ہوئے
(اِن) فرشتوں نے کہا، تم کچھ نہ خوف و غم کرو
ہم بچا لیں گے تمھیں، اور نیز اس گھر والوں کو
اک تمھاری بیوی ہی رہ جائے گی پیچھے (سنو) ؂
لوگ اِس بستی کے نافرمان و سرکش ہیں (بڑے)
بستی والوں پر اُتاریں گے ہم آفت چرخ سے ؂

ع ۸
۱۵

[1] حضرت لوطؑ حضرتِ ابراہیمؑ کے بھتیجے تھے۔ وہ بابل سے ہجرت کر کے شام میں آ گئے۔

وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَآ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَاِلٰى مَدْيَنَ
اَخَاهُمْ شُعَيْبًا فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ
وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۳۶﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ
الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِىْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۳۷﴾ وَعَادًا وَّثَمُوْدَا۟
وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ
اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ﴿۳۸﴾
وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى
بِالْبَيِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ ﴿۳۹﴾
فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا
وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا
بِهِ الْاَرْضَ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ
وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۴۰﴾ مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ اِتَّخَذَتْ
بَيْتًا وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ لَوْ كَانُوْا
يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ
وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۴۲﴾ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ
وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
بِالْحَقِّ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۴﴾

(پس فرشتوں نے اُلٹ کر بستیوں کو رکھ دیا)   اک نمایاں نقشِ عبرت ہم نے چھوڑا (برملا)

واسطے اُن کے جو فہم و عقل سے ہیں آشنا ؛

قومِ مدین کی طرف (آئے) شعیبؑ اُن کے اخی   بولے اپنی قوم سے، رب کی کرو تم بندگی

آخرت کے دن کی بھی امید رکھو (اور یاد)   اور نہ پھیلاتے پھرو (سطحِ) زمیں پر تم فساد ؛

اُس کو جھٹلایا، تو اُن کو زلزلے نے آ لیا   صبح سب اوندھے پڑے تھے اپنے گھر میں (نارسا) ؛

(ہم نے پھر) قومِ ثمود و عاد کو غارت کیا   اُن کے گھر اُجڑے ہوئے تم دیکھتے ہو (جابجا)

اور اعمال اُن کے شیطاں نے مزیّن کر دیئے   اور اُس نے باز رکھا اُس کو راہِ (راست) سے

گو کہ وہ (اپنے خیالوں میں) بڑے ہشیار تھے ؛

پھر (فنا) قارون و فرعون اور ہاماں (بھی ہوئے)   آئے موسیٰؑ لے کر اُن کے پاس واضح معجزے

(پھر بھی از راہِ تکبّر) مُلک میں اکڑے پھرے   ہم سے تاہم جیت جانے والے وہ ہرگز نہ تھے ؛

سب کو (پاداشِ) گنہ میں ہم نے پکڑا (ایک بار)   پھر کسی پر ہم نے بھیجی اِک ہوائے سنگ بار

اور کسی کو آ دبایا زور کی چنگھاڑ نے   اور دھنسا مارا کسی کو (اس) زمیں میں (قہر سے)

اور اُن میں سے کسی کو غرق ہم نے کر دیا   اِن پہ ظلم (ناروا) کرتا، خدا ایسا نہ تھا

اپنے اُوپر ظلم خود کرتے تھے یہ (اہلِ جفا) ؛

اوروں کو ٹھہرائیں جو حامی، خدا کو چھوڑ کر   مکڑی کی سی ہے مثال اُن کی، بنایا جس نے گھر

اور گھروں میں سب سے ہے کمزور مکڑی ہی کا گھر   (وہ سمجھ لیتے ضرور) اُن میں سمجھ ہوتی اگر ؛

یہ پکارا کرتے ہیں جس جس کو خالق کے سوا   ہو وہ کوئی چیز، اُس سے خوب واقف ہے خدا

وہ زبردست اور ذی حکمت ہے (اسمیں شک ہے کیا) ؛

یہ مثالیں ہم بیاں کرتے ہیں لوگوں کے لیئے   وہ سمجھتے ہیں انہیں جو بہرہ ور ہیں علم سے ؛

یہ زمین و آسماں پیدا کیئے اللہ نے،   (مصلحت کے ساتھ) جیسا پیدا کرنا چاہیئے،

اس میں ہیں آثارِ (قدرت) مومنوں کے واسطے ؛

ع ۴ ۱۴ ۱۶

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ
الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ
وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَا تُجَادِلُوْۤا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا
بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ۖۗ اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا
بِالَّذِیْۤ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَاُنْزِلَ اِلَیْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ
وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ ؕ
فَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَمِنْ هٰۤؤُلَآءِ مَنْ
یُّؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَمَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا كُنْتَ
تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِیَمِیْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ
الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۸﴾ بَلْ هُوَ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ اُوْتُوا
الْعِلْمَ ؕ وَمَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَقَالُوْا لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَیْهِ
اٰیٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ
مُّبِیْنٌ ﴿۵۰﴾ اَوَلَمْ یَكْفِهِمْ اَنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ یُتْلٰی عَلَیْهِمْ ؕ
اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰی لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾ قُلْ كَفٰی
بِاللّٰهِ بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ شَهِیْدًا ۚ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَیَسْتَعْجِلُوْنَكَ
بِالْعَذَابِ ؕ وَلَوْلَاۤ اَجَلٌ مُّسَمًّی لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُ ؕ وَلَیَاْتِیَنَّهُمْ بَغْتَةً
وَّهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۵۳﴾ یَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِیْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِیْنَ ﴿۵۴﴾

جو کتاب اتری ہے تم پر (اے رسولِ پاکباز) تم کرو اس کی تلاوت اور رکھو قائم نماز
بے حیائی اور بری باتوں سے یہ ہے روکتی اور اک یادِ خدا ہی، چیز ہے سب سے بڑی
تم جو کچھ کرتے ہو اُس کی ہے خدا کو آگہی ؁

اور جو ہیں اہلِ کتاب اُن سے نہ تم جھگڑا کرو ہاں مگر اُس طور پر جو بہتر و شائستہ ہو
اور ان میں سے جنھوں نے ظلم ہے تم پر کیا (دو جواب اُن کو اگر ترکی بہ ترکی ہے روا)
اور کہو (قرآن میں) ہم پر جو ہے نازل ہوا اور جو نازل ہوئیں تم پر کتابیں (برملا)
ہم تو سب کو مانتے ہیں (شک نہیں اس میں ذرا) اور ہمارا اور تمھارا ایک ہی تو ہے خدا
ہم اسی کے حکم پر چلتے ہیں (بے چون و چرا) ؁

(جس طرح اگلے رسولوں پر صحیفے آئے تھے) ویسے ہی ہم نے اُتارا تم پہ قرآں (عرش سے)
مانتے ہیں وہ اُسے، ہم نے جنھیں دی ہے کتاب بعض (مکّے والے بھی) رکھتے ہیں ایماں (بے حجاب)
منکروں کو ہی ہماری باتوں سے ہے اجتناب ؁

اس سے پہلے (تو) نہ پڑھ سکتے تھے کوئی کتاب اور نہ اپنے ہاتھ سے لکھنے میں تھے تم کامیاب
ایسا ہوتا تو یہ جھوٹے شک میں پڑتے (بے حساب[1])

بلکہ اُن سب کے عقائد میں، سمجھ دی ہے جنھیں صاف اور واضح ہیں (اس قرآن کی سب) آیتیں
جو ہیں بے انصاف وہ منکر ہیں ان سے (اصل میں) ؁

کہتے ہیں اِس شخص پر اُترے نہیں کیوں معجزے؟ اس کے ربّ کی سمت سے، (ایمان لانے کے لیے)
اِن سے کہدو معجزوں پر ہے خدا کا اختیار ڈر سنانے والا میں تو ہوں، عیاں و آشکار ؁
(معجزہ) کافی نہیں ہے کیا یہ اِن کے واسطے؟ تم پہ ہم نے کی ہے نازل یہ کتاب (اِس شان سے)
جو سنائی جاتی ہے پڑھ کر انھیں (آواز سے) اس میں بیشک ہے نصیحت اور رحمت (دیکھیے)
لوگ جو ایمان لے آئے ہیں اُن کے واسطے ؁

ع ۵ ۱

کہدو فی مابین ہے اِک شاہدِ کافی خدا، ہے جو کچھ ارض و سما میں، وہ ہے سبکو جانتا
جھوٹ پر لا کر یقیں، منکرِ خدا کے جو ہوئے وہ زیاں کاروں میں ہیں (نقصان آخر پائیں گے)
(اے پیمبر) تم سے جلدی مانگتے ہیں یہ عذاب گر نہ ہوتا اک مقرر وعدہ (قہر و عتاب)
تو کبھی کا اُن پہ آ جاتا عذابِ (ایزدی) اور وہ آکر رہے گا دفعتاً (یکبارگی)
اور انہیں اس کی خبر بھی تو نہ ہوگی (واقعی)
ہیں بعجلت تم سے یہ طالب عذابِ (حشر) کے ہے جہنم بالیقیں کفار کو گھیرے ہوئے ؁

---

[1] یعنی خُدا نے اپنے آخری رسول کو اُمّی رکھا تو اس میں یہی مصلحت تھی کہ اگر پڑھے لکھے ہوتے تو کفار شبہ کرتے کہ پہلی کتابوں میں پڑھ پڑھا کر یہ دوسری نئی کتاب تیار کر لی ہے۔

يَوْمَ يَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا
مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۵﴾ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ
فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۷﴾
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۵۸﴾ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا
وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللّٰهُ يَرْزُقُهَا
وَاِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۰﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَللّٰهُ
يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ
عَلِيْمٌ ﴿۶۲﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ
مِنْ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۶۳﴾
وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ
الْحَيَوَانُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۴﴾ فَاِذَا رَكِبُوْا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ
لَهُ الدِّيْنَ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۵﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ
وَلِيَتَمَتَّعُوْا فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّ
يُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ
يَكْفُرُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ
بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۸﴾

جس دن اِن کو گھیر لے گا قہرِ (رب) سر پاؤں سے — اور کہے گا ان سے اب چکھّو مزے اعمال کے ؛

اے مرے بندو، جو مجھ پر لائے ہو ایماں (سنو) — ہے زمیں میری کشادہ ، بندگی میری کرو ؛

موت کا چکھے گا (اک دن) ذائقہ ہر جاندار ، — پھر ہماری ہی طرف لوٹو گے تم (انجام کار) ؛

لائے جو ایمان اور پھر کام بھی اچھے کئے — بالاخانوں میں جگہ دیں گے انھیں ہم خُلد کے

جن میں نہریں بہہ رہی ہوں گی (نہایت خوشگوار) — اور پھر ان میں ہمیشہ وہ رہیں گے (کامگار)

کیا ہی اچھا اجر ہے اُن کا جو نیک اعمال تھے ؛ — تھا بھروسہ جن کا رب پر، صبر بھی کرتے رہے ؛

اور (اس دنیا میں ہیں ایسے) بہت سے جانور — رزق اپنا جو نہیں پھرتے ہیں لادے پیٹھ پر

اُن کو بھی دیتا ہے روزی اور تم کو بھی خدا — (سب کی) سُنتا ہے وہی (سب کچھ) وہی ہے جانتا ؛

(اے پیمبر اہلِ مکّہ سے) جو تم پوچھو، بھلا — آسمانوں اور زمیں کو کس نے ہے پیدا کیا ؛

اور کس نے چاند سورج کو ہے بس میں کر لیا ؛ — تو یہ کہہ دیں گے خدا نے ' (ان سے پھر پوچھو ذرا)

یہ کدھر بہکے چلے جاتے ہیں ؟ (ان کو کیا ہوا ؟) ؛

رزق دیتا ہے فراخی سے جسے ہے چاہتا — جس کی روزی چاہتا ہے تنگ کرتا ہے خدا ،

بالیقیں اللہ ہے ہر چیز کا راز آشنا ؛

(اے پیمبر) اور اِن لوگوں سے تم پوچھو اگر — آسماں سے کون برساتا ہے پانی (خاک پر) ؟

(اس) زمینِ مُردہ کو پھر کون دیتا ہے جِلا ؛ — تو جواب اِس کا یہی البتّہ دیں گے وہ "خدا"

تم کہو (ہاں، خوبیاں ساری ہیں شایانِ خدا — لیکن اکثر ناسمجھ ہیں (اور ہیں ناآشنا) ؛

صرف ہے کھیل اور تماشا (اس) جہاں کی زندگی — آخرت کی زندگی ہی زندگی ہے واقعی ،

کاش اِن لوگوں کو ہوتی (اصلیت سے) آگہی ؛

کشتی میں چڑھتے ہیں تو اللہ کو کرتے ہیں یاد — اُس پہ یہ اپنے خلوصِ دل سے کر کے اعتقاد

پھر جو وہ خشکی کی جانب اِن کو لاتا ہے بچا — شرک کرنے لگتے ہیں فوراً ہی یہ (شرک آشنا) ؛

تا کہ ہم نے اُن کو کی ہیں مرحمت جو نعمتیں — اُن کی ناشکری کریں ، اور فائدے پاتے رہیں

آگے چل کر (حال) ہو جائے گا سب معلوم انھیں ؛

کیا نہیں یہ دیکھتے ، ہم نے حرم کو امن گاہ — کر دیا ہے ' اور چلے آتے ہیں (لینے کو پناہ)

لوگ اُن کے آس پاس اور اُن کے ہی ماحول سے ؟ — پھر یہ کیا باطل پہ رکھتے ہیں یقیں ؟ (حق چھوڑ کے)

کرتے ہیں کفرانِ رب کی نعمتوں کا (مسخرے) ؟ ؛

ع ۶ ۲

اور ہے اُس سے زیادہ اور ظالم کون سا
جو خدا پر باندھے بہتان (اور لگائے افترا) ؛
یا جب (امرِ) حق اُسے پہنچے تو جھٹلانے لگے
کیا نہیں دوزخ ٹھکانہ کافروں کے واسطے ؟

وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٦٩﴾

سُورَةُ الرُّومِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتُّونَ آيَةً وَسِتُّ رُكُوعَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

الٓمٓ ﴿١﴾ غُلِبَتِ الرُّومُ ﴿٢﴾ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ
سَيَغْلِبُونَ ﴿٣﴾ فِي بِضْعِ سِنِينَ ۗ لِلَّهِ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ
بَعْدُ ۚ وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ ﴿٤﴾ بِنَصْرِ اللَّهِ ۚ يَنْصُرُ مَنْ يَشَاءُ ۖ
وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿٥﴾ وَعْدَ اللَّهِ ۖ لَا يُخْلِفُ اللَّهُ وَعْدَهُ وَلَٰكِنَّ
أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٦﴾ يَعْلَمُونَ ظَاهِرًا مِنَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
وَهُمْ عَنِ الْآخِرَةِ هُمْ غَافِلُونَ ﴿٧﴾ أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا فِي أَنْفُسِهِمْ ۗ مَا
خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَجَلٍ
مُسَمًّى ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ لَكَافِرُونَ ﴿٨﴾
أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ
مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَأَثَارُوا الْأَرْضَ وَعَمَرُوهَا
أَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوهَا وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ ۖ فَمَا كَانَ
اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿٩﴾ ثُمَّ
كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِينَ أَسَاءُوا السُّوأَىٰ أَنْ كَذَّبُوا بِآيَاتِ
اللَّهِ وَكَانُوا بِهَا يَسْتَهْزِئُونَ ﴿١٠﴾ اللَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ
يُعِيدُهُ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿١١﴾ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُونَ ﴿١٢﴾

اور جن لوگوں نے محنت کی ہمارے واسطے، ہم دکھائیں گے اُنھیں (لاریب) اپنے راستے
اور خدا ہے ساتھ بیشک نیکی کرنے والوں کے ؏

سورۂ روم (۳۰)

(یہ سورۃ مکۂ معظمہ میں نازل ہوئی اسمیں ساٹھ آیتیں اور چھ رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)
جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں ؏

الٓمّٓ، ہوگئے ہیں رُومی مغلوب اک قریبی ملک میں — بعدِ مغلوبی، وہ پھر آئیں گے غالب (سُن رکھیں)، ؏
چند برسوں میں ؏ تھا پہلے بھی خدا کو اختیار — اور اس کے بعد بھی (اللہ ہے مختارِ کار)
ہوں گے اُس دن خوش مسلمان (بھی)، بہ امدادِ خدا — وہ مدد کرتا ہے جس کی چاہتا ہے۔ (برملا)
ہے وہ غالب، رحم والا (قدرتوں والا بڑا) ؏

یہ خدا کا وعدہ ہے، اور وہ نہیں وعدہ خلاف — لیکن اکثر لوگ ناواقف ہیں (یوں ہے انحراف) ؏
جانتے ہیں وہ حیاتِ دہر کا ظاہر (مگر) — آخرت (کے حال) سے وہ (مطلقاً) ہیں بے خبر ؏
کیا نہ اپنے دل میں اِن لوگوں نے غور (اِس پر) کیا — یہ جو ہیں پیدا کیئے اللہ نے ارض و سما
اور جو کچھ اِن میں ہے، اک مصلحت سے (سوچ کے) — (اور یہ ہے تخلیق) اِک وقتِ مقرر کے لیئے
اکثر اپنے رب سے ملنے کو نہیں ہیں مانتے ؏

کیا نہیں کی سیر انھوں نے مُلک کی (اب تک بھلا)! — دیکھتے، انجام کیسا اُن سے اگلوں کا ہُوا،
گو کہ وہ قوت میں ان لوگوں سے بڑھ چڑھ کر ہی تھے — اور زمیں جوتی انھوں نے، اور کیا آباد اُسے
(کچھ) زیادہ اُس سے اِن لوگوں نے جو آباد کی، — آئے اُن کے پاس لے کر معجزے اُن کے نبی
ظلم کرتا اُن پہ (نامنصف) نہ تھا ایسا خُدا — اپنے اوپر بلکہ وہ خود ظُلم رکھتے تھے روا ؏
تھے جو بدکار اُن کا پھر انجام بھی نکلا بُرا — کیونکہ جھُٹلاتے تھے وہ دِن رات آیاتِ خدا
اور استہزا کیا کرتے تھے اُن کا (برملا) ؏

کرتا ہے خلقت کو پہلی بار پیدا (وہ) خدا — اور پھر (تخلیق اُن کی حشر میں) دُہرائے گا ؏
اور اسی کی سمت اے لوگو تمھیں ہے لوٹنا ؏

اور قیامت ہوگی جس دن (حکمِ خالق سے) بپا — ہو کے نا اُمید رہ جائیں گے اربابِ خطا ؏

ع ۴

ف ١
روم پر نصارٰی اور فارس پر آتش پرست حکمراں تھے دونوں میں سرحد عراق پر جنگ ہوتی جو عرب کی سرحد سے ملی ہوئی تھی۔ مسلمان چاہتے تھے کہ نصارٰی کو فتح ہو کیونکہ وہ اہلِ کتاب ہیں مگر فارس جیتا اور روم ہار گیا تو مشرکینِ مکہ نے خوشی منائی۔ اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ کئی سال بعد دونوں قوتوں میں پھر مقابلہ ہوا تو رومی غالب آگئے اور یہ خبر اس وقت پہنچی جب مسلمان فتحِ بدر کی خوشی منا رہے تھے۔

وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَكَانُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِيْنَ ﴿١٣﴾
وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ﴿١٤﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ﴿١٥﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ
مُحْضَرُوْنَ ﴿١٦﴾ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿١٧﴾
وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿١٨﴾
يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ
الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿١٩﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ
خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ
اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ
مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢١﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ
خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ؕ اِنَّ
فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ﴿٢٢﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَ
النَّهَارِ وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿٢٣﴾
وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ
مَآءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ
بِاَمْرِهٖ ؕ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ۖ مِّنَ الْاَرْضِ ۖ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ﴿٢٥﴾

اور یہ ساتھی خدا کا جن کو تھے سمجھے ہوئے ۔۔۔ کر نہیں سکتا سفارش کوئی ان کی اُن میں سے
منکر اپنے اِن شریکوں سے یہ خود ہو جائیں گے ؞

اور قیامت ہوگی جس دن (حکمِ خالق سے) بپا ۔۔۔ اِفتراقِ (باہمی) اِن لوگوں میں پڑ جائے گا ؞
پھر جو لوگ ایمان لائے کام بھی اچھے کیئے ۔۔۔ باغِ (جنّت) میں تو اضع اُن کی ہوگی (شان سے) ؞
اور جو منکر ہوئے، آیات جھٹلاتے رہے ۔۔۔ آخرت میں ہم سے ملنے کے بھی جو قائل نہ تھے
تو عذاب (و قہر) میں وہ لوگ پکڑے آئیں گے ؞

لوگو تم تسبیح (اور تقدیس) خالق کی کرو، ۔۔۔ جب تمہاری صبح[1] ہو (اور جب) تمہاری شام[2] ہو ؞
ہے زمین و آسماں میں حمد کے لائق وُہی ۔۔۔ (اور کرو یاد اُس کو) پچھلے پہر[3]، وقتِ ظہر بھی[4] ؞
زندہ کو مُردے سے لے آتا ہے باہر (ذو الجلال) ۔۔۔ (پیکرِ) زندہ سے مردہ کو وہ لیتا ہے نکال[5]
زندہ کرتا ہے زمیں کو بعد مرنے[6] کے وہی ۔۔۔ (قبر سے اپنی) نکالے جاؤ گے تم بھی یُونہی ؞
اُس کی (قدرت کے) نشانوں میں سے (ہے اِک یہ نشاں) ۔۔۔ اس نے پیدا تم کو مٹی سے کیا ہے (بیگماں)
پھر تم اب اِنسان ہو، پھیلے (یہاں) ہو (اور وہاں) ؞

اُس کی (قدرت کے) نشانوں میں سے (ہے اِک یہ نشاں) ۔۔۔ اُس نے پیدا کیں تمہاری جنس ہی سے بیویاں
تاکہ اُن کی سمت (رغبت کرنے سے) راحت ملے ۔۔۔ تم کو باہم پیار اور اخلاص (کے جذبے) دیئے
اس میں ہیں آثارِ (قدرت) فکر والوں کے لیئے ؞

اور پیدائش زمین و آسماں کی (صاف صاف) ۔۔۔ اور تمہاری بولیوں اور رنگتوں کا اِختلاف
یہ نشاں بھی ہیں اُسی کے (قدرتی) آثار سے ۔۔۔ ہیں نشاں اس میں بہت اہلِ جہاں کے واسطے ؞
اُس کی (قدرت کے) نشانوں میں سے (ہے اِک یہ نشاں) ۔۔۔ رات کا اور دن کا یہ سونا تمہارا (بے گماں)
اور اُس کا فضل (یعنی رزق و روزی) ڈھونڈنا ۔۔۔ ہیں بہت سے اس میں بھی آثارِ قدرت (رُونما)
واسطے اُن کے سماعت سے جنھیں، بہرہ ملا ؞

اُس کی (قدرت) کے نشانوں ہی میں سے (ہے اِک نشاں) ۔۔۔ وہ دکھاتا ہے امید و خوف والی بجلیاں
اور پھر برسا کے پانی آسماں سے (بالیقیں) ۔۔۔ زندہ (و شاداب) کر دیتا ہے وہ مُردہ زمیں
ہیں نشاں اُن کے لیئے اِس میں، جو ہیں دانش گزیں ؞

اُس کی (قدرت کے) نشانوں میں سے (ہے اِک یہ نشاں) ۔۔۔ ہیں اُسی کے حکم سے قائم زمین و آسماں
پھر پکارے گا تمھیں جب وہ زمیں سے ایک بار ۔۔۔ تم نکل آؤ گے فوراً (سب کے سب بے اختیار) ؞

---

[1] نمازِ صبح کے وقت

[2] نمازِ مغرب و عشا کے وقت

[3] وقتِ عصر

[4] ان آیات سے پانچ وقت کی نمازوں کا تعیین ہو جاتا ہے

[5] مثلاً انڈہ بے جان ہوتا ہے اور اس سے جاندار مرغی پیدا ہوتی ہے۔ مرغی جاندار ہے اور اس سے بے جان انڈہ پیدا ہوتا ہے۔

[6] یعنی پٹی پڑنے کے بعد

ع ۲ / ۹ / ۵

وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَهُوَ الَّذِيْ
يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ ؕ وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى
فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۷﴾ ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا
مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ؕ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ فِيْ مَا
رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ
نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾ بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ
بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ يَّهْدِيْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۹﴾
فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ؕ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ؕ
لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا
يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ ۙ مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ
الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۳۱﴾ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۭ
بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ
اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ ۙ
لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ؕ فَتَمَتَّعُوْا ٝ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾ اَمْ اَنْزَلْنَا
عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَاِذَآ اَذَقْنَا
النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ؕ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ ۢ بِمَا قَدَّمَتْ
اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ﴿۳۶﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ
لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾

ہے اُسی کا جو کوئی ارض و سما میں ہے (یہاں) — سب اُسی کے حکم کے تابع ہیں (روح و انس و جاں)
ہے وہی کرتا ہے جو خلقت کو پیدا پہلی بار، — پھر کریگا (حشر میں) پیدا دوبارہ (کردگار)
اُس کو یہ آساں ہے، اُس کی شان ہے (سب سے) بلند — آسمانوں اور زمیں میں (سب سے ہے وہ ارجمند)
ہے زبردست اور ذی حکمت (جو سوچیں فکرمند) ۞

وہ تمھیں میں کی بیاں کرتا ہے تم سے اک مثال — رزق جو ہم نے دیا ہے تم کو (دولت اور مال)
کیا تمہارے ہیں شریک اس میں برابر کے، غلام؟ — کرتے ہو پروا تم اپنی ہی طرح اُن کی (مدام)؟
رکھتے ہیں جو عقل، اُن کے واسطے ہم (بے گماں) — کرکے واضح کرتے ہیں یوں آیتیں اپنی بیاں ۞
ظالم اپنی خواہشوں پر چلتے ہیں بے علم کے — جس کو بھٹکا دے خُدا، رستہ بتائے کون اُسے؟
ایسے لوگوں کا نہیں کوئی معاون (دیکھیے) ۞

(اے پیمبر) ہو کے یکسُو جانبِ دیں رُخ کرو — ہے یہ فطرت اُس خدا کی، جس پر اُس نے خلق کو
(دہر میں) پیدا کیا ہے، اُسکی خلقت میں کبھی، — ہو نہیں سکتا کوئی ردّ و بدل (اور واقعی)
دین کا (اللہ کے) سیدھا یہی ہے راستا، — لیکن اکثر آدمی (اب تک) نہیں راز آشنا ۞
لوگو، تم اللہِ (واحد) کی طرف مائل رہو — اُس کا ڈر مانو، نمازیں (وقت پر) اپنی پڑھو
شرک کرنے والوں میں سے تم نہ ہو جانا ۞ (سنو) — تفرقہ ڈالا جنھوں نے دین میں (تو دیکھ لو)
ہو گئے وہ فرقے فرقے (اب کریں گے کیا جتن) — پاس جس فرقے کے جو کچھ ہے وہ اُس پر ہے مگن ۞
اور جب تکلیف لوگوں کو پہنچتی ہے کوئی — ہو کے مائل اپنے رب کو یاد کرتے ہیں (سبھی)
پھر جب اُن کو لذّتِ رحمت چکھاتا ہے خدا — فوراً اپنے رب سے یہ اوروں کو دیتے ہیں مِلا ۞
تاکہ ناشکری ہماری نعمتوں کی یہ کریں[1]، — فائدے لوگو اُٹھا لو (عارضی اِس دہر میں)
آگے چل کر (خود ہی) ہو جائے گی آگاہی تمھیں ۞

کیا سند اِن لوگوں پر ہم نے اُتاری ہے کوئی؟ — جو بتاتی ہے خدا کے ساتھ (راہیں) شرک کی ۞
ہم چکھا دیتے ہیں جب لوگوں کو لذّت رحم کی، — تو خوشی سے وہ نہیں پھولے سماتے (واقعی)
اور جو اُن اعمال کے بدلے مصیبت آ پڑے — اپنے ہاتھوں کر چکے ہیں جو یہ پہلے (آج ہی)
تو یہ (مشرک) بیٹھ جاتے ہیں امیدیں توڑ کے ۞

کیا نہیں یہ دیکھتے، اللہ (بے چون و چرا)؟ — رزق دیتا ہے فراخی سے جسے ہے چاہتا
تنگ کر دیتا ہے جس پر چاہتا ہے (بیگماں) — اس میں بھی ہیں (قدرتِ اللہ) کے بے حد نشاں
(ہاں مگر) اُن کے لیئے جو اہلِ ایماں ہیں (یہاں) ۞

ع ۸ / ۶ — کا بع

غلاموں کے ساتھ مساوات

[1] یعنی نعمتیں تو خدا نے دیں اور رزاق سمجھنے لگے دوسروں کو — یہ بھی ایک طرح کی ناشکری ہی ہے اور اس کے شرک ہونے میں بھی کیا شک ہے

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ؕ ذٰلِكَ
خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۫ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَمَآ
اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۠ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ
وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ﴿۳۹﴾
اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ هَلْ
مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ
وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۰﴾ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ
اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ
يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۱﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ
عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ ﴿۴۲﴾ فَاَقِمْ
وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ
مِنَ اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ ﴿۴۳﴾ مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ
عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ ﴿۴۴﴾ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَمِنْ
اٰيٰتِهٖٓ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيٰحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ
وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۴۶﴾
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ
فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ؕ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾

حق جو ہے اہلِ قرابت کا، وہ تم دیتے رہو — اور محتاج و مسافر کا بھی حق (پورا کرو)
جو رضامندی خدا (ئے پاک) کی ہیں چاہتے — اُن کے حق میں ہے یہ بہتر، وہ فلاحت پائینگے ؂
اور جو کچھ سُود پر دیتے ہو تم (بایں خیال) — تا کہ (اُس کے پھیر سے) بڑھتا رہے لوگوں کا مال
تو وہ نزدیکِ خدا بڑھتا نہیں[1] (سُن لو یہ بات) — (ہاں) ارادے سے رضائے حق کے دوگے جو زکات
ایسے ہی لوگوں کے دُونے ہیں (فلاحت اور نجات) ؂
ہے وہی اللہ، جس نے تم کو ہے پیدا کیا — تم کو پھر روزی دی، پھر تم کو وہی ہے مارتا
اور پھر تم کو (قیامت میں) جلائے گا وُہی، — کیا شریکوں میں تمہارے (آج) ایسا ہے کوئی؟
کردے جو ان کاموں میں سے اک ذرا سا کام بھی — پاک ہے وہ شرک سے بالا و برتر (واقعی) ؂
بحر و بر میں لوگوں کے کاموں سے فتنہ ہے بپا — اب چکھانا چاہیئے اُن کو مزہ اعمال کا
تا کہ وہ باز آئیں (ان حرکات سے، سمجھیں ذرا) ؂
(اے پیمبر) اِن سے کہدو، سیرِ دنیا کی کرو — کیا ہوا انجام اگلوں کا (یہ خود ہی) دیکھ لو
اُن میں بھی اکثر تھے مشرک (پہنچے جو پاداش کو) ؂
سیدھی راہِ دین پر تم اپنا رُخ سیدھا رکھو — اس سے پہلے کہ (قیامت کا) وہ دن آئے (سنو)
حکم سے اللہ کے، جو آ کے ٹل سکتا نہیں — منتشر ہو جائیں گے سب لوگ اُس دن (بالیقیں) ؂
جو ہوا مُنکر، اُسی پر ہے (وبال) انکار کا ؛ — جو ہے نیک اعمال، ہے سامانِ (عقبیٰ) کر رہا ؂
تا کہ جو ایمان لائے، اور عمل اچھے کیئے — اُن کو (اُن کاموں کا) دے وہ اجر اپنے فضل سے
ہاں پسند اُن کو نہیں کرتا وہ، جو منکر ہوئے ؂
اُس کی (قدرت کے) نشانوں میں سے ہے اک یہ نشاں — بھیجتا ہے وہ ہوائیں (ابر کی) مژدہ رساں
تا کہ تم کو اپنی رحمت کی چکھائے لذتیں — اور اس کے حکم سے (دریاؤں میں) بیڑے چلیں
تا کہ اُس کا فضل (یعنی اپنی روزی) ڈھونڈ لو، — اور شاید (اس طرح) تم اس کا احساں مان لو ؂
تم سے پہلے بھی پیمبر ہم نے بھیجے (خیر سے) — اپنی اپنی قوموں کے پاس آئے لیکر معجزے
ہم نے پھر اُن سے جو مجرم لوگ تھے، بدلہ لیا — اور ہم نے کی مدد ایمان والوں کی بجا ؂

ع ۱۲ / ۷

[1] یعنی اس میں برکت نہیں ہوتی

اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ
كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ
فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنْ
كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ﴿۴۹﴾ فَانْظُرْ
اِلٰۤى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ
ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾ وَلَئِنْ اَرْسَلْنَا
رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ﴿۵۱﴾ فَاِنَّكَ لَا
تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۵۲﴾ وَمَآ
اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا
فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۵۳﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ
مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَيْبَةً ؕ
يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ ﴿۵۴﴾ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ
يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۙ۬ مَا لَبِثُوْا غَيْرَ سَاعَةٍ ؕ كَذٰلِكَ كَانُوْا يُؤْفَكُوْنَ ﴿۵۵﴾
وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ
اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ ؗ فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا
تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ
يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ
وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ﴿۵۸﴾

ع ۵ — ق حفص بضم الضاد وفتحها في الثلاثة لكن الضم مختار ۱۲

ہاں وہ ہے اللہ ہی، جو ہیں ہوائیں بھیجتا — پھر اُٹھاتی ہیں وہ بادل، گھر کر آتی ہے گھٹا
حسبِ منشا آسماں پر اُس کو پھیلاتا ہے وہ — ٹکڑے ٹکڑے اُس کو کر کے (کام میں لاتا ہے وہ)
(اے مخاطب) دیکھتا ہے تو، میانِ ابر سے — مینہ برستا ہے (تو ہو جاتے ہیں سب جنگل ہرے)
حسبِ منشا اپنے بندوں پر وہ ہے (مینہ) بھیجتا — اور وہ خوشیاں منانے لگتے ہیں (صبح و مسا)
گو کہ قبلِ بارشِ (رحمت) یہ سب پہلے ہی سے — (مینہ برسنے کی طرف سے) سخت نا اُمید تھے
(اے مخاطب) رحمتِ اللہ کے آثار دیکھ — کر دیا مُردہ زمیں کو کس طرح جاندار دیکھ
زندہ کرنے والا مُردوں کو وہی ہے (بالیقیں) — اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (شک اس میں نہیں)
اور اگر ایسی ہوا (اک دن) چلا دیں ہم کوئی، — جس سے یہ دیکھیں کہ کھیتی اُن کی ہے پیلی پڑی

تو پھر اُس کے بعد ناشکری کریں گے یہ سبھی

(اے پیمبر) تم تو مُردوں کو سُنا سکتے نہیں، — اور نہ آواز اپنی بہروں کو (بہ اندازِ یقیں)

(خاص کر) جب پیٹھ دے کر بھاگ اٹھیں (یہ تنگدیں)

اور نہ اندھوں کو بچا سکتے ہو تم گمراہی سے — تم سُنا سکتے ہو صرف اِن لوگوں ہی کو (ٹھیک سے)
جو ہماری آیتوں پر (دل سے) رکھتے ہیں یقیں — پس یہی ایمان والے ہیں (کچھ اس میں شک نہیں)
ہے وہی اللہ جس نے ہے تمھیں پیدا کیا — ناتوانی سے پھر اُس کے بعد قوت کی عطا
بعدِ قوت ضُعف و پیری پھر تمہیں دیگا وہی — چاہتا ہے وہ جو کچھ کرتا ہے پیدا (واقعی)

قدرتوں والا ہے وہ، اُس کو ہے سب کچھ آگہی

اور قیامت ہو گی جس دن (حکم سے اُس کے) بپا — قسمیں کھائیں گے گنہگار (اور کہیں گے برملا)
ایک ساعت سے زیادہ ہم نہ دُنیا میں رہے — اور یونہی (دنیا میں بھی) رہتے تھے بہکے ہوئے
اور جن کو علم و ایماں ہے دیا (اللہ نے) — وہ کہیں گے، تم مطابق (اک) کتاب اللہ کے،
ٹھہرے (دُنیا میں) قیامت تک، قیامت ہے یہی — لیکن اِس پر تھا یقیں تم کو (نہ کچھ احساس ہی)
کام آئے گا نہ اُس دِن عُذر نافرمانوں کا — اور خدا کو راضی کرنے کا نہ موقع آئے گا
اور لوگوں کے سمجھنے کے لیئے (بے این و آں) — ہم نے قرآں میں مثالیں ہر طرح کی، کیں بیاں
(اے پیمبر) لا دکھاؤ اِن کو کوئی معجزا — پس جو مُنکر ہیں، یہی وہ تو کہیں گے برملا

تم (مسلماں) بولتے ہو جھوٹ (یہ ہے شعبدہ)

ع ۵ ۸

كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٥٩ فَاصْبِرْ
اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ۝٦٠

سُوْرَةُ لُقْمٰنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ۝١ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۝٢ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ۝٣
الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ
هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝٤ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝٥ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ
الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَّ
يَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝٦ وَاِذَا
تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ
فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝٧ اِنَّ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ۝٨ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا ۭ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝٩ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ
اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَاۗبَّةٍ ۭ وَاَنْزَلْنَا مِنَ
السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝١٠ هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ
فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ۭ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝١١

یُوں لگا دیتا ہے مُہر اُن کے دلوں پر (وہ) خدا — جو نہیں رکھتے سمجھ (اور جو نہیں راز آشنا) ؁
(اے پیمبر) صبر سے بیٹھے رہو، اور بالیقیں — وعدہ ہے اللہ کا برحق، مگر یہ (اہلِ کیں)
جو نہیں رکھتے یقیں، پھسلا نہ لیں تم کو کہیں ؁

ع ۶/۷ ۹

(۳۱) سُورۂ لقمان

(یہ سورۃ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں ۳۴ آیتیں اور ۴ رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)
جو بڑا ہی رحم والا ہے، نہایت مہرباں ؁

الٓمّٓ ؁ یہ کتابِ (دانش) کی ہیں (چند) آیتیں ؁ — جو ہیں نیکوں کو ہدایت اور رحمت (دہر میں) ؁
وہ، جو پڑھتے ہیں نماز اور دیتے رہتے ہیں زکاۃ — اور یقیں ہے آخرت پر جن کو (مابعدِ حیات) ؁
ہیں یہی (بے شبہ) اپنے رب کی سیدھی راہ پر — اور یہی تو ہیں فلاحِ (دوجہاں) سے بہرہ ور ؁
ایک وہ ہیں، مول لیتے ہیں جو لغویات کو — تاکہ بھٹکائیں طریقِ حق سے (مخلوقات کو)
وہ بھی بے سمجھے ہوئے، اُسکی اڑائیں پھر ہنسی — جن کو ذلت کی سزا دی جائے گی، یہ ہیں وہی ؁
جب ہماری آیتیں اس کو سناؤ (سربسر) — تو زراہِ کبر، چل دیتا ہے وہ منہ پھیر کر
جیسے اُن آیات کو اُس نے نہیں (مطلق) سُنا — ٹلینٹ اُس کے دونوں کانوں میں ہے گویا (پڑگیا)
مژدہ دو اُس کو عذابِ سخت و درد انگیز کا ؁
لائے جو ایمان اور اعمال بھی اچھے کیئے — ہیں (بڑے) عشرت فزا (جنت کے باغ) اُنکے لیئے
وہ رہیں گے جاوداں اِن (باغوں میں راحت گزیں) — یہ خدا کا پکّا وعدہ ہے، (کہ جس میں شک نہیں)
وہ زبردست اور ذی حکمت (خدا) ہے (بالیقیں) ؁
دیکھتے ہو تم، بنائے بے ستوں کے آسماں — اور زمیں پر رکھ دیا (کہسار کا) بارِ گراں،
تا تمہیں لے کر، کسی جانب نہ جُھک جائے (زمیں) — ہر طرح کے جانور پھیلائے اُس میں (ہر کہیں)
اور، ہمیں نے پانی برسایا فلک سے (بار بار) — عمدہ چیزیں ہر طرح کی پھر اُگائیں (بے شمار) ؁
(اے پیمبر ان سے کہدو) یہ تو ہے خلقِ خدا — اب دکھاؤ، ماسوا اللہ نے ہے کیا پیدا کیا؟
کچھ نہیں، ظالم کھُلی گمراہی میں ہیں مبتلا ؁

ع ۱/۱۱ ۱۰

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا
يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۱۲﴾ وَاِذْ قَالَ
لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ
لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۳﴾ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ
وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ؕ
اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿۱۴﴾ وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰۤى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ
بِهٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۫ وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ
مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾
يٰبُنَيَّ اِنَّهَاۤ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ
اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ
خَبِيْرٌ ﴿۱۶﴾ يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ
الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَاۤ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ
الْاُمُوْرِ ﴿۱۷﴾ ۚ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ
مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴿۱۸﴾ ۚ وَاقْصِدْ فِيْ
مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ
الْحَمِيْرِ ﴿۱۹﴾ اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ؕ وَمِنَ النَّاسِ
مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ﴿۲۰﴾

ہم نے دی لقمان کو دانائی (اور اُن سے کہا) شکر تم کرتے رہو اللہ کا (ہر دم) ادا،
شکر جو کرتا ہے، وہ اپنے بھلے کے واسطے اور جو کرتا ہے ناشکری (تو اُس کے شکر سے)
بے نیاز اللہ ہے حمد و ثنا، اُس کے لیئے ؂

اور جب لقمان[1] نے یہ اپنے بیٹے سے کہا جب کہ وہ اُس کو (بطورِ پند) سمجھانے لگا،
اے مرے بیٹے! نہ ٹھہرانا شریک اللہ کا شرک، اس میں شک نہیں اک ظلم ہے سب سے بڑا ؂
ہم نے بہرِ والدین انساں کو یہ تاکید کی (کہ ادب ماں باپ کا ہر حال میں ہے لازمی)
(کیونکہ) اُس کو ماں نے تھک تھک کر رکھا ہے پیٹ میں دو برس میں چھوٹتا ہے دُودھ اُس کا (سوچ لیں)
(اس لیے انسان کو یہ حکم ہم نے دے دیا) کر ہمارا شکر، اور ماں باپ کا بھی شکر ادا
(تجھ کو اے انساں) ہماری ہی طرف ہے لوٹنا ؂

نِصف

اور اگر ماں باپ تجھ پر زور دیں (اس بات کا) جس سے تو لاعلم ہے، مانے شریک اُسکو مرا،
تو نہ کہنا ماننا اُن کا (کبھی تو بھول کر) حسبِ دستور اُن کا دینا ساتھ (دُنیا میں مگر)
پیروی کر اُس کی، جو مائل مری جانب ہوا ہے ہماری ہی طرف تم (سب کو) آخر لوٹنا
ہم بتا دیں گے تمھیں، جو کام تھا تم نے کیا ؂

بیٹا! ہو رائی کے دانے کے برابر بھی اگر، چیز کوئی، اور وہ ہو ارض و سما میں (مستتر)
یا کسی پتھر کے اندر (ہو کوئی شے جا گزیں) اس کو بھی اللہ لا حاضر کرے گا، شک نہیں،
وہ بڑا باریک بیں اور باخبر ہے بالیقیں ؂

تم پڑھو، بیٹا! نماز، اور حکمِ کارِ نیک دو، منع (ناقص اور) بُرے کاموں سے (لوگوں کو) کرد
اور جو تم پر پڑے صبر اُس (مصیبت) پر کرو کام یہ ہمت کے ہیں بیشک (یہی کرتے رہو)،
لوگوں سے تم رُخ نہ پھیرو، اور نہ اِترا کر چلو تم زمیں پر (کیونکہ) اس میں شک نہیں اللہ کو
ناپسندیدہ ہیں شیخی خورے، اِتراتے ہیں جو ؂

اور (چلو تو) چال میں اپنی رکھو میانہ روی بولو آہستہ سے، اس میں شک نہیں سب سے بُری
ہے گدھے کی (بدنما) آواز (بالکل بے تکی) ؂

ہے جو کچھ ارض و سما میں، تم نے کیا دیکھا نہیں کر دیا اللہ نے تابع تمہارا (بالیقیں)
پوری اپنی نعمتیں کیں تم پہ پنہاں و عیاں، لوگوں میں ایسے بھی ہیں، جو لڑتے رہتے ہیں یہاں
باتوں پر اللہ کی، گو سُوجھ بُوجھ ان میں نہیں اور نہ اِن کے پاس ہے روشن کتابِ (بہترین)

---

[1] لقمان بن عاد بن ملطاط بن سکک بن وائل بن حمیر بن بلاکتاب ہُود علیہ السّلام کے پیرو، قبائلِ عرب میں سے تھے۔ شداد بن عاد حکمرانِ یمن کے بعد یمن کی حکومت آپ کو ملی — سب سے زیادہ بلند قامت اور صاحبِ علم و حکمت تھے۔ کہتے ہیں کہ ذوالقرنین آپ ہی کے پوتے تھے۔

[2] یعنی قرآنِ مبین

۲۷۸
۱۱

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا
عَلَيْهِ آبَاءَنَا ۚ أَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطَانُ يَدْعُوهُمْ إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ ﴿٢١﴾
وَمَنْ يُسْلِمْ وَجْهَهُ إِلَى اللَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ
الْوُثْقَىٰ ۗ وَإِلَى اللَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ﴿٢٢﴾ وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهُ ۚ
إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ
الصُّدُورِ ﴿٢٣﴾ نُمَتِّعُهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ إِلَىٰ عَذَابٍ غَلِيظٍ ﴿٢٤﴾ وَلَئِنْ
سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۚ قُلِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٥﴾ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿٢٦﴾ وَلَوْ أَنَّ مَا فِي
الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ
أَبْحُرٍ مَا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٧﴾ مَا
خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ إِلَّا كَنَفْسٍ وَاحِدَةٍ ۗ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ﴿٢٨﴾
أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي
اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى
وَأَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٢٩﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا
يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ﴿٣٠﴾
أَلَمْ تَرَ أَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللَّهِ لِيُرِيَكُمْ
مِنْ آيَاتِهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿٣١﴾

جب کہو اُن سے چلو (اے لوگو تم) اُس حُکم پر — جو کیا ہے تم پہ نازل (اُس) خدا نے (سربسر)
تو یہ کہتے ہیں، نہیں اس راہ پر ہم جائیں گے — ہم نے پایا جس پہ ہے اسلاف کو چلتے ہوئے
اور جو شیطان (ہی) اُن کو بُلاتا ہو بھلا — سمتِ دوزخ کے عذابِ (سخت کی، تو بھی (یہ کیا)
(پیروی اُن کے طریقے کی کریں گے ناسزا) ؛

اور جس نے اپنا رُخ ، اللہ کی جانب کیا — اور وہ نیکوکار بھی ہے، تو پھر اُس نے (برملا)
تھام لی مضبوط رسّی (حق کی) کر کے حوصلا) — اور خدا ہی کی طرف سب کاموں کی ہے منتہا ؛
(اے پیمبر) کوئی کافر ہو تو اُس کے کفر سے — تم کو غمگیں اور آزردہ نہ ہونا چاہیئے ،
اِن کو تو (اک دن) ہماری ہی طرف ہے لوٹنا — ہم بتا دیں گے پھر اِن کو جو انھوں نے ہے کیا
جو دلوں میں بات ہے اس کو خدا ہے جانتا ؛

تھوڑے دن اُنکو (جہاں میں) اور دیں گے فائدا — پھر عذابِ سخت میں کھینچیں گے اِن کو (برملا) ؛
اور جو پوچھو، کس نے یہ ارض وسما پیدا کیے؟ — (یک زباں ہو کر) کہیں گے (سب یہی) "اللہ نے"
تم کہو الحمد للہ (یہ تو ہو تم جانتے) — لیکن اکثر اِن میں سے واقف نہیں اِس بات سے ؛
ہے جو کچھ ارض وسما میں، سب وہ ہے اللہ کا — بے نیاز اللہ ہے شائستۂ حمد و ثنا ؛
اور اگر ساری زمیں کے پیڑ بن جائیں قلم — اور سمندر کی سیاہی (بہرِ تسوید و رقم)
گو سمندر سات ہوں اُس کی مدد کو اور بھی — پھر بھی باتیں ہو نہیں سکتیں تمام اللہ کی ،
صاحبِ حکمت ہے وہ اور سب پہ غالب ہے وہی ؛

(لوگو) تم سب کو بنانا اور جِلانا (مار کر) — ایسا ہے جیسا (بنانا اور جِلانا) اک نفر
دیکھتا سُنتا ہے بے شک وہ خدا (ئے دادگر) ؛

(اے مخاطب) تو نے کیا دیکھا نہیں (یہ واقعا)! — دن میں رات، اور رات میں کرتا ہے داخل دن خدا
اور ہے اُس نے چاند سورج کو مسخر کر لیا — اک معیّن وقت تک چلتا ہے ہر اک[1] (برملا)
کر رہے ہو تم جو کچھ، ہے باخبر اُس سے خدا ؛

(ہیں یہ جتنے واقعے) سب ہیں دلیل اِس بات کی — ہے خدائے برحق (و مطلق) فقط اللہ ہی
اور یہ (مشرک) یاد کرتے ہیں جنھیں اُس کے سوا — وہ ہیں باطل ہے خدا ہی سب سے برتر اور بڑا ؛
(اے مخاطب) کیا نہیں دیکھا سمندر میں جہاز — چلتے ہیں فضلِ خدا سے، تا خدا (ئے کارساز)
اپنی کچھ قدرت دِکھائے، اور اس میں بیگماں — صابروں اور شاکروں کے واسطے ہیں کچھ نشاں ؛

[1] یعنی چاند سورج کی گردش کے اوقات مقرر ہیں۔

ع ٣
١٢

وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ
الدِّيْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؕ وَمَا يَجْحَدُ
بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۲﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا
يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۫ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ
شَيْـًٔا ؕ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ٙ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ
بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۳۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ
الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا
تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿۳۴﴾ ع

ع ۱۴

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾
اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ
قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۳﴾
اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ
ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ ؕ
اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴﴾ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ
اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗۤ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿۵﴾

اور جب آتی ہے اُنکے سر پہ اک موج ابر سی
تو خلوصِ دل سے کرتے ہیں خدا کی بندگی

اور اُسی کو یاد کرتے ہیں (حضورِ قلب سے)
پھر اگر خشکی پہ دی اُن کو نجات اللہ نے

تو پھر اُن میں بعض رہتے ہیں بحدِ اعتدال
(اور بُھلا دیتے ہیں بعض اللہ کو بے قیل وقال)

اور قدرت سے ہماری ہوتے ہیں منکر وُہی،
جو ہیں بدعہد اور ناشُکرے (بطورِ واقعی)؛

لوگو اپنے رب کا رکھو خوف اُس دن سے ڈرو
باپ جس دِن کام بیٹے کے نہ آئے گا (سنو)

اور نہ بیٹا کوئی اپنے باپ کے کام آئے گا
ہے خدا کا وعدہ برحق (اور سچا برملا)

پس تمھیں بہکا نہ دے دنیا کی فانی زندگی
اور فریبی[1] دے نہ دھوکا نام سے حق کے کوئی؛

ہے قیامت کی خبر اللہ کو فی الواقعی
مینہ ہے برساتا وہی اور جانتا بھی ہے وہی

پیٹ میں جو کچھ ہے ماؤں کے (وُہ ہے اُزآشنا)
کیا کرے گا کل، اِسے کوئی نہیں ہے جانتا

کس زمیں پر موت آئیگی؛ نہیں واقف کوئی
جاننے والا خبردار (ایک) ہے اللہ ہی؛

سورۂ سجدہ (۳۲)

یہ سورۃ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی۔ اس میں ۳۰ آیتیں اور ۳ رکوع ہیں

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)
جو بڑا ہی رحم والا ہے، نہایت مہرباں؛

الٓمٓ؛ (اے پیمبر) شک نہیں اس میں کہ قرآں کا نزول
ہے خداوندِ جہاں کی سمت سے، (اور با اصُول)

کیا یہ کہتے ہیں کہ تم نے اس کو دل سے ہے گھڑا؟
(یہ سراسر جھوٹ ہے، بُہتان ہے اور افترا)

بلکہ وہ برحق ہے (اک سچی کتاب اللہ کی)
جو تمہارے رب کی جانب سے ہے (یوں نازل ہوئی)

تاکہ تم ان کو ڈراؤ، تم سے پہلے جن کے پاس
ڈر سُنانے کو نہیں آیا کوئی، ہوں رہ شناس؛

ہے وہی اللہ، جس نے یہ زمین و آسماں،
اور جو کچھ ہے (زمین و آسماں کے) درمیاں

(صرف) چھ دن میں (یدِ قدرت سے) پیدا کر دیا
اور پھر خود عرش پر قائم (بصد عظمت) ہُوا؛

ماسوا اُس کے تمہارا (دین و دنیا میں کہیں)
کوئی حامی اور سفارش کرنے والا ہی نہیں

کیا نہیں کرتے تم اس پر دھیان؟ (کیا ہو بدیقیں)؛

وہ زمیں سے آسماں تک کرتا ہے تدبیرِ کار
اور وہ کام اِک دِن میں جاتا ہے حضورِ کردگار

جس کے گنتی میں تمھاری ہوتے ہیں سال اک ہزار[2]؛

ع ۱۴ / ۱۳

[1] یعنی شیطان

[2] یعنی جو اہم کام دنیا میں ہوتے رہے یا ہوں گے، وہ اگر ایک ہزار برس تک ہوئے تو ان کی پیشی اللہ کے سامنے ایک دن میں ہو جاتی ہے دنیا کے ایک ہزار سال خدا کے یہاں ایک دن کے برابر ہیں۔

ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۙ﴿۶﴾ الَّذِيْٓ اَحْسَنَ
كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ۚ﴿۷﴾ ثُمَّ جَعَلَ
نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۚ﴿۸﴾ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ
مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا
مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۹﴾ وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِيْ
خَلْقٍ جَدِيْدٍ ڛ بَلْ هُمْ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۰﴾ قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ
مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَلَوْ
تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۭ رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا
فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ
هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ
اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳﴾ فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ
وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا
الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ
لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۩ ﴿۱۵﴾ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ
رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۡ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ
مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾ اَفَمَنْ
كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ڼ لَا يَسْتَوٗنَ ﴿۱۸﴾ اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى ۡ نُزُلًۢا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾

ع ۱۱ ۱۵
السجدة ۹
وقف غفران
وقف غفران

جاننے والا چھپے کا اور کھُلے کا ہے یہی، (اک خدا جو سبؔ) غالب (اور ہے) ذی رحم (بھی) ۝
جسنے جو شے بھی بنائی وہ بنائی خوب ہی ابتدا پیدائشِ انساں کی اِک گارے سے کی ۝
پھر بنائی نسل اس کی آبِ بے مقدار سے یعنی (نطفے کے) خلاصے سے (کیا پیدا اُسے) ۝
پھر کیا اُس کو درست، اور رُوح اُس میں پھونکدی پھر تمہارے کان اور آنکھیں بنائیں قلب بھی
پھر بھی شکر اُس کا ادا کرتے ہو تھوڑا تم (بھی) ۝

کہتے ہیں (منکر) کہ ہم مٹی میں جب مِل جائیں گے (بعدِ مُردن) کیا نئے ہم پھر جنم میں آئیں گے ؟
(یہ دوبارہ پیدا ہونے سے نہیں مُنکر ہوئے) بلکہ اپنے رب سے ملنے کو نہیں ہیں مانتے ۝
اِن سے کہدو، ہے مقرر جو فرشتہ موت کا قبض کرتا ہے وہ رُوحوں کو تمہاری (برملا)
(یوں) خدا کی سمت پھر ہوتا ہے تم کو لوٹنا[1]

کاش تم دیکھو کہ مجرم اپنے رب کے سامنے سر جھکائے (حشر کے دِن ہیں سراسیمہ کھڑے)
(اور کہتے ہیں کہ) اے رب ہم نے دیکھا[2] اور سُنا بھیج دے (دُنیا میں) پھر ہم کو کریں نیکی (ذرا)
(عاقبت پر) اب ہمیں کامل یقیں ہے آگیا ۝

(حق کہے گا) چاہتے گر ہم تو ہر اِک فرد کو سُوجھ دے دیتے ہدایت کی (مگر لوگو سنو)
پوری ہونی تھی ہماری بات، پوری ہو گئی جنّ و انساں سب سے ہم دوزخ بھریں گے (واقعی) ۝
(اب گنہگارو) مزے چکھو (عذابِ حشر کے) جیسے تم اس دِن کے پیش آنے کو تھے بھولے ہوئے
ہم نے بھی تم کو بھُلایا، بدلے میں اعمال کے اب عذابِ دائمی کے تم ذرا چکھو مزے ۝
بالیقیں ایماں ہماری آیتوں پر ہے اُنھیں جن کو جب سمجھائی جاتی ہیں ہماری آیتیں،
سجدے میں گرتے ہیں اور کرتے ہیں حمدِ کردگار بے تکبّر کرتے ہیں تسبیح اُس کی (بار بار)
کروٹیں اُن کی، نہیں بستر سے ہوتیں آشنا یاد کرتے ہیں خدا کو از رہِ بیم و رجا
کرتے ہیں خیرات اسمیں سے جو ہم نے ہے دیا ۝

پس کوئی واقف نہیں بدلے میں نیک اعمال کے کیسی کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اُن کے واسطے
(غیب کے پردے میں) پنہاں (نیک لوگوں کے لیئے) ۝

کیا برابر ایک نافرماں کے ہے ایمان دار ؟ ہو نہیں سکتے برابر (ہاں یہ دونوں) زینہار ۝
تو جو ایماں لائے، اور پھر کام بھی اچھے کیئے باغ ہوں گے (دلکشا) اُن سب کے رہنے کیلئے
ہے یہ مہمانداری بدلہ اُن کے (نیک) اعمال کا جو وہ (دُنیا میں) کیا کرتے تھے (بے چون و چرا) ۝

---

[1] یعنی تم سمجھتے ہو کہ جسم خاک میں مل گیا چھٹی ہوئی۔ کیسی قیامت اور کیسی جزا و سزا۔ لیکن تم یہ نہیں سمجھتے کہ تم من حیث الروح فنا نہیں ہوئے اور تم قیامت کے دن رُوح بن کر ہمارے سامنے حاضر ہوگے۔ تمہارا وجود دراصل رُوح سے عبارت ہے جسم سے نہیں۔

[2] دیکھا یہ کہ قیامت برپا ہے۔ اور حسابِ اعمال ہو رہا ہے اور سُنا یہ کہ واقعی ہم غلطی پر تھے۔

ع ۱۱ / ۱۲

سجدہ ۱۱

وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ كُلَّمَاۤ اَرَادُوْۤا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَاۤ
اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ
بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ
الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ
بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ؕ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۲۲﴾
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآىِٕهٖ
وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۲۳﴾ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ
بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ؕ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۲۴﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ
بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۲۵﴾ اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ
كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ؕ اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۶﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ
الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ
وَاَنْفُسُهُمْ ؕ اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ﴿۲۸﴾ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِيْمَانُهُمْ وَلَا
هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿۳۰﴾

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱﴾

اور ٹھکانہ اُن کا دوزخ ہے جو نافرماں رہے
جب نکلنا چاہیں گے، لوٹائے اُس میں جائیں گے

اور کہا جائے گا اُن سے، اب چکھو اُس کے مزے
جس عذابِ (آخرت) کو تم تھے جھٹلاتے رہے ؛

ہم چکھائیں گے عذابِ (دہر کا) بھی کچھ مزا
اِس سے پہلے کہ عذاب اِن پر بڑا ہو حشر کا

(اس طرح) شاید (ہماری سمت) یہ لوٹیں (ذرا) ؛

اور ہے اُس سے زیادہ کون ظالم (دہر میں)
جس کو سمجھائی گئیں (ہر بار) رب کی آیتیں

اور اُن سے پھر گیا (منہ موڑ کر) وہ (بد قوام)
اِن گنہگاروں سے لینا ہے یقیناً انتقام

اور کتابِ (آسمانی) ہم نے بھی موسیٰ[۲] کو دی
تم بھی اُس[۱] کے ملنے سے شک میں نہ رہنا (اے نبی)

اور اسرائیلیوں کے واسطے رہبر وہ تھی ؛

ہم نے اسرائیلیوں میں سے بنائے پیشوا
جو ہمارے حکم سے (افراد کے) تھے رہنما

جب کہ وہ صابر رہے (اُن پر جو تکلیفیں ہوئیں)
اور ہماری آیتوں پر بھی وہ رکھتے تھے یقیں ؛

بالیقیں جو اختلاف اُن میں ہوئے ہیں (رونما)
رب تمہارا روزِ حشر اُن کا کرے گا فیصلا ؛

(اے پیمبر) ان (تمہارے دَور کے) لوگوں کو بھی
کیا ہدایت (کچھ) نہ (ان حالاتِ ماضی سے) ہوئی ؟

اِن سے پہلے ہم نے کتنی امتیں کر دیں ہلاک
یہ گھروں میں اُن کے چلتے پھرتے ہیں (بے خوف و باک)

اس میں بھی ان کے لیے کچھ عبرتیں ہیں بالیقیں
کیا مگر یہ لوگ کچھ سنتے (سمجھتے) ہی نہیں ؟

کیا نہیں دیکھا انہوں نے سمتِ افتادہ زمیں ؟
پانی (سے لبریز بادل) ہانکتے ہیں (العدا ہیں)

اُس سے ہم کھیتی اُگاتے ہیں (بڑی شاداب سی)
اُس میں سے اِن کے مویشی کھاتے ہیں آپ بھی

کیا نہیں وہ دیکھتے (اس واقعے کو واقعی) ؟ ؛

اور کہتے ہیں کہ ہوگا (آخری) کب فیصلا ؟
تم اگر سچے ہو (تو ہم کو بتا دو برملا) ؛

اِن سے کہہ دو، فیصلے کے دن نہ کچھ کام آئے گا
اِن کا ایمان (و یقیں)، مہلت نہ پائیں گے (ذرا) ؛

تم کرو پروا نہ ان کی، اور دیکھو تم بھی
(فیصلہ ہوتا ہے کیا)، یہ منتظر ہیں آپ بھی ؛

سورۂ احزاب (۳۳)

(یہ سورۃ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔ اس میں ۷۳ آیتیں اور ۹ رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)
جو نہایت رحم والا ہے بڑا ہی (مہرباں) ؛

(اے نبی) تم (تو فقط) اللہ سے ڈرتے رہو
جو ہیں کافر اور منافق، (اُن سے آخر کیوں ڈرو)

ع ۲ / ۱۱ / ۱۵

ع ۳ / ۸ / ۱۶

ثلث

[۱] یعنی اس قرآن کے ملنے سے
[۲] یعنی توریت

ہے کہنا نبی ان کے آجانا (یہ بھی جل اسکتا) شک نہیں ایسی کو ہے آگاہ وہ ذی حکمت خدا ؛

وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۙ﴿۲﴾
وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۳﴾ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ
قَلْبَيْنِ فِیْ جَوْفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔیْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ
اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ
يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِی السَّبِيْلَ ﴿۴﴾ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ
عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِی الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ؕ
وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ
وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵﴾ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ
وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّاۤ اَنْ تَفْعَلُوْۤا اِلٰۤى اَوْلِيٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ
كَانَ ذٰلِكَ فِی الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ﴿۶﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ
مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۪
وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۙ﴿۷﴾ لِّيَسْـَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ
وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۸﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ
عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ؕ وَكَانَ
اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿۹﴾ اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ
وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ
الظُّنُوْنَا ﴿۱۰﴾ هُنَالِكَ ابْتُلِیَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ﴿۱۱﴾

ربّ کی جانب سے، جو آئے حکم، تم اُس پر چلو — تم جو کچھ کرتے ہو، اُس کی ہے خبر اللہ کو ؁
اور بھروسہ (اے پیمبرؐ) تم رکھو اللہ پر، — ہے خدا کافی تمہارا کارساز (و دادگر) ؁
اور کسی کے سینے میں دو دل نہیں پیدا کیئے — (مصلحت پیشِ نظر رکھتے ہوئے) اللہ نے
اور تمہاری بیویوں کو، جن کو کہہ دیتے ہو ماں[۱] — ماں نہیں اُس نے حقیقت میں بنایا (بے گماں)
اور نہ بیٹا (واقعی) منہ بولے بیٹوں کو کیا — یہ تمہارے منہ کی باتیں ہیں (جو چاہا کہہ دیا)
اور خدا حق بات فرماتا ہے (بے چون و چرا) — اور دکھاتا ہے وہی لوگوں کو سیدھا راستا ؁
اور اِن لے پالکوں کو تم پکارو (جب کبھی) — تو (حقیقی) باپوں سے منسوب کر کے (واقعی)
(ہاں) یہی انصاف کی ہے بات نزدیکِ خدا — پس اگر تم باپ سے اُن کے نہیں ہو آشنا
تو تمہارے پھر وہ دینی بھائی ہیں اور دوست بھی — بھول ہو جائے تو پھر تم پر نہیں ذمّہ کوئی
ہاں ارادہ دل سے ہو (تو یہ گنہ ہے بے گماں) — اور خدا ہے بخشنے والا، نہایت مہرباں ؁
ہیں مسلمانوں کی جانوں سے بھی اَولیٰ تر نبی، — اور نبی کی بیویاں ہیں اُن کی مائیں (واقعی)
اور رشتہ دار از رُوئے کتاب (باصفا) — ہیں مسلماں اور مہاجر لوگوں سے بھی کچھ سِوا
ہاں مگر جب دوستوں سے تم رکھو احساں[۲] روا — ہے کتابِ خاص میں (اللہ کی) یہ ہی لکھا ؁
(اے پیمبرؐ) عہدِ (تبلیغِ) رسالت جب لیا، — ہم نے تم سے، نوحؑ و ابراہیمؑ و موسیٰؑ سے (بجا)

اور عیسیٰؑ ابنِ مریم سے، تو پکّا عہد تھا ؁

صادقوں سے تاکہ حالِ صدق پوچھے (کبریا) — منکروں کے واسطے تیار ہے دُکھ کی سزا ؁
اے مسلمانوں کرو احسان یاد اللہ، کا — تم پر (ایسے وقت میں احسان تھا اُس نے کیا)
تم پہ چڑھ آئے تھے جب لشکر (کے لشکر) برملا — ہم نے بھیجی اُن پر (اپنی) فوج اور (تُند) اِک ہوا
جو نظر آتی نہ تھی تم کو (یہ تھا اِک معجزا) — تم جو کچھ کرتے ہو، ہے اللہ اُس کو دیکھتا ؁
تم پہ وہ نیچے سے اور اُوپر سے آکر (چھا گئے) — رہ گئیں آنکھیں کھُلی، مُنہ کو کلیجے آ گئے،

تم خدا سے بدگماں ہونے لگے (گھبرا گئے)[۴]

یہ مسلمانوں (کے استقلال) کا تھا امتحاں — جھڑ جھڑائے وہ گئے تھے (خوب ہی اُس دن) وہاں ؁

---

[۱] اسلام سے پہلے اہلِ عرب میں ایک طرح کی طلاق کا رواج تھا جسے "ظہار" کہتے تھے یعنی شوہر اپنی بیوی سے اگر یہ کہہ دیتا تھا کہ تیری پیٹھ مجھے اپنی ماں کی پیٹھ کی جگہ ہے تو میاں بیوی میں قطعِ تعلق ہو جاتا تھا۔ اسلام نے اسے طلاق نہیں مانا۔ اسی طرح کسی کے بیٹے کو اپنا بیٹا بنا لینے سے اس کے حقوق اصلی بیٹے کے سے نہیں ہو سکتے۔

[۲] زمانۂ ہجرت کے آغاز میں انصار و مہاجرین میں ایک کو دوسرے کا وارث ٹھہرا دیا گیا تھا عروجِ اسلام کے بعد مہاجرین جب مال و منال سے مستغنی ہو گئے تو صرف رشتہ داروں میں میراث کا قاعدہ جاری رہا اور مہاجرین و انصار کا باہمی توارث موقوف ہو گیا مگر وہ مہاجر اور انصار بھی مستثنیٰ قرار دیئے گئے جن پر بطورِ خاص میراث تقسیم ہوتی تھی۔

[۴] یعنی وادیٔ مدینہ کے نشیب و فراز سے

ع ۸

جنگِ خندق یا جنگِ احزاب

[۳] ہجرت کے چوتھے سال یہودی تمام ملک میں اسلام کے خلاف غلط پروپیگنڈا کرتے پھرے بالآخر چند قبائل کو مثلاً قریش، فرازہ، غطفان اور بنی قریظہ کو جمع کر کے بارہ ہزار کی جمعیت سے مسلمانوں پر حملہ کر دیا مسلمان صرف تین ہزار تھے خندقیں کھود لی تھیں تاکہ دشمنوں سے پناہ لے۔ خندق کھودنے میں خود رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم بھی شریک تھے۔ ایک ماہ تک لڑائی جاری رہی آخرکار سمتِ مشرق سے ایک تیز ہوا یا آندھی آئی۔ کفار نے جو آگ جلا رکھی تھی وہ بجھ گئی۔ وہ بھوکے پیاسے خیمے گر پڑے، گھوڑے چھوٹ گئے اور مسلمانوں کو فتح ہو گئی۔

وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ
وَرَسُوْلُهٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲﴾ وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يٰۤاَهْلَ يَثْرِبَ لَا
مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ
بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۚ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ﴿۱۳﴾ وَلَوْ دُخِلَتْ
عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَاۤ اِلَّا
يَسِيْرًا ﴿۱۴﴾ وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ؕ وَكَانَ
عَهْدُ اللّٰهِ مَسْـُٔوْلًا ﴿۱۵﴾ قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ
الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۶﴾ قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ
يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ؕ وَلَا
يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۷﴾ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ
الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ وَلَا يَاْتُوْنَ
الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۸﴾ اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۖ فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ
يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ
فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى
الْخَيْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ
عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۱۹﴾ يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ
وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِي الْاَعْرَابِ
يَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ ؕ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْۤا اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۲۰﴾ ع

ع ۲ ۱۸

جو منافق لوگ تھے، اور جن کے دل میں روگ تھا وہ لگے کہنے، کہ جو وعدہ خدا نے تھا کیا
اور نبی نے اُس کے، وہ دھوکا تھا (جو جھوٹا ہُوا)۔
اور (اُس دن) اک جماعت اُن میں کی کہنے لگی "اہلِ یثرب بالمقابل تم نہ ٹھہروگے (کبھی)
اس لیے (اپنے گھروں کو) لَوٹ جاؤ (خیبر سے)" کچھ پیمبر سے اجازت مانگ کر کہنے لگے
"گھر ہمارے غیر محفوظ اور کھلے ہیں (سب پڑے)" غیر محفوظ اُن کے گھر حالانکہ (فی الواقع) نہ تھے
بلکہ وہ تو بھاگ جانا چاہتے تھے (بُزدلے)۔
اور اگر (کفّار) اُن میں آ گھسیں اطراف سے اور کہیں فتنہ بپا کر دو، تو کر دیں (چلیئے)
اور بہت تھوڑا گھروں میں اپنے ٹھیریں (جان کے)[1]
اور نہ پھرنے کا خدا سے عہد تھے یہ کر چکے پوچھ کچھ ہوگی خدا کے عہد کی (افراد سے)
ان سے کہدو، بھاگنا تم کو نہ دے گا فائدا موت کے یا قتل کے ڈر سے، جو تم بھاگے تو کیا
بس یہی نا! اور کچھ دن فائدہ لوگے اُٹھا، (پھر بھی تو موت آئیگی، آخر فنا، آخر فنا)۔
ان سے پوچھو، کون ہے تم کو بچا سکتا بھلا؟ فضل تم پر، یا بُرائی کرنا چاہے گر خدا؟
وہ سوا اللہ کے حامی نہ پائیں گے کوئی اور مددگار اپنا، (پائیں گے نہ کوئی واقعی)۔
جانتا ہے رب اُنہیں، جو روکتے ہیں جنگ سے اور اپنے بھائی بندوں سے جو ہیں یُوں بولتے
"تم چلے آؤ ہمارے پاس" (اچھا ہے یہی) اور لڑائی میں نہیں آتے، مگر (رسمًا) کبھی،
تم (مسلمانوں) سے رکھتے ہیں بخیلی وہ روا پھر کوئی جب پیش آجاتا ہے (موقع) خوف کا
دیکھتے ہو، تم کو (مایوسانہ) ہیں یہ دیکھتے اُن کی آنکھیں گھومتی ہیں ایسے جیسے موت سے
ہو کسی پہ بے ہوشی طاری، (وہ گھبرانے لگے) خوف پھر جب دُور ہو جاتا ہے تو یہ (بزدلے)
بدزبانی کر کے تم پر کرتے ہیں طعنہ زنی، اور گرہ پڑتے ہیں یہ مالِ (غنیمت پر) سبھی
یہ وہ ہیں، لائے نہیں ایمان جو (آغاز سے) پس اکارت کر دیئے اُن کے عمل اللہ نے
اور ہے یہ بات آساں ربِّ ایزد کے لیئے۔
وہ سمجھتے ہیں، نہیں فوجیں پھریں (کفّار کی) اور اگر (دشمن کی) فوجیں لَوٹ آئیں واقعی،
تو یہ لوگ اِس بات کی پھر آرزو کرنے لگیں کاش ہم باہر نکل جائیں کہیں، دیہات میں
اور پھر پوچھیں تمہارا حال (بیٹھے دُور سے) اور جو (مجبورًا) تمہارے ساتھ ہی رہنا پڑے
تو یہ (دشمن سے) بہت ہی کم لڑیں (رُکتے ہوئے)۔

ع ۲ ۱۲ ۱۸

[1] یعنی جنگ سے جی چرانے کے لیے تو یہ ایک حیلہ ہے کہ ہمارے گھر غیر محفوظ اور کھلے پڑے ہیں اس لیے ہمیں گھر لوٹ جانے کی اجازت ملنی چاہیئے لیکن اگر دشمن مدینہ میں گھس آئیں تو یہ لوگ تمام شہروں میں لوٹ مار کرتے پھر یں گے یہ اپنے گھروں میں بمشکل تھوڑی دیر ہی ٹھہریں گے اور اس وقت انھیں اپنے گھروں کے غیر محفوظ ہونے کا احساس تک نہ ہوگا

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا
اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴿۲۱﴾ وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ
قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
وَمَا زَادَهُمْ اِلَّا اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ﴿۲۲﴾ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ
صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ
وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ
بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اِنَّ
اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۲۴﴾ وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ
يَنَالُوْا خَيْرًا وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا
عَزِيْزًا ﴿۲۵﴾ وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ
صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ
وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ﴿۲۶﴾ وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ
وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿۲۷﴾ يٰۤاَيُّهَا
النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا
فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۲۸﴾ وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا
عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ
لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾

(اے مسلمانو) تمہارے یعنی اُن کے واسطے ، ہے توقع جن کو روزِ آخر و اللہ سے
جو کیا کرتے ہیں اکثر ذکر بھی اللہ کا ، اُسوۂ[1] حسنہ رسول اللہ کا موجود تھا ؛
اور جب دیکھیں مسلمانوں نے فوجیں (کفر کی) بول اُٹھے (فی الحقیقت) یہ تو (موقع) ہے وہی
جسکا وعدہ تھا خدا نے اور پیمبر نے کیا ہاں خدا نے اور پیغمبر نے اُس کے سچ کہا
جذبۂ ایمان وطاعت اور اُن کا بڑھ گیا ؛
اِن مسلمانوں میں کچھ ایسے ہیں مردان (دغا) سچ جنھوں نے کر دکھایا، عہد جو کچھ تھا کیا
بعض تو ان میں سے ذمّہ اپنا پورا کر گئے[2] بعض ایسے ہیں جو ہیں راہِ (شہادت) دیکھتے
(جو کہی تھی بات انھوں نے) وہ ذرا بدلی نہیں ؛ تا کہ سچوں کو خدا سچ کا عوض دے (بالیقیں)
جو منافق ہیں، اُنھیں چاہے سزا دے پھر خدا یا کرے توبہ قبول اُن کی، (جو ہو اُس کی رضا)
بالیقیں وہ مہرباں ہے بخشنے والا (بڑا) ؛
اور خدا نے کافروں کو خشمگیں لوٹا دیا ، (اس مہم سے) کوئی بھی اُن کو نہ پہنچا فائدا
اپنے اُوپر لی مسلمانوں کی جنگ اللہ نے ہے زبردست اور ذی قوّت وہ (کتنا دیکھیے)
اور جو تھے اہلِ کتاب[3] اُن (دشمنوں کی) پشت پر اُن کو اُن کے قلعوں سے نیچے اتارا (سر بسر)
رُعب پھر اُن کے دِلوں میں بھر دیا (اسلام کا) مار ڈالا کچھ کو، کچھ کو قید تم نے کر لیا ؛
تم کو اُن کے گھر، زمیں اور مال کا مالک کیا اُس[4] زمیں کا بھی، قدم تم نے نہ تھا جس میں رکھا
ہاں خدا ہر چیز پر قادر ہے (بے چون و چرا) ؛

ع ۳
۱۹

(اے پیمبر) بیویوں سے اپنی تم کہہ دو (ذرا) ہے حیاتِ دہر اگر اور اُس کی زینت مدّعا
تو پھر آؤ میں تمھیں کچھ دے دلا دوں (ہاتھوں ہاتھ) اور رخصت کر دوں (اخلاق اور) اچھائی کے ساتھ ؛
اور جو تم خواہاں ہو اللہ و رسول اللہ کی اور (حسرت ہو تمھیں کچھ) آخرت کے گھر کی بھی
تو جو تم میں نیک ہیں، اللہ نے اُن کے لیئے اجر کر رکھے ہیں تیار (اچھے اچھے اور) بڑے ؛
اے نبی کی بیویو، تم میں کرے گا گر کوئی کارِ ناشائستہ، تو دُہری سزا دی جائے گی
اور ہے اللہ کو یہ بات آساں (واقعی) ؛

[1] اسوہ نمونہ
[2] یعنی شہید ہو گئے
[3] یعنی یہودی
[4] علاقہ خیبر سے مراد ہے

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ
اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿٣١﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ
لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ
بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا
مَّعْرُوْفًا ﴿٣٢﴾ وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ
الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ
اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴿٣٣﴾ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ
بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ
لَطِيْفًا خَبِيْرًا ﴿٣٤﴾ اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ
وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ
وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَ
الصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ
اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا
عَظِيْمًا ﴿٣٥﴾ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ
وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ﴿٣٦﴾

تم میں سے طاعت کرے گی جو کوئی اللہ کی — اور رسُول اللہ کی، اور ہوں گے نیک اعمال بھی
تو ہم اُس کو اجر بھی دُہرا عطا فرمائیں گے — رکھی ہے عزّت کی روزی ہم نے اسکے واسطے ؛
اے نبی کی بیویو، (تم ہو متاعِ بہتریں) — عام جیسی عورتیں ہوتی ہیں، ویسی تم نہیں
پس اگر منظور ہے پرہیز گاری (تو سنو) — تم نہ دب کر بات (لوگوں سے پسِ پردہ) کرو
جس کے دل میں کھوٹ ہے (وہ اس دبی آواز سے) — تم سے (جانے کیا) توقع (اور ظن) قائم کرے
اور کرو معقول بات (اُن سے فضا پہچان کے) ؛
اور تم اپنے گھروں میں (چین سے) بیٹھی رہو — اور سنگھار اپنا نہ تم (لوگوں کو) دکھلاتی پھرو
جیسا کہ عہدِ جہالت میں (بُرا) دستور تھا، — تم پڑھو (دائم) نماز اور دو زکاتؔ (اس کے سوا)
تم خدا کی، اور رسول اللہ کی طاعت کرو — اے نبی کی اہلِ خانہ، چاہتا ہے رب (سنو)
دُور کر دے تم سے وہ (ہر اک طرح کی) گندگی — اور کر دے تم کو پاک و صاف (دے پاکیزگی) ؛
جو سُنائی جاتی ہیں گھر میں تمہارے (ہر گھڑی) — باتیں دانائی کی اور (یہ) آیتیں اللہ کی
یاد رکھو اُن کو، اور اس میں نہیں ہے شک (ذرا) — رازداں ہے اور سب کے حال سے واقف خدا ؛
بالیقیں مردانِ مُسلم اور مسلماں عورتیں — مرد ایماندار اور ایماں دار (بہتر) عورتیں،
اور وہ (سب) مرد جو ہیں کرنے والے بندگی — عورتیں وہ، بندگی کرتی ہیں جو (اللہ کی)
اور سچے مرد، (صادق) اور سچّی عورتیں — مرد جو صابر ہیں، اور صابر ہیں جتنی عورتیں
عورتیں اور مرد جو ڈرتے ہیں (رب سے سر بسر) — اور مخیّر عورتیں اور مرد، (عقبیٰ در نظر)
روزہ رکھنے والے مرد اور عورتیں (ہر دور میں) — شرمگاہوں کے محافظ جو ہیں مرد اور عورتیں
اور خدا کو یاد کرنے والے مرد اور عورتیں، — (وہ بھی) کثرت سے (تو پیغمبر یہ مژدہ دو انہیں)
رکھی ہے تیار حق نے مغفرت اِن کے لئے — (اور علاوہ اس کے) وہ اجرِ گراں تر پائیں گے ؛
مومنہ کو اور مومن کو یہ شایاں (ہی نہیں) — جب خدا اور اس کا پیغمبر (بطورِ بہتریں)
بات (اُن کے بارے میں) ٹھہرا دیں کوئی (ایکبار) — پھر بھی اپنے کام میں اِن کا ہو (باقی) اختیار،
کی خدا اور اُس کے پیغمبر سے جس نے سرکشی — تو کھلی گمراہی میں وہ پڑ چکا ہے (واقعی) ؛

وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ
زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى
النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ۭ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا
لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَاۗىِٕهِمْ اِذَا قَضَوْا
مِنْهُنَّ وَطَرًا ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝۳۷ مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ
فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ۭ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۭ وَكَانَ اَمْرُ
اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ۝۳۸ۙ الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ
اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝۳۹ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ
رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ
عَلِيْمًا ۝۴۰ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝۴۱ۙ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً
وَّاَصِيْلًا ۝۴۲ هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰۗىِٕكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ
اِلَى النُّوْرِ ۭ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ۝۴۳ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ښ وَاَعَدَّ
لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ۝۴۴ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝۴۵ۙ
وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝۴۶ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ
مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ۝۴۷ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ
وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝۴۸ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا
نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ
عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝۴۹

(اے پیمبر) تم نے جب اُس[ل] شخص سے (نہاں یوں) کہا — جس پہ تم نے اور خدا نے (خاص کر) احساں کیا،

"اپنی بیوی کو تو اپنی زوجیت میں رہنے دے — (چھوڑنا ہے نامناسب اُس کو) ڈر اللہ سے"

اور تم اک بات ایسی دل میں رکھتے تھے نہاں — جس کو ظاہر کرنے والا تھا خدا (ئے رازداں)

لوگوں سے ڈرتے تھے تم (ایسا نہ ہو رسوائی ہو) — اور خدا کا حق زیادہ تھا کہ تم اُس سے ڈرو

زید، اُس عورت سے پھر جب بے تعلق ہو چکا — عقد میں ہم نے تمہارے اُس کو (آخر) دے دیا

تا مسلمانوں کی لے پالک جو چھوڑیں بیویاں — عقد کرنا اُن سے اِن پر ہو نہ تنگ (اور کچھ گراں)

اور خدا کا کام تو رہتا ہے ہو کر (بے گماں) ۞

بات ٹھہرا دی خدا نے جو پیمبر کے لیئے — اُس کے کرنے میں نہیں کچھ حرج اُس کے واسطے

(ہاں) یہی تھا پہلے نبیوں میں بھی دستورِ خدا — امرِ حق تو ہے (ازل ہی سے) مقرّر ہو چکا ۞

وہ، جو پہنچاتے تھے لوگوں کو پیامِ اللہ کے — جو نہ ڈرتے تھے کسی سے، ڈرتے تھے اللہ سے

ہے خدا کافی حسابِ (کار) لینے کے لیئے ۞

اور تمہارے مردوں میں (لوگو) محمّد (بالیقیں) — باپ تو (اس شہرِ مکّہ میں) کسی کے ہیں نہیں

بلکہ ہیں پیغمبرِ ربّ، اور مُہرِ انبیاء — اور ہے اللہ سب چیزوں کو (بہتر) جانتا ۞

اے مسلمانو، خدا کی یاد کثرت سے کرو ۞ — اس کی ہی شام و سحر تسبیح بھی کرتے رہو ۞

تم پہ وہ، اُس کے فرشتے بھیجتے ہیں رحمتیں — روشنی میں تاکہ لے آئیں اندھیروں سے تمھیں

مہرباں ایمان والوں پر ہے وہ (ہر حال میں) ۞

اور ملیں گے یہ خدا سے اپنے جس دن (شادکام) — تحفہ میں (مِن جانبِ اللہ) پائیں گے سلام

اجرِ باعزّت کا اِن کے واسطے ہے اہتمام ۞

(اے پیمبر) ہم نے تم کو شاہد و مژدہ رساں — اور ڈرانے والا، بھیجا ہے بنا کر (بے گماں) ۞

اور بُلانے والا حق کی سمت اُس کے حکم سے — اور اک روشن چراغ (اس بزمِ عالم کے لیئے) ۞

اہلِ ایماں جو ہیں، اُن کو دو یہ خوشخبری سُنا — یہ کہ اُن پر ہے بڑا ہی فضل (اُس) اللہ کا ۞

جو منافق اور کافر ہیں، نہ مانو اُن کی بات — وہ ستائیں تو کرو پروا نہ تم (اور التفات)

اور بھروسہ تم خدا پر رکھو (ہو کر بے نیاز) — ہے (تمہارے واسطے) کافی خدائے کارساز ۞

مومنو جب عقد مومن عورتوں سے تم کرو — اور پھر چھونے سے پہلے ہی تم اُن کو چھوڑ دو

اُن کو عدّت میں بٹھانے کا تمھیں کچھ حق نہیں — گنتی پوری تم کراؤ اُن سے (ہو کر ہم نشیں)

(ایسی صورت میں) کچھ اُن کو دے دلا کر (چھوڑ دو) — اور خوش اسلوبی (و اخلاق) سے رخصت کرو ۞

[ل]

یعنی زید ابنِ حارثہ سے جب یہ دس برس کے تھے تو آنحضرت صلعم نے انہیں مکّہ میں مول لیا تھا جب گھر والوں کو اطلاع ہوئی تو وہ انہیں واپس لینے آئے حضرت صلعم واپس دینے کو راضی ہو گئے مگر زید گھر جانے پر راضی نہ ہوئے اس لئے کہ وہ آنحضرت صلعم کے بڑے وفادار غلام تھے۔ اس کے بعد آنحضرت نے انہیں اپنا متبنیٰ بنا لیا اور حضرت زینب سے جو رسولِ خدا کی پھوپھی کی بیٹی تھیں ان کی شادی ہو گئی مگر میاں بیوی میں خلوص قائم نہ رہ سکا۔ بیوی کو اپنا شوہر حقیر محسوس ہونے لگا۔ جب دونوں میں لڑائی ہوتی تو زید آنحضرت سے شکایت کرتے اور کہتے کہ میں تو اسے چھوڑے دیتا ہوں۔ آنحضرت صلعم نے انہیں بہتیرا سمجھایا لیکن وہ نہ مانے۔ آنحضرت نے دل میں سوچا کہ اگر زید نے زینب کو چھوڑ دیا تو اس کی دل جوئی کے لیے میں خود اس سے شادی کروں گا۔ لیکن منافقوں کی بدگوئی سے اندیشہ کیا کہ لوگ کہیں گے اپنے بیٹے کی بیوی سے شادی کر لی۔ اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں اور آپ نے حضرت زینب سے نکاح کر کے یہ ثابت کر دیا کہ متبنیٰ کے حقوق صُلبی اولاد کے برابر نہیں ہو سکتے۔ اور متبنیٰ کو صلبی سمجھنا بھی نہ چاہیئے۔

٥ ع ٢

يٰٓاَيُّهَا النَّبِىُّ اِنَّآ اَحۡلَلۡنَا لَكَ اَزۡوَاجَكَ الّٰتِىۡۤ اٰتَيۡتَ اُجُوۡرَهُنَّ وَمَا
مَلَـكَتۡ يَمِيۡنُكَ مِمَّاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيۡكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ
وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِىۡ هَاجَرۡنَ مَعَكَ وَامۡرَاَةً مُّؤۡمِنَةً اِنۡ
وَّهَبَتۡ نَفۡسَهَا لِلنَّبِىِّ اِنۡ اَرَادَ النَّبِىُّ اَنۡ يَّسۡتَـنۡكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ
مِنۡ دُوۡنِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ؕ قَدۡ عَلِمۡنَا مَا فَرَضۡنَا عَلَيۡهِمۡ فِىۡۤ اَزۡوَاجِهِمۡ وَمَا
مَلَـكَتۡ اَيۡمَانُهُمۡ لِكَيۡلَا يَكُوۡنَ عَلَيۡكَ حَرَجٌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ﴿۵۰﴾
تُرۡجِىۡ مَنۡ تَشَآءُ مِنۡهُنَّ وَتُـــْٔوِىۡۤ اِلَيۡكَ مَنۡ تَشَآءُ ؕ وَمَنِ ابۡتَغَيۡتَ مِمَّنۡ
عَزَلۡتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡكَ ؕ ذٰلِكَ اَدۡنٰٓى اَنۡ تَقَرَّ اَعۡيُنُهُنَّ وَلَا يَحۡزَنَّ
وَيَرۡضَيۡنَ بِمَاۤ اٰتَيۡتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ مَا فِىۡ قُلُوۡبِكُمۡ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
عَلِيۡمًا حَلِيۡمًا ﴿۵۱﴾ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنۡۢ بَعۡدُ وَلَاۤ اَنۡ تَبَدَّلَ بِهِنَّ
مِنۡ اَزۡوَاجٍ وَّلَوۡ اَعۡجَبَكَ حُسۡنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَـكَتۡ يَمِيۡنُكَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ رَّقِيۡبًا ﴿۵۲﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَدۡخُلُوۡا بُيُوۡتَ
النَّبِىِّ اِلَّاۤ اَنۡ يُّؤۡذَنَ لَـكُمۡ اِلٰى طَعَامٍ غَيۡرَ نٰظِرِيۡنَ اِنٰٮهُ وَلٰـكِنۡ
اِذَا دُعِيۡتُمۡ فَادۡخُلُوۡا فَاِذَا طَعِمۡتُمۡ فَانْتَشِرُوۡا وَلَا مُسۡتَاۡنِسِيۡنَ لِحَدِيۡثٍ ؕ
اِنَّ ذٰلِكُمۡ كَانَ يُؤۡذِى النَّبِىَّ فَيَسۡتَحۡىٖ مِنۡكُمۡ وَاللّٰهُ لَا يَسۡتَحۡىٖ مِنَ
الۡحَـقِّ ؕ وَاِذَا سَاَلۡتُمُوۡهُنَّ مَتَاعًا فَسۡـَٔـلُوۡهُنَّ مِنۡ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰ لِكُمۡ
اَطۡهَرُ لِقُلُوۡبِكُمۡ وَقُلُوۡبِهِنَّ ؕ وَمَا كَانَ لَـكُمۡ اَنۡ تُؤۡذُوۡا رَسُوۡلَ اللّٰهِ وَلَاۤ اَنۡ
تَنۡكِحُوۡۤا اَزۡوَاجَهٗ مِنۡۢ بَعۡدِهٖۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰ لِكُمۡ كَانَ عِنۡدَ اللّٰهِ عَظِيۡمًا ﴿۵۳﴾

ہم نے کیں تم پر حلال (اب وہ) تمھاری بیویاں، اے نبی تم مہر جن کا دے چکے ہو (بے گماں)
وہ کنیزیں بھی (غنیمت میں) جو دیں اللہ نے اور چچا کی اور پھوپھی کی بیٹیاں (بے عذر کے)
اور تمھارے ماموں اور خالاؤں کی (وہ) بیٹیاں جو تمھارے ساتھ ہجرت کر کے آئی ہیں (یہاں)
مومنہ وہ بھی، جو جان اپنی نبی کو بخش[1] دے اور نبی کی بھی یہ خواہش ہو کہ عقد اُس سے کرے
یہ (رعایت) خاص ہے (لیکن) تمھارے ہی لئے (یعنی یہ جائز) نہیں سب مومنوں کے واسطے،
ہم نے اُن پر اُن کی ازواج اور کنیزوں کا صلا[2] جو مقرر کر دیا ہے، اُس سے ہم ہیں آشنا،
تاکہ تنگی (اِن کے بارے میں) نہ کچھ تم پر رہے ہے خدا آمرزگار و مہرباں (ہر طور سے)؏
بیبیوں میں سے جسے چاہو الگ اس کو کرو اور جس کو چاہو (جب تک چاہو) پاس اپنے رکھو
(ایک وقتِ خاص تک) تم نے جدا جن کو کیا اُن کو پھر واپس بلا لو، تو نہیں ہے کچھ خطا
اس طرح اغلب ہے آنکھیں انکی بھی ٹھنڈی رہیں خاطر آزردہ نہ ہوں وہ (خوش رہیں راضی رہیں)
اور اُس پر شاد ہوں جو کچھ اُنہیں تم نے دیا جو دلوں میں ہے تمھارے جانتا ہے سب خدا

بُردبار اور جاننے والا ہے (بیشک) کبریا[3] ؏

(اے نبی) اس وقت کے بعد اب نہیں تم پر حلال عورتیں (کچھ دوسری[4]) اور ہے نہ یہ شایانِ (حال)
تم بدل کر ان کو، کر لو دوسری کچھ بیبیاں حسن کتنا ہی تمھیں اُن کا پسند آئے (یہاں)
ہاں مگر (جائز ہیں وہ) جو ہیں تمھاری لونڈیاں[5] اور وہ اللہ (تو) ہر چیز کا ہے پاسباں؏

۶ ع ۱۲ ۳

اے مسلمانو، گھروں میں تم نہ پیغمبر کے جاؤ ہاں مگر جب کھانا کھانے کی اجازت ہو (تو آؤ)
کھانا پکنے کی نہ دیکھو راہ (کھوٹا ہے یہ کام) جب بلایا جائے تو (کھانے کو) جاؤ (لاکلام)
اپنا اپنا راستہ لو (جلد) جب کھا پی چکو جی لگا کر تم نہ آپس میں وہاں باتیں کرو
اس سے پیغمبر کو تھی تکلیف (ہم کو ہے خبر) تم سے شرماتے تھے وہ (کچھ کہہ نہ سکتے تھے مگر)
کہنے سے حق بات کے اللہ شرماتا نہیں، جب نبی کی بیویوں سے مانگو کچھ تو (بالیقیں)
پردے کے باہر (کھڑے رہ کر ہی) ان سے مانگ لو، صاف اُن کے اور تمھارے دل رہیں گے یوں (سنو)
دو رسول اللہ کو ایذا، تمھیں شایاں نہیں اور نہ بعد اُن کے (مناسب ہے تمھیں اے مومنیں)
بیویوں سے تم کبھی اُن کی رکھو شادی روا ہے بڑی (بے جا) یہ بات البتہ نزدیکِ خدا؏

[1] یعنی بے مہر نکاح میں آنا چاہے

[2] یعنی حقِ مہر

[3] اتنی رعایتوں کے باوجود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کے ساتھ برابر کا برتاؤ کرتے تھے۔

[4] یعنی عورتوں کی جو تصریح اوپر کر دی گئی ہے ان کے علاوہ عورتیں حلال نہیں۔ اور جو ہیں ان کا بدلنا بھی حلال نہیں

[5] باوجود اجازت آنحضرتؐ نے صرف دو یا تین کنیزوں سے شادی کی ایک ماریہؓ جن سے ایک لڑکا ہوا جس کا نام ابراہیم تھا۔ ایک ریحانہ یا شمعونہ یا دونوں۔

إِنْ تُبْدُوا شَيْئًا أَوْ تُخْفُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿٥٤﴾
لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِي آبَائِهِنَّ وَلَا أَبْنَائِهِنَّ وَلَا إِخْوَانِهِنَّ وَلَا
أَبْنَاءِ إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ أَخَوَاتِهِنَّ وَلَا نِسَائِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ
أَيْمَانُهُنَّ ۗ وَاتَّقِينَ اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا ﴿٥٥﴾
إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٥٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ
وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا ﴿٥٧﴾
وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ
احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا ﴿٥٨﴾ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ
وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ۚ
ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿٥٩﴾
لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ
وَالْمُرْجِفُونَ فِي الْمَدِينَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُونَكَ فِيهَا
إِلَّا قَلِيلًا ﴿٦٠﴾ مَلْعُونِينَ ۖ أَيْنَمَا ثُقِفُوا أُخِذُوا وَقُتِّلُوا تَقْتِيلًا ﴿٦١﴾
سُنَّةَ اللَّهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۖ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ
تَبْدِيلًا ﴿٦٢﴾ يَسْأَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ ۚ
وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا ﴿٦٣﴾ إِنَّ اللَّهَ لَعَنَ الْكَافِرِينَ وَ
أَعَدَّ لَهُمْ سَعِيرًا ﴿٦٤﴾ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿٦٥﴾

کرکے ظاہر یا چھپا کر کام تم کوئی کرو ۔۔۔ جتنی باتیں ہیں، ہے سب سے باخبر اللہ تو ؃
اور ازواجِ پیمبر پر نہیں ہے کچھ گناہ ۔۔۔ اپنے باپوں کے اگر آجائیں وہ پیشِ نگاہ
یا وہ آئیں اپنے بیٹوں، بھائیوں کے سامنے ۔۔۔ یا بھتیجوں اور اپنے بھانجوں کے سامنے
اپنی (ہم جنس) عورتوں یا لونڈیوں کے سامنے ۔۔۔ (ہے روا)، اے عورتو ڈرتی رہو اللہ سے

بالیقیں ہر ایک شے ہے سامنے اللہ کے ؃

بیشک اللہ اور فرشتے اس کے (پڑھ پڑھ کر درود) ۔۔۔ بھیجتے رہتے ہیں (سب کے سب) پیمبر پہ درود
مومنو (تم بھی) درود (اب) اُن پہ بھیجو اور سلام ؃ ۔۔۔ (دوسری بیکار باتوں سے تو بہتر ہے یہ کام)
جو ستاتے ہیں خدا کو، اُس کے پیغمبر کو بھی ۔۔۔ دُنیا اور عقبیٰ میں لعنت اُن پہ ہے اللہ کی

اور ذلت کا عذاب اُن کے لئے ہے (واقعی) ؃

جو مسلماں عورتوں مردوں پہ بے جُرم و خطا ۔۔۔ (تہمتیں ناحق لگا کر) کرتے ہیں دُق (بے حیا)

بار ہے اُن پر صریحی (اک) گنہ اور جھوٹ کا ؃

کہدو اپنی بیویوں اور بیٹیوں سے اے نبی ۔۔۔ جو مسلماں عورتیں (اِن کے سوا ہیں اُن) سے بھی
اپنے سر کی نیچی لٹکایا کریں وہ چادریں ۔۔۔ اِس سے اغلب ہے کہ وہ لوگوں کو پہچانی پڑیں
اس طرح اُن کو نہ چھیڑے گا کوئی پھر (بے گماں) ۔۔۔ اور ہے اللہ تو آمرزگار و مہرباں ؃
اس پہ بھی، جو ہیں منافق اور بدنیّت یہاں ۔۔۔ جو مدینے میں ہیں افواہیں اُڑاتے (بدزباں)
حرکتوں سے اپنی (بے غیرت) نہ گر باز آئینگے ۔۔۔ تو لگا دیں تجھیں ہم اُن کے پیچھے (جان کے)
پھر مدینے میں تمہارے پاس پائیں گے نہ بار ۔۔۔ اور رہے بھی تو بہت ہی کم (بطورِ مستعار) ؃
(وہ بھی بدحالی میں ہر جانب سے) پھٹکارے ہوئے ۔۔۔ جس جگہ پائے گئے، پکڑے گئے، مارے گئے ؃
ہاں یہی اگلوں میں بھی دستور تھا اللہ کا ۔۔۔ تم نہ پاؤ گے کبھی تبدیل دستورِ خدا ؃
تم سے ہیں جو لوگ احوالِ قیامت پوچھتے ۔۔۔ اُن سے کہدو، ہے قیامت علم میں اللہ کے

کیا خبر تم کو، جو وہ لمحے ہوں نزدیک آ گئے ؃؟

بھیجی لعنت کافروں پر بالیقیں اللہ نے ۔۔۔ اور دہکتی آگ ہے تیار اُن کے واسطے ؃
وہ رہیں گے اُس (دہکتی آگ ہی) میں دائمی ۔۔۔ پھر مددگار اپنا اور حامی، نہ پائیں گے کوئی ؃

ع ۷

ربع

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ
وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿٦٦﴾ وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا
فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ﴿٦٧﴾ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ
وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ﴿٦٨﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ
اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ۭ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ﴿٦٩﴾
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿٧٠﴾ يُّصْلِحْ
لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿٧١﴾ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَ
حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ﴿٧٢﴾ لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ
الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ
اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٧٣﴾

سُوْرَةُ سَبَاٍ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ
وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿١﴾ يَعْلَمُ
مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ
مِنَ السَّمَاۗءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۭ وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ ﴿٢﴾

اوندھے منہ جس روز وہ دوزخ میں ڈالے جائیں گے　　تو کہیں گے، ہم خدا کا کاش کہنا مانتے ،
اور کاش (احکام پر چلتے) رسُول اللہ کے! ۞
اور کہیں گے، ہم نے کہنا مانا ، اے پروردگار　　اپنے سرداروں کا اور اپنے بڑوں کا (بار بار)
اور انھوں نے کر دیا گمراہ (تھے وہ نابکار) ۞
اے ہمارے رب (تو اب) دُہری سزائیں دے انہیں　　(اُن پہ نازل کر) بڑی سے جو بڑی ہوں لعنتیں ۞
اے مسلمانو تم اُن جیسے نہ (دنیا میں) بنو　　جو ستایا کرتے تھے موسیٰؑ (بنِ عمران) کو
پھر خدا نے تہمتوں سے کر دیا اُن کو بَری　　اور وہ نزدیکِ خدا تھے آبرومند (اک نبی) ۞
اے مسلمانو خدا (ئے پاک) سے ڈرتے رہو　　اور (کہو تو) بات سیدھی (اور سچّی ہی) کہو ۞
تاکہ وہ اعمالِ صالح کی تمھیں توفیق دے　　اور بخشے وہ گنہ جو تم نے (بھُولے سے) کیئے ۞
اور جس نے طاعت اللہ و نبی کی (دل سے) کی　　فی الحقیقت اُس نے حاصل کامیابی کی بڑی ۞
پیش ہم نے (اک) امانت کو (جو تھی صبر آزما)　　آسمانوں اور زمیں پر اور پہاڑوں پر کیا
ڈر گئے سب اُس سے، اور انکار اٹھانے سے کیا　　اور انساں نے اٹھایا اُس کو (بے چون و چرا)
شک نہیں اِس میں کہ وہ ظالم بھی تھا، ناداں بھی تھا ۞
(اور اُٹھایا تو یہ انجام اُس کا پھر ہونا ہی تھا)　　کہ منافق عورتوں مردوں کو خالق دے سزا
اور مُشرک عورتوں مردوں کو بھی وہ دے عذاب　　اور جو مومن ہیں مرد اور عورتیں (حق انتساب)
بخش دے ان کو خدا، دے دے معافی (بے گماں)　　اور ہے اللہ تو آمرزگار و مہرباں ۞

ع ۸ ۱۰ ۵

ع ۹ ۵ ۶

ل۱ مثلاً بیج
ل۲ مثلاً نباتات
ل۳ مثلاً پانی
ل۴ مثلاً بخارات

سُورۂ سَبَا (۳۴)

(یہ سورۃ مکۂ معظمہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں ۵۴ آیتیں اور ۶ رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)
جو بڑا ہی رحم والا ہے، نہایت مہرباں ۞

ہیں سزاوارِ خدا ، (دنیا میں) ساری خوبیاں　　سب اُسی کا ہے جو کچھ ارض و سما میں ہے (یہاں)
آخرت میں بھی سزاوار اُس کو ہیں سب خوبیاں　　حکمتوں والا وہی ہے، باخبر (اور رازداں) ۞
جو در آتا ہے زمیں میں، اس سے ہے وہ باخبر　　جو نکلتا ہے زمیں سے، جانتا ہے (سربسر)
چرخ سے جو کچھ اُترتا ہے، جو چڑھتا ہے اُدھر　　(سب سے واقف ہے) وہ ہے آمرزگار و رحیم ۞

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّىْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ
عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا
فِى الْاَرْضِ وَلَاۤ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَاۤ اَكْبَرُ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ
مُّبِيْنٍ ﴿۳﴾ ۙ لِّيَجْزِىَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ
وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۴﴾ وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِىْۤ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ
لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ﴿۵﴾ وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ
الَّذِىْۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَيَهْدِىْۤ اِلٰى صِرَاطِ
الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴿۶﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ
يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّكُمْ لَفِىْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۷﴾ ۚ اَفْتَرٰى
عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلِ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ
فِى الْعَذَابِ وَالضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ﴿۸﴾ اَفَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ
وَمَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ
نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّكُلِّ عَبْدٍ
مُّنِيْبٍ ﴿۹﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ؕ يٰجِبَالُ اَوِّبِىْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ
وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ﴿۱۰﴾ ۙ اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِى السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا
صَالِحًا ؕ اِنِّىْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱﴾ وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّ
رَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ؕ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ
يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ؕ وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۱۲﴾

کہتے ہیں منکر قیامت ہم پر آ سکتی نہیں، کہدو، ہاں (آئے گی) وہ تم پر (کچھ اس میں شک نہیں)
اپنے رب کی میں قسم کھاتا ہوں جو ہے غیب داں ایک ذرّہ بھی تو ہو سکتا نہیں اُس سے نہاں،
آسمانوں میں نہ سطحِ ارض پر، اور (واقعی) ذرّے سے ہو کوئی چھوٹی چیز یا اُس سے بڑی
سب ہیں وہ واضح کتاب (خاص) میں لکھی ہوئی ؀
تاکہ جو ایمان لائے کام بھی اچھے کیئے اُن کو بدلے دے خدا (افعال اور اعمال کے)
مغفرت اور روزی عزّت کی ہے اِن کے واسطے ؀
جو ہماری آیتوں کے توڑ میں کوشاں رہے ہے (قیامت میں) عذابِ درد ناک اُن کے لئے ؀
جانتے ہیں وہ جنھیں ہے علم (میں بہرہ مِلا) ہے وہ برحق، تم پہ جو کچھ حق نے ہے نازل کیا[1]
جو دکھاتا ہے (یقیناً) اُس خدا کا راستا جو ہے غالب سب پر اور شائستۂ حمد (وثنا) ؀
کہتے ہیں (آپس میں) منکر، کیا تمھیں ہم دیں بتا؟ ایک شخص ایسا جو دیتا ہے خبر یہ (برملا)
ریزہ ریزہ بعد مرنے کے جو تم ہو جاؤ گے تو نئے پھر اک جنم میں از سرِ نو آؤ گے
کیا خبر اِس شخص نے باندھا ہے جھوٹ اللہ پر یا اسے سودا ہوا ہے یا جُنوں کا ہے اثر[2]؟
کچھ نہیں، بلکہ یقینِ آخرت جن کو نہیں وہ مصیبت اور بڑی گمراہی میں ہیں (بالیقیں) ؀
کیا نظر اِن کی نہیں ہے جانبِ ارض و سما؟ آگے پیچھے (جو انھیں گھیرے ہوئے ہیں برملا)
ہم اگر چاہیں، دھنسا ماریں اُنھیں زیرِ زمیں یا گرا دیں ان پہ ٹکڑے آسماں کے (بالیقیں) ؀
جو توجّہ کرنے والے بندے ہیں (اللہ کے) بالیقیں اس میں ہے (عبرت کا) نشاں اُن کے لئے ؀
ہم نے دی داؤدؑ کو اپنی طرف سے برتری (پھر پہاڑوں سے کہا) حکم اے پہاڑو (ہے یہی)
وقتِ تسبیح و تلاوت ساتھ دو داؤدؑ کا اور پرندوں کو بھی، ہم نے حکم ایسا ہی دیا
اور لوہے کو مُلائم کر دیا اُن کے لیئے ؀ (اور کہا) اس سے بناؤ زرہیں اچھے طور سے
اور اندازے سے (کڑیاں اُن کی) باہم جوڑ دو، اور (اے داؤدؑ کے گھر والو) کام اچھے کرو،
تم جو کچھ کرتے ہو، اس کو دیکھتے ہیں ہم (سنو) ؀
اور سلیمانؑ کے لیئے ہم نے مسخّر کی ہوا صبح کی سیر، اک مہینے کا تھا (پورا راستا)
اور سیرِ شام بھی اک ماہ کا تھا (راستا) چشمہ اک پگھلے ہوئے تانبے کا جاری کر دیا
ہم نے اُن کے واسطے (چیزیں بنانے کے لیئے) اور (سب) جنّات (اُن کے تابعِ فرمان تھے)
اُن میں ایسے بھی تھے، جو نیچے اُن کے ہاتھ کے (ہر طرح کے) کام کرتے تھے خدا کے حکم سے
(کہہ دیا تھا) جو ہمارے حکم سے اُن میں پھرا ہم چکھائیں گے عذابِ نار کا اُس کو مزا ؀

ع ۱

[1] یعنی قرآن مجید

[2] یہاں تک منکروں کا قول تھا آگے ارشادِ الٰہی ہے۔

يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ
وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ؕ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ﴿۱۳﴾
فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖٓ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ
تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ
الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿۱۴﴾ لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ
مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ ؕ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ
رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ﴿۱۵﴾ فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا
عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ
خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ﴿۱۶﴾ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ؕ
وَهَلْ نُجٰزِيْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ ﴿۱۷﴾ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِيْ
بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ ؕ سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ
وَاَيَّامًا اٰمِنِيْنَ ﴿۱۸﴾ فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا وَظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۱۹﴾ وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ
اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ
مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ ؕ وَرَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ﴿۲۱﴾ ع
قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ
وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ﴿۲۲﴾

(جو سلیمانؑ چاہتے) کرتے تھے یہ اُن کے لیئے جیسے قلعے، مورتیں (سانچوں کے اندر ڈھال کے)
حوض یا تالاب کی سی لگنیں (چوڑی اور بڑی) اور دیگیں جو رہیں (چولھوں ہی پہ بالکل) جمی،
(نسل کو داؤدؑ کی پھر حکم ہم نے یہ دیا) تم کرو اے آلِ داؤد (اب) ہمارا شکر ادا،
ہیں ہمارے شکر کرنے والے بندے کم (ذرا)
پھر سُلیمانؑ پر جو حکمِ موت جاری کر دیا تو جنوں نے اُن کے مرنے کا نہ کچھ پایا پتا
ہاں مگر اِک گھُن کے کیڑے نے (یہ راز افشا کیا) جو عصا کو اُن کے کھاتا تھا (عصا جب گر پڑا)
اور سُلیمانؑ بھی گرے جنّات اب آگہ ہوئے (اور لگے کہنے) کہ ہم واقف جو ہوتے غیب سے
تو مصیبت میں نہ اِس ذلّت کی رہتے (یُوں پڑے) ۞
اور گھروں میں اپنے ہی اہلِ سبا۲ کے واسطے واقعی آثار (قدرت کے بڑے) موجود تھے،
دائیں اور بائیں (وہاں شاداب تر) دو باغ تھے کھاؤ رزق اپنے خدا کا (کہہ دیا ہر شخص سے)
اور خدا کا شکر بھی کرتے رہو (لوگو) ادا، ایسا اچھا شہر! ایسا بخشنے والا خدا! ۞
جب انھوں نے کی نہ (اس ارشاد کی) پروا (ذرا) ہم نے اِک سیلاب بھیجا اُن پہ (وہ بھی) زور کا
اور دو باغ ایسے، دو باغوں کے بدلے میں دیئے جن میں کچھ میوہ کسیلا، جھاؤ اور کچھ بیر تھے ۞
اُن کی ناشکری کا ہم نے یہ انھیں بدلہ دیا اور ناشکروں کو ہم دیتے ہیں ایسا ہی صلا ۞
ہم نے ان کے (شہر) اور ان موضعوں کے درمیاں (اکثر) اپنی برکتیں (مبذول) رکھی تھیں جہاں۳
اور بھی آباد کر رکھی تھیں (اکثر) بستیاں (راستے سے) جو نظر آتی تھیں (لوگوں کو وہاں)
اور مقرر چلنے پھرنے کو سرائیں تھیں وہاں، رات اور دن امن سے اُن میں پھرو (سب بیگماں) ۞
پھر کہا (اہلِ سبا نے یہ کہ) ربِّ (کارساز) تو ہماری منزلوں کو دُور کر دے اور دراز،
(اسطرح) لوگوں نے خود ظلم اپنی جانوں پر کیا ہم نے بھی اُن کو (فنا کر کے) فسانہ کر دیا
اور (بالآخر) ہم نے ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا صابر و شاکر کو اِس میں عبرتیں ہیں (برملا) ۞
اُن کے حق میں ہو گیا ابلیس کا سچّا گماں اُس کے پیچھے ہو لیئے یہ لوگ (دانستہ رواں)
ہاں مگر تھوڑے سے ایماندار (باقی تھے وہاں) ۞
اور اُن پر زور کچھ شیطانِ (ملعون) کا نہ تھا، (اور اگر ایسا ہوا تو اس لیئے ایسا ہُوا)
تاکہ ان لوگوں کو جن کا آخرت پر ہے یقیں ہم الگ معلوم کر لیں اُن سے جو (ارباب کیں)
شک میں ہیں اُس کی طرف سے (بر بنائے احتمال) اور تمہارا رب تو ہے ہر چیز کا نگرانِ حال ۞
(اے پیمبر! اِن سے کہدو، تم پکارو تو سہی اُن کو۴، جن کے ماسوا اللہ کے ہو مدعی

۱ بیت المقدس کی تعمیر حضرت داود علیہ السلام کے ہاتھوں شروع ہو چکی تھی لیکن پایۂ تکمیل کو نہ پہنچی تھی کہ ان کا وصال ہو گیا۔ اور سلیمانؑ اس خدمت پر مامور ہوئے ان کے زمانے میں لاکھوں معمار بیت المقدس کی تعمیر میں لگے رہتے تھے۔ ان میں جنات بھی تھے۔ ابھی تعمیر کی تکمیل میں کچھ کسر باقی تھی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام بھی فوت ہو گئے انھیں معلوم تھا کہ میرے مرنے کے بعد تعمیر بیت المقدس میں ضرور فتور پڑے گا۔ اس لیے آپ نے عصا کے سہارے کھڑے کھڑے جان دی۔ ایک مدت تک کاریگر اور جنات یہی سمجھتے رہے کہ سلیمانؑ زندہ کھڑے ہیں، سب کام بدستور ہوتے رہے۔ یہاں تک کہ جس عصا کے سہارے آپ کھڑے تھے۔ اُس میں گھُن لگا۔ وہ ٹوٹا تو آپ کی لاش گری۔ اس وقت آپ کی وفات کا سب کو علم ہوا۔

۲ سبا عرب میں یمن کا ایک زرخیز شہر تھا جسے ملکہ سبا (بلقیس) نے نہایت عمدہ اہتمام سے بسایا تھا۔ جھیلوں کا پانی ایک جگہ روک کر بند باندھ دیا تھا۔ یہ پانی باغوں کی سیرابی اور کھیتوں کی آبپاشی کے کام آتا تھا۔ پھر اہل سبا خدا کو بھول گئے تو بند ٹوٹ کر زمین پر پانی پھیل گیا۔ پانی کا رنگ سرخ تھا جس زمین پر پھر گیا وہ ہمیشہ کے لیے ناکارہ ہو گئی۔

۳ یعنی ملک شام کی بستیاں

۴ یعنی فرشتوں کو جنھیں تم خدائی میں دخیل سمجھتے ہو

وَلَا تَنۡفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنۡدَهٗۤ اِلَّا لِمَنۡ اَذِنَ لَهٗ ؕ حَتّٰۤى اِذَا فُزِّعَ عَنۡ
قُلُوۡبِهِمۡ قَالُوۡا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمۡ ؕ قَالُوا الۡحَقَّ ۚ وَهُوَ الۡعَلِىُّ الۡكَبِيۡرُ ﴿٢٣﴾ قُلۡ
مَنۡ يَّرۡزُقُكُمۡ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّاۤ اَوۡ اِيَّاكُمۡ لَعَلٰى
هُدًى اَوۡ فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿٢٤﴾ قُلۡ لَّا تُسۡـَٔـلُوۡنَ عَمَّاۤ اَجۡرَمۡنَا وَلَا نُسۡـَٔـلُ
عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿٢٥﴾ قُلۡ يَجۡمَعُ بَيۡنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفۡتَحُ بَيۡنَنَا بِالۡحَقِّ ؕ وَهُوَ
الۡفَتَّاحُ الۡعَلِيۡمُ ﴿٢٦﴾ قُلۡ اَرُوۡنِىَ الَّذِيۡنَ اَلۡحَقۡتُمۡ بِهٖ شُرَكَآءَ كَلَّا ؕ بَلۡ
هُوَ اللّٰهُ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿٢٧﴾ وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ
بَشِيۡرًا وَّنَذِيۡرًا وَّلٰكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿٢٨﴾ وَيَقُوۡلُوۡنَ مَتٰى
هٰذَا الۡوَعۡدُ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿٢٩﴾ قُلۡ لَّكُمۡ مِّيۡعَادُ يَوۡمٍ لَّا تَسۡتَاۡخِرُوۡنَ
عَنۡهُ سَاعَةً وَّلَا تَسۡتَقۡدِمُوۡنَ ﴿٣٠﴾ ع وَقَالَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَنۡ نُّؤۡمِنَ
بِهٰذَا الۡقُرۡاٰنِ وَلَا بِالَّذِىۡ بَيۡنَ يَدَيۡهِ ؕ وَلَوۡ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوۡنَ
مَوۡقُوۡفُوۡنَ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ۖۚ يَرۡجِعُ بَعۡضُهُمۡ اِلٰى بَعۡضِ اۨلۡقَوۡلَ ۚ يَقُوۡلُ الَّذِيۡنَ
اسۡتُضۡعِفُوۡا لِلَّذِيۡنَ اسۡتَكۡبَرُوۡا لَوۡلَاۤ اَنۡتُمۡ لَكُنَّا مُؤۡمِنِيۡنَ ﴿٣١﴾ قَالَ
الَّذِيۡنَ اسۡتَكۡبَرُوۡا لِلَّذِيۡنَ اسۡتُضۡعِفُوۡۤا اَنَحۡنُ صَدَدۡنٰكُمۡ عَنِ
الۡهُدٰى بَعۡدَ اِذۡ جَآءَكُمۡ بَلۡ كُنۡتُمۡ مُّجۡرِمِيۡنَ ﴿٣٢﴾ وَقَالَ الَّذِيۡنَ اسۡتُضۡعِفُوۡا
لِلَّذِيۡنَ اسۡتَكۡبَرُوۡا بَلۡ مَكۡرُ الَّيۡلِ وَالنَّهَارِ اِذۡ تَاۡمُرُوۡنَنَاۤ اَنۡ نَّكۡفُرَ بِاللّٰهِ وَ
نَجۡعَلَ لَهٗۤ اَنۡدَادًا ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الۡعَذَابَ ؕ وَجَعَلۡنَا الۡاَغۡلٰلَ
فِىۡۤ اَعۡنَاقِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ؕ هَلۡ يُجۡزَوۡنَ اِلَّا مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿٣٣﴾

اور سفارش بھی نہیں چلتی خدا کے سامنے　　ہاں مگر اُس کے لیئے، اِذن سفارش جس کو دے
دُور ہو جاتی ہے گھبراہٹ جب اُن کے قلب سے[1]　　پوچھتے ہیں کیا دیا ہے تم کو حُکم اللہ نے
(کچھ فرشتے) کہتے ہیں، برحق تھا (جو کچھ حکم تھا)　　ہے خدائے ارفع و اعلیٰ، جو ہے سب سے بڑا ⁂
اِن سے پُوچھو رزق تم کو کون دیتا ہے بھلا،　　آسمانوں اور زمیں سے (اور پھر) کہدو، خدا
ہم ہوں یا تم، کوئی دونوں میں سے راہِ راست پر　　یا کہ ہم دونوں میں ہے گمراہ کوئی (دستِ بسر[2]) ⁂
اِن سے کہدو، جو گنہ ہم نے کیئے ہیں (واقعی)　　پُوچھ گچھ اُن کی نہ ہو گی (مشرکو) تم سے (کبھی)
اور نہ ہو گی پُوچھ گچھ ہم سے تمھارے کام کی ⁂
یہ بھی کہدو، جمع ہم سب کو کریگا وہ خدا　　ہم میں تم میں مُنصفانہ پھر کرے گا فیصلا
ہے وہی انصاف کرنے والا اور راز آشنا ⁂
اور کہو اُن کو مجھے بھی تو دکھاؤ تم ذرا،　　جن کو سمجھے ہو شریک اللہ کا (تم ناروا)
بس نہیں (کوئی شریک اُس کا) وہی ہے، اِک خدا　　جو زبردست اور ذی حکمت ہے (بے چُون وچرا) ⁂
(اے پیمبر) ہم نے تم کو سارے لوگوں کے لیئے　　مژدہ دینے اور ڈرانے کو ہی بھیجا ہے ولے
آدمی اکثر نہیں (اِس کی حقیقت) جانتے ⁂
اور کہتے ہیں (مُسلمانوں سے) سچے ہو اگر،　　وعدہ پورا (حشر کا) کب ہو گا (اس کی دو خبر) ⁂
اِن سے کہدو، وعدہ ہے اک دِن کا تم سے (واقعی)　　آگے پیچھے رہ نہیں سکتے تم اُس سے اک گھڑی ⁂
کہتے ہیں کافر، نہیں قرآن پر ہم کو یقیں،　　جو صحیفے اس سے پہلے آ تے، اُن پر بھی نہیں
کاش تم دیکھو یہ ظالم جب حضورِ کردگار　　ہوں کھڑے اور ڈالیں بات اک دُوسرے پر (نابکار)
اور بڑے لوگوں سے ہر کمزور (اُس دِن) یُوں کہے　　"تم نہ ہوتے تو (خدا کو) ہم (یقیناً) مانتے ⁂
اور تکبر کرنے والے یوں کہیں کمزوروں سے　　جب تمھارے پاس (احکام) ہدایت آ چُکے
ہم نے کیا (اُن پر عمل کرنے سے) روکا تھا تمہیں　　تم تو خود ہی تھے (خطادار، اور) مجرم (اصل میں) ⁂
اور وہ کمزور یوں گویا ہوں اہلِ کبر سے　　(ہاں نہ تھی یہ بات) لیکن رات دن کے مکر سے
حکم تم دیتے تھے جب، مانیں نہ ہم اللہ کو،　　اور ساجھی اُس کا ٹھہرالیں کسی گمراہ کو،
جب یہ دیکھیں گے عذاب (اور) دل ہی میں پچھتائینگے　　منکروں کی گردنوں میں طوق ڈالے جائیں گے
جیسا کچھ کرتے تھے یہ، ویسا ہی بدلہ پائیں گے ⁂

ع ۲ نِصف ۹

[1] یہ آیت ان فرشتوں کے متعلق ہے جو کلام الٰہی لے کر دنیا میں نازل ہوتے تھے۔ جب کلام الٰہی اُن پر نازل ہوتا تھا تو ایسی آواز آتی تھی جیسے پتھر پر زنجیر گر پڑی۔ فرشتے گھبرا جاتے تھے۔

[2] اور اس بات کا فیصلہ سوچنے سمجھنے کے بعد ہی ہو سکتا ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ
بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ﴿۳۵﴾
قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ
النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِیْ تُقَرِّبُكُمْ
عِنْدَنَا زُلْفٰۤی اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ
الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِی الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَالَّذِیْنَ یَسْعَوْنَ
فِیْۤ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ اُولٰٓئِكَ فِی الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ اِنَّ
رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَیَقْدِرُ لَهٗ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ
مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ وَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ﴿۳۹﴾ وَیَوْمَ یَحْشُرُهُمْ
جَمِیْعًا ثُمَّ یَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰۤؤُلَآءِ اِیَّاكُمْ كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ ﴿۴۰﴾
قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِیُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ بَلْ كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ
الْجِنَّ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾ فَالْیَوْمَ لَا یَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ
نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا وَنَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ
الَّتِیْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ قَالُوْا
مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ یُّرِیْدُ اَنْ یَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ یَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ
وَقَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًی وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا
لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۴۳﴾ وَمَآ اٰتَیْنٰهُمْ
مِّنْ كُتُبٍ یَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَیْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِیْرٍ ﴿۴۴﴾

اور ڈرانے[۱] والا بھیجا ہم نے جس بستی میں بھی　　تو وہاں کے اہلِ دولت نے کہا اُن سے یہی
تم کو جو (احکام) دے کر ہے یہاں بھیجا گیا　　ہم تو ان کو ماننے والے نہیں (بس کہہ دیا) ؛
اور یوُں کہنے لگے ہم تم سے رکھتے ہیں سِوا　　مال اور اولاد، ہم کو ہو نہیں سکتی سزا ؛
اِن سے کہہ دو، جس کی روزی ہے مرا ربّ چاہتا　　کھولتا اور تنگ کر دیتا ہے (بے چوُن و چرا)

اور نہیں (اس مصلحت سے) لوگ اکثر آشنا ؛

یہ تمھارے مال اور اولاد (اِس قابل نہیں)　　جو تمھارا درجہ کر دیں ہم سے (اے لوگو) قریں
ہاں مگر جو لائے ایماں اور عمل اچھّے کیئے　　ہے عمل کا اُن کے بدلہ دوہرا اُن کے لیئے

بیٹھیں گے جنّت کے بالاخانوں میں وہ امن سے ؛

اور جو کوشاں ہیں ہماری آیتوں کے توڑ کے　　وہ (ہمارے) قہر میں (اک روز) پکڑے آئیں گے
کہہ دو، بندوں میں سے جس کا رزق ہے ربّ چاہتا　　کھولتا اور تنگ کر دیتا ہے (بے چون و چرا)
خرچ جو کرتے ہو تم، اُس کا وہ دیتا ہے صلا　　روزی دینے والا بہتر ہے وہی (سب کا خدا) ؛
اور سب لوگوں کو جس دن جمع کر لے گا خدُا　　تو فرشتوں سے یہ پوُچھے گا (کہ سچ سچ دو بتا)

کیا یہ تم کو پوُجتے تھے (تم خدا تھے ان کے کیا) !؛

وہ کہیں گے، پاک ہے تو، اور ہمارا کارساز　　(ہم کو مطلب تجھ سے ہے) اِن سے نہیں (اے بے نیاز)
بلکہ یہ تو تھے شیاطیں کو (سراسر) پوُجتے　　اور اِن میں اکثر اُن کے معتقد (دراصل) تھے ؛
آج تم کو (کچھ) نہیں ہے اختیار (اور حوصلا)　　(باہمی) اِک دُوسرے کے نفع اور نقصان کا،
اور کہیں گے سرکشوں سے ہم کہ اب چکھّو مزا　　اُس عذابِ نار کا، تم نے جسے جھٹلا دیا ؛
جب سُنائی جاتی ہیں اِن کو ہماری آیتیں،　　جو ہیں واضح تر، تو کہتے ہیں (یہ اپنے زعم میں)
کچھ نہیں، یہ بھی (ہمیں جیسا تو) ہے اک آدمی　　چاہتا ہے یہ کہ تم کو اُن سے روکے (واقعی)
پوُجتے جن کو تمھارے باپ دادا تھے (سدا)　　اور کہتے ہیں کہ یہ (قرآں) ہے جھُوٹ اور افترا
اور جو منکر ہیں، جب امرِ حق پہنچتا ہے اُنھیں　　کہتے ہیں یہ تو کھُلا جادُو ہے (ہر اسلوُب میں) ؛
اِن کو ہم نے کچھ کتابیں (بھی) نہیں دیں (آسمانی)　　جن کو یہ پڑھتے (پڑھاتے، سامنے رکھتے کبھی)

اور نہ پہلے ڈر سُنانے والا ہی آیا کوئی ؛

[۱] یعنی کوئی پیغمبر خدا کے خوف سے لوگوں کو ڈرانے کے لیئے۔

ع ۱۰

وَكَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَمَا بَلَغُوا مِعْشَارَ مَا آتَيْنَاهُمْ
فَكَذَّبُوا رُسُلِي ۖ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿٤٥﴾ قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُم بِوَاحِدَةٍ ۖ
أَن تَقُومُوا لِلَّهِ مَثْنَىٰ وَفُرَادَىٰ ثُمَّ تَتَفَكَّرُوا ۚ مَا بِصَاحِبِكُم
مِّن جِنَّةٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَّكُم بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ
شَدِيدٍ ﴿٤٦﴾ قُلْ مَا سَأَلْتُكُم مِّنْ أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۖ إِنْ أَجْرِيَ
إِلَّا عَلَى اللَّهِ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿٤٧﴾ قُلْ إِنَّ رَبِّي يَقْذِفُ
بِالْحَقِّ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ﴿٤٨﴾ قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا
يُعِيدُ ﴿٤٩﴾ قُلْ إِن ضَلَلْتُ فَإِنَّمَا أَضِلُّ عَلَىٰ نَفْسِي ۖ وَإِنِ اهْتَدَيْتُ
فَبِمَا يُوحِي إِلَيَّ رَبِّي ۚ إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ ﴿٥٠﴾ وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ فَزِعُوا فَلَا فَوْتَ
وَأُخِذُوا مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ ﴿٥١﴾ وَقَالُوا آمَنَّا بِهِ وَأَنَّىٰ لَهُمُ التَّنَاوُشُ
مِن مَّكَانٍ بَعِيدٍ ﴿٥٢﴾ وَقَدْ كَفَرُوا بِهِ مِن قَبْلُ ۖ وَيَقْذِفُونَ بِالْغَيْبِ
مِن مَّكَانٍ بَعِيدٍ ﴿٥٣﴾ وَحِيلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ كَمَا فُعِلَ
بِأَشْيَاعِهِم مِّن قَبْلُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا فِي شَكٍّ مُّرِيبٍ ﴿٥٤﴾

سُورَةُ الْفَاطِرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ جَاعِلِ الْمَلَائِكَةِ
رُسُلًا أُولِي أَجْنِحَةٍ مَّثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ ۚ يَزِيدُ فِي
الْخَلْقِ مَا يَشَاءُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١﴾

اِن سے پہلے لوگ بھی نبیوں کو ہیں جھٹلا چکے ۔۔۔ اور جو کچھ اُن کو دیا تھا ہم نے (اپنے فضل سے)
دسویں حصے کو بھی یہ اُس کے نہیں پہنچے (ابھی) ۔۔۔ پھر انھوں نے جب ہمارے نبیوں کی تکذیب کی
تو ہماری ناخوشی (اُن کے لیئے) کیسی ہوئی؟[1] ؛
کہدو، میں تو تم سے کرتا ہوں نصیحت ایک ہی ۔۔۔ اُٹھ کھڑے ہو تم خدا کے واسطے (لوگو سبھی)
ایک ایک اور دو دو کر کے پھر جو سوچو گے (ذرا) ۔۔۔ (تو تمھیں معلوم یہ اچھی طرح ہو جائے گا)
ہاں نہیں سودائی یہ صاحب تمھارا (بالیقیں) ۔۔۔ وہ فقط تم کو ڈرانے والا ہے (کچھ شک نہیں)
اِک عذابِ سخت سے (جو آنے والا ہے یہیں)؛
کہدو میں نے تم سے کچھ اُجرت طلب کی ہو اگر ۔۔۔ تو مبارک ہو تمھیں کو وہ (پرے رکھو اُدھر)
میری اُجرت (کا تو ذمہ) ہے فقط اللہ پر ۔۔۔ اور ہے ہر چیز اُس کے سامنے (المختصر)
کہدو غالب کر رہا ہے رب مرا حق بات کو ۔۔۔ وہ بخوبی جانتا ہے غیب کی باتیں (سُنو)؛
اِن سے کہدو (اے پیمبرِ دین) حق تو آ چکا ۔۔۔ (دین) باطل سے نہ کچھ ہوگا نہ ابتک کچھ ہوا؛
اِن سے کہدو، میں جو بہکوں گا تو اپنے ہی لیئے ۔۔۔ اور اگر ہوں سیدھے رستے پر تو بس اِس واسطے
کہ مرا رب وحی مجھ پر بھیجتا ہے (دل نشیں) ۔۔۔ وہ بہت نزدیک سے ہے سُننے والا بالیقیں؛
کاش تم دیکھو یہ جب (محشر میں) گھبراتے پھریں ۔۔۔ ہو نہ ممکن بھاگنا بچ کر (یہ چاہے کچھ کریں)
اور بہت ہی پاس سے ماخوذ ہم کر لیں انھیں؛
یہ کہیں قرآن پر لے آئے ہم ایمان (مگر) ۔۔۔ ہاتھ ایماں کیسے آسکتا ہے اِتنے پلّے پر؟[2] ؛
پہلے تو (قرآن) سے انکار یہ کرتے رہے ۔۔۔ اور بے دیکھے لگاتے تھے نشانہ دُور سے،
روک اب اِن میں اور امیدوں میں اِن کی پڑ گئی ۔۔۔ اُن کے ہم جلسوں سے تھا برتاؤ پہلے بھی یہی
مُبتلا تھے وہ بھی (ایسے ہی) بڑے شک میں (کبھی)؛

سُورۂ فاطر (۳۵)

(یہ سورہ مکّہ معظمہ میں نازل ہوئی اِس میں ۴۵ آیتیں اور ۵ رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)
جو بڑا ہی رحم والا ہے، نہایت مہرباں؛

ہر طرح کی حمد (بیشک) ہے (سزاوارِ خدا ۔۔۔ جس نے (قدرت سے) بنا ڈالے ہیں یہ ارض و سما
اور فرشتوں کو بنایا اپنا قاصد (بے خطر) ۔۔۔ (اور) دو دو، تین تین اور چار چار اُنکے ہیں پر[1]

ع ۵ / ۹ / ۱۱

[1] یعنی ہماری ناراضی و ناخوشی کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم نے انھیں اور ان کی بستیوں کو غارت کر دیا۔ اس طرح کہ آج ان کا صفحۂ ہستی پر نشان بھی باقی نہیں۔

[2] یعنی جب دُنیا میں یہ ایمان نہ لا سکے تو اب آخرت میں دنیا سے اتنی دور آ کر ایمان کیا لائیں گے۔ ایمان لانا تھا تو دنیا ہی میں لے آتے۔ اور اگر دنیا ہی میں ایمان لے آتے تو روزِ آخرت گھبراتے کیوں اور خدا کا قہر ان کی گرفت کیوں کرتا؟

ع ۶ / ۱۲

[1] وہ بڑھا دیتا ہے خلقت میں جو کچھ بھی چاہے
بالیقیں ہر چیز پر رکھتا ہے قدرت (وہ) خدا؛

مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ
فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲﴾ يٰۤاَيُّهَا
النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ
اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۖ
فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۳﴾ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ
مِّنْ قَبْلِكَ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۴﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ
وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ٙ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ
بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۵﴾ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؕ
اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ﴿۶﴾ اَلَّذِيْنَ
كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ۬ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿۷﴾ اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ
حَسَنًا ؕ فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۖ
فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرٰتٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا
يَصْنَعُوْنَ ﴿۸﴾ وَاللّٰهُ الَّذِيْۤ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ
اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ كَذٰلِكَ
النُّشُوْرُ ﴿۹﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ؕ اِلَيْهِ يَصْعَدُ
الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ؕ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ
السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ ﴿۱۰﴾

لوگوں پر (دروازۂ) رحمت خدا اگر کھول دے — پھر کوئی ایسا نہیں جو بند اُس کو کر سکے
بند کر دے تو نہ کھولے پھر کوئی اُس کے سِوا — ہے زبردست اور ذی حکمت وہی (قادر) خدا ؂
جو خدا کے تم پہ ہیں احسان یاد اُن کو کرو — کیا سوائے رب کوئی خالق ہے اے لوگو (سنو)
جو زمین و آسماں سے رزق دیتا ہے تمھیں — ماسوا اُس کے نہیں معبود کوئی (دہر میں)
پھر کہاں بہکے چلے جاتے ہو؟ (پا کر نعمتیں) ؂
(اے پیمبر) یہ تمھیں جھٹلائیں (تو حیرت ہے کیا) — تم سے پہلے بھی تو جھٹلائے گئے ہیں انبیاء
اور مرجوعہ خدا کی سمت ہے ہر کام کا ؂
لوگو برحق ہے خدا کا وعدہ (فردا سنو) — زندگی دنیا کی دھوکہ دے کہیں ایسا نہ ہو
اور خدا کے بارے میں (شیطاں) مبادا دے دغا — ہے دغا باز (اور فریبی فی التحقیق) وہ بڑا ؂
ہے یہ شیطاں دشمنِ جانی تمھارا (سن رکھو) — تم بھی اُس کو اپنا دشمن ہی یقیں کرتے رہو
اپنے لوگوں کو (دعوت دے رہا ہے اس لیئے — تاکہ (آخرکار) اہلِ نار میں شامل کرے ؂
جو ہوئے منکر، عذابِ سخت ہے اُن کے لئے ۞ — اور جو ایمان لائے، کام بھی اچھے کیئے
مغفرت ہے اور بھاری اجر اُن کے واسطے ؂

ع ١
١٣

(کیا برابر ہے وہ اک مردِ نکوکردار کے) — جس کی بدعملی دکھائی خوب تر کر کے اُسے؟
اور وہ اُس (کام) کو اچھا سمجھنے بھی لگے،
(بات یہ ہے) جس کو چاہے اُس کو بھٹکا دے خدا — اور دکھا دے جس کو چاہے راستی کا راستا
اِن کے افسوس اور غم میں تم نہ دیدو اپنی جاں — ہے خدا آگاہ اُن کے ہر عمل سے (بیگماں) ؂
جو چلاتا ہے ہوائیں ہے وہی (قادر) خدا — پھر اٹھا لاتی ہیں وہ بادل (بحکمِ کبریا)
بھیجدیتے ہیں وہ بادل ہم ہی مردہ شہر پر — پھر زمینِ مردہ کو کرتے ہیں زندہ (سربسر)
اور یونہی مُردوں کو جی اُٹھنا ہے (پھر بارِ دگر) ؂
جس کو عزت چاہیئے (اللہ کی طاعت کرے) — کیونکہ ہیں سب عزتیں اللہ (برتر) کے لیئے
اچھی اچھی باتیں اس تک جا پہنچتی ہیں (تمام) — دیتا ہے اُن کے پہنچنے میں سہارا نیک کام
کرتے ہیں تدبیر کارِ بد کی جو، اُن کے لیئے — ہے عذابِ سخت، مکر اُن کا رہے گا ٹوٹ کے ؂

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ؕ
وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ
مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖۤ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ
عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۱۱﴾ وَمَا يَسْتَوِى الْبَحْرٰنِ ۖۗ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ
سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ؕ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا
طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ
مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾ يُوْلِجُ الَّيْلَ
فِى النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖۗ
كُلٌّ يَّجْرِىْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ
وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ؕ ﴿۱۳﴾
اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا
لَكُمْ ؕ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ؕ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ
خَبِيْرٍ ﴿۱۴﴾ ع يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِىُّ
الْحَمِيْدُ ﴿۱۵﴾ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾ وَمَا ذٰلِكَ
عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۱۷﴾ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ
اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَىْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ؕ اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ
يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى
لِنَفْسِهٖ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۸﴾ وَمَا يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ ﴿۱۹﴾

لوگو مٹی سے تمھیں اللہ نے پیدا کیا — اور پھر نُطفے سے، پھر جوڑے بنائے (برملا)
اور نہیں ممکن، حمل جب ایک مادہ کو رہے — یا جنے بچّہ، بغیر اللہ کے (اِذن و) عِلم کے
اور جو کوئی معمّر عُمر پاتا ہے (بڑی) — یا کسی کی عُمر کم کی جاتی ہے (اور زندگی)
تو کتابِ (خاص) میں موجود ہوتا ہے (سبھی) — اور یہ (ہر بات) نزدیکِ خدا ہے سہل سی ؎
اور یکساں (دو سمندر بھی) نہیں ہیں (زینہار) — ایک کا پانی ہے کڑوا، ایک کا ہے خوشگوار
دونوں میں سے گوشت تازہ (مچھلی کا) کھاتے ہو تم — اور زیور (یعنی موتی) کھینچ کر لاتے ہو تم،
پھر پہنتے ہو اسے تم (زیب و زینت کے لیئے) — اور سمندر میں جہازوں کو بھی تم ہو دیکھتے
(بے تکلّف) جو چلے جاتے ہیں پانی پھاڑتے — تا کہ (اپنا رزق) ڈھونڈو تم خدا کے فضل سے

اور مانو اس کا احسان (اُسکی نعمت کے لیئے) ؎

رات کو کرتا ہے دن میں جذب، دن کو رات میں — چاند سُورج اس کے قابو میں ہیں (سب آگہ رہیں)
چل رہے ہیں اک مقرر وقت پر (لیل و نہار) — یہ ہے اے لوگو تمہارا (خالق و) پروردگار،
ہے اسی کی بادشاہی، اور تم اُس کے سوا — یاد کرتے ہو جنھیں (اُن کا تو یہ ہے ماجرا)

(گٹھلی کے) چھلکے کے بھی مالک نہیں وہ (ناسزا) ؎

گر پکارو، تو تمھاری سن نہیں سکتے پکار — اور جو سُن بھی لیں، قبولیت نہ پائے زینہار
حشر کے دن ہوں گے منکر یہ تمہارے شرک سے — (اے مخاطب) کوئی بھی دے گا نہ آگاہی تجھے

جو خبیرِ (دو جہاں) ہے، مثل اُس اللہ کے ؎

رکوع ثلث ۱۴

لوگو تم محتاج ہو اللہ کے (ہی بے گماں) — اور وہ ہے بے نیاز، اُس میں ہیں ساری خوبیاں ؎
وہ اگر چاہے تمھیں لے جائے (بزمِ دہر سے) — اور نئی مخلوق لے آئے (بسانے کے لیئے)

اور نہیں یہ کام کچھ مشکل خدا کے واسطے ؎

دوسرے کا بوجھ اُٹھائے گا نہ (اپنے سر) کوئی — اور بوجھ اپنا بٹانے کو جو دے آواز بھی
کوئی بوجھل، تو اٹھائے کوئی ذرہ بھر نہ بار — چاہے وہ اُس کا قرابت دار ہو اور رشتے دار
(اے پیمبر) ڈر سُنا سکتے ہو تم تو اُن کو ہی — ڈرتے ہیں جو اپنے رب سے، ہیں نمازی (متّقی)
جو سدھرتا ہے وہ اپنے فائدے کے واسطے — اور خدا ہی کی طرف جانا ہے سب کو لوٹ کے ؎

اندھا اور بینا برابر ہو نہیں سکتا کبھی ؎

وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ﴿٢٠﴾ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ﴿٢١﴾ وَمَا يَسْتَوِي
الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَآ اَنْتَ
بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ﴿٢٢﴾ اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ ﴿٢٣﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ
بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ؕ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ﴿٢٤﴾ وَاِنْ
يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ
بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿٢٦﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ
مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ؕ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ
بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ﴿٢٧﴾ وَمِنَ النَّاسِ
وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ
مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ﴿٢٨﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ
كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ
عَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿٢٩﴾ لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ
وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿٣٠﴾ وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ
اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌ بَصِيْرٌ ﴿٣١﴾ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ
عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ
بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿٣٢﴾

اور نہ تاریکی (کبھی ہوگی حریف) روشنی

زندہ، مُردے، دھوپ اور سایہ، برابر کب ہوئے؟ — جس کو چاہے بات سُننے کی خدا توفیق دے

(اور اے پیغمبر، اپنی باتیں بھی تم بالیقیں) — قبر میں جو (دفن) ہیں، اُن کو سُنا سکتے نہیں

تم تو بس (قہرِ الٰہی سے) ڈرانے والے ہو — دینِ برحق دے کے بھیجا ہے (تمھیں تبلیغ کو)

مژدہ (رحمت) سُنانے، ڈر سُنانے (قہر کا) — اور نہیں اُمّت کوئی ایسی کہ جس میں (برملا)

ڈر سُنانے والے، بھیجے ہوں نہ ہم نے انبیاء

تم کو جھٹلائیں اگر یہ لوگ (تو حیرت ہے کیا) — اِن سے پہلوں نے بھی جھٹلائے ہیں اپنے انبیا

گو وہ لے کر اِن کے پاس آئے صحیفے، معجزے — اور کتابیں ایسی جو روشن تھیں (حق کے نور سے)

پھر تو پکڑا منکروں کو ہم نے بھی، (دیکھے کوئی) — پھر ہماری ناخوشی اُن کے لیئے کیسی ہوئی!

(اے مخاطب) تو نے کیا دیکھا نہیں، اللہ نے — چرخ سے پانی اُتارا، اور پھر اُس پانی سے

مختلف رنگوں کے پھل ہم نے نکالے (بیگماں) — اور پہاڑوں میں سفید و سُرخ کالی گھاٹیاں،

مختلف ہیں رنگ جن کے (ہیں یہ قدرت کے نشاں)

اور یُونہی، اِنسانوں، کیڑوں اور چوپایوں کی بھی — مختلف ہیں رنگتیں، (گوری، بنفشی، سانولی)

عِلم ہے جن کو، خدا سے ڈرتے ہیں بندے وہی — وہ زبردست اور ہے آمرزگار (خلق) بھی

(اے نبی) جو لوگ پڑھتے ہیں کتاب اللہ کی — اور پڑھتے ہیں نماز، اور ہم نے جو روزی ہے دی

اُس میں سے وہ خرچ کرتے ہیں بظاہر اور نہاں — آس ہیں اُس تجارت کی، نہیں جس میں زیاں

اجر اُن کا پُورا پُورا اُن کو دے گا کبریا — بلکہ اپنے فضل سے کچھ اور بھی دے گا سوا

بخشنے والا ہے وہ اور قدرداں بھی ہے بڑا

ہے وہ برحق جو کتاب (پاک) نازل تم پہ کی — اِس سے پہلے کی کتابوں کی یہ ہے تصدیق بھی

ہے خبردار اپنے بندوں سے یقیناً کردگار — اور اُن کو دیکھتا ہے (اُن کا ہے نگرانِ کار)

ہم نے پھر وارث بنایا (اِس) کتابِ (پاک) کا — اپنے بندوں میں سے جن کو منتخب ہم نے کیا

پھر کوئی اُن میں ستم کرتا ہے اپنی جان پر — اور میانہ رَو ہے کوئی (اعتدال اندر نظر)

کوئی حکمِ رب سے آگے نیکیوں میں بڑھ گیا — یہ بزرگی ہے بڑی (یہ فضل رب کا ہے بڑا)

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ
ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۳۳﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ
اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ ﴿۳۴﴾ الَّذِیْۤ اَحَلَّنَا دَارَ
الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ ﴿۳۵﴾
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا
يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِیْ كُلَّ كَفُوْرٍ ﴿۳۶﴾ ع
وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا ۚ رَبَّنَاۤ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِیْ
كُنَّا نَعْمَلُ ؕ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ
النَّذِيْرُ ؕ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿۳۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ
غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۳۸﴾ هُوَ
الَّذِیْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ فِی الْاَرْضِ ؕ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ؕ
وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِلَّا مَقْتًا ۚ وَلَا يَزِيْدُ
الْكٰفِرِيْنَ كُفْرُهُمْ اِلَّا خَسَارًا ﴿۳۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ
تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ
اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِی السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ
مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۴۰﴾ اِنَّ
اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَاۤ اِنْ
اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۱﴾

(ہیں صلے میں) باغ (کچھ) جنت کے بسنے کے لیئے وہ وہاں پہنیں گے موتی اور کنگن سونے کے
اور ہوگی ریشمی پوشاک، اُن کے واسطے ؎

اور کہیں گے، شکر ادا کرتے ہیں ہم اللہ کا دُور جس نے (ہر طرح کا رنج و) غم ہم سے کیا
قدرداں بے شک ہمارا رب ہے اور آمرزگار ؏ جس نے اپنے فضل سے ہم کو دیا دارالقرار
اب نہ کچھ تکلیف ہی ہم کو پہنچتی ہے یہاں اور نہ لاحق ہوتی ہے ہم کو تھکن ہی (بے گماں) ؎
ہیں جو منکر، آگ ہے دوزخ کی اُن کے واسطے اور نہیں حکمِ قضا، مر جائیں (تو پیچھا چھٹے)
اور نہ تخفیفِ عذابِ نار ہے اُن پر (روا) ہم ہر اک ناشکر کو دیتے ہیں ایسی ہی سزا ؎
اور وہ چلّائیں گے (دوزخ میں) (ہو کر بے مرام) اے خدا ہم کو نکال اس سے، کریں کچھ نیک کام
جیسے ہم کرتے رہے تھے (دہر میں) ویسے نہیں، (ہم کہیں گے) کیا نہ ہم نے اتنی عمریں تم کو دیں
تاکہ اتنے میں ہو جس کو سوچنا، وہ سوچ لے، اور ڈرانے والے بھی آئے تمہارے پاس تھے
(اپنی نافرمانیوں کا) اب مزہ چکھو (یہاں) ظالموں کا اب نہیں کوئی معاون (بے گماں) ؎
ہے خدا بیشک زمین و آسماں کا رازداں اُس کو ہے معلوم وہ بھی جو دلوں میں ہے نہاں ؎
ہے وہی دُنیا میں تم کو جانشیں جس نے کیا کفر جو کرتا ہے اُس پر ہے وبال اُس کفر کا
کافروں کا کفر نزدیکِ خدا (ئے دو جہاں) اُس کی بیزاری بڑھاتا ہے (رضامندی کہاں)
کافروں کے حق میں اُن کا کفر ہے وجہِ زیاں ؎

اِن سے کہدو، اِک نظر اپنے شریکوں پر ذرا تم پکارا کرتے ہو جن کو خدا کے ماسوا؟
کیا کیا پیدا زمیں سے، میں بھی تو دیکھوں ذرا؟ اُن کی شرکت یا بنائے آسماں میں ہے بھلا؟
یا کتاب اِن (مشرکوں) پر ہم نے بھیجی ہے کوئی یہ سند رکھتے ہیں اُس کی؟ (ہے یہ سب کچھ جھوٹ ہی)
کرتے ہیں اک دُوسرے سے جو یہ وعدہ جرم کار وہ نِرا دھوکا ہے (اور ہے اک فریبِ آشکار) ؎
آسمانوں اور زمیں کو، ہے خدا تھامے ہوئے ٹل نہ جائیں تاکہ (یہ اپنی جگہ سے گھوم کے)
اور اگر ٹل جائیں تو کوئی نہیں اُس کے سوا جو کہ ان کو تھام لے (ٹلنے سے بے چون و چرا)
وہ تحمل والا ہے اور بخشنے والا (بڑا) ؎

ع ۱۲ ۱۶

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ
لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ
نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرَا ۙ ﴿٤٢﴾ اسْتِكْبَارًا فِى الْاَرْضِ
وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۭ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ۭ فَهَلْ
يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ
تَبْدِيْلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ﴿٤٣﴾ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا
فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ
شَيْءٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا
قَدِيْرًا ﴿٤٤﴾ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ
عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ
مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ﴿٤٥﴾

سُوْرَةُ يٰسٓ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰسٓ ﴿١﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٣﴾
عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٤﴾ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٥﴾
لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ
غٰفِلُوْنَ ﴿٦﴾ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٧﴾

سچی قسمیں کھاتے تھے اللہ کی یہ (بے حیا) جب ڈرانے والا اُن کے پاس کوئی آئے گا
وہ ہر اک اُمت سے ہوں گے کچھ زیادہ رُو براہ جب ڈرانے والے اِن کے پاس آئے (گاہ گاہ)
اِن کی نفرت بڑھ گئی کچھ اور (بد کے رو سیاہ) ؂
ملک میں کرنے لگے تدبیرِ بد اور سرکشی، (اُلٹی) پڑتی ہے بُری تدبیر انھیں پر (واقعی)
جو بُری تدبیر کرتے ہیں (بکمالِ جہل سے) منتظر ہیں، ہو نہ ہو، یہ لوگ اس برتاؤ کے
ساتھ اگلے لوگوں کے (اب تک) جو ہے ہوتا رہا تم بدلتا پاؤ گے ہرگز نہ دستورِ خدا
اور نہ دستورِ خدا کو پاؤ گے ٹلتا ہوا ؂
مُلک میں ان لوگوں نے چل پھر کے کیا دیکھا نہیں کیا ہوا انجام اُن کا، پہلے جو گزرے (یہیں)
قوت (و عظمت) میں تھے حالانکہ وہ اِن سے سوا اور خدا ایسا (گیا گزرا) نہیں (سوچو ذرا)
جو کوئی ارض و سما میں اُس کو عاجز کر سکے صاحبِ قدرت ہے وہ، واقف ہے سب کے حال سے،
اور جو پاداشِ عمل میں لوگوں کو پکڑے خدا تو کسی جاندار کو باقی نہ چھوڑے (بے سزا)
سطحِ عالم پر، مگر دیتا ہے وہ مہلت انہیں اِک مقرر وقت تک (تاکہ سمجھ لیں سوچ لیں)
پھر جب اُن کا وقت (یعنی حشر کا دن) آئیگا تو خدا سب اپنے بندوں کو ہے (بیشک) دیکھتا ؂

سُورۂ یٰسٓ (۳۶)

(یہ سورۃ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں ۸۳ آیتیں اور ۵ رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)
جو بڑا ہی رحم والا ہے، نہایت مہرباں ؂

یٰسٓ ؂ ہے قسم قرآن کی، جس میں ہیں حکمت (کے اصول) (اے محمدؐ) ہو رسولوں میں سے تم بھی اِک رسول ؂
سیدھی راہِ دین پر (اور تم پہ قرآں برملا) ہے خدائے غالب و ذی رحم نے نازل کیا ؂
تا ڈراؤ ایسے لوگوں کو، نہیں ہے ڈر سُنا باپ داداؤں نے جن کے، ہیں وہ غفلت آشنا ؂
اُن میں اکثر پر خدا کی بات پوری ہو چکی ہرگز ایماں وہ نہ لائیں گے (مقدر ہے یہی) ؂

إِنَّا جَعَلْنَا فِي أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالًا فَهِيَ إِلَى الْأَذْقَانِ
فَهُمْ مُقْمَحُونَ ﴿٨﴾ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ
سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا
يُبْصِرُونَ ﴿٩﴾ وَسَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ
تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٠﴾ إِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَ
خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَأَجْرٍ كَرِيمٍ ﴿١١﴾
إِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتَىٰ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ وَكُلَّ
شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُبِينٍ ﴿١٢﴾ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا
أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ إِذْ جَاءَهَا الْمُرْسَلُونَ ﴿١٣﴾ إِذْ أَرْسَلْنَا
إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوا إِنَّا إِلَيْكُمْ
مُرْسَلُونَ ﴿١٤﴾ قَالُوا مَا أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا وَمَا أَنْزَلَ
الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا تَكْذِبُونَ ﴿١٥﴾ قَالُوا رَبُّنَا
يَعْلَمُ إِنَّا إِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُونَ ﴿١٦﴾ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿١٧﴾
قَالُوا إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ لَئِنْ لَمْ تَنْتَهُوا
لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٨﴾ قَالُوا طَائِرُكُمْ
مَعَكُمْ أَئِنْ ذُكِّرْتُمْ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُسْرِفُونَ ﴿١٩﴾ وَجَاءَ مِنْ
أَقْصَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَسْعَىٰ قَالَ يَا قَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ ﴿٢٠﴾
اتَّبِعُوا مَنْ لَا يَسْأَلُكُمْ أَجْرًا وَهُمْ مُهْتَدُونَ ﴿٢١﴾

ہم نے اُن کی گردنوں میں طوق ڈالے ہیں (بڑے) ٹھوڑیوں تک پھنس رہے ہیں اُن کے سر اُبھرے ہوئے ؎
آگے پیچھے اُن کے، اِک دیوار ہم نے وضع کی ڈھک دیا اُوپر سے پھر، وہ ہو گئے اندھے (سبھی) ؎
تم ڈرا دو یا نہ (اب) اِن کو ڈرا دو (اے نبی) سب برابر ہے۔ یہ ایماں لا نہیں سکتے کبھی ؎
تم ڈرا سکتے ہو اس کو، جو چلے سمجھائے پر اور بِلے دیکھے ڈرے اللہ سے جو (خوش سیَر)
مغفرت کا اُس کو مژدہ دو (ہماری سمت سے) اجر با عزت کی خوشخبری سُنا دو تم اُسے ؎
بالیقیں مُردوں کو ہم زندہ کریں گے (قبر سے) پہلے بھیجے جو عمل، آثار جو باقی رہے
لکھتے جاتے ہیں وہ سب، اور ہم نے ہر شے (پہلے سے) اِک کتابِ صاف میں لکھ لی ہے گِن کے (ناپ کے) ؎
(اے پیمبر) تم مثال اِن لوگوں سے کر دو بیاں گاؤں کے اُن لوگوں کی، جب آ گئے پیغمبر وہاں[1]
دو پیمبر پہلے بھیجے، دونوں کو جھٹلا دیا بتیسرے سے دی مدد ان کو، تو تینوں نے کہا
ہم تمہاری سمت ہیں بھیجے گئے (سُن لو ذرا) ؎
بولے وُہ، تم تو ہماری ہی طرح ہو آدمی اور رحمٰں نے نہیں نازل کی کوئی چیز بھی[2]
تم ہو جھوٹے (جھُوٹ ہم سے بولتے ہو) واقعی ؎
وہ (پیمبر) بولے، یہ رب ہے ہمارا جانتا ہم تمہاری سمت ہیں بھیجے گئے، ہے واقعا ؎
صاف بس پیغام پہنچانے کے ہم ہیں ذمّہ دار ؎ وہ لگے کہنے کہ ہم نے تم کو پایا نحس کار،
باز اگر آئے نہ تم، کر دیں گے تم کو سنگسار اور بڑی تکلیف پہنچے گی تمہیں (انجامِ کار) ؎
بولے (پیغمبر) تمہاری شامت (اعمال) تو ہے تمہارے ساتھ ہی (منحوس تو تم آپ ہو)
جو نصیحت ہم نے کی تم کو (اُسی کی وجہ سے) (تم ہمیں منحوس ٹھہراتے ہو، بے سمجھے ہوئے)
یہ نہیں ہے، بلکہ تم حد سے زیادہ بڑھ گئے ؎
شہر کے پرلے سرے سے آدمی[3] اِک دوڑتا آیا، اور اُن لوگوں سے (بے ساختہ) کہنے لگا
بھائیو! سب پیروی تم اِن رسولوں کی کرو جو نہیں خواہاں صلے کے، اُن کے رستے پر چلو
اور وہ (خود بھی) ہیں راہِ راست پر (لوگو سنو) ؎

ع ۱۲
۱۸

[1] یہ شہر انطاکیہ تھا۔ پہلے حضرت عیسٰی علیہ السلام کے دو حواری وہاں پہنچے مگر شہر والوں نے اُن کا کہنا نہ مانا۔ اس کے بعد تیسرے حواری بھی وہاں پہنچ گئے۔ یہ تینوں سب سے بڑے حواری تھے۔

[2] از قسم کتاب وغیرہ

[3] یہ حبیب نامی اک بڑھئی تھا۔ حضرت عیسٰی کے حواریوں نے اس کے کوڑھ کو اپنی کرامت سے دور کر دیا تھا۔

وَمَا لِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۲﴾ ءَاَتَّخِذُ
مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ
شَيْـًٔا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ﴿۲۳﴾ اِنِّيْٓ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۴﴾ اِنِّيْٓ اٰمَنْتُ
بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ﴿۲۵﴾ قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ
يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۷﴾ وَمَآ
اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا
مُنْزِلِيْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ﴿۲۹﴾
يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۰﴾
اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۳۱﴾
وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ
الْمَيْتَةُ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَجَعَلْنَا
فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ﴿۳۴﴾
لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۵﴾ سُبْحٰنَ
الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ
وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ
مُّظْلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ
الْعَلِيْمِ ﴿۳۸﴾ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ﴿۳۹﴾ لَا
الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿۴۰﴾

کیوں نہ میں طاعت کروں اُسکی (مجھے وحشت) ہے کیا؟ جس نے ہے پیدا کیا، جس کی طرف ہے لَوٹنا ؛
مان لوں معبود کیا اوروں کو میں اُس کے سِوا ؟ تا اگر مجھ کو کوئی تکلیف پہنچائے خُدا ؛
تو سفارش اُنکی پھر کچھ بھی نہ کام آئے مرے اور نہ وہ مجھ کو چھڑا لے جائیں (اُس تکلیف سے) ؛
پھر تو میں گویا صریحاً گمرہی میں جا پڑا ؛ مانتا ہوں میں تمہارے ربّ کو (سلے نبیو) سُنا ؛
(پھر بھی لوگوں نے نہ مانا، قتل اُس کو کر دیا) حکمِ باری یہ ہُوا (اُس کو) کہ تُو جنّت میں جا،
بولا وہ[1] اے کاش میری قوم کو ہوتی خبر! مجھ کو بخشا میرے ربّ نے (ہو گیا میں مفتخر) ؛
اور اُس کے بعد، اُس کی قوم پر بھی (بالیقیں) آسماں سے ہم نے کوئی فوج تو بھیجی نہیں
اور نہ ہم کو یہ ضرورت تھی کہ لشکر بھیجتے ؛ صرف اک چنگھاڑ تھی، فوراً وہ بجھ کر رہ گئے[2] ؛
کس قدر افسوس ہے بندوں پہ، جب کوئی نبی آیا اُن کے پاس، تو اُسکی اُڑاتے تھے ہنسی ؛
اِن سے پہلے کتنی قومیں ہم ہیں غارت کر چکے، جو نہ لَوٹیں اِنکی جانب، کیا نہیں یہ دیکھتے؟ ؛
اور ان سب میں نہ ہے کوئی (ایک بھی) ایسا نہیں جو ہمارے سامنے پکڑا نہ آئے (بالیقیں)

ع ۲ / ۱

اِک نشانی ہے زمینِ مُردہ (بھی) اِن کے لیے جس کو ہم نے کر کے زندہ، پھر نکالا اُس میں سے
غلّہ، جس میں سے یہ سب کھاتے ہیں، (لے لے کر مزے) ؛
اور کھجوروں اور انگوروں کے باغ اُس میں لگائے اور اُس میں پانی کے چشموں سے کچھ چشمے بہائے ؛
تاکہ یہ اُس کے پھلوں سے کھائیں پھل، (عمدہ تریں) اُن کے ہاتھوں نے تو (کچھ) یہ پھل بنائے ہیں نہیں!
پھر ہمارا شکر کیوں کرتے نہیں یہ (بدیقیں) ؟
پاک ہے وہ ذات، جوڑے جس نے پیدا کر دیئے (بالمقابل قسموں کے دنیا کی) ہر اک چیز کے
یہ نباتات، اور (خود) انسان اور اِن چیزوں کے جن سے یہ واقف نہیں، جن کو نہیں یہ جانتے ؛
رات بھی اِن کے لئے ہے ایک (قدرت کا) نشاں کھینچ لیتے ہیں جب اُس سے دن کو ہم (تو ناگہاں)
یہ اندھیرے میں پڑے رہ جاتے ہیں (حیرت کناں) ؛
اک مقرّر راستے پر چل رہا ہے آفتاب اُس کا اندازہ ہے یہ، غالب ہے جو اور راز یاب ؛
اور مقرّر چاند کی کر دی ہیں ہم نے منزلیں (رفتہ رفتہ گھٹتے گھٹتے آخرِ ہر ماہ میں)
اک پُرانی ٹہنی بن جاتا ہے (یہ خود دیکھ لیں) ؛
ہو نہیں سکتا کہ سورج چاند پر قابو کرے اور نہ ہے یہ رات سے ممکن کہ وہ دن سے بڑھے
ایک گھیرے میں پڑے یہ سب کے سب ہیں تیرتے ؛

[1] یعنی شہید ہونے اور جنت میں جانے کے بعد بھی وہ اپنی قوم کی خیر خواہی کی فکر میں تھا۔
[2] اس واقعہ شہادت کے بعد انطاکیہ میں پہلے قحط پڑا اور پھر وہاں کے باشندوں پر بجلی گری اور وہ گاؤں مسمار ہو گیا۔

وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِی الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۴۱﴾ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا
يَرْكَبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا
اِلٰى حِيْنٍ ﴿۴۴﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَمَا
تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا
رَزَقَكُمُ اللّٰهُ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗۤ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا
فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۷﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۸﴾ مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا
صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَاۤ
اِلٰۤى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى
رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا هٰذَا مَا وَعَدَ
الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۲﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا
هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ
اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۴﴾ اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِیْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿۵۵﴾ هُمْ
وَاَزْوَاجُهُمْ فِیْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿۵۶﴾ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ
مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿۵۷﴾ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿۵۸﴾ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۹﴾
اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِیْۤ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۶۰﴾
وَّاَنِ اعْبُدُوْنِیْ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾ وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا
كَثِيْرًا ؕ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۲﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ كُنْتُمْ
تُوْعَدُوْنَ ﴿۶۳﴾ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۶۴﴾

وقف غفران

اک نشانی یہ بھی ہے قدرت کی، لوگوں کے لئے — اک بھری کشتی میں اُن کی نسل اٹھائے ہم پھرے[۱] ۞

اور بنائیں چیزیں، کشتی کی طرح کی (بے شمار) — (بحر و بر میں) جن پہ یہ (دن رات) ہوتے ہیں سوار[۲]

ہم جو چاہیں غرق کردیں (اِن کی کشتیِ حیات) — پھر نہ ہو فریادرس کوئی، نہ یہ پائیں نجات ۞

ہاں مگر یہ مہربانی ہے ہماری (برملا) — ایک وقتِ خاص تک، دینا ہے اِن کو فائدا ۞

اِن سے جب کہتے، ڈرو اُن (قہروں اور آفات) سے — (جو تمہیں) آگے سے اور پیچھے سے (ہیں گھیرے ہوئے)

کیا عجب ہے رحم ہو تم پر (خدا رحمت کرے) ۞

کوئی حکم اللہ کا اِن کو پہنچتا ہی نہیں — منہ نہ اپنا موڑ لیتے ہوں یہ جس سے (بالیقیں) ۞

اِن سے جب کہتے، کرو کچھ خرچ ربّ کے رزق سے — مومنوں سے کہتے ہیں منکر، بھلا ہم کس لئے؟

ایسے لوگوں کو کھلائیں، جن کو گر چاہے خدا — خود کھلا دے، ــ تم کھلی گمراہی میں ہو (برملا) ۞

اور کہتے ہیں، جو تم سچے ہو (اے اہلِ خدا) — تو بتاؤ وعدہ پورا ہوگا کب تک (حشر کا)؟ ۞

(اے پیمبر) منتظر ہیں یہ تو اک چنگھاڑ کے — جو پکڑ لے گی انہیں، جب ہونگے جھگڑے میں پڑے

پھر وصیّت بھی نہ یہ کچھ کر سکیں گے بے خبر — جا سکیں گے اور نہ یہ اپنے گھروں کو لوٹ کر ۞

ع ۱۸ ۳ ۲

اور پھنکے گا صُور، تو یہ لوگ بے تاخیر کے — جانبِ ربّ چل کھڑے ہونگے نکل کر قبروں سے ۞

(پھر) کہیں گے ہائے! یہ کس نے دیا ہم کو اٹھا؟ — خوابگاہوں سے ہماری، (ہم تھے راحت آشنا)،

(حکم ہوگا) یہ وہ ہے، وعدہ جو تھا ربّ نے کیا — اور پیغمبر بھی سچ کہتے تھے (یہ دن آئے گا) ۞

(بس قیامت ہوگی) اِک چنگھاڑ، بے تاخیر کے — سب کے سب ہو جائیں گے حاضر ہمارے سامنے ۞

ظلم پھر اُس دن کسی پر بھی نہ ہوگا اِک ذرا — کرتے تھے جو کچھ اُسی کا پاؤ گے (لوگو)۔ صلا ۞

جنّتی جو لوگ ہوں گے وہ سب اُس دن (شک نہیں) — اپنے جی بہلا رہے ہوں گے مزے سے (بالیقیں) ۞

وہ اور اُن کی بیویاں[۳] (جنّت کے) سائے میں وہاں — (بیٹھے) ہوں گے تختوں پر تکیے لگائے (شادماں) ۞

میوے (سب) موجود ہوں گے خُلد میں اُن کیلئے — اور وہ مانگیں گے جو کچھ بھی، (یقیناً) پائیں گے ۞

مہرباں ربّ کی طرف سے اُن کو پہنچے گا سلام ۞ — (حکم ہوگا) آج ہٹ جاؤ گنہگارو (تمام) ۞

ہم نے کیا اولادِ آدم، یہ نہ تھا تم سے کہا؟ — طاعتِ شیطاں نہ کرنا، وہ تو دشمن ہے کھلا،

اور کرو میری پرستش، ہے یہ سیدھا راستا ۞؟

اُس نے اکثر لوگوں کو تم میں سے گمراہ کردیا، — کیا سمجھ تم میں نہ تھی، (کیا تم کو علم اس کا نہ تھا) ۞

جس کا وعدہ تم سے تھا (لو) یہ جہنّم ہے وہی ۞ — جا پڑو آج اُس میں اپنے کفر کے بدلے (سبھی) ۞

---

[۱] اشارہ کشتی نوحؑ کی طرف ہے کہ اگر نسلِ انسان کو اس کے ذریعہ بچا نہ لیا جاتا تو انسان کا دنیا میں وجود ہی نہ ہوتا۔

[۲] مثلاً سمندر میں جہاز، ڈونگی، لانچ وغیرہ اور خشکی میں گھوڑے، اونٹ خچر اور گدھے وغیرہ

[۳] بیویوں سے یہاں وہ حوریں مراد ہیں جو جنّتی لوگوں کو ملیں گی،

اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰۤى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَاۤ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا
كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰۤى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ
فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ﴿٦٦﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا
مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِى الْخَلْقِ ؕ اَفَلَا
يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِىْ لَهٗ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ
مُّبِيْنٌ ﴿٦٩﴾ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٠﴾
اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَاۤ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا
مٰلِكُوْنَ ﴿٧١﴾ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَلَهُمْ
فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٧٤﴾ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ لَهُمْ
جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿٧٥﴾ فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا
يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٦﴾ اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ
مُّبِيْنٌ ﴿٧٧﴾ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِىَ خَلْقَهٗ ؕ قَالَ مَنْ يُّحْىِ
الْعِظَامَ وَهِىَ رَمِيْمٌ ﴿٧٨﴾ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِىْۤ اَنْشَاَهَاۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ
وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمُ ۙ ﴿٧٩﴾ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ
نَارًا فَاِذَاۤ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿٨٠﴾ اَوَلَيْسَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰى ۗ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿٨١﴾
اِنَّمَاۤ اَمْرُهٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٨٢﴾

اِن کے مُنہ پر آج ہم کر دیں گے مُہر (خامشی) ہاتھ اِنکے ہم سے بولیں گے، اور اِنکے پاؤں بھی
دیں گے (برجستہ) شہادت اِن کے ہراک کام کی ؃
اور اگر ہم چاہیں تو آنکھیں ابھی اِنکی مٹائیں، پھر یہ رستے کی طرف دوڑیں، تو کیسے راہ پائیں؟ ؃
ہم اگر چاہیں، جہاں ہیں، مسخ انہیں اُس جا کریں پھر نہ آگے جا سکیں یہ اور نہ پیچھے پھر سکیں ؃
اور جس کی عمر کرتے ہیں زیادہ (دیکھیئے) خلقتِ (طبعی) میں ہم اُلٹا گھٹاتے ہیں اُسے
کیا سمجھتے یہ نہیں (کیا ہیں یہ اَندھی عقل کے)؟ ؃
اور محمدؐ کو، نہیں ہم نے سکھائی شاعری شاعری (دراصل) اُن کی شان کے شایاں نہ تھی،
یہ تو ہے خالص نصیحت اور قرآنِ جلی ؃
تا ڈرایا جائے اس سے زندہ (دل) افراد کو اور ثابت منکروں پر حجّتِ اللہ ہو ؃
(اے پیمبر) کیا نہیں یہ دیکھتے، اِن کے لیئے ہم نے چوپائے بنائے، (وہ بھی) اپنے ہاتھ سے
اور یہ مالک بنے بیٹھے ہیں (اُن چوپاؤں کے) ؃ ؟
اور اُن چوپاؤں کو پھر اِنکے بس میں کر دیا بعض ہیں اِنکی سواری، بعض ہیں اِن کی غذا ؃
اور اُن چوپاؤں میں اُن کے لیئے ہیں فائدے (خاص کر) پینے کی چیز، (از مثلِ شیر اُن کے لیئے)
پھر بھی کیا (اللہ کا) احساں نہیں یہ مانتے؟ ؃
دوسرے مالک بنائے ہیں سوا اللہ کے (اس توقع پر) کہ شاید کچھ مدد اُن سے ملے ؃
وہ مدد تو کر نہیں سکتے، مگر (روزِ حشر کے) (باغیوں کی) فوج بن کر وہ بھی پکڑے آئیں گے ؃
(اے پیمبر) اِن کی باتوں کا نہ تم کچھ غم کرو جانتے ہیں ہم، سب اِن کے ظاہر و پوشیدہ کو ؃
(اس حقیقت کی طرف) انساں نہیں کیا دیکھتا ہم نے اک (ناچیز) قطرے سے اُسے پیدا کیا
پھر بھی جھگڑا ہم سے وہ کھُلم کھُلا کرنے لگا ؃ !
ہم پہ باتیں ہے بناتا، اپنی خلقت بھُول کر، کہتا ہے جب ہڈیاں ہو جائیں گی بوسیدہ (تر)
کون اُن کو زندہ کر سکتا ہے پھر بارِ دِگر؟ ؃
اِن سے کہہ، جس نے پہلی بار انہیں پیدا کیا وہ کرے گا زندہ، سب کچھ ہے بنانا جانتا ؃
جس نے تم کو آگ دے دی ہے درختِ سبز سے[1] (اور جس سے آگ سُلگاتے ہو تم، اپنے لیئے ؃
جس (خدا) نے ہیں زمین و آسماں پیدا کیئے کیا نہیں قادر کہ اِن کی مثل پھر پیدا کرے؟
ہاں، وہی ہے (اصل) خالق، آشنا ہر راز سے ؃
اُسکی تو یہ شان ہے، وہ عزم جس شے کا کرے تو کہے "ہو جا" وہ ہو جاتی ہے (بے تاخیر کے) ؃

[1] بعض درختوں کی سبز ٹہنیاں آپس میں رگڑنے سے آگ نکلتی ہے جیسے بانس، مرخ یا عفار وغیرہ۔

فَسُبۡحٰنَ الَّذِیۡ بِیَدِهٖ مَلَكُوۡتُ كُلِّ شَیۡءٍ وَّاِلَیۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۸۳﴾

سُوۡرَةُ الصّٰٓفّٰتِ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ مِائَةٌ وَّاثۡنَانِ وَّثَمَانُوۡنَ اٰیَةً وَّخَمۡسُ رُكُوۡعَاتٍ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ﴿۱﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجۡرًا ﴿۲﴾ فَالتّٰلِیٰتِ ذِكۡرًا ﴿۳﴾ اِنَّ اِلٰهَكُمۡ لَوَاحِدٌ ﴿۴﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَیۡنَهُمَا وَرَبُّ الۡمَشَارِقِ ﴿۵﴾ اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنۡیَا بِزِیۡنَةِ ۨالۡكَوَاكِبِ ﴿۶﴾ وَحِفۡظًا مِّنۡ كُلِّ شَیۡطٰنٍ مَّارِدٍ ﴿۷﴾ لَا یَسَّمَّعُوۡنَ اِلَی الۡمَلَاِ الۡاَعۡلٰی وَیُقۡذَفُوۡنَ مِنۡ كُلِّ جَانِبٍ ﴿۸﴾ دُحُوۡرًا وَّلَهُمۡ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ﴿۹﴾ اِلَّا مَنۡ خَطِفَ الۡخَطۡفَةَ فَاَتۡبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿۱۰﴾ فَاسۡتَفۡتِهِمۡ اَهُمۡ اَشَدُّ خَلۡقًا اَمۡ مَّنۡ خَلَقۡنَا ؕ اِنَّا خَلَقۡنٰهُمۡ مِّنۡ طِیۡنٍ لَّازِبٍ ﴿۱۱﴾ بَلۡ عَجِبۡتَ وَیَسۡخَرُوۡنَ ﴿۱۲﴾ وَاِذَا ذُكِّرُوۡا لَا یَذۡكُرُوۡنَ ﴿۱۳﴾ وَاِذَا رَاَوۡا اٰیَةً یَّسۡتَسۡخِرُوۡنَ ﴿۱۴﴾ وَقَالُوۡۤا اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا سِحۡرٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۱۵﴾ ءَاِذَا مِتۡنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبۡعُوۡثُوۡنَ ﴿۱۶﴾ اَوَاٰبَآؤُنَا الۡاَوَّلُوۡنَ ﴿۱۷﴾ قُلۡ نَعَمۡ وَاَنۡتُمۡ دَاخِرُوۡنَ ﴿۱۸﴾ فَاِنَّمَا هِیَ زَجۡرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمۡ یَنۡظُرُوۡنَ ﴿۱۹﴾ وَقَالُوۡا یٰوَیۡلَنَا هٰذَا یَوۡمُ الدِّیۡنِ ﴿۲۰﴾ هٰذَا یَوۡمُ الۡفَصۡلِ الَّذِیۡ كُنۡتُمۡ بِهٖ تُكَذِّبُوۡنَ ﴿۲۱﴾ اُحۡشُرُوا الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا وَاَزۡوَاجَهُمۡ وَمَا كَانُوۡا یَعۡبُدُوۡنَ ﴿۲۲﴾ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ فَاهۡدُوۡهُمۡ اِلٰی صِرَاطِ الۡجَحِیۡمِ ﴿۲۳﴾ وَقِفُوۡهُمۡ اِنَّهُمۡ مَّسۡـُٔوۡلُوۡنَ ﴿۲۴﴾ مَا لَكُمۡ لَا تَنَاصَرُوۡنَ ﴿۲۵﴾

پاک ہے وہ، جسکو ہے ہر اک شے پر اختیار ہے اُسی کی سمت تم کو لَوٹنا (انجامِ کار) ؏

ع ۵ ۱۶ ۴

سُورۂ والصّٰفّٰت (۳۷)

یہ سُورۃ مکّہ معظمہ میں نازل ہوئی۔ اِس میں ۱۸۲ آیتیں اور ۵ رکوع ہیں۔

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں) جو بڑا ہی رحم والا ہے، نہایت مہرباں ؏

ہے قسم اُنکی کھڑے ہوتے ہیں جو صف باندھ کے ؏ (اور) پھر ہیں (اپنے گھوڑوں کو) جھڑک کر ڈانٹتے ؏

پھر تلاوت کرتے ہیں (اچھی طرح) قرآن کی ؏ بالیقیں معبودِ تم سب کا (خدا) ہے، ایک ہی ؏

آسمانوں اور زمیں کا، ہے وہی پروردگار اور جو کچھ اُن میں ہے (اُن کا بھی رب ہے بُردبار)

اور مشرق[1] جس قدر ہیں (سب کا ربِّ ذی وقار) ؏

چرخِ اوّل ہم نے تاروں سے کیا آراستا اور ہر شیطانِ سرکش سے حفاظت میں رکھا ؏

عالمِ بالا کی باتیں (تا) نہ کوئی سُن سکے اُن پہ پھینکے جاتے ہیں انگارے[2] ہر اک سمت سے

(آسماں سے اُن شیاطیں کو) بھگانے کے لئے، اور یہ ہے اک عذابِ لازم اُن کے واسطے ؏

ہاں اگر کوئی جھپک کے سے اُچکتا ہے (خبر) اِک دہکتا شعلہ اُس کے پیچھے (آتا ہے نظر) ؏

اِن سے پوچھو، اِن[3] کا پیدا کرنا ہے دشوار تر یا بنائیں ہم نے جو چیزیں (بعنوانِ دگر[4])؟

ہم نے اِن کی اِک چپکتے گارے سے تخلیق کی ؏ تم کو اِن پر ہے تعجّب، یہ اُڑاتے ہیں ہنسی ؏

جب بھی سمجھاؤ، سمجھتے ہی نہیں یہ (بے حیا) ؏ اور اڑاتے ہیں ہنسی جب دیکھتے ہیں معجزا ؏

کہتے ہیں (کچھ بھی نہیں) یہ تو ہے اک جادو کھلا ؏ ہڈّیاں اور مٹّی جب ہم ہو گئے، ہو کر فنا

ہم (دوبارہ) پھر اٹھائے جائیں گے کیا (واقعی)؟ اور ہم سے پہلے جو گزرے ہیں وہ اسلاف بھی؟ ؏

کہدو، ہاں، اور تم (بہت) ہو گے ذلیل و ناتواں اور قیامت تو فقط للکار ہے اک (بے گماں)

پس وہ فوراً ہی (قیامت کو) لگیں گے دیکھنے ؏ اور کہیں گے۔ ہائے! یہ روزِ جزا ہے سامنے ؏

ہم کہیں گے، ہاں یہی تو ہے وہ یومِ فیصلا ؏ جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے، (سمجھ کر واہمہ) ؏

ع ۵ ۱۷

(ہم فرشتوں سے کہیں گے) جمع (محشر میں) کر دو ظالموں کو اور اُن کا ساتھ دینے والوں کو

اُن کو بھی، یہ پوجتے تھے جن کو، خالق کے سوا، اور پھر اِن کو ذرا دوزخ کا رستہ دو دکھا ؏

اور کھڑا رکھو انہیں، اِن سے یہ پوچھا جائے گا ؏ اب مدد اک دوسرے کی کیوں نہیں کرتے بھلا؟ ؏

ربع

[1] شمال سے جنوب تک ایک طرف مشرقین ہیں اور دوسری طرف اتنے ہی مغربین۔ چاند کا اور ہر ستارے کا ایک علیحدہ مشرق ہے۔
[2] یعنی شہاب۔
[3] یعنی ان انسانوں کا
[4] یعنی مذکورہ بالا چیزیں۔

بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۷﴾
قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ﴿۲۸﴾ قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۹﴾
وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ۚ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ﴿۳۰﴾ فَحَقَّ
عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ ۖ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ﴿۳۱﴾ فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ﴿۳۲﴾
فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِى الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَفْعَلُ
بِالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۴﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۙ يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۳۵﴾
وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ﴿۳۶﴾ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ
وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّكُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ﴿۳۸﴾ وَمَا
تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۰﴾
اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۴۱﴾ فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۴۲﴾ فِىْ جَنّٰتِ
النَّعِيْمِ ﴿۴۳﴾ عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۴۴﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۴۵﴾
بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿۴۶﴾ لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿۴۷﴾
وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ﴿۴۸﴾ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۴۹﴾
فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۵۰﴾ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ
اِنِّىْ كَانَ لِىْ قَرِيْنٌ ﴿۵۱﴾ يَّقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ﴿۵۲﴾ ءَاِذَا
مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ﴿۵۳﴾ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ
مُّطَّلِعُوْنَ ﴿۵۴﴾ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِىْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿۵۵﴾ قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ
كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ﴿۵۶﴾ وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّىْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿۵۷﴾

(کچھ نہ بولیں گے) وہ ہوں گے اپنا سر ڈالے کھڑے ؛ اور مخاطب ہو کے (کچھ) پوچھیں گے بعضے بعض سے ؛
یہ کہیں گے ہم پہ تم پل پل کر آتے تھے چڑھے ؛ وہ کہیں گے تم نہ خود ہی مائل ایماں ہوئے ؛
تم تو خود سرکش تھے تم پر کچھ ہمارا بس نہ تھا ؛ پس ہمارے حق میں وعدہ رب کا پورا ہو گیا ؛
اب ہے بیشک ہم کو چکھنی لذّتِ (قہرِ خدا) ؛ ہم جو تھے گمراہ، ہم نے تم کو بھی بہکا دیا ؛
مشترک تکلیف میں ہوں گے یہ سب اُس دن (پڑے) ؛ ایسا ہی برتاؤ ہم کرتے ہیں اہلِ جرم سے ؛
یہ وہ تھے جب اِن سے کہتا تھا کوئی (مردِ خدا) کہ نہیں معبود کوئی بھی خدا کے ماسوا ؛
تو یہ کرتے تھے تکبّر (اِن کا یہ دستور تھا) ؛
کہتے ہیں (منکر) کہ ہم کیا چھوڑ دیں گے (جان کر) اپنے معبودوں کو، اِک دیوانے شاعر کے لئے؟ ؛
(کچھ نہیں) بلکہ وہ سچا دین لایا ہے (یہاں) سب رسُولوں کو وہ سچا مانتا ہے (بے گماں) ؛
چکھو گے بیشک عذابِ درد آگیں کے مزے ؛ جیسے کرتے تھے عمل، ویسا ہی بدلہ پاؤ گے ؛
ہاں مگر مخلص جو بندے ہیں خدا (ئے پاک) کے ؛ ہیں وہی ایسے، مقرر رزق ہے جن کے لیے ؛
ہر طرح کے میوے، اور وہ عزّت و اکرام سے نعمتوں کے باغ میں ہونگے وہاں (بیٹھے ہوئے)
تختوں پر اک دوسرے کے سامنے (آرام سے) ؛ دَور اُن میں چل رہے ہوں گے شرابِ ناب کے
وہ سفید اور لذّت آگیں پینے والوں کے لئے ؛ وہ نہ بہکیں اُس کو پی کر، اور نہ اُن کا سر پھرے ؛
(حُوریں) اُنکے پاس ہونگی (یعنی اُنکی خلوتی) جنکی نیچی نیچی نظریں ہوں گی اور آنکھیں بڑی ؛
جیسے دَر پردہ سفید انڈے (جو ہوں کچھ زرد بھی) ؛ پھر مخاطب ہو کے یُوں پوچھیں گے باہم (جنّتی) ؛
ایک اُن میں سے کہے گا میرا اِک ساتھی (بھی) تھا ؛ پوچھتا تھا، تو بھی کیا قائل ہے (روزِ حشر کا)؟ ؛
بعدِ مُردن، ہڈیاں اور خاک جب ہم ہو گئے کیا ہم (اُس وقت) اپنے (کچھ) کاموں کا بدلہ پائینگے ؛؟
پھر کہے گا (اپنے ساتھی کو تو میں دیکھوں ذرا) جھانک کر کیا چاہتے ہو تم بھی اُس کو دیکھنا؟ ؛
پھر وہ جھانکے گا تو دیکھے گا، ہے دوزخ میں پڑا ؛ اور کہے گا، ہے قسم اللہ کی (اے ناسزا)
قعرِ (دوزخ) میں مجھے تو ڈالنے والا ہی تھا ؛ اور اگر مجھ پہ نہ ہوتا فضلِ (کُل) اللہ کا
میں بھی ہوتا اِن میں جو اَب ہیں گرفتارِ (بلا) ؛

اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ﴿۵۸﴾ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۵۹﴾ اِنَّ
هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۰﴾ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَذٰلِكَ
خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ﴿۶۲﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۳﴾ اِنَّهَا
شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ﴿۶۴﴾ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۶۵﴾
فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۶۶﴾ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا
لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿۶۷﴾ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ﴿۶۸﴾ اِنَّهُمْ اَلْفَوْا
اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ﴿۶۹﴾ فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَلَقَدْ ضَلَّ
قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۷۱﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿۷۲﴾ فَانْظُرْ
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۷۳﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۷۴﴾
وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ
مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۶﴾ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ﴿۷۷﴾ وَتَرَكْنَا
عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۷۸﴾ سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۹﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ
نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۱﴾ ثُمَّ
اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۸۲﴾ وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ﴿۸۳﴾ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ
بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۸۴﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۸۵﴾
اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ﴿۸۶﴾ فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۷﴾ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ﴿۸۸﴾ فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ﴿۸۹﴾ فَتَوَلَّوْا
عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ﴿۹۰﴾ فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۹۱﴾

مر چکے ہم ایک بار اور اب نہیں ہم کو فنا ؕ

اب کوئی تکلیف بھی ہم کو نہ پہنچے گی (کبھی) ؕ اور اس میں شک نہیں یہ کامیابی ہے بڑی ؕ
چاہیئے اہلِ عمل کوشش کریں اِس کے لیئے ؕ یہ ضیافت ہے بھلا بہتر خدا کی سمت سے ؟
یا تھُوہر کا پیڑ؟ جس کو ظالموں کے واسطے اک بَلا ہم نے بنایا ہے' (پرکھنے کے لیئے[1]) ؕ
پیڑ ہے یہ، جڑ میں جو دوزخ کی پاتا ہے نمو ؕ اُسکے پھل ایسے ہیں جیسے سانپ کے پھن (ہو بہو) ؕ
دوزخی کھائیں گے بھر کر پیٹ اُس سے (برملا) اور پھر اُس پہ ملے گا اُن کو پانی کھولتا ؕ
پھر جہنم کی طرف اُنکو پڑے گا لَوٹنا ؕ اپنے[2] آبا کو اُنہوں نے پایا ہے بہکا ہُوا ؕ
پس اُنہیں کے نقشِ پا پر دَوڑتے ہیں (بے حیا) اِن سے پہلے لوگ بھی اکثر تھے گمرہ (برملا) ؕ
اور ہم نے ڈر سُنانے والے بھیجے اُن میں بھی ؕ جو ڈرائے جا چکے تھے (تم یہ دیکھو اے نبی)
کیا ہوا انجام اُن کا (کس طرح غارت ہوئے)؟ ہاں جو خاص اللہ کے بندے تھے (وہ محفوظ تھے) ؕ
نوحؑ نے ہم کو پکارا (تو سُنی اُن کی دُعا) کیسے اچھے ہم بھی ہیں فریادرس (دیکھو ذرا) ؕ
نوحؑ کو اور اُن کے گھر والوں کو دی ہم نے نجات کرب (و رنج) سخت سے' (یہ بھی ہے گویا کل کی بات) ؕ
اور اُن کی نسل کو (اس دہر میں) دے دی بقا ؕ آنے والی اُمتوں میں ذکرِ خیر اُن کا رہا ؕ
ساری دنیا (بھیجتی ہے) نوحؑ پر (اپنا) سلام ؕ ہم نکوکاروں کو یوں دیتے ہیں بدلہ (لاکلام) ؕ
نوحؑ مومن بندوں میں سے ہیں ہمارے بالیقیں ؕ غرق پھر اَوروں کو ہم نے کر دیا (دریا نشیں) ؕ
اور اُنہیں کی راہ اور مسلک پہ ابراہیمؑ تھے ؕ صاف دل سے اپنے ربّ کی سمت جب مائل ہوئے ؕ
اپنے باپ اور قوم کے لوگوں سے یوں کہنے لگے ہیں یہ (بُت) کیا چیز (لوگو) تم ہو جنکو پُوجتے ؕ !
جھُوٹے معبودوں کو کیا ہو چاہتے ربّ کے سوا؟ ؕ تم نے آخر خالقِ کونین کو سمجھا ہے کیا؟ ؕ
اک نظر تاروں پہ ڈالی اور پھر کہنے لگے ؕ (حیلتاً)' بیمار پڑنے کو ہوں میں (سچ جانیئے[3]) ؕ
(یہ سُنا) تو لوگ اُنکو چھوڑ کر واپس ہوئے ؕ اور ابراہیمؑ پھر اُن کے بُتوں میں جا گھُسے

اور کہا اُن سے کہ تم کھاتے نہیں کیوں (خیر سے) ؕ ؟

[1] یعنی اس آزمائش کے لیئے کہ دوزخ میں درخت کے ہونے پر یہ یقین بھی لاتے ہیں یا نہیں۔ جب آگ میں کیڑا پیدا ہو کر زندہ رہ سکتا ہے جب گرم ترین ممالک میں درخت اُگ سکتے ہیں اور ریتلے مقامات پر بھی تو دوزخ میں درخت کیوں نہیں ہو سکتا۔

[2] دوزخیوں کا قصہ ختم ہوا اب یہاں سے کفارِ مکہ کے متعلق اظہار ہے

[3] لوگ ابراہیمؑ کو جشنِ عید میں شریک ہونے کے لیئے شہر سے باہر لے جانا چاہتے تھے۔ آپ بیماری کا حیلہ کر کے رک گئے اور موقع پا کر بت خانے میں جا پہنچے۔

ع ۴ / ۶

مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿۹۲﴾ فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ﴿۹۳﴾ فَاَقْبَلُوْۤا اِلَيْهِ
يَزِفُّوْنَ ﴿۹۴﴾ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ﴿۹۵﴾ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾
قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِی الْجَحِيْمِ ﴿۹۷﴾ فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا
فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَقَالَ اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّیْ سَيَهْدِيْنِ ﴿۹۹﴾
رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ فَلَمَّا بَلَغَ
مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ يٰبُنَیَّ اِنِّیْۤ اَرٰى فِی الْمَنَامِ اَنِّیْۤ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا
تَرٰى ؕ قَالَ يٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ؗ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾
فَلَمَّاۤ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ﴿۱۰۳﴾ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰۤاِبْرٰهِيْمُ ﴿۱۰۴﴾ قَدْ صَدَّقْتَ
الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا
الْمُبِيْنُ ﴿۱۰۶﴾ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۰۷﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِی الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾
سَلٰمٌ عَلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ ﴿۱۰۹﴾ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا
الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَبٰرَكْنَا
عَلَيْهِ وَعَلٰۤى اِسْحٰقَ ؕ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ ﴿۱۱۳﴾ ع
وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ
الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۱۵﴾ وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۶﴾ وَاٰتَيْنٰهُمَا
الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۱۸﴾
وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِی الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۰﴾
اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۲﴾

ہو گیا ہے کیا تمہیں، تم کیوں نہیں ہو بولتے ؟ ؛

پھر تو ابراہیمؑ اُن کو مارنے پر پل پڑے ؛ لوگ دوڑے آئے اُن کے پاس گھبرائے ہوئے ؛

بولے ابراہیم، کیوں ہو اِن (بُتوں کو) پُوجتے ؛ جو تمہارے ہاتھ کے ہیں (سر بسر) ترشے ہوئے ؛

تم کو اور جن چیزوں کو تم ہو بناتے (برملا) (سب کو) ہے اللہ نے (فی الواقع) پیدا کیا ؛

(سُن کے یہ باتیں وہ لوگ آپس میں یُوں) کہنے لگے اب بناؤ (بھٹی کا سا) اک مکاں اِس کے لئے

ڈال دو پھر ڈھیر میں اِس کو دہکتی آگ کے ؛

داؤ کرنا چاہا اُن لوگوں نے ابراہیمؑ سے اور ہم نے کر دیا مغلوب اُنہیں کو (دیکھئے)[1] ؛

(پھر جب ابراہیمؑ کو گھر سے نکالا باپ[2] نے) بولے، میں جاتا ہوں ربّ کی سمت (اِس امید سے)

وہ ہدایت دے کے رستے سے لگا دے گا مجھے ؛

(پھر دُعا کی) یا الٰہی نیک بیٹا دے مجھے ؛ بُردبار اِک لڑکے[3] کا مژدہ دیا ہم نے اسے ؛

ساتھ ابراہیمؑ کے جب چلنے پھرنے وہ لگا، بولے ابراہیمؑ، بیٹا، خواب میں ہوں دیکھتا

جیسے تم کو کر رہا ہوں ذبح (اپنے ہاتھ سے) سوچ کر (تعبیر دو) کیا رائے ہے (اِسکے لئے) ؟

بولے، ابّا جان، ہے جو حکم (خالق کا) ہُوا کیجئے تعمیل اُسکی، اور جو چاہے گا خدا

آپ مجھ کو پائیں گے صابر، (ہوں راضی برضا) ؛

(باپ بیٹے) دونوں جب آمادۂ تعمیل تھے اور پچھاڑا ماتھے کے بل اُس کو (ابراہیمؑ نے)

تو پکارا ہم نے، ابراہیمؑ ! (تم سچے رہے) ؛

خواب کو سچ کر دکھایا تم نے اپنے (بالیقیں) (لختِ دِل کو ذبح کرنیکی ضرورت اب نہیں)

ہم دیا کرتے ہیں یونہی نیک بندوں کو صلا ؛ یہ کھلی اِک آزمائش تھی، صریحی جانچنا ؛

اُس کا فدیہ اِک بڑی قربانی سے ہم نے دیا[4] ؛ آنے والی اُمتوں میں ذکرِ خیر اُن کا رہا ؛

(آج) ابراہیمؑ پر ہے (ساری دُنیا کا) سلام ؛ ہم نکوکاروں کو یُوں دیتے ہیں بدلہ (لاکلام) ؛

ہیں ہمارے بندۂ مومن یہ ابراہیمؑ (بھی) ؛ اور خوشخبری دی ہم نے اُن کو (پھر) اسحٰقؑ کی

(کہدیا) یہ نیک بندوں میں سے ہوں گے اور نبی ؛ ہم نے ابراہیمؑ اور اسحٰقؑ کو برکت (بھی) دی،

دونوں کی اولاد میں کوئی ہے نیک (اور پارسا) اور کوئی اپنے حق میں آپ ظالم ہے کھُلا ؛

اور ہم نے موسیٰؑ و ہارونؑ پہ بھی احساں کیا قوم کو اُن کی اور اُن کو، کر دیا ہم نے رہا

اِک بڑی گھبراہٹ (اور اِک سخت رنج و کرب سے) ؛ اور مدد کی اُنکی، تو (آخر) وہی غالب رہے ؛

اور اِک واضح کتاب اُن کو ہمیں نے کی عطا ؛ اور (اپنا ہی) دکھایا اُن کو سیدھا راستا ؛

---

[1] یعنی آگ آپ کو نہ جلا سکی

[2] بت پرست بادشاہ کے حکم یا پاسِ خاطر سے۔

[3] مراد ہے اسماعیل علیہ السلام سے

[4] یعنی اسماعیل علیہ السلام کے بدلے میں خدا نے جنت سے ایک تندرست دنبہ بھیج دیا جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنی آنکھوں سے پٹی کھولی (جو ذبح فرزند کے وقت فطرتاً محبت پدری سے مجبور ہو کر آنکھوں پر باندھ لی تھی) تب دیکھا حضرت اسماعیلؑ الگ کھڑے ہیں اور دنبہ ذبح پڑا ہے۔

آنے والی اُمتوں میں ذکرِ خیر اُن کا رہا ؛ موسیٰؑ و ہارونؑ پر (بھی ہے) سلام (دائما) ؛ ہم دیا کرتے ہیں یوں ہی نیک بندوں کو صلا ؛ ہیں وہ ایماندار بندوں میں ہمارے (برملا) ؛

وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾
اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ
اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ
الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۲۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ﴿۱۳۰﴾
اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾
وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ اِلَّا
عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿۱۳۵﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ
عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَبِالَّيْلِ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ
الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۳۹﴾ اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۴۰﴾ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ
الْمُدْحَضِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿۱۴۲﴾ فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ
الْمُسَبِّحِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ
وَهُوَ سَقِيْمٌ ﴿۱۴۵﴾ وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ﴿۱۴۶﴾ وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى
مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۱۴۸﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ
اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۱۴۹﴾ اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾
اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَدَ اللّٰهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ اَصْطَفَى
الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ﴿۱۵۳﴾ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ اَمْ
لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵۶﴾ فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۷﴾ وَجَعَلُوْا
بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا وَّلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾

بالیقیں پیغمبروں میں ہی سے ہیں الیاسؑ بھی ۔ قوم سے اپنی کہا جب، ڈر نہیں تم کو (کوئی)؟
بعل[1] کو کرتے ہو یاد اور چھوڑ بیٹھے ہو اُسے ۔ سب سے بہتر جو ہے خالق؟ (واسطے مخلوق کے)
(ہاں وہی) اللہ، جو ربّ ہے تمہارا (ذی وقار) ۔ اور تمہارے اگلے آباء کا بھی ہے پروردگار
(لیکن) اُنکی قوم نے الیاسؑ کو جھٹلا دیا ۔ آنے والے ہیں وہ سب پکڑے ہوئے (روزِ جزا)
چھوڑ کر اُن کو، جو خالص بندے ہیں اللہ کے ۔ آنے والی اُمّتوں میں ذکر اُن کے رہ گئے
ہے سلام الیاسؑ پر (ہے ساری دُنیا کی صدا) ۔ ہم نکوکاروں کو دیتے ہیں یونہی بے شک صلا
وہ ہیں ایماندار بندوں میں ہمارے (برملا)

لوطؑ بھی پیغمبروں میں سے ہیں، اِس میں شک نہیں ۔ اُنکو اور گھر والوں کو اُن کے بچا یا (بالیقیں)
پیچھے رہنے والوں میں صرف اک بڑھیا رہ گئی ۔ دوسروں کو ہم نے غارت کر دیا (پھر دائمی)
اور گزرتے ہو تم (اُنکی بستیوں پر) صبح کو ۔ اور کبھی شب کو، سمجھتے کیا نہیں تم[2] (منکرو)؟
اور ہیں نبیوں میں سے یونسؑ بھی بیشک (مفتخر) ۔ اک بھری کشتی کے جب وہ پاس پہنچے بھاگ کر
اور قرعہ ڈالا، تو نکلے وہی تقصیر وار ۔ اِسلئے (دریا میں) وہ پھینکے گئے، (با حالِ زار)
پھر کیا مچھلی نے لقمہ، اور وہ نادم ہوئے ۔ یاد کرنے والے وہ ہوتے نہ گر اللہ کے
پیٹ میں مچھلی کے رہتے تا قیامت وہ پڑے ۔ (پھر نکالا ہم نے اُس مچھلی کے اُن کو پیٹ سے)
اک کھلے میدان میں لاکر دیا پھر اُن کو ڈال ۔ (پیٹ میں رہنے سے مچھلی کے) بہت تھے وہ نڈھال
بیل[3] دار اِک پیڑ اُگا یا ہم نے پھر اُن کے لیئے ۔ ایک لاکھ انسانوں پر بھیجا (جب اچھے ہو گئے)
یا کہ وہ اک لاکھ سے بھی تھے زیادہ آدمی ۔ پس وہ ایمان لائے (تو اُسکے صلے میں) ہم نے بھی
منفعت دُنیا میں تا وقتِ مقرر اُن کو دی[4]

اِن سے پوچھو، کیا تمہارے ربّ کے تو ہیں بیٹیاں ۔ اور بیٹے ہیں (بقول اِن کے فقط) اِن کے یہاں؟
یا فرشتوں کو بنایا ہم نے عورت (پوچھیئے)؟ ۔ اور کیا (اُنکو بناتے وقت) وہ تھے دیکھتے؟
سنتے ہو، باتیں سب اپنے دل ہی سے گھڑتے ہیں یہ ۔ کہتے ہیں "اللہ کے اولاد ہے" جھوٹے ہیں یہ
بیٹوں پر وہ بیٹیوں کو دیتا ہے ترجیح کیا؟ ۔ حکم تم کیسا لگاتے ہو، تمہیں کیا ہو گیا؟
کام کیا لیتے نہیں فکر و تدبّر سے (کبھی)؟ ۔ یا تمہارے پاس ہے اِس کی سند کوئی کُھلی؟
تم کتابیں اپنی لاؤ، ہو جو سچّے واقعی

یہ جنوں میں اور خدا میں بھی ہیں رشتہ جوڑتے ۔ جانتے ہیں جن، کہ وہ تو خود بھی پکڑے آئینگے

---

[1] حضرت الیاسؑ، حضرت ہارونؑ کی اولاد میں سے تھے۔ انہیں شہر بعلبک کی طرف بھیجا گیا تھا جو "بعل" نامی ایک بت سے منسوب تھا وہاں اس کی پرستش ہوا کرتی تھی۔

[2] یعنی ملکِ شام کی طرف جب تجارت کو جاتے ہو تو آتے جاتے کبھی صبح کو اور کبھی شام یا رات کو ان الٹی ہوئی بستیوں میں سے تمہارا گزر ہوتا ہے۔

[3] یہ بیل کدو کی تھی جس کے سایہ میں مکھیاں نہیں بیٹھتیں۔

ع ۴ / ۲۵ / ۸

[4] ستر ہویں پارے کا چھٹا رکوع دیکھئے

النصف

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۰﴾ فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ﴿۱۶۲﴾ اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۶۳﴾ وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۱۶۴﴾ وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ﴿۱۶۵﴾ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۶۷﴾ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۶۸﴾ لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۷۱﴾ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ﴿۱۷۲﴾ وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۱۷۳﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۱۷۴﴾ وَّاَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۵﴾ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۷۶﴾ فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۱۷۷﴾ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۱۷۸﴾ وَّاَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۲﴾

سُوْرَةُ صٓ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِى الذِّكْرِ ﴿۱﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِىْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ﴿۲﴾ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ﴿۳﴾ وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿۴﴾ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا اِنَّ هٰذَا لَشَىْءٌ عُجَابٌ ﴿۵﴾

پاک ہے اللہ اُس سے جو یہ کرتے ہیں بیاں ﴿۱﴾ (ہاں) مگر خالص جو ہیں اللہ کے بندے (یہاں) ؞
تم (بھی) اور وہ ، پُوجتے ہو جن کو تم (اے اہلِ کیں) اُس[۱] سے ، بہکا کر کسی کو لے تو سکتے ہو نہیں ،
ہاں مگر اُس کو جسے جانا ہے دوزخ (بالیقیں[۲]) ؞
(اب فرشتے رہ گئے تو اُن کا خود یہ ہے بیاں) "ہم میں سے ہر ایک کا درجہ مقرر ہے یہاں ؞ ﴿۱﴾
رہتے ہیں صف بستہ ہم (کرتے ہیں ہر دم بندگی) اور ہیں ہم تسبیح (و تقدیس) میں (اللہ کی)" ؞
اور کہا کرتے تھے یہ (کفارِ مکہ پیشتر) ؞ ﴿۱﴾ حال اگلے لوگوں کا ہوتا ہمارے پاس اگر ؞ ﴿۱﴾
برگزیدہ بندے ہم ہوتے (ضرور) اللہ کے (اب جو یہ قرآں ہوا نازل) تو منکر ہو گئے
(خیر) اب ہو جائیں گے آگاہ یہ (انجام سے) ؞
(خاص) اُن بندوں کے حق میں جو ہمارے ہیں رسول ؞ پہلے ہی ہم حکم صادر کر چکے ہیں (اور اصُول)
بیشک اُن کی ہی مدد ہوگی (ہماری سمت سے) ؞ اور ہماری فوج ہی رہتی ہے غالب (دیکھئے) ؞
(اے نبی) اِن سے تعرض تم نہ کچھ دن تک کرو ﴿۱﴾ دیکھیں گے یہ آگے چل کر ، دیکھتے اِن کو رہو ؞
کیا یہ (سب) جلدی مچاتے ہیں ہمارے قہر کی ؟ ؞ آنگنوں میں گھر کے نازل ہو گیا وہ جس گھڑی
تو جنہیں پہلے سے اِن میں تھا ڈرایا جا چکا صبح[۳] اُن کی ہوگی منحوس (اور بلا اندر بلا)
(اے نبی) اِن سے تعرض تم نہ کچھ دن تک کرو ؞ دیکھ لیں گے یہ (نتیجہ) ، دیکھتے اِن کو رہو ؞
پاک ہے بیشک تمہارا صاحبِ عزت خدا اِن کی اُن باتوں سے (جو بکتے ہیں یہ کفر آشنا) ؞
اور سلام (اُس کے) رسولوں پر (جو ہیں قدسی صفات) اور ہیں ساری خوبیاں شایانِ ربِّ کائنات ؞

۵ ع ۹

سُورۂ صٓ (۳۸)

(یہ سُورۂ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں ۸۸ آیتیں اور پانچ رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغاز (بیاں) جو بڑا ہی رحم والا ہے ، نہایت مہرباں ؞
صٓ (ہاں) قسم قرآن کی ، جو ہے نصیحت سے بھرا (بالیقیں یہ ہے ہمیں نے عرش سے نازل کیا)
ہیں مگر جو لوگ منکر (ہیں جہالت آشنا) اختلاف و سرکشی میں بس وہی ہیں (مبتلا)
اِن سے پہلے ہم نے کتنی قوموں کو غارت کیا ، پھر وہ چلائے ، مگر موقع رہائی کا نہ تھا ؞
اور تعجب اِس پہ بھی (اہلِ عرب) کرنے لگے ڈر سنانے والا اُن کے پاس آیا اُن میں سے ؞
بولے منکر جھوٹا جادوگر ہے یہ (سچ جانئے) ؞
اِس نے سب معبودوں کو معبودِ واحد کر دیا ! یہ عجیب اِک بات ہے (اِس پر تعجب ہے بجا) ؞

---

۱ یعنی راہِ خدا سے گمراہ کر کے
۲ یہ جناتوں کے متعلق تھا۔
۳ یعنی نیند کی حالت میں عذابِ الٰہی نازل ہو گیا اور صبح شامتِ اعمال کا سامنا ہوا

وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ ۚۖ اِنَّ هٰذَا
لَشَیْءٌ یُّرَادُ ۝٦ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚۖ اِنْ هٰذَآ اِلَّا
اخْتِلَاقٌ ۝٧ ءَاُنْزِلَ عَلَیْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَیْنِنَا ؕ بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ
مِّنْ ذِكْرِیْ ۚ بَلْ لَّمَّا یَذُوْقُوْا عَذَابِ ۝٨ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ
رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِیْزِ الْوَهَّابِ ۝٩ اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا ۫ فَلْیَرْتَقُوْا فِی الْاَسْبَابِ ۝١٠ جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ
مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ۝١١ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ
ذُو الْاَوْتَادِ ۝١٢ وَثَمُوْدُ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ لْـَٔیْكَةِ ؕ اُولٰٓئِكَ
الْاَحْزَابُ ۝١٣ اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ۝١٤ وَمَا
یَنْظُرُ هٰۤؤُلَآءِ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ۝١٥ وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ
لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ یَوْمِ الْحِسَابِ ۝١٦ اِصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا
دَاوٗدَ ذَا الْاَیْدِ ۚ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ۝١٧ اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ یُسَبِّحْنَ بِالْعَشِیِّ
وَالْاِشْرَاقِ ۝١٨ وَالطَّیْرَ مَحْشُوْرَةً ؕ كُلٌّ لَّهٗۤ اَوَّابٌ ۝١٩ وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ
وَاٰتَیْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ۝٢٠ وَهَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ
اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ۝٢١ اِذْ دَخَلُوْا عَلٰی دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوْا لَا
تَخَفْ ۚ خَصْمٰنِ بَغٰی بَعْضُنَا عَلٰی بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَیْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا
تُشْطِطْ وَاهْدِنَآ اِلٰی سَوَآءِ الصِّرَاطِ ۝٢٢ اِنَّ هٰذَآ اَخِیْ ۫ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ
نَعْجَةً وَّلِیَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ ۫ فَقَالَ اَكْفِلْنِیْهَا وَعَزَّنِیْ فِی الْخِطَابِ ۝٢٣

اِن میں جو رُؤ دار تھے یہ کہہ کے وہ چلتے ہوئے — اٹھ[1] چلو، اور سب رہو معبودوں پر اپنے جمے،
اِس میں کچھ ذاتی غرض (پنہاں) ہے (خود اِس کے لئے) ؛

پچھلے مذہب میں تو یہ باتیں نہیں ہم نے سُنیں ؛ — بات اپنے دل سے یہ اُس نے گھڑی ہے (بالیقیں) ؛
ہم میں سے کیا ہے اسی پر امرِ حق نازل ہوا ؟ — بات یہ ہے (اے پیمبر) شک میں ہیں یہ مبتلا
(کہ یہ قرآں ہے کلامِ حق تعالیٰ یا نہیں)، — قہر کی لذّت نہیں چکھی انہوں نے (بالیقیں) ؛
(یا) خزانے رحمتِ ربّ کے ہیں اِنکے پاس کیا ؟ — جو زبردست اور ہے آمرزگار (دوسرا) ؛
یا زمیں اور آسمانوں پر ہے اِن کا اختیار — اور اُن چیزوں پہ اِن دونوں میں جو ہیں (بیشمار) ؟
ہے اگر ایسا، تو لازم ہے لگا کر سیڑھیاں — (آسماں پر) یہ چڑھیں (اللّٰہ سے لڑنے وہاں) ؛
یہ بھی اک لشکر ہے، ہارے دوسرے لشکر جہاں — یہ بھی کھائے گا شکست (اور کھوئے گا تاب و تواں) ؛
اِن سے پہلے بھی (یہاں نبیوں کو) ہے جھٹلا چکی — قومِ عادؑ و نوحؑ اور فرعون میخوں[2] والے کی ؛
اور ثمود اور لوطؑ کی قوم، اور بَن کے لوگ بھی، — یہ وہ فوجیں ہیں، (جو ہم سے ہیں ہزیمت پا چکی) ؛
اِن سبھی نے (نبیوں کو) جھٹلایا (قتل اُن کو کیا) — اور ہمارا قہر پھر اُن سب پہ نازل ہو گیا ؛
منتظر ہیں صرف یہ لوگ ایک ہی چنگھاڑ[3] کے — بیچ میں جو دم نہ لے گی (بے اُنہیں غارت کیے) ؛
کہتے ہیں حصّہ ہمارا جلد دے دے اے خدا — حشر کے دن سے (بھی) پہلے، (چاہتے ہیں فیصلا) ؛
(اے پیمبر) صبر اِن کی بات پر کرتے رہو — اک ہمارا بندہ تھا داؤدؑ[4]، یاد اُس کو کرو
رکھتے تھے ہر نوع کی قوت، مگر با ایں ہمہ — رہتے تھے اللّٰہ کی جانب ہی مائل (برملا) ؛
(اور) پہاڑوں کو تھا ہم نے اُن کے تابع کر دیا — کرتے تھے تسبیح اُن کے ساتھ جو صبح و مسا ؛
جمع ہو جاتے تھے اُن کے پاس اُڑتے جانور — اور توجہ اُن کی جانب رکھتے تھے سب (سربسر) ؛
سلطنت کو ہم نے اُن کی کر دیا تھا استوار — قوتِ تدبیر دی اور فیصلے کا اختیار ؛
پہنچی ہے اُن دعوے داروں کی خبر تم کو بھلا ؟ — کُود کر آئے عبادت[5] خانے میں جو (برملا)
جب وہ پاس آئے تو داؤدؑ اُن سے گھبرائے، ڈرے — بولے وہ ہم سے نہ ڈریئے، اور نہ یوں گھبرایئے
ہم میں اک جھگڑا ہے، اک نے دوسرے پر زیادتی — کی ہے کیجئے فیصلہ انصاف سے ہم میں، (ابھی)
اور بے انصافی (مطلق بھی) نہ ہم سے کیجئے — سیدھے رستے پر ہماری رہنمائی کیجئے ؛
بھائی ہے یہ اِسکے گھر ننانوے ہیں دُنبیاں — اور ہے صرف ایک دُنبی (خیر سے) میرے یہاں،
اب یہ کہتا ہے وہ دُنبی بھی حوالے کر مرے — اور دبا لیتا ہے مجھ کو گفتگو میں (جبر سے) ؛

ع ۱۴/۱

[1] مجلسِ وعظ سے
[2] فرعون میخوں والا اس لئے کہلاتا ہے وہ لوگوں کو میخیں گاڑ کے سزا دیا کرتا تھا
[3] یعنی صورکی آواز کے۔
[4] حضرتِ داؤدؑ کو اس وقت اس لیئے یاد دلایا کہ انہوں نے بھی طالوت کی حکومت میں بہت دکھ اٹھائے تھے اور مظالم پر صبر و شکر ادا کیا تھا۔ بالآخر حکومت انہیں ملی اور مخالفوں کو جہاد و جنگ سے مغلوب کر دیا۔
[5] عبادت خانۂ داؤدؑ میں

قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ
لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ ؕ وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا
وَّاَنَابَ ۩ ﴿۲۴﴾ فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۲۵﴾
يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ
بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ
يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ ﴿۲۶﴾
وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ؕ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ
فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ؕ ﴿۲۷﴾ اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِى الْاَرْضِ ؗ اَمْ نَجْعَلُ
الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ﴿۲۸﴾ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ
وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۹﴾ وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ
اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۳۰﴾ اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ﴿۳۱﴾ فَقَالَ
اِنِّيْۤ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ﴿۳۲﴾
رُدُّوْهَا عَلَيَّ ؕ فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا
سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ﴿۳۴﴾ قَالَ رَبِّ
اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ
الْوَهَّابُ ﴿۳۵﴾ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَيْثُ اَصَابَ ﴿۳۶﴾

بولے (داؤدؑ) اِس نے تجھ پر ظلم فی الواقع کیا — تیری دُنبی اَپنیوں میں ہے مِلانا چاہتا

ساجھی اکثر کرتے ہیں اک دوسرے پر زیادتی — ہاں مگر جو صاحبِ ایماں ہیں ، نیکو کار بھی ،

لیکن ایسے لوگ تھوڑے ہیں (بہت تھوڑے یہاں) ، — (العلازیں) داؤدؑ کے دل میں ہُوا پیدا گماں

ہم نے (شاید اسطرح) اُن کا لیا ہے امتحاں[1] ؛

تو انہوں نے توبہ استغفار کی اللہ سے — اور پھر سجدے میں (اپنے ربّ کے آگے) گر پڑے ؛ سجدہ

ہم نے بھی کر دی معاف اُن کی وہ (لغزش بالیقیں) — اور ہماری بارگاہِ (مقتدر) میں بالیقیں

ہے تقرّب اُن کو حاصل اور مقامِ بہتریں ؛

(اور پھر داؤدؑ کو ہم نے یہ مژدہ بھی دیا) — ہم نے اے داؤدؑ تم کو ملک میں نائب کیا

اِس لئے تم فیصلے لوگوں کو دو انصاف سے — خواہشاتِ نفس پر تم کو نہ چلنا چاہیئے

کر دے گا گمراہ یہ تم کو خدا کی راہ سے ، — اور جو بھٹکے خدا کی راہ سے اُن کے لیئے

ہے عذابِ سخت ، اور اِس واسطے ہے (یہ عذاب) — وہ بُھلا بیٹھے کہ (اِکدن آئے گا) روزِ حساب ؛

(اے نبی) بیکار تو ہم نے نہیں پیدا کیئے — یہ زمین و چرخ اور ان میں ہو جو کچھ (دیکھتے) ،

یہ خیال اُن کا ہے جو منکر ہیں ، (منکر پے بہ پے) — اُن پہ از رُوئے (عذابِ) نار ، سخت افسوس ہے ؛

کیا ہم اُن لوگوں کو ، جو ایمان ہم پر لا چکے — جو عمل بھی نیک (اپنی زلیست میں) کرتے رہے

کر دینگے اُن کے برابر ، ملک میں جو (بد نہاد) — (فتنے برپا کرتے ہیں) پھیلاتے رہتے ہیں فساد ،؟

یا برابر کر دینگے پرہیزگاروں کے بھلا — اُن کو ، جو بدکار ہیں ، (بیباک ہیں اور ناسزا)؟ ؛

(اے پیمبر) ہے یہ (قرآں) برکتوں والی کتاب — ہم نے تم پر کی ہے جو نازل (نصیحت انتساب)

تاکہ اُس کی آیتوں پہ غور (ہر انساں) کرے — لیں نصیحت وہ بھی جو فائز ہیں فہم و عقل سے ؛

اور دیا داؤدؑ کو ہم نے سلیمانؑ (سا پسر) — کیا ہی اچھے بندے ! مائل (ہر گھڑی) اللہ پر ؛

(اِکدن) جب شام کو پیش اُنکی خدمت میں ہوئے — خاصے کے گھوڑے ، (تو محو اُن میں وہ اتنے ہو گئے)

(ہو گئی اُن کی نمازِ عصر بھی اُس دن قضا) — بولے مَیں یادِ خدا سے آج غافل ہو گیا

مال کی اُلفت کو رب کی یاد پہ ترجیح دی — پردۂ (مغرب) میں حتّٰی کہ چھُپا خورشید بھی ؛

لاؤ میرے پاس اُن (گھوڑوں کو) ، (جب لائے گئے) — گردنیں اور پنڈلیاں اُن کی لگے وہ کاٹنے[2] ؛

ہم نے پھر جانچا سلیمانؑ کو (بہ اندازِ دگر) — اور ڈالا ہم نے اک دھڑ ، لا کے اُنکے تخت[3] پر

پھر (سلیمانؑ نے) توجہ جانبِ اللہ کی ؛ — بولے یا ربّ عفو کر دے تُو خطاؤں کو مری

اور ایسی سلطنت مجھ کو عطا کر دے (کوئی) — جو نہ میرے بعد ہو شایاں کسی کے (پھر کبھی)

---

[1] حضرت داؤد علیہ السلام کی ننانوے بیویاں تھیں ، ایک ہمسایہ کی عورت پر نظر پڑ گئی انہوں نے چاہا کہ اس سے شادی کر کے سو بیویاں پوری کر لیں ۔ چنانچہ اس کے شوہر کو آپ نے لڑائی پر بھیج دیا وہ وہاں شہید ہو گیا اور پھر آپ نے اس عورت سے شادی کر لی ، اس واقعہ سے متنبہ ہو کر آپ نے توبہ کی تو خدائے تعالیٰ نے آپ کی یہ لغزش معاف کر دی ۔

[2] یعنی سلیمانؑ کو نماز کے قضا ہو جانے سے اس قدر غصہ آیا کہ اپنے شوق کی بہترین چیزوں کو برباد اور ہلاک کر دیا ۔

[3] حضرت سلیمانؑ لاولد تھے اور انہیں اپنے لشکریوں کی ناز برداری کرنی پڑتی تھی سوچا کہ اگر میرے اولاد ہو تو وہ جہاد و جنگ میں کام آئے ۔ ایک دن کہنے لگے میری ستر بیویاں ہیں سب کے پاس ایک شب گزاروں تو ستر بیٹے پیدا ہو سکتے ہیں مگر "انشاء اللہ" کہنا بھول گئے پیغمبروں کی اتنی غفلت بھی شانِ پیغمبری کے خلاف ہے چنانچہ بجائے ستر کے صرف ایک بیوی سے بیٹا پیدا ہوا وہ بھی ادھورا لوگوں نے لاکر اسے تخت پر ڈال دیا ۔

ع ۱۲ / ۲ / ۱۱

وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ ﴿٣٧﴾ وَّاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِى الْاَصْفَادِ ﴿٣٨﴾
هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٩﴾ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا
لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿٤٠﴾ وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّىْ
مَسَّنِىَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ﴿٤١﴾ اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا
مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ﴿٤٢﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً
مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِى الْاَلْبَابِ ﴿٤٣﴾ وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا
تَحْنَثْ ؕ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿٤٤﴾ وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ
اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِى الْاَيْدِىْ وَالْاَبْصَارِ ﴿٤٥﴾ اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ
بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ﴿٤٦﴾ وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ
الْاَخْيَارِ ﴿٤٧﴾ وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ ﴿٤٨﴾
هٰذَا ذِكْرٌ ؕ وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿٤٩﴾ جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً
لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ﴿٥٠﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ
وَّشَرَابٍ ﴿٥١﴾ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ﴿٥٢﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ
لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿٥٣﴾ اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ﴿٥٤﴾ هٰذَا ؕ وَاِنَّ
لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ﴿٥٥﴾ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿٥٦﴾ هٰذَا ۙ
فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ﴿٥٧﴾ وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖۤ اَزْوَاجٌ ﴿٥٨﴾ هٰذَا
فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ؕ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ﴿٥٩﴾ قَالُوْا
بَلْ اَنْتُمْ ۫ لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ ؕ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿٦٠﴾

وقف لازم
النصف

دیو، معمار اور غوطہ زن کئے تابع، (وہاں)

دُوسرے دیوؤں کو بھی محکوم اُن کا کر دیا — جو بندھے رہتے تھے زنجیروں میں (صدر رشتہ بپا) ؛

(اور علاوہ اِس کے اُن کو دے دیا یہ اختیار) — یہ ہماری دین ہے (اب تم ہو اس کے ذمہ دار)

اپنے پاس اِس کو رکھو، یا (لوگوں پر) احساںؔ کرو — کچھ حساب اُس کا نہ ہوگا تم سے (بے پروا رہو) ؛

اور ہماری بارگاہِ (مقتدر) میں بالیقیں — ہے تقرب اُنکو حاصل اور مقامِ بہترین ؛

اور ہمارے بندے (اُس) ایوبؑ کوؔ یاد اب کرو — جب انہوں نے (ہو کے مضطر) دی ندا اللہ کو

"مجھ کو شیطاں نے مصیبت میں کیا ہے مبتلا" ؛ — (ہم کو اُن پر رحم آیا اور حکم اُن کو دیا)

پاؤں تم مارو زمیں پر (اور جب ایسا کیا) — (چشمہ پھوٹا اُس زمیں سے ہم نے پھر اُن سے کہا)

ٹھنڈا پانی (لو) نہاؤ اور پیو (نامِ خدا) ؛

ہم نے (از راہِ کرم) اہل و عیال اُنکو دیئے — اور پھر اُتنے ہی اور اُنکو عطا ہم نے کیئے

اُن پہ یہ اِک مہربانی تھی ہماری سمت سے — تا رہے اِک یادگار اربابِ دانش کے لیئے ؛

اور کہا سینکوں کا مٹھا ہاتھ میں لو (بیش و کم) — اُس سے مارو (اپنی بیوی کو) نہ توڑو تم قسمؔ،

ہم نے پایا اُن کو صابر (آزمائش جب بھی کی) — کیسے اچھے بندے! مائل جانبِ حق (ہر گھڑی) ؛

اور ہمارے بندوں، ابراہیمؑ اور اسحٰقؑ کو — اور (اُن) یعقوبؑ کو بھی یاد (پیغمبر) کرو

ہاتھوں والے اور آنکھوں والے (یہ ابرار) تھے ؛ — ہم نے اُنکو چن لیا خاص آخرت کے واسطے ؛

ہیں وہ بے شک برگزیدہ اور نیک (افراد سے) ؛

اور اسمٰعیلؑ کو، الیسعؑ اور ذوالکفلؑ کو، — نیک بندوں میں ہیں یہ سب، یاد اِنکو بھی کرو ؛

یہ نصیحت ہیں (ہوئے مذکور جتنے واقعے) — بہتریں منزل ہے بیشک متقیوں کے لئے ؛

(یعنی) باغِ جاوداں (جنت کے اور فردوس کے) — جن کے دروازے کھلے ہیں (پہلے سے) اُن کے لئے ؛

اُن میں بیٹھے ہوں گے وہ تکیئے لگائے (ٹھاٹھ سے) — وہ شراب اور میوے کثرت سے وہاں منگوائیں گے ؛

نیچی نظروں والی اُنکے پاس ہونگی (بیبیاں) — وہ بھی سب اِک عمر کی (دوشیزۂ و رعنا جواں) ؛

(نعمتیں) یہ وہ ہیں، وعدہ جن کا ہے روزِ جزا ؛ — یہ نبٹ سکتی نہیں ہے، یہ ہماری ہے عطا ؛

یہ سُنا ــــ بیشک ٹھکانہ سرکشوں کا ہے بُرا ؛ — (نارِ) دوزخ، جس میں ڈالے جائیں گے وہ (برملا)

وہ جگہ کتنی بُری ہے! (اور کتنی جاں گزا) ؛

یہ ہے پیپ اور کھولتا پانی چکھیں اِسکے مزے ؛ — ایسی ہی کچھ اور چیزیں (کھانے پینے کے لیئے) ؛

(پھر کہا جائے گا اُن کے پیشواؤں سے وہاں) — یہ جماعت (پیرووں کی ہے) تمہارے ساتھ (یہاں)

۱؎ یعنی یہ سلطنت جو ہم نے تمہیں دی ہے۔ اپنے پاس رکھو یا کسی اور کو بخش دو یہ تمہیں اختیار ہے۔

۲؎ ایوبؑ انتہائی خوشحال پیغمبر تھے جب خدائے تعالیٰ کو ان کا امتحان مقصود ہوا تو مال و متاع برباد کر دیا اور جسم پھوٹ نکلا جس میں کیڑے پڑ گئے۔ صرف ایک بی بی اُن کی خدمت میں تھیں آخر انہوں نے خدا سے فریاد کی تب زمین پر پاؤں مارنے سے ایک چشمہ پیدا ہوا آپ نے اس کا پانی پیا اور اسی پانی سے غسل فرمایا تو صحت یاب ہو گئے

۳؎ حضرت ایوبؑ جب علیل تھے تو کسی بات پر اپنی بیوی سے ناراض ہو گئے اور قسم کھا کر کہا کہ اچھا ہو جاؤں گا تو تمہارے سو قمچیاں ماروں گا پھر خدا کے حکم سے بیوی کو مارنے کی قسم اس طرح پوری کی کہ سو سینکوں کی ایک جھاڑو اٹھا کر اُن کے جسم سے چھوا دی۔

ثلث

۴؎ یعنی وہ جو کچھ کہتے تھے وہ کرتے بھی تھے اور اللہ تعالیٰ کی قدرت پر بھی اُنکی نظر تھی۔

۵؎ یہ حضرت الیاسؑ کے خلیفہ تھے۔

قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ﴿۶۱﴾ وَقَالُوْا

مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ﴿۶۲﴾ اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ

زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ﴿۶۳﴾ اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ﴿۶۴﴾ قُلْ

اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۶۵﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ﴿۶۶﴾ قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ﴿۶۷﴾ اَنْتُمْ

عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ﴿۶۸﴾ مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍۢ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۶۹﴾

اِنْ يُّوْحٰى اِلَيَّ اِلَّآ اَنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۰﴾ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ

اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ﴿۷۱﴾ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ

فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿۷۲﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿۷۳﴾ اِلَّآ

اِبْلِيْسَ ۭ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۴﴾ قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا

مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ۭ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ

الْعَالِيْنَ ﴿۷۵﴾ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۭ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ

طِيْنٍ ﴿۷۶﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ﴿۷۷﴾ وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اِلٰى

يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۷۸﴾ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۷۹﴾ قَالَ فَاِنَّكَ

مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۸۰﴾ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۸۱﴾ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ

اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۲﴾ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۸۳﴾ قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ

اَقُوْلُ ﴿۸۴﴾ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۵﴾

قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ﴿۸۶﴾

اور کہیں گے، یہ بلا جو لائے ہیں پروردگار! دوہرا اُنکو عذابِ نار دے (اور دُکھ کی مار) ؀

اور کہیں گے، اُنکو دوزخ میں نہیں ہم دیکھتے جنکو بدکاروں میں ہم گنتے تھے (وہ سب کیا ہوئے)؟

کیا اُڑایا تھا ہنسی میں ہم نے اُنکو (جان کر) یا کہ آج اُن پر ہماری ہی نہیں جمتی نظر؟ ؀

اہلِ دوزخ کا یہ جھگڑا ٹھیک ہے (انجامِ کار) ؀

(اے پیمبر) ان سے کہدو، میں (عذابِ اللہ) سے ہوں ڈرانے والا (اور کہتا ہوں یہ بے خوف کے)

(ہاں) نہیں معبود کوئی ربِّ واحد کے سوا سب پہ وہ غالب ہے (اُس جیسا نہیں ہے دُوسرا) ؀

یہ زمین و آسماں، اور جو ہے ان کے درمیان سب کا ربّ ہے، وہ زبردست اور (خدائے) مہرباں ؀

ان سے کہدو (اے نبی قرآن اور دینِ خدا) (واقعاتِ دُنیوی سے) ہے بڑا اک واقعا،

اور تمہیں پروا نہیں اِس کی (تمہیں کیا ہو گیا؟) ؀

عالمِ بالا کے رہنے والوں میں جب بحث تھی مجھ کو (اُنکی بحث سے قطعاً) نہ تھی کچھ آگہی[1] ؀

مجھ پہ تو یہ وحی آتی ہے کہ میں تو (واقعی) ہوں ڈرانے والا تم کو صاف صاف (اور اک نبی) ؀

(اے پیمبر بحث یہ تھی) جب فرشتوں سے کہا یہ تمہارے ربّ نے، میں ہوں (اے فرشتو) چاہتا

مٹّی سے انسان (کا اک کالبد) پیدا کروں جب وہ ہو تیار، اُس میں روح اپنی پھونکدوں

سجدے میں گر پڑنا اُسکے آگے تم سب (برملا) ؀ سب فرشتوں نے اکٹھے ہو کے پھر سجدہ کیا ؀

ہاں مگر ابلیس نے، شیخی میں (ظالم) آگیا اور وہ (ابلیسِ لعیں اصلاً) منکروں ہی میں سے تھا[2] ؀

پوچھا، اے ابلیس، کس نے روکا اُسکے سجدے سے؟ ہم نے اپنے ہاتھ سے جس کو بنایا (سوچ کے)

آگیا شیخی میں تو، یا تیرے رتبے ہیں بڑے ؀؟

بولا (شیطاں) اُس سے میں بہتر ہوں (اے میرے خدا) آگ سے مجھ کو اور اُس کو خاک سے پیدا کیا ؀

حکم آیا، چل نکل (باہر ہو) تو راندہ گیا اب ہماری تجھ پہ لعنت ہو گی تا روزِ جزا ؀

بولا یاربّ (جینے کی) اُس وقت تک مُہلت ملے (حشر کے دن) جب (دوبارہ) سب اُٹھائے جائینگے ؀

حکم آیا، تجھ کو اُس دن تک کی مُہلت دی گئی ہم کو ہے معلوم جس کا وقتِ (آمد واقعی) ؀

بولا (شیطاں) تیری عزّت کی قسم ہے (اے خدا) (جتنے ہوں گے ابنِ آدمؑ) سب کو میں بہکاؤں گا ؀

ہیں مگر جو خاص بندے تیرے اُنکو چھوڑ کر ؀ (حق نے) فرمایا کہ ہم حق گو ہیں، حق ہے یہ (خبر)

تجھ سے، اور جو کوئی اُن میں سے ترا پیرو ہُوا سب سے بھر دیں گے جہنّم ہم بھی (یہ ہے فیصلا) ؀

(اے پیمبر) ان سے کہدو (خدمتِ تبلیغ کا) تم سے مَیں کوئی عوض (لوگو) نہیں ہوں مانگتا،

اور تکلّف کرنا بھی مجھ کو نہیں آتا (ذرا) ؀

[1] یعنی فرشتے از روئے تدبیر و تخلیق انسان جب آپس میں بحث و تکرار کرتے تھے تو مجھے اس کی خبر نہ تھی۔ مجھ پر جو وحی آتی ہیں وہی تم لوگوں تک پہنچا دیتا ہوں۔ ۴ ۲۴

۱۴ [2] یعنی ابلیس بھی اجنّہ میں سے تھا اور اجنّہ اکثر حکمِ خداوندی سے سرکش تھے

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٧﴾ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ﴿٨٨﴾ ع

سُوْرَةُ الزُّمَرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّثَمَانِيْ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿١﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ
الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ﴿٢﴾ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ
الْخَالِصُ ۭ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ
اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ڛ اِنَّ
اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ﴿٣﴾ لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا
لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ۭ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٤﴾
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَ
يُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ يَّجْرِيْ
لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ﴿٥﴾ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ
ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۭ
يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ
ثَلٰثٍ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ﴿٦﴾
اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۣ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَ
اِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ۭ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۭ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ
مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٧﴾

ہے یہ (قرآں) اک نصیحت اہلِ عالم کے لیئے: اِس سے تم آگاہ، کچھ دن بعد ہی ہو جاؤ گے ؛

ع ۲۴ ۱۴

سورۂ زمر (۳۹)

(یہ سورۃ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی۔ اِس میں ۷۵ آیتیں اور ۸ رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں) جو بڑا ہی رحم والا ہے، نہایت مہرباں ؛
پیشگاہِ حق سے یہ فرمان ہے نازل ہُوا جو ہے غالب اور جو ہے صاحبِ حکمت خدا ؛
یہ کتابِ پُرصداقت ہم نے نازل تم پہ کی پس کرو تم خالصاً اللہ کی ہی بندگی ؛
اور سنو!، خالص عبادت ہے خدا ہی کے لیئے اور سوا اُس کے، بناتے ہیں جو حامی دوسرے،
(کہتے ہیں) اِنکی پرستش کرتے ہیں ہم اِس لیئے تاکہ یہ نزدیک تر کردیں ہمیں اللہ سے،
تو ہے جن باتوں پہ اُن میں (مدّتوں سے) اختلاف فیصلہ بیشک خدا کردے گا اُن کا (صاف صاف)؛
اور ہدایت (نیک) اُسے دیتا نہیں ہرگز خدا جو ہو جھوٹا اور ناشُکرا ہو (حق ناآشنا)؛
گر کسی کو اپنی فرزندی میں لینا چاہتا چاہے جسکو منتخب مخلوق سے کرتا خدا
پاک (لیکن ان بکھیڑوں سے ہے) اُس کی ذاتِ پاک وہ اکیلا ہے خدا، غالب (ہی ہے بے خوف و باک)؛
اُس نے یہ ارض و سما پیدا کیئے حکمت اثر، رات کو دن پر لپیٹے، اور دن کو رات[1] پر
چاند سُورج کو (اُسی نے) ہے مسخر کر لیا، اِک مقرّر وقت تک چلتا ہے ہر اِک (برملا)
سُنتے ہو، غالب ہے وہ آمرزگار (دوسرا) ؛
اک تنِ واحد سے اُس نے تم کو ہے پیدا کیا اور پھر اُس سے بنایا اُس کا جوڑا (دوسرا)
اور تمہارے واسطے چوپائے آٹھ اقسام کے مادہ و نر، (اپنی قدرت سے یہاں) نازل کیئے،
اور ماں کے پیٹ میں تم کو بنایا (سربسر) تین[2] اندھیروں میں، بیک اندازِ[3] اندازِ دگر،
ہے یہی اللہ (اے لوگو) تمہارا کردگار ہے اُسی کی سلطنت (ارض و سما میں پائیدار)
اور سوا اُس کے نہیں معبود کوئی (بے گماں) (باوجود اِس کے) پھرے جاتے ہو (اے لوگو) کہاں؟؛
اُسکو کیا پروا تمہاری، تم اگر منکر ہُوئے؛ ناپسند اُس کو ہے یہ کفران بندوں کے لیئے،
تم کروگے شُکر تو ہے اُس کو پیاری یہ ادا، دوسرے کا بوجھ اٹھائے گا نہ کوئی دوسرا،
پھر تمہیں اپنے خدا ہی کی طرف ہے لوٹنا وہ بتا دے گا تمہیں، تم نے (یہاں) جو کچھ کیا،
(کیونکہ) وہ لوگوں کے دل کی بات (تک) ہے جانتا ؛

[1] یعنی ایک پر دوسرا لپٹا چلا آتا ہے
[2] پیٹ، پیٹ میں رحم اور رحم میں وہ جھلی جس میں بچہ لپٹا ہوا ہوتا ہے۔
[3] یعنی ایک طرح کے بعد دوسری طرح سے مراد یہ ہے کہ پہلے نطفہ پھر لوتھڑا پھر بوٹی، اور پھر اس میں ہڈیاں اور پھر ان سب کے اوپر کھال اور بال۔

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ
مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ
قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ۖ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ﴿۸﴾ اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ
اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ
هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا
الْاَلْبَابِ ﴿۹﴾ قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ
هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؕ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ
بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۱۰﴾ قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ﴿۱۱﴾ وَ
اُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲﴾ قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ
عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۳﴾ قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ ﴿۱۴﴾ فَاعْبُدُوْا مَا
شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ؕ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۵﴾ لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ
مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ؕ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ﴿۱۶﴾
وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ
عِبَادِ ﴿۱۷﴾ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ
اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۸﴾ اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ؕ اَفَاَنْتَ
تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ ﴿۱۹﴾ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ
مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ﴿۲۰﴾

ع ۹ ۱۵

رنج جب انساں کو ہوتا ہے کوئی (تو باخضوع) — کرتا ہے یادِ خدا، اُسکی طرف ہو کر رجوع
پھر خدا جب اپنی نعمت کوئی، کرتا ہے عطا — بھُول جاتا ہے وہ (دُکھ) یاد آیا تھا جس میں خدا
قبل (صحت)' اور بناتا ہے شریک اللہ کا — تاکہ اُس کی راہ سے اوروں کو بہکادے (ذرا)
(اس سے کہدو) کفر کا کچھ دن اٹھالے فائدا، — پھر تو (بالآخر) وہ دوزخ والوں میں ہوگا (پڑا)؛
کیا وہ، جو ہو رات کے حصّوں میں محوِ بندگی — (دست بستہ) ہو کھڑا، اور کر رہا ہو سجدے بھی
آخرت کا خوف ہو جسکو (ڈرے جو بار بار) — اور جو رحمت کا اپنے ربّ کی ہو، اُمّیدوار
(کیا ہے ہمسر بندۂ غافل و نا فرمان کے)؟ — اِن سے پوچھو عالم و جاہل برابر کب ہوئے؟

عقل ہے جنکو میں، وہی (اِس بات کو) ہیں سوچتے ؛

(یہ مسلمانوں سے کہدو تم ہماری سمت سے) — اے ہمارے بندو، جو ایماں ہو ہم پر لاچکے
اپنے ربّ سے (ہر گھڑی ہر وقت) تم ڈرتے رہو، — کرتے ہیں جو لوگ اس دنیا میں کچھ نیکی (سنو)
ہے بھلائی (آخرۃ میں بالیقیں) اُن کے لیئے، — اور کشادہ ہے خدا کی یہ زمیں (اُن کے لیئے)
(اے پیمبر اس نصیحت کا یہ ہے لُبِّ لباب) — صبر کرنے والوں کو ملتا ہے اجرِ بے حساب ؛
(اے پیمبر) ان سے کہدو، حکم ہے مجھ کو بھلا — میں کروں طاعت خدا کی خالصًا بہرِ خدا ؛
اور مجھے یہ حکم ہے، پہلا مُسلماں میں بنوں ؛ — اور اگر مانوں نہ ربّ کا حکم (بے پروا رہوں)

تو بڑے دن سے (قیامت کے) ہوں خائف (کیا کروں) ؛

کہدو، میں کرتا ہوں خالص بندگی اللہ کی ؛ — جس کو چاہو تم سوا اللہ کے پوُجو (سبھی)،
اِن سے کہدو، ہیں وہی گھاٹے میں جو روزِ جزا — خود کو اور گھر والوں کو ٹوٹے میں رکھیں (مبتلا)

اور سنو، یہ ہے (زبانِ صاف اور) ٹوٹا کھُلا ؛

اُن کے اُوپر نیچے، ہونگے آگ (ہی) کے سائباں، — ہے ڈراتا جس سے اپنے بندوں کو ربِّ (جہاں)،

اے ہمارے بندو، ڈر مانو ہمارا (بے گماں) ؛

جو پرستش سے بتوں کی (دہر میں) بچتے رہے — اور رجوع (دائمی) کرتے رہے اللہ سے
اُنکو خوشخبری ہے، اُن بندوں کو دو مژدہ (نبی) ؛ — سُنتے ہیں جو بات، اور جو بات ہوتی ہے بھلی
پیروی کرتے ہیں اُسکی، یہ وہ ہیں اللہ نے — دی ہدایت جن کو، اور یہ بہرہ ور ہیں عقل سے ؛
(اے پیمبر) مستحق جو قہرِ حق کا ہو چکا — اُس کو کر سکتے ہو تم کیا نارِ دوزخ سے رہا؟ ؛
ہاں مگر جو لوگ اپنے ربّ سے ہیں ڈرتے رہے، — بالاخانے ہونگے (قصرِ خلد) کے اُن کے لیئے
اور بالاخانے، بالاخانوں کے اُوپر بنے، — جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی (خاص انداز سے)

ع

ما عذا کا دو عذاب ہے (بندوں سے پیغمبر منقلب)
اور کبھی کرنا نہیں اللہ و عیب کے خلاف

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِی الْاَرْضِ ثُمَّ
يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ
حُطَامًا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰی لِاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ
صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ
مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۲﴾ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ
الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ
يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ
هُدَی اللّٰهِ يَهْدِیْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ
هَادٍ ﴿۲۳﴾ اَفَمَنْ يَّتَّقِیْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَقِيْلَ
لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۲۴﴾ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۵﴾ فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْیَ
فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾
وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ
يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِیْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۲۸﴾ ضَرَبَ
اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ؕ
هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۹﴾
اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴿۳۱﴾

(اے مخاطب) تُو نے کیا دیکھا نہیں ہے (یہ سماں) آسماں سے پانی برسایا خدا نے (بعد ازاں)

پھر زمیں کے چشموں میں اُسکو کیا اُس نے رَواں مختلف رنگوں کی پھر اُس سے اُگائیں کھیتیاں

زردرُو پر آتی ہیں تو ہے زرد اُن کو دیکھنا چُورا چُورا اُس کو پھر کرڈالتا ہے (وہ) خدا

اِس میں عبرت اہلِ دانش کے لئے ہے (یہ ملا) ؛

کیا وہ، جس کا سینہ کھولا بہرِ دیںؒ اللہ نے اور جو ہے روشنی میں، اپنے ربّ کی سمت سے

(ہے برابر اُنکے، جو تاریکیوں میں ہیں پڑے)؟ اُن پہ ہے افسوس، جن کے دل خدا کی یاد سے

سخت ہیں، اور وہ کھُلی گمراہی میں ہیں پڑگئے ؛

اِک کلامِ بہتریں، حق نے کتاب الہام کی جس کی باتیں مِلتی جُلتی اور ہیں دُہرائی ہوئیؒ

(اِس کو سُن کر) رونگٹے ہو جاتے ہیں اُنکے کھڑے جن کو ہے خوفِ خدا (ڈرتے ہیں جو اللہ سے)

جُھکتے ہیں یادِ خدا میں جسم و دل پا کر گُداز یہ ہدایت ہے خدا کی (جو ہے ربِّ بے نیاز)

جس کو چاہے وہ دکھا دیتا ہے سیدھا راستا جس کو بھٹکا دے، نہیں پھر کوئی اُس کا رہنما ؛

حشر کے دن جو عذابِ سخت منہ پر روک لےؒ (کیا برابر اُس کے ہے جو خُلد میں ہو چین سے)

اور کہا جائے گا (روزِ حشر) نافرمانوں سے تم جو کچھ کرتے رہے ہو، اب چکھو اُس کے مزے ؛

اِن سے پہلے لوگ بھی (نبیوں کو) ہیں جھُٹلا چکے اُن پہ قہر اُس سمت سے آیا کہ وہ آگہ نہ تھے ؛

پھر چکھائے اُن کو اِس دُنیا ہی میں اللہ نے (ذلت و رُسوائی (اور بے آبروئی) کے مزے،

اور عذابِ آخرت اُس سے بھی بڑھ کر ہے کہیں، کاش انہیں اتنی سمجھ ہوتی، (سمجھتے ہی نہیں) ؛

اور لوگوں کے لیئے ہم نے بیاں قرآں میں کیں سب طرح کی (کچھ) مثالیں، تا وہ ہوں عبرت گزیں ؛

ہے یہ قرآنِ (مُبیں) عربی زباں میں (بالیقیں) اِس میں (ازرُوئے بیاں) پیچیدگی (مطلق) نہیں

تا ڈریں (اللہ سے، سمجھیں جو کچھ ہے اصلِ دیں) ؛

اِک مثال اللہ کرتا ہے بیاں (اِس نوع کی) ہے (غلام) اک شخص، ساجھی جسکے ضدّی ہیں کئی

اور ہے اک آدمی اک شخص کا خالِص (غلام) حالتیں دونوں کی ہو سکتی ہیں کیا یکساں (مدام)؟

جتنی تعریفیں ہیں وہ سب ہیں خدا ہی کے لیئے لیکن اکثر لوگ، اتنا بھی نہیں ہیں جانتے ؛

تم کو بھی مرنا ہے، اِن کو بھی ہے مرنا بالیقیں ؛ اپنے رب کے آگے جھگڑوگے قیامت میں تمہیں ؛

ع ۲ / ۱۲ / ۱۹ — ع ۳ / ۱۷

لہ یعنی دینِ اسلام کے لیئے۔

ٮٰہ یعنی قرآن کا اسلوبِ بیان ایک ہی طرزِ ادا پر ہے اور اس کے احکام باربار دہرائے جاتے ہیں تاکہ اچھی طرح لوگوں کی سمجھ میں آجائیں۔

ٮٰہ یعنی جو عذابِ قیامت کی سختی کو اپنے چہرے پر روک لے۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ
اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٣٢﴾ وَالَّذِيْ جَآءَ
بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿٣٣﴾ لَهُمْ مَّا
يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٣٤﴾ لِيُكَفِّرَ
اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ
الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٣٥﴾ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَيُخَوِّفُوْنَكَ
بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿٣٦﴾ وَمَنْ يَّهْدِ
اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ ﴿٣٧﴾ وَلَئِنْ
سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ
مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ
ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِيَ
اللّٰهُ ؕ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿٣٨﴾ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ
اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٣٩﴾ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ
عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿٤٠﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ
فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنْتَ
عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿٤١﴾ اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ
تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ
الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿٤٢﴾

پھر ہے اُس سے بڑھ کے ظالم کون؟ جو (کوتہ نظر) جھُوٹ بولے (یا کوئی الزام دے) اللہ پر ؟
اور سچی بات کو جھٹلائے جب پہنچے اُسے کیا نہیں دوزخ ٹھکانہ منکروں کے واسطے ؀
بات جو سچ لے کر آیا، جس نے تصدیق اُسکی کی بس وہی تو لوگ ہیں پرہیزگار و متّقی ؀
جو وہ چاہیں اُن کے رب کے پاس ہے اُن کے لئے نیکی کرنے والوں کا بدلہ ہے یہ (واضح رہے) ؀
تا خدا، دُور اُن سے سب اعمالِ بد اُن کے کرے اور اُن کے نیک کاموں کے عوض اجر اُن کو دے ؀
کیا خدا کافی نہیں ہے اپنے بندے کے لئے؟ ماسِوا اللہ سے ڈراتے ہیں تمھیں یہ (باوَلے)
اُس کا (پھر) رہبر نہیں، جس کو خدا گمرہ کرے ؀
اور خُدا جس کو ہدایت دے (مٹا دے گُمرہی) پھر نہیں گمراہ کرنے والا اُس کا کوئی بھی،
کیا نہیں وہ مُنتقم اور سب پہ غالب (واقعی) ؟ ؀
اِن سے گر پُوچھو، بنائے کس نے یہ ارض و سما تو کہیں اللہ نے، اِن سے یہ کہہ دو (برملا)
دیکھو تو، تم پوجتے ہو جن کو خالق کے سوا مجھ کو گر تکلیف دینا چاہے کچھ (میرا) خدا
کیا وہ اُس کی دی ہوئی تکلیف کر سکتے ہیں دُور، یا کرے اپنا کرم مجھ پر جو وہ (ربِّ غفور)
تو یہ اُس کے فضل کو کیا روک سکتے ہیں (کبھی)؟ اِن سے کہدو مجھ کو تو کافی ہے بس اللہ ہی
اُس پہ ہے اہلِ توکّل کا توکّل (دائمی) ؀
کہدو '(اہلِ) قوم! کام اپنی جگہ پر تم کرو اور میں اپنی جگہ کام اپنا کرتا ہُوں (سُنو)
(اے پیمبر) ہم نے یہ تم پر اُتاری ہے کتاب تا اُٹھائیں فائدہ لوگ اِس سے (اور ہوں فیضیاب)
راہ پر جو آیا وہ اپنے بھلے کے واسطے اور ہوا گمراہ، تو اپنے بُرے کے واسطے،
(اے پیمبر) تم نہیں ہو اِن کے (ہرگز) ذمّہ دار؀ (یعنی ہر اک شخص پر اعمال کا اُس کے ہے بار)
مرتے دم لوگوں کی روحیں کھینچ لیتا ہے خدا[1] جو نہیں مرتے ہیں اُن کی[1] خواب میں ہے کھینچتا
حکم صادر ہو چکا ہے جن کی نسبت موت کا اُن کو اپنے پاس (حکماً) روک لیتا ہے (خُدا)
باقی (سونے والوں) کو دُنیا میں ہے پھر بھیجتا اِک مقرّر وقت تک (جس کا ہے خود اُس کو پتا)
شک نہیں اس میں، جو اہلِ فکر ہیں اُن کے لئے اس میں ہیں (اللہ کی قدرت کے) بہتیرے پتے ؀

[1] یعنی اُن کی رُوحیں

ع ۴

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ؕ قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْـًٔا
وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۳﴾ قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ؕ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ؕ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ
قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ
اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا
فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ
مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَبَدَا لَهُمْ
مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا
وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۸﴾ فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ
ضُرٌّ دَعَانَا ؗ ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ ؕ
بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۹﴾ قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۵۰﴾ فَاَصَابَهُمْ
سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰۤؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ
سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۵۱﴾ اَوَلَمْ يَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ
الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾
قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ
رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۳﴾

کیا انہوں نے ہیں خدا کے ماسوا ٹھہرا لیئے (کچھ) سفارش کرنے والے (نیک و بد اعمال کے)؟
چاہے اُن کو ہو (کسی شے پر) نہ کوئی اختیار اور نہ ہو کچھ عقل اُن میں (ہوں وہ قطعاً ناکام)!؛
اِن سے کہدو، ہے شفاعت پر خدا کا اختیار آسمانوں اور زمیں پر ہے اُسی کا اِقتدار،
پھر اُسی کی سمت تمکو لوٹنا ہے (ایک بار) ؛
ذکر جب اُن سے کیا جاتا ہے ایک اللہ کا تو یقیں رکھتے نہیں جو آخرت پر (بے حیا)
بھِنچنے لگتے ہیں دل اُن کے (روح ہوتی ہے فنا) کیجئے جب ذکر اَوروں کا مگر، اُس کے سِوا
تو وُہ خوش ہوتے ہیں (اور کرتے ہیں خوشیاں برملا)؛
یُوں کہو تم، اے خدا! (اے) خالقِ ارض و سما (اے) چھُپے کے اور کھُلے کے جاننے والے (خدا)؛
تو ہی اپنے بندوں کی اُن باتوں کا کر فیصلا اختلاف اِن کو ہے جن میں (اور جھگڑا ہے پڑا)؛
ظالموں کے پاس اگر ہو کُل زمیں کی کائنات اور ہو اُس کے ساتھ اُتنی اور (تو سچ ہے یہ بات)
سب کی سب دے دیں وہ بدلے میں عذابِ حشر کے پیش ایسا واقعہ آئے گا رب کی سمت سے
جو نہ تھا وہم و گماں میں اِن کے (غفلت میں تھے)؛
اُن کو بداعمالیاں اپنی نظر آ جائیں گی، گھیر لے گی وہ (بلا) جس کی اُڑاتے تھے ہنسی؛
یاد کرتا ہے ہمیں، ہوتا ہے جب انساں دُکھی پھر جب اُس کو ہم عطا فرماتے ہیں نعمت[1] کوئی
کہتا ہے میری لیاقت سے یہ مجھ کو ہے ملی (یہ غلط ہے) بلکہ نعمت امتحاں ہے (واقعی)
لیکن اُن میں سے بہت سوں کو نہیں یہ آگہی ؛
کر چکے ہیں ایسی باتیں اِن سے اگلے لوگ بھی تو جو کچھ کرتے تھے وہ، آیا نہ کام اُن کے کبھی ؛
سر پڑیں اُن کے مگر، کی تھیں جو بداعمالیاں اور اِن[2] میں سے بھی جو کرتے ہیں نافرمانیاں
اُن کی بداعمالیاں بھی (سب) پڑیں گی اُن کے سر وہ ہرا سکتے نہیں اللہ کو (المختصر)؛
کیا نہیں معلوم اِن کو (کیا نہیں یہ آشنا)؟ جس کی روزی چاہتا ہے کھول دیتا ہے خدا
جس کی روزی چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے، ہاں اہلِ ایماں کے لیئے اس میں ہیں (قدرت کے) نشاں ؛
کہدو، اے بندو مرے! کی ہے جنھوں نے زیادتی اپنی جانوں پر، نہ ہوں مایوس رحمت سے مری،
بالیقیں اللہ سارے بخش دیتا ہے گُناہ بخشنے والا بڑا ہی مہرباں ہے (وہ اِلٰہ)؛

[1] یعنی صحت و تندرستی

[2] یعنی کفارِ مکہ میں سے

ع ۱۱ ۵ ۲

وَاَنِيْبُوْۤا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ
ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَاتَّبِعُوْۤا اَحْسَنَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ
مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ اَنْ
تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ
لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۵۷﴾
اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾
بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۹﴾ وَيَوْمَ
الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَيْسَ
فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۶۰﴾ وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا
بِمَفَازَتِهِمْ ۫ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَللّٰهُ
خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۫ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۶۲﴾ لَهٗ مَقَالِيْدُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ
هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۳﴾ ع قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْ اَعْبُدُ اَيُّهَا
الْجٰهِلُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ
لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۵﴾
بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ
قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۷﴾

ع ۶ / ۷

(لوگو) تم اپنے خدا کی سمت ہو جاؤ رجوع — اور اُس کی حکم برداری کرو (باصد خضوع)
اِس سے پہلے کہ ہو نازل تم پہ قہرِ (ایزدی) — اور (کسی صورت) مدد پہنچے نہ پھر تم کو کوئی ؛
اور چلو اُن پر (نصیحت کی) جو باتیں بہتر ہیں — تم پہ (اُس) اللہ کی جانب سے ہیں نازل ہوئیں
اِس سے پہلے کہ ہو نازل تم پہ قہرِ (ناگہاں) — اور خبر بھی ہو نہ تم کو (تم رہو حسرت بجاں) ؛
(پھر کہیں ایسا نہ ہو) کہنے لگے تم میں کوئی — مجھ کو ہے افسوس اُس کوتاہی پر میں نے جو کی
جانبِ اللہ سے، اور میں اُڑاتا تھا ہنسی ؛
یا کہے، مجھ کو ہدایت (نیک) اگر دیتا خدا — متقیوں میں سے ہوتا (آج) میں بھی (برملا) ؛
دیکھ کر، کہنے لگے، یا وہ عذاب (اللہ) کا — کاش دُنیا میں ہو ممکن لوٹ کر جانا مرا
نیکی کرنے والوں میں ہو جاؤں میں بھی (برملا) ؛
(حکم ہوگا) ہاں ہمارے حکم پہنچے تھے تجھے — تو نے جھٹلایا اُنھیں (اپنے) غرور (و کبر سے)
اور تو تھا منکروں میں (ہم تجھے ہیں جانتے) ؛
دیکھو گے تم (اے پیمبر) حشر کے دِن (خاص کر) — اُن کو (اکثر) بولتے تھے جھوٹ جو اللہ پر
اُن کے منہ کالے ہیں (وہ ملعون اور مقہور ہیں) — کیا نہیں دوزخ ٹھکانہ اُن کا، جو مغرور ہیں؟ ؛
اور جو ہیں پرہیزگار، اُن کو خدا (پروردگار) — کامیابی سے بچالے گا (کہ وہ ہیں نیک کار)
غم نہ ہوگا اُن کو، اور ایذا نہ ہوگی (زینہار) ؛
پیدا کرنے والا ہے اللہ ہی ہر چیز کا — اور وہی ہے پاسباں و ذمہ دار (دوسرا) ؛
ہیں زمین و آسماں کی پاس اُس کے کُنجیاں، — آیتوں سے جو خدا کی ہو گئے منکر (یہاں)
وہ خسارے میں رہے (بیشک اُنہیں پہنچا زیاں) ؛
کہہ دو اے نادانو! کیا دیتے ہو تم یہ مشورا، — کہ میں پوجوں (دوسروں کو) ماسوائے کبریا؟ ؛
تم کو اور اُن کو ہوئے ہیں تم سے پہلے جو (نبی) — (اے پیمبر) وحی ہے (لاریب) بھیجی جا چکی
شرک اگر تم نے کیا، ہوں گے عمل سب رائیگاں — اور تم گھاٹے میں آجاؤ گے (پاؤ گے زیاں) ؛
بلکہ تم اللہ کی ہی بندگی کرتے رہو — اور جو (بندے) ہیں شاکر (زمرے میں) اُنکے رہو ؛
یہ نہیں سمجھے، سمجھنے کی طرح اللہ کو، — اُس کی مٹھی میں زمیں ہوگی قیامت میں (سنو)
ہوں گے افلاک اُس کے دستِ راست میں لپٹے ہوئے — ذات اُس کی ہے بلند و پاک اِن کے شرک سے ؛

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ
اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ
يَّنْظُرُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَ
جِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا
يُظْلَمُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا
يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۰﴾ ع وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا
جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ
مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ
يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ
عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۱﴾ قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۷۲﴾ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا
رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا
وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا
خٰلِدِيْنَ ﴿۷۳﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ
وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ
اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۷۴﴾ وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ
يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَ
قِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۵﴾ ع

اور پھُونکا جائے گا صورِ (قیامت ناگہاں) ہو گی سبؒ بے ہوش، مخلوقِ زمین و آسماں
ہاں مگر جس کو خُدا چاہے (رہے گا اُس کو ہوش) پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا (با صد خروش)
اُٹھ کھڑے سب ہونگے پھر ہر سُو نگر (لیکن خموش) ؃

جگمگائے گی زمیں اپنے خُدا کے نُور سے نامۂ اعمال پھر رکھیں گے سبؒ کے سامنے
اور پیمبر اور شاہد (سب یہ) حاضر آئیں گے فیصلہ اُن میں کیا جائے گا پھر انصاف سے
اور نہ ہوگا ظلم کچھ لوگوں پہ (یہ باور رہے) ؃

پُورا بدلہ پائے گا ہر شخص اپنے کام کا یہ جو کچھ کرتے ہیں اُس سے (خوب واقف ہے خدا) ؃
کُفر جو کرتے رہے ہیں، وہ بنا کر ٹولیاں ہانکے جائیں گے جہنم کی طرف (سبؒ ناگہاں)
(پھر) یہاں تک کہ وہ جب دوزخ کے پاس آجائینگے اُس کے (سب) دروازے کھولے جائیں گے (اُنکے لیے)
اور کہیں گے اُن سے دوزخ کے موکل (بالیقیں) کیا تمھارے پاس تم میں سے نبی پہنچے نہیں!
جو خُدا کی آیتیں پڑھ کر سُناتے تھے تمھیں اور پیش آنے سے اِس دن کے ڈراتے تھے تمہیں
وہ کہیں گے ہاں، مگر وعدہ عذابِ (حشر) کا (ہو بہو، ہم) مُنکروں پر (آج) پُورا ہو گیا ؃
حکم ہوگا، داخل اب دوزخ کے دروازوں میں ہو اور ہمیشہ اُس جہنم میں (پڑے جلتے) رہو،
کیا بُرا مسکن ہے مغروروں کا اَب (خود دیکھ لو) ؃

اور جو دنیا میں اپنے رب سے تھے ڈرتے رہے ٹولیوں کو اُن کی بھی سُوئے جناں لے جائیں گے
پھر یہاں تک کہ وہ جب پہنچیں گے جنت کے قریں اُس کے دروازے کھُلیں گے اُن پہ (نزہت آفریں)
اور کہیں گے خلد کے خازن کہ تم پر ہو سلام تم مزے میں ہو (چلو) جنت میں لو دخلِ دوام ؃
وہ کہیں گے (شاد ہو کر) شکر ہے اللہ کا اُس نے جو وعدہ کیا تھا ہم سے، وہ سچا ہُوا
ہم کو اُس نے سرزمینِ (خُلد کا) مالک کیا اب جہاں چاہیں رہیں جنت میں ہم (نامِ خدا)
نیک تھے جن کے عمل، اُن کا ہے کیا اچھا صلا ؃

اور تم (اُس روز) دیکھو گے، فرشتے ہیں کھڑے عرش کے گرد، اور ساتھ اپنے خدا کی حمد کے
اُس کی ہی تسبیح (اور تقدیس) میں ہیں (تر زباں) فیصلہ انصاف سے، لوگوں کے ہوگا درمیاں
(اور پھر سبؒ کی زباں پر ہو گی بالآخر یہ بات) ہے سزاوارِ (ثنا و) حمد، ربِّ کائنات ؃

ع ۷

ؒ یعنی اُن لوگوں میں جنھیں آیات و احکام الٰہی سے اختلاف تھا۔

ع ۵ الربع

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ﴿١﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿٢﴾ غَافِرِ الذَّنْۢبِ
وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ
اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿٣﴾ مَا يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ﴿٤﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ
وَّالْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۪ وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۭ بِرَسُوْلِهِمْ لِيَاْخُذُوْهُ
وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ ۫ فَكَيْفَ
كَانَ عِقَابِ ﴿٥﴾ وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ
كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿٦﴾ اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ
حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ
لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ
تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿٧﴾ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ
جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ
وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٨﴾ وَقِهِمُ
السَّيِّاٰتِ ؕ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ
الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٩﴾ ع اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ
مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ﴿١٠﴾

وقف لازم ۔ وقف النبی

ع ۱

(۴۰) سُورۂ مؤمن

(یہ سورۃ مکّہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں ۸۵ آیتیں، اور ۹ رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)
جو نہایت رحم والا ہے، بڑا ہی مہرباں ؏

حٰمٓ ؏ ہے نزول اللہ کی جانب سے اِس قرآن کا — جو زبردست اور ہے ہر چیز کا راز آشنا ؏
بخشنے والا گنہ کا (عفو کر کے چوک بھول) — کرنے والا (عاصیِ مجحوب کی) توبہ قبول
وہ سزائے سخت دینے والا (ہر بدکار کو) — فضل کرنے والا (اُس پر جو کہ نیکوکار ہو)
(اور) سوا اُس کے نہیں معبود کوئی (دُوسرا) — ہے اُسی کی سمت (آخر کار) سب کو لوٹنا ؏
ہیں جو کافر رب کی باتوں پر جھگڑتے ہیں وہی — دے نہ دھوکا تم کو اِن کی شہر گردی (اے نبیؐ) ؏
نوحؑ کی قوم اِن سے پہلے (نبیوں) کو جھٹلا چکی — اور اُن کے بعد پھر کتنی ہی قومیں اور بھی،
اپنے اپنے نبیوں پر یہ عزم ہر اُمّت رہا — کر سکے اُس کو (کسی صُورت) گرفتارِ (بلا)
(حجّتِ) باطل کے ساتھ (اُن نبیوں سے) جھگڑے کیے — ڈگمگا دیں حق کو تا اُس (حجّتِ بیکار) سے
(آخر کار) ہم نے دھر پکڑا انھیں تو (دیکھ لو) — ہم نے کیسی دی سزا (ہر طبقۂ کفّار کو) ؏
اور تمھارے ربّ کی بات (اِن) کافروں پر بھی یونہی — ہو چکی پوری کہ یہ (کفّار سب) ہیں دوزخی ؏
حاملانِ عرش اور جو گرد ہیں اُس (عرش) کے[2] — کرتے ہیں تسبیح اپنے رب کی اُس کی حمد سے
رکھتے ہیں ایمان اپنے رب پہ (صدقِ قلب سے) — چاہتے ہیں مغفرت ایمان والوں کے لیے
(اور کہتے ہیں) کہ اے پروردگارِ (دادگر) — حاوی تیرا علم اور رحمت ہے ہر اک چیز پر
بخش دے اِن کو (خلوصِ دل سے) جو توبہ کریں — اور اُن کو جو تری راہِ ہدایت پر چلیں

اور بچا اُن کو عذابِ نار سے (ہر حال میں) ؏

جاودانی باغوں میں[3] کر اُن کو داخل اے خدا — جنّت الفردوس کے، جو اُن سے وعدہ ہے کیا
اور آبا، بیبیوں کے اور اُن کی نسل سے — نیک جو (بندے) ہوں اُن کو بھی (ریاضِ خلد دے)
تو ہی بیشک ہے زبردست اور ذی حکمت (خدا) ؏ — اور اُن کو (حشر کے دن) ہر مصیبت سے بچا،
جس کو اُس دن ہر مصیبت سے لیا تو نے بچا — تو بڑا فضل اُس پہ (یارب بایقیں) تو نے کیا

یہ بڑی ہی کامیابی ہے (جیسے بھی ہو عطا) ؏

جو ہیں منکر اُن کو دی جائے گی (اُس دن) یہ ندا — جتنے بیزار اپنی جانوں سے ہو تم (ہو کر خفا)

کچھ زیادہ اس سے بھی تم سے خدا بیزار تھا
دعوتِ ایماں جو دی جاتی تھی تم کو (برملا)
کرتے تھے انکار تم اُس سے (اور) بھاگتے تم

ع ۹ / ۲

---

[1] یعنی تجارت اور پروپیگنڈے کے لیے شہر شہر مشرکوں کا چلنا پھرنا

[2] یعنی فرشتے

[3] یعنی جنت کے باغوں میں جہاں انہیں ہمیشہ رہنا ہے

قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا
فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۱۱﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗۤ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ
وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ۭ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ
الْكَبِيْرِ ﴿۱۲﴾ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَاۗءِ
رِزْقًا ۭ وَمَا يَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ ﴿۱۳﴾ فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ
لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ
يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ
يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿۱۵﴾ ۙ يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ڬ لَا يَخْفٰى عَلَي اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ۭ
لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۭ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۱۶﴾ اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ
نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ۭ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۷﴾
وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ
كٰظِمِيْنَ ڛ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ﴿۱۸﴾
يَعْلَمُ خَاۗىِٕنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ﴿۱۹﴾ وَاللّٰهُ يَقْضِيْ
بِالْحَقِّ ۭ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ۭ
اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۲۰﴾ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ
فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ
كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ
اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۭ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿۲۱﴾

وہ کہیں گے اے ہمارے رب ہمیں دو مرتبا
دے چکا تو موت اور دو بار زندہ کر چکا[1]
اب ہمیں ہے اعتراف اپنے گناہوں کا تو کیا
ہے یہاں سے بچ نکلنے کا بھی کوئی راستا؟
(حکم آئے گا نہیں) یہ اس لیئے کہ (واقعی)
جب پکارا جاتا تھا اللہِ واحد کو (کبھی)
تو نہیں تم مانتے تھے اُس کو (ربِّ لاشریک)
اور جب ٹھہرایا جاتا تھا کوئی اُس کا شریک
اُسپہ تم ایمان لے آتے تھے (کرتے تھے یقیں)
اب خدا کی ہے حکومت جو ہے بالا برتریں
ہے وہی، تم کو دکھاتا ہے جو (قدرت کے) نشاں
رزق کرتا ہے وہ نازل آسمان سے (بیگماں)
سوچتا وہ ہے جو مائل جانبِ رب ہے (یہاں)

تم پکارو باخلوصِ بندگی اللہ کو
ناگوارِ خاطر (اِن) کفار کو یہ ہو، تو ہو
ہے وہ عالی مرتبہ مالک (حریمِ) عرش کا
وحی اپنے بندوں میں ہے چاہے جس پہ بھیجتا
تا ڈرائے لوگوں کو (اندوہِ) روزِ حشر سے
جب کہ سب موجود ہونگے سامنے اللہ کے
اور خدا پر اُنکی پوشیدہ نہ ہوگی کوئی شے
(پھر ندا ہوگی بتاؤ) آج کس کا راج ہے؟
(اور ندا آئے گی یہ، بعدِ ندائے اوّلیں)
اُس خدا کا جو ہے یکتا اور غالب (بالیقیں)
پائے گا ہر شخص آج اعمال کا اپنے صلا
اور (کسی پر) ظلم بھی ہوگا نہ آج (اصلا روا)
اور حساب اِن سے یقیناً جلد لے لے گا خدا

اِن کو اُس نزدیک آنے والے دن سے دو ڈرا،
مُنہ کو جب آئینگے گھُٹ گھُٹ کر کلیجے (برملا)
پھر نہ ہوگی اِن گنہگاروں کی حامی کوئی ذات
یا سفارش کرنے والا، جس کی مانی جائے بات
اِن کی دُزدیدہ نگاہوں کو خدا ہے جانتا
اور اُس کو بھی جو کچھ ہے اِن کے سینوں میں چھُپا
اور کرتا ہے خدا ہر فیصلہ اِنصاف سے
اور جنھیں یہ یاد کرتے ہیں سِوا اللہ کے
کر نہیں سکتے ذرا سا بھی وہ کوئی فیصلا
دیکھنے اور سُننے والا فی الحقیقت ہے خدا
کیا نہیں کی سیر اُنھوں نے ملک کی جو دیکھتے
کیا ہوا انجام اُن کا، اِن سے جو پہلے ہوئے؟
اِن سے اپنے زور اور قوّت میں بڑھ چڑھ کر ہی تھے
اور نشانوں میں، زمیں پر وہ گئے جو چھوڑ کے
پس گرفت اُن کی، گناہوں پر جو کی اللہ نے
تو بچانے والا کوئی بھی نہ تھا، اللہ سے

ع ۷

[1] پیدا ہونے سے پہلے انسان مٹی یا نطفہ جو کچھ بھی رہا ہو وہ بھی یک گونہ موت ہی ہے اور دُوسری موت وہ ہے جو زندگی کے بعد سب کو آتی ہے۔ یہ تو دو موتیں ہوئیں اور دو مرتبہ جینے سے مراد ہے دُنیا و آخرت کی دو زندگیاں

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ
اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى
بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۳﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ
فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿۲۴﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا
اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاسْتَحْيُوْا نِسَآءَهُمْ ؕ وَمَا كَيْدُ
الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۲۵﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى
وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِى
الْاَرْضِ الْفَسَادَ ﴿۲۶﴾ وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ
كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۲۷﴾ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖ مِّنْ
اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ
جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ
يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ
هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿۲۸﴾ يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِى الْاَرْضِ ۫
فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ؕ قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ
اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿۲۹﴾ وَقَالَ الَّذِيْٓ
اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ﴿۳۰﴾ مِثْلَ دَاْبِ
قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ
ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿۳۱﴾ وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ﴿۳۲﴾

اِس لیئے کہ اُن کے پاس (اکثر) رسُول آتے رہے — معجزے لے کر (مگر وہ سب کو جھٹلاتے رہے)
وہ ہوئے منکر تو کی اُنکی گرفت اللہ نے — دینے والا ہے عذابِ سخت، قوّت ہے اُسے ؛
(اے پیمبر) ہم نے موسیٰؑ کو بھی بھیجا تھا (یہاں) — دے کے کچھ واضح دلیلیں اور کچھ اپنے نشاں ؛
جانبِ فرعون و ہامانؔ اور قارُون کے لیئے — یہ تو جادُوگر ہے جھُوٹا (سب کے سب کہنے لگے) ؛
جب ہمارا (دینِ) حق لے کر وہ پہنچے اُن کے پاس — تو وہ بولے اُس کے ساتھ ایماں جو لائے (بدحواس)
قتل کر دو اُن کے بیٹے، عورتیں زندہ رکھو — داؤں جو ہے کافروں کا وہ غلط ہے (دیکھ لو) ؛
اور کہا فرعون نے (اے لوگو) مجھ کو چھوڑ دو — مار ڈالوں تا کہ میں موسیٰؑ کو (قصّہ ختم ہو)
اور پکارے اپنے رب کو یہ (مدد کے واسطے) — کرنہ دے برہم تمھارے دین کو، ڈر ہے مجھے،
یا کوئی جھگڑا (فضائے) مُلک میں برپا کرے ؛

اور کہا موسیٰؑ نے (لوگو) لے چُکا ہوں میں پناہ — اُس کی جو رب ہے تمھارا اور مرا (بے اشتباہ)
ہر تکبّر کرنے والے سے (جو ہو نخوت مآب) — جو نہیں کرتا یقینِ (آمدِ) روزِ حساب ؛
لوگوں میں فرعون کے اک مردِ ایماں دار تھا — اپنا ایماں جو چھُپاتا تھا، (وہ یوُں) کہنے لگا
کیا تم اِتنی بات پر کرتے ہو خون اک شخص کا — جو یہ کہتا ہے کہ ہے اللہ (واحد) رب مرا ؟
اور تمھارے پاس لایا ہے خدا سے معجزے — ہے جو وہ جھُوٹا تو اس کا جھُوٹ اُسی پر (جا پڑے)
اور جو سچّا ہے تو پھر وعدہ وہ جس جس (قہر) کا — تم سے کرتا ہے، کوئی تو تم پر آ ہی جائے گا،
حد سے جو بڑھ جائے اور جھُوٹا بھی ہو، اُسکو خدا — (پھر) ہدایت کا دکھاتا ہی نہیں ہے راستا ؛
قوم والو، ہے تمھارا راج آج اس مُلک میں — بول بالا ہے تمھارا (سب پہ غلبہ ہے تمھیں)
پس جو آجائے عذابِ حق (خدا ناخواستا) — پھر مدد کرنے ہماری کون آئے گا (بھلا)؟"
بولا فرعون (اب) سمجھاتا ہوں تمھیں وہ بات ہی — سُوجھتی ہے جو مجھے (جس کی ہے مجھ کو آگہی)
اور دکھاتا ہوں تمھیں راہِ صوابؔ و راستی ؛

پھر وہ ایماندار بولا، بھائیو ڈر ہے مجھے — دِن اُن اگلی اُمتوں کا سا نہ تم پر آ پڑے ؛
جیسا قومِ نوحؑ اور قومِ ثمود و عاد کا — اور ہوئے جو بعد اُن کے، حال (دنیا میں) ہُوا
ظلم بندوں پر نہیں اللہ کرنا چاہتا ؛
بھائیو، اُس روز کا تم پر ہے اندیشہ مجھے — وہ پُکار اور ہانک[1] کا دِن حشر کہتے ہیں جسے) ؛

۳ع۸

[1] پکار اور ہانک کا دن یعنی قیامت کا دن جب لوگ دوزخ اور جنت کی طرف ہانکے جائیں گے اور جب نفسا نفسی پڑی ہوگی۔

يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ
يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ
قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ۭ حَتّٰٓى اِذَا
هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ
اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُۨ ﴿۳۴﴾ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ
بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۭ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ
كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿۳۵﴾ وَقَالَ
فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ﴿۳۶﴾ اَسْبَابَ
السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّىْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ۭ وَكَذٰلِكَ
زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَا كَيْدُ
فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ﴿۳۷﴾ وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ
اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿۳۸﴾ يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا
مَتَاعٌ ۡ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ﴿۳۹﴾ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا
يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ
فَاُولٰۗىِٕكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۴۰﴾ وَيٰقَوْمِ
مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ﴿۴۱﴾
تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ
بِهٖ عِلْمٌ ۡ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ﴿۴۲﴾

پیٹھ دے کر بھاگو گے جس روز (گھبرائے ہوئے) اور نہیں کوئی بچائے جو تمھیں اللہ سے
دے ہدایت کون اُسے جس کو خدا گمرہ کرے ؏

اِس سے پہلے ہیں تمھارے پاس یوسفؑ آچکے معجزے لے کر، مگر تم اُن میں شک کرتے رہے
وہ تمھارے پاس جو (احکامِ باری) لائے تھے اور جب وہ مرگئے تو پھر یہ تم کہنے لگے
(اِن کا تو جھگڑا چکا، اِن سے تو فرصت مِل گئی) بعد اِن کے اب نہ بھیجے گا خدا کوئی نبیؑ[1]
حد سے جو بڑھتے ہیں اور رہتے ہیں جو شک میں پڑے اِن کو کرتا ہے خدا گمراہ یوں ہی (دیکھیے) ؏
کہ سند آئی نہیں ہوتی ہے کوئی اُن کے پاس اور جھگڑتے ہیں خدا کی آیتوں پر (بے قیاس)
ناپسندیدہ ہے یہ نزدِ خدا و مومنیں، مہر کر دیتا ہے یوں ہر دل پر اللہ (بالیقیں)
اُن کے جو مغرور اور سرکش ہیں (اس میں شک نہیں) ؏

بولا (پھر) فرعون، اے ہامان میرے واسطے اِک محل بنوا، کہ جو ہیں آسماں کے راستے
میں بھی اُن رستوں پہ جا پہنچوں کہ دیکھوں جھانک کے ربِّ موسیٰؑ کو (کہ وہ کیا ہے کہاں ہے اور کدھر)
میں سمجھتا ہوں کہ ہے جھوٹا ہی موسیٰؑ کا بیاں، اور یوں فرعون کی ہم نے (وہ) بد کرداریاں
اُس کی نظروں میں بھلی کیں، روکا سیدھی راہ سے داؤں تھا فرعون کا بے کار ہونے کے لیئے ؏
لایا تھا (درپردہ) جو ایمان، وہ کہنے لگا، قوم والو، میرے رستے پر چلو تم (برملا)
(دین کا) تم کو دکھا دوں گا میں سیدھا راستا ؏

بھائیو ہے یہ حیاتِ دہر (ناقص) فائدا اور ہمیشہ رہنے کا گھر آخرت ہے (دیکھنا) ؏
کی بُرائی جس نے ویسا ہی وہ پائے گا صِلا اور جو بھی مرد یا عورت، عمل کا ہو بھلا
اور وہ (اللہ پر بے شبہ) رکھتا ہو یقیں داخلِ فردوس ہوں گے لوگ ایسے (شک نہیں)
بے حساب اُن کو وہاں روزی ملے گی (بہتریں) ؏

قوم والو! ہے یہ میرا بھی عجب اِک ماجرا میں بُلاتا ہوں تمھیں سوئے نجاتِ (دائما)
تم بُلاتے ہو مجھے دوزخ کی جانب (برملا) ؏

دیتے ہو دعوت کہ میں اللہ کا منکر بنوں اُس کا ساتھی اُس کو سمجھوں جس سے میں لا علم ہوں
اور میں اُس کی طرف دیتا ہوں دعوت بار بار جو ہے غالب (سب کے) اور جو (سب کا) ہے آمرزگار ؏

ع ۹

نصف

[1] یعنی کہنے لگے کہ ہم یوسفؑ کی رسالت کے ان کی زندگی بھر منکر رہے تو اب اُمید ہے کہ خدا ان کے بعد کوئی رسول نہ بھیجے گا کیونکہ اُن کی رسالت کا بھی یہی حشر ہو گا

لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِیْۤ اِلَیْهِ لَیْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِی الدُّنْیَا وَ لَا فِی
الْاٰخِرَةِ وَ اَنَّ مَرَدَّنَاۤ اِلَی اللّٰهِ وَ اَنَّ الْمُسْرِفِیْنَ هُمْ اَصْحٰبُ
النَّارِ ﴿۴۳﴾ فَسَتَذْكُرُوْنَ مَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ ؕ وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْۤ اِلَی اللّٰهِ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَ
حَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ﴿۴۵﴾ اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا
غُدُوًّا وَّ عَشِیًّا ۚ وَ یَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۫ اَدْخِلُوْۤا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ
الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾ وَ اِذْ یَتَحَآجُّوْنَ فِی النَّارِ فَیَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِیْنَ
اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِیْبًا مِّنَ
النَّارِ ﴿۴۷﴾ قَالَ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا كُلٌّ فِیْهَاۤ ۙ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ
بَیْنَ الْعِبَادِ ﴿۴۸﴾ وَ قَالَ الَّذِیْنَ فِی النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا
رَبَّكُمْ یُخَفِّفْ عَنَّا یَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿۴۹﴾ قَالُوْۤا اَوَ لَمْ تَكُ
تَاْتِیْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَیِّنٰتِ ؕ قَالُوْا بَلٰی ؕ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَ مَا دُعٰٓؤُا
الْكٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ ﴿۵۰﴾ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ﴿۵۱﴾ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ الظّٰلِمِیْنَ
مَعْذِرَتُهُمْ وَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَ لَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۵۲﴾ وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا
مُوْسَی الْهُدٰی وَ اَوْرَثْنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ الْكِتٰبَ ﴿۵۳﴾ هُدًی وَّ
ذِكْرٰی لِاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۵۴﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ
اسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِیِّ وَ الْاِبْكَارِ ﴿۵۵﴾

ہے یہ ظاہر جس کی جانب تم بُلاتے ہو مجھے ... وہ نہ دُنیا ہی میں ہے قابل پُکارے جانے کے
آخرت میں بھی نہیں، اور شک نہیں اسمیں ذرا ... ہم سبھوں کو اُس خدا ہی کی طرف ہے لوٹنا
دوزخی وہ ہیں جو حد سے بڑھ گئے ہیں (بے حیا) ؂
آگے چل کر تم کروگے یاد یہ کہنا مرا ... کام کو اپنے میں کرتا ہوں سپردِ کبریا،
اور بیشک اپنے سب بندوں کا نگراں ہے خدا ؂
دی پھر اُن کے شر سے موسیٰ کو نجات اللہ نے ... گھیر کر فرعونیوں کو ایک بدتر قہر سے ؂
آگ ہے وہ، سامنے آتی ہے اُنکے صبح و شام[1] ... اور جب برپا قیامت ہوگی (ہوگا حکمِ عام)
ڈالدو فرعونیوں کو اک عذابِ سخت میں، ... (تاکہ یہ اپنے تکبّر کا نتیجہ دیکھ لیں) ؂
جھگڑیں گے دوزخ میں جس دن (اہلِ دوزخ بیکلی) ... پس جو سرکش لوگ ہیں، اُن سے کہیں گے ناتواں
ہم تمھارے تابع تھے (کی تھی تمھاری پیروی) ... کیا ہٹا سکتے ہو تم ہم پر سے تھوڑی آگ بھی؟
بولیں گے مغرور، ہم سب آگ میں ہیں (مبتلا) ... فیصلہ بیشک خدا بندوں کے حق میں کرچکا ؂
اور کہیں گے وہ جو ہوں گے نارِ دوزخ میں پڑے ... (التجا کے ساتھ یوں) دوزخ کے داروغاؤں سے
عرض تم ہی یہ کرو اپنے خدا ئے پاک سے ... کردے تخفیفِ سزا ہم پر وہ اِک دن کیلئے ؂
وہ کہیں گے کیا تمھارے پاس لے کر معجزے ... (بزمِ عالم میں) پیمبر کیا نہیں آتے رہے؟
وہ کہیں گے ہاں، تو (داروغہ) کہینگے (پھر وہاں) ... تم پکارو اُن کو (شاید وہ تمھیں کچھ دیں اماں)
اور پکار ان کافروں کی ہوگی بالکل رائیگاں ؂

۵ ع ۱۴ ۱۰

اپنے نبیوں کی اور اُن کی جو ہیں ایماں لاچکے ... ہم مدد کرتے ہیں عرصے میں حیاتِ دہر کے
اور (مدد دیں گے وہاں بھی) جب کھڑے ہونگے گواہ[2] ؂ ... منکروں کی معذرت جس دن نہ ہوگی رُو براہ
اور پھٹکار اُن پہ ہوگی (دائمی) اللہ کی ... اور بُرا گھر اُن (کے رہنے) کو ملے گا (واقعی) ؂
ہم نے موسیٰ کو ہدایت (نامہ تحریری) دیا ... نسلِ اسرائیل کو توریت کا وارث کیا ؂
عقل مندوں کو وہ تھی پند و ہدایت (برملا) ؂
(اے پیمبر کافر ایذا دیں تو) صبر (اُس پر) کرو ... بالیقیں وعدہ تمھارے ربّ کا برحق ہے (سنو)
مغفرت مانگو گنہ کی، صبح بھی اور شام بھی ... تم کرو تسبیح اور حمد اپنے ربِّ (پاک) کی ؂

[1] یعنی مرنے کے بعد عالمِ برزخ میں تمہیدِ عذابِ آخرت کے طور پر گناہگاروں کے سامنے صبح و شام ایک آگ پیش کی جاتی ہے۔

[2] یعنی پیغمبر اور فرشتے منکروں کے مقابلہ میں بطورِ گواہ کھڑے ہوں گے

اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ
صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ
السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۵۶﴾ لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ
النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَمَا يَسْتَوِي
الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ۬ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا
الْمُسِيْٓءُ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا
رَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَقَالَ رَبُّكُمُ
ادْعُوْنِيْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ
سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ﴿۶۰﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا
فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ
النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۶۱﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۘ لَاۤ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ ۫ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۲﴾ كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
يَجْحَدُوْنَ ﴿۶۳﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ
بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ ذٰلِكُمُ
اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚۖ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۴﴾ هُوَ الْحَيُّ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۵﴾
قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
لَمَّا جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ ۫ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۶﴾

جو جھگڑتے ہیں خدا کی آیتوں پر (ناروا) بے سند کے، جو انھیں پہنچی ہو (از راہِ خدا)
کچھ دلوں میں ہے نہیں اُن کے تکبّر کے سِوا وہ نہ اِس (مقصد) کو پہنچیں گے کبھی بھی (دیکھنا)
(اے پیمبر) بس خُدا سے اپنے تم مانگو پناہ بالیقیں ہے دیکھنے اور سُننے والا وہ اِلٰہ ؎
خِلقتِ ارض و فلک اک کام ہے بیشک بڑا خلقتِ اِنساں سے، اکثر اِس سے ہیں نا آشنا ؎
ہو نہیں سکتا برابر، اندھا اور بینا کبھی اور نہ ایماندار و نیکوکار اور بدکار بھی
تم بہت کم سوچتے ہو، (کیا ہے تم کو آگہی) ؎
(وہ) قیامت کی گھڑی آنی ہے (اک دن) بالیقیں لیکن اکثر لوگ ہیں جو مانتے اِس کو نہیں ؎
اور تمھارے رب کا کہنا ہے کرو مجھ سے دُعا میں قبول (اے لوگو) کر لوں گا تمھاری اِلتجا
بالیقیں مغرور میری بندگی سے جو ہوئے[1] وہ جہنم میں ذلیل و خوار ہو کے جائیں گے
ہاں وہی اللہ ہے جس نے تمھارے واسطے رات کی تخلیق کی، آرام کرنے کے لیے
اور بنایا دِن دکھانے تا کہ (ہر شے برملا) لوگوں پہ بیشک بہت ہی مہرباں ہے (وہ) خدا
لیکن اکثر لوگ شکر اُس کا نہیں کرتے ادا ؎
(دیکھو اے لوگو) وہی تو ہے تمھارا پروردگار جو بنانے والا ہر اک چیز کا ہے (باوقار)
(دُوسرا) معبود کوئی بھی نہیں اُس کے سوا پھر کہاں (اُس سے) پھرے جاتے ہو (دیوانے ہو کیا) ؎
اور جو آیات سے اللہ کی مُنکر ہوئے وہ یونہی پھرتے ہیں بھٹکے (ہیں وہی تو سرپھرے) ؎
ہاں وُہی اللہ ہے جس نے تمھارے واسطے (یہ) زمیں (ساری) بنائی ہے ٹھہرنے کے لیئے
آسماں کو چھت بنایا اُس نے (بالائے زمیں) اور تمھاری صُورتیں، اُس نے بنائی ہیں حسیں
عُمدہ عُمدہ چیزیں پھر تم کو بطورِ رزق دیں، رب تمھارا ہے یہی اللہ، (لوگو بالیقیں)
برکتوں والا ہے وہ اللہ، ربّ العالمیں[2] ؎
ہے وہ زندہ، اور نہیں معبُود اس کے ماسِوا خالص اُس کی بندگی کر کے، کرو یادِ خدا
ساری خوبی ہے اُسی کی، رب ہے جو کونین کا ؎
اِن سے کہدو (اے پیمبر) منع ہے مجھ کو کیا اُن کو پُوجوں، تم پجاری جن کے ہو رب کے سِوا
مجھ کو اپنے رب کے جب پہنچے ہیں واضح تر نشاں حکم ہے مجھ کو رہوں میں تابعِ ربِّ جہاں ؎

ع ۶ | ۱۱

[1] یعنی جن لوگوں نے از راہِ تکبّر میری عبادت سے سرتابی کی

[2] تمام جہانوں کا پالنے والا

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ
ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُونُوا شُيُوخًا ۚ
وَمِنكُم مَّن يُتَوَفَّىٰ مِن قَبْلُ ۖ وَلِتَبْلُغُوا أَجَلًا مُّسَمًّى وَلَعَلَّكُمْ
تَعْقِلُونَ ﴿٦٧﴾ هُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ ۖ فَإِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ
لَهُ كُن فَيَكُونُ ﴿٦٨﴾ ع أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ ط
أَنَّىٰ يُصْرَفُونَ ﴿٦٩﴾ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِالْكِتَابِ وَبِمَا أَرْسَلْنَا بِهِ
رُسُلَنَا ۖ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٧٠﴾ إِذِ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ ط
يُسْحَبُونَ ﴿٧١﴾ فِي الْحَمِيمِ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُونَ ﴿٧٢﴾ ثُمَّ
قِيلَ لَهُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ تُشْرِكُونَ ﴿٧٣﴾ مِن دُونِ اللَّهِ ۖ قَالُوا
ضَلُّوا عَنَّا بَل لَّمْ نَكُن نَّدْعُو مِن قَبْلُ شَيْئًا ۚ كَذَٰلِكَ
يُضِلُّ اللَّهُ الْكَافِرِينَ ﴿٧٤﴾ ذَٰلِكُم بِمَا كُنتُمْ تَفْرَحُونَ فِي
الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنتُمْ تَمْرَحُونَ ﴿٧٥﴾ ادْخُلُوا أَبْوَابَ
جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ﴿٧٦﴾ فَاصْبِرْ
إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ ۚ فَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ
أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ ﴿٧٧﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا
مِّن قَبْلِكَ مِنْهُم مَّن قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُم مَّن لَّمْ نَقْصُصْ
عَلَيْكَ ۗ وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَن يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ فَإِذَا
جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُونَ ﴿٧٨﴾ ع

ع ٧ ١٢
منزل ٦
ع ٨ ١٣

ہے وہ (خالق) جس نے مٹّی سے تمہیں پیدا کیا[1] — اور پھر نطفے سے، پھر اِک لوتھڑے سے (برملا)
پھر نکالا تم کو اک بچہ (رسا ماں کے پیٹ سے) — (زندہ رکھا پھر) جوانی تک پہنچنے کے لیئے
پھر بڑھاپے تک پہنچنے کے لیئے (زندہ رکھا — کوئی اِن (وقتوں) سے پہلے تم میں کرتا ہے قضا
موت تک) وقتِ معیّن تک پہنچتا ہے کوئی — شاید اِن آثار کو (قدرت کے) سوچو تم (بھی) ؛
وہ جِلاتا مارتا ہے (اور بڑا داتا ہے وُہ) — کام کرنے کا کوئی جب قصد فرماتا ہے وُہ
اُس سے کہہ دیتا ہے "ہوجا" اور "ہوجاتا ہے" وہ ؛
(اے پیمبر) تم نے کیا (ابتک) نہیں دیکھا انہیں — جو نکالا کرتے ہیں جھگڑے خدا کی بات میں؟
یہ کدھر بھٹکے چلے جاتے ہیں؟ (خود ہی سوچ لیں) ؛
وہ، جنھوں نے اِس کتابِ (پاک) کو جھٹلا دیا — اور اُنھیں[2] جو معرفت نبیوں کے بھیجے (برملا)
تو (نتیجہ اس کا بھی) معلوم انہیں ہو جائے گا ؛ — جب کہ اُن کی گردنوں میں طوق ہوں گے (شعلہ زا)
اور زنجیریں، گھسیٹے جائیں آبِ گرم میں ؛ — پھر (فرشتے) آتشِ دوزخ میں اُن کو جھونکدیں ؛
پھر یہ پوچھا جائیگا (معبود) اب وہ ہیں کہاں — جن کو تم ساتھی سمجھتے تھے خدا کا (بے گماں) ؛
ماسوا اللہ کے، تو وہ کہیں گے (سوچ کے) — (کیا کریں ہم) وہ ہمارے ہاتھ سے گُم ہوگئے
بلکہ ہم تو (اِس سے) پہلے، ماسوائے کردگار — پُوجتے ہی تھے نہ اَوروں کو (جہاں میں زینہار)
کافروں کو یُوں خدا کرتا ہے گمرہ (اور خوار) ؛
پھر کہا جائے گا اُن سے، یہ اُسی کا ہے صِلا — تم جو اِتراتے زمیں پر پھرتے تھے (صبح و مسا)
اور اکڑتے پھرتے تھے ناحق (تکبّر تم کو تھا) ؛
داخل اب ہو جاؤ دروازوں میں دوزخ کے (جہاں) — تم کو رہنا ہے ہمیشہ (اور جلنا جاوداں)
کیا بُرا مغروروں کا، یہ ہے ٹھکانہ (بے گماں) ؛
(اے پیمبر) صبر سے بیٹھے رہو (غمگیں نہ ہو) — وعدہ ہے اللہ کا برحق (یقیں اس پر رکھو)
بعض وعدے پُورے ہوتے ہم دکھا بھی دیں تمھیں — (یا وفائے عہد سے پہلے) اُٹھا ہی لیں تمھیں،
(وعدہ تو ہر حال میں ہونا ہے پُورا، اِس سے کیا!) — ہے ہماری ہی طرف آخر تو اِن کو لَوٹنا ؛
اور ہم نے تم سے پہلے بھی ہیں بھیجے انبیا، — جن میں سے ہم نے سُنایا حال تم کو بعض کا،
بعض ایسے ہیں، نہیں جن کا سنایا واقعا — تھی نہ یہ قدرت، نبی کوئی دکھائے معجزا،
ہاں مگر حکمِ خدا سے، حکمِ ربّ جب آ گیا — ہو گیا انصاف سے (ہر بات کا پھر) فیصلا
اور جو جھوٹے تھے، گھاٹے میں رہے وہ (برملا) ؛

---

[1] نطفہ غذا سے بنتا ہے اور ہر غذا مٹی سے پیدا ہوتی ہے۔ اس لیئے ہر انسان گویا مٹی سے بنا ہے۔

[2] یعنی ان صحیفوں کو بھی جو دُوسرے پیغمبروں کے ذریعے انہیں بھیجے گئے۔

ع ۷ / ۱۲

ع ۸ / ۱۳

اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا
تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَلَكُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَیْهَا حَاجَةً
فِیْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَیْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۸۰﴾
وَیُرِیْكُمْ اٰیٰتِهٖ فَاَیَّ اٰیٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ﴿۸۱﴾ اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا
فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ
قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَاَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِی الْاَرْضِ
فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ
رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ
بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۸۳﴾ فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْۤا اٰمَنَّا
بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِیْنَ ﴿۸۴﴾ فَلَمْ یَكُ
یَنْفَعُهُمْ اِیْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْ
خَلَتْ فِیْ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۵﴾

سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ اَرْبَعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰیَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِیْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿۲﴾ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰیٰتُهٗ
قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِّقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ﴿۳﴾ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ
فَهُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ ﴿۴﴾ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِیْۤ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَاۤ اِلَیْهِ وَفِیْۤ
اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَیْنِنَا وَبَیْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ﴿۵﴾

ہاں وہی اللہ ہے جس نے تمہارے واسطے (مختلف اقسام کے) چوپائے ہیں پیدا کیے
بعض کو کھاتے ہو تم، بعضوں پہ ہوتے ہو سوار اور تم کو فائدے جو پاؤں میں ہیں بے شمار
اُن پہ چڑھتے ہو حصولِ مقصدِ دل کے لیے اور تم پھرتے ہو اُن پر اور سفینوں پر لدے ؛
(اپنی قدرت کے) دکھاتا ہے نشاں تم کو خدا کن کن آثارِ (الٰہی) کو نہ مانو گے بھلا ؛ ؟
کیا نہیں کی سیرِ دُنیا کی اُنھوں نے، دیکھتے کیا ہوا انجام اُن کا، اِن سے جو پہلے ہوئے
گو وہ کثرت اور قوّت میں زیادہ اِن سے تھے اور اُن آثار میں، دنیا میں جو ہیں (رہ گئے)
پھر کمائی اُن کی کام آئی نہ اُن کے (دیکھیے) ؛
پھر نبی جب آئے اُن کے پاس لے کر معجزے تو جو اُن کو علم تھا، اُس پر اِترانے لگے
اُلٹی اِن پر آ پڑی وہ بات جس پر ہنستے تھے ؛
جب عذاب آتا ہمارا دیکھا، تو کہنے لگے ہم خدائے واحد (و قہّار) کو ہیں مانتے
اب ہمیں انکار ہے اسبابِ کفر و شرک سے ؛
جب عذاب آتے ہمارا سب نے دیکھا (برملا) پھر یقیں لانے سے اُن کو کچھ نہ پہنچا فائدا،
ہے یہ دستورِ خدا بندوں میں جاری جاوداں تھے جو منکر وقتِ قہرِ رب ہوا اُنکو زیاں ؛

ع ۱۴ ۹

(۴۱) سُورۂ حٰمٓ سجدہ

(یہ سورۃ مکّہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں ۵۴ آیتیں اور ۶ رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغاز (بیاں)
جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں ؛

حٰمٓ ؛ نازل اُس کی سمت سے (ہوتا ہے یہ فرماں یہاں) جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں ؛
ہے یہ (قرآں) اِک کتاب اور اسمیں کر دی ہیں بیاں بالوضاحت آیتیں عربی زباں میں (بیگماں)
صاحبِ فہم (و ذکا) جو لوگ ہیں اُن کے لئے ؛ مژدہ دیتا ہے، ڈراتا ہے (عذاب اللہ سے)
اِس پہ بھی اکثر نے منہ موڑا (نہ دھیان اُس پہ دیا) اور وہ سُنتے ہی نہیں اِسکو (کہ یہ کہتا ہے کیا؟) ؛
اور کہتے ہیں، کہ داعی تم ہوئے جس بات کے اُس کی جانب سے ہمارے دل پہ ہیں پردے پڑے
اور گرانی ہے ہمارے کانوں میں (ہیں سرگراں) ایک پردہ ہے ہمارے اور تمہارے درمیاں
(اس لیے بس اے محمدؐ) کام تم اپنا کرو اور کریں ہم کام اپنا (پھر نتیجہ جو بھی ہو) ؛

ثلث

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ
فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ۭ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۝٦ الَّذِيْنَ
لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝٧ اِنَّ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝٨ قُلْ اَئِنَّكُمْ
لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ
لَهٗٓ اَنْدَادًا ۭ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٩ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ
فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ۭ سَوَاۗءً
لِّلسَّاۗىِٕلِيْنَ ۝١٠ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَاۗءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ
لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ۭ قَالَتَآ اَتَيْنَا طَاۗىِٕعِيْنَ ۝١١
فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَاۗءٍ
اَمْرَهَا ۭ وَزَيَّنَّا السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ڰ وَحِفْظًا ۭ ذٰلِكَ
تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝١٢ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ
صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ ۝١٣ اِذْ جَاۗءَتْهُمُ الرُّسُلُ
مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ
قَالُوْا لَوْ شَاۗءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰۗىِٕكَةً فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝١٤
فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا
مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ۭ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَهُمْ
هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۭ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝١٥

اِن سے کہدو (اے نبی) میں بھی ہوں تم جیسا بشر
وحی یہ (منجانبِ حق) مجھ پہ آتی ہے (مگر)

ہے تمھارا ایک ہی معبود (وہ برحق خدا)
پس ہے اس کی ہی طرف چلنا ہے تم سب کو (روا)

اُس سے تم مانگو گناہوں کی معافی (سربسر)
اور ہے افسوس (بے حد) شرک کرنے والوں پر ؂

جو نہیں دیتے زکوٰۃ اور منکرِ عقبیٰ ہوئے ؂
ہاں مگر جو لائے ایماں، اور عمل اچھے کیئے

(آخرت میں) اجر ہے بے انتہا اُن کے لیئے ؂

اِن سے پوچھو، منکر اُس سے کیا ہو تم اے اہلِ کیں
اپنی قدرت سے بنائی جس نے دو دن میں زمیں؟

اوروں کو ہمسر بناتے ہو تم اُس کا (بار بار)
ہے وہی (اللہ تو) کونین کا پروردگار ؂

اور اُسی نے اِس زمیں پر رکھے بھاری کوہسار
اور اُس میں ہر طرح کی برکتیں دیں بے شمار

چار دن میں پھر غذاؤں کا تقرر کر دیا
لوگ مستفسر جو تھے، پورا جواب اُن کا ہوا[1]

اور توجہ اُس نے پھر فرمائی سوئے آسماں
آسماں اُس وقت مطلق گہر تھا (یا اک دھواں)

پھر زمین اور گہر کو یہ حکم ہم نے دے دیا
تم خوشی سے آؤ یا بالجبر، آؤ تو (ذرا) ؂

بولے (دونوں) ہم تو حاضر ہیں خوشی سے (اے خدا) ؂

پھر بنائے (گہر سے) دو دن میں (یہ) سات آسماں
اور مناسب ہر فلک کے حکم بھیجا (بے گماں)

آسمانِ[2] دُنیا کا قندیلوں سے پھر ہم نے سجا
اور (شیاطیں سے) اُسے محفوظ ہم نے کر دیا

یہ ہے تجویز اُس کی جو غالب ہے اور راز آشنا ؂

(اس پہ بھی کفارِ مکّہ کے جو سرتابی کریں
(اے پیمبر) اُن سے کہہ دو میں ڈراتا ہوں تمھیں

اُس کڑک سے (جو ہے بیشک اک عذابِ سخت تر)
جیسی (بھیجی) تھی کڑک قومِ ثمود و عاد پر ؂

آگے اور پیچھے سے جب اُن میں رسول[3] آنے لگے
اور کہا پوجو کسی کو بھی نہ جُز اللہ کے

وہ لگے کہنے، یہی ہوتا جو منشائے خدا،
تو (بنا کر اپنا پیغمبر) فرشتے بھیجتا،

اور ہو جو دین دے کر تم یہاں بھیجے گئے
ہم نہیں اُس دین کو (دینِ الٰہی) مانتے ؂

عاد والوں نے تکبّر ملک میں بے جا کیا
اور بولے کون ہے ہم سے زیادہ سُورما

یہ نہ سوچا، جس خدا نے ہے اُنہیں پیدا کیا
ان سے بڑھ چڑھ کر ہے بل بوتے میں وہ (نامِ خدا)

اور ہماری آیتوں سے بھی اُنہیں انکار تھا ؂

ع ۸ / ۱۵

[1] کفارِ مکہ نے غالبًا آنحضرتؐ سے پوچھا ہوگا کہ زمین اور پہاڑ خدا نے کتنے دن میں بنائے؟ اور مخلوقِ خدا کے رزق کا انتظام کتنے دن میں ہوا۔ یہ اس کا مکمل جواب ہے۔

[2] یعنی پہلا اور سب سے نیچا آسمان جو اس دنیا پر ہے، اُسے ستاروں کی قندیلوں سے سجایا

[3] یعنی بکثرت، مگر مشہور حضرت ہود اور حضرت صالح علیہم السلام ہیں

فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي أَيَّامٍ نَحِسَاتٍ لِنُذِيقَهُمْ
عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ
أَخْزَىٰ وَهُمْ لَا يُنْصَرُونَ ﴿١٦﴾ وَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ فَاسْتَحَبُّوا
الْعَمَىٰ عَلَى الْهُدَىٰ فَأَخَذَتْهُمْ صَاعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُونِ بِمَا كَانُوا
يَكْسِبُونَ ﴿١٧﴾ وَنَجَّيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ﴿١٨﴾ وَيَوْمَ
يُحْشَرُ أَعْدَاءُ اللَّهِ إِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ﴿١٩﴾ حَتَّىٰ إِذَا
مَا جَاءُوهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُمْ
بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢٠﴾ وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدْتُمْ عَلَيْنَا قَالُوا
أَنْطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَ
إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٢١﴾ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ
سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَٰكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا
يَعْلَمُ كَثِيرًا مِمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٢٢﴾ وَذَٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنْتُمْ
بِرَبِّكُمْ أَرْدَاكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿٢٣﴾ فَإِنْ يَصْبِرُوا
فَالنَّارُ مَثْوًى لَهُمْ وَإِنْ يَسْتَعْتِبُوا فَمَا هُمْ مِنَ الْمُعْتَبِينَ ﴿٢٤﴾
وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوا لَهُمْ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا
خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ
قَبْلِهِمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ﴿٢٥﴾ وَقَالَ الَّذِينَ
كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ ﴿٢٦﴾

(عادوالوں کے) نحوست کے دنوں میں ہم نے بھی — اک ہوائے تُند (طوفاں خیز آندھی) بھیجدی
قہرِ ذلّت کا حیاتِ دہر میں چکھیں مزا — اور عذابِ آخرت تو ہے بڑی رسوائی کا
اور مدد اُس وقت مِل سکتی نہیں اُن کو (ذرا) ؁

اور ثمود، اُن کو دکھایا ہم نے سیدھا راستا — اندھا رہنے کو پسند اُس نے ہدایت پر کیا
پھر نتیجہ اُن کی بدکرداریوں کا یہ ہُوا — اُن کو ذلّت کی سزا کی اِک کڑک نے آلیا؁
ہم سے جو ڈرتے تھے، جو ایمان ہم پر لائے تھے — (اِس مصیبت سے) بچایا ہم نے اُن کو (دیکھئے)؁
اور جس دن سُوئے دوزخ جمع ہو کر آئیں گے — (کافر و مُنکر) جو دشمن تھے خدائے پاک کے
تو وہاں وُہ روک لے جائیں گے (گھڑی بھر کے لیئے) ؁

جمع سب حتیٰ کہ ہو جائیں گے، دوزخ پر (وہاں) — اُن کے کان اور اُن کی آنکھیں، اُنکی کھالیں (بیگماں)
اُن کے کاموں کی گواہی دینگے سب (بے این و آں) ؁

پُوچھیں گے (یہ لوگ) اپنے (گوشت سے اور) پوست سے — تم نے ہم پر کیوں گواہی دی (مخالف کیوں ہوئے)؟
وہ کہیں گے ہم کو ہے اللہ نے گویا کیا — (وہ کہ) جس نے کی ہے گویائی ہر اِک شے کو عطا
تھا اُسی نے تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا — اور اُسی کی سمت (اب) تمکو (پڑا) ہے لوٹنا؁
تم چُھپاتے تھے گناہوں کو، تو اِس ڈر سے نہیں — کہ کھڑے ہو جائیں گے، بہرِ شہادت (بالیقیں)
یہ تمھارے کان، آنکھیں (گوشت) پوست (اعضا تمام)[1] — اور تمکو یہ گماں بھی تھا خدا (ئے ذوالکرام)
بے خبر اکثر تمھارے کاموں سے ہے (لاکلام)؁

بدگمانی تم نے جو اپنے خدا کے حق میں کی — آج باعث ہے تمھاری اِس تباہی کی وُہی
آج (کے دن) تم خسارے میں پڑے ہو (واقعی) ؁

پس اگر یہ صبر کر لیں (اور رہیں خاموش بھی) — تو بھی (ہر صُورت سے ہے) اِن کا ٹھکانہ آگ ہی
(بربنائے عُذر خواہی) یہ اگر توبہ کریں — تو نہ ہو گی اِن کی توبہ بھی قبول (اِس حال میں)؁
ہم نے (شیطانوں کو) اِن کا کر دیا تھا ہم نشیں — تو اُنہوں نے اِن کے اگلے پچھلے اعمال (ارذلیں)
خوبصورت اِن کی نظروں میں بنا کر رکھ دیئے — اور سزا کے وعدے اِن کے حق میں پُورے ہو گئے
ان سے پہلے فرقے جو گزرے ہیں جنّ و اِنس کے — یہ بھی (اب بے شک) اُنھیں فرقوں میں شامل ہو گئے
بالیقیں ٹوٹے میں تھے وہ، (یہ بھی ٹوٹے میں رہے)؁

کہتے ہیں مُنکر، نہ اِس قرآن کو ہرگز سنو — جب پڑھا جائے (مچاؤ شور اور) بک بک کرو
تم (مسلمانوں پہ) شاید اِس طرح غالب رہو ؁

ع ۲
۱۶

ع ۳
۱۷

[1] یعنی تم دوسروں سے چھپا کر گناہ کرتے تھے اور تمھیں اس کا یقین نہ تھا کہ تمھارے اعضا خود تمھارے اعمال کی شہادت دیں گے ۔

فلنذيقن الذين كفروا عذابا شديدا ولنجزينهم اسوا
الذي كانوا يعملون ﴿۲۷﴾ ذلك جزاء اعداء الله النار لهم
فيها دار الخلد جزاء بما كانوا باياتنا يجحدون ﴿۲۸﴾ و
قال الذين كفروا ربنا ارنا الذين اضلنا من الجن و
الانس نجعلهما تحت اقدامنا ليكونا من الاسفلين ﴿۲۹﴾
ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا تتنزل عليهم
الملئكة الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة التي
كنتم توعدون ﴿۳۰﴾ نحن اولياؤكم في الحيوة الدنيا و
في الاخرة ولكم فيها ما تشتهي انفسكم ولكم فيها ما
تدعون ﴿۳۱﴾ نزلا من غفور رحيم ﴿۳۲﴾ ومن احسن قولا
ممن دعا الى الله وعمل صالحا وقال انني من
المسلمين ﴿۳۳﴾ ولا تستوي الحسنة ولا السيئة ادفع
بالتي هي احسن فاذا الذي بينك وبينه عداوة كانه
ولي حميم ﴿۳۴﴾ وما يلقها الا الذين صبروا وما يلقها
الا ذو حظ عظيم ﴿۳۵﴾ واما ينزغنك من الشيطن نزغ
فاستعذ بالله انه هو السميع العليم ﴿۳۶﴾ ومن اياته
اليل والنهار والشمس والقمر لا تسجدوا للشمس ولا
للقمر واسجدوا لله الذي خلقهن ان كنتم اياه تعبدون ﴿۳۷﴾

ع ۴/۱۸

سخت عذاب ان کافروں کو ہم چکھائیں گے ضرور
یہ بُرے کاموں کا بدلہ اپنے پائیں گے ضرور
جو کیا کرتے تھے (پھل اب اُس کا پائیں گے ضرور) ۝

دشمنانِ رب کی ہے یہ آگ، یہ دوزخ سزا
اِن کو رہنا ہے اسی (جلتے ہوئے) گھر میں سدا،
منکرِ آیات تھے، اُس کا ہے یہ بدلا مِلا ۝

اور جو مُنکر ہیں (قیامت میں) کہیں گے اے خدا
جِس نے جنّ و انس میں سے ہم کو گمرہ ہے کیا
اِک نظر اُن کو ہمیں بھی تو دِکھا (دیکھیں ذرا)
ہم مسل ڈالیں انھیں قدموں کے نیچے (برملا)
تا رہیں پستی میں (اور چکھیں وہ ذِلّت کا مزا) ۝

بالیقیں جن لوگوں نے اقرار (دِل سے) کر لیا
کہ ہمارا رب (فقط) اللّٰہ ہے (واحد خدا)
اور (اِس اقرار پر اپنے) وہ قائم بھی رہے
اُن پہ (رحمت کے) فرشتے ہونگے نازل (عرش سے)
اور کہیں گے تم نہ اندیشہ کرو، کوئی نہ غم
جنّتِ موعود کا مژدہ تمھیں دیتے ہیں ہم ۝
ہم تمھارے زِندگیِ دہر میں بھی دوست تھے
آخرت میں بھی (ہمیں تم دوست اپنا پاؤگے)
ہوگی وہ موجود تم جنت میں چاہوگے جو شے
مانگوگے جو کچھ، تمھارے واسطے موجود ہے ۝
یہ ضیافت اُس خدا کی سمت سے ہے (اب یہاں)
بخشنے والا ہے جو اور ہے بڑا ہی مہرباں ۝

اُس سے بہتر بات ہو سکتی ہے کس کی (مومنو)
جو بُلائے حق کی جانب اور نیکوکار ہو
اور کہے میں ہوں مسلماں، (اے مسلمانو سنو) ۝

اور برابر ہو نہیں سکتی ہے نیکی اور بدی
بہترین[1] برتاؤ سے ٹالو بدی کو (اے نبی)
دیکھو گے تم پھر کہ جس سے تھی تمھاری دشمنی
گویا رشتہ دار ہے یا دوست ہے وہ (واقعی) ۝
جو ہیں صابر، اُن کو ہے یہ بات (اے لوگو) نصیب
ہے نصیبے ور بڑا، یہ بات ہو جس کو نصیب ۝
ہو اگر شیطان کی جانب سے کوئی وسوسا
تو پناہ[2] مانگو خدا سے (وہ تمھیں لے گا بچا)
(سب کی) سُنتا ہے وہی (سب کچھ) وہی ہے جانتا ۝

چاند سورج، رات دن ہیں اُسکی قدرت کے نشاں
چاند سُورج کو نہ تم سجدہ کرو (اہلِ جہاں)
تم اگر اللّٰہ کو ہی پوجتے ہو (برملا)
تو اُسے سجدہ کرو، جو اِن کا خالق ہے (خدا)

رکوع ۱۸

---

[1] یعنی احسن التی من اساء جو بدی کرے اس کے ساتھ اتنا اچھا سلوک کرو کہ وہ دشمن سے دوست ہو جائے۔

[2] یعنی اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم کہنا چاہیے۔

فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ
وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْـَٔمُوْنَ ۩ ﴿۳۸﴾ وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنَّكَ تَرَى
الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَ
رَبَتْ ؕ اِنَّ الَّذِيْۤ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ﴿۳۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ؕ
اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْۤ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ
اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ﴿۴۱﴾ ۙ لَّا يَاْتِيْهِ
الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِيْلٌ مِّنْ
حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ﴿۴۲﴾ مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ
مِنْ قَبْلِكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۴۳﴾
وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ؕ
ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ؕ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ؕ
وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ؕ اُولٰٓئِكَ
يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۴۴﴾ ع وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ
فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ
وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۴۵﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ
وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۴۶﴾

السجدة ۱۱

ع ۵ ۱۹

قرء حفص بتسهيل الهمزة الثانية ۱۲

(اے پیمبر) اِس پہ بھی یہ کِبر و نخوت گر کریں ۔ تو (فرشتے) جو تمھارے ربّ کے ہیں دربار میں،
رات دِن تسبیح کرتے ہیں (اُسی اللّٰہ کی) ۔ اور وہ (تسبیح کرنے سے) نہیں تھکتے (کبھی) ؃ سجدہ
اُس کی قدرت کے نشانوں میں سے ہے اِک یہ نشاں ۔ دیکھتے ہو تم، زمیں بے حِس ہے (اور پھر ناگہاں)
لہلہاتی ہے جب اُس پر پانی برساتے ہیں ہم ۔ اور (دم بھر میں) اُبھر آتی ہے (ہوکر تازہ دم)
بالیقیں جِس نے زمیں کو (اِس طرح) زِندہ کیا ۔ مُردوں کو بھی زندہ کر دے گا (وہی روزِ جزا)
اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (بے چون و چرا) ؃

جو ہماری آیتوں میں پیدا کرتے ہیں کجی ۔ ہم سے (اُن کا حال) پوشیدہ نہیں ہے (واقعی)
آگ میں جو ڈالا جائے، ہے وہ بہتر شخص، یا ۔ جو قیامت کے دِن آئے امن سے (ہنستا ہُوا)
لوگو جو چاہو کرو (ہے نیک و بد پر اختیار) ۔ تم جو کچھ کرتے ہو، اُسکو دیکھتا ہے کردگار؃
جو ہوئے مُنکر نصیحت سے[1] جب آئی اُنکے پاس ۔ (یعنی قرآں) جو ہے اِک نادر کتابِ خوش اساس
آگے پیچھے سے نہیں کچھ دخل اُس میں جھوٹ کا ۔ کیونکہ وہ نازل ہوئی منجانبِ (ربّ العُلا)
حِکمتوں والا ہے جو شائستۂ حمد (وثنا) ؃

(اے پیمبر) تم سے بھی (بس) ہے کہا جاتا وُہی ۔ تم سے پہلے سب رسُولوں سے کہا تھا جو (کبھی)[2]
ہاں ذرا بھی شک نہیں اس میں تمھارا ربِّ پاک ۔ مغفرت والا ہے اور اُس کی سزا ہے دردناک؃
اور اگر کر دیتے ہم قرآن کی عجمی زباں ۔ تو یہ کہتے کیوں نہ کیں یہ آیتیں واضح (بیاں)؟
یہ عجم والوں کی بولی اور ہم اہلِ عرب! ۔ (کِس طرح سمجھیں اسے ہم، یا عجب ثم العجب)
کہدو یہ قرآن، ایماں لانے والوں کے لیئے ۔ اِک ہدایت اور شِفا ہے (ہر مرض ہر روگ سے)
جو یقیں لاتے نہیں، ہے اُن کے کانوں پر گراں ۔ اور اُن کے حق میں ہے قرآں اندھاپا (بے گماں)
دُور سے گویا پُکارے جا رہے ہیں (یہ یہاں)[3] ؃

اے پیمبر ہم نے موسیٰؑ کو بھی دی تھی اِک کتاب ۔ اِختلاف اُس میں پڑا پھر (قوم پر آیا عذاب)
پہلے سے اک بات اگر ٹھہری نہ ہوتی (برملا) ۔ جانبِ ربّ سے، تو اِن کا ہو چکا تھا فیصلا
اِک قوی شک میں یہ ہیں قرآں کی نسبت مُبتلا؃

کی بھلائی جس نے تو اپنے (بھلے کے) واسطے ۔ اور بُرائی جِس نے کی، تو وہ بھی اپنے ہی لیئے
ربّ نہیں ایسا تمھارا، ظلم بندوں پر کرے ؃

ع ۵ / ۱۴ / ۱۹

---

[1] قرآن شریف سے مراد ہے

[2] اس آیت کے دو مطلب ہو سکتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ جو تعلیم توحید دوسرے پیغمبروں کو دی گئی تھی۔ وہ ہی نبی آخر الزّمان کو بھی دی گئی — یا یہ کہ جیسا دوسری امتوں نے اپنے رسولوں کو جادوگر، جھوٹا اور مُفتری بتایا، ایسی ہی باتیں تم سے تمھاری امّت بھی کہہ رہی ہے۔

[3] یعنی گویا انھیں اِتنی دُور سے پکارا جا رہا ہے کہ یہ سُن ہی نہیں سکتے

إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ أَكْمَامِهَا
وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنْثٰى وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهٖ ۚ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ أَيْنَ
شُرَكَآءِيْ قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ ﴿۴۷﴾ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا
كَانُوْا يَدْعُوْنَ مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿۴۸﴾ لَا
يَسْئَمُ الْإِنْسَانُ مِنْ دُعَآءِ الْخَيْرِ وَإِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوْسٌ
قَنُوْطٌ ﴿۴۹﴾ وَلَئِنْ أَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِنْ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ
هٰذَا لِيْ وَمَآ أَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً وَّلَئِنْ رُّجِعْتُ إِلٰى رَبِّيْٓ إِنَّ
لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ
مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۵۰﴾ وَإِذَآ أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنْسَانِ أَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ
وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ﴿۵۱﴾ قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِنْ كَانَ
مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِيْ شِقَاقٍ
بَعِيْدٍ ﴿۵۲﴾ سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ أَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ
لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ ۗ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۵۳﴾ أَلَآ
إِنَّهُمْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ ۗ أَلَآ إِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ﴿۵۴﴾

سُوْرَةُ الشُّوْرٰى مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ﴿۱﴾ عٓسٓقٓ ﴿۲﴾ كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۳﴾ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿۴﴾

ہے حوالے ذاتِ حق کے علم (روزِ) حشر کا' — میوے، گابھوں میں سے اپنے پائیں جو نشو و نُما
یا جو عورت حاملہ ہو اور وہ بچّہ جنے' — (الغرض جو کچھ ہے) سب ہے علم میں اللّٰہ کے'
اور جس دِن (شرک والوں کو) پکارے گا خدا — وہ کہاں ہیں جن کو تم ساتھی سمجھتے تھے مرا؟
وہ کہیں گے، ہم کہے دیتے ہیں تجھ سے (بالیقیں) — (اُن شریکوں سے) کوئی ہم میں سے واقف ہی نہیں ⁂
پہلے جن کو یاد کرتے تھے وہ اب کھو جائیں گے — اب نہیں اِن کی خلاصی، مطّلع ہو جائیں گے ⁂
بہتری کی التجا سے آدمی تھکتا نہیں — اور اگر اُسکو کوئی اِیذا پہنچ جائے کہیں،

تو وہ ہو جاتا ہے مایوس اور شکستہ دل وہیں ⁂

بعدِ ایذا اپنی رحمت کا چکھا دیں گر مزا ؛ — تو وہ کہتا ہے (کہ اِس رحمت کا) میں خود اہل تھا،
یہ نہیں مجھ کو گماں ہو گی قیامت (بھی) بپا، — اور اگر میں اپنے ربّ کی سمت لَوٹایا گیا
تو ہے میرے واسطے اُس کے یہاں بیشک بھلا، — وہ جو کچھ کرتے تھے، ہم کفّار کو دیں گے بتا

اور چکھائیں گے عذابِ سخت کا اُن کو مزا ⁂

نعمتیں دیتے ہیں جب انسان کو ہم' (دیکھیے) — پھیر لیتا ہے وہ اپنا منہ، ہماری سمت سے
اور کنارہ کش بھی ہو جاتا ہے (کچھ دن کے لئے) — بعد ازیں تکلیف جب کوئی پہنچتی ہے اُسے

لمبی چوڑی پھر دُعائیں مانگتا ہے (چیخ کے) ⁂

اِن سے یوں کہدو کہ دیکھو تو سہی (اے اہلِ شر) — جانبِ اللّٰہ سے (قرآن) آیا ہو اگر ؛
اور اِس پر بھی تمھیں انکار ہی اِس سے رہے — تو جو ایسے پرلے درجے کے تخالف[۱] میں پڑے

اُس سے بڑھ کر کون ہے گمراہ ؟ (وہ خود سوچ لے) ⁂

عنقریب اِن لوگوں کو ہم اپنی قدرت کے نشاں — ساری دُنیا میں دکھائیں گے اور اِن کے درمیاں[۲]
آخر اِن پر منکشف ہو گا کہ برحق ہے (خدا) — کیا نہیں کافی تمہارا شاہدِ ہر شئے خدا ⁂ ؟
سُنتے ہو، ربّ کی حضوری میں انہیں شک ہے (مگر) — سُنتے ہو، حاوی ہے (قدرت اُسکی) ہر اک چیز پر ⁂

(۴۲) سُورۂ شُوریٰ

(یہ سُورۃ مکّہ معظمہ میں نازل ہوئی اِس میں ۵۳ آیتیں اور ۵ رکوع ہیں)

نام سے اللّٰہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں) — جو نہایت رحم والا ہے، بڑا ہی مہرباں ⁂
حٰمٓ ⁂ عٓسٓقٓ ۞ (اے پیمبر جسطرح سُورت یہ ہے نازل ہوئی) — وہ زبردست اور ذی حکمت خدا (نے کل) یُونہی
وحی تم پر، اور اُن[۳] پر، تم سے جو پہلے ہوئے — بھیجتا رہتا ہے (اِس دنیا کی حالت دیکھ کے)

---

[۱] اختلاف

[۲] چنانچہ کفّار نے دیکھ لیا کہ مسلمانوں نے پہلے دوسرے شہر فتح کر لئے اور پھر ان کافروں کا وطن مکّہ بھی مسلمانوں کے ہاتھوں فتح ہوا۔

[۳] یعنی ان نبیوں پر جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔

ہے جو کچھ بھی، اسی کا ہے زمین و آسماں میں (بالیقیں) — ہے وہی سب سے بڑا اور سب سے بالا برتریں ⁂ ۴ع

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ
بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ
هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵﴾ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ اللّٰهُ
حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ۖ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۶﴾ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ
اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ
يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي
السَّعِيْرِ ﴿۷﴾ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ
مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۸﴾
اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ
الْمَوْتٰى ۫ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۹﴾ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ
فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ﴿۱۰﴾
فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ
الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ؕ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۱۱﴾
لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ
اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۲﴾ شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ
اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ
اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ؕ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ
اِلَيْهِ ؕ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ﴿۱۳﴾

آسماں اُوپر سے پھٹ کر گر پڑیں، کیا ہے بعید   ہیں فرشتے محوِ تسبیح (خدا وندِ حمید)
کرتے ہیں وہ اپنے رب کی (رات دِن) حمد و ثنا   کرتے ہیں اہلِ جہاں کی مغفرت کی التجا،
سُنتے ہو، وہ مہرباں ہے بخشنے والا (خدا)

دوست جن لوگوں نے ہیں ٹھہرا لیئے اُس کے سِوا،   (اے پیمبر) خود خدا نگراں ہے اُن کے حال کا،
تم نہیں ہو ذمّے دار اُن کے (یہ ہم نے کہہ دیا) ؏

ہم نے نازل تم پہ یُوں عربی میں قرآں ہے کیا   تاکہ مکّہ والوں کو (ہم سے) ڈراؤ (برملا)
اور اُنہیں بھی، مکّہ کے رہتے ہیں جو لوگ آس پاس   اور یومِ حشر کا اُن میں کرو پیدا ہراس
جس کے آنے میں نہیں ہے (فی الحقیقت) شک کوئی،   ہوگا اک فرقہ بہشتی، ایک فرقہ دوزخی ؏
سب کو اک فرقہ بنا دیتا، خدا گر چاہتا،   لیکن اپنی رحمت (و رافت) میں لیتا ہے خدا
چاہتا ہے جس کو، اور جو لوگ ہیں عِصیاں شعار   کوئی حامی اُن کا ہوگا (حشر کے دن) اور نہ یار ؏
کیا بناتے ہیں انہوں نے کارساز اُسکے سِوا؟   تو فقط اللہ ہی ہے کارسازِ (دوسرا)
مُردوں کو پھر زندہ کر دے گا وہی (روزِ جزا)   اور وہی ہر چیز پر قادر ہے (بے چون و چرا) ؏

ع ۹

اور جن باتوں میں تم رکھتے ہو باہم اختلاف   فیصلہ اُن کا حوالے ہے خدا کے (بے گزاف)،
ہے وہی میرا خدا، اُس پر بھروسہ ہے مجھے   میں اُسی کی سمت مائل ہوں (وہ جو چاہے کرے) ؏
ہے وہی جس نے زمین و آسماں پیدا کئے،   اور بنائے تم میں سے جوڑے تمہارے واسطے
اور چوپایوں کے بھی جوڑے بنائے (سوچ کے)   وہ زمیں پر تم کو پھیلاتا ہے (اِس ترکیب سے)،
اور نہیں اُس جیسی کوئی چیز (اُس سا دُوسرا)   (سب کی) سُنتا ہے وہی (سب کچھ) وہی ہے دیکھتا ؏
ہیں اُسی کے پاس افلاک و زمیں کی کُنجیاں   جس کی روزی چاہے وہ کر دے کُشادہ (بیگماں)
اور جس کی روزی کو وہ چاہے کر دے مختصر   شک نہیں اِس میں کہ ہے ہر چیز کی اُسکو خبر ؏
دیں کا ٹھہرایا تمہارے واسطے وہ راستا   نوحؑ کو تھا حکم (جس پر چلنے کا) ہم نے دیا
اور جو ہم نے (پیمبر) وحی تم کو بھی کیا   موسیٰؑ و عیسیٰؑ اور ابراہیمؑ کو جو حکم تھا
یہ کہ اپنے دین کو قائم رکھو (جس طرح ہو)   اور تم ہرگز نہ ڈالو اختلاف اُس میں (سُنو)،
مشرکوں پر اے پیمبرؐ ہے وہ (دینِ حق) گراں   جس کی جانب تم اُنہیں دیتے ہو دعوت (بیگماں)،
جس کو چاہے منتخب کر لے خدا اپنے لیئے   جو ہو راغب، راستہ اپنا دکھاتا ہے اُسے ؏

وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ؕ وَلَوْ لَا
كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ
وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ
مُرِيْبٍ ﴿۱۴﴾ فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ
وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ؕ
اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ؕ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ؕ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا
وَبَيْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۵﴾ ؕ وَالَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ
فِى اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ
وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿۱۶﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ
وَالْمِيْزَانَ ؕ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ﴿۱۷﴾ يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا
يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ؕ اَلَآ
اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِى السَّاعَةِ لَفِيْ ضَلٰلٍۭ بَعِيْدٍ ﴿۱۸﴾ اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ
يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿۱۹﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ
نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ
مِنْ نَّصِيْبٍ ﴿۲۰﴾ اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ لَا
كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾ تَرَى
الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿۲۲﴾

اور جو فرقہ فرقہ یہ (اہلِ صحائف) ہو گئے   بعدِ علم (و عقل) تو یہ باہمی ضد سے ہُوئے،
اور اگر ربّ کی طرف سے اک مقرّرؔ وقت کا[1]   ہو چکا ہوتا نہ پہلے ہی سے پیمانِ (جزا)
تو پھر اِن میں ہو چکا ہوتا کبھی کا فیصلا،   بعد اگلوں کے، ہوئے جو وارثِ صحفِ (خدا)
دین کے بارے میں، شک در شک میں ہیں وہ مبتلا ؛

تم اُسی (دیں) کی طرف اِنکو بلاؤ (اے نبی)   اور جیسا حکم ہے، قائم رہو تم آپ بھی،
اور اُن کی خواہشوں کی تم نہ کرنا پیروی،   (صاف) کہدو، ہر کتاب اللہ نے نازل جو کی
اُس پہ ہے ایمان میرا، حکم ہے مجھ کو مِلا   میں تمہارے درمیاں انصاف سے دوں فیصلا،
ہے ہمارا اور تمہارا ایک ہی پروردگار،   جو ہمارے ہیں عمل، ہم خود ہیں اُن کے ذمّہ دار
اور تمہارے جو عمل ہیں اُن کے تم ہو ذمّہ دار،   ہم میں اور تم میں کوئی جھگڑا نہیں ہے (زینہار)
ہم کو اور تم کو کرے گا جمع یک جا وہ خدا،   اور اُسی کی سمت ہے ہم سب کو (اِکدن) لَوٹنا
اور جب تسلیم (ہر مخلوق) اُسکو کر چکی   پھر اگر حجت نکالیں لوگ اس کے بعد بھی
ربّ کے بارے میں، تو حجت اُنکی نزدیکِ خدا   پھُس پھُسی ہے اور باطل، ہے غضب اُن پر (بڑا)
اور عذابِ سخت ہے اُن کے لئے (روزِ جزا) ؛

ہے وہی اللہ (قادر اور قوی و مستطاب)   جس نے انصاف اور حق کے ساتھ اتاری یہ کتاب،
کیا خبر تم کو، ہو شاید پاس ہی روزِ حساب ؛

اُنکو جلدی ہے، قیامت پر نہیں جن کو یقیں،   اور یقیں ہے جن کو، وہ ڈرتے ہیں اُس سے (دُور ہیں)
اور برحق حشر کا آنا ہے، وہ ہیں جانتے،   سنتے ہو، جو ہیں جھگڑتے سلسلے میں حشر کے
تو (بہک کر) دُور گمراہی میں ہیں وہ جا پڑے ؛

ہے خدا بندوں پر اپنے نرم دل (اور مہرباں)   چاہتا ہے جسکو دیتا ہے وہ رزقِ (بیکراں)
ہے وہ غالب اور زور آور (خدائے دو جہاں) ؛

آخرت کی کھیتی کا طالب جو ہم سے ہو کوئی   دینگے برکت اُس میں اُسکے واسطے ہم (واقعی)،
اور جو (ہم سے) ہے کوئی دُنیا کی کھیتی چاہتا   اُس کو کر دیتے ہیں ہم (دُنیا کا) کچھ حصّہ عطا
لیکن اُس کا آخرت میں کچھ نہیں حصّہ (رہا)

کیا اِنہوں نے ساجھی ٹھہرائے ہیں کچھ اللہ کے   راستہ جو دین کا ٹھہراتے ہیں اِن کے لیئے
جس کا حکم اللہ نے (اِنکو) نہیں (ہرگز) دیا،   ہو چکا ہوتا اگر قطعی نہ وعدہ حشر کا
تو یقیناً اُن میں ہو جاتا کبھی کا فیصلا،   جو ہیں نافرماں، عذابِ سخت ہے اُنکی سزا ؛

[1] یعنی قیامت کے دن کا

ذٰلِكَ الَّذِیْ یُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ
قُلْ لَّاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی ؕ وَمَنْ یَّقْتَرِفْ
حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِیْهَا حُسْنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۲۳﴾ اَمْ یَقُوْلُوْنَ
افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَاِنْ یَّشَاِ اللّٰهُ یَخْتِمْ عَلٰی قَلْبِكَ ؕ وَیَمْحُ
اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَیُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۴﴾
وَهُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَیَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ
وَیَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَیَسْتَجِیْبُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
وَیَزِیْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ﴿۲۶﴾
وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِی الْاَرْضِ وَلٰكِنْ یُّنَزِّلُ
بِقَدَرٍ مَّا یَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِیْرٌۢ بَصِیْرٌ ﴿۲۷﴾ وَهُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ
الْغَیْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَیَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ؕ وَهُوَ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ ﴿۲۸﴾
وَمِنْ اٰیٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِیْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ؕ
وَهُوَ عَلٰی جَمْعِهِمْ اِذَا یَشَآءُ قَدِیْرٌ ﴿۲۹﴾ وَمَاۤ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ
فَبِمَا كَسَبَتْ اَیْدِیْكُمْ وَیَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍ ؕ ﴿۳۰﴾ وَمَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ
فِی الْاَرْضِ ۚۖ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ﴿۳۱﴾
وَمِنْ اٰیٰتِهِ الْجَوَارِ فِی الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ؕ ﴿۳۲﴾ اِنْ یَّشَاْ یُسْكِنِ
الرِّیْحَ فَیَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰی ظَهْرِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ
لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۳﴾ اَوْ یُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَیَعْفُ عَنْ كَثِیْرٍ ﴿۳۴﴾

یہ ہے وہ مژدہ، (وہ خوشخبری، وہ پیغامِ عطا) اپنے ایماں دار بندوں کو جو دیتا ہے خدا
وہ جو (ایماندار بھی) ہیں (اور) خوش اعمال بھی (صاف تم اِن اہلِ مکّہ سے) یہ کہدو (اے نبی)
تم سے میں (تبلیغ کی) اُجرت نہیں ہوں مانگتا رشتے ناطے کی محبت صرف میں ہوں چاہتا،
جو کوئی نیکی کرے گا، ہم (بھی) اُسکے واسطے نیکی کی خوبی زیادہ اور کرتے جائیں گے

قدرداں اور بخشنے والا خدا ہے (بیشک) ؏

کیا یہ کہتے ہیں کیا تم نے خدا پر افترا؟ تو تمہارے دل پہ کردے مُہر، اگر چاہے خدا[1]،
جھوٹ کو لیکن (بہر عنواں) مٹاتا ہے خدا سچ کو ثابت کرتا ہے باتوں سے اپنی (برملا)،

اور وہ جو کچھ دِلوں میں ہے، اُسے ہے جانتا ؏

توبہ کرتا ہے قبول، (اِن) اپنے بندوں کی وہی اور خطائیں عفو کر دیتا ہے (اہلِ جُرم کی)
اور تم جو کچھ بھی کرتے ہو، اُسے ہے آگہی ؏ اور دُعا سُنتا ہے ایماندار و نیکو کار کی
(اجر) دیتا ہے زیادہ اُنکو اپنے فضل سے، اور جو مُنکر ہیں، عذابِ سخت ہے اُن کیلئے ؏
رزق اگر کردے کُشادہ اپنے بندوں کا خدا سرکشی کرنے لگیں وہ ملک (بھر) میں (جابجا)
بلکہ اندازے سے دیتا ہے، ہے جتنی چاہتا، اپنے بندوں کی خبر رکھتا ہے، نگراں ہے خدا ؏
بعد مایوسی کے جو کرتا ہے بارش، ہے وہی عام کر دیتا ہے رحمت اپنی (سب پہ واقعی)

ہے وہ سب کا کارساز اور لائقِ تعریف بھی ؏

خلقتِ ارض و سما بھی ہے، اُسی کا اک نشاں اور وہ جاندار بھی، پھیلے ہوئے ہیں جو وہاں،

جمع کرسکتا ہے اُن کو، جب وہ چاہے (بیگماں) ؏

تم پہ پڑتی ہے جو سختی، ہے صِلہ اعمال کا اور گُنہ اکثر تمہارے عفو کرتا ہے (خدا) ؏
تم ہرا سکتے نہیں، بھاگو جو دُنیا میں کہیں، جز خدا کوئی تمہارا حامی و ناصر نہیں ؏
ہیں نشانوں میں سے اُس کے یہ جہاز (و بادباں) کوہساروں کی طرح جو ہیں سمندر میں رواں ؏
وہ اگر چاہے تو ٹھہرا دے ہوا کو (روک کر) پھر کھڑے رہ جائیں یہ بحرِ رواں کی سطح پر،
بالیقیں اس میں بھی ہیں آثارِ قدرت کے پتے جتنے بندے صابر و شاکر ہیں، اُنکے واسطے ؏
یا عوض اعمال کے کر دے (جہازوں کو) تباہ بیشتر وہ عفو کر دیتا ہے لوگوں کے گُناہ ؏

ع ۳

ربع

[1] یعنی اللہ تمہیں جھوٹ کیوں بولنے دے اور تمہارے دل پر مُہر کیوں نہ لگا دے کہ پھر تم ایسی افترا پردازی کر ہی نہ سکو۔

وَيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿۳۵﴾

فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ

وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۳۶﴾ ۚ وَالَّذِيْنَ

يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ

يَغْفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ ۚ وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۠

وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۠ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳۸﴾ ۚ وَالَّذِيْنَ

اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾ وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ

مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ

مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۱﴾ ؕ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ

فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۴۲﴾ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ

اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۴۳﴾ ع وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ

مِّنْ بَعْدِهٖ ؕ وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ

مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۴﴾ ۚ وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ

يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ؕ وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ

الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ

فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ﴿۴۵﴾ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَآءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ ؕ ﴿۴۶﴾

تاکہ جو آیاتِ (قدرت) میں ہیں جھگڑے ڈالتے	سمجھ لیں، اب نہیں جائے گریز اُن کے لیئے ؛
تم کو اے لوگو، جو کچھ ہم نے ہے (دُنیا میں) دیا	(چند روزہ) وہ حیاتِ دَہر کا ہے فائدا،
جو خدا کے پاس ہے، بہتر ہے وہ اور پائیدار	واسطے اُن کے جو ہیں ایماندار (و نیک کار)
اور ہے جن کا بھروسہ اپنے ربّ پر (اُستوار) ؛
اور وہ جو بے حیائی اور کبائرؔ سے بچیں	غصّہ (بھی) آجائے تو وہ درگزر کرتے رہیں ؛
مانتے ہیں جو خدا کا حکم، پڑھتے ہیں نماز،	کام کرتے ہیں جو باہم مشورے سے، (پاکباز)،
خرچ کرتے ہیں ہمارے رزق سے جو (بانیاز) ؛
اور جو لیتے ہیں بدلہ جب ہو اُن پر زیادتیؔ ؛	اور بدی کا بدلہ (انصافاً) ہے ویسی ہی بدی،
پھر کیا جس نے معاف اور صُلح کرلی (جان کر)	تو ثواب اللّٰہ کے ذمّے ہے اُس کا (سربسر)
وہ نہیں کرتا پسند اُن کو، جو ہیں بیدادگر ؛
گر کوئی مظلوم، بدلہ لے کسی سے (ظلم کا)	تو نہیں الزام کچھ اُس پر (کہ ایسا ہے رَوا) ؛
اُن پہ ہے الزام جو کرتے ہیں ظلم (اور جا بجا)	ملک میں پھیلاتے رہتے ہیں فسادِ ناروا
ہے عذابِ دَرد ناک اِن کے لیئے (روزِ جزا) ؛
جو کرے صَبر اور (لوگوں کی خطائیں) بخش دے	تو یہ بیشک کام ہیں ہمّت کے (لوگوں کے لیئے) ؛
اور جسے گمراہ، خود اللّٰہ نے ہے کردیا	تو نہیں پھر کارساز اُس کا کوئی، بعدِ خدا،
ظالموں کو دیکھو گے تم، جب وہ دیکھیں گے عذاب	اور کہیں گے کیا سبیل ایسی ہے کوئی (کامیاب)
لَوٹ کر (دُنیا میں) ہم پھر جائیں (ازبہرِ ثواب) ؛
دیکھو گے تم اُن کو، جب دوزخ میں لائے جائینگے	دیکھتے کَن انکھیوں سے ذلّت سے سَر ڈالے ہوئے
اہلِ ایماں یوں (کہیں گے (دیکھ کر) بے اشتباہ،	وہ ہیں لوٹے میں، جنہوں نے کرلیا خود کو تباہ ؛
حشر کے دن، اور گھر والوں کو پہنچایا زیاں،	سُنتے ہو، ان ظالموں پر ہے عذابِ جاوداں ؛
اور حامی بھی کوئی اُن کا نہ ہوگا جُز خُدا	جو مدد اُن کی کرے (جس کا وہ لے لیں آسرا)،
اس کو کیا رستہ ملے بھٹکا دے جس کو کبریا ؛

ع ۵

[1] گناہ کبیرہ یعنی بڑے گناہوں سے
[2] یعنی کفار جب ان پر حملہ کرتے ہیں تو وہ اُن سے جہاد کرکے انتقام لیتے ہیں۔

اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَئِذٍ وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ﴿۴۷﴾ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاِنَّاۤ اِذَاۤ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ ۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ﴿۴۸﴾ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴿۵۱﴾ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۲﴾ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَاۤ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ﴿۵۳﴾ ع

سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

حٰمٓ ﴿۱﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۳﴾ ج

اِس سے پہلے کہ (قیامت کا) دن آئے (خوف گیں) جو خدا کی سمت سے پھر ٹلنے والا ہی نہیں ،
لوگو مانو حکم تم اپنے خدائے پاک کا) تم کہیں اُس دن نہ پاؤ گے اماں (سن لو ذرا)
اور نہ تم انکار ہی کر پاؤ گے (روزِ جزا) ؛
(اے نبی) اس پر بھی گر منہ پھیر لیں یہ (خویش ہیں) تو بنا کر پاسبان اِن کا تمہیں بھیجا نہیں ٭
ہے تمہارے ذمے پہنچانا فقط احکام کا' رحم کا انسان کو جب ہم چکھاتے ہیں مزا
تو نہیں پھولا سماتا، (شاد ہوتا ہے) مگر شامتِ اعمال سے تکلیف کچھ پہنچے اگر
(تو شکایت کرنے لگتا ہے وہیں اللہ کی) ہے بڑا ناشکرا، اور احسان فراموش آدمی ؛
ہے زمین و آسماں میں سلطنت اللہ کی پیدا کرتا ہے وہ جو کچھ چاہتا ہے (واقعی)
چاہتا ہے جس کو، کرتا ہے عنایت بیٹیاں اور جس کو چاہتا ہے، بیٹے دیتا ہے (یہاں) ؛[1]
بیٹوں کے اور بیٹیوں کے یا کرے جوڑے عطا' جس کو چاہے بانجھ کر دے (ہے کسی کا زور کیا)
قدرتوں والا ہے وہ، اور جاننے والا (بڑا) ؛
اور کوئی انسان اتنی تاب والا ہی نہیں جس سے خود باتیں کرے اللہ (ربّ العالمیں)
ہاں ذریعے وحی کے "یا پھر حجابِ (غیب) سے یا پیمبر یا فرشتہ کوئی اپنا بھیج دے
پھر خدا جو چاہے، وہ[1] پہنچائے اُس کے حکم سے سب سے بالا، حکمتوں والا ہے وہ (پہچانیے)
(اے پیمبر) اور تمہاری سمت بھی ہم نے یونہی اِک[2] فرشتہ بھیجا اپنے حکم سے (وہ کر دمی)
جانتے بھی تم نہ تھے کیا چیز ہوتی ہے، کتاب! اور نہ تم ایمان (ہی کے علم سے تھے بہرہ یاب)
کر دیا ہے نور لیکن ہم نے اِس قرآن کو اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں ہم (انکو)
دیتے ہیں اس کے ذریعے سے ہدایت (بالیقیں) سیدھا رستہ تم دکھاتے ہو (انہیں کچھ شک نہیں) ؛
(یعنی) اُس اللہ (اور واحد خدا) کا راستا ہے اُسی کا، ہے جو کچھ ارض و سما میں (برملا)
سُنتے ہو، سب کاموں کا ہے آخری مرجع[3] خدا ؛

(۴۳) سُورۃ زخرف

(یہ سورۃ مکّہ معظمہ میں نازل ہوئی۔ اِس میں ۸۹ آیتیں اور (سات رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں) جو بڑا ہی رحم والا ہے، نہایت مہرباں ؛

حٰمٓ ؛ (اے پیمبر) اس کتابِ (پاک و) واضح کی قسم ؛ ہم نے عربی میں بنایا ہے یہ قرآں (یک قلم)
تاکہ تم (اہلِ عرب) سمجھو (بہ آسانی بہم) ؛

[1] یعنی وہ فرشتہ یا رسول
[2] یعنی جبریل علیہ السلام
[3] لوٹنے کی جگہ

ع ۵

وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۴ اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ
الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ۵ وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ
نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ۶ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۷
فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ۸ وَلَئِنْ
سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ
الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ۹ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ
فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۱۰ وَالَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ
مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۱۱
وَالَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ
مَا تَرْكَبُوْنَ ۱۲ لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا
اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ
مُقْرِنِيْنَ ۱۳ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۱۴ وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا
اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ۱۵ اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّاَصْفٰكُمْ
بِالْبَنِيْنَ ۱۶ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ
مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ۱۷ اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ
مُبِيْنٍ ۱۸ وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا اَشَهِدُوْا
خَلْقَهُمْ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْئَلُوْنَ ۱۹ وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ
مَا عَبَدْنٰهُمْ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۲۰

ع ۷

اُس میں ہے یہ، جو ہمارے پاس ہے اصلِ کتاب[1] بالیقیں، یہ ہے بڑے پایۂ کا اور حکمت مآب ۞
حد سے باہر ہو گئے ہو تم، تو کیا ہم اِس لئے بے تعلق ہو کے باز آ جائیں گے اِس ذکر[2] سے ۞
اور ہم نے اگلے لوگوں میں بہت بھیجے نبی ۞ اور پیمبر اُن کے پاس ایسا نہیں آیا کوئی
جس کی دانستہ نہ لوگوں نے اُڑائی ہو ہنسی ۞
کر دیا غارت انہیں، اِن سے قوی تھے وہ (یہاں) پہلے لوگوں کی مثالیں ہو چکیں پہلے بیاں ۞
(اے پیمبر) تم اگر ان لوگوں سے پوچھو (بھلا) آسمانوں اور زمیں کو کس نے ہے پیدا کیا؟
تو کہیں گے، غالب و دانا خدا نے، (بالیقیں) ہاں وہی، جس نے بنا ڈالا ہے یہ فرشِ زمیں
اور نکالے راستے اُس میں، تمہارے واسطے تاکہ تم پہنچو (کنارے منزلِ مقصود کے)
جس نے برسایا اک اندازے سے پانی چرخ سے شہر جو مُردہ تھے، پانی کے ذریعے جی اُٹھے
اور یونہی (قبروں سے) تم اِک دن نکالے جاؤ گے ۞
اور جوڑے جس نے ہر اِک چیز کے پیدا کئے، کشتیاں جس نے بنائی ہیں تمہارے واسطے
اور چوپائے بنائے، جن پہ ہوتے ہو سوار ۞ تاکہ اُنکی پیٹھ پر بیٹھو (میانِ رہگزار)
بیٹھو جب اُن پر تو اپنے ربّ کا یاد احساں کرو اور کہو، وہ پاک ہے جس نے کہ ایسی چیزوں کو
کر دیا بس میں ہمارے (اپنے رحم و فضل سے) ورنہ ہم تو اِن پہ قابو پانے کے قابل نہ تھے ۞
اپنے ربّ کی سمت ہی جانا ہے ہم کو لوٹ کے ۞
اُس کے بندوں[3] کو یہ ٹھہراتے ہیں اولادِ خدا، فی الحقیقت، کافرِ نعمت ہے یہ انساں، کھُلا ۞
کیا خدا نے بیٹیاں لیں اپنی مخلوقات سے اور بیٹے (جتنے تھے) چُن چُن کے تم کو دیئے؟ ۞
اور جب اِن میں سے کسی کو اُس کی خوشخبری ملے جسکی تہمت یہ لگاتے ہیں خدا پر (بزدلے[4])
تو (بقدرِ غصّہ) چہرہ اُس کا ہو جائے سیاہ اور دل ہی دل میں اپنے تاؤ کھائے (کم نگاہ) ۞
کیا وہ (لڑکی) زیوروں میں پلے جو نشو و نما کر سکے جھگڑے میں جو ظاہر نہ اپنا مدّعا ۞
(وہ خدا کی شان کے زیبا ہے سوچو تو ذرا؟)
اور فرشتوں کو، کہ بندے وہ بھی ہیں رحمٰن کے عورتیں (اپنے خیالوں میں) ہیں ٹھہرائے ہوئے،
کیا یہ پیدائش کو اُنکی دیکھتے تھے (آنکھ سے)؟ لِکھ رکھیں گے ہم گواہی اُن کی (اور دن حشر کے
ہو گی اُن سے باز پُرس اِس کی (یہ پوچھے جائیں گے) ۞
اور کہتے ہیں اگر رحمٰن (ہم سے) چاہتا اِن (فرشتوں) کی پرستش ہم نہ کرتے (برملا)
اِنکو (تقدیرِ الٰہی کی) خبر کچھ بھی نہیں سب یہ اپنی اٹکلیں دوڑا رہے ہیں (بالیقیں) ۞

[1] لوحِ محفوظ
[2] یعنی اس سبب سے کہ تم قرآن کو نہیں مانتے کیا ہم اس کا نازل کرنا بند کر دیں گے۔
[3] یعنی فرشتوں کو
[4] یعنی لڑکی کی ولادت کا مژدہ

اَمْ اٰتَیْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿۲۱﴾ بَلْ قَالُوْۤا اِنَّا وَجَدْنَاۤ
اٰبَآءَنَا عَلٰۤى اُمَّةٍ وَّ اِنَّا عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَ كَذٰلِكَ مَاۤ اَرْسَلْنَا
مِنْ قَبْلِكَ فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَاۤ ۙ اِنَّا وَجَدْنَاۤ
اٰبَآءَنَا عَلٰۤى اُمَّةٍ وَّ اِنَّا عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿۲۳﴾ قٰلَ اَوَ لَوْ جِئْتُكُمْ
بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَیْهِ اٰبَآءَكُمْ ؕ قَالُوْۤا اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۲۴﴾
فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۵﴾ ع وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ
لِاَبِیْهِ وَ قَوْمِهٖۤ اِنَّنِیْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۶﴾ ۙ اِلَّا الَّذِیْ فَطَرَنِیْ فَاِنَّهٗ
سَیَهْدِیْنِ ﴿۲۷﴾ وَ جَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِیَةً فِیْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۲۸﴾ بَلْ
مَتَّعْتُ هٰۤؤُلَآءِ وَ اٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَ رَسُوْلٌ مُّبِیْنٌ ﴿۲۹﴾
وَ لَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّ اِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَ قَالُوْا لَوْ
لَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْیَتَیْنِ عَظِیْمٍ ﴿۳۱﴾ اَهُمْ
یَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ؕ نَحْنُ قَسَمْنَا بَیْنَهُمْ مَّعِیْشَتَهُمْ فِی الْحَیٰوةِ
الدُّنْیَا وَ رَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّیَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا
سُخْرِیًّا ؕ وَ رَحْمَتُ رَبِّكَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَ لَوْ لَاۤ اَنْ یَّكُوْنَ
النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ یَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُیُوْتِهِمْ
سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّ مَعَارِجَ عَلَیْهَا یَظْهَرُوْنَ ﴿۳۳﴾ ۙ وَ لِبُیُوْتِهِمْ
اَبْوَابًا وَّ سُرُرًا عَلَیْهَا یَتَّكِـُٔوْنَ ﴿۳۴﴾ ۙ وَ زُخْرُفًا ؕ وَ اِنْ كُلُّ ذٰلِكَ
لَمَّا مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؕ وَ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۳۵﴾ ع

اِس سے پہلے ہم نے کیا دی ہے کتاب اُنکو کوئی؟ یہ سمجھتے ہیں جسے اس کی دلیلِ (واقعی) ؟ ؛

بلکہ یوں کہتے ہیں، پایا ہم نے (اِس اندازسے) اپنے باپ اور دادوں کو اِک راہ پر چلتے ہوئے

اُن کے ہی نقشِ قدم پر ٹھیک ہم ہیں چل رہے ؛

(اے نبی) بالکل یونہی، جب تم سے پہلے بھی کبھی ہم نے بھیجا ڈر سنانے والا بستی میں کوئی

تھے جو آسودہ وہاں، وہ بھی یہی کہنے لگے پایا باپ اور دادوں کو اک راہ پر چلتے ہوئے

اُن کے ہی نقشِ قدم پر ٹھیک ہم ہیں چل رہے ؛

(اور) کہا (اُن کے پیمبر نے) دکھادوں میں اگر اُس سے بہتر راستہ، اسلاف تھے جس راہ پر

تو بھی کیا (اپنا نہ چھوڑو گے پُرانا راستا) ؟ بولے (ہاں) جو (دین) دے کر ہے تمہیں بھیجا گیا

ہم نہ مانیں گے اُسے (یہ ہے ہمارا فیصلا) ؛

آخرِ کار اُن سے ہم نے (اِس کا) بدلہ لے لیا دیکھ لو، انجام کیا جھٹلانے والوں کا ہوا؟ ؛

اور (تھا اک وقت وہ بھی) جبکہ ابراہیمؑ نے یوں کہا اپنے پدر سے اور اپنی قوم سے

پوجتے ہو جن کو تم، بیزار میں اُن سے ہوا ؛ (اُس کا بندہ ہوں) مگر جس نے مجھے پیدا کیا

اور دکھلائے گا وہی مجھ کو (تو) سیدھا راستا ؛

اور یہی بات اپنے پیچھے چھوڑی اپنی نسل میں تاکہ لوگ (اللہِ واحد) کی طرف مائل رہیں ؛

(دینِ ابراہیمؑ سے لیکن[1] یہ غافل ہو گئے) ہم نے لیکن اُن کو اور آبا کو اُن کے (دیکھیے)

بہرہ مند (اِس دہر کے عیش اور دولت سے) کیا (دینِ) حق حتیٰ کہ اِن کے پاس (حق سے) آ گیا

اور (محمدؐ وہ) رسولِ خاص وہ پیغامبر) ؛ جو سناتے ہیں انہیں (حکمِ الٰہی) کھول کر ؛

(دینِ) برحق پہنچا ان کے پاس تو کہنے لگے یہ تو جادو ہے، اسے ہرگز نہیں ہم مانتے ؛

اور کہتے ہیں یہ قرآں کیوں نہ اُترا (سربسر) دولوں[2] شہروں کے کسی مردِ بزرگ (وخاں) پر؟ ؛

یہ تمہارے ربّ کی رحمت[3] بانٹنے والے ہیں کیا؟ اُن کی روزی ہم نے کی تقسیم دُنیا میں (سدا)

بعض کے درجے کئے پھر ہم نے اونچے بعض سے تاکہ ان میں ایک کو ایک اپنا خادم کر رکھے

جمع کرتے پھرتے ہیں جو (مال و زر یہ اے نبی) ہے تمہارے ربّ کی رحمت اُس سے بہتر (واقعی) ؛

اور (پھر) اِس بات کا ہوتا نہ اندیشہ اگر لوگ سب چلنے لگیں گے اک طریقِ (دین) پر

تو جو منکر ہیں خدائے (برتر و) رحمٰن سے دیتے ہم چاندی کی چھت اُن کے گھروں کے واسطے

(چاندی کے) زینے بھی چڑھنے کو لگاتے (واقعی) گھر کے دروازے بھی (سیمیں) اور (سیمیں) تخت بھی

جن پہ یہ تکیے لگا کر بیٹھتے (باصد خوشی) ؛

[1] اہلِ عرب

[2] یعنی مکہ اور طائف کے کسی بڑے سردار پر۔

[3] رحمت سے مراد یہاں پیغمبری ہے

نصف

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ
قَرِيْنٌ ﴿۳۶﴾ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ
مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۷﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ
الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ﴿۳۸﴾ وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِى
الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِى الْعُمْىَ
وَمَنْ كَانَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۰﴾ فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ
مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿۴۱﴾ اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِىْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿۴۲﴾
فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِىْٓ اُوْحِىَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۳﴾
وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَسْـَٔلْ مَنْ
اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً
يُّعْبَدُوْنَ ﴿۴۵﴾ ع وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ
فَقَالَ اِنِّىْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۶﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ
مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا نُرِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ اِلَّا هِىَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا ۡ
وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ
لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ
الْعَذَابَ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِىْ قَوْمِهٖ قَالَ يٰقَوْمِ
اَلَيْسَ لِىْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِىْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۱﴾
اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِىْ هُوَ مَهِيْنٌ ۙ وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ ﴿۵۲﴾

اور جو اغماض کرتا ہے خدا کی یاد سے — ہم مقرر ایک شیطاں کرتے ہیں اُس کے لئے
ساتھ رہتا ہے وہ (ہر دم ہر گھڑی) اُس شخص کے ؃

روکتے رہتے ہیں[۵۱] وہ اُن کو خدا کی راہ سے — یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ہیں سیدھے رستے چل رہے ؃
وہ[۵۲] یہاں تک کہ ہمارے پاس جس دن آئے گا — (ہم نشیں ساتھی کو اپنے دیکھ کر) چلّائے گا
مشرق و مغرب کی دُوری مجھ میں تجھ میں ہوتی کاش! — (آدمی کا) کیا بُرا ساتھی ہے شیطاں (بدقماش) ؃
آج کے دن جبکہ تم ظالم ہو ثابت ہو چکے — تم کو ہو سکتا نہیں کچھ فائدہ اِس بات سے
ہو شریک اِس وقت تم سب قہر میں اللہ کے[۵۳] ؃

(اے پیمبر) پھر سُنا سکتے ہو تم بہروں کو کیا؟ — اور دکھا سکتے ہو کیا اندھوں کو سیدھا راستا ؟
اور اُنہیں، جو ہیں صریحاً گمرہی میں مُبتلا ؃ ؟

ہم اُٹھا بھی لیں اگر (دُنیا سے) تم کو (اے نبی) — پھر بھی بدلہ لینا، ہے اِن (کافروں) سے لازمی ؃
یا دکھا دیں ہم تمہیں، اِن سے جو وعدہ ہے کیا — ہم کو اِن پر ہر طرح حاصل ہے قدرت (برملا) ؃
وحی جو[۵۴] تم پر ہُوا، مضبوط اُسے پکڑے رہو — تم ہو سیدھے راستے پر (اے نبی) یاد رکھو ؃
ہے نصیحت تم کو (قرآں)، اور تمہاری قوم کو — اس کی بابت پوچھ گچھ تم (سب) سے ہوگی (دن رکھو) ؃
پوچھ دیکھو اُن سے، تم سے پہلے بھیجے جو نبی — ماسوا رحمٰن کے کیا ہم نے ٹھہرائے کبھی،
دوسرے معبود، اور جائز ہو اُن کی بندگی ؟ ؃

ہم نے دے کر معجزے موسیٰؑ کو بھیجا (بے ہراس) — جانبِ فرعون و سردارانِ (فرعونی) کے پاس ؃
اور کہا، میں دو جہاں کے ربّ کا ہوں بھیجا ہُوا ؃ — پھر جب اُن کے پاس لائے معجزے وہ (برملا)
تو اُڑانے وہ لگے اُن (معجزوں) کا مضحکا ؃

اور ہم اُن کو دکھاتے تھے جو کوئی معجزا — پہلے سے بڑھ چڑھ کے ہوتا تھا یقیناً دوسرا،
اور پھر اُن کو کیا ہم نے گرفتارِ بَلا — شاید (اب بھی) باز آ جائیں (یہ نخوت آشنا) ؃
بولے (موسیٰؑ سے) کہ اے ساحر! ترے اللہ نے — جو کیا ہے عہد تجھ سے، (زور پر اُس عہد کے)
کر ہمارے واسطے اللہ سے اپنے دُعا — راہ پر آ جائیں گے ہم، (ٹل گئی گر یہ بلا) ؃
دُور پھر جب ہم نے کر دی (اُن کے سر سے) وہ بلا — توڑ ڈالا عہد فوراً (ہو گئے سب بے وفا) ؃
یہ منادی پھر کرا دی قوم میں فرعون نے — کیا نہیں ہے بادشاہی مصر کی میرے لئے ؟
ہیں رواں نہریں جو یہ نیچے ہمارے محل کے — (کیا نہیں معلوم تم کو) کیا نہیں تم دیکھتے ؃ ؟
اُس سے میں بہتر ہی ہوں، جو ہے ذلیل اک آدمی — اور کر سکتا نہیں اچھی طرح جو بات[۵۵] بھی ؃

ع

[۵۱] شیاطین
[۵۲] یعنی وہ گناہ گار
[۵۳] یعنی جب شیاطین اور ان کے پیرو سب عذاب الٰہی میں گرفتار ہوں گے تو گناہگار خوش ہونگے کہ شیطانوں نے ہمیں عذاب میں ڈالا تو خود بھی وہ مبتلائے عذاب ہو گئے۔ مگر اس بات سے انہیں فائدہ کیا جبکہ وہ خود بھی گرفتارِ عذاب ہوں گے۔
[۵۴] یعنی قرآن مجید۔
[۵۵] حضرت موسیٰؑ کی زبان میں لکنت تھی اور وہ اچھی طرح بات نہیں کر سکتے تھے۔

فَلَوْلَآ اُلْقِيَ عَلَيْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ
مُقْتَرِنِيْنَ ۝۵۳ فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝۵۴
فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝۵۵ فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا
وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ۝۵۶ وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ
مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ۝۵۷ وَقَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ ؕ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا
جَدَلًا ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ۝۵۸ اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ
وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝۵۹ وَلَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓئِكَةً
فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ۝۶۰ وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا
وَاتَّبِعُوْنِ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝۶۱ وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ
لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝۶۲ وَلَمَّا جَآءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ
بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ ۚ فَاتَّقُوا
اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝۶۳ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا
صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝۶۴ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ
ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ۝۶۵ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ
تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۶۶ اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۭ بَعْضُهُمْ
لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ۝۶۷ يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ
وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۝۶۸ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا
مُسْلِمِيْنَ ۝۶۹ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ۝۷۰

(ہم سے بہتر ہے اگر تو جانبِ اللہ سے) کیوں نہ کچھ سونے کے کنگن اُس کے اوپر آ پڑے
یا پھر اُس کے ساتھ آجاتے فرشتوں کے پَرے ؛

(الغرض فرعون نے یوں) عقل کھو دی قوم کی آگئے کہنے میں اُسکے، تھے وہ فاسق (واقعی) ؛
جب ہمیں غصہ دلایا، ہم نے (بے چون و چرا) اُن سے بدلہ لے لیا، اور غرق سب کو کر دیا ؛
کر دیا ہم نے گیا گزرا انہیں (اس دہر سے) اور اک ضرب المثل آئندہ نسلوں کے لیئے ؛
جب بیاں اِن سے مثالِ ابنِ مریم کی گئی تو تمہاری قوم چیخی اور چلّانے لگی ؛
کہتے ہیں، بہتر ہیں وہ[1] یا یہ ہمارے دیوتا؟ پیش کرتے ہیں مثال (ایسی) کہ جھگڑا ہو (بپا)
بلکہ ہیں یہ لوگ جھگڑالو ہی (فتنہ آشنا) ؛

وہ بھی[1] اک بندہ ہے، ہم نے فضل ہے جس پر کیا اک نمونہ بہرِ فرزندانِ اسرائیل (تھا) ؛
پیدا کر دیتے فرشتے تم میں، گر ہم چاہتے وہ تمہارے جانشیں دنیا میں ہوتے (خیر سے) ؛
اور البتہ، ہیں عیسیٰؑ بھی قیامت کا نشاں[2] شک نہ آنے میں قیامت کے کرو تم (بیگماں)
اور کہا مانو مرا، یہ راستہ سیدھا ہے (ہاں) ؛

روک دے (اس راہ سے) شیطاں تمہیں، ایسا نہ ہو وہ تمہارا ہے کھلا دشمن (یقیں اِس پر کرو) ؛
اور جب عیسیٰؑ (یہاں پر) آئے لے کر معجزے بولے آیا ہوں تمہارے پاس (ربّ کے حکم سے)
لے کے دانائی کی باتیں، اور کرنے کو بیاں بعض باتیں، جن پہ جھگڑے ہیں تمہارے درمیاں،
پس ڈرو اللہ سے، مانو مرا کہنا (یہاں) ؛

بالیقیں اللہ، میرا اور تمہارا ہے خدا بندگی اُسکی کرو، بس یہ ہے سیدھا راستا ؛
اختلاف اُن[3] سے اُنہیں میں سے (بہت سوں نے) کیا سخت افسوس اُن پہ ہے جو لوگ ہیں اہلِ خطا
کیونکہ اک پُر درد دن ہوگا عذاب اُن پہ (بڑا) ؛

کیا قیامت ہی کے یہ سب منتظر ہیں (بدسیَر) کہ وہ برپا ہو اچانک اور نہ ہو اِنکو خبر ؛ ؟
روزِ حشر اک دوسرے کے ہونگے دشمن، دوست دار ہاں مگر (اُن کے علاوہ) جو رہے پرہیزگار ؛
(ہم کہیں گے) اے ہمارے بندو! (رکھو تم یقیں) آج تم کو خوف ہے کچھ اور نہ تم ہوگے حزیں ؛
یہ وہی ہیں، جن کو باتوں پر ہماری تھا یقیں جو مسلماں تھے، (انہیں اب کوئی بھی کھٹکا نہیں) ؛
(اور کہیں گے) خلد میں تم اور تمہاری بیویاں ساتھ عزت کے ہوں داخل (بہرِ عیشِ جاوداں)

ع ۵ / ۱۱
ع ۶ / ۱۲

[1] یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام
[2] احادیث سے ثابت ہے جب قیامت قریب ہوگی تو حضرت عیسیٰؑ دنیا میں پھر تشریف لائیں گے۔
[3] یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ ۚ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ
الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۚ ﴿۷۱﴾ وَتِلْكَ
الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۲﴾ لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ
مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۳﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۖ ﴿۷۴﴾
لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ۚ ﴿۷۵﴾ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا
هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷۶﴾ وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ
مّٰكِثُوْنَ ﴿۷۷﴾ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿۷۸﴾
اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ۚ ﴿۷۹﴾ اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ
سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ؕ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۸۰﴾ قُلْ اِنْ
كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۱﴾ سُبْحٰنَ رَبِّ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَذَرْهُمْ
يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۸۳﴾ وَهُوَ
الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۴﴾
وَتَبٰرَكَ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ وَعِنْدَهٗ عِلْمُ
السَّاعَةِ ۚ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۵﴾ وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ
دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَلَئِنْ
سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۙ ﴿۸۷﴾ وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ
هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ۘ ﴿۸۸﴾ فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ ؕ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾ ع

وقف لازم

سونے کے طشت اور پیالوں کا چلے گا اُن میں دَور — (الغرض) جس چیز کو بھی اُن کا جی چاہے گا، اور
جس سے آنکھیں ہونگی محظوظ اُنکی (بے رَیب و گماں) — ہو گی (وہ ہر ایک شے موجود) جنّت میں وہاں ؛
(مژدہ پھر دیں گے) یہاں رہنا ہے تم کو جاوداں ؛

یہ وہ جنّت ہے جو ہے میراث میں تم کو ملی — بدلے اُن کاموں کے جو (دنیا میں) کرتے تھے کبھی ؛
ہیں بکثرت میوے جنّت میں تمہارے واسطے — اُن میں سے کھاتے رہو (چُن چُن کے۔ لے لے کے مزے) ؛
بالیقیں جو مجرم (و خاطی) ہیں (شایانِ عتاب) — ہے ہمیشہ کے لئے اُن کو جہنّم میں عذاب ؛
جو کبھی ہلکا نہ ہو گا (نالہ و فریاد سے) — آس توڑے وہ رہیں گے اُس میں (رات اور دن) پڑے ؛
ظلم ہم نے تو نہیں اُن پر کیا (گستاخ تھے) — بلکہ وہ خود ظلم (اور نامنصفی) کرتے رہے ؛
اور پکاریں گے کہ اے مالک[1]، تمہارا کردگار — کام ہی کر دے تمام اپنا (کہ ہم ہوں رستگار)
وہ کہے گا تم کو رہنا ہے یُونہی (بحالِ زار) ؛

ہم تمہارے پاس (سچا دین) لائے (کافرو) — تم مگر حق بات سے چڑتے ہو (نامعقول ہو) ؛
کیا انہوں نے بات دل میں ٹھان رکھی ہے کوئی؟ — (تو سمجھ لیں) ہم نے بھی ہے بات کوئی ٹھان لی ؛
کیا سمجھتے ہیں کہ اُن کے بھید اور سرگوشیاں — ہم نہیں سُنتے (اور اِن کا حال ہم سے ہے نہاں)؟
ہاں، (یقیناً) سُنتے ہیں اُن میں جو کچھ مذکور ہیں) — لکھتے رہتے ہیں فرشتے، اُن پہ جو مامور ہیں ؛
اِن سے کہدو، ہو اگر رحمٰن کے بیٹا کوئی — تو میں سب سے پہلے ہوں اُس کا پجاری (واقعی) ؛
اُن (بُری) باتوں سے جو یہ لوگ کرتے ہیں بیاں — پاک ہے وہ، جو ہے معبودِ زمین و آسماں
اور جو ہے مالکِ عرشِ بریں (کون و مکاں) ؛

(اے پیمبر) چھوڑ دو اِن کو کہ یہ بکتے رہیں — اور یُونہی کھیلا کریں، حتّٰی کہ اُس دن سے ملیں
جس کا وعدہ کر چکے ہیں اِن سے ہم (قرآن میں) ؛

ہے وہی معبودِ افلاک اور معبودِ زمیں، — صاحبِ حکمت ہے اور آگاہ (سب سے بالیقیں) ؛
برکتوں والا ہے وہ، ہیں سلطنت میں اُسکی (ہاں) — یہ زمین و چرخ اور جو کچھ ہے اُنکے درمیاں،
ہے قیامت کا اُسی کو عِلم (اور واضح رہے) — لوٹ کر تم سب اُسی کی سمت (آخر) جاؤ گے ؛
اور سفارش کرنے کا اُن کو نہیں کچھ اختیار — یاد کرتے ہیں جنہیں اُسکے سوا یہ (بار بار)
ہاں مگر اُسکو، گواہی جس نے دی حق بات کی — اور پھر تصدیق بھی اُس کی (بہ ہر اسلوب) کی ؛
اور جو پوچھو اِن سے، کِس نے تم کو ہے پیدا کیا؟ — تو کہیں، اللّٰہ نے (پھر اُن سے پوچھو تو ذرا)
یہ کدھر بہکے چلے جاتے ہیں (دانستہ بھلا) ؟

[1] مالک ایک فرشتے کا نام ہے جو جہنم کا ناظم ہے۔

سُوْرَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ۚ ﴿۱﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا
مُنْذِرِيْنَ ﴿۳﴾ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ﴿۴﴾ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ۭ
اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿۵﴾ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶﴾
رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿۷﴾ لَآ
اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَاۗىِٕكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۸﴾
بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ﴿۹﴾ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَاۗءُ
بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۰﴾ يَّغْشَى النَّاسَ ۭ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۱﴾ رَبَّنَا
اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ
جَاۗءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ﴿۱۴﴾
اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَاۗىِٕدُوْنَ ﴿۱۵﴾ يَوْمَ نَبْطِشُ
الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ۚ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ
فِرْعَوْنَ وَجَاۗءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۷﴾ اَنْ اَدُّوْٓا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ ۭ
اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۸﴾ وَّاَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ ۚ اِنِّيْٓ اٰتِيْكُمْ
بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۹﴾ وَاِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ﴿۲۰﴾
وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِيْ فَاعْتَزِلُوْنِ ﴿۲۱﴾ فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ قَوْمٌ
مُّجْرِمُوْنَ ﴿۲۲﴾ فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ لَيْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۲۳﴾

وقف لازم
وقف لازم وقف لازم
الثلثۃ

سُورۂ دُخان (۴۴)

(یہ سُورۃ مکّہ معظمہ میں نازل ہوئی۔ اِس میں ۵۹ آیتیں اور ۳ رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں) جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں ؎

حٰمٓ ۞ اِس کتابِ (صاف و) واضح کی قسم (سچ جانیئے) اک[1] مبارک رات میں ہم نے اُتارا ہے اِسے

لوگوں کو اِس کے ذریعے ڈر سنانے کے لیئے ؎

کام جتنے ہوتے ہیں حکمت کے اور تدبیر کے تصفیہ پاتے ہیں اِس شب میں ہمارے حکم سے[2] ؎

ہم کو اک پیغامبر کا بھیجنا مقصود تھا ؎ یہ تمہارے ربّ کی رحمت تھی (یہ فضل اللہ کا)

سُننے والا جاننے والا وہی ہے (کبریا) ؎

مالکِ ارض و سما، اور جو ہے اُنکے درمیاں ہو اگر تم کو یقیں (تسلیم کر لو بے گماں) ؎

کوئی بھی معبود (فی الواقع) نہیں اُسکے سوا زندہ کرتا ہے وہی اور (پھر) وہی ہے مارتا

وہ تمہارا اور تمہارے اگلے آباء کا خدا ؎

بلکہ وہ تو کھیلتے ہیں (صرف) دھوکے میں پڑے ؎ (اے پیمبر) انتظار اُس دن کا کرنا چاہیئے[3]

جبکہ پیدا آسماں سے ہو صریحًا اک دھواں ؎ اور وہ سب لوگوں پر چھا جائے (بنکر آسماں)

یہ عذابِ دردناک ہے (یہ ہے قہرِ گراں) ؎

(دیکھ کر جس کو یہ منکر بھی کریں گے التجا) ٹال دے ہم پر سے یہ آفت ہمارے ربّ (ذرا)

تجھ پہ ہم ایمان لاتے ہیں (کہ ہاں تو ہے خدا) ؎

(اس دھوئیں سے) کیا نصیحت اُن کو ہونی ہے بھلا (جبکہ) انکے پاس بیشک اِک پیمبر آچکا

بالوضاحت جس نے (احکامِ خدا) سمجھا دیئے ؎ پھر بھی یہ (کفّارِ مکّہ) اُس سے منہ موڑے رہے

اور سکھایا (یا پڑھایا) باؤلا کہنے لگے[4] ؎ ہم ہٹائے لیتے ہیں یہ قہر کچھ دن کے لیئے

تم مگر کرنے لگو گے پھر وہی، (جو کرتے تھے) ؎

(لیں گے بدلہ تم سے) پکڑیں گے پکڑ جس دن بڑی ہم ہیں (بدلہ دینے والے) بدلہ لینے والے بھی ؎

آزمایا اِن سے پہلے قوم کو فرعون کی اُن کے پاس آئے بڑے درجے کے (موسٰیؑ) اک نبی ؎

اور کہا، کردو حوالے حق کے[5] بندوں کو (اِدھر) میں تمہارے پاس آیا ہوں رسولِ معتبر ؎

سرکشی ہرگز روا رکھو نہ ساتھ اللہ کے میں دلیلِ صاف لایا ہوں، تمہارے سامنے ؎

اور میں اِس سے کہ تم کردو گے مجھ کو سنگسار مانگتا ہوں اب پناہِ (ربِّ عالم بار بار)

جو ہے میرا ربّ، تمہارا بھی جو ہے پروردگار ؎

---

[1] مراد ہے شب قدر ہے جو باتفاقِ جمہور رمضان المبارک کی ستائیسویں شب ہوتی ہے۔

[2] یعنی سالانہ نظامِ عالم کے متعلق احکامِ الٰہی فرشتوں کو پہنچتے ہیں۔

[3] قیامت کے قریب عدن میں آگ لگے گی اور وہ اس قدر شدید ہوگی کہ اس کا دھواں تمام دنیا میں پھیل جائے گا۔

[4] یعنی کہنے لگے یہ شخص تو کسی کا سکھایا پڑھایا ہوا دیوانہ ہے۔

[5] یعنی بنی اسرائیل کو۔

[6] یعنی میں بنی اسرائیل کو لے جاؤں اور تم میرا راستہ نہ روکو۔

وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ۭ اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۴﴾ كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ
وَّعُيُوْنٍ ﴿۲۵﴾ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿۲۶﴾ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ﴿۲۷﴾
كَذٰلِكَ ۣ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿۲۸﴾ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاۗءُ وَالْاَرْضُ
وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ مِنَ الْعَذَابِ
الْمُهِيْنِ ﴿۳۰﴾ مِنْ فِرْعَوْنَ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَلَقَدِ
اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰي عِلْمٍ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰۗـؤٌا
مُّبِيْنٌ ﴿۳۳﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۳۴﴾ اِنْ هِىَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ
بِمُنْشَرِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَاْتُوْا بِاٰبَاۗىِٕنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۶﴾ اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۙ
وَّالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ اَهْلَكْنٰهُمْ ۡ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۳۷﴾ وَمَا خَلَقْنَا
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿۳۸﴾ مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ
اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۰﴾ يَوْمَ لَا
يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْـــًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ
اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۴۲﴾ اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ﴿۴۳﴾ طَعَامُ الْاَثِيْمِ ﴿۴۴﴾
كَالْمُهْلِ ڔ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ﴿۴۵﴾ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ﴿۴۶﴾ خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى
سَوَاۗءِ الْجَحِيْمِ ﴿۴۷﴾ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ﴿۴۸﴾ ذُقْ ڐ
اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ﴿۴۹﴾ اِنَّ ھٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ اِنَّ
الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ﴿۵۱﴾ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۵۲﴾ يَّلْبَسُوْنَ مِنْ
سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۵۳﴾ كَذٰلِكَ ۣ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿۵۴﴾

چھوڑ کر (اپنی جگہ) ٹھہرا ہوا دریا (یہیں) پار ہو جانا — کہ ڈوبیں گے یہ لشکر (شک نہیں) ؛
کتنے باغ اور کتنی نہریں اور کتنی کھیتیاں کتنے ساماں عیش کے اور کس قدر عمدہ مکاں
یہ مزے جن میں اتراتے تھے (بالآخر) چھوڑ کے (مر گئے، غارت ہوئے، برباد بالکل ہو گئے) ؛
(ٹھیک ہے یہ واقعہ) ایسا ہی اور یونہی ہوا اور ہم نے دوسروں کو وارث اُن کا کر دیا ؛
پھر زمیں ہی اُن پہ روئی اور نہ رویا آسماں اور نہ مہلت (توبہ کرنے کی) ملی اُس کو وہاں ؛
ہم نے اسرائیلیوں کو یوں بچایا (دیکھیے) (سخت) ذلّت کی مصیبت سے (وہ تھے جس میں پڑے) ؛
(جو پڑی تھی اُن کے سر پہ غلبہ) فرعون سے وہ بڑا سرکش تھا، حد سے بڑھ گیا تھا (جان کے) ؛
ہم نے دانستہ فضیلت اُن کو دنیا بھر پہ دی ؛ اور نشاں[1] ایسے کہ جن میں آزمائش تھی کھلی ؛
یہ تو کہتے ہیں کہ ؛ مرنا ہے ہمیں پہلی ہی بار پھر ہمیں اٹھنا نہیں ہے (ہے یہی انجامِ کار) ؛
(اور کہتے ہیں اگر سچے ہیں دعوے حشر کے) لے تو آؤ باپ دادا کو ہمارے سامنے !
یہ بھلا بہتر ہیں، یا تبعؔ[2] کی قوم بہتریں اور وہ قومیں جو ان سے پہلے دنیا میں ہوئیں ؟
ہم نے اُنکو کر دیا غارت، وہ نافرمان تھیں ؛

یہ زمین اور آسماں، اور اُن میں ہے جو چیز بھی کھیل تو ہم نے بنایا ہے نہیں اِن کو (کوئی) ؛
مصلحت سے اور برحق اِن کو ہے پیدا کیا لیکن اکثر لوگ ہیں (اِس راز سے) ناآشنا ؛
فیصلے کا دن ہے سب کے وعدے کا دن بالیقیں ؛ دوست کے دوست آئے کام اُس دن، یہ ممکن ہی نہیں
اور نہ لوگوں کی طرف سے اُنکو پہنچے گی مدد ؛ ہاں مگر جس پر کرے گا رحم اللہ (الصمد)،
ہے وہ بیشک مہرباں اور غالب (ہر نیک و بد) ؛

ہے زقوم کا پیڑ کھانا کافروں کا بالیقیں ؛ جیسے ہو پگھلا ہوا تانبا، (بڑا سوز آفریں)
کھولتے پانی کی صورت پیٹ میں ہے کھولتا ؛ (حکم ہم دیں گے فرشتوں کو کہ اب ہے دیر کیا)
اِسکو پکڑو اور گھسیٹو (اور لے جاؤ) ابھی (دُور) بیچوں بیچ دوزخ کے (کہ یہ ہے دوزخی)
جلتا پانی ڈال دو سر پر اُسے دو یہ سزا ؛ (پھر کہیں گے اس سے ہم) چکھ (نارِ دوزخ کا مزا)
تو ہی تو ہے جو معزز اور مکرم تھا بڑا ؛ !
یہ وہی (دوزخ) ہے جس میں تم کو شک تھا (جہل سے) ؛ متقی ہوں گے مقامِ امن میں (فردوس کے) ؛
باغوں میں اور چشموں میں (بے فکر و بے خوف و ہراس) پہنے ہوں گے ریشمی باریک اور موٹے لباس
بیٹھے ہوں گے سامنے اک دوسرے کے (آس پاس) ؛
حوروں کو جوڑا بنائیں گے ہم اُن کا (واقعی) (گوری گوری جنکی صورت) ہو گی (اور) آنکھیں بڑی ؛

[1] یعنی من و سلویٰ وغیرہ
[2] تبعؔ بادشاہِ یمن کا خطاب تھا جیسے مصر کے بادشاہ فرعون کہلاتے تھے اس قوم کا ایک طبقہ ارضِ سبا میں حکمراں تھا دوسرا طبقہ حضرموت میں حارث رائش نے دونوں ملک فتح کر لیے اور ہر قوم نے اس کا اتباع کیا اس لیے اس بادشاہ کا لقب تبعؔ ہو گیا سلطنتِ تبعؔ کی ابتدا ۱۱۵ ق۔م میں ہوئی اور ۵۲۵ء میں ختم ہو گئی۔ اس طرح کل چھبیس ۲۶ تبابعہ نے حکمرانی کی۔

ع ۱۶ ۱۴ ۱
ع ۱۳ ۱۵ ۲

يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾ۙ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ
اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ وَوَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۵۶﴾ۙ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ؕ
ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۵۷﴾ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾
فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ﴿۵۹﴾ ع

سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ اِنَّ فِى
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳﴾ؕ وَفِىْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ
مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾ۙ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ
اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا
وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۵﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا
عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ فَبِاَىِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۶﴾ وَيْلٌ
لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿۷﴾ۙ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا
كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۸﴾ وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْئَا
اتَّخَذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۹﴾ؕ مِنْ وَّرَآئِهِمْ
جَهَنَّمُ ۚ وَلَا يُغْنِىْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْئًا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰﴾ؕ هٰذَا هُدًى ۚ
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ﴿۱۱﴾ ع

پھر منگائیں گے وہاں میوے وہ ہر اک قسم کے — اور اطمینان سے (پھر لطف لے کر کھائیں گے) ؀

موت پہلی مرتبہ جو آچکی (وہ آچکی) — اب وہاں چکھنی نہیں ہے اُن کو (تلخی) موت (کی)،

قہرِ دوزخ سے انہیں محفوظ رکھے گا (خدا)، — (اے پیمبر) یہ تمہارے ربّ کا ہے فضل (و عطا)،

کامیابی ہے یہی (اُن لوگوں کی) سب سے بڑی ؀ — ہم نے یہ (قرآں) تمہاری ہی زبان میں (اے نبی)

کر دیا آساں، کہ وہ اس سے سبق لیں (بار بار) — منتظر تم بھی رہو، اُنکو بھی ہے (کچھ) انتظار ؀

(۴۵) سُورۂ جاثیہ

(یہ سورۃ مکّہ معظمہ میں نازل ہوئی۔ اِس میں ۳۷ آیتیں اور چار رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں) — جو بڑا ہی رحم والا ہے، نہایت مہرباں ؀

حٰمٓ ؀ ہے نزول اللہ کی جانب سے اِس قرآن کا — جو زبردست اور ذی حکمت ہے (ربِّ دوسرا) ؀

اہلِ ایماں کے لیئے بے شک و شبہ (و بیگماں) — ہیں بہت ارض و سما میں (اُسکی قدرت کے) نشاں ؀

اور تمہارے پیدا کرنے میں بھی (اے جنّ و بشر) — اور اُن میں بھی جو ہیں پھیلے ہوئے یہ جانور

بہرِ اربابِ یقیں آثار ہیں کچھ (جلوہ گر) ؀ — رات دن کے اختلاف، اور جو خدا نے (سربسر)

رزق اُتارا آسماں سے (جیسے پانی اور غذا) — اور پھر اُس سے زمینِ (مُردہ) کو زندہ کیا

اور ہواؤں کے بدلنے میں بھی (بے ریب و گماں) — ہیں برائے اہلِ دانش (اُسکی قدرت کے) نشاں ؀

(اے پیمبر) یہ ہماری آیتیں ہیں (مُنجلی) — جن کو پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں تمہیں ہم واقعی

پھر خدا کو اور اُسکی آیتوں کو چھوڑ کر — بات آخر کونسی مانیں گے یہ (اربابِ شر) ؀؟

ہے خرابی جھوٹے نافرمان لوگوں کے لیئے ؀ — جب خدا کی آیتیں پڑھتے ہیں اُس کے سامنے

سُنتا ہے اور پھر تکبّر سے ہے اَڑتا (کفر پر) — گویا کہ اُس نے سُنا ہی کچھ نہیں، (رہے بے خبر)

مژدہ دو اُسکو عذابِ درد آگیں کا (نبی) ؀ — (ایسے نالائق کی الصافاً سزا بھی ہے یہی)

جب ہماری آیتوں کی کچھ بھی پاتا ہے خبر — تو ہنسی اُن کی اُڑاتا ہے (یہ کافر جان کر)

ایسوں ہی کو ہوگا ذلّت کا عذابِ (سخت تر) ؀

آگے (چل کر "آتش) دوزخ ہے اِن کے واسطے — جو عمل کرتے رہے، اُن کے نہ کچھ کام آئیں گے

اور نہ وہ حامی سمجھتے تھے جنہیں غیر از خدا، — اور (روزِ حشر) ہونا ہے عذاب اُن کو بڑا ؀

ہے یہ (قرآں) اک ہدایت (آدمی کے واسطے) — اور جو آیات سے اللہ کی مُنکر ہوئے

ہے بلا کا اک عذابِ دردناک اُن کے لیئے ؀

اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ
فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾ قُلْ
لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًۢا بِمَا
كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ثُمَّ
اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ
وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ
بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْيًۢا
بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۷﴾
ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ
لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸﴾ اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ
بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹﴾ هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى
وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ
نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ؕ
سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۲۱﴾ ع وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى
كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾ اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ
اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى
بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۳﴾

ہے وہی اللہ، (اے لوگو وہی تو ہے خدا) — ہے سمندر کو تمہارے بس میں جس نے کر دیا
تا چلیں اُس میں سفینے (اُس) خدا کے حکم سے — اور تم اُس کا فضل ڈھونڈو (اپنی روزی کے لیئے)
اور کرو شکر اُس کا تاکہ (اُس کا احساں مان کے) ؛

اور زمیں یا آسمانوں میں ہے جو کچھ (برملا) — سب کو قدرت سے تمہارا ہے مسخّر[1] کر دیا،
بیشک اِن (باتوں) میں ہیں (قدرت کے) بہتیرے نشاں — لیکن اُن کے واسطے جو فکر کرتے ہیں (یہاں) ؛
اہلِ ایماں سے یہ کہدو، درگزر اُن سے کریں — کارناموں[2] سے خدا کے نا اُمیدی ہے جنہیں
(اور خدا پر چھوڑ دیں اِن کی جزا اِن کی سزا) — تا خدا اِن کے کیئے کا اِنکو (خود) دے دے صلا ؛
جو عمل کرتا ہے اچھے، ہیں وہ اُس کے ہی لیئے — جو بُرا کرتا ہے، اپنے حق میں کرتا ہے (دلے)
لَوٹ کر جانا ہے سب کو سامنے اللہ کے ؛

ہم نے اسرائیلیوں کو دی کتاب[3] اور سلطنت — اور (پھر) پیغمبری بھی اُن کو کر دی مرحمت
اُن کے کھانے کو دیں ستھری ستھری چیزیں (بیشتر) — اور فوقیت اُنہیں دی دَہر کے افراد پر ؛
دین کے احکام بھی اِن کو بتلائے صاف صاف — پھر اُنہوں نے جو کیا آپس میں پیدا اختلاف
تو فقط آپس کی ضد سے اور بعدِ آگہی، — اور تمہارا ربّ کرے گا فیصلہ بےشک (نبی)
ایسی باتوں کا، ہے جن میں اختلاف باہمی ؛

پھر تمہیں اِک راہِ دیں پہ ہے لگایا (اے نبی) — تم اُسی کی پیروی کرتے رہو (بس دائمی)
اور اُن کی خواہشوں پر تم نہ (اِحیاناً) چلو — جو ہیں بے علم اور ناداں (اُن سے برگشتہ رہو)
کچھ نہ آئیں گے تمہارے کام ربّ کے سامنے، — ہیں یہ نافرماں رفیق اِک دوسرے کے (دیکھیئے)
اور خدا ہے دوست اُن کا، متقی جو ہو گئے ؛

عقل کی باتیں ہیں اِس (قرآن) میں لوگوں کیلئے — اور ہدایت اور کرم اہلِ یقیں کے واسطے ؛
کیا سمجھتے ہیں یہ بدکردار (اپنے زعم میں) — کر دینگے (اُن نیک بندوں) کے برابر ہم اِنہیں؟
لائے جو ایماں، اچھے کام بھی کرتے رہے — زندگی اور موت اُنکی ہو برابر اِن ہی کے[4]
کیا بُرے دعوے ہیں جو یہ (بدیقیں) ہیں کر رہے ؛

اور زمین و آسماں اللہ نے پیدا کیئے — (بر بنائے مصلحت)، جیسا کہ ہونا چاہیئے،
تاکہ بدلہ پائے ہر اِک شخص اپنے کام[5] کا — اور لوگوں پر نہ ہوگا کوئی ظلم (ناروا) ؛
دیکھو تو، جو خواہشوں کو اپنا سمجھے حکمراں — عِلم ہوتے ساتے بھٹکا دے جسے ربِّ جہاں
اور لگا دے مہر (اپنی) اُسکے گوش و قلب پر؟ — اور پردہ ڈال دے آنکھوں پر اُسکی (سر بسر)

[1] یعنی سورج، چاند، تارے، فرشتے، ابر و ہوا، جانور، دریا، پہاڑ غرض کہ آسمان و زمین میں جو کچھ ہے وہ سب انسان کے لیئے کارآمد ہے اور اسی کے لیئے بنایا گیا ہے۔
[2] "ایام اللہ" کا اصطلاحی اور مفہومی ترجمہ "کارناموں" سے بہتر نہیں ہو سکتا "اللہ کے دن" وہی دن ہو سکتے ہیں جن دنوں میں کوئی بڑا انقلاب دنیا میں رونما ہوا ہو جیسے طوفانِ نوح وغیرہ۔
[3] یعنی توریت۔
[4] یعنی مومنین کی زندگی اور موت کی طرح اِن کی زندگی اور موت بھی خوشگوار ہو جائے
[5] زمین و آسمان اور جو کچھ اِن میں ہے وہ سب کچھ انسان ہی کیلئے پیدا کیا گیا ہے۔ اور دنیا کی چیزوں میں تمتع و تصرف کی وجہ سے وہ ایک حد تک فاعلِ مختار بھی ہے اور اس لیئے اپنے اعمال کا خدا کے سامنے جواب دہ ہے۔

وَقَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ ۚ
وَمَا لَهُم بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ﴿٢٤﴾ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ
آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ إِلَّا أَن قَالُوا ائْتُوا بِآبَائِنَا إِن كُنتُمْ
صَادِقِينَ ﴿٢٥﴾ قُلِ اللَّهُ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ
الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٦﴾ وَلِلَّهِ مُلْكُ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَخْسَرُ الْمُبْطِلُونَ ﴿٢٧﴾
وَتَرَىٰ كُلَّ أُمَّةٍ جَاثِيَةً ۚ كُلُّ أُمَّةٍ تُدْعَىٰ إِلَىٰ كِتَابِهَا الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا
كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٢٨﴾ هَٰذَا كِتَابُنَا يَنطِقُ عَلَيْكُم بِالْحَقِّ ۚ إِنَّا كُنَّا نَسْتَنسِخُ مَا
كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٢٩﴾ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ
فِي رَحْمَتِهِ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِينُ ﴿٣٠﴾ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا أَفَلَمْ تَكُنْ آيَاتِي
تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِينَ ﴿٣١﴾ وَإِذَا قِيلَ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ
حَقٌّ وَالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيهَا قُلْتُم مَّا نَدْرِي مَا السَّاعَةُ إِن نَّظُنُّ إِلَّا ظَنًّا
وَمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِينَ ﴿٣٢﴾ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ
يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٣٣﴾ وَقِيلَ الْيَوْمَ نَنسَاكُمْ كَمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا وَمَأْوَاكُمُ
النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن نَّاصِرِينَ ﴿٣٤﴾ ذَٰلِكُم بِأَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا وَغَرَّتْكُمُ
الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُونَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ﴿٣٥﴾ فَلِلَّهِ الْحَمْدُ
رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَرَبِّ الْأَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٣٦﴾ وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ فِي
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٣٧﴾

کہتے ہیں، ہے صرف دنیا تک ہماری زندگی　ہم یہیں بس مرتے جیتے ہیں (حقیقت ہے یہی)
اور ہمیں (دَورِ) زمانہ مارتا ہے (بالیقیں[1])　لیکن ان کو اِسکی (تحقیقی) خبر کچھ بھی نہیں
اٹکلیں دَوڑاتے رہتے ہیں یونہی (یہ نکتہ چیں) ۞
جب سناتے ہو ہماری آیتیں اِن کو کھُلی　تو نہیں ہوتی دلیل اِن کی کوئی، لیکن یہی،
کہتے ہیں تم ہو اگر سچّے تو اب پھر ہے دیر کیا)　باپ دادوں کو ہمارے زندہ کر لاؤ (ذرا) ۞
اِن سے کہہ دو تم کو لوگو زندہ رکھتا ہے خدا　پھر وہی (وقتِ معیّن پر) ہے تم کو مارتا
پھر قیامت میں کرے گا جمع تم کو بالیقیں　لیکن اکثر (اِس حقیقت کو) سمجھتے ہی نہیں ۞
ہے زمین و آسماں میں سلطنت اللہ کی　اور جس دن ہو گی برپا (وہ) قیامت (واقعی)
اُس دن اِن جھٹلانے والوں کی خرابی آئے گی ۞
تم وہ زانو، دیکھو گے ہر فرقے کو بیٹھا ہوا　دیکھنے فردِ عمل، سب کو بلایا جائے گا
(پھر کہا جائے گا) جو اعمال تم کرتے رہے　آج تم اُن کا عوض (اپنے خدا سے) پاؤ گے ۞
یہ ہماری ہے کتاب، اور تم پہ ہے حق بولتی　تم جو کچھ کرتے تھے، ہم لکھواتے جاتے تھے وہی ۞
پس جو ایماں لائے اور پھر کام بھی اچھے کئے[2]　اپنی رحمت میں خدا لے لے گا اُن کو (خیر سے)
اک صریحی کامیابی ہے یہ اُن کے واسطے ۞
اور جو منکر تھے، (اُن لوگوں سے پوچھا جائے گا)　آیتیں میری، نہ جاتی تھیں سُنائی تم کو کیا؟
(ہاں سنائی جاتی تھیں) لیکن کیا تم نے غرور　تم تھے نافرمان، (اب اِسکی سزا بھگتو ضرور) ۞
جب کہا جاتا تھا، وعدہ ٹھیک ہے اللہ کا　اور آنے میں قیامت کے نہیں ہے شک ذرا،
کہتے تھے تم، ہم سمجھتے ہی نہیں، ہے حشر کیا؟　ہاں گزرتا ہے یونہی سا کچھ ہمیں تو واہمہ،
اور یقیں ہوتا نہیں ہم کو (کہ وہ ہو گا بپا) ۞
اُن پہ کھل جائیں گی بدیاں اِنکے سب اعمال کی　وہ عذاب اِن پر پڑے گا جسکی کرتے تھے ہنسی ۞
(حکم ہو گا) جس طرح یہ دن دیا تم نے بھُلا　آج ہم ویسے ہی تم کو بھی بھُلا دیں گے (بھلا)،
اب تمہارا ہے جہنم میں ٹھکانہ (جاوداں)　اور تمہارا حامی و ناصر نہیں کوئی (یہاں) ۞
کیونکہ آیاتِ خدا کی تم اُڑاتے تھے ہنسی،　تم کو دھوکا دے رہی تھی وہ حیاتِ دُنیوی،
آج دوزخ سے نہ وہ ہرگز نکالے جائیں گے　اور نہ توبہ ہی طلب کی جائے گی (کفّار) سے
خوبیاں جتنی بھی ہیں وہ سب ہیں شایانِ خدا　جو ہے ربِ ارض و سما کا اور ربِ کونین کا ۞
آسمانوں اور زمیں میں کبریائی اُس کی ہے،　ہے زبردست اور ذی حکمت، (خدائی اُسکی ہے) ۞

ع ۳ (۵) ۱۹

ع ۴ (۲۰) ۱۱

[1] دہریوں کا نظریہ ہے کہ دنیا کی تمام چیزیں مادّی قوتوں کے امتزاج سے جس طرح ایک خاص وقت پر پیدا ہوئی ہیں اسی طرح ان قوتوں کے زوال سے ایک خاص وقت پر فنا بھی ہو جاتی ہیں، یہاں اس نظریے کی طرف اشارہ ہے، حالانکہ یہ نظریہ زمانۂ نزولِ قرآن کے بعد قائم ہوا ہے

[2] قرآنِ مجید میں ہر جگہ "وَالَّذِينَ آمَنُوا" کے ساتھ "وعملوا الصلحت" کی شرط بھی ہے یعنی خدا پر صرف ایمان لے آنا ذریعۂ نجات و موجبِ ثواب نہیں ہے بلکہ ایمان لانے کے ساتھ نیک اعمال کی بھی ضرورت ہے، مثلاً روزہ، نماز، حج، زکوٰۃ، جہاد، پرہیزگاری، خوفِ الٰہی اور حقوق العباد کا پاس و لحاظ وغیرہ وغیرہ۔

الجزء ۲۶

سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ۝۱ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝۲ مَا خَلَقْنَا
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ۝۳ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي
السَّمٰوٰتِ ؕ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ
كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۴ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ
غٰفِلُوْنَ ۝۵ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا
بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝۶ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۷ ؕ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ
قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا
تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝۸
قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ؕ
اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۹ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ
كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۱۰ ع

ع ۱

سُورۂ احقاف (۴۶)

یہ سُورۃ مکّہ معظمہ میں نازل ہُوئی اِسمیں ۳۵ آیتیں اور ۴ رکوع ہیں

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)
جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں ؞

حٰمٓ ؞ (یہ) صحیفہ ہے خدا کی سمت سے نازل ہُوا — جو زبردست اور ذی حکمت ہے (ربِّ دوسرا) ؞
یہ زمین و چرخ اور جو کچھ ہے اِنمیں (خیر سے) — ہم نے ٹھیک اور مصلحت کے ساتھ ہیں پیدا کیئے
(اور وہ بھی) ایک وقتِ خاص تک کے واسطے — اور جو مُنکر ہیں، وہ رُو گرداں ہیں ہر اُس چیز سے
ہم ڈراتے ہیں انھیں جس کے ذریعے (دیکھیئے) ؞

(اے پیمبر) یوں کہو اِن سے دکھاؤ تو ذرا — تم پُکارا کرتے ہو جن کو خدا کے ماسوا
اِس زمیں پر کیا بنایا ہے اُنھوں نے ہے وہ کیا؟ — (اک نظر) مجھ کو دکھاؤ تو سہی (دیکھوں ذرا)
آسمانوں (کے بنانے) میں ہے شرکت اُن کی کیا؟ — ہو اگر سچّے، صحیفہ کوئی اِس سے پہلے کا،
لاؤ میرے پاس، یا علمی روایت ہو کوئی — (تو کرو تم پیش میرے سامنے وہ واقعی) ؞
اُس سے بڑھ کر کون ہے گمرہ، جو خالق کے سِوا — ایسے (دلیوں) کو پُکارے، جو کہ تا روزِ جزا
سُن نہیں سکتے پُکار اُس کی (ہوں پتھر یا شجر) — (سُننا کیسا) جو دُعا سے بھی ہیں اُنکی بے خبر ؞
اور جب (محشر میں) ہو کر جمع یہ لوگ آئینگے — (جھوٹے معبود اُلٹے) دشمن اِن کے ہی ہو جائینگے
مُنکر اِن کے پُوجنے سے ہونگے (یہ پچھتائیں گے) ؞

جب سُنائی جاتی ہیں واضح ہماری آیتیں، — سچّی بات اِن تک پہنچتی ہے، تو مُنکر (زعم میں)
کہتے ہیں یہ تو کھُلا جادو ہیں (کیا مانیں نہیں) ؞

کیا یہ کہتے ہیں کہ ہے (قرآں) تم نے خود ہی گھڑ لیا — اِن سے کہدو میں نے گر (قرآن) ہو خود ہی گھڑا
تم نہیں کر سکتے پیشِ رب مرا کچھ بھی بھلا[1] — تم جو باتیں کر رہے ہو، اُن سے واقف ہے خدا
شاہد کافی ہے وہ، میرے تمھارے درمیاں — اور وہی ہے بخشنے والا (خدا ئے) مہرباں ؞
اِن سے کہہ دو، میں انوکھا تو رسول آیا نہیں[2] — کیا ہو میرے اور تمھارے ساتھ، علم اِس کا نہیں
میں اُسی پر چلتا ہوں، مجھ پر جو آتی ہے وحی — ڈر سُنانا کھول کر[3] ہے کام میرا بس یہی ؞
(اے پیمبر) اِن سے یہ کہدو کہ دیکھو تو بھلا — ہے اگر قرآں، خدا کی سمت سے نازل ہوا ق
اور تم مُنکر رہے ہو اُس سے (تو ہے انجام کیا)؟ — گو اِک[4] اسرائیلی شاہد ہے گواہی دے چکا
ایک ایسے ہی صحیفے کی، (یہ تم ہو جانتے) — اور وہ ایماں بھی لے آیا، تم اکڑتے ہی رہے

[1] یعنی اگر قرآن میں نے خود بنا لیا ہے تو اس کا نتیجہ بھی میں خود ہی بھگتوں گا۔ تم تو خدا کے سامنے میرے کام آ نہیں سکتے

[2] یعنی مجھ سے پہلے بھی بہت سے رسُول آ چکے ہیں

[3] یعنی صاف صاف لفظوں میں عذابِ خدا سے ڈرانا۔

[4] مکہ معظمہ میں کوئی یہودی عالم آیا تھا اُس سے کفارِ مکہ نے قرآن و رسول کے متعلق دریافت کیا تو اس نے کہا کہ ایک رسُول اور ایک کتاب کا ورود و نزول اس شہر سے یقینی ہے اور یہ کتاب اور رسول وہی معلوم ہوتا ہے میں اس پر ایمان لاتا ہوں۔ بعض کہتے ہیں کہ اس گواہ سے مراد حضرت عبداللہ بن سلام صحابی ہیں۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَاۤ اِلَيْهِ ؕ
وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَاۤ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ﴿۱۱﴾ وَمِنْ قَبْلِهٖ
كِتٰبُ مُوْسٰۤى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا
لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖۗ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا
رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۳﴾
اُولٰۤئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾
وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ؕ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ
كُرْهًا ؕ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ
اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْۤ اَنْعَمْتَ
عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ
ذُرِّيَّتِيْ ؕ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰۤئِكَ الَّذِيْنَ
نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْۤ اَصْحٰبِ
الْجَنَّةِ ؕ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِيْ قَالَ
لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَاۤ اَتَعِدٰنِنِيْۤ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ
قَبْلِيْ ۚ وَهُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ ۖۗ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚۖ فَيَقُوْلُ
مَا هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۷﴾ اُولٰۤئِكَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْۤ
اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۱۸﴾
وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾

کہتے ہیں مُنکر مسلمانوں کی نسبت (بے خبر) ہوتا بہتر (دینِ اسلام اور دینوں سے) اگر
ہم سے پہلے (یُوں) نہ (عامی) اُسکی جانب دَوڑتے اور نہ جب اِن کو ہدایت مِل سکی قرآن سے
تو کہیں گے یہ قدیمی جھُوٹ ہے (ہم سُن چکے) ؛
آ چُکی ہے اِس سے پہلے گو کہ موسیٰؑ کی کِتاب پیشوا (جو دِین کی تھی) اور رحمت (اِنتساب)
اور یہ قرآن ہے تصدیق اُس کی (برملا) جو زباں میں ہے عرب کی (عرش سے نازل ہوا)
تا ڈرائے سرکشوں کو (قہر سے) اللہ کے اور جو نیکوکار ہیں مژدہ اُنھیں (رحمت کا) دے ؛
ہے کہتے ہیں جو لوگ بے شک رب ہمارا ہے خدا اور پھر ثابت قدم رہتے ہیں اس پر (برملا)
تو نہیں کچھ خوف اُنھیں اور وہ نہ ہونگے غمزدا ؛
جنّتی ہیں یہ کہ جنّت میں رہیں گے جاوداں یہ صِلہ اعمال کا ہے اُن کے (بے ریب و گُماں) ؛
ہم نے کی تاکید اِنساں کو سلوکِ نیک کی اپنے ماں اور باپ کے ساتھ (ہے یہ امرِ دائمی)
ماں نے رکھا پیٹ میں مشکل سے مشکل سے جنا اُس کا رہنا پیٹ میں، پھر دُودھ (ماں کا) چھوڑنا
تیس لگتے ہیں مہینے (جب یہ ہوتا ہے تمام) پُوری قوّت کو پہنچتا ہے وہ پھر جب (لاکلام)
چہل سالہ عمر کو پھر جب پہنچتا ہے وہی کہتا ہے یارب مجھے توفیق دے اس بات کی
تُونے جو احساں کیئے ہیں مجھ پر اور ماں باپ پر شکر ادا اُن کا کروں میں (ہر گھڑی شام و سحر)
اور کروں اچھے عمل، جن سے کہ تو راضی رہے اور مجھے اولاد بھی (اے میرے خالق) نیک دے
میں ہُوا مائل تری جانب (گنہگاروں میں ہوں) میں مسلماں (یعنی تیرے حکم برداروں میں) ہوں ؛
یہ وہ ہیں ہم جن کے نیک اعمال کرتے ہیں قبول درگزر کرتے ہیں سب ان کی خطائیں (اور بھُول)
جنّتی لوگوں میں، اور ان سے جو سچّا وعدہ تھا بالکل اُس کے ہی مطابق (اِنکو مِلنا ہے صِلا) ؛
(ہاں مگر) جس شخص نے ماں باپ سے اپنے کہا تم سے میں بیزار ہوں، دھوکا مجھے دیتے ہو کیا ؛
یہ کہ میں پھر (قبر سے اپنی) نِکالا جاؤں گا اُمتیں گو مجھ سے پہلے گُزری ہیں بے انتہا
(اور اُن میں سے کوئی مر کر نہیں زندہ ہُوا) اور خُدا سے کرتے ہیں ماں باپ فریاد (و بُکا)
(بیٹے سے کہتے ہیں) تیرا جائے ناس (اے بچیا) ہے خدا کا وعدہ سچّا، اُس پہ تُو ایمان لا،
تو وہ کہتا ہے، فسانے ہیں یہ اگلوں کے (سُنا) ؛
یہ وہی ہیں جن پہ ثابت ہو چُکا قولِ (عذاب) ساتھ اُن کے اُمتیں گزری جو پہلے (بے حساب)
اِن سے پہلے، جن میں تھے جنّات اور اِنساں بھی تھے شک نہیں اس میں کہ وہ (سب لوگ) ٹوٹے میں رہے ؛
اور عمل ہی کے مطابق، درجے ہیں سب کے لیئے[1] تا خدا بدلہ اُنہیں اعمال کا بھرپُور دے
اور ظلم اُن پر (کسی عنواں) نہ ہو (دن حشر کے) ؛

ا یعنی اہلِ دوزخ اور اہلِ جنّت کے اعمال کے مطابق ان کے درجے متعیّن ہوں گے۔

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ ۖ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي
حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ
بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُونَ ﴿٢٠﴾
وَاذْكُرْ أَخَا عَادٍ إِذْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ بِالْأَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ
مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ إِنِّي أَخَافُ
عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿٢١﴾ قَالُوا أَجِئْتَنَا لِتَأْفِكَنَا عَنْ آلِهَتِنَا
فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٢٢﴾ قَالَ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ
اللَّهِ وَأُبَلِّغُكُمْ مَا أُرْسِلْتُ بِهِ وَلَٰكِنِّي أَرَاكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ﴿٢٣﴾
فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هَٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا ۚ
بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ ۖ رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢٤﴾ تُدَمِّرُ كُلَّ
شَيْءٍ بِأَمْرِ رَبِّهَا فَأَصْبَحُوا لَا يُرَىٰ إِلَّا مَسَاكِنُهُمْ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي
الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ﴿٢٥﴾ وَلَقَدْ مَكَّنَّاهُمْ فِيمَا إِنْ مَكَّنَّاكُمْ فِيهِ وَجَعَلْنَا
لَهُمْ سَمْعًا وَأَبْصَارًا وَأَفْئِدَةً فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَا
أَبْصَارُهُمْ وَلَا أَفْئِدَتُهُمْ مِنْ شَيْءٍ إِذْ كَانُوا يَجْحَدُونَ بِآيَاتِ
اللَّهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٢٦﴾ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا مَا
حَوْلَكُمْ مِنَ الْقُرَىٰ وَصَرَّفْنَا الْآيَاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٢٧﴾ فَلَوْلَا
نَصَرَهُمُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ قُرْبَانًا آلِهَةً ۖ
بَلْ ضَلُّوا عَنْهُمْ ۚ وَذَٰلِكَ إِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٢٨﴾

پیش جس دن ہوں گے یہ کفار آگ کے (اور کہا جائیگا) تم تو اپنے حصّے کے مزے
لے چکے دُنیا میں، حاصل کر چکے ہو فائدا اور دی جائے گی تم کو آج ذِلّت کی سزا
اُس کا بدلہ ہے کہ تمکو تھا غرورِ ناروا، کیں جو نافرمانیاں دُنیا میں ہے اُس کا صلا ؏
عادؔ کے بھائی[1] کا (بھی اب) ذکر (لوگوں سے) کریں جب ڈرایا اُس نے اپنی قوم کو احقاف[2] میں
آ چکے تھے کچھ ڈرانے والے اُس سے پہلے بھی اور اُس کے بعد بھی (اُس قوم میں آئے نبی)
(ہُودؑ نے جب قوم کو اپنی ڈرایا اور کہا) بندگی اوروں کی تم ہرگز نہ کرنا جُز خدا،
اِک بڑے دِن کی مصیبت سے مجھے لگتا ہے ڈر تم پہ (نازل وہ مصیبت ہو نہ لوگو ٹوٹ کر) ؏
بولے، آئے ہو ہمارے پاس کیا تم اس لیئے کر دو برگشتہ ہمیں اپنے (بڑے) معبودوں سے،
(خیر اگر دعوے کے تم سچے ہو (تو ہے دیر کیا) جس کا وعدہ کر رہے ہو، لاؤ ہم پر (وہ بلا) ؏
ہودؑ بولے، ہے خبر اُس کی (فقط) اللہ کو، اور (یہاں) بھیجا ہے جو پیغام دے کر مجھ کو تو
میں تمھیں پہنچائے دیتا ہوں، مگر ہوں دیکھتا جہل و نادانی میں ہو تم لوگ (یکسر) مبتلا ؏
جب انھوں نے ابر کی صورت میں دیکھا وہ عذاب اُن کے میدانوں کی سمت آتا ہے (مثلِ موجِ آب)
بولے یہ بادل ہے، اب برسے گا ہم پر (بے حجاب) (یہ نہیں ہے ابر) بلکہ یہ وُہ ہی ہے اِک عذاب
جس کی جلدی تھی تمھیں، آندھی ہے یہ (بہرِ ہلاک) جس میں (پوشیدہ) ہے (اے لوگو) عذابِ دردناک ؏
کر دے گی ہر شے کو غارت اپنے رب کے حکم سے پھر (حقیقت میں وہ سب برباد) ایسے ہو گئے
کچھ نظر آتا نہ تھا اُن کے گھروں کے ماسوا جو ہیں نافرماں، یونہی ہم اُنکو دیتے ہیں سزا ؏
ہم نے تھا مقدور اُن لوگوں کو ایسا کچھ دِیا (مکّے والو) جو نہیں ہم نے کیا تم کو عطا،
ہم نے اُن کو کان، آنکھیں اور دل (سب کچھ) دیے کان، آنکھیں اور دل، اُن کے نہ کام آئے وہ لے
کیونکہ وہ اللہ کی باتوں سے منکر ہو گئے اور اڑاتے تھے ہنسی جس (قہر) کی (اللہ کے)

وُہ اُلٹ کر آ پڑا اُن پر (تو وُہ غارت ہوئے) ؏

اور غارت کر چکے ہیں کتنی ہی ہم بستیاں، جو تمھارے ارد گرد آباد تھیں (پہلے یہاں)
ہر طرح سے پھیر کر کیں آیتیں اُن سے بیاں تاکہ وہ باز آئیں اپنی حرکتوں سے (بے گماں)
(یہ تو سوچو) کیوں انھوں نے پھر مدد اُنکی نہ کی ماسوا اللہ کے جن کو یہ (مشرک مدّعی)
سمجھے تھے معبود اپنا، قُرب پانے کے لیئے (کچھ نہیں) بلکہ وہ اِن کے ہاتھ سے کھوئے گئے

تھا یہ اِک بہتان جس کو خود یہی تھے باندھتے ؏

ع ۲ / ۱۰ / ۲

ع ۲ / ۲

[1] یعنی ہود علیہ السلام

[2] یمامہ، عمّان و بحرین، حضرموت اور یمن کے درمیان ایک وسیع میدان ہے۔

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِىَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿٢٩﴾ قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِىْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٣٠﴾ يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِىَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٣١﴾ وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِىَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِى الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ ۭ اُولٰٓئِكَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٢﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْىَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْىِۦَ الْمَوْتٰى ۭ بَلٰٓى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٣٣﴾ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ۭ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ۭ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٣٤﴾ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ۭ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ۭ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٣٥﴾ ع

سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ مَّدَنِيَّةٌ وَّهِىَ ثَمَانٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴿١﴾

(اے پیمبر) اِن سے ذِکر اس واقعے کا بھی کرو
جب تمہاری سمت[1] لائے ہم کئی جنّات کو

تا کہ وہ قرآں سُنیں، حاضر ہوئے (تعمیل کو)
بولے (آپس میں) کہ چُپکے بیٹھے، ہوئے سنتے) رہو

ختم جب قرآں ہوا (اُس کا اثر دل میں لیئے)
ڈر سُناتے پھر وہ اپنی قوم میں واپس ہوئے ؃

بولے اے جنّو، سُنی ہے (آج) ہم نے اِک کتاب
بعد موسیٰؑ کے جو اُتری ہے (نہایت کامیاب)

کرتی ہے تصدیق اُن اگلے صحف کی (لاکلام)
ہیں جو موجود اُس کے موجودہ زمانے میں (تمام)

دینِ حق ہے وہ بتاتی اور سیدھا راستا
(رُوح خوش ہوتی ہے، دل ہوتا ہے لذت آشنا)

اے ہماری قوم، مانو داعیِ اللہ کو
اور خدا پر لاؤ ایماں (بندگی اُس کی کرو)

کچھ خطائیں تا کہ وہ بخشے تمہاری اور گناہ
اور عذابِ دردآگیں سے دُہ دے تمکو پناہ ؃

اور جو داعی پہ خالق کے نہ لائے گا یقیں
وہ زمیں پر بھاگ کر عاجز تو کر سکتا نہیں

اور مددگار اس کا کوئی بھی نہیں اُس کے سوا
ہیں یہی وہ، جو کُھلی گمراہی میں ہیں مبتلا ؃

کیا نظر اس بات پر اُن کی نہیں پڑتی ذرا؟
وہ خدا جس نے بنائے ہیں یہ (سب) ارض و سما

اور تکان اِن کے بنانے میں نہ کچھ جس کو ہوئی
مُردوں کو پھر زندہ کرنے پر بھی قادر ہے وہی

کیوں نہ ہو قادر کہ قدرت ہے اُسے ہر بات کی ؃

پیش جس دن ہوں گے یہ کفّار آگے آگ کے
(پُوچھا جائیگا) نہیں کیا ٹھیک اِس کو جانتے؟

وہ کہیں گے، ہاں یہ برحق ہے، قسم اللہ کی
(حکم ہوگا) بس تو اب چکھو عذابِ (ایزدی)

کفر اور انکار کا بدلہ (مناسب ہے یہی) ؃

صبر جیسے اہلِ ہمت انبیا نے تھا کیا
(اے پیمبر) صبر تم کو بھی ہے ویسا ہی روا

اور نہ تم اُن کے لیئے جلدی مچاؤ (قہر کی)
دیکھ لیں گے جب (قیامت) جو ہے وعدہ کی گئی

تو یہ سمجھیں گے، بقی مُہلت اِک گھڑی دن کی مِلی
(حکم جو اِن کو پہنچیا تھا وہ) پہنچا (واقعی)

لوگ نافرمان ہیں جو، ہوں گے غارت بھی وہی ؃

رکوع ۴ ربع

(۴۷) سُورۃ مُحَمَّد

یہ سُورۃ مدینہ منوّرہ میں نازل ہوئی ہیں ۳۸ آیتیں اور ۴ رکوع ہیں

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغاز (بیاں)
جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں ؃

جو ہوئے مُنکر خدا کے، اور خدا کی راہ سے
لوگوں کو روکا، عمل سب اُن کے ضائع ہو گئے ؃

[1] ایک مرتبہ حج کے دِنوں میں آنحضرت صلعم شہرِ مکہ سے باہر نکلے اور صبح کی نماز وہیں پڑھی تو اپنے ساتھیوں کے ساتھ کئی جن قرآن سن گئے اور مسلمان ہو گئے۔ اور پھر اپنی قوم سے جاکر اس کا ذکر کیا تو بہت سے جن اور مسلمان ہو گئے۔ اور جب سے حضرت صلعم پر نزولِ وحی شروع ہوا جنوں پر آسمان سے خبروں کا آنا بند ہو گیا۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ﴿۲﴾ ذٰلِكَ
بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا
الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ﴿۳﴾ فَاِذَا لَقِيْتُمُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ۭ حَتّٰٓى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا
الْوَثَاقَ ۤۙ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَاۗءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ڜ ذٰلِكَ ڔ وَلَوْ
يَشَاۗءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا۟ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ۭ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴿۴﴾ سَيَهْدِيْهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ﴿۵﴾ وَيُدْخِلُهُمُ
الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ﴿۶﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ
اَقْدَامَكُمْ ﴿۷﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴿۸﴾ ذٰلِكَ
بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿۹﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي
الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ
دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۡ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ﴿۱۰﴾ ذٰلِكَ
بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ﴿۱۱﴾ ع اِنَّ
اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ
الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ﴿۱۲﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً
مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ ۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ﴿۱۳﴾

ملع وقد يتعلق بقوله ذلك ولكن احسن اتصاله بما قبله ويوقف على ذلك ۱۲

ع ۱ ۵

اور جو ایمان لاتے اور کیئے (کچھ) نیک کام — اور مانا اُس کو جو اُترا محمدؐ پر (کلام)
جو ہے برحق اور سچا اُن کے رب کی سمت سے — دُور کر دیں اُن کی سب بدکاریاں (اللہ نے)
اور سنوارا حال اُن کا (وہ مہذب ہو گئے)؛

اِس لیئے ہے یہ کہ، مُنکر راہِ باطل پر چلے — اور جو مومن تھے، راہِ حق کے وہ پیرو ہوئے
جو کہ اُن کے رب کی جانب سے (کھُلا) ہے (بیگماں) — یوں خدا لوگوں سے اُن کے حال کرتا ہے بیاں؛
جب (لڑائی میں) مقابل آؤ تم کفار کے — مارو اُن کی گردنیں (بے عُذر اور تکرار کے)
اور جب تم اُن میں خونریزی بشدت کر چکو — (قید کر لو اُن کو) کس کر اُن کی مُشکیں باندھ لو
کر کے پھر احسان یا تاوان لے کر چھوڑ دو — رکھ دیں حتیٰ کہ وہ ہتھیار، اور لڑائی ختم ہو
ہے یہی (حکم اور تعمیل اِس کی ہونی چاہیئے) — گر خدا چاہے تو بدلہ اُن سے (خود) لے لے دے
تم میں سے اک دُوسرے کو آزماتا ہے (خدا) — اور جو مارے گئے راہِ خدا میں (باوفا)
رائیگاں اُن کے عمل ہونے نہ دے گا (کبریا)؛

وہ ہدایت اُن کو دے گا اور (بڑی) خوشحالیاں — جنّتِ معلوم میں داخل کرے گا (بے گماں)؛
تم کرو گے گر مدد (دینِ) خدا کی مومنو — تو مدد اللہ بھی دے گا تمھیں (باور کرو)
اور جما دے گا تمھارے پاؤں (میداں میں سنو)؛

اور جو مُنکر ہوئے، وہ کھا کے ٹھوکر گر پڑے — اُن کے جو اعمال تھے وہ بھی گئے گذرے ہوئے؛
اِس لیئے کہ (دین) جو نازل کیا اللہ نے — ناپسند اُن کو ہوا، اللہ نے اس واسطے
اُن کے جو اعمال تھے، (وہ سب) اکارت کر دیئے؛

کیا نہیں کی سَیر انھوں نے مُلک کی جو دیکھتے — کیا ہوا انجام اُن کا، اِن سے جو پہلے ہوئے؟
تہس نہس اُن کو خدا نے (آخر آخر) کر دیا — مُنکروں کو ایسی ہی کچھ ملتی رہتی ہے سزا؛
کیونکہ ہے اُن کا رفیق اللہ، جو لائے یقیں — کیونکہ جو مُنکر ہیں، حامی اُن کا کوئی بھی نہیں؛
لائے جو ایماں جنھوں نے کام بھی اچھے کیئے — اُنکو داخل رب کرے گا باغوں میں (فردوس کے)
ہونگی جن کے نیچے (آب و تاب سے) نہریں رواں — اور جو مُنکر ہیں وہ رستے بستے ہیں (دنیا میں ہاں)
جس طرح چوپائے کھاتے (پیتے) ہیں کھاتے ہیں یہ — اِن کا گھر دوزخ ہے (پھر بچ کر کہاں جاتے ہیں یہ)؛
بستیاں کتنی تھیں اِس بستی سے بڑھ کر زور میں — (اے پیمبرؐ) جس سے لوگوں نے نکالا ہے تمھیں
ہم نے اُن کو (قہر نازل کر کے) غارت کر دیا — پھر مددگار اُن کا (اب تک بھی) نہ کوئی ہو سکا

ع ۱۱ / ۵

۱ ۔ یعنی مکے سے

أَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَاتَّبَعُوْٓا
أَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۴﴾ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۖ فِيْهَآ أَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ
وَأَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَأَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَأَنْهٰرٌ
مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۖ وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ۖ كَمَنْ
هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ أَمْعَآءَهُمْ ﴿۱۵﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ
إِلَيْكَ ۚ حَتّٰٓى إِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ أُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۚ
أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا أَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۶﴾ وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا
زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ﴿۱۷﴾ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ
بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ أَشْرَاطُهَا ۚ فَأَنّٰى لَهُمْ إِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ﴿۱۸﴾ فَاعْلَمْ أَنَّهٗ لَآ إِلٰهَ
إِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ
وَمَثْوٰىكُمْ ﴿۱۹﴾ ع وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَإِذَآ أُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ
مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ ۙ رَأَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ
إِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۖ فَأَوْلٰى لَهُمْ ﴿۲۰﴾ طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۟
فَإِذَا عَزَمَ الْأَمْرُ ۟ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ﴿۲۱﴾ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ
تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا أَرْحَامَكُمْ ﴿۲۲﴾ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمٰٓى أَبْصَارَهُمْ ﴿۲۳﴾ أَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ
أَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ أَقْفَالُهَا ﴿۲۴﴾ إِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓى أَدْبَارِهِمْ
مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ۚ وَأَمْلٰى لَهُمْ ﴿۲۵﴾

جو کھُلے رستے پر اپنے رب کے ہیں کیا وہ (یہاں)
اُن کے ہو سکتے ہیں ہمسر، جن کی بدکرداریاں

اُن کی نظروں میں ہیں مستحسن (بظاہر) کی گئیں
اور جو چلتے ہیں اپنی خواہشوں پر (بدیقیں) ؏

وعدہ جس جنّت کا ہے، پرہیزگاروں سے کیا
اُس کی کیفیت یہ ہے، نہریں ہیں اُس میں (جابجا)

ایسے پانی کی، کہ جس میں (نام کو بھی) بُو نہیں
اور نہریں دُودھ کی (وہ) جن کی لذّت (بالیقیں)

(ایک سی رہتی ہے اور) بالکل بدلتی ہی نہیں
اور شرابِ (ناب) کی نہریں (نفیس و بہتریں)

جو بہت خوش ذائقہ ہیں پینے والوں کے لئے
اور نہریں شہد کی صاف (اور مبرّا جھاگ سے)

ہر طرح کے میوے بھی ہوں گے وہاں اُن کے لئے
اور معافی اُن کو دی جائے گی رب کی سمت سے

کیا برابر اُن کے ہو سکتے ہیں یہ (اہلِ جناں)
آگ میں دوزخ کی جو (جلتے) رہیں گے جاوداں

اور جن کو کھولتا پانی پلایا جائے گا
اُن کی آنتیں جس سے کٹ جائیں گی (سوچو تو ذرا)؟

بعض ایسے ہیں کہ جو (قرآن سُننے کے لئے)
کان تو اپنے تمہاری سمت رکھتے ہیں (دلے)

(اُٹھ کے) جب باہر یہ جاتے ہیں تمہارے پاس سے
پُوچھتے ہیں اُن سے جو ہیں علم (دیں) پائے ہوئے

(وعظ میں) اس شخص نے کیوں جی کہا تھا کیا ابھی؟
یہ وہی ہیں جن کے دل پر مُہر ہے اللہ کی،

اور جو پیرو ہیں اپنی خواہشوں کے (واقعی) ؏

جو ہدایت یاب ہیں (قرآن سے) اُن کو خُدا
اور دیتا ہے ہدایت، کرتا ہے تقویٰ عطا ؏

کیا قیامت ہی کا اِن لوگوں کو ہے اب انتظار؟
تا کہ آجائے اچانک، (اور یہ ہوں خوار و زار)

تو نمایاں ہو چکے ہیں اُس کے آنے کے نشاں
آ گئی تو پھر سمجھ ہو گی نصیب اِن کو کہاں ؟ ؏

جان لو کوئی نہیں معبود، خالق کے سِوا،
اپنی لغزش کی معافی ہم سے مانگو (برملا)

نیز مومن مرد، مومن عورتوں کے واسطے
چلنے پھرنے سے تمہارے اور رہنے سہنے سے

ہے خدا (اچھی طرح) واقف (یہ آگاہی رہے) ؏

کہتے ہیں ایمان والے، کیوں نہیں نازل ہوئی
ایسی سُورت (جو خبر دیتی جہاد و جنگ کی)

پھر جب اُتری ایسی سُورت صاف اور جانچی ہوئی
ذکر تھا جس میں لڑائی کا، تو دیکھو اے نبی،

روگ ہے جن لوگوں کے دل میں (نفاق و بغض کا)
دیکھتے ہیں یوں تمہاری سمت وہ (حیرت زدا)

جس طرح دیکھے جس پر ہو طاری غشی ہو موت کی
عنقریب اُن کی خرابی آرہی ہے (واقعی) ؏

(اے مسلمانو، تمہارے واسطے ہے لازمی)
ماننا حکمِ رسول اور گفتگو کرنی بھلی

پھر ارادہ جب کہ پختہ ہو گیا ہو جنگ کا
اور خدا سے یہ رہیں سچے تو ہے اِن کا بھلا ؏

تم سے پھر یہ بھی توقع ہے اگر تم پھر گئے
ملک میں جھگڑے بپا کرنے لگو گے (جان کے)

یعنی جہاد کرنے سے پھر بیٹھے

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِيْعُكُمْ فِيْ بَعْضِ الْاَمْرِ ۚ
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ﴿٢٦﴾ فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ
وَاَدْبَارَهُمْ ﴿٢٧﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ
فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿٢٨﴾ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ
يُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ﴿٢٩﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ؕ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ
فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ﴿٣٠﴾ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ
الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ وَنَبْلُوَا۠ اَخْبَارَكُمْ ﴿٣١﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ
صَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ
الْهُدٰى ۙ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ﴿٣٢﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ﴿٣٣﴾ اِنَّ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ
يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ﴿٣٤﴾ فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْمِ ۖۗ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖۗ وَاللّٰهُ
مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ﴿٣٥﴾ اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَاِنْ
تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْـَٔلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ﴿٣٦﴾ اِنْ يَّسْـَٔلْكُمُوْهَا
فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَيُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ ﴿٣٧﴾ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ
لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا
يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا
يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ﴿٣٨﴾ ع

کیونکہ اُن لوگوں سے جو بیزار ہیں قرآن سے — جس کو ہے نازل کیا (مخلوق پر) اللہ نے
یہ (منافق) کہتے ہیں ہم بعض باتوں میں (ضرور) — بات مانیں گے تمھاری (تم کو حاصل ہے شعور)
مشوروں سے اِن کے واقف ہے خدا (دنِد غیور) ۞

(اے پیمبر) حال ہوگا اِن کا پھر اُس وقت کیا؟ — جان جب اِن کی نکالیں گے فرشتے (برملا)
اِن کے منہ اور پیٹھ پر ضربیں لگا کر (جابجا) ۞

اِس لیئے کہ، کی انھوں نے پیروی اُس بات کی — تھا خدا بیزار جس سے (اور جو تھی بھی بُری)
ناگوارا اُس کی خوشنودی ہوئی اِن کے لیئے — تو، خدا نے بھی عمل اِن کے اکارت کر دیئے
روگ ہے جن کے دلوں میں، کیا وہ کرتے ہیں گماں — اِن کے کینوں کو خدا (اِک دن) نہ کر دے گا عیاں؟ ۞
چاہتے تو ایسے لوگوں کو دکھا دیتے تمھیں — اب بھی صُورت شکل سے پہچانتے ہو تم انھیں
(یُوں بھی) تم پہچان لو گے گفتگو کے ڈھنگ سے — ہیں تمھارے کام سارے علم میں اللہ کے ۞
مومنو لیں گے تمھارا لازماً ہم امتحاں — تا کہ تم میں جو مجاہد اور صابر ہیں (یہاں)
اُن کو ہم معلوم کر لیں، اُن کو ہم پہچان لیں — جانچ لیں اچھی طرح (اور نیتوں کو جان لیں) ۞
سیدھا رستہ پا کے بھی جو لوگ مُنکر ہو گئے — اور روکا دوسروں کو بھی خدا کی راہ سے
اور رسول (اللہ) سے بھی مول لے لی دُشمنی — تو یہ کر سکتے نہیں اللہ کا نقصاں کوئی
بلکہ وہ اُن کے عمل کر دے گا ضائع (واقعی) ۞

اے مسلمانو! اطاعت تم کرو اللہ کی — اور چلو حکمِ رسول (اللہ) پر (باصد خوشی)
اور کرو ضائع نہ تم اعمال اپنے (آپ ہی) ۞

بالیقیں وہ لوگ جو اللہ سے مُنکر ہُوئے — اور پھر لوگوں کو بھی روکا خدا کی راہ سے
اور پھر کافر ہی رہ کر (جان دیدی) مَر گئے — زینہار اُن کو نہ بخشے گا خدا (واضح رہے) ۞
اے مسلمانو بنو بودے نہ تم، ہمّت رکھو — (دشمنوں کو) صلح کا پیغام (خود جا کر) نہ دو
تم ہی غالب آؤ گے، ساتھی تمھارا ہے خدا — کم نہ دے گا وہ تمھیں (لوگو ثواب) اعمال کا ۞
ہے فقط کھیل اور تماشا یہ جہاں کی زندگی — اور اگر ایمان لاؤ گے، بنو گے متقی،
تو تمھیں وہ اجرِ (نیک) اِس کا عطا فرمائے گا — اور تمھارا مال (و زر) تم سے نہ مانگے گا (خدا) ۞
تنگ کر کے گر طلب تم سے وہ مال و زر کرے — بُخل تم کرنے لگو، (اور آخر) اِس (ترکیب) سے
وہ تمھارے دل میں جو خفگی ہے اُس کو کھول دے ۞

سنتے ہو، تم تو وہ ہو، جب راہ میں اللہ کی — خرچ کرنے کے لیئے تم کو بُلاتے ہیں (کبھی)

سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۝١ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ
ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا
مُّسْتَقِيْمًا ۝٢ وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ۝٣ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ
السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ؕ
وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝٤
لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ
اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝٥ وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَ
الْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ؕ عَلَيْهِمْ
دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ؕ
وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝٦ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝٧ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝٨
لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ وَتُسَبِّحُوْهُ
بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝٩ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ
اللّٰهَ ؕ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى
نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝١٠ ع

(۴۸) سُورۂ فتح

(یہ سُورۃ مکہ معظمہ میں نازل ہُوئی اسمیں ۲۹ آیتیں اور ۴ رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)
جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں ؛

(اے پیمبر) ہم نے تم کو فتح دی، فتحِ مبیںؑ! تاکہ (کوشش کچھ زیادہ تم کرو از بہرِ دیں)
اگلی پچھلی سب خطائیں رب تمھاری بخش دے اور تم پر اپنے احسانات بھی پُورے کرے
اور چلائے تم کو سیدھے راستے پر دین کے ؛ اور خدا تم کو زبردست (اور بڑی) امداد دے ؛
مومنوں کے دِل کو تسکیں دی اُسی (اللہ) نے تاکہ ایماں اور اُن کا پہلے ایماں میں بڑھے
لشکرِ ارض و سما، سب ہیں اُسی اللہ کے وہ خبردار اور ذی حکمت ہے (باور کیجیے) ؛
(اور تسکیں دینے سے اُس کی غرض اِک یہ بھی تھی) (تا رہیں ثابت قدم جو ہیں مسلماں واقعی)
(اور) مومن عورتوں مَردوں کو (پھر وہ کردگار) کر دے داخل باغوں میں (فردوس کے انجامِ کار)
جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں نہایت خوشگوار جاوداں (باغوں میں جنت کے) رہیں (لیل و نہار)
دُور کر دے اُن کی بدیاں (دے انھیں پاکیزگی) اور نزدیکِ خدا یہ کامیابی ہے بڑی ؛
نیز مُشرک اور مُنافق عورتوں مَردوں کو دے وہ سزا (جو فی الحقیقت اُن کو مِلنی چاہیئے)
بدگمانی (کیونکہ) یہ کرتے رہے اللہ سے (اب تو) چکر میں مصیبت کے یہ خود ہی آ گئے
اُن پہ لعنت اور غضب اللہ کا نازل ہُوا اَور ہے اُن کے لیئے تیار دوزخ (کی سزا)
اور بُری ہے وہ جگہ (اِسمیں نہیں ہے شک ذرا) ؛
لشکرِ ارض و سما (سب) ہیں اُسی اللہ کے وہ زبردست اور ذی حکمت ہے (باور کیجئے) ؛
(اے محمدؐ، اے پیمبر، اے رسولِ کائنات) تم کو بھیجا ہے بنا کر شاہدِ (ذات و صفات)
اور بشارت دینے والا (اُنکو جو ہیں بایقیں) اور ڈرانے والا (اُن کو جن کو رب کا ڈر نہیں) ؛
تا خدا اور اُس کے پیغمبر پہ تم لاؤ یقیں، اور کرو اُس کا ادب، اُس کی مدد (از بہرِ دیں)
اور کرو شام و سحر تسبیح اُس کی (مومنیں) ؛
کرتے ہیں بیعت تمھارے ہاتھ پر جو (اے نبی) وہ خدا کے ہاتھ پر کرتے ہیں بیعت واقعی
اُن کے ہاتھوں پر (یقیناً) ہاتھ ہے اللہ کا (باوجود اس کے بھی) جو ہے عہد اپنا توڑتا
تو اُسی کا اس میں ہے نقصان (اور اس کے سوا) جو کرے پورا وہ پیماں، جو ہے خالق سے کیا
تو خدا (بھی) عنقریب اُس کو صلہ دے گا بڑا ؛

ع ۱ / ۹

ؑ کُھلّم کُھلّا۔ بے لاگ۔
صلحِ حدیبیہ سے مراد ہے۔
یہ صلح بمقام حدیبیہ جنابِ رسولِ کریم نے کفارِ قریش سے کی تھی۔
اور شرائطِ صلح مسلمانوں کیلیئے بظاہر مفید نہ تھیں۔ تاہم اللہ نے مسلمانوں کی مدد کی اور بغیر لڑے بھڑے مکہ فتح ہو گیا۔

سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَا أَمْوَالُنَا وَأَهْلُونَا
فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِمْ مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ۚ قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ
اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۚ بَلْ كَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ
خَبِيرًا ﴿١١﴾ بَلْ ظَنَنْتُمْ أَنْ لَنْ يَنْقَلِبَ الرَّسُولُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَىٰ
أَهْلِيهِمْ أَبَدًا وَزُيِّنَ ذَٰلِكَ فِي قُلُوبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ وَكُنْتُمْ
قَوْمًا بُورًا ﴿١٢﴾ وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ
سَعِيرًا ﴿١٣﴾ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ
مَنْ يَشَاءُ ۚ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿١٤﴾ سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا
انْطَلَقْتُمْ إِلَىٰ مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ ۖ يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا
كَلَامَ اللَّهِ ۚ قُلْ لَنْ تَتَّبِعُونَا كَذَٰلِكُمْ قَالَ اللَّهُ مِنْ قَبْلُ ۖ فَسَيَقُولُونَ
بَلْ تَحْسُدُونَنَا ۚ بَلْ كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿١٥﴾ قُلْ لِلْمُخَلَّفِينَ
مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ
يُسْلِمُونَ ۖ فَإِنْ تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا ۖ وَإِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ
مِنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٦﴾ لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى
الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ ۗ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ
جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ وَمَنْ يَتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٧﴾ ع
لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا
فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا ﴿١٨﴾

النصف

اب کہیں گے تم سے پیچھے رہ گئے تھے جو گنوار[1] ہم تو مال اور اپنے گھر والوں میں تھے مصروف کار
عفو کروا دو ہمارا یہ قصور اللہ سے جو زبانوں پر ہے، وہ دل میں نہیں اُنکے (ولے)
کہدو، گر چاہے تمہیں نقصان پہنچانا خُدا یا اگر پہنچانا چاہے وہ تمہیں (کچھ) فائدا
تو خدا کے سامنے ہے کون ایسا (مردِ کار) جو تمہارے واسطے رکھتا ہو کچھ بھی اختیار؟
(تم نے یہ حیلہ کیا ہے مال اور اولاد کا) بلکہ جو کچھ کرتے ہو تم، اُس سے واقف ہے خدا ۝
بلکہ تم کو تھا گماں، واپس کبھی اب اپنے گھر آ نہیں سکتے پیمبر اور مسلماں لوٹ کر
اور تمہارے دل میں تھی یہ بات (گویا) کھب گئی بدگمانی کی، تبہ (آخر) ہوئے تم آپ ہی ۝
اور ایماں جن کا اللہ و پیمبر پر نہیں ہم نے ایسے منکروں کے واسطے ہی (بالیقیں)
ہے کیا تیار دوزخ (کا عذابِ بدتریں) ۝

سلطنت ارض و سما کی ہے خدا ہی کے لیئے بخشے جس کو چاہے، جس پر چاہے قہر اپنا کرے
ہے خدا آمرزگار و مہرباں (سچ جانیے) ۝

جب کہ تم لینے کو اب مالِ غنیمت جاؤ گے یُوں کہیں گے تم سے وہ (سب) تھے جو پیچھے رہ گئے
ہم کو بھی چلنے دو اپنے ساتھ، یہ ہیں چاہتے (جس طرح بھی ہو) بدل دیں کہنے کو اللہ کے
اِن سے کہہ دو، تم نہ ہرگز ساتھ چلنے پاؤ گے (اور) یہ فرما دیا ہے پہلے سے اللہ نے،
پھر کہیں گے وہ نہیں تم کو ہے ہم سے دشمنی، (یہ غلط ہے) بلکہ اِن کو ہے بہت کم آگہی ۝
پیچھے رہنے والے اِن دیہاتیوں سے یُوں کہو تم بُلائے جاؤ گے آیندہ (اے لوگو سُنو)
ایک ایسی قوم پر جو ہے نہایت جنگ جُو[2] تم لڑو گے اُن سے یا ہوں گے مسلماں (وہ عدو)
حکم مانو گے تو دے گا پھر خدا اچھا صلا، اور جو پہلے کی طرح تم پھر گئے تو (پھر خُدا)
دے گا تم کو اِک عذابِ دردآگیں (کی سزا) ۝

اندھے لنگڑے اور کسی بیمار پر سختی نہیں حکم جو مانے خدا کا اور نبی کا (بالیقیں)
اُس کو وہ داخل کریگا باغوں میں (فردوس کے) جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی (آب و تاب سے)
جو پھرے گا، ہے عذابِ دردناک اُس کے لیئے ۝

خوش ہوا اللہ بیشک اُن مسلماں لوگوں سے تم سے بیعت پیڑ[3] کے نیچے وہ جب کرنے لگے
جو کچھ اُن کے دل میں تھا، اُس سے ہوا واقف (خدا) اور اطمینانِ (قلب) اُن کو عنایت کر دیا،
اور اِک فتحِ قریبی[4] بھی انہیں کر دی عطا ۝

---

[1] یہ اُن دیہاتی لوگوں کا ذکر ہے جو سفرِ حدیبیہ میں شریک ہو سکے

[2] جنگِ فارس و رُوم کی طرف اشارہ ہے جو حضرت عمرؓ کے زمانے میں ہوئی۔

[3] یہ بیعت ایک کیکر کے درخت کے نیچے بیٹھ کر لی گئی تھی۔

[4] یعنی فتحِ خیبر

نصف ع ۲/۱۰

وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿١٩﴾ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ
مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِىَ النَّاسِ
عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿٢٠﴾ وَّاُخْرٰى
لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرًا ﴿٢١﴾
وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿٢٢﴾
سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِىْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۖۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿٢٣﴾
وَهُوَ الَّذِىْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ
بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿٢٤﴾ هُمُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْىَ مَعْكُوْفًا
اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ؕ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ
اَنْ تَطَئُوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌ ۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِىْ
رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا
اَلِيْمًا ﴿٢٥﴾ اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ
الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ
وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْۤا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ
شَىْءٍ عَلِيْمًا ﴿٢٦﴾ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ
الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ
لَا تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿٢٧﴾

اور بہت سا لیں گے وہ مالِ غنیمت بھی (وہاں) ہے زبردست اور ذی حکمت خدائے (دو جہاں) ؛

وعدہ کرتا ہے بڑے مالِ غنیمت کا خدا جس پہ قابض ہو گے تم، اور یہ غنیمت[1] (برملا)

جلد ہی تم کو دلا دی، اور روکے (دیکھ لو) ہاتھ لوگوں کے تمھاری سمت سے[2]، (اے مومنو)

تاکہ یہ ہو اک دلیل اربابِ ایماں کے لیئے اور تم کو دیں کے سیدھے راستے پر لے چلے ؛

فتح اک ہونی ہے اَور[3]، اُس پر تمھارا بس نہیں ہے مگر وہ فتح قابو میں خدا کے بالیقیں

اور خدا ہر چیز پر قادر ہے (ربُّ العالمیں) ؛

اور کافر تم سے ہوتے بھی اگر جنگ آزما بھاگتے وہ پھیر کر پیٹھ، (اُن کو یہ مقسوم تھا)

پھر نہ ملتا کوئی حامی اور یاور (برملا) ؛

یونہی پہلے سے چلا آتا ہے دستورِ خدا تم تغیّر اُس کے آئیں میں نہ پاؤگے ذرا ؛

وہ خدا ہے جس نے عینِ مکّہ میں کفّار پر فتح دے کر تم کو، روکے ہاتھ اُنکے (سربسر)

(تاکہ وہ) تم سے (نہ ہونے پائیں قوّت آزما) اور تمھارے ہاتھ اُن سے (تا نہ برپا ہو وِغا)

تم جو کچھ کرتے ہو، ہے اللّٰہ وہ (سب) دیکھتا ؛

یہ وہی ہیں (مکّہ والے حق سے) جو منکر ہوئے خانۂ کعبہ میں جانے سے تمھیں تھے روکتے

جانور قربانی کے روکے، رہے وہ بھی رُکے اور نہ پہنچے اپنی قرباں گاہ تک (اس جبر سے)

گر نہ ہوتے کچھ مسلماں مرد، مومن عورتیں تھی خبر جن کی نہ تم کو (شورشِ حالات میں)

اور تم پامال انہیں (اس جنگ میں) کر ڈالتے تمکو نقصاں ہوتا نادانستہ اُنکی سمت سے

(تو یہ قصّہ ختم تھا، لیکن نہ یہ ہونے دیا) تاکہ جس کو چاہے لے لے اپنی رحمت میں خدا

ٹل گئے ہوتے (مسلماں شہرِ مکّہ کے) اگر تو جو کافر تھے، انھیں ہوتا عذابِ سخت تر ؛

منکروں نے جب کہ اپنے دل میں ضد ہی ٹھان لی اور ضد بھی جاہلیّت (کے نکمّے دور) کی[4]

تو (تحمّل اور) اطمینانِ قلب اللّٰہ نے مومنوں اور اپنے پیغمبر کو بخشا (فضل سے)

اور (پھر) اُن کو ادب کی بات پر قائم رکھا اس کے لائق اور اس کے اہل تھے وہ (برملا)

اور خدا ہر چیز کو (ہر بات کو) ہے جانتا ؛

اپنے پیغمبر کا خواب اللّٰہ نے سچّا کیا[5] مسجدِ کعبہ میں داخل ہو گے، گر چاہے خدا

(چین سے آرام سے) بے خوف اور تشویش کے سر منڈاتے، بال کتراتے، نڈر (بیٹھے ہوئے)

تھی خبر اللّٰہ کو وہ، جو خبر تم کو نہ تھی پہلے فتحِ (مکہ) سے فتحِ قریبی تم کو دی ؛

٣٦ ع ٩ ١١

[1] یعنی خیبر کا مالِ غنیمت

[2] یعنی لڑائی نہیں ہوتی

[3] یعنی فتح مکّہ

[4] یعنی عہد نامہ صلح حدیبیہ میں سخت شرائط پیش کیں

[5] آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا تھا کہ مسلمان سر منڈوا رہے ہیں یا بال کتروا رہے ہیں اور مسجدِ حرام میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور یہ ارکانِ حج میں سے آخری رُکن ہے

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝۲۸ۭ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۡ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ڔ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ڗ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــــَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰي سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۭ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝۲۹ۧ

سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانِيْ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُـقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۱ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْـهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَــهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝۲ اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝۳ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَاۗءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝۴ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۵

ہے وہی (اللہ) جس نے اپنا بھیجا ہے رسُول ۔۔۔ دینِ برحق اور ہدایت دے کے (باحسنِ قبول)
تاکہ سارے دینوں پر اس دین کو غالب رکھے ۔۔۔ شاہدِ کافی خدا ہے (دینِ برحق کے لیے)؛
ہیں محمدؐ اک رسولؐ اللہ کے بھیجے ہوئے ۔۔۔ اُن کے ساتھی سخت ہیں کفار کے حق میں بڑے
ہیں مگر وہ رحمدل آپس میں، دیکھو گے اُنہیں ۔۔۔ جستجوئے فضلِ مولا میں، رکوع و سجدہ میں
وہ رضائے حق کے بھی رہتے ہیں جویا (بیگماں) ۔۔۔ اُن کی ہے پہچان، پیشانی پہ سجدوں کے نشاں
اُن کے یہ اوصاف ہیں توریت اور انجیل میں ۔۔۔ جس طرح کھیتی نکالے اپنا کُلّہ (دیکھ لیں)
پھر کیا اُس کو قوی، موٹی ہوئی پھر وہ سُوئی ۔۔۔ نال پر پھر اپنے وہ کھیتی ہوئی سیدھی کھڑی
پھر کسانوں کو (وہ شادابی سے) خوش کرنے لگی ۔۔۔ تاکہ اِن سے کافروں کا وہ جلائے (خوب) جی[1]
اِن میں سے جو لائے ایماں، اور کام اچھے کیے ۔۔۔ اُن سے وعدہ اجر و بخشش کا کیا اللہ نے؛

[1] جس طرح کھیتی میں پہلے کُلّہ پھوٹتا ہے پھر وہ اپنی غذا ہوا اور مٹی سے جذب کرکے مضبوط ہوتا ہے اور پھر اس سے بال پیدا ہوتی ہے۔ جسے دیکھ کر کسان کا دل خوش ہوتا ہے اسی طرح مسلمان ترقی کرتے جاتے ہیں اور مسلمانوں کی یہ روزافزوں ترقی دیکھ کر خدا کفار کو جلنے کا موقع دیتا ہے۔

ع ۴ ۱۲

سُورہ حجرات (۴۹)

یہ سورۃ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں ۱۸ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)
جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں؛

اے مسلمانو، خدا کے اور رسُول اللہ کے ۔۔۔ آگے، بڑھ بڑھ کے نہ (یوں) باتیں بناؤ (فخر سے)
اور ڈرو اللہ سے (ہر وقت، ہے تم کو روا) ۔۔۔ (کیونکہ) سب کچھ جانتا ہے سب کی سُنتا ہے خدا؛
اے مسلمانو، بلند اپنی نہ آوازیں کرو، ۔۔۔ (ہرگز) آوازِ نبی پر (ہے یہی بہتر سنو)
اور نہ تم باتیں کرو اُن سے کڑک کر زور سے ۔۔۔ بولتے ہو جس طرح آپس میں زور و شور سے
سب عمل ضائع تمھارے ہوں کہیں ایسا نہ ہو ۔۔۔ اور خبر بھی ہو نہ تم کو (تم یُونہی غافل رہو)؛
اپنی آوازیں جو نیچی رکھتے ہیں پیشِ نبی ۔۔۔ (اے مسلمانو حقیقت میں) یہ ہیں (مومن) وہی
بہرِ تقوٰی جن کے دل خالص کیے اللہ نے ۔۔۔ ہے بڑا اجر اور (یقینی) مغفرت اِن کے لیے؛
حُجرے سے باہر بُلاتے ہیں تمھیں جو (اے نبی) ۔۔۔ اُن میں (فہم و) عقل سے کورے بہت ہیں (واقعی)؛
اور اگر اُس وقت تک یہ صبر کرتے (بے ہراس) ۔۔۔ جب نکل کر (حُجرے سے) تم خود ہی آتے اِن کے پاس
تو بہت اچھا یہ ہوتا اُن کے حق میں (بے گماں) ۔۔۔ (بالیقیں) ہے بخشنے والا خدا (نے) مہرباں؛

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا
بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ﴿٦﴾ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ
اللّٰهِ ؕ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ
وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ
هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ﴿٧﴾ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٨﴾
وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ
اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰۤى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ
فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ
الْمُقْسِطِيْنَ ﴿٩﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا
اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿١٠﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ
عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُنَّ
خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ
الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿١١﴾ يٰۤاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا
وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا
فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٢﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ
اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ
لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿١٣﴾

اے مسلمانو، تمھارے پاس اِک فاسق اگر، لائے (قوموں کی طرف سے) کوئی (پیغام و) خبر
تو کرو تحقیق خوب اُس کی، کہیں ایسا نہ ہو تم کسی فرقے پہ نادانی سے اپنی جا پڑو[1]
اور پھر اپنے کیئے پر خود ہی پچھتانے لگو ؛

اور رہو آگاہ تم میں سے ہے رسول اللہ کا مانے وہ بہتیری باتوں میں تمھارا گر کہا
تو پڑے تم پر بڑی مشکل مگر اللہ نے تم کو ایماں کی محبت دی ہے (اپنے فضل سے)
اور دلوں میں پھر تمھارے کردیا مرغوب اُسے اور نفرت دی ہے فِسق و سرکشی و کفر سے
ہیں یہی وہ لوگ جو ہیں نیک، اچھی راہ پر، فضل اور احساں خدا کا اِن پہ ہے (شام و سحر)
حکمتوں والا ہے وہ اور اُس کو ہے سب کچھ خبر ؛

اور مسلمانوں کے دو فرقے جب آپس میں لڑیں تو کرا دو صلح تم اُن میں (کہ مِل جُل کر رہیں)
پھر جو اُن میں سے کرے اک دُوسرے پر زیادتی جِس نے کی ہے زیادتی اُس سے لڑو پھر تم سبھی
ہو یہاں تک کہ وہ راجع جانبِ حکمِ خدا جب وہ لوٹے، صلح پھر اُن میں کرا دو (برملا)
ہو برابر کا مِلاپ، اِنصاف بھی رکھّو روا بالیقیں رکھتا ہے دوست انصاف والوں کو خدا ؛
بھائی ہیں (اِک دوسرے کے) یہ جو ہیں ایماندار اپنے اِن دو بھائیوں میں صلح رکھّو (اُستوار)
اور ڈرو اللہ سے ہو تاکہ رحم (کردگار) ؛

مومنو، مَردوں کو مَردوں پر نہ ہنسنا چاہیئے کیا تعجب ہوں وہ بہتر اِن سے (سوچا چاہیئے)
عورتوں پر عورتوں کو بھی نہ ہنسنا چاہیئے کیا تعجب ہوں وہ بہتر اِن سے (سوچا چاہیئے)
اور تم اک دُوسرے کو (باہمی) طعنے نہ دو اور نہ نام اک دُوسرے کا تم بُرا (ہرگز) رکھو
بعد ایماں کے گنہ کا نام لگنا ہے بُرا، جو نہ باز آئیں وہ بے انصاف ہیں (نزدِ خدا) ؛
اور بہت سے تم گمانوں سے بچو اے مومنو، ہیں گنہ بعضے گماں، اور تم نہ جاسوسی کرو
اور نہ غیبت باہمی اک دُوسرے کی تم کرو کیا گوارا تم میں کر لے گا کوئی اس بات کو؟
کہ وہ کھائے گوشت اپنے ایک مُردہ بھائی کا؟ اس سے تو نفرت ہے تمکو (ہے یہ کارِ ناروا)
اور خدا (کے قہر) سے ڈرتے رہو تم (بیگماں) ہے وہ توبہ سُننے والا اور بیشک مہرباں ؛
لوگو ہم نے تم کو اِک عورت سے اور اِک مَرد سے کر کے پیدا، ذاتیں اور کُنبے مقرر کر دیئے
تاکہ تم اک دُوسرے کو باہمی پہچان لو ورنہ (پھر) اللہ کے نزدیک (اے لوگو سنو)
ہے بڑا تم میں سے وہ جو اتقا[2] میں ہے بڑا باخبر بے شک خدا ہے، وہ ہے سب کچھ جانتا ؛

[1] یعنی حملہ آور ہو جاؤ

[2] پرہیزگاری۔ ادب

ثلث ع ۱ / ۱۳

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا
وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ
وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴿۱۵﴾ قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ
اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ
عَلِيْمٌ ﴿۱۶﴾ يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ
يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ
غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾ ع

سُوْرَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ﴿۱﴾ بَلْ عَجِبُوْۤا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ
فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ﴿۲﴾ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ
رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ﴿۳﴾ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا
كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ﴿۴﴾ بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْۤ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ﴿۵﴾
اَفَلَمْ يَنْظُرُوْۤا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا
لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ﴿۶﴾ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا
فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ﴿۷﴾

یعنی اگر تم واقعی سچے دل سے مسلمان ہوئے ہو تو یہ تم پر اللہ کا بڑا احسان ہے۔

لائے ہیں ایماں کہتے ہیں عرب کے کچھ گنوار — ان سے کہدو، تم نہیں ایمان لائے (زینہار)
بلکہ تم تو یوں کہو، طاعت گزیں ہم ہوگئے — ورنہ ایماں کا گزر دل میں نہیں تم لوگوں کے
گر خدا اور اس کے پیغمبر کی طاعت تم نے کی — اجر میں اعمال کے ہونے نہ دے گا وہ کمی
بخشنے والا خدا ہے مہرباں ہے واقعی ؂
لائے جو ایمان، خدا اور اس کے پیغمبر پہ بھی — اور کیا کچھ شک نہ (دل میں اپنے پیدا واقعی)
اور لڑے راہِ خدا میں اپنے جان و مال سے — ہیں وہی (ایمان والے اور) سچے (بات کے) ؂
ان سے کہدو، کیا جتلاتے ہو خدا کو (جان کر) — اپنی دینداری، کہ ہے اللہ کو تو سب خبر
(اسکی) جو کچھ ہے زمین و آسماں میں (برملا) — اور خدا ہر چیز کو (ہر بات کو) ہے جانتا ؂
رکھتے ہیں احسان یہ تم پر کہ ہم لائے یقیں — کہدو احساں مجھ پہ کچھ اسلام لانے کا نہیں
بلکہ یہ احسان ہے اللہ نے تم پر کیا — (یعنی) ایماں کا تمھیں اس نے دکھایا راستا
(دعویٰ اسلام میں) گر تم ہو سچے (بے ریا) ؂
ہے زمین و آسماں کے بھید سے واقف خدا — بالیقیں، جو کر رہے ہو تم خدا ہے دیکھتا ؂

(۵۰) سورۂ ق

(یہ سورۃ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں ۴۵ آیتیں اور ۳ رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)
جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں ؂

ق ؂ ہے قسم قرآن کی، جو ہے بڑی ہی شان کا — (تم بھی برحق، وہ بھی برحق ہے جو کچھ اس میں لکھا)
ان کو حیرت ہے مگر، پاس ان کے آیا (ناگہاں) — ڈر سنانے والا (پیغمبر) انہیں میں سے (یہاں)
بول اٹھے منکر کہ یہ ہے اک عجب شے (بے گماں) ؂
جب ہمیں موت آگئی، ہم ہوگئے مٹی (تو کیا) — (حشر کے دن پھر ہمیں زندہ اٹھایا جائے گا؟)
یہ دوبارہ زندہ ہونا ہے بعید (از عقل سا) ؂
ہم ہیں واقف ان کے جو اجزا گھٹاتی ہے زمیں — اور ہمارے پاس ہے محفوظ) اک لوح (مبیں) ؂
(جس میں ہے لکھا ہوا ہر ذرہ ذرہ بالیقیں) ؂
لیکن ان کے پاس جب (اک دینِ بر) حق آگیا — تو انھوں نے (ضد سے بے سمجھے) اسے جھٹلا دیا
(غیر یکسوئی کی) الجھن میں یہ سب ہیں (مبتلا) ؂

تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ﴿۸﴾ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا
فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ﴿۹﴾ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ
نَّضِيْدٌ ﴿۱۰﴾ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ؕ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ﴿۱۱﴾
كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ﴿۱۲﴾ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ
وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ﴿۱۳﴾ وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ؕ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ
فَحَقَّ وَعِيْدِ ﴿۱۴﴾ اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ؕ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ
خَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۵﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ
نَفْسُهٗ ۖۚ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ﴿۱۶﴾ اِذْ يَتَلَقَّى
الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ﴿۱۷﴾ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ
اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴿۱۸﴾ وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا
كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿۱۹﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ﴿۲۰﴾ وَجَآءَتْ
كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ ﴿۲۱﴾ لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ
هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ﴿۲۲﴾ وَقَالَ قَرِيْنُهٗ
هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ﴿۲۳﴾ اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۲۴﴾ مَّنَّاعٍ
لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبِ ﴿۲۵﴾ الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي
الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ﴿۲۶﴾ قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ
فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۲۷﴾ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ
بِالْوَعِيْدِ ﴿۲۸﴾ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۲۹﴾

تا ہماری سمت جو بندے ہیں مائل (بالیقیں) دیکھیں وہ (آثارِ قدرت) اور ہوں عبرت گزیں ؛
پانی برسایا فلک سے ہم نے برکت سے بھرا باغ اُگائے اُس سے پھر اور غلّہ بھی کٹتا ہوا ؛
اور کھجوروں کے (اُگائے) لمبے لمبے پیڑ بھی جن کی گیلیں خوب ہی آپس میں ہوتی ہیں گتھی ؛
رزق دینے کے لیئے بندوں کو (ازراہِ عطا) اور (اُس پانی سے) مُردہ شہر کو زندہ کیا
اور یُونہی ہوگا نکلنا (قبر سے مخلوق کا) ؛
اِن[1] سے پہلے (نبیوں کو) جھٹلایا قومِ نوحؑ نے اور کنوئیں[2] والوں نے، اور جو تھے ثمودی (قوم سے) ؛
عاد نے فرعون نے اور لُوطؑ کی بھی قوم نے ؛ بن کے رہنے والوں نے، اور قومِ تُبّع سے جو تھے ؛
سب نے جھٹلایا رسولوں کو، تو پورا ہو گیا وعدہ جو اُن سے کیا تھا ہم نے (اپنے) قہر کا ؛
خلقتِ اوّل کے بعد اب کیا ہم (اتنے) تھک گئے (کہ نہیں سکتے دوبارہ اُن کو پیدا کر سکے) ؟
(یہ نہیں) بلکہ انھیں شک ہے نئی تخلیق سے ؛
ہے ہمیں نے بالیقیں انسان کو پیدا کیا اور خیالاتِ دِلی سے اُس کے ہم ہیں آشنا
اُس کی شہ رگ سے زیادہ ہم تو ہیں اُسکے قریب ؛ (لیکن اُس کی آنکھوں پر غفلت کے پردے ہیں عجیب)
دائیں بائیں ضبط کرنے والے دو بیٹھے ہوئے[3] ضبط کرتے جاتے ہیں (اعمال ہر انسان کے)
یہ نہیں ممکن، نکلے بات منہ سے (آدمی) اور نہ ہو اک پاسباں تیّار اُس کے پاس ہی ؛
موت کی سختی تو ہو کر ہی رہے گی (جاں گزا) (ہم جتا دیں گے) یہ وہ ہے تُو گریزاں جس سے تھا ؛
اور پھر (روزِ قیامت) صُور پھُونکا جائے گا یہ وہ دن ہے جس سے لوگوں کو ڈرایا جاتا تھا ؛
آئے گا ہر شخص، اُس کے ساتھ ہوگا اِک[4] گواہ اور اک وہ لائے گا جو (تابہ دربارِ اِلٰہ) ؛
(ہم جتا دیں گے اُسے) تُو بے خبر اِس دن سے تھا آج ہم نے پردہ آنکھوں سے تری ہٹوا دیا
آج تو تیری نظر ہے تیز (تُو ہے دیکھتا) ؛
اُس کا ہمراہی کہے گا، پاس جو کچھ میرے تھا وہ تو یہ حاضر ہے (اک اعمالنامے میں لکھا) ؛
حکم ہوگا (دو فرشتوں کو) کہ (فوراً) ڈال دو کافرِ سرکش کو دوزخ میں (اور اُن اشرار کو)
نیکی سے جو روکنے والے تھے اور حد سے بڑھے اور جو شک لانے والے تھے (غرور و کبر سے)
جو شریک اللہ کا کرتے تھے اور افراد کو، اب عذابِ سخت میں (دوزخ کے) اُسکو ڈال دو ؛
ہم نشیں (شیطان) اُس کا پھر کہے گا، اے خدا میں نے تو اِس کو نہیں سرکش بنایا (برملا)
بلکہ پرلے درجے کی گمراہی میں یہ خود ہی تھا ؛

ع ۱۵
۱۵

[1] یعنی کفارِ مکہ سے پہلے

[2] ان کا ذکر آخری پارے کی سورۂ بروج میں دیکھئے۔

[3] یعنی کراماً کاتبین، یہ دو فرشتے ہیں جو ہر شخص کے ساتھ متعین ہیں ایک اعمالِ نیک لکھتا رہتا ہے اور دوسرا اعمالِ بد۔

[4] یعنی ایک فرشتے کے پاس اس کا نامۂ اعمال ہوگا اور ایک فرشتہ اسے ہانکتا لائے گا۔

يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ﴿۳۰﴾ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ﴿۳۱﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ﴿۳۲﴾ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ ﴿۳۳﴾ ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿۳۴﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ﴿۳۵﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ ؕ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿۳۶﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ﴿۳۷﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ﴿۳۸﴾ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ﴿۳۹﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿۴۰﴾ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿۴۱﴾ يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ﴿۴۲﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ﴿۴۳﴾ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ؕ ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ﴿۴۴﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۫ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ﴿۴۵﴾ ع

ع ۳ ۱۶ ۱۷

سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ﴿۱﴾ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ﴿۲﴾ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ﴿۳﴾

پُوچھیں گے دوزخ سے ہم اُس دن کہ تُو (کیا) بھر چکی؟ وہ کہے گی، اور بھی کچھ ہے؟ (میں بھوکی ہوں ابھی) ؁
اور کی جائے گی جنّت متقیّوں کے قریب فاصلہ باقی رہے گا کچھ نہ (دونوں کے قریب) ؁
یہ وہی (جنّت) ہے جس کا وعدہ تھا (حق نے) کیا ایسے لوگوں کے لیئے جو جُھک گئے (سوئے خدا)
جو محافظ ہیں (حقوقِ بندگی کے برملا) ؁
جو کہ بے دیکھے ہوئے (اللہِ) رحمٰن سے ڈرا، اور دلِ گرویدہ لے کر (باادب) حاضر ہوا
(ایسے لوگوں سے کہیں گے ہم کہ) باامن و سلام (باغِ جنّت میں) چلے جاؤ، یہ ہے یومِ دوام ؁
وہ جو کچھ چاہیں وہاں موجود ہے اُن کے لیئے کچھ زیادہ بھی ہمارے پاس ہے (اس دن سے) ؁
اُمّتیں ہم کتنی غارت اِن سے پہلے کر چکے اور وہ بڑھ چڑھ کے بل بوتے میں اِن لوگوں سے تھے
ڈھونڈتے پھرتے تھے شہروں میں (بہ سعیِ بہتریں) بھاگ جانے کا ٹھکانہ بھی کہیں ہے (یا نہیں) ؁
صاحبِ دل، کان رکھ کر جو حضورِ قلب سے سُنتا ہے، بیشک نصیحت اس میں ہے اُس کے لیئے ؁
ہم نے چرخ و ارض اور جو کچھ ہے اُنکے درمیاں صرف چھ دن میں بنائے، اور نہ تھی کچھ بھی تکاں ؁
(اے پیمبر) صبر اِن لوگوں کے کہنے پر کرو اپنے رب کی حمد اور تسبیح بھی کرتے رہو،
پہلے، سُورج کے نکلنے ڈُوبنے سے (سُن رکھو) ؁
اور تسبیحِ خدا کچھ حصّۂ شب میں کرو اور اُس کے بعد بھی، جب تم نمازیں پڑھ چکو؁
اور سُنو، جس دن ندا منادی دے گا پاس سے؁ جس دن (اُس کی) چیخ سب اچھی طرح سُن پائیں گے،
دن ہے (قبروں سے) نکلنے کا وہ (لوگوں کے لیئے) ؁
بالیقیں ہم ہیں جِلاتے، اور ہم ہیں مارتے اور ہماری ہی طرف آنا ہے (سبکو) لوٹ کے؁
یہ زمیں پھٹ جائے گی جس دن، وہ دوڑے آئیں گے جمع کرنا اِن کا آساں ہے ہمارے واسطے ؁
(اے پیمبر) یہ جو کچھ کہتے ہیں ہم کو ہے خبر، اور تم جابر نہیں ہو اِن (تمام افراد) پر
تم نصیحت اُس کو (بس) کرتے رہو قرآن سے خوف کرتا ہے جو وعدے سے ہمارے قہر کے ؁

ع ۱۶ / ۱۷

سورۂ ذاریات (۵۱)

(یہ سورۃ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اسمیں ساٹھ آیتیں اور ۳ رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں) جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں ؁
اُن ہواؤں کی قسم بکھراتی ہیں جو (ابر کو) ؁ جو اٹھا لیتی ہیں مینہ کا بوجھ (پیغمبر سنو)
چلتی ہیں آہستہ آہستہ (وہ بادل کو لیئے)

فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۙ﴿۴﴾ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۙ﴿۵﴾ وَّاِنَّ الدِّيْنَ
لَوَاقِعٌ ؕ﴿۶﴾ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۙ﴿۷﴾ اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۙ﴿۸﴾
يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ؕ﴿۹﴾ قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۙ﴿۱۰﴾ الَّذِيْنَ هُمْ
فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۙ﴿۱۱﴾ يَسْــَٔلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ؕ﴿۱۲﴾ يَوْمَ هُمْ
عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ﴿۱۳﴾ ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ؕ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ
تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۴﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۙ﴿۱۵﴾ اٰخِذِيْنَ
مَاۤ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ؕ﴿۱۶﴾ كَانُوْا
قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۱۸﴾
وَفِيْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿۱۹﴾ وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ
لِّلْمُوْقِنِيْنَ ۙ﴿۲۰﴾ وَفِيْۤ اَنْفُسِكُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَفِي السَّمَآءِ
رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ
مِّثْلَ مَاۤ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ﴿۲۳﴾ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ
الْمُكْرَمِيْنَ ۘ﴿۲۴﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ
مُّنْكَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ فَرَاغَ اِلٰۤى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ۙ﴿۲۶﴾ فَقَرَّبَهٗۤ
اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا
تَخَفْ ؕ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ
فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ﴿۲۹﴾ قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ
رَبُّكِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۰﴾

کرتی ہیں تقسیم پھر (رحمت ہمارے) حکم سے ؛

ہم نے جو وعدہ کیا ہے تم سے سچ ہے (واقعی)
اور ہے انصاف ہونا بھی ضرور (و لازمی) ؛

اور قسم اُس آسماں کی جس میں ہیں رستے پڑے ؛
(جالدار اور سیمگوں تاروں کی گردش کے لئے)

بالیقیں تم لوگ ہو (یک گونہ) جھگڑے میں پڑے
جو ہیں گمراہِ (ازل) اِس سے وہی گمرہ ہوئے ؛ [1]

(فی الحقیقت) جو چلے اٹکل پہ وہ مارے گئے ؛
وہ جو غفلت میں پڑے ہیں اور ہیں بھولے ہوئے ؛

اور (تم سے) پوچھتے ہیں کب ہے دن انصاف کا ؟
(کہدو) جس دن آگ پر تم (سب) کو سینکا جائیگا ؛

(ہم کہیں گے) اب چکھو اپنی شرارت کا مزا
جس کی جلدی تم کو تھی یہ ہے (وہی دن بر ملا) ؛

(خلد کے) باغوں میں اور چشموں میں ہونگے متقی ؛
جو دیا ہے اُن کے رب نے لے رہے ہیں (جنتی)

اس سے پہلے تھے یہ نیکو کار (بندے واقعی) ؛

یہ بہت کم رات کو سوتے تھے (فرطِ شوق سے) ؛
صبح اُٹھ کر مغفرت کی تھے دُعائیں مانگتے ؛

اُن کے مالوں میں تھا حِصّہ سائل و محروم کا ؛
بہرِ اربابِ یقیں (بہتیری) آیاتِ (خدا)

ہیں زمیں میں اور خود تم میں بھی ہیں لوگو (تو کیا)
تم کو اِتنا بھی نہیں (آنکھوں سے اپنی) سوجھتا ؛ ؟

اور تمھارا رزق، اور جو وعدہ ہے تم سے کیا
آسماں میں ہے (وہ سب سمجھو ذرا سوچو ذرا) ؛ [2]

تو قسم اُس کی جو ہے ربِّ زمین و آسماں،
یہ کلامِ حق ہے، جیسے بولتے ہو تم (یہاں) ؛ [3]

وہ حکایت ہے، جو ابراہیمؑ کے مہمانوں [4] کی
تھے جو عزت دار، کیا پہنچی ہے تم تک (اے نبی) ؟

جب وہ اِن کے پاس آئے تو کیا ان کو سلام
بولے (ابراہیمؑ تم پر بھی ہمارا ہو) سلام،

(اور کہا دل میں) کہ ہیں یہ لوگ کچھ نا آشنا ؛
اپنے گھر دوڑے گئے، لے آئے اک بچھڑا تلا ؛

سامنے رکھ کر پھر اُن کے، بولے کھاتے کیوں نہیں ؟ ؛
دل ہی دل میں پھر ڈرے اُن سے (ہوئے کچھ خشمگیں)

بولے (مہماں) ہم سے اندیشہ نہ تم کرنا کوئی،
اور اک فرزندِ لائق کی انہیں خوشخبری دی ؛

سامنے سے انکی بیوی آئیں یہ کہتی ہوئی
پیٹ کر منہ (بولیں) بڑھیا ہوں میں اور ہوں بانجھ بھی ؛

وہ فرشتے بولے، ایسا ہی ہے حکمِ کردگار
صاحبِ حکمت ہے وہ، آگاہ اور دانائے کار ؛

ع ۲
۱۸

---

[1] مقصد یہ ہے کہ قرآن کے بارے میں تم لوگ جو بے مقصد باتیں کیا کرتے ہو ان باتوں سے وہی بہکیں گے جو گمراہِ ازلی ہیں۔

[2] یعنی سزا اور جزا کے وعدے کا اور رزق و روزی کا تعلق عالمِ بالا سے ہے

[3] یعنی جس طرح تم اپنے کلام کو اپنا کلام سمجھتے ہو اسی طرح قرآن کو کلامِ الٰہی سمجھو۔

[4] فرشتوں سے مراد ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے تھے

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ أَيُّهَا الْمُرْسَلُونَ ﴿٣١﴾ قَالُوٓا إِنَّآ أُرْسِلْنَآ إِلَىٰ
قَوْمٍ مُّجْرِمِينَ ﴿٣٢﴾ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّن طِينٍ ﴿٣٣﴾ مُّسَوَّمَةً عِندَ
رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِينَ ﴿٣٤﴾ فَأَخْرَجْنَا مَن كَانَ فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٣٥﴾ فَمَا
وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٣٦﴾ وَتَرَكْنَا فِيهَآ ءَايَةً لِّلَّذِينَ
يَخَافُونَ الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿٣٧﴾ وَفِى مُوسَىٰٓ إِذْ أَرْسَلْنَٰهُ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ
بِسُلْطَٰنٍ مُّبِينٍ ﴿٣٨﴾ فَتَوَلَّىٰ بِرُكْنِهِۦ وَقَالَ سَٰحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ ﴿٣٩﴾ فَأَخَذْنَٰهُ
وَجُنُودَهُۥ فَنَبَذْنَٰهُمْ فِى الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيمٌ ﴿٤٠﴾ وَفِى عَادٍ إِذْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ
الرِّيحَ الْعَقِيمَ ﴿٤١﴾ مَا تَذَرُ مِن شَىْءٍ أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيمِ ﴿٤٢﴾
وَفِى ثَمُودَ إِذْ قِيلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوا حَتَّىٰ حِينٍ ﴿٤٣﴾ فَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ
فَأَخَذَتْهُمُ الصَّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنظُرُونَ ﴿٤٤﴾ فَمَا اسْتَطَٰعُوا مِن قِيَامٍ وَمَا كَانُوا
مُنتَصِرِينَ ﴿٤٥﴾ وَقَوْمَ نُوحٍ مِّن قَبْلُ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَٰسِقِينَ ﴿٤٦﴾
وَالسَّمَآءَ بَنَيْنَٰهَا بِأَيْي۟دٍ وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ ﴿٤٧﴾ وَالْأَرْضَ فَرَشْنَٰهَا فَنِعْمَ
الْمَٰهِدُونَ ﴿٤٨﴾ وَمِن كُلِّ شَىْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿٤٩﴾
فَفِرُّوٓا إِلَى اللَّهِ ۖ إِنِّى لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٥٠﴾ وَلَا تَجْعَلُوا مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا
ءَاخَرَ ۖ إِنِّى لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٥١﴾ كَذَٰلِكَ مَآ أَتَى الَّذِينَ مِن قَبْلِهِم
مِّن رَّسُولٍ إِلَّا قَالُوا سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ ﴿٥٢﴾ أَتَوَاصَوْا بِهِۦ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ
طَاغُونَ ﴿٥٣﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ أَنتَ بِمَلُومٍ ﴿٥٤﴾ وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ
تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٥٥﴾ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴿٥٦﴾

بولے (ابراہیمؑ) پھر اے قاصدانِ (کبریا) (آئے ہو کیوں اور) تمہارا (مقصد) مطلب ہے کیا ؟

بولے ہے اک قومِ مجرم پر ہمیں بھیجا گیا [1] تا کریں پتھراؤ اُس پہ کھنگروں کا (جابجا) ؛

نامزد نزدِ خدا جو ہو چکے اُن کے لیئے (حدِّ فطرت سے) جو ہیں (دانستہ) آگے بڑھ گئے ؛

دی نجات ہم نے اُسے جو مردِ مومن تھا وہاں ؛ اور سوا اک گھر کے (یعنی لوطؑ کا جو تھا مکاں)

ہم نے پایا ہی نہ کوئی خانۂ اسلامیاں ؛

ہم نے اُس بستی میں عبرت کے نشاں باقی رکھے ڈرتے ہیں جو دردآگیں قہر سے، اُن کے لیئے ؛

قصۂ موسیٰؑ میں بھی (آثارِ قدرت ہیں چھپے) ہم نے بھیجا جب اُنہیں ماحول میں فرعون کے

دے کے اُن کو (اپنی قدرت سے) نمایاں معجزے ؛

ہو گیا سرتاب پھر (فرعون) اپنے زور پر بولا جادوگر ہے یا دیوانہ یہ (پیغامبر) ؛

کی گرفت اُسکی اور اسکے لشکروں کی پھر (وہاں) غرق اُن کو کر دیا دریا میں ہم نے بعدازاں

وہ ملامت کے تھا قابل (قابلِ الزام ہاں) ؛

ہیں (ہلاکِ) عادؑ میں بھی اُسکی قدرت کے (نشاں) جبکہ اک منحوس آندھی اُن پہ بھیجی (ناگہاں)

وہ گزر جاتی تھی جس شے پر (تباہی کی طرح) اُس کو چُورا کرتی تھی بوسیدہ ہڈی کی طرح ؛

اور ثمودی (قوم) میں (ہیں اُسکی قدرت کے نشاں) جب کہا اُن سے کہ وقتِ خاص تک بس لو یہاں ؛

پھر وہ سرتابی خدا کے حکم سے کرنے لگے اُن کو آ پکڑا کڑک نے دیکھتے ہی دیکھتے ؛

پھر نہ اُن سے ہو سکا ٹھہریں (مقابل قہر کے) اور نہ وہ ہم سے کوئی بدلہ ہی (آخر) لے سکے ؛

اِن سے پہلے (ہم تھے) قومِ نوحؑ غارت کر چکے شک نہیں اس میں کہ وہ سب لوگ نافرمان تھے ؛

ہم نے اپنے ہاتھ کے بل سے بنایا آسماں ہم وسیع القدرت اور ہیں صاحبِ مقدور (ہاں) ؛

اور ہمیں نے تو زمیں کو ہے بچھایا (برملا) کیسے اچھے ہم بچھانے والے ہیں (سوچو ذرا) ؛

اور بنائے ہیں ہمیں نے جوڑے ہر اک چیز کے تا کرو تم غور (اس نظمِ جہاں پر فکر سے) ؛

جانبِ اللہ بھاگو (لو پناہِ کبریا) میں تمہیں اُسکی طرف سے ڈر سُناتا ہوں کھلا ؛

اور خدا کا ساتھی ٹھہراؤ نہ کوئی دوسرا میں تمہیں اُس کی طرف سے ڈر سُناتا ہوں کھُلا ؛

پاس اِن سے پہلوں کے بھی جب کوئی آیا نبی وہ یونہی کہتے رہے ساحر ہے یا وحشی کوئی ؛

یہ وصیت باہمی کیا کرتے آئے ہیں یہی ؟ (کچھ نہیں) بلکہ یہ سرکش لوگ ہی ہیں (واقعی) ؛

(اے پیمبر) تم کرو اعراض اِن سے (بالیقیں) اور (اِن کے کفر کا) الزام کچھ تم پر نہیں ؛

(ہاں) نصیحت (حسبِ موقع) اِنکو تم کرتے رہو کام آتی ہے نصیحت اہلِ ایماں کو (سُنو) ؛

جن و انسان کو سب ہم نے اسلئے پیدا کیا [2] تا ہماری بندگی کرتے رہیں وہ (بجا) ؛

ع ۲ / ۲۳

[1] یعنی قوم عاد

مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ۞۵۷ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ
الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ۞۵۸ فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا
مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ۞۵۹ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ
كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ۞۶۰ ع

سُوْرَةُ الطُّوْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالطُّوْرِ ۞۱ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۞۲ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۞۳ وَّالْبَيْتِ
الْمَعْمُوْرِ ۞۴ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۞۵ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۞۶ اِنَّ
عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۞۷ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۞۸ يَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ
مَوْرًا ۞۹ وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ۞۱۰ فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۞۱۱
الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ۞۱۲ يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى
نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ۞۱۳ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ۞۱۴
اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ۞۱۵ اِصْلَوْهَا
فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ
مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۞۱۶ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ۞۱۷
فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ وَوَقٰهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ
الْجَحِيْمِ ۞۱۸ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۞۱۹
مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۞۲۰

ہاں سے رو، دینہ تو اپنا ہم نہیں ہیں چاہتے — کھانے (پینے) کے بھی ہم خواہاں نہیں اِن لوگوں سے ؛
جو خدا ہے، رِزق دینے والا ہے بیشک وہی — قوّتوں والا، زبردست (اور مضبوط و قوی) ؛
اِن گنہگاروں کا بھی پیمانہ ہے اب بھر چکا — جس طرح ہم مشربوں کا اِن کے پیمانہ بھرا
اب نہ یہ جلدی کریں ہم سے، (کہ اب ہے دیر کیا) ؛
الغرض افسوس ہے اِن کافروں کے حال پر — اُن کے اُس دن سے، ہے جس کا اِن سے وعدہ (سربسر) ؛

ع ۱۴ / ۲

(۵۲) سُورۂ طُور

(یہ سُورۃ مکّہ معظّمہ میں نازل ہوئی۔ اس میں ۴۹ آیتیں اور دو رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغاز (بیاں) — جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں ؛
(اے پیمبر) ہم قسم کھاتے ہیں (کوہِ) طُور کی ؛ — اُس کتاب (لوحؔ[1]) کی بھی، جو کہ ہے لکھّی ہوئی
(کچھ) کُشادہ، چوڑے چکلے کاغذوں پر (بیگماں) ؛ — اور بھرے اُس گھر کی (جو ہے کعبۂ قدوسیاں[2]) ؛
(آسماں کی) سقفِ بالا کی بھی (کھاتے ہیں قسم) ؛ — جوش کھانے والے دریا کی بھی (کھاتے ہیں قسم) ؛
قہر آنے والا ہے، ربّ کا تمہارے (بالیقیں) ؛ — اور کوئی دفع کرنے والا بھی اُس کا نہیں ؛
لہر میں آئیں (مثالِ موج) جس دن آسماں ؛ — اور پہاڑ اُڑتے پھریں (ہوں جس طرح گالے رواں) ؛

ہے خرابی اُس دن، اُن جھٹلانے والوں کے لیئے — جو کہ ہیں باتیں بناتے، کھیل میں ہیں جو پڑے ؛
دھکّے دے کر جب یہ دوزخ میں دھکیلے جائینگے — (اور کہا جائیگا اِن سے) ہے یہ وہ دوزخ جسے
جھوٹ تھے سمجھے ہوئے تم (اور جسے جھٹلاتے تھے) ؛

کیا یہ جادُو ہے ؟ کہ خود تم کو نہیں ہے سُوجھتا ؟ ؛ — اِس میں جاؤ، ہو نہ ہو پھر تم کو یارا صبر کا ؛
دونوں باتیں یہ برابر ہیں تمہارے واسطے — تم جو کچھ کرتے تھے، اب بدلہ اُسی کا پاؤگے ؛
باغوں میں اور نعمتوں میں ہوں گے بیشک متّقی ؛ — وہ مزے اُس کے اڑائیں گے جو (نعمت) ربّ نے دی،
اور بچائے گا اُنہیں ربّ قہر سے دوزخ کے بھی ؛
(اور اجازت ہو گی) رچتا پچتا کھاؤ (برملا) — کام تم جو نیک کرتے تھے، یہ ہے اُس کا صلا ؛
(بیٹھو تم) تکیئے لگا کر تختوں پر (آرام سے) — جو قطار اندر قطار (اِن جنّتوں میں) ہیں بچھے،
زوجیت میں اُن کی ہم حوروں کو دیں گے (واقعی) — جن کی آنکھیں ہوں گی (مخمور اور متوالی) بڑی ؛

[1] لوحِ محفوظ
[2] بیت المعمور، فرشتوں کے طواف کے لئے ایک کعبہ ہے جو ساتویں آسمان پر ہے۔

والذين امنوا واتبعتهم ذريتهم بايمان الحقنا بهم ذريتهم وما التنهم من عملهم من شيء كل امرئ بما كسب رهين ﴿٢١﴾ وامددنهم بفاكهة ولحم مما يشتهون ﴿٢٢﴾ يتنازعون فيها كاسا لا لغو فيها ولا تاثيم ﴿٢٣﴾ ويطوف عليهم غلمان لهم كانهم لؤلؤ مكنون ﴿٢٤﴾ واقبل بعضهم على بعض يتساءلون ﴿٢٥﴾ قالوا انا كنا قبل في اهلنا مشفقين ﴿٢٦﴾ فمن الله علينا ووقنا عذاب السموم ﴿٢٧﴾ انا كنا من قبل ندعوه انه هو البر الرحيم ﴿٢٨﴾ فذكر فما انت بنعمت ربك بكاهن ولا مجنون ﴿٢٩﴾ ام يقولون شاعر نتربص به ريب المنون ﴿٣٠﴾ قل تربصوا فاني معكم من المتربصين ﴿٣١﴾ ام تامرهم احلامهم بهذا ام هم قوم طاغون ﴿٣٢﴾ ام يقولون تقوله بل لا يؤمنون ﴿٣٣﴾ فلياتوا بحديث مثله ان كانوا صدقين ﴿٣٤﴾ ام خلقوا من غير شيء ام هم الخلقون ﴿٣٥﴾ ام خلقوا السموت والارض بل لا يوقنون ﴿٣٦﴾ ام عندهم خزائن ربك ام هم المصيطرون ﴿٣٧﴾ ام لهم سلم يستمعون فيه فليات مستمعهم بسلطن مبين ﴿٣٨﴾ ام له البنت ولكم البنون ﴿٣٩﴾ ام تسئلهم اجرا فهم من مغرم مثقلون ﴿٤٠﴾ ام عندهم الغيب فهم يكتبون ﴿٤١﴾ ام يريدون كيدا فالذين كفروا هم المكيدون ﴿٤٢﴾ ام لهم اله غير الله سبحن الله عما يشركون ﴿٤٣﴾

لائے جو ایمان اور جن لوگوں کی اولاد بھی — از روئے ایمان اُن کی پیروی کرتی رہی

اُن کی ہم اولاد کو اُن سے ملا دیں گے وہاں — اُن کے عملوں سے گھٹائیں گے نہ کچھ بھی (بیگماں)؛

ہو گا اپنے ہی عمل میں رہن ہر انساں (وہاں) ٭

اُن کا جس میوے کو اور جس گوشت کو جی چاہے گا — کر دینگے ہم ریل پیل اُنکی (جناں میں یہ ملا) ٭

ساغر (اُسے) کی کریں گے چھینا جھپٹی وہ وہاں — ہو گی ناشائستہ حرکت اور نہ بک بک (بیگماں) ٭

آس پاس اُن کے پھرینگے (خوبصورت) نوجواں — جیسے موتی رکھتے ہوں، با احتیاط (درخشاں) ٭

کر کے منہ بعضوں کے آگے بعض پوچھیں گے (وہاں) — اور کہیں گے اِس سے پہلے اپنے گھر میں (بیگماں)

ڈرتے رہتے تھے (مآلِ کار کیا ہو ناگہاں) ٭

پھر (بڑا ہی) ہم پہ یہ اِحساں کیا اللہ نے — اور بچایا ہم کو لُو کے (سوز آگیں) قہر سے ٭

ہم پکارا کرتے تھے پہلے ہی خالق کو (وہاں) — بالیقیں (اللہ) محسن ہے (بڑا) اور مہرباں ٭

(اے پیمبر) اِن کو سمجھا دو کہ تم عامل نہیں — اور نہ دیوانے ہو (جیسا کہتے ہیں یہ نکتہ چیں) ٭

کیا یہ کہتے ہیں کہ شاعر ہے (رسولِ کردگار) — اور ہے اِس پر گردشِ دَوراں کا ہم کو انتظار ٭؟

(اے پیمبر) ان سے کہدو منتظر (اِس کے) رہو — ہوں تمہارے ساتھ میں بھی منتظر، (باور کرو) ٭

اِن کی عقلیں کیا انہیں باتیں سکھاتی ہیں یہی؟ — یا شرارت پر ہیں یہ لوگ؟ (اور محوِ سرکشی)؟

کیا یہ کہتے ہیں، ہے قرآں خود گھڑا اِس شخص نے؟ — (کچھ نہیں) بلکہ نہیں ایمان لانا چاہتے ٭

ہیں اگر سچے، تو لے آئیں کلام ایسا کوئی ٭ — بے کسی کے، کیا یہ پیدا ہو گئے ہیں آپ ہی؟

کیا یہی خالق ہیں، (خلقت اِن سے ہے مخلوق کی)؟ ٭

کیا انہوں نے ہیں زمین و آسماں پیدا کیئے؟ — (کچھ نہیں) بلکہ یقیں کرنا نہیں یہ چاہتے ٭

کیا خزانے ہیں تمہارے ربّ کے اِن لوگوں کے پاس؟ — یا یہ حاکم ہیں (کہیں کے، اِن کی محکم ہے اساس)؟

یا کوئی سیڑھی ہے اِنکے پاس (جس کی لاگ سے) — (آسماں کی باتیں) سُن آتے ہیں، (جب ہیں چاہتے)؟

پس اگر اِن میں سے سُن آیا ہے یہ باتیں کوئی — تو (کہو اُس سے) سند لائے کھلی اِس بات کی ٭

کیا تمہارے بیٹے ہیں، اللہ کی ہیں بیٹیاں؟ ٭ — یا طلب کرتے ہو مزدوری تم اِن سے (بیگماں)؟

اِس لیئے اِن پر ہے اِس تاوان کا بارِ (گراں)؟ ٭

کیا خبر ہے غیب کی اِن کو، یہ لکھ دیں گے اُسے؟ ٭ — یا (اِرادہ کر کے) ہیں دھوکا یہ دینا چاہتے،

بس ہیں اپنے داؤ میں خود ہی یہ کافر آ گئے ٭

یا کوئی معبود ہے اِن کا سوا اللہ کے؟ — پاک ہے ذاتِ الٰہی اِن کے (کفر و) شرک سے ٭

ع ۴۸ ۳

ـہ یعنی دوزخ کی گرم ہوا سے۔

وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ﴿۴۴﴾
فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِىْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ﴿۴۵﴾ يَوْمَ لَا
يُغْنِىْ عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ
رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ
تَقُوْمُ ﴿۴۸﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ﴿۴۹﴾

سُوْرَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَانِ وَسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ﴿۱﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ﴿۲﴾ وَمَا
يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ﴿۳﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْىٌ يُّوْحٰى ﴿۴﴾ عَلَّمَهٗ
شَدِيْدُ الْقُوٰى ﴿۵﴾ ذُوْ مِرَّةٍ فَاسْتَوٰى ﴿۶﴾ وَهُوَ بِالْاُفُقِ
الْاَعْلٰى ﴿۷﴾ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ﴿۸﴾ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ
اَوْ اَدْنٰى ﴿۹﴾ فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى ﴿۱۰﴾ مَا كَذَبَ
الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ﴿۱۱﴾ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ﴿۱۲﴾ وَلَقَدْ رَاٰهُ
نَزْلَةً اُخْرٰى ﴿۱۳﴾ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ﴿۱۴﴾ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ﴿۱۵﴾
اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ﴿۱۶﴾ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ﴿۱۷﴾ لَقَدْ
رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ﴿۱۸﴾ اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ﴿۱۹﴾
وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ﴿۲۰﴾ اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ﴿۲۱﴾

آسمانی ٹکڑا[1] یہ دیکھیں اگر گرتا ہُوا — تو کہیں بادل ہے یہ، ہے سخت جم کر ہو گیا ؛

(اے پیمبر) ان کو اِن کے حال ہی پر چھوڑ دو — جب تک اِن کے سامنے وہ دن بھی آ موجود ہو

جبکہ غش آ جائے (مارے صدمے کے) کفّار کو ؛

جس دن اُن کا مکر کام اُن کے نہ کچھ بھی آئے گا — اور مدد اُن کو نہ پہنچے گی کہیں سے (دیکھنا) ؛

اور بیشک ظالموں (اور مجرموں) کے واسطے — ہے عذاب اک حشر سے پہلے بھی (یہ واضح رہے)

لیکن اِن میں سے نہیں ہیں اکثر (اس کو) جانتے ؛

منتظر حکمِ خدا کے صبر سے بیٹھے رہو — تم ہماری نظروں میں ہو (اور نگرانی میں ہو)

جب اٹھو سو کر، کرو اللہ کی حمد (و ثنا) — اور کرو تسبیح اُس کی (ہے یہی تم کو روا) ؛

رات کے اک حصّے میں اس کے رہو تسبیح خواں — اور اس کے بعد جب ڈوبیں ستارے (بیگماں) ؛

سُورۃ نجم (۵۳)

(یہ سورۃ مکّہ معظمہ میں نازل ہوئی۔ اس میں ۶۲ آیتیں اور تین رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے، کرتا ہوں آغازِ (بیاں) — جو بڑا ہی رحم والا ہے، نہایت مہرباں ؛

ہے قسم تارے کی، جب ہے (آسماں سے) ٹوٹتا — یہ تمہارے دوست[2] بھٹکے ہیں نہ بہکے ہیں ذرا

اپنی ذاتی خواہشوں سے وہ نہیں ہیں بولتے ؛ — وحی ہے[3] یہ، اُن پہ جو ہوتی ہے نازل (عرش سے) ؛

اور انہیں تعلیم دیتا ہے وہ (جبریلِؑ امیں) ؛ — طاقتیں جس کی زبردست (اور) ہیں (محکم تریں) ؛

زور آور، چرخ کے اونچے کنارے پر وہ تھا — (سامنے) پھر وہ (پیمبر کے) ہوا آ کر کھڑا ؛

پھر ہوا نزدیک اُن سے اور پھر (اتنا) جُھکا — دو کماں کا یا کچھ اس سے بھی رہا کم فاصلا ؛

پھر خدا نے وحی اپنے بندے[4] پر جو کی وہ کی — (اور پیمبر نے) جو دیکھا، اُن کے دل نے (واقعی)

جھُوٹ کچھ اُس میں ملایا ہی نہیں (سچ سچ کہا) ؛

جو اُنہوں نے دیکھا، اب اُس پر جھگڑتے تم ہو کیا؟ ؛ — نزدِ سدرہ[5] اور بھی اک بار اُترتے دیکھا تھا ؛

جنّت اُس کے پاس ہے آرام گاہِ (خوش نما) — چھا رہا تھا جبکہ بیری پہ جو کچھ تھا چھا رہا[6] ؛

(اور پیمبر کی) نظر اُچٹی نہیں بھٹکی نہیں ؛ — دیکھے قدرت کے بڑے آثار انہوں نے بالیقیں ؛

لات[7] اور عُزّا کو دیکھو تو ذرا (اے مشرکو) ؛ — اور جو ہے اک تیسری دیوی منات (اُس دیوی) کو ؛

(ہیں یہ کیا چیز اور ان میں کتنی ہے تاب و تواں) — کیا ملے تم کو تو بیٹے اور خدا کو بیٹیاں ؟ ؛

[1] شہاب سے مراد ہے۔
[2] یعنی محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
[3] یعنی قرآنِ مجید۔
[4] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر
[5] "سدرۃ المنتہیٰ" ساتویں آسمان پر بیری کا ایک درخت ہے جہاں حضرت جبریلؑ کی رسائی بھی صرف یہیں تک ہے۔
[6] بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ نور چھا رہا تھا لیکن بعض مفسرین کا خیال ہے کہ سنہری پروانے چھائے ہوئے تھے۔
[7] لات، عزّا اور منات بتوں کے نام ہیں جنہیں اہلِ عرب اسلام سے پہلے پوجتے تھے۔

ع ۲ / ۴

تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ﴿۲۲﴾ اِنْ هِىَ اِلَّاۤ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ
وَاٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا
تَهْوَى الْاَنْفُسُ ۚ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ﴿۲۳﴾ اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا
تَمَنّٰى ﴿۲۴﴾ فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾ وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِى السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِىْ
شَفَاعَتُهُمْ شَيْــًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى ﴿۲۶﴾ اِنَّ
الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ﴿۲۷﴾ وَمَا لَهُمْ
بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِىْ مِنَ الْحَقِّ
شَيْــًٔا ﴿۲۸﴾ فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ
الدُّنْيَا ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ
ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ﴿۳۰﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِى
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِىَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَ
يَجْزِىَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ﴿۳۱﴾ اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ
وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ
اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِىْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْۤا
اَنْفُسَكُمْ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ﴿۳۲﴾ اَفَرَءَيْتَ الَّذِىْ تَوَلّٰى ﴿۳۳﴾ وَاَعْطٰى
قَلِيْلًا وَّاَكْدٰى ﴿۳۴﴾ اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ﴿۳۵﴾ اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِىْ
صُحُفِ مُوْسٰى ﴿۳۶﴾ وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِىْ وَفّٰىۤ ﴿۳۷﴾ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ﴿۳۸﴾
وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ﴿۳۹﴾ وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ﴿۴۰﴾

ہے بڑی بھونڈی یہ تقسیم (اور ناقص ہے گماں) ؛

یہ فقط کچھ نام ہیں، جو تم نے خود ہیں رکھ لئے — اور تمہارے باپ دادوں نے (کمالِ جہل سے)
اور سند اس کی اُتاری ہی نہیں اللہ نے — اٹکلوں اور نفس کی خواہش پہ یہ ہیں چل رہے
جانبِ رب سے ہدایت گو ہے اِن کو آ چکی؛ — (مانتے پھر بھی نہیں ان کی ڈھٹائی دیکھ لی)؛
آدمی کو کیا وہ ملتا ہے، ہو جس کا خواستگار؟ — دنیا پر اور آخرت پر ہے خدا کا اختیار؛
(گو) فرشتے ہیں بہت سے آسمانوں میں بھرے — کچھ سفارش کام آتی ہی نہیں اُن کی (وَلے)
ہاں مگر جس کے لئے چاہے اجازت دے خدا — (یا) پسند آئے (فرشتوں کی سفارش اور دعا)؛
(اے پیمبر) آخرت پر جو نہیں رکھتے یقیں — نام رکھتے ہیں فرشتوں کے زنانے (بدتریں)؛
اِس (حقیقت) کی خبر حالانکہ اُن کو کچھ نہیں، — وہ نِری اٹکل پہ چلتے ہیں (مگر ہیں بدیقیں)

بالمقابل حق کے، اٹکل کام آتی ہے کہیں! ؛

(اے پیمبر) جو ہمارے ذکر سے منہ موڑ لے — کچھ نہ چاہے جو سوائے زندگیِ دہر کے،

تم کرو پروا نہ ایسے شخص کی (وہ کچھ کرے) ؛

(کیا کریں وہ) عقل اُن کی بس یہیں تک ہے رسا، — جانتا ہے رب تمہارا، کون ہے بھٹکا ہوا؟

جو ہیں راہِ راست پر، اُنکو بھی ہے وہ جانتا ؛

ہے جو کچھ ارض و سما میں سب ہے وہ اللہ کا — تاکہ بدکاروں کو دے، اعمال کا اُن کے صلا

اور بھلائی کرنے والوں کو وہ بدلہ دے بھلا ؛

جو گناہائے کبیرہ، اور فحش اعمال سے — بچتے ہیں، ہوتے ہیں کچھ چھوٹے گنہ سرزد ولے،
مغفرت میں ہیں تمہارے ربّ کی، بیشک وسعتیں — اور وہ ہے جانتا اُس وقت سے لوگو تمہیں
جبکہ (پہلی بار) مٹی سے تمہیں پیدا کیا — پیٹ میں ماؤں کے اپنی، تم تھے بچّے (برملا)
تو (جتاؤ تم) نہ اب اپنی بہت پاکیزگی — جانتا ہے اُن کو وہ ہی خوب، جو ہیں متقی ؛
(اے پیمبر) تم نے اُس کا حال بھی دیکھا بھلا؟ ؛ — جو کہ (ہنگامِ نصیحت) تم سے رُو گرداں ہوا
تھوڑا سا دے کر (بہت ہی) سخت دل جو ہو گیا؛ — کیا ہے اُس کو علمِ غیب؟ (انجام) ہے وہ دیکھتا؛
کیا خبر اُن باتوں کی اُسکو نہیں پہنچی ابھی — جو کہ موسیٰؑ کے صحیفوں میں ہیں (سب) لکھی ہوئی؛
اور ابراہیمؑ کے بھی، تھا جو پورا قول کا ؛ — یہ کہ بار اک شخص کا لے گا نہ کوئی دوسرا ؛

اور یہ کہ سعیِ انساں ہی ہے انساں کا صلہ ؛

ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ﴿۴۱﴾ وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿۴۲﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ
اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ﴿۴۳﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ﴿۴۴﴾ وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ
الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿۴۵﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ﴿۴۶﴾ وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ
الْاُخْرٰى ﴿۴۷﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ﴿۴۸﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ﴿۴۹﴾ وَاَنَّهٗ
اَهْلَكَ عَادَا الْاُوْلٰى ﴿۵۰﴾ وَثَمُوْدَاۡ فَمَاۤ اَبْقٰى ﴿۵۱﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ
اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ﴿۵۲﴾ وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ﴿۵۳﴾ فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ﴿۵۴﴾
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ﴿۵۵﴾ هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ﴿۵۶﴾
اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ﴿۵۷﴾ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ﴿۵۸﴾ اَفَمِنْ هٰذَا
الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَاَنْتُمْ
سٰمِدُوْنَ ﴿۶۱﴾ فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ﴿۶۲﴾ ع السجدة

السجدۃ ۳

سُوْرَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ﴿۱﴾ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا
وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ﴿۲﴾ وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ
اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ﴿۳﴾ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ﴿۴﴾
حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ﴿۵﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ يَوْمَ يَدْعُ
الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ ﴿۶﴾ خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ
كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ﴿۷﴾ مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ﴿۸﴾

وقف لازم

پھر اُسے بدلہ ملے گا پُورا پُورا (واقعی) ؀

اور یہ کہ سب کو ہے ربّ تک پہنچنا واقعی ؀ اور یہ کہ وہ رُلاتا ہے، ہنساتا ہے وہی ؀
اور یہ کہ مارتا ہے اور جِلاتا ہے وہی ؀ مادہ کا اور نَر کا جوڑا بھی بناتا ہے وہی ؀
نطفے سے جب (رحمِ مادہ میں) ہو ٹپکایا گیا ؀ اور یہ کہ اُس نے ذمّہ خلقِ ثانی کا لیا ؀
اور یہ کہ اُس نے دَولت اور پُونجی (سب کو) دی ؀ اور یہ کہ ربِّ شِعریٰ[1] (فی الحقیقت) ہے وہی ؀
اور یہ کہ اُس نے غارت پہلی قومِ عاد کی اور ثمودی قوم میں باقی نہ پھر چھوڑا کوئی ؀
اور اس سے پہلے قومِ نُوحؑ کو (غارت کیا)، تھے وہ ظالم اور سرکش (شک نہیں اس میں ذرا) ؀
اور جو قومِ لُوطؑ کی) اُلٹی ہوئی تھیں بستیاں اُن کو دے پٹکا اُسی نے (ہو گئیں بربادیاں) ؀
جو تباہی آگئی (اُن بستیوں پر) آگئی ؀ شک کرے گا ربّ کی کن کن نعمتوں میں (آدمی) ؀
ڈر سنانے والا ہے (پیغمبرِ آخر زماں) ڈر سنانے والوں میں سے (آئے جو) پہلے (یہاں) ؀
جو (قیامت) آنے والی ہے، وہ نزدیک آگئی ؀ ٹالنے والا نہیں اُس کا سوائے ربّ کوئی ؀
کیا تعجب تم کو ہے اِس بات پر (اے اہلِ کیں) ؀ (حشر کے مذکور پر) ہنستے ہو تم، روتے نہیں؟ ؀
اور غرور اس درجہ ہے تم کو (اُڑاتے ہو ہنسی) پس کرو سجدہ خدا کو اور اُسی کی بندگی ؀ ع۳

سجدہ

(۵۴) سورۂ قمر

(یہ سورۃ مکّہ معظمہ میں نازل ہوئی۔ اس میں ۵۵ آیتیں اور تین رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں) جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں ؀
پاس آ پہنچی قیامت، چاند ٹکڑے ہوگیا ؀ ٹال جاتے ہیں جو کوئی دیکھتے ہیں معجزا
کہتے ہیں جادُو ہے اور پہلے سے آتا ہے چلا ؀
اور جھٹلایا اُنہوں نے اپنی خواہش پر چلے اور ٹھہرایا ہُوا ہر کام کا اک وقت ہے ؀
پہنچے ہیں حالات اِن کے پاس اتنے واقعی جن میں ہے تنبیہہ کافی (اور کافی ڈانٹ بھی) ؀
اور سراسر اُن میں دانائی (کی کچھ باتیں بھی تھیں) لیکن اِن کو (یہ) ڈرانا بھی تو کار آمد نہیں ؀
(اے پیمبر) تم کنارہ کش رہو اِن لوگوں سے، جب بُلائے گا بلانے والا اِن کو (چیخ کے)
ایک ایسی چیز کی جانب، جو ہوگی ناگوار ؀ قبروں سے نکلیں گے یہ نظریں جھکائے (زار و خوار)
جسطرح ہوں ٹڈیاں (چاروں طرف) پھیلی ہوئی ؀ بھاگے جائیں گے بُلانے والے کی جانب (سبھی)
اور منکر کہتے جائیں گے کٹھن ہے دن یہی ؀

[1] اہلِ عرب ایک ستارے کو پوجتے تھے جس کا نام "شعریٰ" ہے

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُونٌ وَازْدُجِرَ ﴿٩﴾
فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ ﴿١٠﴾ فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ
مُنْهَمِرٍ ﴿١١﴾ وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا فَالْتَقَى الْمَاءُ
عَلَى أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ﴿١٢﴾ وَحَمَلْنَاهُ عَلَى ذَاتِ أَلْوَاحٍ وَدُسُرٍ ﴿١٣﴾
تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا جَزَاءً لِمَنْ كَانَ كُفِرَ ﴿١٤﴾ وَلَقَدْ تَرَكْنَاهَا آيَةً
فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ﴿١٥﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿١٦﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا
الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ﴿١٧﴾ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ
عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿١٨﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي يَوْمِ
نَحْسٍ مُسْتَمِرٍّ ﴿١٩﴾ تَنْزِعُ النَّاسَ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُنْقَعِرٍ ﴿٢٠﴾
فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٢١﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ
فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ﴿٢٢﴾ كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِالنُّذُرِ ﴿٢٣﴾ فَقَالُوا أَبَشَرًا
مِنَّا وَاحِدًا نَتَّبِعُهُ إِنَّا إِذًا لَفِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ﴿٢٤﴾ أَأُلْقِيَ
الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِنْ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ أَشِرٌ ﴿٢٥﴾ سَيَعْلَمُونَ
غَدًا مَنِ الْكَذَّابُ الْأَشِرُ ﴿٢٦﴾ إِنَّا مُرْسِلُو النَّاقَةِ فِتْنَةً لَهُمْ
فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ﴿٢٧﴾ وَنَبِّئْهُمْ أَنَّ الْمَاءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ كُلُّ
شِرْبٍ مُحْتَضَرٌ ﴿٢٨﴾ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطَى فَعَقَرَ ﴿٢٩﴾ فَكَيْفَ
كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٣٠﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَاحِدَةً فَكَانُوا
كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿٣١﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ﴿٣٢﴾

اِن سے پہلے (نبیوں کو) جُھٹلایا قومِ نوحؑ نے — پھر ہمارے[1] بندے کو بھی لوگ جھٹلانے لگے

اور کہا دیوانہ اُس کو، جھڑکیاں بھی دیں اُسے ؛

تو اُنہوں نے (پھر) خدا سے اپنے یوں فریاد کی — میں تو عاجز ہوں، مرا بدلہ اب اِن سے لے تو ہی ؛

ہم نے پھر کھولے دہانے آسماں کے (برملا) — موسلا دھار (اُن سے) پانی (ہر طرف گرنے لگا) ؛

اور زمیں کی بھی بہا دیں ہم نے سوتیں (جابجا) — پھر اک اندازے پہ، جو کہ تھا معیّن ہو چکا

وہ (زمین و آسماں کا) پانی باہم مل گیا ؛

نوحؑ کو پھر ایک کشتی پر کیا ہم نے سوار — لکڑی کے تختوں سے اور کیلوں سے جو تھی (اُستوار) ؛

پھر ہماری آنکھوں کے آگے رہی وہ تیرتی — اُس کا بدلہ تھا، نہ تھی کچھ قدر جس کی، کی گئی[2] ؛

ہم نے (عبرت کا) نمونہ کر دیا یہ واقعا — ہے کوئی جو لے نصیحت اِس سے؟ (اور سوچے ذرا) ؛

(دیکھا) کیسا تھا ڈرانا اور ہمارا وہ عذاب؟ — (اور نتیجہ کس قدر اُن کے لئے نکلا خراب)

کر دیا ہے ہم نے اِس قرآں کو آساں (دیکھئے) — لینے کو (پند و) نصیحت (اور سمجھنے کے لئے)

پھر کوئی ہے جو نصیحت اِس سے لے (سمجھے اسے)؟ ؛

(اور قومِ) عاد نے جھٹلایا (تو پہنچا عتاب) — (دیکھا) کیسا تھا ڈرانا اور ہمارا (وہ) عذاب؟ ؛

ہم نے اک منحوس دن، اک تند آندھی بھیج دی — (ایسا دن) جس کی نحوست پھر نہ ٹالے ٹل سکی ؛

اور یوں پھینکا اُکھاڑ اُن کو (ہوائے قہر نے) — گویا کہ وہ لوگ تھے اُکھڑی کھجوروں کے تنے ؛

کیسا تھا یہ قہر (کیسا تھا) ڈرانا (دیکھئے)؟ ؛

ہم نے آساں کر دیا قرآں، سمجھنے کے لئے — پھر کوئی ہے جو نصیحت اِس سے لے؟ (سمجھے اسے) ؛

ع

ڈر سنانے والے جُھٹلائے ثمودی قوم نے — اور کہا صالحؑ بھی ہے اک آدمی ہم ہی میں سے

پیروی کی اُس کی (کہنے پر اگر اُس کے چلے) — تو ضلالت میں پڑے ہم اور جہنّم میں (گرے) ؛

ہم میں سے کیا وحی ہے اُس پر فقط نازل ہوئی؟ — (کچھ نہیں) بلکہ یہ ہے مغرور جھوٹا آدمی ؛

(ہم نے صالحؑ سے کہا) معلوم اب ہو جائے گا — کون جھوٹا اور ہے مغرور ؛ (تم ٹھہرو ذرا)

اُونٹنی ہم بھیجتے ہیں آزمائش کے لئے — انتظار اِن کا کرو تم، صبر سے (بیٹھے ہوئے) ؛

اور جتا دو اُونٹنی اور اِن میں پانی ہے بٹا — اپنی اپنی باری سے پہنچیں یہ دونوں (برملا) ؛

پھر بُلایا دوست کو[3] اپنے، تو اُس نے ناقہ پر — ہاتھ ڈالا اور کونچیں کاٹ ڈالیں (بے[4] خطر) ؛

یہ ڈرانا پھر رہا کیسا ہمارا اور عذاب؟ — ہم نے اُن پر زور کی اک چیخ بھیجی (بے حجاب)

پھر تو وہ رَوندی ہوئی کانٹوں کی گویا باڑ تھے ؛ — ہم نے آسان کر دیا قرآن سمجھنے کے لئے،

پھر کوئی ہے جو نصیحت اِس سے لے (سمجھے اسے)؟

[1] مراد ہے نوح علیہ السلام سے۔
[2] یعنی نوح علیہ السلام کی طرف سے قدرت نے انتقام لیا تھا۔
[3] اس شخص کا نام قدار تھا۔
[4] یعنی اونٹنی کو مار ڈالا۔

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍ بِالنُّذُرِ ﴿۳۳﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا اِلَّاۤ اٰلَ
لُوْطٍ ؕ نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ﴿۳۴﴾ نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ
شَكَرَ ﴿۳۵﴾ وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿۳۶﴾ وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ
عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَاۤ اَعْيُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۳۷﴾ وَلَقَدْ
صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ﴿۳۸﴾ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ وَنُذُرِ ﴿۳۹﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا
الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۴۰﴾ ع وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ﴿۴۱﴾
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۴۲﴾ اَكُفَّارُكُمْ
خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ﴿۴۳﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ
مُّنْتَصِرٌ ﴿۴۴﴾ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿۴۵﴾ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ
وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ﴿۴۶﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿۴۷﴾ يَوْمَ
يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ؕ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ﴿۴۸﴾ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ
خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴿۴۹﴾ وَمَاۤ اَمْرُنَاۤ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ﴿۵۰﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَاۤ
اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۵۱﴾ وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ﴿۵۲﴾ وَكُلُّ
صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿۵۳﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ﴿۵۴﴾
فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۵۵﴾ ع

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الرَّحْمٰنُ ﴿۱﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ﴿۲﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ﴿۳﴾ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿۴﴾

ڈر سنانے والوں کو جھٹلایا قومِ لوطؑ نے ۞ ہم نے اُن پر کر دیا پتھراؤ (سب غارت ہوئے)
(سب ہوئے غارت) سوائے لوطؑ کے گھر والوں کے ۞ صبح ہوتے ہم نکال اُن کو وہاں سے لے گئے ۞
ہماری مہربانی تھی، ہمارا فضل تھا ۞ شکر کرنے والوں کو ہم یُوں ہی دیتے ہیں صِلا ۞
تھا گرفت (و قہر) سے اُنکو ڈرایا (لُوطؑ نے) ۞ حُجتیں اُن کے ڈرانے میں مگر کرتے رہے ۞
اور اُڑانا چاہا مہمانوں کو، پھُسلا کر لئے ۞ ہم نے اُنکی آنکھیں پَٹ کر دیں (وہ اندھے ہوگئے)

(اور کہا) چکھو ہمارے قہر اور ڈر کے مزے ۞

اِک نہ ٹلنے والا قہر اُن پر سحر دم آگیا ۞ (اور کہا ہم نے) مزہ چکھو عذاب و خوف کا ۞
ہم نے آساں کر دیا قرآں سمجھنے کے لئے ۞ پھر کوئی ہے جو نصیحت اِس سے لے؟ ۞ (سمجھے اسے)
اور ڈراوے آئے تھے فرعونیوں کے پاس بھی ۞ (معجزوں کے پیرہن میں جنکو لائے تھے نبی)
تو اُنہوں نے بھی ہمارے معجزے جھٹلا دیئے ۞ ہم نے پکڑا جیسے پکڑے زور آور زور سے ۞
(اہلِ مکّہ) تم میں جو مُنکر ہیں (سوچو تو ذرا) ۞ (زور میں اور زَر میں) اُن لوگوں سے بڑھ کر ہیں کیا؟ ۞
یا تمہارے پاس ہے فارغ خطی لکھی ہوئی؟ ۞ یا یہ کہتے ہیں ہماری بھی جماعت ہے قوی ۞
عنقریب اِنکی جماعت اب ہزیمت پائے گی ۞ بھاگیں گے سب پھیر کر پیٹھ اپنی (ہونا ہے یہی) ۞
بلکہ وعدہ تو قیامت کا ہے اِن سے واقعی ۞ اور قیامت اک بڑی آفت ہے، اک کڑی گھڑی ۞
جو ہیں مجرم وہ ہیں گمراہی و وحشت میں پڑے ۞ آگ میں جس دن یہ منہ کے بل گھسیٹے جائیں گے،

(تو کہا جائے گا) چکھو آگ لگنے کے مزے ۞

ہم نے ہے اندازے سے ہر چیز کو پیدا کیا ۞ ہے ہمارا حکم بس اک بات، (بولے اور ہوا)

آنکھ کی جیسے جھپک (جیسے پلک کا مارنا) ۞

ہم[1] تمہارے ساتھ والوں کو ہیں غارت کر چکے ۞ ہے کوئی جو لے نصیحت (واقعاتِ رفتہ سے)؟ ۞
اور ہیں یہ لوگ جو کام (اِس جہاں میں) کر چکے ۞ نامۂ اعمال میں اِن کے وہ ہیں لکھے ہوئے ۞
کام چھوٹا اور بڑا (ہر ایک) ہے لکھا ہوا ۞ متقی باغوں میں اور نہروں میں ہونگے (دیکھنا) ۞
سچی عزت کی جگہ، نزدیک شاہنشاہ کے ۞ صاحبِ قدرت ہے جو (یعنی قریب اللہ کے) ۞

سورۂ رحمٰن (۵۵)

(یہ سورۃ مکّہ معظمہ میں نازل ہوئی۔ اِس میں ۷۸ آیتیں اور تین رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں) ۞ جو بڑا ہی رحم والا ہے، نہایت مہرباں ۞
ہے وہی رحمٰن ۞ جس نے درس قرآں کا دیا ۞ (اور جس نے دَہر میں) اِنسان کو پیدا کیا ۞
اور سکھایا اُس کو (پھر قدرت سے اپنی) بولنا ۞

[1] کفارِ مکّہ سے خطاب۔

اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝٥ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ۝٦ وَالسَّمَآءَ
رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۝٧ اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ۝٨ وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ
بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ۝٩ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۝١٠ فِيْهَا
فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۝١١ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ۝١٢
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝١٣ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ
كَالْفَخَّارِ ۝١٤ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ۝١٥ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ۝١٦ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۝١٧ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ۝١٨ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۝١٩ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۝٢٠
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٢١ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۝٢٢ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٢٣ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۝٢٤
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٢٥ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝٢٦ وَّيَبْقٰى وَجْهُ
رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝٢٧ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٢٨ يَسْـَٔلُهٗ
مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ۝٢٩ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٣٠ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ۝٣١ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ۝٣٢ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ
اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝٣٣ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٣٤ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۝٣٥
فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝٣٦ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ۝٣٧

اک حساب (اُس نے بنایا) چاند سورج کیلئے ؕ بُوٹیاں اور پیڑ (سب ہیں اُسکے) سجدے میں (پڑے) ؕ
آسماں کو دی بلندی، اور ترازو وضع کی تاکہ (جائز) تول میں رکھو نہ تم بیشی (کمی) ؕ
سیدھی تولو تول (تم ایمان اور) انصاف سے کم نہ تولو ؕ (وضعِ میزاں کے یہی ہیں فائدے) ؕ
اور زمیں اُس نے بنائی اہلِ عالم کے لیئے ؕ اُس میں ہیں میوے کھجوریں، ہیں غلاف اُن پر چڑھے ؕ
خول میں بھوسی کے، دانے ہیں (بہت سی قسم کے) پھول ہیں (خوش رنگ و) خوشبو دار (چھوٹے اور بڑے) ؕ
پھر تم[1] اپنے ربّ کی کیا کیا نعمتیں جھٹلاؤ گے ؕ؟

آدمی کو کھنکھناتی مٹّی سے پیدا کیا (بجنے والی خشک مٹّی) جس طرح ہو ٹھیکرا
اور (اُس نے) آگ کے شعلے سے جِنّ پیدا کیئے ؕ پھر تم اپنے ربّ کی کیا کیا نعمتیں جھٹلاؤ گے؟ ؕ
ہے وہ ربّ دو مشرقوں[2] دو مغربوں کا (خیر سے) ؕ پھر تم اپنے ربّ کی کیا کیا نعمتیں جھٹلاؤ گے؟ ؕ
مِل کے چلنے والے دو دریا رواں اُس نے کیئے ؕ دونوں میں اک پردہ ہے، اک روک بڑھنے کیلیئے ؕ
پھر تم اپنے ربّ کی کیا کیا نعمتیں جھٹلاؤ گے؟ ؕ

موتی اور مُونگا نکل آتا ہے پھر ان دونوں سے ؕ پھر تم اپنے ربّ کی کیا کیا نعمتیں جھٹلاؤ گے؟ ؕ
ہیں اُسی کے یہ سمندر میں جہاز اُونچے کھڑے (جو) پہاڑوں کی طرح، (پیشِ نظر ہیں دُور سے) ؕ
پھر تم اپنے ربّ کی کیا کیا نعمتیں جھٹلاؤ گے؟ ؕ

ہے زمیں پر جتنی مخلوقات، سب ہو گی فنا بس تمہارے ربّ کی ذاتِ (پاک) ہی کو ہے بقا
جو بُزرگی اور عظمت والی ہے (ہر طور سے) پھر تم اپنے ربّ کی کیا کیا نعمتیں جھٹلاؤ گے؟ ؕ
سب زمین و آسماں والے، ہیں اُس سے مانگتے کام میں رہتا ہے وہ ہر دن نئی اک شان سے ؕ
پھر تم اپنے ربّ کی کیا کیا نعمتیں جھٹلاؤ گے؟ ؕ

ہونگے فارغ جلد ہم اے اِنس و جِنّ تم[3] دونوں سے ؕ پھر تم اپنے ربّ کی کیا کیا نعمتیں جھٹلاؤ گے؟ ؕ
اے گروہِ جِنّ و انساں! تم سے گر یہ ہو سکے تم نکل بھاگو کناروں سے زمین و چرخ کے
تو نکل بھاگو، مگر نکلو گے کیا بے زور کے ؕ! پھر تم اپنے ربّ کی کیا کیا نعمتیں جھٹلاؤ گے؟ ؕ
(اور جو نکلو) شُعلے پھینکے جائیں تم پر آگ کے اور دُھواں بھی، جس سے بچ سکتے نہیں تم (بھاگ کے)
پھر تم اپنے ربّ کی کیا کیا نعمتیں جھٹلاؤ گے؟ ؕ

پھر پھٹے جب آسماں (آجائے ساعت حشر کی) اور ہو جائے گلابی جسطرح تیل (اور نرمی) ؕ

---

[1] یہ خطاب جِنّ و انساں دونوں سے ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب یہ آیت پڑھی جائے تو اُس کے بعد باآوازِ بلند یا آہستہ یوں کہنا چاہیئے۔ لا بشیٔ من نعمتِ ربّنا لا تکذّبُ ولکَ الحمد۔ یعنی ہم نہیں جھٹلاتے تیری کوئی نعمت اے خدا اور بے شک ہے تو ہی شائستہ حمد و ثنا

[2] جاڑے اور گرمی کے موسموں میں طلوعِ آفتاب کے دو مختلف مقامات ہوتے ہیں۔ یہ دو مشرق ہوئے۔ اسی طرح ان موسموں میں سورج کے غروب ہونے کے بھی دو مختلف مقامات ہوتے ہیں لہٰذا یہ دو مغرب ہوئے۔

[3] یعنی جِنّ و بشر کے حساب سے۔

ع ۱ / ۲۵ / ۱۱

نصف

فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۳۸ فَيَوْمَىِٕذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا
جَآنٌّ ۳۹ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۴۰ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ
بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ۴۱ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۴۲ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ
الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۴۳ يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ۴۴
فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۴۵ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۴۶ فَبِاَيِّ
اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۴۷ ذَوَاتَاۤ اَفْنَانٍ ۴۸ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۴۹
فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ۵۰ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۵۱ فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ
فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ۵۲ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۵۳ مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۭ
بَطَآىِٕنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ۭ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ۵۴ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ۵۵ فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا
جَآنٌّ ۵۶ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۵۷ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ۵۸
فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۵۹ هَلْ جَزَاۤءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ۶۰
فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۶۱ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ۶۲ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ۶۳ مُدْهَآمَّتٰنِ ۶۴ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۶۵ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ
نَضَّاخَتٰنِ ۶۶ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۶۷ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ۶۸
فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۶۹ فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ۷۰ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۷۱ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِي الْخِيَامِ ۷۲ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ۷۳ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ۷۴ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۷۵

وقف لازم

(فیصلے کا آخری ہوگا وہ دن ہر طور سے) پھر تم اپنے ربّ کی کیا کیا نعمتیں جھٹلاؤ گے ؟ ؞
ہوگی پوچھ اُس دن گناہوں کی نہ جِنّ و اِنس سے ؞ پھر تم اپنے ربّ کی کیا کیا نعمتیں جھٹلاؤ گے ؟ ؞
جو ہیں مجرم اُنکو پہچانیں گے اُن کے چہرے سے اُنکی پیشانی کے بال اور پاؤں پکڑے جائیں گے ؞
(اور ڈالا جائے گا دوزخ میں اُنکو کھینچ کے) پھر تم اپنے ربّ کی کیا کیا نعمتیں جھٹلاؤ گے ؟ ؞
یہ وہ دوزخ ہے، جسے بدکار جھٹلایا کیئے ؞ کھولتے پانی میں اور اُس میں پھرینگے (لوٹتے) ؞

پھر تم اپنے ربّ کی کیا کیا نعمتیں جھٹلاؤ گے ؟ ؞

(ہاں مگر) وہ جو کھڑا ہونے سے ربّ کے سامنے[1] ڈر گیا، دو باغ ہونگے (خُلد کے) اُس کے لیئے

پھر تم اپنے ربّ کی کیا کیا نعمتیں جھٹلاؤ گے ؟ ؞

(باغ وہ ہونگے) بہت سی ٹہنیوں والے (ہرے) ؞ پھر تم اپنے ربّ کی کیا کیا نعمتیں جھٹلاؤ گے ؟
ہونگے دو چشمے بھی اُن دو باغوں میں بہتے ہوئے ؞ پھر تم اپنے ربّ کی کیا کیا نعمتیں جھٹلاؤ گے ؟
دونوں میں میوے (جو ہونگے، ہونگے) دو دو قسم کے ؞ پھر تم اپنے ربّ کی کیا کیا نعمتیں جھٹلاؤ گے ؟
بیٹھیں گے تکیئے لگا کر ایسے فرشوں پر وہاں جن کے استر تافتے کے ہونگے (روشن زرفشاں)
اور اُن باغوں کے پھل (افراط سے) ہونگے جھکے ؞ پھر تم اپنے ربّ کی کیا کیا نعمتیں جھٹلاؤ گے
نیچی نظروں والی (حوریں) اُن میں ہونگی (دلرُبا) اُن[2] سے پہلے جنّ و انساں نے نہیں جن کو چھوا ؞
(جو ازل سے ہیں امانت اہلِ جنّت کے لیئے) پھر تم اپنے ربّ کی کیا کیا نعمتیں جھٹلاؤ گے ؟ ؞
(ہیں بنی) گویا کہ وہ یاقوت اور مرجان سے ؞ پھر تم اپنے ربّ کی کیا کیا نعمتیں جھٹلاؤ گے ؟ ؞
کیا ہے اور احسان کا بدلہ، سوا احسان کے ؟ ؞ پھر تم اپنے ربّ کی کیا کیا نعمتیں جھٹلاؤ گے ؟ ؞
ماسوا اِن دو کے، دو باغ اور بھی ہونگے (نئے) ؞ پھر تم اپنے ربّ کی کیا کیا نعمتیں جھٹلاؤ گے ؟ ؞
دونوں گہرے سبز (رنگ و نور میں ڈوبے ہوئے) ؞ پھر تم اپنے ربّ کی کیا کیا نعمتیں جھٹلاؤ گے ؟ ؞
اُن میں دو چشمے اُبلتے ہونگے (فرطِ جوش سے) ؞ پھر تم اپنے ربّ کی کیا کیا نعمتیں جھٹلاؤ گے ؟ ؞
اُن میں میوے ہیں، کھجوریں اور انار (اقسام کے) ؞ پھر تم اپنے ربّ کی کیا کیا نعمتیں جھٹلاؤ گے ؟ ؞
عورتیں ہیں اُن میں نیک اور خوبصورت (خیر سے) ؞ پھر تم اپنے ربّ کی کیا کیا نعمتیں جھٹلاؤ گے ؟ ؞
حوریں، جو خیموں میں بیٹھی ہیں رُکی (انداز سے) ؞ پھر تم اپنے ربّ کی کیا کیا نعمتیں جھٹلاؤ گے ؟ ؞
اُن سے پہلے آدمی یا جنّ نہ اُن کو چھو سکے ؞ پھر تم اپنے ربّ کی کیا کیا نعمتیں جھٹلاؤ گے ؟ ؞

ع ۲ / ۲۰ / ۱۲

[1] یعنی قیامت کے دن خوف و شرمِ حضوری سے خائف رہا۔
[2] یعنی جنّتیوں سے پہلے۔

مُتَّكِـِٔيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ ﴿٧٦﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٧﴾ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٧٨﴾

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتٌّ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١﴾ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴿٢﴾ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ﴿٣﴾
اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ﴿٤﴾ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ﴿٥﴾ فَكَانَتْ هَبَآءً
مُّنْۢبَثًّا ﴿٦﴾ وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ﴿٧﴾ فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ۬ مَآ
اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ﴿٨﴾ وَاَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۙ۬ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ﴿٩﴾
وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ﴿١٠﴾ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿١١﴾ فِيْ جَنّٰتِ
النَّعِيْمِ ﴿١٢﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٣﴾ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿١٤﴾ عَلٰى
سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ﴿١٥﴾ مُّتَّكِـِٔيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ﴿١٦﴾ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ
وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿١٧﴾ بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ ۙ۬ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿١٨﴾
لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ﴿١٩﴾ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ﴿٢٠﴾
وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿٢١﴾ وَحُوْرٌ عِيْنٌ ﴿٢٢﴾ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ
الْمَكْنُوْنِ ﴿٢٣﴾ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٤﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا
لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ﴿٢٥﴾ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿٢٦﴾ وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ۬
مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ﴿٢٧﴾ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ﴿٢٨﴾ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿٢٩﴾
وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿٣٠﴾ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ﴿٣١﴾ وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ﴿٣٢﴾

سلہ یعنی وہ لوگ جو روزِ حشر داہنی جانب کھڑے ہوں گے۔
سلہ جو ہمیشہ کمسن ہی رہیں گے

سبز قالینوں پہ، عمدہ مسندوں پر (ٹھاٹ سے) ہوں گے وہ تکیئے لگائے (مطمئن) بیٹھے ہوئے ۞
پھر تم اپنے ربّ کی کیا کیا نعمتیں جھٹلاؤ گے ؟ ۞
ہے بڑا ہی برکتوں والا تمہارے ربّ کا نام عظمتوں والا ہے وہ اور ہے بزرگ (ذوالکرام) ۞

سُورۂ واقعہ (۵۶)

(یہ سُورۃ مکّہ معظمہ میں نازل ہوئی۔ اِس میں ۹۶ آیتیں اور تین رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں) جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں ۞
ہونے والی جب (قیامت ایکدن) ہو گی بپا ۞ اور نہیں ہے جھوٹ واقع ہونے میں اُسکے (ذرا) ۞
پست کرنے والی ہے اور کرنے والی ہے بلند ۞ جب زمیں ہلنے لگے گی زور سے (پاکر گزند) ۞
ریزہ ریزہ ٹوٹ کر ہو جائینگے (جب) کوہسار ۞ (اور) پھر بن جائینگے اُڑتی ہوئی (گردو) غبار ۞
اور تمہاری تین ہو جائیں گی قِسمیں (برملا) ۞ ایک داہنے والے، کیا کہنا ہے داہنے والوں کا! ۞
اور بائیں والے بائیں والے ہیں کتنے بُرے ! ۞ (تیسرے) جو سب سے آگے ہونگے (خوش بیٹھے ہوئے) ۞
یہ مقرب لوگ ہونگے (اہل آگے بڑھنے کے) ۞
باغوں میں نعمت کے ۞ اگلوں میں سے انبوہِ کثیر ۞ اور پچھلوں میں سے بھی تھوڑے سے (اک عُشرِ عشیر) ۞
سب جڑاؤ تختوں پر اک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہونگے (صف بصف) تکیئے لگائے (ٹھاٹ سے) ۞
پھرتے ہونگے لے کے غِلماں سدا دائمی عمر کے آبخورے، کوزے ۞ اور پیالے شرابِ ناب سے ۞
دردِ سر ہو جس کے پینے سے، نہ بک بک ہی لگے ۞ اور میوے، جو کریں وہ منتخب اپنے لیئے ۞
اور پرندوں میں سے جس کا گوشت ہو مرغوب اُنہیں ۞ اور بڑی (مستانہ) آنکھوں والی گوری عورتیں ۞
جیسے (سیپی کی تہوں میں خوش نما) موتی چھپے ۞ یہ ہے بدلا اُس کا کارِ نیک جو کرتے رہے ۞
لغو باتیں وہ سنیں گے اور نہ بے ہُودہ کلام ۞ آئے گی بس ہر طرف سے ایک آوازِ سلام ۞
اور داہنے والے کیا کہنا ہے داہنے والوں کا! ۞ بیریوں میں رہتے ہیں، کانٹا نہیں جن میں (لگا) ۞
تہہ بہ تہہ کیلوں میں، لمبی چھاؤں میں اور جھرنوں میں ۞ (اور علاوہ اس کے وہ ہوں گے) بہت سے میووں میں ۞

لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿٣٣﴾ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿٣٤﴾ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ﴿٣٥﴾
فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ﴿٣٦﴾ عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿٣٧﴾ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٣٨﴾ ثُلَّةٌ
مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٩﴾ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿٤٠﴾ وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ مَآ
اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿٤١﴾ فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ﴿٤٢﴾ وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ﴿٤٣﴾ لَّا
بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ﴿٤٤﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ
عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ﴿٤٦﴾ وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا
ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿٤٧﴾ اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿٤٨﴾ قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ﴿٤٩﴾
لَمَجْمُوْعُوْنَ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٥٠﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ
الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿٥١﴾ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿٥٢﴾ فَمَالِــُٔوْنَ مِنْهَا
الْبُطُوْنَ ﴿٥٣﴾ فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿٥٤﴾ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ
الْهِيْمِ ﴿٥٥﴾ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿٥٦﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿٥٧﴾
اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿٥٨﴾ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿٥٩﴾ نَحْنُ
قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿٦٠﴾ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ
اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى
فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٦٢﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿٦٣﴾ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ
نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿٦٤﴾ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿٦٥﴾
اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿٦٧﴾ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ
تَشْرَبُوْنَ ﴿٦٨﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿٦٩﴾

روک ٹوک اُن کی نہ ہوگی اور وہ نبڑینگے نہیں ؛ اُونچے اُونچے فرشوں میں ہونگے وہ (آسائش گزیں) ؛
اِنکو بھی حُوریں ملیں گی (پُرشباب و نوجواں) ہے بطورِ خاص انہیں پیدا کیا ہم نے (وہاں)
(یعنی) محبوبہ ہیں اور ہم عُمر ہیں اور کنواریاں ؛ واسطے اُنکے جو دہنے (ہاتھ پر) ہونگے (وہاں) ؛
اِن میں اک انبوہ ہوگا اوّلیں افراد کا اور پچھلے لوگ بھی کثرت سے ہونگے (دیکھنا) ؛
اور بائیں[1] والے ! بائیں والے کیسے ؟ (کیا کہیں) ؛ کھَولتے پانی میں، دوزخ کی ہوائے گرم میں ؛
اور دُھوئیں کے سایہ میں، جس میں کہیں خنکی نہیں اور نہ عزت کا ٹھکانہ جس میں دم لے لیں کہیں) ؛
اِس سے پہلے (عالمِ ہستی میں) یہ تھے خوش بسر اور تھا اِصرار اِنہیں جرمِ عظیم (شِرک) پر ؛
اور کہا کرتے تھے، کیا مر جائیں گے جب ہم (یہاں) مٹّی ہو جائینگے (رہ جائیں گے ہو کر) ہڈیاں
تو اُٹھائے جائیں گے پھر (قبروں سے ہم واقعی) ؟ اور ہمارے اگلے (سارے) باپ دادا بھی (کبھی) ؟ ؛
اِن سے کہدو، اگلے پچھلے لوگ (اسمیں شک نہیں) ؛ اک مقرر وقت پر ہونگے اکٹھے بالیقیں ؛

پھر تم اے گمراہو، اے جھٹلانے والو (بالیقیں) ؛

(جاکے دوزخ میں) زقّوم کا پیڑ (اُس دن) کھاؤ گے پیٹ بھی بھرنا پڑے گا (اس زقّوم کے پیڑ سے) ؛
کھَولتا پانی پیو گے اُسکے اُوپر، (جبر سے) ؛ پھر پیو گے، اُونٹ جیسے پیتے ہیں تونسے ہوئے ؛
ہے یہ مہمانداری اُن لوگوں کی دن انصاف کے ؛ ہم ہی نے پیدا کیا ہے تم کو (اپنے حکم سے)

کیوں نہیں سچ جانتے تم (کیوں نہیں تم مانتے) ؟

(رحم میں) پانی جو تم ٹپکاتے ہو، دیکھو (ذرا) تم بنا دیتے ہو اُس سے آدمی یا ہم، (بھلا) ؟ ؛
ہم نے تم کو موت کا آنا مقدّر کر دیا اور ہم عاجز نہیں ہیں اِس سے (بے چُون و چرا) ؛
کہ تمہارے بدلے میں لے آئیں قومیں دوسری اور بنا کر ایسی اک ہستی کھڑا کر دیں ابھی

تم کو بھی جس کی حقیقت سے نہیں ہے آگہی ؛

اور ہماری پہلی خلقت کی تو ہے تم کو خبر سوچتے پھر کیوں نہیں تم، (کیا ہو غافل اِسقدر) ؟ ؛
اور جو کھیتی کرتے ہو تم لوگ، دیکھو تو سہی ؛ تم اُگاتے ہو اُسے یا ہم (بتاؤ تو سہی) ؟ ؛
ہم اگر چاہیں تو چُورا چُورا کر ڈالیں اُسے اور تم رہ جاؤ سب باتیں بناتے (دیکھتے) ؛
(اور کہو کہ) قرض (اور تاوان) میں ہم رہ گئے ؛ اور ہم محروم (اور ناکام قسمت سے) رہے ؛
تم جو پانی پیتے ہو، (اے لوگو) دیکھو تو بھلا کیا اِسے بادل سے برسایا ہے تم نے (جابجا) ؟

یا کہ ہم برساتے ہیں اِس کو (تمہارے واسطے) ؟ ؛

ع ۲ / ۱۴

[1] یعنی بائیں ہاتھ کی طرف بیٹھنے یا کھڑے ہونے والے لوگ۔

لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِىْ
تُوْرُوْنَ ﴿۷۱﴾ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَاۤ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ ﴿۷۲﴾ نَحْنُ
جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ﴿۷۳﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۷۴﴾
فَلَاۤ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿۷۵﴾ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿۷۶﴾ اِنَّهٗ
لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ﴿۷۷﴾ فِىْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿۷۸﴾ لَّا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿۷۹﴾
تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿۸۱﴾
وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَلَوْلَاۤ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿۸۳﴾
وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا
تُبْصِرُوْنَ ﴿۸۵﴾ فَلَوْلَاۤ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿۸۶﴾ تَرْجِعُوْنَهَاۤ اِنْ
كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۸۷﴾ فَاَمَّاۤ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۸۸﴾ فَرَوْحٌ وَّ
رَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿۸۹﴾ وَاَمَّاۤ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۹۰﴾ فَسَلٰمٌ
لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۹۱﴾ وَاَمَّاۤ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۹۲﴾
فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿۹۳﴾ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿۹۴﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ
حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۹۵﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۹۶﴾

سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِىَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱﴾ لَهٗ
مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲﴾

ہم اگر چاہیں تو تلخ (و بے مزہ) کردیں اسے — کیوں نہیں پھر شکر کرتے (اور احسان مانتے)؟
آگ (اے لوگو) جو سلگاتے ہو، دیکھو تو بھلا — پیڑ[1] اس کا تم نے ہے یا ہم نے ہے پیدا کیا؟
ہم نے ہی پیدا کیا ہے، تاکہ (دوزخ) آئے یاد — اور مسافر (اس سے جنگل میں) کریں حاصل مفاد
پس کرو تسبیح اپنے رب کے اسم (پاک) کی — جو بڑی ہی عظمتوں والا ہے (اور ذیشان بھی)
ہم قسم کھاتے ہیں تاروں کے ٹوٹنے کی (اے نبی) — اور جو تم سوچو تو (بیشک) یہ قسم (بھی) ہے بڑی
کہ یہ قرآں ہے بڑی ہی منزلت اور قدر کا — ایک پوشیدہ صحیفے[2] میں جو ہے لکھا ہوا
جو (فرشتے) پاک ہیں بس اس کو چھوتے ہیں وہی — ربِ عالم کی طرف سے ہے یہ اترا (واقعی)
اس کلامِ (پاک) سے کیا اب ہو تم منکر (کہو)؟ — کیا یہ قسمت ہے تمہاری، اس کو جھٹلاتے رہو؟
جب گلے میں روح آجاتی ہے (کھنچ کر جسم سے) — اور تم ہو (اپنی آنکھوں سے یہ عالم) دیکھتے
ہوتے ہیں تم سے زیادہ ہم (تو مُردے سے) قریں — تم کو لیکن (یہ حقیقت بھی) نظر آتی نہیں
پھر کسی کے حکم میں گر تم نہیں ہو (منکرو) — اور اگر (دعوے میں خود مختاری کے) سچے بھی ہو
کیوں نہیں لوٹا کے لے آتے (بدن میں) روح کو؟
پس مقرب لوگوں میں وہ مرنے والا ہے اگر — تو ہے[3] اس کے واسطے) روزی و راحت (بیشتر)
اور عیش آرام کی جنت بھی ہے (المختصر)
اور اگر وہ شخص دہنے ہاتھ والوں میں ہوا — (تو کہا جائے گا اس سے امن میں تو آ گیا)
تو ہے دہنے والوں میں تجھ پر سلام (دائما)
اور اگر گمراہ اور جھٹلانے والا وہ ہوا — تو ضیافت کے لئے اس کی ہے پانی کھولتا
اور وہ (آخرکار) دوزخ میں دھکیلا جائے گا
ہاں یقیں کرنے کے قابل بات ہے بیشک یہی — پس کرو تسبیح اپنے رب کے اسم (پاک) کی
جو بڑی ہی عظمتوں والا ہے (ذیشان و قوی)

سورۂ حدید (۵۷)

(یہ سورۃ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔ اس میں ۲۹ آیتیں اور ۴ رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغاز (بیاں) — جو بڑا ہی رحم والا ہے، نہایت مہرباں
کرتا ہے تسبیح (اور تقدیس وہ) اللہ کی — آسمانوں اور زمیں میں ہے جو کچھ بھی (واقعی)
حکمتوں والا ہے وہ اور غالب (و بہت قوی)
سلطنت ارض و سما کی ہے اسی کے واسطے — وہ جلاتا ہے، وہی ہے مارتا (سچ جانیئے)
ہے ہر اک چیز (اور ہر اک بات) پہ قدرت اسے

ع ۳ ۱۵ — ثلث

ع ۳ ۱۶

[1] یعنی جلانے کی لکڑیاں۔
[2] یعنی لوحِ محفوظ میں۔
[3] یعنی وہ مرنے والا۔

هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٣﴾
هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى
عَلَى الْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ
مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ۖ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ
بَصِيرٌ ﴿٤﴾ لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿٥﴾
يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ ۚ وَهُوَ عَلِيمٌ بِذَاتِ
الصُّدُورِ ﴿٦﴾ آمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَأَنْفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِينَ
فِيهِ ۖ فَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَأَنْفَقُوا لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿٧﴾ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ
بِاللّٰهِ ۙ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ لِتُؤْمِنُوا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ أَخَذَ مِيثَاقَكُمْ
إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿٨﴾ هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلَىٰ عَبْدِهِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ
لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ وَإِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ﴿٩﴾ وَمَا
لَكُمْ أَلَّا تُنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ
لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ ۚ أُولٰئِكَ أَعْظَمُ
دَرَجَةً مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوا ۚ وَكُلًّا وَعَدَ اللّٰهُ
الْحُسْنَىٰ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿١٠﴾ مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللّٰهَ
قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ وَلَهُ أَجْرٌ كَرِيمٌ ﴿١١﴾ يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَىٰ نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ بُشْرَاكُمُ الْيَوْمَ جَنَّاتٌ
تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١٢﴾

سب سے اوّل ہے وہی، اور سب سے آخر ہے وہی — (ذات سے) پوشیدہ اور (قدرت سے) ظاہر ہے وہی

اور وہ سب کچھ جانتا ہے، (سب کا ماہر ہے وہی) ؛

ہے وہی تو (قادرِ مطلق) کہ جس نے (حکم سے) — (صرف) چھ دن میں زمین و آسماں پیدا کیئے

اور پھر خود جا براجا وہ (مقامِ) عرش پر، — جو زمیں میں ہوتا ہے داخل[1] اُسے سب ہے خبر

اور جو اُس سے نکلتا ہے[2] (اُسے ہے جانتا)، — اور جو کچھ چرخ سے ہوتا ہے نازل[3] (برملا)

اور جو کچھ آسماں پر چڑھ رہا ہے[4] (بیگماں)، — اور (لوگو) وہ تمہارے ساتھ ہے تم ہو جہاں،

اور خدا ہے دیکھتا اُس کو جو کرتے ہو (یہاں) ؛

سلطنت ارض و سما کی، ہے اُسی کے واسطے، — کام جتنے ہیں، پہنچتے ہیں خدا تک لوٹ کے ؛

دن میں داخل رات کو کرتا ہے وہ (مختارِ کار) — اور دن کو رات میں کرتا ہے داخل (کردگار)،

اور وہ باتیں دلوں کی جانتا ہے (ذی وقار) ؛

(پس) خدا اور اسکے پیغمبر پہ تم لاؤ یقیں ؛ — اور کرو خرچ اُس میں سے، جس مال کے ہو جانشیں[5]

تو جو لوگ ایمان لائے، خرچ (مال و زر) کیا — ہے ثواب اُن کے لئے (اللہ کے گھر میں) بڑا ؛

ہو گیا ہے کیا تمہیں، تم کیوں نہیں لاتے یقیں؟ — (قادرِ مطلق) خدا (ئے پاک) پر اے (اہلِ کیں) ؟

دیتے ہیں دعوت نبی، لاؤ یقیں اللہ پر — لے چکا ہے عہد بھی تم سے (خدائے دادگر)

(وعدۂ روزِ[6] ازل کو) مانتے ہو تم اگر ؛

کرتا ہے نازل وہ اپنے بندے پر صاف آیتیں، — روشنی میں تاکہ تاریکی سے لے آئے تمہیں،

ہے شفیق و مہرباں تم پر خدا (ہر حال میں) ؛

خرچ کیوں کرتے نہیں ہو تم، خدا کی راہ میں؟ — (یہ تمہیں کیا وہم ہے) کیا ہو گیا ہے یہ تمہیں ؟

آسمانوں اور زمیں کا (جبکہ) وارث ہے خدا، — وہ برابر دوسروں کے ہو نہیں سکتے (ذرا)

فتح (مکّہ) سے جو پہلے خرچ (کچھ) کرتے رہے — (مال دینے کے علاوہ) دشمنوں سے بھی لڑے،

ہے مزور اُن لوگوں کا ان لوگوں سے درجہ بڑا — بعدِ (فتحِ مکّہ) جو کرتے ہیں اب خرچ و وغا،

ہے سبھی سے وعدۂ حسنِ سلوک اللہ کا — اور تم جو کر رہے ہو اُس سے واقف ہے خدا ؛

کون ہے ایسا جو خوش ہو کر خدا کو قرض دے — اور خدا اُس (قرض) سے دُونا ادا اسکو کرے

اور بڑا اچھا ثواب اُس کو (قیامت میں) ملے ؛ ؟

تم مسلماں عورتوں مردوں کو جس دن دیکھو گے — دوڑتا نور اُن کا، دہنی سمت اور اُنکے سامنے

(حکم ہوگا) آج ہے مژدہ تمہارے واسطے — باغ میں (جنت کے) رہنے کو ہمیشہ کے لیئے ؛

[1] جیسے پانی، بیج، مُردہ وغیرہ۔
[2] جیسے درخت وغیرہ۔
[3] مثلاً مینہ وغیرہ۔
[4] مثلاً بخارات اور اعمال۔
[5] وراثت میں ملنے والے مال میں سے خرچ کرو۔
[6] روزِ ازل خدائے تعالیٰ نے روحوں کے سامنے "اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ" کہا تو اُس کی ربوبیت کے اقرار میں تمام رُوحوں نے "بلیٰ" کہا تھا۔

يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ
مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ
لَّهٗ بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ﴿١٣﴾ يُنَادُوْنَهُمْ
اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ
وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿١٤﴾ فَالْيَوْمَ
لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ؕ هِيَ مَوْلٰىكُمْ ؕ
وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿١٥﴾ اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ
لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ
فٰسِقُوْنَ ﴿١٦﴾ اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ قَدْ بَيَّنَّا
لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿١٧﴾ اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ
وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿١٨﴾ وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ۖ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ
رَبِّهِمْ ؕ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
الْجَحِيْمِ ﴿١٩﴾ اِعْلَمُوْۤا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ
بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ؕ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ
ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطٰمًا ؕ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ
وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿٢٠﴾

(یہ) منافق مردؔ اُس دن اور منافق عورتیں
یوں کہیں گی مومنوں سے (حشر کے ماحول میں)
(کچھ تو اخلاق!) ہماری راہ دیکھا چاہیئے
فائدہ ہم بھی اٹھالیں کچھ تمہارے نُور سے
(وہ کہیں گے) جاؤ پیچھے کی طرف تم لَوٹ کر
ڈھونڈ لو پھر (اور کوئی) نُور (ممکن ہو اگر)،
پھر کھڑی کی جائے گی دیوار اُن کے درمیاں
اُس میں ہوگا ایک دروازہ (فقط اور بیگماں)
جس کے اندر ہوگی رحمت اور باہر کو عذاب ؏
(یہ منافق اُس میں ہوسکتے نہیں پھر باریاب)
(پھر) پکاریں گے، تمہارے ساتھ کیا ہم بھی نہ تھے؟
یہ کہیں گے، ہاں، مگر فتنے میں تم خود پڑگئے
منتظر تم (مومنوں پر رنج و آفت کے) رہے
پڑگئے شک میں، فریبِ آرزو میں آگئے
پھر یہاں تک کہ خدا کا حکمؔ (تم تک آگیا)
اور اُس (شیطان) نے جو ہے (بڑا ہی) پُردغا
تم کو بھی اللہ کے بارے میں بہکا ہی دیا ؏

آج اے لوگو نہ ہوگا تم سے کچھ فدیہ قبول
اور نہ اُن لوگوں سے جو کافر تھے (اور منکر فضول)،
(اب تو) تم سب کا ٹھکانہ ہے جہنّم (برملا)
وہ تمہارا ہے رفیق، اور اک ٹھکانہ ہے بُرا ؏
کیا نہیں وہ وقت آیا مومنوں کے واسطے؟
کہ خدا کے ذکر اور قرآنِ برحق کے لئے
ہو دلوں میں اِن کے پیدا گڑگڑاہٹ اور گداز
اور نہ ہو جائیں یہ اُن لوگوں کی صورت (بے نیاز)
اِن سے پہلے اک کتاب (پاک) جن کو تھی ملی
پھر طویل اک مدّت اُن پر اِس طرح) عارض ہوئی
ہوگئے پھر سخت اُنکے دل (وہ اب شیطان ہیں)
اور اکثر لوگ اب اُن میں سے نافرمان ہیں ؏
ہاں رہو آگاہ اے لوگو (یہ ہے اِک واقعا)
بعد مرنے کے زمیں کو زندہ کرتا ہے خدا
ہم نے واضح کر دیئے ہیں تم پہ قدرت کے نشاں
تاکہ تم سمجھو (اُنہیں اور غور کر لو بے گماں) ؏
عورتیں اور مرد جو خیرات کرتے ہیں (سنو)
اور خوشی سے قرض دے دیتے ہیں جو اللہ کو
(حشر کے دن) اُس کا دُونا اُنکو کر دیں گے ادا
اور (علاوہ اُس کے) اُن کو اجر (بھی دینگے) بڑا ؏
لائے جو اللہ اور اُس کے رسولوں پر یقیں
اُن کا صِدّیقوں، شہیدوں کا ہے درجہ (شک نہیں)
(ہاں معیّن اُنکے یہ درجات ہیں) نزدِ خدا
نُورؔ اُنہیں کا سا ملے گا اور اُنہیں کا سا صلا ؏
جو ہوئے منکر، ہماری باتیں جھٹلاتے رہے
ہیں وہی تو دوزخی (سیدھے جہنّم جائیں گے) ؏
زندگی دنیا کی ہے کھیل اور تماشا، جان لو
(ظاہری) زینت اور آپس کا تفاخر (مومنو)
اور اک حرص فراواں، مال اور اولاد کی،
جیسے بارش، (اُس سے جب ہونے لگے) روئیدگی
اُس سے خوش ہوتے ہیں (اپنے دل میں کیا کیا) کاشتکار
پھر جو (پک کر) خشک ہو جاتی ہے (کھیتی ایکبار)
تو اُسے تم دیکھتے ہو، زرد ہو جاتی ہے وہ
(چُورا چُورا ہو کے) پھر روندن ہی میں آتی ہے وہ

۱ے منافق۔
۲ے یعنی پیغامِ اجل

سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ
اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۱﴾ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ
اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۲۲﴾
لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ
فَخُوْرِ ﴿۲۳﴾ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ
هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۴﴾ لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ
لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ
لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۵﴾
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ
مُّهْتَدٍ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا
بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً
وَّرَحْمَةً وَرَهْبَانِيَّةَ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا
حَقَّ رِعَايَتِهَا فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۷﴾
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ
وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۸﴾ لِّئَلَّا
يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاَنَّ
الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾

دَوڑو اپنے ربّ کی بخشش اور جنّت کی طرف — عرض جن کا ہے زمین و آسماں سا (باشرف)[1]
ہے وہ تیار ایسے لوگوں کے لیئے (کچھ شک نہیں) — جو خدا پر اور اُس کے نبیوں پر لائے یقیں،
یہ خدا کا فضل ہے، چاہے جسے کر دے عطا، — (فی الحقیقت) ہے بڑے ہی فضل والا (وہ) خدا ؛
آتی رہتی ہیں جو تم پر اور زمیں پر آفتیں — وہ ہیں سب لکھی ہوئی اک دفترِ (محفوظ) میں
اِس سے پہلے کہ اُنہیں[2] (دُنیا میں) ہم پیدا کریں، — یہ خدا کے واسطے آسان ہے (ہر حال میں) ؛!
تاہ جو کچھ آئے نہ ہاتھ اُس کا نہ تم کچھ غم کرو — جو خدا دے تم کو، اُس پر (بھی) نہ اِتراؤ (سُنو)،
فخر کرنے والے اور اِترانے والے کو خدا — خود نہیں کرتا پسند (اور اُس سے رہتا ہے خفا)
بُخل کر کے، بُخل کی ترغیب اَوروں کو بھی دیں، — اور جو لوگ (اِن نصائح سے بھی) سَرتابی کریں
تو خدا ہے بے نیاز، (اُس کو نہیں پَروا ذرا) — اور وہ ہے (ہر حال میں) شائستۂ حمد و ثنا ؛
ہم نے بھیجے اپنے پیغمبر، کھُلے دے کر نشاں — اور اُنکی معرفت بھیجیں کتابیں (بے گماں)
(نیز ہم نے) دی ترازو (تول کو پُورا رکھیں) — تا کہ لوگ انصاف پر اور عدل پر قائم رہیں،
اور کیا لوہا بھی پیدا ہے بڑا جس میں خطر[3] — فائدے بھی اُس سے لوگوں کو بہت سے ہیں (مگر)،
تا، خدا معلوم (تم لوگوں میں سے) اُن کو کرے — کون بے دیکھے، مدد کرتا ہے اُس کی (شوق سے)؟
کون کرتا ہے مدد اُس کے رسُولوں کی (یہاں)؟ — ہے زبردست اور زور آور خدا ہی بیگماں ؛

ع ۳ ۱۹

ہم نے بھیجا نوحؑ و ابراہیمؑ کو بھی واقعی — دی کتاب اَولاد کو دونوں کی، اور پیغمبری
بعض اُن میں سیدھے رستے پر (بہرعنواں) ہیں — اور اُن میں سے ہیں بُہتیرے جو نافرمان ہیں ؛
اُن کے ہی نقشِ قدم پر اور پھر بھیجے نبی — اور اُن کے بعد مریمؑ کے پسر عیسیٰؑ کو بھی
اور اُنہیں انجیل دی، پَیرو جو لوگ اُن کے ہوئے — اُن کے دل میں رافت و رحمت (کے جذبے) بھر دیئے ؛
اور "دُنیا چھوڑنا" ایجاد اُنہوں نے خود کیا — یہ (طریقہ) فرض کچھ اُن پر نہ تھا ہم نے کیا
ہاں مگر یہ تھا رضا مندیٔ خالق کے لیئے — گو نہ اُن سے نبھ سکا جیسا کہ نبھنا چاہیئے،
اُن میں جو ایمان لائے، اجر اُنہیں ہم نے دیا — اور بُہتیرے ہیں نافرمان اُن میں (برملا) ؛
اے مُسلمانو! ڈرو اللہ سے (اپنے سبھی) — لاؤ ایماں (سچّے دل سے) اُس کے پیغمبر پہ بھی،
وہ تمہیں رحمت سے اپنی دے گا حِصّہ دوسرا — نور بھی دے گا تمہیں، جس کی ضیاء میں (برملا)
تم چلو گے، عفو کر دے گا خطائیں (بیگماں)، — بخشنے والا خدا ہے اور بڑا ہی مہرباں ؛
تا کہ یہ اہلِ کتاب ایسا نہ سمجھیں، مومنیں — فضل پر اللہ کے کچھ دسترس رکھتے نہیں
اور یہ کہ فضل ہے دستِ خدا میں (برملا) — چاہتا ہے جس پہ کر دیتا ہے فضل اپنا (خدا)
ہے بڑے ہی فضل والا ایزدِ (جلّ و علا) ؛

ع ۴ ۲۰

[1] یعنی اُن آفتوں کو۔
[2] یعنی اس سے ہتھیار ڈھلے جاتے ہیں۔

سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى
اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ① اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ
مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ۭ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰۗـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ
لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ② وَالَّذِيْنَ
يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ
اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۭ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ③ فَمَنْ
لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاۗسَّا ۚ
فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۭ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ④ اِنَّ
الَّذِيْنَ يُحَاۗدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ⑤ يَوْمَ
يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۭ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ۭ
وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ⑥ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ
اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ
ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ⑦

(۵۸) سُورۂ مجادلہ

(یہ سورۃ مدینۂ منوّرہ میں نازل ہوئی اِس میں ۲۲ آیتیں اور تین رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں) جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں ؏
بات اُس عورت کی سُن لی بالیقیں اللہ نے تم سے جو کرتی تھی جھگڑا حق میں اپنے زوج کے[1]
اور خدا کے سامنے وہ جھینکتی تھی (برملا)، اور تم دونوں کی باتیں سُن رہا تھا کبریا،
(سب کی) سُنتا ہے خدا، بے شک ہے (سب کچھ) دیکھتا ؏
تم میں سے جو بیویوں کو اپنی کہہ دیتے ہیں ماں، وہ نہیں ہو جاتیں اُن کی مائیں (ہے جھوٹا گماں)،
اُن کی مائیں تو وہ ہیں۔ اُن کو جنہوں نے ہے جَنا، بولتے ہیں جھوٹ، نامعقول ہے اُن کا کہا،
عفو کرنے والا، اور ہے بخشنے والا خدا ؏
اور اپنی عورتوں کو لوگ، کہہ بیٹھیں جو ماں، اور پھرنا چاہیں اپنے قول سے (وہ بدزباں)
تو پھر اک بَردہ[2] انہیں آزاد کرنا چاہیئے اس سے پہلے کہ کوئی اک دوسرے کو مَس کرے،
یہ نصیحت تم کو کی جاتی ہے (سُن لو مومنو) ہے خدا کو سب خبر اُس کی، جو کچھ تم کرتے ہو ؏
اور میسّر ہو نہ گر بَردہ، تو پھر دو ماہ کے وہ مسلسل روزے رکھے (یہ کفارہ اُس کا ہے)
اِس سے پہلے کہ کوئی اک دوسرے کو مَس کرے، یہ ہو ناممکن، تو کھانا ساٹھ محتاجوں کو دے،
حکم یہ تم کو دیا جاتا ہے لوگو اس لیئے تاکہ اللہ و نبی پر تم (صمیمِ قلب سے)
لاؤ ایماں، یہ حدیں اللہ کی ہیں (کامیاب) کافروں کے واسطے، دُکھ دینے والا ہے عذاب ؏
جو خلاف اللہ اور اُس کے پیمبر کے ہوئے خوار وہ ایسے ہوئے جیسے کہ اُن سے پہلے تھے،
کی ہیں نازل ہم نے واضح آیتیں (اور مستطاب) کافروں کے واسطے (بیشک) ہے ذلّت کا عذاب ؏
(زندہ کر کے) اٹھائے گا انہیں جس دن خدا کام یہ کرتے تھے جو کچھ، سب انہیں دے گا جتا،
گن رکھے ہیں سب خدا نے، اور یہ ہیں بھولے ہوئے اور ہر اک چیز ہے (بیشک) خدا کے سامنے ؏
(اے پیمبر غور کر کے) تم نے کیا دیکھا نہیں ؟ آسمانوں میں ہے جو کچھ، اور برروئے زمیں
(حال سارا اُن سب کے) واقف ہے (بہر حالت) خدا، اور جب تین آدمی کرتے ہیں کوئی مشورا
یہ چوتھا ان میں لازمًا ہوتا ہے (وہ جو ہے خدا) اور جب پانچ آدمی کرتے ہیں کوئی مشورا
تو چھٹا ہوتا ہے وہ (اِس میں ذرا بھی شک نہیں) اور جو ان سے کم زیادہ (آدمی بھی) ہوں کہیں
ساتھ ہوتا ہے وہ اُن کے (وہ ہے واقف حال کا)، پھر قیامت میں جتا دے گا اُنہوں نے جو کیا،
بالیقیں اللہ ہے ہر چیز کا راز آشنا ؏

ع ۱

---

[1] خولہ بنت ثعلب کا ذکر ہے جسکے شوہر اوس بن صامت نے اُسے "ماں" کہہ دیا تھا۔ وہ آنحضرت صلعم کے پاس روتی ہوئی آئی اور یہ واقعہ بتاتے ہوئے عرض کیا کہ اس طرح میرا گھر اور اولاد برباد ہو جائے گی۔ تب پھر یہ حکم نازل ہوا۔ اسلام سے پہلے اگر کوئی مرد اپنی بیوی کو "ماں" کہہ دیتا تھا تو وہ عورت اُس پر حرام ہو جاتی تھی اور اُسے "ظہار" کہتے تھے۔ اب صرف کفارہ دینے کے بعد حکم طلاق عائد نہیں ہوتا۔

[2] بَردہ یعنی غلام، یہ کفّارہ بھی اسی لغویات کے انسداد کے لئے ہے۔

الم تر الى الذين نهوا عن النجوى ثم يعودون لما نهوا عنه ويتنجون
بالاثم والعدوان ومعصيت الرسول واذا جاءوك حيوك بما لم يحيك
به الله ويقولون في انفسهم لولا يعذبنا الله بما نقول حسبهم جهنم يصلونها
فبئس المصير ﴿٨﴾ يايها الذين امنوا اذا تناجيتم فلا تتناجوا بالاثم
والعدوان ومعصيت الرسول وتناجوا بالبر والتقوى واتقوا الله الذي
اليه تحشرون ﴿٩﴾ انما النجوى من الشيطن ليحزن الذين امنوا و
ليس بضارهم شيئا الا باذن الله وعلى الله فليتوكل المؤمنون ﴿١٠﴾ يايها
الذين امنوا اذا قيل لكم تفسحوا في المجلس فافسحوا يفسح الله لكم واذا
قيل انشزوا فانشزوا يرفع الله الذين امنوا منكم والذين اوتوا العلم درجت
والله بما تعملون خبير ﴿١١﴾ يايها الذين امنوا اذا ناجيتم الرسول فقدموا بين
يدي نجوىكم صدقة ذلك خير لكم واطهر فان لم تجدوا فان الله
غفور رحيم ﴿١٢﴾ ءاشفقتم ان تقدموا بين يدي نجوىكم صدقت فاذ لم
تفعلوا وتاب الله عليكم فاقيموا الصلوة واتوا الزكوة واطيعوا الله ورسوله
والله خبير بما تعملون ﴿١٣﴾ الم تر الى الذين تولوا قوما غضب الله عليهم ما
هم منكم ولا منهم ويحلفون على الكذب وهم يعلمون ﴿١٤﴾ اعد الله لهم
عذابا شديدا انهم ساء ما كانوا يعملون ﴿١٥﴾ اتخذوا ايمانهم جنة
فصدوا عن سبيل الله فلهم عذاب مهين ﴿١٦﴾ لن تغني عنهم اموالهم
ولا اولادهم من الله شيئا اولئك اصحب النار هم فيها خلدون ﴿١٧﴾

اے پیمبر تم نے کیا اُن کو نہیں دیکھا (بھلا)؟ منع جن کو کانا پھُوسی کرنے سے تھا کر دیا
پھر وہی کرتے ہیں اِن کو منع تھا جس سے کیا، کان میں کرتے ہیں باتیں (وہ بھی) از راہِ خطا
زیادتی کی اور پیغمبر سے نافرمانی کی، اور یہ جب (بھی) تمہارے پاس آتے ہیں، کبھی
وہ دعا دیتے ہیں تم کو، جو نہیں دیتا خدا[1] اور کہتے ہیں پھر اپنے دل میں (یہ اہلِ ریا)
کیوں خدا اس کہنے پر ہم کو نہیں دیتا سزا (اے پیمبر) اِن کو کافی ہے جہنّم کی سزا
جس میں داخل ہوں گے یہ، اور وہ ٹھکانہ ہے بُرا ؛

اے مسلمانو اگر تم کان میں باتیں کرو تو گنہ اور زیادتی (کا شائبہ) اُن میں نہ ہو
اور نافرمانی بھی اُن میں پیمبر کی نہ ہو، نیکی اور پرہیزگاری کی سرگوشی کرو،
اور تم (ہر حال میں) ڈرتے رہو اللہ سے جمع ہونا ہے تمہیں (اک روز) جس کے سامنے ؛
کانا پھُوسی کام ہے شیطان کا (واضح رہے) تا مسلمان خاطر آزردہ ہوں اُس کی وجہ سے
حالانکہ یہ (کانا پھُوسی اِن کی) بے حکمِ خدا کچھ ضرر پہنچا نہیں سکتی اُنہیں (چھوٹا بڑا)
اور بھروسہ ہے خدا پر اہلِ ایماں کو روا ؛

اے مسلمانو، کوئی مجلس میں جب تم سے کہے کھُل کے بیٹھو، کھُل کے تم کو بیٹھ جانا چاہئے
بافراغت تم کو (جنّت میں) جگہ دے گا خدا، جب کہے کوئی اُٹھو، اُٹھ بیٹھنا ہی ہے بجا
تم میں جو مومن ہیں اور رکھتے ہیں علمِ مجلسی اُونچے کر دے گا خدا اُن کے مراتب (واقعی)
تم جو کچھ کرتے ہو، اُس کی ہے خدا کو آگہی ؛

جب نبی کے کان میں کچھ کہنا چاہو، مومنو اُس سے پہلے تھوڑی سی خیرات آگے بھیج[2] دو،
یہ تمہارے حق میں بہتر، اور ہے پاکیزگی اور اگر تم کو نہیں ہے مقدرت خیرات کی
تو خدا آمرزگار و مہرباں ہے واقعی ؛

(مومنو) کیا تم (یہ شرط و حکم) سُن کر ڈر گئے؟ (یعنی) صدقہ بھیجنا کہنے سے پہلے بات کے
پس نہیں تعمیل جب اُس حکم کی تم کر سکے اور تمہاری یہ خطا کر دی معاف اللہ نے
تو نمازیں بھی پڑھو اور دو زکاتِ مال بھی اور کرو طاعت خدا کی اور رسُول اللہ کی،
تم جو کچھ کرتے ہو، اُس کی ہے خدا کو آگہی ؛

(اے پیمبر) تم نے کیا اُن کو نہیں دیکھا بھلا دوستی جن لوگوں نے اُس قوم سے رکھی روا
جن پہ ہے اللہ کا قہر و غضب ٹوٹا ہوا، اب یہ تم میں ہیں نہ اُن میں، (یہ ملی اِنکو سزا)
جھُوٹی باتوں پر قسم کھاتے ہیں دانستہ (بھلا) ؛

[1] منافق جب آنحضرت صلعم کی مجلس میں آتے تو بجائے السلام علیکم کے "السام علیک" کہتے تھے۔ سلام کے معنی تو سلامتی کے ہیں جب کہ سام کے معنی موت کے ہیں۔۔۔ اِس آیت میں اسی بات کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے۔

[2] حکمِ صدقہ کے باعث لوگوں نے آنحضرت صلعم سے خلوت میں ملاقات اور عرضداشت کم کر دیں۔ لہٰذا حکمِ صدقہ سے جو مقصد تھا حاصل ہو گیا۔

ہے مہیّا یعنی سخت عذاب اِن کے لئے اللہ نے
(اور) یہ جو کام کرتے ہیں وہ بیشک ہی برے ہیں ؛
اپنی قسموں کو بنا رکھا ہے ڈھال اِن لوگوں نے
اور لوگوں کو یہ ہیں راہِ خدا سے روکتے
اِس کے لئے ہے (سخت) ذلت کا عذاب اِن کے لئے
اِن کی اولاد اور اِن کے مال (بھی) اُس دن
اِن کو کچھ بھی نہ بچا سکیں گے
دوزخی ہیں، یہ ہمیشہ اِسی میں

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ
اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ ؕ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿١٨﴾ اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ
الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَاۤ
اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿١٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اُولٰٓئِكَ فِى الْاَذَلِّيْنَ ﴿٢٠﴾ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿٢١﴾ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ
اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ
وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ
اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٢٢﴾ ع

سُوْرَةُ الْحَشْرِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١﴾
هُوَ الَّذِيْۤ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ
لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؕ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ
فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا ۗ وَقَذَفَ فِىْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ
بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِى الْمُؤْمِنِيْنَ ۗ فَاعْتَبِرُوْا يٰۤاُولِى الْاَبْصَارِ ﴿٢﴾

ع ٣ ٤

وقف النبي صلى الله عليه وسلم

جس دن ان کو، (اِنکی قبروں سے) اٹھائے گا خدا — اُس کے آگے بھی یہ قسمیں کھائیں گے (تم دیکھنا)
جیسے کھاتے ہیں تمہارے سامنے، اور ہے گماں — کام اچھا کر رہے ہیں (بے قصور و بے زیاں)
سنتے ہو، جھوٹے ہیں یہ (جھوٹی ہے اُنکی داستاں) ؛
اُن پہ ہے شیطان نے (ازبسکہ) قابو پا لیا — اور بھلا دی ہے (دلوں سے اِن کے) یادِ کبریا،
ہے یہ اک شیطانی لشکر (بے اصول و بد زباں) — اور سنو، شیطانی لشکر کو بالآخر ہے زیاں ؛
جو مخالف ہیں خدا کے اور رسول (اللہ) کے — ہوں گے وہ ارذل تریں افراد میں (واضح رہے) ؛
اور خدا تو لکھ چکا، ہم اور ہمارے (یہ) نبی — غالب آکر ہی رہیں گے (کافروں پر واقعی)
بالیقیں اللہ ہے (سب سے) زبردست و قوی ؛
(اے پیمبر) پاؤ گے تم کوئی قوم ایسی نہیں — جو خدا اور آخرت کے دن پہ رکھتی ہو یقیں
اور رکھے دوستی (ایسے نکمّے) لوگوں سے — جو مخالف ہوں خدا کے اور رسول (اللہ) کے
گو وہ اُن کے باپ، بیٹے، بھائی ہوں یا رشتہ دار، — نقش اُن کے دل میں ایماں کر چکا ہے کردگار
اور مدد ان لوگوں کی فیضانِ غیبی سے ہے کی، — ایسے باغوں میں کرے گا اُن کو داخل (واقعی)
جن کے نیچے ہوں گی نہریں (خوشنمائی سے) رواں — وہ (اُنہیں جنّت کے باغوں میں) رہیں گے جاوداں،
وہ خدا سے خوش رہیں گے اُن سے خوش ہو گا خدا، — یہ جماعت ہے خدا کی سنتے ہو! (روزِ جزا)
یہ خدائی فوج ہی پائے گی اپنا مدّعا ؛

(۵۹) سورۂ حشر

(یہ سورۃ مدینہ منوّرہ میں نازل ہوئی۔ اس میں ۲۴ آیتیں اور تین رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں) — جو بڑا ہی رحم والا ہے، نہایت مہرباں ؛
آسمانوں میں جو کچھ ہے، جو ہے بر روئے زمیں — (سب کے سب) تسبیح کرتے ہیں خدا کی (بالیقیں)
وہ زبردست اور ذی حکمت ہے (اس میں شک نہیں) ؛
وہ خدا ہی تھا، گھروں سے جس نے باہر کر دیا — کافروں کو، جو کہ تھے اہلِ کتاب (اہلِ ریا)
اجتماعِ اوّلیں پر لشکرِ (اسلام) کے، — گو نہ تھا تم کو گماں بھی، یہ نکالے جائیں گے
اور وہ تھے اس گماں (و وہم) میں (کھوئے ہوئے) — اُن کے (یہ) قلعے بچا لیں گے اُنہیں اللہ سے
تو جدھر سے وہم بھی اُن کو نہ (آجانے کا) تھا — (لشکرِ) اللہ نے اُن (کافروں) کو آ لیا
اور (مسلمانوں کی) دھاک اُن کے دلوں میں ڈال دی — اپنے ہاتھوں اور مسلمانوں کے ہاتھوں (وہ شقی)
اپنے گھر ویران اور برباد (خود) کرنے لگے — آنکھ والو! درسِ عبرت لو (تم اِنکے حال سے) ؛

ؔ۱ بنی نضیر کے نام سے یہودیوں کا ایک قبیلہ مدینے سے چند میل دُور آباد تھا۔ کفارِ مکّہ سے ساز باز کر کے اس قبیلے کے لوگوں نے آنحضرت صلعم کے خلاف ناپاک کوشش کی۔ مسلمانوں نے غم و غصّے کے اظہار میں اُن کی املاک پر قبضہ کر لیا اور بنی نضیر کے یہودی جو کچھ بچا سکے لے کر ملکِ شام کی طرف چلے گئے۔

وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِى الدُّنْيَا ۖ وَلَهُمْ
فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ﴿۳﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ
وَمَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۴﴾ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ
لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِىَ
الْفٰسِقِيْنَ ﴿۵﴾ وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ
خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ
عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۶﴾ مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى
فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ
كَىْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ۚ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ
وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۖ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۷﴾
لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ
يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ
اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴿۸﴾ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُو الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ
قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِىْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً
مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَنْ
يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۹﴾ وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْ
بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ
وَلَا تَجْعَلْ فِىْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۰﴾

اُن کا اخراجِ وطن۔ سمت نہ گر کرتا خدا تو (کوئی اور) اُن کو (اِس دنیا میں) دے دیتا سزا
اور عقبیٰ میں عذاب اُن کے لیئے ہے آگ کا ؞

کیونکہ وہ دشمن خدا کے اور نبی کے ہو گئے اور جو کوئی مخالف ہو گیا اللہ سے
تو بہت ہی سخت گیر اللہ ہے (واضح رہے) ؞

پیڑ جو تم نے کھجوروں کے ہیں کاٹے (مومنو) یا کھڑا رہنے دیا اُن کو جڑوں پر (تو سُنو)
تھا یہ سب حکمِ خدا سے، اور اُسے منظور تھا جو ہیں نافرمان، رُسوا اُن کو کر دے (برملا) ؞
جو نبی کو، اُن سے مال اللہ نے دِلوا دیا دَوڑ دھوپ اُس کے لیئے تم نے نہیں کی تھی (ذرا)
اونٹوں یا گھوڑوں سے، لیکن (واقعہ یہ ہے سچا) انبیاء کو اپنے جس پر چاہے غلبہ دے خدا
اور خدا ہر چیز پر قادر ہے (بے چُون و چرا) ؞

مالِ[1] جو اپنے نبی کو، بستیوں کے لوگوں سے مفت دِلوا دے خدا، وہ ہے خدا ہی کے لیئے
اور نبی کا حق ہے اور اُنکے قرابت داروں کا اور یتیموں، اور مسافر لوگوں اور محتاجوں کا
تاکہ تم میں ہیں جو دولت مند (اور سرمایہ دار) (مال) چلتا پھرتا رہ جائے نہ اُن میں (زینہار)
اور پیمبر تم کو جو کچھ دیں، قبول اُس کو کرو منع کر دیں (جس کے لینے سے) اُسے تم چھوڑ دو
اور ڈرو اللہ (کے قہر و غضب) سے (مومنیں) ہے بہت ہی سخت گیر اللہ، اِس میں شک نہیں ؞
(بے لڑے جو مال ہاتھ آئے، جو حاصلِ مفت ہو) اُس میں فقرائے مہاجر کا بھی حق ہے (مومنو)
جو نکل آئے ہیں اپنا مال اور گھر چھوڑ کر ڈھونڈنے آئے ہیں جو فضلِ خدائے (دادگر)
اور (طلبگار) اُسکی خوشنودی (کے آئے ہیں سبھی) اور مدد کرنے خدا کی اور رسول اللہ کی
(اور اس میں شک نہیں) سچے مسلماں ہیں یہی ؞

اور (وہ مال اُن کا بھی حق ہے) اِن سے پہلے جو یہاں رہتے ہیں، اور لا چکے ایماں خدا پر (بیگماں)
اور جو ہجرت کر کے اِن کے پاس آتا ہے کوئی کرتے ہیں اُس سے محبت (اور نمائشِ خُلق کی)
اور مہاجر لوگوں کو جو کچھ بھی ہوتا ہے عطا وہ نہیں محسوس کرتے اُس سے دل تنگی (ذرا)
خواہ (یہ فاقہ کریں)، کیسی ہی تنگی اِن پہ ہو یہ مقدّم رکھتے ہیں خود پر (مہاجر لوگوں کو)،
اور جو بُخلِ طبیعت (اور لالچ سے) بچے ہیں یہی وہ لوگ جو (اپنی) مرادیں پائیں گے ؞
اور (ہے اِس مال میں اُن کا بھی حق) جو (متقی) آئے ہجرت کر کے اُن[2] کے بعد کہتے ہیں (یہی)
ہم کو اور یا ربّ ہمارے بھائیوں کو بخشش دے ہم سے (بھی) پہلے جو ہیں ایمان (تجھ پر) لا چکے
اور دلوں میں تو ہمارے رکھ نہ بُغضِ مومناں اے ہمارے ربّ، بڑا ہے تو شفیق و مہرباں ؞

ع ۱

ربع

[1] لُوٹ کے مال و اسباب کی دو قسمیں ہیں۔ جو مال کفار سے لڑکر حاصل ہو اُسے مالِ غنیمت کہتے ہیں اور جو مال بلا قتال و جدال ملے اُسے فئے کہتے ہیں۔

[2] یعنی مہاجرینِ اوّل کے بعد

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ
الْكِتٰبِ لَئِنْ أُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ أَحَدًا أَبَدًا وَّإِنْ
قُوتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكٰذِبُونَ ﴿۱۱﴾ لَئِنْ أُخْرِجُوا لَا
يَخْرُجُونَ مَعَهُمْ وَلَئِنْ قُوتِلُوا لَا يَنْصُرُونَهُمْ وَلَئِنْ نَّصَرُوهُمْ لَيُوَلُّنَّ
الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ ﴿۱۲﴾ لَأَنْتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُورِهِمْ مِّنَ
اللّٰهِ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ ﴿۱۳﴾ لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي
قُرًى مُّحَصَّنَةٍ أَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ بَأْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا
وَّقُلُوبُهُمْ شَتّٰى ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُونَ ﴿۱۴﴾ كَمَثَلِ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ
قَرِيبًا ذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۱۵﴾ كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ إِذْ
قَالَ لِلْإِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي بَرِيٓءٌ مِّنْكَ إِنِّيٓ أَخَافُ اللّٰهَ
رَبَّ الْعٰلَمِينَ ﴿۱۶﴾ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ أَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيهَا وَذٰلِكَ
جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِينَ ﴿۱۷﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا
قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿۱۸﴾ وَلَا تَكُونُوا
كَالَّذِينَ نَسُوا اللّٰهَ فَأَنْسٰهُمْ أَنْفُسَهُمْ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُونَ ﴿۱۹﴾ لَا يَسْتَوِيٓ
أَصْحٰبُ النَّارِ وَأَصْحٰبُ الْجَنَّةِ أَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُونَ ﴿۲۰﴾ لَوْ
أَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ
خَشْيَةِ اللّٰهِ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿۲۱﴾ هُوَ
اللّٰهُ الَّذِي لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ ﴿۲۲﴾

کیا منافق لوگوں کو دیکھا نہ تم نے' (بے حجاب) — اپنے کافر بھائیوں سے جو کہ ہیں اہلِ کتاب

کہتے ہیں' (اپنے گھروں سے) گر نکالے جاؤ گے — ہم بھی نکلیں گے تمہارے ساتھ ہی (اِس شہر[1] سے)

اور نہ مانیں گے کسی کی بھی تمہارے بارے میں — جنگ ہوگی (گر کسی سے تو) مدد دیں گے تمہیں؛

(اے مسلمانو!) بتائے دیتا ہے تم کو خدا — یہ ہیں جھوٹے مطلقاً (اس میں نہیں ہے شک ذرا)؛

گر نکالے جائیں گے (اہلِ کتاب اِس شہر سے) — ساتھ اُن کے یہ نہ نکلیں گے (منافق ہیں بڑے)'

اور مدد دیں گے نہ اُن کو گر لڑائی چھڑ گئی، — پیٹھ دے کر بھاگ جائیں گے' اگر امداد کی'

پھر کہیں سے بھی مدد اُن کو نہ پہنچے گی (کبھی)؛

ڈر تمہارا ہے دلوں میں اِن کے اللہ سے سوا، — کیونکہ یہ ہیں بے سمجھ (اِن میں نہیں دانش ذرا)؛

مل کے بھی سب تم سے لڑ سکتے نہیں، لیکن (کبھی) — بستیوں کے کوٹ میں یا اوٹ میں دیوار کی،

اُن کی آپس میں بڑی ہی دھاک ہے بیٹھی ہوئی — (اے مخاطب) تو یہ سمجھے گا کہ ہیں سب ایک ہی

اُن کے دل حالانکہ ہیں (اک دوسرے سے) پھٹ چکے' — اِس لیئے کہ ہیں یہ (ناداں) لوگ کورے عقل سے؛

ہیں یہ مثل اُن لوگوں کے' جو کچھ ہی دن پہلے مزا — چکھ چکے ہیں شامتِ اعمال کا (کر کے دغا[2])

ہے عذابِ دردناک اُن کے لیئے (روزِ جزا)؛

ہے مثال اِن لوگوں کی' شیطان کی سی بالیقیں — آدمی کو کفر کی تعلیم دیتا ہے (لعیں)

کفر جب کر بیٹھتا ہے وہ، تو کہتا ہے (کہ جا) — میں بری الذمہ ہوں تجھ سے' (مجھے کیا واسطہ)

میں تو ڈرتا ہوں خدا سے جو ہے ربُّ العلمیں؛ — (ذمہ داری کچھ مآلِ کار کی مجھ پر نہیں)؛

اِس لیئے انجام اِن دونوں کا ہونا ہے یہی — جائیں گے دوزخ میں ٥ اور اُس میں رہیں گے دائمی'

اور جو ہیں سرکش یہی اُن کی سزا ہے (واقعی)؛

اے مسلمانو! (بہرصورت) ڈرو اللہ سے — اور نظر کرتا رہے (ہر شخص کو یہ چاہیئے)

کر اُسے کیا بھیجنا ہے کل (قیامت) کے لیئے — اور (پھر کہتے ہیں ہم) ڈرتے رہو اللہ سے،

ہے خبر اللہ کو اُس کی' جو ہو تم کر رہے؛

اور نہ اُن جیسے بنو، بھولے ہیں جو اللہ کو — پھر وہ بھولے خود کو بھی[3]، اور ہیں وہی فاسق (سنو)؛

ہو نہیں سکتے برابر دوزخی اور جنّتی ؛ — جنّتی (ممتاز) ہیں (اور) کامیاب (واقعی)؛

ہم یہ قرآں کرتے نازل گر کسی کہسار پر — دیکھ لیتے تم وہ جھکتا اور پھٹتا (سربسر)

(پانی پانی ہو جاتا لرزتا) خوف سے اللہ کے' — یہ مثالیں ہم بیاں کرتے ہیں لوگوں کے لیئے

تاکہ (سمجھیں اور) سوچیں (فکر سے اور غور سے)؛

[1] یعنی مدینہ منورہ سے
[2] یعنی جنگِ بدر میں
[3] یعنی اپنی نیکی بدی اور نفع نقصان کا بھی ہوش نہ رہا۔

وہ خدا، کوئی نہیں معبود جس کے ماسوا، — ظاہر و پوشیدہ (جو کچھ ہو) وہ سب ہے جانتا
ہے بڑا ہی مہربان اور رحم والا (وہ خدا)؛

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ
الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾
هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ
مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۴﴾

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ
اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ
اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ؕ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ ۖ
تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ
مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۱﴾ اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّ
يَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۲﴾ لَنْ
تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
بَصِيْرٌ ﴿۳﴾ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا
لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؗ كَفَرْنَا بِكُمْ
وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ
وَحْدَهٗۤ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ
اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۴﴾

وہ خدا، کوئی نہیں معبود جس کے ماسوا بادشاہِ (دوجہان) و پاک ذات (و کبریا)
سارے عیبوں سے بری، اور بخشنے والا اماں صاحبِ عظمت، زبردست، اور غالب، پاسباں،
پاک ہے ذات اُس کی ان کے شرک سے (بے این و آں) ؏

وہ خدا، جو خالق و مُوجِد ہے (ہر اک چیز کا) اور صورت گر، ہیں اچھے نام اُسی کے (برملا)
سب زمین و آسمان میں اُس کے ہیں تسبیح خواں ہے وہ غالب اور ذی حکمت (خدائے دوجہاں) ؏

(۶۰) سورۂ ممتحنہ

(یہ سورۃ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اِس میں ۱۳ آیتیں اور دو رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں) جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں ؏
اے مسلمانو! جو تم نکلے ہو میری راہ میں لڑنے کو، اور جستجو میری رضا کی ہے تمہیں
تو مرے اور اپنے (جانی) دشمنوں کو (بھول کر) تم بنا لینا نہ اپنا دوست (اِس میں ہے خطر)
دوستی کے تم تو ہو پیغام اُن کو بھیجتے اور جو دینِ حق تمہیں پہنچا ہے (حق کی سمت سے)
(بے محابا) اُس سے وہ انکار ہی ہیں کر چکے، صرف اتنے پر کہ تم اللہ کو ہو مانتے
(گھر سے) باہر کر رہے ہیں تم کو، پیغمبر کو بھی، بھیجتے ہو اُن کو تم چھُپ کر پیام دوستی
تم چھپا کر (کام) جو کرتے ہو، یا ظاہر ظہور وہ مجھے معلوم ہے، (میں اُس سے واقف ہوں ضرور)
اور تم میں سے کسی نے کام اگر ایسا کیا (تو سمجھ لینا) وہ سیدھے راستے سے گُم ہوا ؏
تم پہ قابو پائیں، تو دشمن تمہارے ہوں (کھُلے) پھر زبانیں اور ہاتھ اپنے چلا کر (بُغض سے)
یہ بُرائی میں نہ کوتاہی کریں (اے مومنو) چاہتے یہ ہیں کہ تم کافر کسی صورت بنو ؏
حشر کے دن کام آئیں گی نہ رشتے داریاں اور نہ اولاد (یں) تمہاری، (کام آئیں گی وہاں)
(حق و باطل کا خدا) تم میں کرے گا فیصلا تم جو کچھ کرتے ہو، ہے اللہ اُس کو دیکھتا ؏
(لوگو) ابراہیمؑ اور جو لوگ اُن کے ساتھ تھے (سب یہ) اک اچھا نمونہ ہیں تمہارے واسطے،
جب اُنہوں نے قوم کے لوگوں سے (کھُل کر) کہہ دیا ہم کو تم سے اور اُن سے، جن کو تم غیر از خدا
پوجتے ہو، کچھ سروکار (اور کچھ مطلب) نہیں ہم ہوئے مُنکر عقائد سے تمہارے (بالیقیں)
ہم میں تم میں اب عداوت ہے کھُلی اور دشمنی (یہ عداوت ہم میں تم میں) اب ہمیشہ کو رہی
لاؤ تم جب تک نہ (اُس) اللہ واحد پر یقیں باپ سے لیکن یہ ابراہیمؑ بولے (شک نہیں)
میں تمہارے واسطے بخشش کی مانگوں گا دُعا زور تو چلتا نہیں اللہ پر کوئی مرا،
(پھر دُعا مانگی) بھروسہ ہے تجھی پر اے خدا ہم تری جانب ہیں مائل (ہے تیرا ہی آسرا)
اور تیری ہی طرف ہے (سب کو آخر) لوٹنا ؏

ع ۳

لے کفارِ مکہ سے دو سال صلح کے بعد جب اُن کی طرف سے بدعنوانیاں شروع ہوئیں تو آنحضرت صلعم نے مکہ پر چڑھائی کا ارادہ فرمایا لیکن مصلحتاً اس ارادے کو پوشیدہ رکھا۔
لیکن حاطب بن ابی بلتعہ ایک مہاجر صحابی نے اپنے اہل و عیال کو آنحضرتؐ کے اس ارادے سے ایک خط کے ذریعہ مطلع کرنا چاہا۔ نبی کریمؐ کو وحی کے ذریعہ اس کا علم ہوا تو آپؐ نے راستے ہی سے اس خط کو واپس منگا لیا اور جب حاطب بن ابی بلتعہ سے آپؐ نے دریافت کیا تو انہوں نے اس غلطی کا اعتراف کر لیا
یہ سورۃ اُس وقت نازل ہوئی تھی۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٥﴾
لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ؕ وَمَنْ
يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿٦﴾ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ
وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ؕ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٧﴾ لَا
يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ
دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿٨﴾ اِنَّمَا
يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَ
ظٰهَرُوْا عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٩﴾
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ
اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ؕ لَا
هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؕ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ
اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؕ وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْئَلُوْا
مَآ اَنْفَقُوْا ؕ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١٠﴾ وَاِنْ فَاتَكُمْ
شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ
مِّثْلَ مَآ اَنْفَقُوْا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿١١﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا
جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ
وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا
يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٢﴾

اے ہمارے رب بنا ہم کو نہ تُو (بالواسطا) — کافروں کی آزمائش کا ذریعہ (برملا)
اے ہمارے رب ہمیں تُو بخش دے (ہے آرزو) — شک نہیں اس میں زبردست اور ذی حکمت ہے تُو ؛
اے مسلمانو، تمہارے اور اُس کے واسطے — جس کو ہو امید روزِ آخرت اللہ سے
ہے نمونہ نیک ان لوگوں کا، (بہرِ پیروی)[1] — اور (اِنکی پیروی سے) جو کرے گا رُو کشی
تو خدا ہے بے نیاز (اُسکو نہیں پروا ذرا) — (اور وہ ہے ہر حال میں) شائستہ حمد و (ثنا) ؛
کیا تعجب ہے خدا تم میں اور اُن (کفّار) میں — (آج جو کہ مذہبًا) دشمن سمجھتے ہیں تمہیں
دوستی پیدا کرے، قادر ہے وہ ہر بات پر[2] — بخشنے والا ہے وہ، اور مہربان (و دادگر) ؛
دین کے بارے میں جو (اب تک) نہیں تم سے لڑے — اور گھروں سے بھی نہیں تم کو نکالا (بُغض سے)
اُن کے ساتھ احسان اور انصاف کرنے سے خدا — (اے مسلمانو) تمہیں ہرگز نہیں ہے روکتا،
بالیقیں انصاف والوں کو، خدا ہے چاہتا ؛
دوستی کرنے کو اُن سے منع کرتا ہے خدا — دین کے بارے میں جو تم سے ہوئے جنگ آزما
اور گھروں سے بھی تمہارے کر دیا تم کو بدر — (دشمنوں کو) دی مدد اخراج میں (جی کھول کر)
اور جو کوئی بھی ایسوں سے کرے گا دوستی — (سمجھا جائے گا گنہگار اور) ظالم ہے وہی ؛
مومنو، جب آئیں ہجرت کر کے مومن عورتیں — جانچ لو (ایمان کو اُن کے یہ لازم ہے تمہیں)،
ہے خدا کو تو (بخوبی) اُن کے ایماں کی خبر، — (جانچنے سے) تم اگر سمجھو کہ ہیں ایمان پر
کافروں کی سمت پھر اُن کو نہ تم واپس کرو — یہ حلال اُن پر نہ وہ اِن پہ حلال اب ہیں (سنو)،
کافروں کا خرچ جو ان پر ہو، وہ کر دو ادا، — مہر دے کر عقد کر لو، تو نہیں اس میں خطا،
اور کافر عورتوں کے (مومنو) ناموس کو — (حکم یہ ہے) تم نہ زنہار اپنے قبضے میں رکھو،
خرچ جو تم نے کیا وہ مانگ لو کفّار سے — جو کریں وہ خرچ، تم سے مانگ لینا چاہئے،
یہ خدا کا حکم ہے، کرتا ہے تم میں فیصلا، — صاحبِ حکمت ہے وہ، ہر بات سے ہے آشنا[3] ؛
اور تمہاری بیویوں میں سے کوئی (عورت) اگر — کافروں سے جا ملے (نادان) تم سے چھُوٹ کر
(اور وہ کافر نہ کر دیں مہر کا خرچہ ادا) — پھر تمہاری نوبت آئے (تو یہ ہے حکمِ خدا)
عورتیں جاتی رہی ہیں جنکی، اُتنا اُن کو دو — جتنا خرچ اُن کا ہوا ہو (تم ادا اُن کو کرو)
اور تم اللہ سے (صبح و مسا) ڈرتے رہو — جس پہ تم ایمان رکھتے ہو، (سنو اے مومنو) ؛
(اے پیمبر) جب تمہارے پاس مومن عورتیں — آئیں، اور پھر تم سے اس (اقرار) پہ بیعت کریں
کہ شریکِ ربّ کسی کو بھی نہ وہ ٹھہرائیں گی — اور نہ اب چوری کریں گی اور نہ بدکاری کبھی

اب نہ وہ اولاد ہی کو اپنی ماریں گی (کبھی) — اور نہ بہتان اپنے دست و پا سے باندھیں گی کوئی[4]
نیک کاموں میں نہ وہ تم سے کریں گی سرکشی، — تو قبول اُن کی کرو بیعت (رضا سے آپ ہی)
اُن کی بخشش کے لئے اللہ سے مانگو دعا — بالیقیں آمرزگار و مہرباں ہے کبریا ؛

[1] یعنی ابراہیمؑ نے ہجرت فرمائی تو پھر اپنی قوم کی طرف رُخ نہ کیا۔ تم بھی ایسا ہی کرو۔
[2] چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور اس سفر میں تمام اہلِ مکہ مسلمان ہو گئے۔
[3] ابتدائے اسلام میں یہ حکم تھا کہ اگر کفّار کی کوئی عورت مسلمانوں کی اماں میں چلی آئے، تو مسلمان اس کے پہلے شوہر کو مہر ادا کریں۔ اور اگر کوئی مسلمان عورت کفّار کی طرف لوٹنا چاہے تو اُن کے لئے بھی یہی حکم تھا یعنی کافر مسلمان عورت کا مہر ادا کریں۔
[4] مقصد یہ ہے کہ اپنے دست و پا سے کوئی غلط کام کریں۔ بچہ جنیں اور کسی اور سے منسوب کر دیں۔ یا کسی دوسرے کا بچہ لے آئیں اور کہیں کہ یہ ہم نے جنا ہے

ع ۲

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوْا
مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ﴿١٣﴾

سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١﴾
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٢﴾ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ
اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ
فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ﴿٤﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى
لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ۭ
فَلَمَّا زَاغُوْۤا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٥﴾
وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ
يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ۭ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا
هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٦﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ
وَهُوَ يُدْعٰۤى اِلَى الْاِسْلَامِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٧﴾
يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ
كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨﴾ هُوَ الَّذِيْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ
الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ﴿٩﴾

اے مُسلمانو، نہ اُن لوگوں سے رکھو دوستی ہے غضب اللہ کا جن[1] پر (بطورِ واقعی)
کیونکہ نا اُمید ہیں یہ آخرت سے (ہو گئے) جس طرح مایوس ہیں کفّار اہلِ قبر[2] سے ؛

ع ۲ / ۷ / ۸

(۶۱) سُورۂ صَف

(یہ سورۃ مدینہ منوّرہ میں نازل ہوئی، اس میں ۱۴ آیتیں اور دو رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں) جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں ؛
آسمانوں اور زمیں میں ہے جو کچھ (پنہاں عیاں) (فی الحقیقت) ہے (وہی) اللہ کا تسبیح خواں،
اور وہی غالب ہے، ذی حکمت (خدائے دو جہاں) ؛
مومنو وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں؟ ؛ ہے نہایت ناپسند اللہ کو یہ (بالیقیں)
تم کہو (سب کچھ) کرو (کچھ بھی) نہیں، (سوچو تمہیں) ؛
بیشک اُن لوگوں کو اپنا دوست رکھتا ہے خدا ہوں جو اُس کی راہ میں صَف باندھ کر جنگ آزما
(جم گئے تو جم گئے، پھر ہٹ نہیں سکتے کبھی) گو یا کہ دیوار ہیں وہ ایک سیسہ پی ہوئی ؛
جب کہا موسیٰؑ نے یہ لوگوں سے اپنی قوم کے بھائیو، (بے فائدہ) کیوں تم ستاتے ہو مجھے؟
تم کو تو معلوم ہے، مَیں ہوں رسُول اللہ کا (لے کر) آیا ہوں تمہارے پاس (پیغامِ خدا)،
پھر جب (اِس کے بعد) ٹیڑھی چال وہ چلنے لگے تو پھر اُن کے دل بھی ٹیڑھے کر دیئے اللہ نے
فاسقوں کو وہ نہیں دیتا ہدایت (دیکھیئے) ؛
اور جب عیسیٰؑ بنِ مریمؑ نے (لوگوں سے) کہا میں ہوں اسرائیلیو، اللہ کا بھیجا ہُوا
(اب) تمہارے پاس میں آیا ہوں، اور (توریت کی) کرتا ہوں تصدیق، مجھ سے پہلے جو نازل ہوئی
اور مژدہ اک پیمبر کا سُنانے کے لیئے نام ہو گا اُن کا احمدؐ، وہ مرے بعد آئیں گے،
پھر جب (احمدؐ) آئے اُن کے[3] پاس لیکر معجزے یہ صریحی سحر (اور جادُو) ہے، وہ کہنے لگے ؛
اُس سے بڑھ کر کون ہے ظالم (جو بے خوف و خطر) جھُوٹ بولے (یا رکھے بُہتاں کچھ) اللہ پر
اور بُلائیں جانبِ اسلام اُس کو (بر ملا) قومِ ظالم کو ہدایت ہی نہیں دیتا خدا ؛
چاہتے ہیں یہ، بجھا دیں نُور کو اللہ کے (مار کر پھُونک) اپنے منہ سے (جس طرح بھی ہو سکے)
چاہتا ہے ربّ کہ پورا کر دے اپنے نُور کو بات یہ کفّار کو گر ناگوارا ہو، تو ہو ؛
وہ خدا ہی تو ہے جس نے اپنا بھیجا ہے رسول دینِ حق اور اک ہدایت دے کے (با حُسنِ قبول)
تاکہ سب دینوں پہ وہ اِس دین کو غالب کرے شرک کرنے والوں کو چاہے بُرا ہی یہ لگے ؛

ع ۱ / ۹ / ۹

نصف

[1] یہودیوں سے مراد ہے۔
[2] جس طرح کفّار کو یہ یقین نہیں ہے کہ اہلِ قبر دوبارہ زندہ ہوں گے۔ اسی طرح یہود روزِ آخرت پر یقین نہیں رکھتے۔
[3] یعنی بنی اسرائیل کے پاس

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ
اَلِيْمٍ ﴿١٠﴾ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿١١﴾ يَغْفِرْ
لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١٢﴾ وَاُخْرٰى
تُحِبُّوْنَهَا ۭ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ
اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّاۗىِٕفَةٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ
وَكَفَرَتْ طَّاۗىِٕفَةٌ ۚ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰي عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ﴿١٤﴾

ع ٥/١٠

سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ
الْحَكِيْمِ ﴿١﴾ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ
وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۤ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ
مُّبِيْنٍ ﴿٢﴾ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٣﴾
ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٤﴾ مَثَلُ
الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ۭ بِئْسَ
مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥﴾

(اے پیمبر تم مسلمانوں سے کہدو، واقعی) اے مسلمانو، بتاؤں تم کو وہ سوداگری
جو بچالے تم کو دُکھ کی مار سے (یکبارگی)؟ ؁

لاؤ تم ایماں خدا پر اور رسول (اللہ) پر اور لڑا دو راہِ حق میں اپنی جان اور مال (و زر)
ہے یہی بہتر تمہارے حق میں، دانا ہو اگر ؁

بخش دے گا وہ تمہاری سب خطائیں (بیگماں) باغوں میں (جنّت کے) (پھر) داخل کرے گا (شادماں)
جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی، (اور دے گا وہاں) جاوداں باغوں میں عمدہ عمدہ رہنے کے مکاں،
یہ بڑی ہی کامیابی ہے (مسلماں کے لیئے) ایک (نعمت) اور بھی دے گا جو تم ہو چاہتے،
تم کو نصرت بھی ملے گی جانبِ اللہ سے اور ایک فتح قریب، (اس سرزمیں پر پاؤگے)
اور مسلمانوں کو مژدہ دو (بڑھالیں حوصلے) ؁

اے مسلمانو، بنو انصارِ (دینِ) کبریا جیسے عیسیٰؑ ابنِ مریمؑ نے تھا یاروں سے کہا
کون ہیں راہِ خدا میں یاور و ناصر مرے؟ تو حواری بولے، ہم انصار ہیں اللہ کے!
لایا اسرائیلیوں میں سے پھر ایماں اِک جتھا اور منکر اک جماعت ہوگئی (بے فائدا)
دشمنوں پر دی مدد اُن کو جو ایماندار تھے اور (ہماری دی ہوئی قوّت سے) وہ غالب رہے ؁ ع۲

(۶۲) سورۂ جمعہ

(یہ سورۃ مدینہ منوّرہ میں نازل ہوئی۔ اِس میں گیارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں) جو بڑا ہی رحم والا ہے، نہایت مہرباں ؁

آسمانوں اور زمیں میں ہے جو کچھ (پنہاں عیاں) (رات دن) تسبیح خواں اللہ کا ہے (بیگماں)
وہ شہنشاہِ (دو عالم وہ خدائے کائنات) حکمتوں والا، زبردست (اور غالب) پاک ذات ؁
وہ خدا، جس نے (عرب کے) جاہلوں میں (برملا) (اِک) اُنہیں میں سے نبی بھیجا (محمدؐ مصطفےٰ)
جو اُنہیں پڑھ کر سُناتے ہیں خدا کی آیتیں (گندگی سے شرک کی جو) پاک کرتے ہیں اُنہیں،
اور کتاب اور عقل کی باتیں سکھاتے ہیں (بجا)، وہ کھُلی گمراہی میں تھے اس سے پہلے مُبتلا ؁
(نیز بھیجا اِس نبی کو) اور لوگوں کے لیئے جو ابھی (باقاعدہ) اِن میں نہیں شامل ہوئے[1]،
وہ زبردست اور ذی حکمت ہے (ہر عنوان سے) ؁

یہ خدا کا فضل ہے، چاہے جسے کر دے عطا (شک نہیں اس میں) بڑا ہی فضل والا ہے خدا ؁
اور جن لوگوں کے سر تورات تھی لادی گئی اور نہ کی برداشت انہوں نے، ہے مثال اُنکی یہی
جیسے لادی ہوں کتابیں (اک) گدھے کی پیٹھ پر، ہے کہاوت کیا بُری اُن لوگوں کی، (المختصر)

[1] مُراد ہے اہلِ فارس و عجم اور دیگر ممالک کے افراد سے۔

جو کہ جھٹلاتے ہیں آیاتِ خدا کو (برملا)، اور ہدایت قوم ظالم کو نہیں دیتا خدا ؁

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ
النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۶﴾ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًا
بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۷﴾ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ
تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۸﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ
يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
تَعْلَمُوْنَ ﴿۹﴾ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا
مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰﴾ وَاِذَا رَاَوْا
تِجَارَةً اَوْ لَهْوَۨا انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَاۗىِٕمًا ۭ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ
مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱﴾ ع

سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا جَاۗءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ۭ
وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱﴾ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهُمْ سَاۗءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا
فَطُبِعَ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿۳﴾ وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ۭ
وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ۭ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ۭ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ
صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ۭ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ۭ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۡ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۴﴾

اِن سے کہدو، اے یہود، (اب بھی) یہ دعویٰ ہے اگر ۔۔۔ دوست ہو اللہ کے تم، اور سب کو چھوڑ کر
اور تم اِس اپنے (جھوٹے) دعوے میں سچے بھی ہو ۔۔۔ تو تمنّا موت کی (اِس دارِ فانی میں) کرو[1] ؛
کر نہیں سکتے تمنّا موت کی وہ زینہار ۔۔۔ ڈر سے اُن (اعمالِ بد) کے جو کیئے ہیں (بے شمار)،
خوب واقف ہے خدا اُن سے جو ہیں عصیاں شعار ؛

اِن سے کہدو، بھاگتے پھرتے ہو تم جس موت سے ۔۔۔ وہ تو آ کر ہی رہے گی، (پھر کہاں ہو بھاگتے؟)
اُس خدا کی سمت پھر لوٹا کے لائے جاؤ گے ۔۔۔ ظاہر و پوشیدہ سے ہے علم (و آگاہی) جسے
وہ بتا دے گا تمہیں، جو کام بھی تم کرتے تھے ؛

ع ۱ / ۱۱

جب نمازِ جمعہ کی ہو اے مسلمانو اذاں ۔۔۔ دوڑو تم ذکرِ الٰہی کی طرف (لبے این و آں)
مول لینا دینا کردو ترک (ہے یہ لازمی) ۔۔۔ تم جو سمجھو تو تمہارے حق میں بہتر ہے یہی ؛
جب نماز انجام پائے، اپنی اپنی راہ لو ۔۔۔ جستجو فضلِ خدا کی پھر کرو[2] (اے مومنو)
اور (جہاں بھی ہو) خدا کی یاد کثرت سے کرو ۔۔۔ تاکہ تم پاؤ فلاحِ (دین و دُنیا مومنو) ؛
سودا بکتا یا تماشا دیکھتے ہیں جب کوئی، ۔۔۔ تو چھٹک کر دوڑ پڑتے ہیں یہ اُس کی سمت ہی
اور تم کو (خطبہ پڑھتے) چھوڑ جاتے ہیں کھڑا، ۔۔۔ (اے نبی) اِن سے کہو جو (اجر) ہے نزدِ خدا
وہ تجارت اور تماشے سے ہے بہتر (بالیقیں) ۔۔۔ اور ہے اللہ، رزق دینے والا بہترین ؛

ع ۲ / ۱۲

(۶۳) سورۂ منافقون

(یہ سورۃ مدینہ منوّرہ میں نازل ہوئی۔ اِس میں گیارہ آیتیں اور دو رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں) ۔۔۔ جو بڑا ہی رحم والا ہے، نہایت مہرباں ؛
جب تمہارے پاس آتے ہیں منافق (اے نبی ۔۔۔ کہتے ہیں، قائل ہیں ہم، تم ہو رسولِ ایزدی،
تم ہو بیشک اُس کے پیغمبر، خدا ہے جانتا، ۔۔۔ یہ منافق جھوٹے ہیں، اس کا بھی شاہد ہے خدا ؛
اپنی قسموں کو بنا رکھا ہے ڈھال اِن لوگوں نے ۔۔۔ روکتے رہتے ہیں (اوروں کو) خدا کی راہ سے،
کر رہے ہیں یہ جو کچھ، ۔۔۔ وہ کام ہیں کتنے بُرے ! ؛
کیونکہ یہ ایمان لاکر پھر گئے اسلام سے ۔۔۔ لگ گئی مُہر اِن کے دل پر، بے سمجھ یہ رہ گئے ؛
جب انہیں دیکھو گے، خوش اندام آئیں گے نظر ۔۔۔ اور توجہ سے سنو گے، یہ کریں گے بات اگر،
(ٹیک لے کر بیٹھتے ہیں یوں تمہارے سامنے) ۔۔۔ جیسے کُندے لکڑیوں کے ہوں لگے دیوار سے،
کوئی چیخے، یہ سمجھتے ہیں بلا ہم پر پڑی، ۔۔۔ اِن سے تم بچتے رہو، اِن کو ہے تم سے دشمنی،
(اِن پہ مار اللہ کی) اِن کو خدا غارت کرے ۔۔۔ (اِن کو دیکھو) جا رہے ہیں یہ کدھر بہکے ہوئے ؟ ؛

[1] تاکہ دنیا کے مصائب سے نجات پاکر جلد از جلد جنت میں داخل ہو جاؤ۔
[2] مراد ہے جستجوئے معاش سے جو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم ہی سے حاصل ہوتی ہے۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ
وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٥﴾ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ
اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٦﴾
هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى
يَنْفَضُّوْا ؕ وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا
يَفْقَهُوْنَ ﴿٧﴾ يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ
مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا
يَعْلَمُوْنَ ﴿٨﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ
ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٩﴾ وَاَنْفِقُوْا
مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِىَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ
رَبِّ لَوْلَاۤ اَخَّرْتَنِىْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٠﴾
وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١١﴾

سُوْرَةُ التَّغَابُنِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِىَ ثَمَانِ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
الْحَمْدُ ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١﴾ هُوَ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ
كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٢﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿٣﴾

جب کہا جاتا ہے (پاس) آؤ رسول اللہ کے
مغفرت کی وہ دُعا مانگیں تمہارے واسطے،
دیکھتے ہو سر ہلا دیتے ہیں اپنا (بے شعور)
رُخ نہیں کرتے (تمہاری سمت) کرتے ہیں غرور ؛

مغفرت مانگو نہ مانگو (اے نبی اللہ سے)
(دونوں) یہ باتیں ہیں یکساں (سرکشوں کے واسطے)
اور خدا تو ان کو ہرگز بخشنے والا نہیں
وہ نہیں دیتا ہدایت فاسقوں کو بالیقیں ؛

لوگوں کو بہکاتے ہیں اور کہتے رہتے ہیں یہی
پاس رہتے ہیں رسول اللہ کے جو آدمی
(اپنا پیسہ) خرچ تم ان پر نہ اے لوگو کرو
منتشر خود ہی، یہاں تک کہ وہ ہو جائیں (سنو)،

ہیں خزانے آسمانوں اور زمیں کے (جسقدر)
سب خدا کے ہیں، مگر ہیں یہ منافق بے خبر ؛
کہتے ہیں ہم لوٹ[1] جائیں گے مدینے کو اگر
زور والے (سارے) کمزوروں کو کر دیں گے بدر،

ہے حقیقی زور اللہ و رسول اللہ کا
اور اُن ایمان والوں کا (جو ہیں مردِ خدا)
یہ منافق ہیں مگر (اس راز سے) ناآشنا ؛

اے مسلمانو، تمہیں غافل نہ کر دیں (جان کے)
یہ تمہارے مال اور اولاد، حق کی یاد سے
اور کیا جس نے بھی ایسا (یعنی جو غافل ہُوا)
تو وہی نقصان میں (آخر) رہیں گے (مبتلا) ؛

خرچ اُس میں سے کرو، ہم نے جو ہے تم کو دیا
اِس سے پہلے کہ ہو کوئی تم میں سے نذرِ قضا
اور کہے یارب مجھے کچھ دن کی مہلت کیوں نہ دی
کرتا میں خیرات، ہوتی نیکوں میں گنتی مری ؛

اور خدا مہلت کسی کو بھی نہ دے گا (دیکھنا)
جب کسی کا وقت آئے گا (فنا ہو جائے گا)
تم جو کچھ کرتے ہو اُس سے خوب واقف ہے خدا ؛

سُورۂ تغابُن (۶۴)

(یہ سُورۃ مدینہ منوّرہ میں نازل ہوئی، اِس میں ۱۸ آیتیں اور دو رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)
جو بڑا ہی رحم والا ہے، نہایت مہرباں ؛
آسمانوں اور زمیں میں ہے جو کچھ (پنہاں عیاں)
(رات دن) تسبیح خواں اللہ کا ہے (بیگماں)،

ہے اُسی کا راج، ہر تعریف ہے اُس کے لیئے
اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (باور کیجئے) ؛
ہے وہی جس نے ہے اے لوگو تمہیں پیدا کیا
پھر کوئی کافر ہُوا تم میں کوئی مومن ہُوا،
تم جو کچھ کرتے ہو ہے اللہ اُس کو دیکھتا ؛

مصلحت سے اُس نے افلاک و زمیں پیدا کیئے
پھر تمہاری صُورتیں اُس نے بنائیں (سوچ کے)
اور بنائیں صُورتیں بھی، اچھی اچھی (خیر سے)
اور اسی کی سمت پھر جانا ہے سب کو (لوٹ کے) ؛

[1] غزوۂ بنی مصطلق میں منافقوں کے سردار عبداللہ بن اُبی بن سلول نے یہ بات مسلمانوں سے کہی تھی کہ ہم مدینے جائیں گے تو مسلمانوں کو وہاں سے باہر کر دیں گے

يَعۡلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَيَعۡلَمُ مَا تُسِرُّوۡنَ وَمَا تُعۡلِنُوۡنَ ؕ
وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۴﴾ اَلَمۡ يَاۡتِكُمۡ نَبَؤُا الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا
مِنۡ قَبۡلُ ۫ فَذَاقُوۡا وَبَالَ اَمۡرِهِمۡ وَلَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۵﴾ ذٰلِكَ
بِاَنَّهٗ كَانَتۡ تَّاۡتِيۡهِمۡ رُسُلُهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ فَقَالُوۡۤا اَبَشَرٌ يَّهۡدُوۡنَنَا ۡ
فَكَفَرُوۡا وَتَوَلَّوۡا وَّاسۡتَغۡنَى اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيۡدٌ ﴿۶﴾ زَعَمَ
الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اَنۡ لَّنۡ يُّبۡعَثُوۡا ؕ قُلۡ بَلٰى وَرَبِّىۡ لَتُبۡعَثُنَّ ثُمَّ
لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلۡتُمۡ ؕ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيۡرٌ ﴿۷﴾ فَاٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ
وَرَسُوۡلِهٖ وَالنُّوۡرِ الَّذِىۡۤ اَنۡزَلۡنَا ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرٌ ﴿۸﴾
يَوۡمَ يَجۡمَعُكُمۡ لِيَوۡمِ الۡجَمۡعِ ذٰلِكَ يَوۡمُ التَّغَابُنِ ؕ وَمَنۡ
يُّؤۡمِنۡۢ بِاللّٰهِ وَيَعۡمَلۡ صَالِحًا يُّكَفِّرۡ عَنۡهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدۡخِلۡهُ
جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ؕ
ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿۹﴾ وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَكَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَاۤ
اُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ؕ وَبِئۡسَ الۡمَصِيۡرُ ﴿۱۰﴾ ع
مَاۤ اَصَابَ مِنۡ مُّصِيۡبَةٍ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنۡ يُّؤۡمِنۡۢ
بِاللّٰهِ يَهۡدِ قَلۡبَهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ﴿۱۱﴾ وَاَطِيۡعُوا
اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوا الرَّسُوۡلَ ۚ فَاِنۡ تَوَلَّيۡتُمۡ فَاِنَّمَا عَلٰى
رَسُوۡلِنَا الۡبَلٰغُ الۡمُبِيۡنُ ﴿۱۲﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ
وَعَلَى اللّٰهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۳﴾

ہے جو کچھ ارض و سما میں، وہ اُسے ہے جانتا، اور تمہارے ظاہر و پنہاں سے وہ ہے آشنا،
اور تمہارے دل کی باتوں سے بھی واقف ہے خُدا ؛

کیا نہیں پہنچے تمہیں حالات ابھی اُن لوگوں کے؟ تم سے پہلے کفر میں جو مبتلا ہیں ہو چکے،
پھر اُنہوں نے (شامتِ) اعمال کا چکھّا مزا، ہے عذابِ دردناک اُن کے لیئے روزِ جزا ؛
کیونکہ اُن کے پاس اُن کے انبیا (جو آئے تھے) وہ کھُلے (کچھ) معجزے (اُنکو دکھانے) لائے تھے
کہتے تھے، کیا آدمی ہوں گے ہمارے رہنما؟ وہ نہ مانے، اور اُن سے رُوگشی رکھّی روا،
(وہ پھرے، تو) اُن سے بے پروا خدا بھی ہو گیا بے نیاز اللہ ہے، شائستہ حمد و ثنا ؛
دعوے سے کہتے ہیں یہ منکر کہ اُن کو زینہار (زندہ کر کے) پھر اٹھا سکتے نہیں (روزِ شمار)
(اے پیمبر) اِن سے کہدو، ہاں مرے ربّ کی قسم، (زندہ کر کے) تم اٹھائے جاؤگے (اِک دن بہم)
پھر جو کچھ تم نے کِیا، تم کو بتایا جائے گا اور یہ ہے سہل سی اک بات، نزدیکِ خدا ؛
لاؤ پس ایماں خدا پر اور رسول اللہ پر اور اُس نورِ ہدایت پر جو ہم نے (سربسر)
(اپنے پیغمبر پر اپنے حکم سے) نازل کیا اور جو کچھ کرتے ہو تم اُس سے واقف ہے خدا
حشر کے دن جمع جب تم کو کرے گا (کبریا) (فی الحقیقت) ہے وہی دن ہار کا اور جیت کا
جو یقین لائے خدا پر اور عمل اچھے کرے دُور کر دے گا خدا اُس کے گنہ اور (پھر) اُسے
(خُلد کے) باغوں میں وہ داخل کریگا (بیگماں) جن کے نیچے ہوں گی (آب و تاب سے) نہریں رواں
وہ اِنہیں (باغوں) میں (جنّت کے) رہینگے جاوداں یہ بڑی ہی کامیابی ہے (نشاطِ بیکراں) ؛
جو ہوئے منکر، ہماری باتیں جھُٹلاتے رہے دوزخی ہیں وہ، ہمیشہ ہوں گے دوزخ میں پڑے،
اور بُری ہے وہ جگہ ؛ (پھر کیوں نہیں یہ سوچتے) ؟

آ نہیں سکتی مصیبت کوئی، بے حکمِ خدا، اور جو اللہ پر ایمانِ (کامل) لائے گا
اُس کے دل کو راستہ سیدھا دکھائے گا خدا اور وہ ہر چیز سے واقف ہے (اور راز آشنا) ؛
حکم (سب) مانو خدا کا اور رسول اللہ کا اور جو رُوگرداں ہوئے تم (تو یہ سُن لو برملا)
ہے پیمبر کے ہمارے ذمّے بس یہ کام ہی وہ کرے تبلیغ (احکامِ الٰہی کی) کھُلی ؛
ہے وہی اللہ، نہیں معبود اور اُس کے سوا، اہلِ ایماں کو بھروسہ چاہئے اللہ کا ؛

ع ۱۰
۱۵

ثلث

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا
لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ
اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٤﴾ اِنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ؕ وَاللّٰهُ
عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿١٥﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا
وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْمُفْلِحُوْنَ ﴿١٦﴾ اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ
وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿١٧﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١٨﴾ ع

سُوْرَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا
الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا
يَخْرُجْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ
وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ
اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ﴿١﴾ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ
بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ
وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
الْاٰخِرِ ۬ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ﴿٢﴾ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ
يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ﴿٣﴾

اے مسلمانو، تمہاری بعض (جاہل) بیویاں ... اور بعض اولاد میں سے دشمنِ (دیں) ہیں (یہاں)
اِس لیئے اُن سے بچو (اور احتیاطاً اُن سے رکھو) ... اور جو کرکے درگزر اور عفو، اُنکو بخشدو
تو خدا ہے مہرباں اور بخشنے والا (سُنو)

یہ تمہارے مال اور اولاد ہیں فتنہ (کُھلا) ... اور خدا کے پاس ہے اجر (اِس سے بچنے کا) بڑا
پس ڈرو اللہ سے (اپنے) جہاں تک ہو سکے ... اور سنو (حکم اُس کا) اور مانو (صمیمِ قلب سے)
اور (اُس کی راہ میں) کچھ خرچ بھی کرتے رہو ... ہے تمہارے واسطے بہتر یہی (اے مومنو)،
اور بُخلِ طبعی سے محفوظ جو رکھا گیا، ... ہیں یہی جن کو فلاحِ (آخرت) ہوگی عطا ؛
مومنو گر تم خدا کو خوشدلی سے قرض دو ... تو ادا کردے گا دُونا اُس کا وہ تم کو (سنو)
بخشدے گا وہ تمہیں، (آخر تو ہے آمرزگار) ... ہے بڑا ہی قدرداں اللہ اور ہے بُردبار ؛
ظاہر و پوشیدہ (سب کا) جاننے والا ہے وہ ... حکمتوں والا، زبردست (ایزدِ والا ہے وہ) ؛

(۶۵) سُورۂ طلاق

(یہ سُورۃ مدینہ منوّرہ میں نازل ہوئی۔ اِس میں ۱۲ آیتیں اور دو رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں) ... جو بڑا ہی رحم والا ہے، نہایت مہرباں ؛
(اے پیمبر مومنوں سے کہدو) جب تم دو طلاق ... بیویوں کو اپنی (اُن کی زوجیت ہو تم پہ شاق)
تو طلاق آغازِ عدّت ہی میں (بے تکرار) دو ... (اور اُس کے بعد ہی) عدّت کے دن گِننے لگو،
جو تمہارا ربّ ہے اُس اللہ سے (لوگو) ڈرو، ... اور نکالو گھر سے (عدّت میں) نہ تم ازواج کو،
اور وہ خود بھی نہ نکلیں (اُنکو زیبا ہے یہی) ... ہاں مگر جب بے حیائی کوئی کر بیٹھیں کُھلی،
یہ حدیں باندھی ہوئی ہیں (بالیقیں) اللہ کی ... اور حُدودِ اللہ سے گر بڑھ گیا آگے کوئی
ظلم (گویا) اپنے اُوپر آپ ہی اُس نے کیا، ... (دے رہا ہے جو طلاق) اُس کو خبر اِس کی ہے کیا
(میل کی) پیدا نئی صُورت کوئی کردے خدا ؛

عدّت اپنی پوری پھر جس وقت کرلیں عورتیں ... حسبِ دستور (اپنی زوجیّت میں) رکھ لو تم اُنہیں
یا اُنہیں (اخلاق سے) سیدھی طرح رخصت کرو ... مُعتبر دو شاہد اپنوں میں سے کرلو (مومنو)،
اور خدا کا پاس کرکے دو گواہی واقعی ... اُس کو ہی سمجھائی جاتی ہیں یہ باتیں پند کی
ہو یقیں جس کو خدا پر، آخرت کے دن پہ بھی، ... اور جو اللہ سے ڈرتا رہے گا (واقعی)
پیدا کردے گا وہ (خود) شکلِ نجات اُس کیلیئے ... اور وہاں سے رزق پہنچائے گا (گوناگوں) اُسے
ہو نہیں سکتا جدھر سے اُس کو کچھ وہم و گماں، ... جو خدا پر اپنا رکھے گا بھروسہ (جاوداں)

لہ یعنی جب عورت حیض سے فارغ ہوجائے۔ تب اُسے طلاق دی جائے یہ عدّت تین حیض تک ہے۔
لہ تو پھر اُنہیں گھر سے رخصت کردینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

وَالّٰٓـِٔيْ يَىِٕسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآىِٕكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ
فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّالّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ ؕ وَاُولَاتُ
الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ
اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ﴿٤﴾ ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ
اَنْزَلَهٗٓ اِلَيْكُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَ
يُعْظِمْ لَهٗٓ اَجْرًا ﴿٥﴾ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ
مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ؕ
وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى
يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ
اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ
فَسَتُرْضِعُ لَهٗٓ اُخْرٰى ﴿٦﴾ لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ
وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ لَا
يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا ؕ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ
يُّسْرًا ﴿٧﴾ ع وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ
فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ﴿٨﴾
فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ﴿٩﴾
اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِى
الْاَلْبَابِ ۛۚ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۛ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ﴿١٠﴾

اور (طلاقی) بیویوں میں سے (تمہاری مومنو) حَیض کے آنے سے جو مایُوس ہو جائیں، (سنو)
اور ہو (میعادِ عدّت میں) تمہیں شک (کالیقین) تو (دِلوں کی رُو سے) عِدّت کے مہینے ہونگے تین
اور یونہی، جن عورتوں کو حیض آیا ہی نہ ہو، (تین ہی عِدّت کے ہیں اُنکے مہینے مومنو)
عورتیں جو حاملہ ہوں (سُن رکھو اے مومنیں) اُن کے بچّہ جَننے تک عِدّت ہے اُنکی (بالیقیں)،
اور جو اللہ سے ڈرتا رہے گا (بیگماں)۔ کام میں اُس کے وہ کر دے گا (بڑی) آسانیاں ؛
حکم یہ اللہ کا ہے، تم پہ جو نازل ہوا اور (جو ہر کام میں) اللہ سے ڈرتا رہا
اُسکی بدیاں (آخرت میں) دُور کر دے گا خدا اور (علاوہ اِس کے) اُسکو اَجر بھی دے گا بڑا ؛
اپنی وُسعت کے موافق، اُنکو بھی رکھو وہیں تم جہاں رہتے ہو، اور ایذا اُنہیں دینا نہیں
تاکہ اُن پر (بالارادہ) تنگی و سختی کرو، حاملہ ہوں وہ اگر تو خرچ اُن پر (بھی) کرو
بچّہ جننے تک، پھر (اُس کے بعد) بچّے کو اگر وہ پلائیں دُودھ خاطِر سے تمہاری (سربسر)
تو اُنہیں اُجرت دو اُسکی، اور باہم مشورہ کر کے حسبِ دستور (اُجرت کا کرو کچھ فیصلہ)،
اور اگر (اِس باب میں) تم ضِد کرو گے باہمی تو پلائے گی اُسے (پھر) دُودھ عورت دوسری
مرد کی خاطر سے (دُودھ اُس کو پلائے گی وہی) ؛
خرچ وسعت کے موافق، صاحبِ وسعت کرے اور روزی واجبی (قسمت سے) ملتی ہو جسے
تو کرے خرچ اُتنا، جِتنا بھی خدا نے ہو دیا اور کسی کو وہ نہیں تکلیف دیتا (ناروا)
ہاں مگر اُتنی، کہ جس کو اُس نے جِتنا ہے دیا بعدِ تنگی، عنقریب آسانیاں دے گا خدا ؛
اور بہت سی بستیاں ایسی گئی گزری (بھی یقیں) جو خدا اور انبیاء کے حکم سے رُوکش ہوئیں
ہم نے سختی سے حساب (اعمال کا اُن کے) لیا اور ہم نے اُن کو پھر دے دی بڑی بھاری سزا ؛
تو مزہ چکّھا اُنہوں نے (شومئ) اعمال کا اور آخر کار اُن کے کام میں ٹوٹا پڑا ؛
سخت عذاب اُن کے لیئے تیار رکھتا ہے خدا، عقل والو، لا چکے ہو جو کہ ایماں (برملا)
(ہے مناسب) قہر سے ڈرتے رہو اللہ کے بالیقیں اُس نے تمہیں آگاہ کرنے کے لیئے ؛

رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَمَنْ
يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ
رِزْقًا ﴿١١﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ؕ
يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿١٢﴾

سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ
اَزْوَاجِكَ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١﴾ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ
اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿٢﴾ وَاِذْ اَسَرَّ
النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ
اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا
نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ؕ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ
الْخَبِيْرُ ﴿٣﴾ اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ
وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ
وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ﴿٤﴾

اک پیمبر ہے تمہاری سمت نازل کردیا — کھول کر تم کو سناتا ہے جو آیاتِ خدا،
تاکہ جو ایمان لائے، اور عمل اچھے کیئے — لائے (دیں کی) روشنی میں تیرگیٔ (کُفر) سے،
جو خدا پر لائے ایماں اور عمل اچھے کرے — اُس کو وہ داخل کرے گا باغوں میں (فردوس کے)
جنکے نیچے نہریں (آب و تاب سے) ہونگی رواں — وہ اُنہیں باغوں میں (جنّت کے) رہینگے جاوداں،
خوب ہی روزی خدا نے دی اُنہیں یہ (بے گماں) ؛
وہ خدا ہے جس نے ہیں سات آسماں پیدا کیئے — اور اتنی ہی زمیں (پھیلاؤ کے انداز سے)
اُن میں اُس کا حکم اُترتا ہے (وہ جب ہے چاہتا) — تاکہ تم جانو، کہ ہے ہر چیز پر قادر خدا
اور ہے علمِ خدا ہر چیز پر چھایا ہُوا ؛

سُورۂ تحریم (۶۶)

(یہ سورۃ مدینہ منوّرہ میں نازل ہوئی، اس میں ۱۲ آیتیں اور دو رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں) — جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں ؛
اے پیمبر جو کیا تم پر حلال اللہ نے — تم حرام (آخر) اُسے کرتے ہو کیوں اپنے لیئے
چاہتے ہو، خوش رہیں (اِس سے) تمہاری بیویاں — اور ہے اللہ تو آمرزگار و مہرباں[1] ؛
کھولنا قسموں کا ہے ٹھہرا دیا اللہ نے — (پاسِ خاطر سے مسلمانوں) تمہارے واسطے
(کارساز و مالک و) مولا تمہارا ہے خدا، — حکمتوں والا ہے وہ، اور ہے سبھی کچھ جانتا ؛
اور جب اپنی بیویوں میں سے کسی سے بات کی — اور چھُپا کر (وہ)، نبی نے (بات) چُپکے سے کہی،
(دوسری بی بی کو) اُس بی بی نے جب کردی خبر — اور خدا نے کر دیا ظاہر رسولِ (پاک) پر
کچھ جتا دی بات اُن کو، کچھ نبی نے ٹال دی — جب جتائی بات عورت کو، تو وہ کہنے لگی
آپ کو کس نے خبر دی؟ (کس نے آگہ کردیا؟) — بولے (پیغمبر)، خدا نے، جو ہے سب کچھ جانتا
ہر طرح کی جو خبر رکھتا ہے، (ہے راز آشنا)
توبہ کرلو تم خدا کے سامنے دونوں اگر — (تو تمہارے واسطے یہ بات ہی ہے خُوب تر)
کیونکہ تم نے کجروی کی ہے (نبی سے) جان کر — اور چڑھائی تم کروگی گر نبی اللہ پر
تو رفیق اُن کا خدا ہے اور ہیں جبریلؑ بھی — اور نیک ایمان والے اور فرشتے (واقعی)
بعد اس سازش کے حامی ہوں گے اُنکے (یہ سبھی) ؛

---

[1] اِن آیات میں جن واقعات کی طرف اشارہ ہے۔ خدا نے اُن کی تفصیل نہیں فرمائی۔
مفسرین نے جو واقعات بیان کئے ہیں وہ مختلف ہیں۔ حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم بعدِ عصر کھڑے کھڑے بیویوں کے پاس تشریف لاتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت زینبؓ نے آپ کو شہد پیش کیا تو عائشہ صدیقہؓ کو رشک ہوا اور انہوں نے بی بی حفصہؓ سے مشورہ کر کے آنحضرتؐ سے کہا کہ آپ نے "مغافیر" نوش فرمایا ہے۔ چنانچہ آپؐ نے شہد سے اجتناب فرمایا اور رفعِ شر کیلئے یہ آیات نازل ہوئیں۔

[2] یعنی کفارہ مقرر کردیا ہے۔ ساتویں پارے کی ابتدا میں تفصیل موجود ہے۔

ع ۲ / ۱۸

عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ
مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ۝٥
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا
النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ
اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝٦ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٧ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ
سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي
اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ
يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٨
يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَاْوٰىهُمْ
جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝٩ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ
نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ؕ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ
فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ
الدّٰخِلِيْنَ ۝١٠ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ
رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَ
نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝١١ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا
فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ۝١٢

اور جو تم سب کو طلاق (اس وقت ہی) دیدیں (نبی) تو عجب کیا ہے جو اُن کا ربّ انہیں دے دے (ابھی)
بدلے میں تم عورتوں کے تم سے بہتر بیویاں حکم بردار، اور باایماں، نمازی، رازداں)
توبہ کرنے والیاں، اور عابدہ اور روزہ دار، بیاہیاں، اور کنواریاں ؛ (خوش خلق اور عصمت شعار) ؛
مومنو، تم آپ کو اور اپنے گھر والوں کو بھی نارِ (دوزخ) سے بچاؤ (ہو نہ جائیں دوزخی)
جس کا ایندھن آدمی ہیں اور پتھر (موبمو) ہیں مقرر اُس پہ زور آور فرشتے تُند خو
حکم سے اللہ کے کرتے نہیں وہ سرکشی جو دیا جاتا ہے اُنکو حکم کرتے ہیں وُہی ؛
(اور ہم یہ منکروں سے حشر میں فرمائیں گے) منکرو! عذر آج ناحق ہے (ہمارے سامنے)
جو عمل کرتے تھے تم آج اُن کا بدلہ پاؤ گے ؛

تم جنابِ ایزدی میں (صدق دل سے مومنو) (اور) خلوصِ دل سے (استغفار اور) توبہ کرو
کیا تعجب ہے کہ (روزِ آخرت) پروردگار دُور کر دے، جو خطائیں تم نے کی ہیں (بار بار)
اور اُن (جنت کے) باغوں میں تمہیں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں (نہایت شان سے) لا
آج پیغمبر کو رسوائی نہ دے گا کردگار اور اُن کو بھی، جو اُن کے ساتھ ہیں ایماندار،
اُن کے آگے اور دائیں سمت اُنکی روشنی دوڑتی ہوگی (یہ ہوگی روشنی) ایمان کی
کہتے جاتے ہوں گے وہ "اے ربّ ہمارے (فضل سے) کر ہمارے نور کی تکمیل، ہم کو بخش دے"
شک نہیں اُس میں کہ ہر اک شے پہ قدرت ہے تجھے ؛

اے پیمبر، جو منافق اور کافر ہیں، (سنو) تم جہاد اُن سے (خدا کی راہ میں) کرتے رہو
اور سختی بھی کرو اُن پر، (مناسب ہے یہی) اُن کا گھر دوزخ ہے، اور ہے وہ جگہ بے حد بُری ؛
کافروں کی (پند و عبرت کے لیئے) ایزد تعال نوحؑ کی اور لوطؑ کی بیوی کی دیتا ہے مثال،
عقد میں دو نیک بندوں کے تھیں دونوں (بیبیاں) جو ہمارے نیک بندوں میں سے تھے (اور کامراں)
اُن کو دونوں عورتوں نے (جانے بوجھے) دی دغا، بالمقابل ربّ کے، کام آئے نہ وہ اِن کے ذرا
حکم ہم نے یہ دیا (پھر عورتوں کو ناگہاں) جانے والے جا رہے ہیں (اور دوزخ میں) جہاں
تم بھی اُن کے ساتھ ہی دوزخ میں اب جاؤ (وہاں) ؛

اور مسلمانوں کو ایک اللہ دیتا ہے مثال اُس زنِ فرعون کی جس نے کیا یوں عرضِ (حال)
اے خدا تو اپنے پاس اک گھر مجھے جنت میں دے اور بچا فرعون اور اُس کے بُرے اعمال سے
اور نجات اس قوم ظالم سے بھی (یارب) دے مجھے لا ؛
اور مریمؑ بنتِ عمراں کی (اک ایسی ہی مثال) (دے رہا ہے پند و عبرت کے لیئے ایزد تعال)

سلہ یعنی ایسا ہو کہ یہ نور آخر تک ہمارے ساتھ رہے۔

(جب) حفاظت میں اپنی عصمت کی (بہم عنوان) کی
پھر نر اُس کے پیٹ میں اک روح (اعلیٰ) پھونک دی
اور کتابوں اور کلام ربّ کی تصدیق اس نے کی
وہ ہمارے تابعِ فرمان بندوں میں سے تھی

سُوْرَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۙ۝۱ الَّذِيْ
خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۙ۝۲
الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۭ مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ
تَفٰوُتٍ ۭ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۝۳ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ
كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ۝۴ وَلَقَدْ زَيَّنَّا
السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا
لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ۝۵ وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ۭ
وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۶ اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ ۙ۝۷
تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۭ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ
نَذِيْرٌ ۝۸ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَاۗءَنَا نَذِيْرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ
شَيْءٍ ښ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ۝۹ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ
مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝۱۰ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝۱۱
اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝۱۲
وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ۭ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۱۳ اَلَا يَعْلَمُ
مَنْ خَلَقَ ۭ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝۱۴ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ
ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ۭ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ۝۱۵

(۶۷) سورۂ ملک

(یہ سورۃ مکۂ معظمہ میں نازل ہوئی، اس میں ۳۰ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں) — جو بڑا ہی رحم والا ہے، نہایت مہرباں ؛
ہاتھ میں ہے جس کے شاہی، برکتوں والا ہے وہ — اور ہے ہر شے پہ قادر (قدرتوں والا ہے وہ) ؛
جس نے موت اور زندگی کو (فطرتاً) پیدا کیا — تاکہ جانچے، کون تم میں خوش عمل ہے (اور بھلا) ؛
وہ زبردست اور ہے آمرزگار (و مہرباں) ؛ — سات تہہ پر تہہ بنائے جس نے (لوگو) آسماں،
صنعتِ رحمٰں میں کیا تو دیکھتا ہے کچھ کسر، — پھر دوبارہ دیکھ (پھر اچھی طرح سے غور کر)
کیا نظر آتی ہے تجھ کو درز کوئی (بال بھر) ؛ ؟
بار بار (ان صنعتوں کو دیکھ) نظریں پھیر کر، — تھک کے تیری ہی طرف ناکام لوٹے گی نظر ؛
اور چراغوں[1] سے سجایا ہم نے پہلا آسماں — زدِ شیاطیں کے لئے اُن کو[2] بنایا (بیگماں)
ہے عذاب اُن کیلئے تیار دوزخ کا (یہاں) ؛
اور جو لوگ اپنے ربِّ (پاک) سے منکر ہوئے — (لامحالہ) ہے جہنم کا عذاب اُن کے لیے
اور وہ ہے اک مقامِ بدتریں (ہر طور سے) ؛
اور جب یہ لوگ اس (دوزخ) میں ڈالے جائینگے — زور کی اک سائیں سائیں وہ سنیں گے (دور سے)
اور وہ (ایسی) بھڑکتی ہوگی (فرطِ سوز سے) — پھٹ پڑے گی جیسے کوئی دم میں مارے جوش کے،
اُس میں جب کفار کا انبوہ ڈالا جائے گا — خازنِ دوزخ سوال اُن سے کرے گا (برملا)
ڈر سنانے[3] والا، کیا تم میں نہ پہنچا تھا کوئی ؛ — وہ کہیں گے ہاں، ڈرانے والا آیا تو سہی ؛
ہم نے لیکن اُس کو جھٹلایا اور اُس سے کہدیا — کوئی چیز اللہ نے نازل نہیں کی (برملا)
تم بڑی گمراہی میں ہو فی الحقیقت مبتلا ؛
اور کہیں گے ہم اگر سنتے سمجھتے (واقعی) — تو نہ ہوتے (آج) ہم اصحابِ دوزخ میں کبھی ؛
اعتراف اپنے گناہوں کا کریں گے (دوزخی) — اب ہے لعنت ان جہنم والوں پر (اللہ کی) ؛
اور جو ڈرتے ہیں اپنے ربّ سے بے دیکھے ہوئے — مغفرت ہے اور ہے اجرِ گراں اُن کے لیئے ؛
اور تم بات اپنی چپکے سے کہو یا زور سے — جانتا ہے وہ دلوں کی بات (یہ واضح رہے) ؛
کیا نہ جانے گا وہ، جس نے ہے (تمہیں) پیدا کیا؟ — وہ بڑا باریک بیں ہے، وہ ہے سب کچھ جانتا ؛
وہ خدا ہی ہے، زمیں جس نے تمہارے واسطے — نرم اور ہموار کر دی، (چلنے پھرنے کے لیئے)
اُسکے اطراف و جوانب میں چلو تم اور پھرو — اور اُس کے رزق سے تم (خوب) کھاؤ (اور پیو)،
زندہ ہوکر ہے اُسی کی سمت جانا (مومنو) ؛

ع ۱

[1] یعنی تاروں سے۔
[2] یعنی تاروں کو۔
[3] یعنی پیغمبر۔

ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِیَ تَمُوْرُ ﴿۱۶﴾ اَمْ
اَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یُّرْسِلَ عَلَیْكُمْ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَیْفَ
نَذِیْرِ ﴿۱۷﴾ وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَیْفَ كَانَ نَكِیْرِ ﴿۱۸﴾ اَوَلَمْ یَرَوْا
اِلَی الطَّیْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّیَقْبِضْنَ ؕ مَا یُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ
بِكُلِّ شَیْءٍۭ بَصِیْرٌ ﴿۱۹﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ یَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ
الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِیْ غُرُوْرٍ ﴿۲۰﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ یَرْزُقُكُمْ اِنْ
اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُكِبًّا عَلٰی وَجْهِهٖۤ اَهْدٰۤی
اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۲۲﴾ قُلْ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ
لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ قُلْ هُوَ الَّذِیْ ذَرَاَكُمْ
فِی الْاَرْضِ وَاِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِیْنَ ﴿۲۵﴾ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۪ وَاِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۲۶﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً
سِیْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَقِیْلَ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ
اِنْ اَهْلَكَنِیَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِیَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ یُّجِیْرُ الْكٰفِرِیْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۲۸﴾
قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَیْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۹﴾
قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ یَّاْتِیْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ ﴿۳۰﴾

سُوْرَةُ الْقَلَمِ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ اثْنَتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰیَةً وَّفِیْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ ﴿۱﴾ مَاۤ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲﴾

آسماں والے (خدا) سے کیا نڈر تم ہو گئے؟ کہ دھنسا دے وہ زمیں میں تم کو، آ ئیں زلزلے ؛
آسماں والے (خدا) سے کیا نڈر تم ہو گئے؟ تم پہ وہ پتھراؤ برسا دے (ارادہ گر کرے)
ہے ہماری کیسی تخویف؟ اب سمجھ تم جاؤ گے ؛

اور ان سے اگلوں نے بھی (نبیوں کو) جھٹلایا تھا (دیکھا) پھر انکار کرنے کا نتیجہ کیا ہوا؟ ؛
اپنے اُوپر کیا پرندوں پر نہیں ان کی نظر اُڑتے پھرتے ہیں جو اپنے پر سمیٹ اور کھول کر؟
ہے (ہواؤں میں) انہیں اللّٰہ ہی روکے ہوئے اُس کی نظروں میں ہے ہر اک چیز (یہ واضح رہے) ؛
وہ سوا رحمٰن کے ہے کون اے لوگو بھلا؟ فوج بن کر جو مدد دیتا ہے تم کو (برملا)
محض دھوکے میں ہیں کافر، (وہم میں ہیں مبتلا) ؛

کون ایسا ہے جو تم کو رزق پہنچائے بھلا روک لے گر رزق اپنا (رازق و راحم) خدا ؛
کوئی بھی ایسا نہیں، لیکن (یہ کافر بے حیا) ہیں اَڑے بیٹھے گریز و سرکشی پر (برملا) ؛
کیا ہدایت پر وہ ہے، جو منہ کے بل اوندھا چلے یا وہ، سیدھی راہ پر سیدھا ہی جو چلتا رہے؟
کہدو، وہ خالق ہی ہے، جس نے تمہیں پیدا کیا کان آنکھیں اور دل پھر تم کو فرمائے عطا،
پھر بھی تم اُس کا بہت کم شکر کرتے ہو ادا ؛

(اے پیمبر) ان سے یہ کہدو، وہی تو ہے خدا جس نے تم کو ہے زمیں پر ہر طرف پھیلا دیا
جمع ہونا اُسکی خدمت میں ہے پھر (روزِ جزا) ؛

اور کہتے ہیں (مسلمانوں سے) سچے ہو اگر (حشر کا) کب ہو گا وعدہ پورا (اسکی دو خبر) ؛
ان سے کہدو، اسکی تو اللّٰہ کو ہی ہے خبر کام ہے میرا ڈرانا صرف، واضح طور پر
پھر یہ جب دیکھیں گے، ہے نزدیک وہ دن آ گا تو بگڑ جائیں گی شکلیں منکروں کی (دیکھنا)
اور کہا جائے گا، یہ ہے وہ تقاضا جس کا تھا ؛

(اے پیمبر) ان سے یہ کہدو، کہ دیکھو، گر خدا، مجھ کو اور ہمراہیوں کو میرے کر بھی دے فنا
یا ہمارے حال پر وہ فضل اور رحمت کرے، کون ایسا ہے مگر، کفار کو جو امن دے
(اور بچالے ہر) عذابِ دردناکِ (حشر) سے ؛

ان سے کہدو، رحم کرنے والا ہے وہ ہی (خدا) لائے ایماں اُس پہ ہم، اُس پر بھروسہ کر لیا،
عنقریب اب تم کو یہ معلوم (خود) ہو جائے گا (مبتلا اب تک) کھلی گمراہیوں میں کون تھا؟ ؛
(اے پیمبر) ان سے یہ کہدو، کہ دیکھو تو ذرا خشک ہو جائے جو یہ پانی تمہارے پینے کا
کون ہے پانی جو لادے گا تمہیں نِتھرا ہوا؟ ؛

ع ۲ / ۱۶

(۶۸) سُورۂ قلم

(یہ سورۃ مکۂ معظمہ میں نازل ہوئی، اس میں ۵۲ آیتیں اور دو رکوع ہیں)

نام سے اللّٰہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں) جو بڑا ہی رحم والا ہے، نہایت مہرباں ؛
نٓ قسم ہم کو قلم کی، لوگوں کے لکھنے کی بھی ؛ تم نہیں دیوانے (ہرگز فضلِ ربّ سے (اے نبی) ؛

وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ ۝۳ وَإِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ ۝۴ فَسَتُبْصِرُ وَ
يُبْصِرُونَ ۝۵ بِأَيِّكُمُ الْمَفْتُونُ ۝۶ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهٖ
وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ۝۷ فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِينَ ۝۸ وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ ۝۹
وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَهِينٍ ۝۱۰ هَمَّازٍ مَشَّاءٍ بِنَمِيمٍ ۝۱۱ مَنَّاعٍ لِلْخَيْرِ مُعْتَدٍ
أَثِيمٍ ۝۱۲ عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيمٍ ۝۱۳ أَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَبَنِينَ ۝۱۴ إِذَا تُتْلٰى
عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝۱۵ سَنَسِمُهُ عَلَى الْخُرْطُومِ ۝۱۶ إِنَّا بَلَوْنٰهُمْ
كَمَا بَلَوْنَا أَصْحٰبَ الْجَنَّةِ إِذْ أَقْسَمُوا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِينَ ۝۱۷ وَلَا
يَسْتَثْنُونَ ۝۱۸ فَطَافَ عَلَيْهَا طَائِفٌ مِنْ رَبِّكَ وَهُمْ نَائِمُونَ ۝۱۹
فَأَصْبَحَتْ كَالصَّرِيمِ ۝۲۰ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِينَ ۝۲۱ أَنِ اغْدُوا عَلٰى حَرْثِكُمْ
إِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِينَ ۝۲۲ فَانْطَلَقُوا وَهُمْ يَتَخَافَتُونَ ۝۲۳ أَنْ لَا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ
عَلَيْكُمْ مِسْكِينٌ ۝۲۴ وَغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِينَ ۝۲۵ فَلَمَّا رَأَوْهَا قَالُوا إِنَّا
لَضَالُّونَ ۝۲۶ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ۝۲۷ قَالَ أَوْسَطُهُمْ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ لَوْلَا
تُسَبِّحُونَ ۝۲۸ قَالُوا سُبْحٰنَ رَبِّنَا إِنَّا كُنَّا ظٰلِمِينَ ۝۲۹ فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى
بَعْضٍ يَتَلَاوَمُونَ ۝۳۰ قَالُوا يٰوَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا طٰغِينَ ۝۳۱ عَسٰى رَبُّنَا أَنْ
يُبْدِلَنَا خَيْرًا مِنْهَا إِنَّا إِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُونَ ۝۳۲ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ۖ وَلَعَذَابُ
الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۝۳۳ إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيمِ ۝۳۴
أَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِينَ كَالْمُجْرِمِينَ ۝۳۵ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ۝۳۶
أَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيهِ تَدْرُسُونَ ۝۳۷ إِنَّ لَكُمْ فِيهِ لَمَا تَخَيَّرُونَ ۝۳۸

اور تمہارے واسطے اک اجر ہے بے انتہا ۞ اور تمہارا خُلق بھی ہے (سب سے اعلیٰ اور) بڑا ۞

تم بھی اب دیکھو گے اور دیکھیں گے یہ (کفّار) بھی ۞ تم میں سے ہے خبط کس کو؟ (کس میں ہے دیوانگی)؟ ۞

بالیقیں اُن کو تمہارا ربّ ہے (بہتر) جانتا راستے سے اُس کے جو (گمراہ) ہے بہکا ہوا

اور جو ہیں راہ پر اُن سے بھی واقف ہے خدا ۞

تو، تم اِن جھٹلانے والوں کے نہ آنا کہنے میں چاہتے ہیں تم ملائم ہو، تو یہ ڈھیلے پڑیں ۞

اور نہ کہنا مانو دُونے قسمیں کھانے والے کا ۞ چُغلیاں کھاتا ہے جو، دیتا ہے طعنے (برملا) ۞

جو بھلے کاموں سے ہے لوگوں کو (اکثر) روکتا اور اپنی حد سے بڑھ جاتا ہے اور ہے پُر خطا ۞

اور اکھڑ بھی ہے، اِن سب کے سوا بد اصل بھی اِسلیئے کہ مال بھی رکھتا ہے بیٹے بھی (کئی) ۞

جب ہماری آیتیں پڑھ کر سُناتے ہیں اِسے کہتا ہے یہ تو فسانے ہیں کچھ اگلے لوگوں کے ۞

اب ہم اس کے ناک پر داغ دیں گے (آگ[1] سے)

جس طرح (اک) باغ[2] والوں کا لیا تھا امتحاں ویسے ہی ہم نے انہیں بھی آزمایا ہے (یہاں)

باغ والوں نے کہا تھا جب یہ کھا کھا کر قسم صبح ہوتے ہی پھل اِسکے (بالیقیں) توڑینگے ہم ۞

اور نہ "اِن شاءَ اللہ" (اپنے اس ارادے پر) کہا تو یہ سوتے ہی رہے اور (ناگہانی) اِک بلا

اِس سِرے سے اُس سِرے تک پھر گئی اُس باغ پر (یہ) تمہارے ربّ کی جانب سے (سزا تھی سخت تر) ۞

صبح ہوتے ہوتے یوں (ویران) ہو کر رہ گیا سارے پھل جیسے کہ کوئی توڑ کر چلتا ہوا ۞

صبح ہوتے ہی پکارا دوسرے کو ایک نے توڑنے ہوں پھل، تو پو پھٹتے ہی چلنا چاہئے ۞

پھر چلے آپس میں چُپکے چُپکے یوں کہتے ہوئے ۞ باغ کے اندر نہ کوئی آج مسکین آسکے ۞

اور جا پہنچے سویرے سے وہ باصد اہتمام گو یا (جاتے ہی وہاں) پھل توڑ لائیں گے تمام ۞

پھر جو دیکھا باغ کو (پہچاننا مشکل ہوا) اور بولے ہم یقیناً بھُول آئے راستا ۞

(غور سے دیکھا تو بولے راستہ بھُولے نہیں) بلکہ قسمت ہی ہماری (آج) پھُوٹی (بالیقیں)!

اُن میں جو بہتر تھا، بولا، تم سے میں کہتا نہ تھا؟ کیوں نہ تم لوگوں نے کی تسبیح (و تقدیس) خدا؟ ۞

اب لگے کہنے کہ بیشک پاک ہے پروردگار اور اس میں شک نہیں ہے، تھے ہمیں تقصیر وار ۞

ایک کے منہ پر ملامت دوسرا کرنے لگا ۞ اور کہا افسوس! حد سے بڑھ گئے ہم (برملا) ۞

کیا عجب کر دے خدا نعم البدل اِس کا عطا ہم ہوئے راغب خدا کی سمت (اب ہوش آگیا) ۞

(اے پیمبر) یوں عذاب آتا ہے (اہلِ کُفر پر) اور عذابِ آخرت بڑھ کر ہے، وہ سمجھیں اگر ۞

پاس ربّ کے، بالیقیں پرہیزگاروں کیلیئے نعمتوں کے باغ ہیں (جن میں رہینگے عیش سے) ۞

[1] ایک شخص ولید بن مغیرہ انتہائی کفر کا فراد خبیث تھا جنگ بدر میں اُسکی ناک پر زخم آیا اور یہ پیشن گوئی پوری ہوئی

[2] یمن میں شہر صنعا سے تقریباً تین کوس پہلے ضروان نامی ایک باغ تھا اس باغ کی پیداوار میں خدا نے برکت اسلئے عطا فرمائی تھی کہ باغ کا مالک فقرا کو میوہ دیا کرتا تھا باغ کے مالک کے پانچ بیٹے تھے جو باپ کے بعد اس باغ کے وارث ہوئے انہوں نے فقرا کو خیرات دینا بند کر دیا۔ یہ بخل خدائے تعالیٰ کو ناپسند ہوا اور پھر ایسی آفت آئی کہ صبح ہونے سے قبل ہی یہ باغ ویران ہو گیا۔

اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ۝۳۹
سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ۝۴۰ اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ ۚ فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ
اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ۝۴۱ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى
السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝۴۲ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ وَقَدْ
كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سٰلِمُوْنَ ۝۴۳ فَذَرْنِيْ وَمَنْ يُّكَذِّبُ
بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ؕ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۴۴ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۚ
اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ۝۴۵ اَمْ تَسْئَلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ۝۴۶
اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ۝۴۷ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ
كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ؕ ۝۴۸ لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ
مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ۝۴۹ فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ
الصّٰلِحِيْنَ ۝۵۰ وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا
الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۝۵۱ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝۵۲

سُوْرَةُ الْحَآقَّةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَآقَّةُ ۝۱ مَا الْحَآقَّةُ ۝۲ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ ۝۳ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ
بِالْقَارِعَةِ ۝۴ فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ۝۵ وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا
بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۝۶ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ ۙ حُسُوْمًا ۙ فَتَرَى
الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝۷ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ ۝۸

تم نے ہم سے قسمیں لے لی ہیں (کسی بارے میں) کیا؟ — جو قیامت تک اثر انداز ہوں گی (برملا)
تم جو فرمائش کروگے تم کو وہ مل جائے گا؟ؔ — اِن سے پوچھو، کون ذمّہ اِس کا لیتا ہے بھلا؟ ؎
(کیا وہ) جن کو یہ بناتے ہیں شریک (اللہ کا)؟ — پس یہ سچے ہیں، تو لے آئیں شریکوں کو ذرا ؎
پردہ جس دن (بھی حقیقت سے) اٹھایا جائے گا — اور پھر سجدہ لوگوں کو بلایا جائے گا
تو نہ سجدہ کرسکیں گے، (کافر و اہلِ ریا)! ؎ — اُنکی آنکھیں جھک رہی ہونگی (بہ مقدارِ حیا)
اُن پہ ذلّت چھا رہی ہوگی (ہزاروں رنگ سے) — پہلے جب یہ سجدہ کرنے کو بلائے جاتے تھے
(کرتے تھے اِنکار) اور تھے یہ بھلے چنگے بنے[۲] ؎
اپنے حال پر ہم کو اور اُنکو چھوڑ دو — جو ہیں جھٹلاتے ہمارے اِس کلامِ (پاک) کو،
ہم اتاریں گے (جہنّم میں) انہیں اُس راہ سے — (اسطرح) درجہ بدرجہ، یہ نہ سمجھیں گے جسے ؎
ڈھیل دیتے جا رہے ہیں اُن کو (دانستہ) ہمیں، — اور ہمارا داؤ پکّا ہے، کچھ اِس میں شک نہیں ؎
(اے پیمبر) اِن سے کیا تم اپنا حق ہو مانگتے؟ — کیا دبے جاتے ہیں یہ تاوان کے اُس بوجھ سے ؎
کیا (بھلا) آتی ہیں اِن کے پاس خبریں غیب سے؟ — اور یہ (اُنکو) لکھ لیا کرتے ہیں (اِن سے پوچھیے)؟ ؎
صبر سے تم حکمِ ربّ کے منتظر بیٹھے رہو، — (گھبرا کے بھی) تم نہ مچھلی والے کی صورت بنو،
تنگ دل ہو کر اُنہوں نے دی ندا اللہ کو ؎
دستگیری گر نہ ہوتی فضل سے اللہ کے — چٹیل اک میدان میں رہتے بُرے حالوں پڑے ؎
پھر نوازا اُن کو اُن کے ربّ نے (کی اُن پر عطا) — نیک بندوں میں اُنہیں پھر اپنے شامل کرلیا ؎
اور یہ کافر تو ہیں اِس فکر میں (کب سے) لگے — (چاہتے ہیں یہ) گرادیں تم کو اپنی نظروں سے
(کیونکہ) جب سنتے ہیں قرآں، کہتے ہیں (ناآشنا) — (اِسکی کیا بات نہیں) یہ اک دیوانہ ہے (اِک باؤلا) ؎
اور یہ قرآن (پڑھ کر تم سناتے ہو جسے) — اک نصیحت ہے تمام افرادِ عالم کے لیئے ؎

ع ۲ ۱۹

سُورۂ حَاقّہ (۶۹)

(یہ سورۃ مکّہ معظمہ میں نازل ہوئی۔ اِس میں ۵۲ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں) — جو بڑا ہی رحم والا ہے، نہایت مہرباں ؎
(وہ ہے) شُدنی ؎ کیا ہے شُدنی ؎ (اے نبیِ مجتبیٰ) — اور تم کیا سمجھے؟ یہ شُدنی ہے (آخر چیز) کیا؟ ؎
(کھڑکھڑا ڈالے گا جو سب کو، اک ایسا حادثہ[۴]) ؎
کھڑکھڑانے والی، جھٹلائی ثمود و عاد نے ؎ — تو ثمودی اک کڑک سے زور کی غارت ہوئے ؎
اور وہ جو عاد تھے، زنّاٹے کی اک آندھی سے — جو بڑے ہی زور سے آئی تھی، غارت ہوگئے ؎

سات رات اور آٹھ دن تک اُن پہ وہ چلتی رہی
دیکھتا تو (اے مخاطب) تُو وہاں لوگوں کو پڑا
جیسے کھجوروں کے تنے کھوکھلے ہو جائیں گرے
دیکھتا ہے تو ان میں سے کوئی بھی (باقی) بچا ؎

ربع

۱؎ یعنی دنیا میں
۲؎ یعنی اچھے خاصے تندرست تھے
۳؎ مراد ہے حضرت یونس علیہ السلام سے
۴؎ یعنی قیامت۔

وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ۝۹ فَعَصَوْا رَسُوْلَ
رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ۝۱۰ اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ۝۱۱
لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ۝۱۲ فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ
وَّاحِدَةٌ ۝۱۳ وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۝۱۴ فَيَوْمَئِذٍ
وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝۱۵ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ۝۱۶ وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى
اَرْجَآئِهَا ۭ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ۝۱۷ يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ
لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ۝۱۸ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا
كِتٰبِيَهْ ۝۱۹ اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنِّيْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ۝۲۰ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝۲۱
فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝۲۲ قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ۝۲۳ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓئًا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ
الْخَالِيَةِ ۝۲۴ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ۝۲۵
وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ۝۲۶ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۝۲۷ مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ۝۲۸
هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ ۝۲۹ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ۝۳۰ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ۝۳۱ ثُمَّ فِيْ
سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ۝۳۲ اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ
الْعَظِيْمِ ۝۳۳ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝۳۴ فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا
حَمِيْمٌ ۝۳۵ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ۝۳۶ لَّا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِـُٔوْنَ ۝۳۷ فَلَآ
اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ۝۳۸ وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ۝۳۹ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۝۴۰
وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۭ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ۝۴۱ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝۴۲
تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۴۳ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ۝۴۴

اور فرعون، اور اُس سے پہلے جو تھے (جابجا) — اور اُلٹنے والی ہر بستی کے اربابِ خطا
پھر یہ اپنے رب کے پیغمبر کے نافرماں ہوئے — تو پھر اِن سب کی گرفت سخت کی اللہ نے
آیا تھا طوفان (عہدِ نوحؑ میں) جب (ایکبار) — تو ہمیں نے کرلیا[1] تھا تم کو کشتی میں سوار
تا بنائیں یادگار اُس[2] کو تمہارے واسطے — سُن رکھے وہ کان، ہے سننے کی اہلیت جسے
پھونک پہلی، صُور میں جس وقت ماری جائیگی — اور زمیں، ساتھ (اِن) پہاڑوں کے اٹھائی جائیگی
ریزہ ریزہ کردیا جائے گا اِن کو ایک بار — تو جو ہونے والی ہے، ہوجائے گی وقعۂ آشکارا[3]
آسماں پھٹ جائے گا، اُسدن وہ ہوگا پُھس پُھسا — اور کناروں پر فرشتے ہونگے اُس کے (جابجا)

تخت اٹھائیں گے فرشتے اُس دن آٹھ، اللہ کا

حاضر اُس دن تم کئے جاؤ گے (سب) پیشِ خدا — راز پھر کوئی تمہارا رہ نہ جائے گا چُھپا
نامۂ اعمال سیدھے ہاتھ میں جس کو ملا — وہ کہے گا لوگوں سے (لینا) اسے پڑھنا ذرا
جانتا تھا میں کہ ملنا ہے مجھے میرا حساب — ہوگا خاطر خواہ عشرت میں وہ (شخص کامیاب)
(یعنی) فردوسِ بریں میں جس کے پھل ہونگے جھکے — (اذن ہوگا) اب پیؤ اور کھاؤ رَچ کر (شوق سے)

یہ صِلہ اعمالِ ماضی کا ہے، جو کرتے رہے

نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں جس کو ملا — وہ کہے گا کاش ملتا ہی نہ یہ میرا لکھا
اور خبر ہوتی نہ مجھ کو ہے حسابِ (حشر) کیا — کاش میری موت ہی کر دیتی میرا خاتمہ
کچھ نہ کام آئی مرے (افسوس وہ) دولت مری — (لُٹ گیا میں) ہائے میری بادشاہی لُٹ گئی!
(حکم ہوگا) پکڑو، طوق اُسکے گلے میں ڈالدو — دھکے دے کر پھر جہنّم (کے گڑھے) میں ڈال دو
خوب پھر اسکو جکڑ دو اُس (بڑی) زنجیر سے — طول ستّر گز[4] ہے جس کا (تاکہ پابستہ رہے)
جو یقیں لایا نہ تھا اللہ پر، وہ تھا یہی — اور فقیروں کو کھلانے کی نہ ترغیب اِسنے دی
آج حامی بھی نہیں کوئی یہاں اِس (شخص) کا — کچھ نہیں اِسکی غذا، زخموں کے دھووَن کے سوا

اور وہی کھائیں گے اِسکو صرف، جو ہیں پُرخطا

دیکھتے ہو تم جو چیزیں، ہے ہمیں اُنکی قسم — اور اُنکی بھی نہیں دیکھی جو تم نے (بیش و کم)
کہ یہ (قرآں) فی الحقیقت ہے (کلام اللہ کا) — ایک[5] پُرعظمت فرشتے کا (جو) ہے بولا ہوا
اور (یہ قرآں) کسی شاعر کی تُک بندی نہیں، — اور تم کرتے ہو (اے لوگو) بہت ہی کم یقیں
اور کسی عامل کے تُکّے بھی نہیں یہ (سربسر) — تم (حقیقت پر) بہت کم غور کرتے ہو (مگر)
ہے یہ نازل کردہ اُس کا جو ہے ربِّ کائنات — گر یہ ہم پر اپنی جانب سے بناتا کوئی بات

[1] یعنی تمہارے بزرگوں کو۔
[2] یعنی اس واقعہ کو۔
[3] یعنی قیامت۔
[4] محاورۂ عرب میں ستّر گز "بہت" کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔
[5] رسولِ کریمؐ کا ترجمہ بزرگ فرشتہ اس رعایت سے اختیار کیا گیا ہے کہ سورۂ تکویر میں بھی رسولِ کریمؐ سے جبریلؑ ہی مُراد لئے گئے ہیں۔

لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ﴿۴۵﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ﴿۴۶﴾ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ
اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنَّا لَنَعْلَمُ
اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾ وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۰﴾ وَاِنَّهٗ
لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۵۱﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۵۲﴾

سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ﴿۱﴾ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ﴿۲﴾
مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ﴿۳﴾ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ
كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ﴿۴﴾ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ﴿۵﴾
اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ﴿۶﴾ وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ﴿۷﴾ يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ﴿۸﴾
وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ﴿۹﴾ وَلَا يَسْئَلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ﴿۱۰﴾ يُّبَصَّرُوْنَهُمْ
يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۢ بِبَنِيْهِ ﴿۱۱﴾ وَ
صَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ﴿۱۲﴾ وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ ﴿۱۳﴾ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ
جَمِيْعًا ثُمَّ يُنْجِيْهِ ﴿۱۴﴾ كَلَّا ؕ اِنَّهَا لَظٰى ﴿۱۵﴾ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ﴿۱۶﴾ تَدْعُوْا
مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ﴿۱۷﴾ وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ﴿۱۸﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ
هَلُوْعًا ﴿۱۹﴾ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ﴿۲۰﴾ وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ﴿۲۱﴾
اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ﴿۲۲﴾ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ﴿۲۳﴾
وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ﴿۲۴﴾ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿۲۵﴾

تو پکڑ لیتے ہم اِس کا ہاتھ سیدھا (بالیقیں) ۔ اور پھر گردن بھی ہم اُسکی اُڑا دیتے (وہیں)
جو بچا لیتا اُسے، تم میں کوئی ایسا نہ تھا ۔ اک نصیحت ہے یہ قرآں، بہرِ اہلِ اِتّقا
اور ہم یہ بات بھی اچھی طرح ہیں جانتے ۔ بعض ہیں جھٹلانے والے تم میں سے قرآن کے
کافروں کے واسطے حسرت ہے (قرآں) بالیقیں ۔ اور وہ ہے برحق یقیناً، اِس میں کوئی شک نہیں
تم کرو تسبیح نامِ پاکِ رب کی (اے نبی) ۔ جو بڑا ہے سب سے (اور ہے قابلِ تعظیم بھی)

(۷۰) سورۂ معارج

(یہ سورۃ مکّہ معظمہ میں نازل ہوئی، اِس میں ۴۴ آیتیں اور دو رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں) ۔ جو بڑا ہی رحم والا ہے، نہایت مہرباں
مانگتا ہے وہ عذاب اک مانگنے والا ابھی ۔ ہونے والا ہے جو واقع، کافروں پر واقعی
اور جس کا دفع کرنے والا بھی کوئی نہیں ۔ ہوگا واقع اُس خدا کی سمت سے جو (بالیقیں)
جو ہے مالک (آسماں کی) سیڑھیوں کا (ذی شرف) ۔ جن سے جبریلؑ اور فرشتے چڑھتے ہیں اُسکی طرف
ہوگا اُس دن یہ عذاب (اِن کافروں پر ناگوار) ۔ جسکی ہے مقدار (لمبی) سال چہل و دہ ہزار[2]
پس تمہیں تو صبر کرنا چاہئے، صبرِ جمیل ۔ دُور وہ مدّت نظر آتی ہے اِنکو (اور طویل)
اور ہم نزدیک اُسکو دیکھتے ہیں، (خونچکاں) ۔ ہوگا اُس دن پگھلے تانبے کیطرح (لال) آسماں
اور رنگیں اُون کی صورت (اُڑیں گے) کوہسار ۔ دوست کو (اپنے) نہ پوچھے گا کوئی جب دوستدار
حالانکہ اک دوسرے کو لوگ دیکھیں گے (وہاں) ۔ اور کرے گا آرزو مجرم، کسی صورت (یہاں)
بدلے میں (اے کاش) اُس دن کے عذابِ (سخت) کے ۔ اپنے بیٹے، اپنی بیوی، اور اپنے بھائی دے
اور اپنے کنبے کو جس میں یہ رہتا تھا کبھی ۔ اور اُن سب کو زمیں پر جس قدر ہیں آدمی
اور عذابِ (حشر سے) اُسکو یہ فدیہ لے بچا ۔ ایسا ہرگز ہو نہیں سکتا، (نہ ہوگا وہ رہا)
آگ میں (دوزخ کی) ہوگی وہ لپٹ اور وہ بھڑک ۔ (جو ذرا سی دیر ہی میں) کھینچ لے گی کھال تک
(آگ وہ) اُسکو بلاتی ہے جو رُو گرداں ہُوا ۔ پیٹھ پھیری (حکمِ حق سے)، جمع مال (و زر) کیا
بالیقیں پیدا کیا ہے آدمی کو تھُڑ دِلا ۔ جب کوئی تکلیف اسے پہنچی، تو گھبرانے لگا
جب بھلائی کوئی پہنچی، بُخل (سا) کرنے لگا ۔ ہاں مگر جو ہیں نمازی (اور طاعت آشنا)
جو ہمیشہ کرتے رہتے ہیں نماز اپنی ادا ۔ جن کے مالوں میں ہے اک حصّہ معیّن (خیر کا)
سائلوں کا بھی اور اُن کا بھی کہ جو سائل نہیں

[1] یہ جلادوں کا دستور تھا کہ وہ جسکی گردن مارتے تھے اُس کا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ میں پکڑ لیتے تھے یہی محاورہ یہاں پر بھی مستعمل ہے۔
[2] یعنی پچاس ہزار۔ پچاس ہزار بحر میں نہیں آتا لہٰذا یہ ترکیب استعمال کی گئی ہے۔

ع ۵ / ۶

وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝۲۶ وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ
رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝۲۷ اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ۝۲۸ وَالَّذِيْنَ
هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝۲۹ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ
اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝۳۰ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝۳۱ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝۳۲ وَالَّذِيْنَ
هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ۝۳۳ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝۳۴
اُولٰٓئِكَ فِىْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ۝۳۵ فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ
مُهْطِعِيْنَ ۝۳۶ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ۝۳۷ اَيَطْمَعُ كُلُّ
امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ۝۳۸ كَلَّا اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ۝۳۹
فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ۝۴۰ عَلٰٓى اَنْ
نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ۝۴۱ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا
وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِىْ يُوْعَدُوْنَ ۝۴۲ يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ
الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ ۝۴۳ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ
تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِىْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۝۴۴

سُوْرَةُ نُوْحٍ مَّكِّيَّةٌ وَّهِىَ ثَمَانٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۱
قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّىْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۲ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ ۝۳

اور جو روزِ قیامت کا بھی رکھتے ہیں یقیں ؀

اور ڈرتے رہتے ہیں جو اپنے ربّ کے قہر سے ؀ اور نڈر یے شک نہ قہرِ ربّ سے ہونا چاہئے ؀
شرمگاہوں کو جو محفوظ اپنی رکھتے ہیں (سدا) ؀ صرف اپنی بیویوں اور لونڈیوں کے ماسوا ؀
کچھ نہیں الزام اُن پر (اِن سے کسبِ عیش کا) ؀
ہاں جو ہوں اِن کے علاوہ بھی طلبگار[1] اور کے تو یہ ہیں وہ لوگ جو (فطرت کی) حد سے بڑھ گئے ؀
جو امانات اور اپنے عہد کا کرتے ہیں پاس ؀ رہتے ہیں قائم گواہیوں پر اپنی (بے ہراس) ؀
اور جو اپنی نمازوں سے ہیں رہتے باخبر ؀ ہوں گے باغوں میں وہی (فردوس کے سب) مفتخر ؀
کیا ہوا ہے کافروں کو جو بنا کر ٹولیاں دائیں بائیں سے تمہاری سمت آتے ہیں دواں ؀
اِن میں سے ہر شخص رکھتا ہے یہی کیا آرزو باریابِ جنّتِ عشرت ہو (باصد آبرو) ؟ ؀
ایسا تو ہونا نہیں، ہم نے انہیں پیدا کیا ایک ایسی چیز سے جس سے یہ خود ہیں آشنا ؀
مشرقوں اور مغربوں کے ربّ کی ہم کو ہے قسم (یعنی اپنی ہی قسم) اِس بات پر قادر ہیں ہم ؀
اِن سے بہتر لائیں اِنکے بدلے میں (انساں نئے) کوئی باہر ہو نہیں سکتا ہمارے حکم سے ؀
کرنے دو بکواس انہیں اور کھیلنے دو (اے نبی) وہ یہاں تک کہ ملیں اُس (حشر کے) دن سے سبھی
ہاں سے جس کا ہم نے وعدہ کر لیا ہے (واقعی) ؀ جب نکل بھاگیں گے اپنی قبروں سے (یہ مدّعی)
جیسے پالے[2] کی طرف (میدان میں) دوڑے کوئی ؀ اُنکی نظریں ہونگی (اندوہ وندامت سے) جھکی
اور ذلت ہو گی اُن (کے چہروں) پر چھائی ہوئی جس کا اِن لوگوں سے وعدہ تھا، یہ دن ہو گا وہی ؀

سورۂ نوح (۷۱)

(یہ سورۃ مکّۃ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں ۲۸ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں) جو بڑا ہی رحم والا ہے، نہایت مہرباں ؀
نوحؑ کو تھا ہم نے بھیجا، جانبِ اُنکی قوم کے کہ ڈراؤ قوم کو اپنی (خدا کے قہر سے)
اِس سے پہلے کہ عذابِ دردناک اُن پر پڑے ؀
نوحؑ بولے بھائیو میں ڈر سناتا ہوں کھلا ؀ بندگی اُسکی کرو، اُس سے ڈرو، مانو کہا ؀

[1] لفظ "اور" میں بیویوں کی معین تعداد یعنی چار بیویوں کا استثنا ہے۔
[2] "پالا" وہ نشان جس کی طرف کھیلنے والے دوڑتے ہیں۔

يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ
لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّىْ دَعَوْتُ قَوْمِىْ لَيْلًا وَّنَهَارًا ۙ﴿۵﴾ فَلَمْ يَزِدْهُمْ
دُعَآءِىْٓ اِلَّا فِرَارًا ﴿۶﴾ وَاِنِّىْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِىْٓ اٰذَانِهِمْ
وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۚ﴿۷﴾ ثُمَّ اِنِّىْ دَعَوْتُهُمْ
جِهَارًا ۙ﴿۸﴾ ثُمَّ اِنِّىْٓ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۙ﴿۹﴾ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ
اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۙ﴿۱۰﴾ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ
وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ؕ﴿۱۲﴾ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۚ﴿۱۳﴾ وَقَدْ
خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ﴿۱۴﴾ اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۙ﴿۱۵﴾ وَّجَعَلَ الْقَمَرَ
فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿۱۶﴾ وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ۙ﴿۱۷﴾
ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ﴿۱۸﴾ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ۙ﴿۱۹﴾
لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿۲۰﴾ ع قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِىْ وَاتَّبَعُوْا
مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗٓ اِلَّا خَسَارًا ۚ﴿۲۱﴾ وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ۚ﴿۲۲﴾ وَقَالُوْا لَا
تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا ۚ﴿۲۳﴾
وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿۲۴﴾ مِمَّا خَطِيْٓــٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا
نَارًا ۙ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴿۲۵﴾ وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى
الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ﴿۲۶﴾ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا
فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿۲۷﴾ رَبِّ اغْفِرْ لِىْ وَلِوَالِدَىَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِىَ مُؤْمِنًا
وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿۲۸﴾ ع

تاکہ وہ (داور) تمہاری کچھ خطائیں بخشدے
اک مقرّر مدّت تک دنیا میں آسودہ رکھے،

جب خدا کا وقت آ جاتا ہے ٹھہرایا ہوا
پھر نہیں ٹلتا، سمجھتے کاش تم، (یہ ماجرا)؛

(جب نہ سمجھے وہ تو) بولے (نوح) اے میرے خدا
رات دن میں دعوت اپنی قوم کو دیتا رہا؛

میری دعوت سے گریز اِس قوم کا بڑھتا گیا؛

مَیں نے جب اِن کو بلایا، تاکہ تُو بخشے انہیں
اُنگلیاں اِن لوگوں نے دے لیں (بس) اپنے کان میں

اور اپنے کپڑوں میں رہنے لگے لپٹے ہوئے
ضد میں اور شیخی میں آ کر پھر اکڑنے بھی لگے؛

مَیں نے اِسکے بعد بھی اِنکو بلایا برملا؛
ظاہر و پوشیدہ پھر میں اِن کو سمجھاتا رہا؛

اور کہا توبہ گناہوں کی کرو اللہ سے،
وہ بڑا ہے بخشنے والا، (عجب کیا بخش دے)؛

موسلا دھار آسماں سے تم پہ مینہ برسائے گا؛
اور تمہارے مال اور بیٹے بڑھاتا جائے گا

باغ اور نہریں بنائے گا تمہارے واسطے؛
کیا ہُوا، نومید کیوں ہو عظمتِ اللہ سے؟؛

ہر طرح کا ہے اُسی نے تو تمہیں پیدا کیا؛
اور کیا دیکھا نہیں تم نے، خدا نے (برملا)

کیسے تہہ پر تہہ لگے، پیدا کئے سات آسماں
اور اُن میں چاند کو رکھا (بنا کر) ضَو فشاں

مشعلِ (روشن) کیا سُورج کو (اُن کے درمیاں)؛

اور اُگایا ہے زمیں سے تم کو (طرزِ خاص پر)
پھر ملا دے گا اِسی مٹی میں وہ بارِ دگر

پھر نکالے گا اُسی مٹی سے باہر (کھینچ کر)؛

اور بنایا ہے تمہارا فرش سطحِ ارض کو
تاکُشادہ راستوں میں اُس کے تم چلتے رہو؛

(اس پہ بھی جب وہ نہ سمجھے) نوحؑ نے (رب سے) کہا
میرا کہنا تو نہ اِن لوگوں نے مانا اے خدا

اور یہ اُن (ناسزا) لوگوں کے کہنے پر چلے
جن کو اُن کے مال نے اور (ناخلف) اولاد نے

(فائدے سے کچھ) زیادہ اُنکو پہنچایا زیاں؛
اور بڑا ہی داؤ کھیلا (ساتھ میرے بیگماں)؛

اور بولے تم نہ معبودوں کو اپنے چھوڑنا
اور سُواع و وَدّ سے بھی رشتہ نہ اپنا توڑنا،

(یہ) یغوث اور (یہ) یعوق اور نسر (جو ہیں دیوتا)
(نوح کے کہنے سے) اِنکو بھی نہ ہرگز چھوڑنا؛

اِسطرح اِن لوگوں نے بہتیروں کو بھٹکا دیا؛
اے خدا تُو ظالموں کی اور گمراہی بڑھا؛[1]

(الغرض) وہ غرق اپنے ہی گناہوں سے ہوئے
اور پھر (دوزخ کی تپتی) آگ میں ڈالے گئے؛

اور نہ پایا کوئی حامی بھی سِوا اللہ کے؛

نوحؑ نے پھر کی دعا، اِن کافروں کا اے خدا
کوئی گھر آباد دنیا میں نہ ہرگز چھوڑنا؛

اور اگر چھوڑا تو بہکائیں گے بندوں کو ترے
کافر و بدکار ہی ہوں گے پھر اِنکی نسل سے؛

[1] اِس دعا سے مقصد یہ تھا کہ وہ کثرتِ گناہ سے مستوجبِ عذاب ہوں۔

بخش مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اے کردگار
اور میرے گھر میں جو آئے کوئی ایمان دار
اور سب ایماندار مردوں عورتوں کو بخش دے،
اور بڑھا ظالموں کی (اے خدا) بربادی ہی

سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا
عَجَبًا ﴿١﴾ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ﴿٢﴾ وَّاَنَّهٗ
تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ﴿٣﴾ وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا
عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ﴿٤﴾ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ
كَذِبًا ﴿٥﴾ وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ
فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ﴿٦﴾ وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ﴿٧﴾ وَّاَنَّا
لَمَسْنَا السَّمَاۗءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ﴿٨﴾ وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ
مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ۭ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ﴿٩﴾ وَّاَنَّا لَا
نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ﴿١٠﴾ وَّاَنَّا مِنَّا
الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ۭ كُنَّا طَرَاۗىِٕقَ قِدَدًا ﴿١١﴾ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ
نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ﴿١٢﴾ وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى اٰمَنَّا
بِهٖ ۭ فَمَنْ يُّؤْمِنْ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ﴿١٣﴾ وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ
وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ۭ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰۗىِٕكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿١٤﴾ وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ
فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿١٥﴾ وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ
مَّاۗءً غَدَقًا ﴿١٦﴾ لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۭ وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ
عَذَابًا صَعَدًا ﴿١٧﴾ وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴿١٨﴾

سُورۂ جِنّ (۷۲)

(یہ سورۂ مکۂ معظمہ میں نازل ہوئی، اِس میں ۲۸ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں) — جو بڑا ہی رحم والا ہے، نہایت مہرباں ؁

(اے پیمبر) اِن سے کہدو، مجھ پر آئی ہے وحی — کہ جنوں کی اِک جماعت ہے (یہ قرآں) سُن گئی

اور کہا، ہم نے عجیب (اک طرز کا) قرآں سُنا ؁ — لائے ایماں، اُس پہ ہم، نیکی کا وہ ہے رہنما،

اب کسی کو ہم نہ مانیں گے شریک اللہ کا ؁ — اور رفیع الشّان ہے بیشک ہمارا کبریا

اُس نے بیوی اور نہ بیٹا بیٹی رکھی ہے کوئی ؁ — ہم میں کچھ ایسے بھی احمق ہیں کہ جو (بے آگہی)

جھوٹی باتیں کرتے تھے اللہ کی نسبت بیاں ؁ — اور یہ کہ ہم کیا کرتے تھے (پہلے) یہ گماں

جنّ ہو یا انساں، خدا پر جھوٹ بولے گا نہیں ؁ — اور تھے کتنے مرد انسانوں میں ایسے (بالیقیں)

جو جنوں کے کتنے ہی مَردوں کی لیتے تھے پناہ — اور اُنھوں[1] نے کردیا مغرور انہیں (بے اشتباہ) ؁

اور یہ کہ جیسا تم (جنّات) کرتے تھے خیال — ویسا وہ (انسان بھی دن رات) کرتے تھے خیال

کہ اٹھائے گا کسی کو بھی نہ وہ پروردگار[2] ؁ — اور ہم نے آسماں کو ہے ٹٹولا (بار بار)

اُس کو پایا پاسبانوں اور شہابوں سے بھرا ؁ — پہلے تھے ایسے ٹھکانے آسماں میں جابجا

بیٹھ جاتے تھے جہاں ہم بات سننے کے لیئے، — اب ارادہ (بات) سُننے کا اگر کوئی کرے

ایک انگارہ (سا) اپنی تاک میں وہ پائے گا ؁ — اب خبر ہوتی نہیں ہم کو کہ منشائے خدا

ہے بُرائی یا ہدایت اہلِ عالم کے لیئے ؁ — بعض ہم میں نیک ہیں اور بعض ہیں ہم میں بُرے

(الغرض) ہم مختلف راہوں پر اب تک تھے (چلے) — اور اب ہم نے یہ سمجھا ہے کہ (اپنے مکر سے)

ہم زمیں میں چھُپ کے خالق کو ہرا سکتے نہیں — اور اُسکو، بھاگ کر بھی ہم تھکا سکتے نہیں ؁

ہم نے سُن لی راہ کی جب بات، تو مانا اُسے — پس جو اپنے ربّ پہ ایماں لائے گا (واضح رہے)

اُس کو ڈر نقصان سے ہوگا نہ زور و ظلم سے ؁

بعض ہم میں ہیں مسلماں بعض ظالم ہو گئے — جو مسلماں ہو گئے وہ عازمِ نیکی ہوئے ؁

اور جو ظالم ہیں وہ ایندھن جہنّم کا ہے ؁ — (اے پیمبر ان سے کہدو) وحی آئی ہے مجھے

(مکّے والے) رہتے قائم سیدھے رستے پر اگر — تو انہیں پانی سے ہم سیراب رکھتے (عمر بھر) ؁

فضل کی نعمت میں تاکہ لیں ہم اُن کا امتحاں[3] — اور رب کی یاد سے اپنے، جو ہو دامن کشاں

تو عذابِ سخت میں داخل کرے گا وہ اُسے ؁ — اور ہیں یہ مسجدیں ربّ کی عبادت کے لیئے

یاد اوروں کو کرو (ان میں) نہ تم غیر از خدا ؁

---

[1] یعنی انسانوں نے جنوں کو مغرور کردیا۔

[2] اس آیت سے دو مفہوم پیدا ہوتے ہیں۔ انکارِ رسالت اور انکارِ قیامت۔ اگر منکرانِ رسالت کی طرف اشارہ ہے تو یہ معنی ہوئے کہ خدا کسی کو پیغمبر بنا کر نہ اُٹھائے گا، اور اگر منکرینِ قیامت کی طرف کنایہ ہے تو یہ مفہوم ہوا کہ خدا کسی کو مرنے کے بعد قبر سے پھر نہ اٹھائے گا۔

[3] یعنی جب پانی وافر ہو تو اُن کی شکر گزاری کا امتحان لیا جائے۔

وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ﴿۱۹﴾ قُلْ اِنَّمَآ
اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۰﴾ قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ﴿۲۱﴾
قُلْ اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۲﴾
اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ
جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ﴿۲۳﴾ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ
اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ﴿۲۴﴾ قُلْ اِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ
اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْٓ اَمَدًا ﴿۲۵﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰي غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۶﴾
اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ
خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿۲۷﴾ لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ
وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ﴿۲۸﴾

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ عِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ﴿۱﴾ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۲﴾ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ﴿۳﴾
اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ﴿۴﴾ اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ
قَوْلًا ثَقِيْلًا ﴿۵﴾ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ
قِيْلًا ﴿۶﴾ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ﴿۷﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ
اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ﴿۸﴾ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ
وَكِيْلًا ﴿۹﴾ وَاصْبِرْ عَلٰي مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ﴿۱۰﴾

ہوتا ہے طاعت کو جب اللہ کا بندہ[1] کھڑا
اُس کے گِرداگرد بندھ جاتا ہے ٹھٹ ان لوگوں کا ؏

(اے نبی) کہدو کہ میں کرتا ہوں ربّ کی بندگی
اور شریک اُس کا نہیں کرتا کسی کو میں (کبھی) ؏

(یہ بھی) کہدو، میں تمہارے نیک و بد کا (بالیقیں)
اختیار (اے لوگو کچھ بھی نظرتاً) رکھتا نہیں ؏

کہدو مجھ کو ربّ سے کوئی دے نہیں سکتا پناہ
اور ٹھکانہ بھی کہیں میرا نہیں ہے جُز اِلہ ؏

ہے تحفظ میرا بس اس میں کہ پہنچا دوں اُسے
مجھ کو جو پیغام پہنچے جانبِ اللہ سے ،

جو خدا اور اُس کے پیغمبر کا نافرماں ہوا
آتشِ دوزخ اُسی کے واسطے ہے برملا

اور رہیں گے وہ ہمیشہ اُس میں (یہ ہے فیصلا) ؏

وہ یہاں تک کہ اُسے[2] دیکھیں گے، وعدہ جسکا تھا
اُن سے، اور پھر یہ سمجھ میں اُنکی (خود) آجائے گا

تھے معاون کس کے کمزور اور کم کس کا جتھا ؟ ؏

(اے پیمبر) اِن سے کہدو، میں نہیں کچھ جانتا
تم سے ہے جس (قہر کا) وعدہ، وہ نزدیک آگیا

ملتوی کچھ عرصے تک یا اُس کو رکھے گا خدا ؟ ؏

ہے اُسی کو غیب کا علم (اور وہ دانائے کار)
اپنے بھیدوں کو نہیں کرتا کسی پر آشکار ؏

منتخب نبیوں میں سے جس کو وہ کرتا ہے مگر
(تا کہ حسبِ مصلحت دے غیب کی اُس کو خبر)

تو لگا دیتا ہے اُس کے آگے پیچھے پاسباں[3] ؏
تا کہ دیکھے، نبیوں نے پیغام ربّ (دو جہاں)

(ٹھیک ٹھیک اُس دور کے افراد تک) پہنچا دیئے
جو کچھ اُنکے پاس ہے[4] - قابو میں رکھتا ہے اُسے

اور ہر اک چیز کو ہے گن لیا (اللہ نے) ؏

(۷۳) سورۂ مزمل

(یہ سورۃ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی، اس میں ۲۰ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)
جو بڑا ہی رحم والا ہے، نہایت مہرباں ؏

کملی[5] والے (مصطفےٰ) ؏ شب کو (عبادت کیلئے)
چاہیئے تم کو کھڑا ہونا، مگر کم چاہیئے ؏

(صرف) آدھی رات، یا اُس میں سے بھی کچھ کم کرو ؏
کچھ زیادہ نصف شب سے یا (عبادت میں رہو)

اور ٹھہر کر صاف صاف (آیاتِ) قرآں کو پڑھو ؏

ڈالنے والے ہیں تم پر عنقریب اک بارِ[6] ہم ؏
شک نہیں اس میں کہ اُٹھنا رات کا (ہی بیش و کم)

زیر کر دیتا ہے سختی سے (حرارت) نفس (کی)
اور نکلتی ہے (دُعا بھی) ٹھیک (دل سے) بات بھی ؏

رہتی ہے دن میں تمہیں مصروفیت بیشک بڑی ؏
اپنے ربّ کا نام تم لیتے رہو اور (اے نبی)

قطع کر کے (سب سے) اُس کے ہو رہو (تا زندگی) ؏

مشرق و مغرب کا وہ مالک ہے، اور اُس کے سوا
(دونوں عالم میں) نہیں معبود کوئی دوسرا

کارساز اپنا اُسی کو تم بنا لو (برملا) ؏
کہتے ہیں جو کچھ یہ (کافر) صبر تم اُس پر کرو

ساتھ (خلق و) وضعداری کے الگ اُن سے رہو ؏

ع ۲/۹ ۱۲

---

[1] یعنی محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
[2] یعنی عذابِ جہنم کو۔
[3] یعنی فرشتے
[4] منجملہ علم و خبر
[5] جب آنحضرت پر وحی نازل ہونا شروع ہوتی تو آپ پر خوف سا طاری ہو جاتا تھا اور بتردّدِ وحی گراں گزرتا تھا سرد موسم میں بھی آپ کو پسینہ آجاتا تھا اور کبھی سردی محسوس ہوتی تھی اور آپ اوڑھ لپیٹ کر لیٹ جاتے تھے "یا ایہا المزمل" کا ترجمہ "کملی والے" ہم نے عقیدت و احترام کے باعث کیا ہے ورنہ یہ مصرعہ یوں بھی ہو سکتا تھا۔
"کپڑوں میں لپٹے ہوئے شب کو (عبادت کیلئے)"
[6] یعنی تبلیغِ رسالت اور نبوت کا بارِ گراں۔

وَذَرْنِیْ وَالْمُكَذِّبِیْنَ اُولِی النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِیْلًا ﴿۱۱﴾ اِنَّ لَدَیْنَاۤ اَنْكَالًا وَّجَحِیْمًا ﴿۱۲﴾ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۱۳﴾ یَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِیْبًا مَّهِیْلًا ﴿۱۴﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلَیْكُمْ رَسُوْلًا ۙ۬ شَاهِدًا عَلَیْكُمْ كَمَاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾ فَعَصٰی فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِیْلًا ﴿۱۶﴾ فَكَیْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ یَوْمًا یَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِیْبَا ﴿۱۷﴾ السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ؕ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ﴿۱۸﴾ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّهٖ سَبِیْلًا ﴿۱۹﴾ اِنَّ رَبَّكَ یَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰی مِنْ ثُلُثَیِ الَّیْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآىِٕفَةٌ مِّنَ الَّذِیْنَ مَعَكَ ؕ وَاللّٰهُ یُقَدِّرُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَیْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ سَیَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰی ۙ وَاٰخَرُوْنَ یَضْرِبُوْنَ فِی الْاَرْضِ یَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۖؗ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَیْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۲۰﴾

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ سِتٌّ وَّخَمْسُوْنَ اٰیَةً وَّفِیْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ ﴿۱﴾ قُمْ فَاَنْذِرْ ﴿۲﴾ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ﴿۳﴾ وَثِیَابَكَ فَطَهِّرْ ﴿۴﴾

اور یہ خوشحال جو جھٹلانے والے ہیں (سنو) (اپنے اپنے حال پر) ہم کو اور اِن کو رہنے دو ؛

اور اِن کو تھوڑی سی مُہلت بھی دو (کچھ روز کو) ؛

بالیقیں دوزخ ہمارے پاس ہے اور بیڑیاں ؛ اور کھانا، جو نہ اُترے گا گلے سے (بیگماں)

اور عذابِ دردناک (اِن کے لئے سخت دگراں) ؛

(ہوگا) اُس دن جب زمین و کوہ کانپیں گے پڑے ریت کے بن جائیں گے کہسار ٹیلے، بکھرے ؛

(لوگو) بھیجا ہے تمہارے پاس ہم نے (یہ نبی) (حشر کے دن) جو شہادت دے گا تم پر (واقعی)

جانبِ فرعون جیسے ہم نے بھیجا تھا نبی ؛ پھر نبیؑ (وقت) سے فرعون نے کی سرکشی،

پھر گرفت اُس کی بلائے سخت سے ہم نے بھی کی ؛

پھر بچو گے کیونکر اُس دن سے، اگر مُنکر ہوئے بچّوں کو بھی بُوڑھا کردیگا جو (پہلے وقت سے)[1]

اور اُس دن آسماں پھٹ جائیگا (کچھ شک نہیں) یہ خدا کا وعدہ ہے پُورا جو ہوگا (بالیقیں)

یہ نصیحت کی ہیں باتیں (کہہ رہا ہے کردگار) پس جو چاہے راہ اپنے رب کی کرلے اختیار ؛

(اے نبی) بیشک خدا آگاہ ہے (اِس بات سے) تم یقیناً دو تہائی شب کو ہوتے ہو کھڑے[2]،

اور قریباً نصف شب کو، اور تہائی شب کو بھی اُن میں سے کچھ لوگ ہوتے ہیں تمہارے ہمرہی

ٹھیک اندازہ خدا رکھتا ہے دن اور رات کا تم نہیں کرسکتے حفظِ وقت[3]، وہ ہے جانتا،

رَحم (فی الجُملہ) تمہارے حال پر اُس نے کیا اب پڑھو قرآں، بہ آسانی جو کچھ جائے پڑھا،

جانتا ہے، تم میں سے بیمار کچھ پڑ جائیں گے کچھ پھریں گے مُلک میں فضلِ الٰہی ڈھونڈتے[4]

اور خدا کی راہ میں جائیں گے بعضے جنگ کو اس لئے جتنا بہ آسانی پڑھا جائے پڑھو[5]

اور رکھو قائم نمازیں اور زکوٰۃِ مال دو اور نہایت خوش دِلی سے قرض دو اللہ کو،

پہلے سے نیکی جو بھیجو گے تم اپنے واسطے اُس سے بہتر اجر اُس کا پاؤ گے اللہ سے

اور ثواب و اجر بھی پاؤ گے تم اُس کا بڑا مغفرت مانگو گناہوں کی خدا سے (برملا)

بالیقیں آمرزگار و مہرباں بھی ہے خدا ؛

سُورۂ مُدَّثِّر (۷۴)

(یہ سورۃ مکۂ معظمہ میں نازل ہوئی، اسمیں ۵۶ آیتیں اور دو رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ بیاں جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں ؛

اے لپٹنے والے چادر میں ؛ (وحی کے رُعب سے) اُٹھو، لوگوں کو ڈراؤ (قہر سے اللہ کے) ؛

اور بیاں (اُٹھ کر) کرو تم عظمتیں اللہ کی ؛ اپنے کپڑے پاک رکھو اور نجاست سے بری ؛

---

[1] یعنی اُس دن کے سختی و کرب و اضطراب جس دن بچے بھی بوڑھوں کی طرح ناتواں نظر آئیں گے۔

[2] یعنی کھڑے ہو کر نماز پڑھتے ہو۔

[3] یعنی کتنی رات آئی اور کتنی گئی۔ اُس زمانے میں گھڑیاں نہ تھیں۔

[4] یعنی روزی، معاش

[5] یہ حکم نمازِ تہجد میں قرآن پڑھنے کا تھا جبکہ یہ نماز بھی مسلمانوں پر فرض تھی پھر مسلمانوں کی تکلیف کے خیال سے نفل کردی گئی۔

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝۵ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۝۶ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝۷ فَاِذَا نُقِرَ فِي
النَّاقُوْرِ ۝۸ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ۝۹ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ۝۱۰ ذَرْنِيْ
وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا ۝۱۱ وَّجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ۝۱۲ وَّبَنِيْنَ شُهُوْدًا ۝۱۳
وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ۝۱۴ ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ ۝۱۵ كَلَّا ۭ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ۝۱۶
سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ۝۱۷ اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۝۱۸ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝۱۹ ثُمَّ قُتِلَ
كَيْفَ قَدَّرَ ۝۲۰ ثُمَّ نَظَرَ ۝۲۱ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۝۲۲ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۝۲۳ فَقَالَ اِنْ هٰذَآ
اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ۝۲۴ اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ۝۲۵ سَاُصْلِيْهِ سَقَرَ ۝۲۶ وَمَآ اَدْرٰىكَ
مَا سَقَرُ ۝۲۷ لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ۝۲۸ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ۝۲۹ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ۝۳۰ وَمَا جَعَلْنَآ
اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰۗىِٕكَةً ۠ وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ لِيَسْتَيْقِنَ
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ
اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَمَا
يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ۭ وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ۝۳۱ كَلَّا وَالْقَمَرِ ۝۳۲ وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ۝۳۳
وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ ۝۳۴ اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ۝۳۵ نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ۝۳۶ لِمَنْ شَاۗءَ مِنْكُمْ اَنْ
يَّتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ۝۳۷ كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ۝۳۸ اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ۝۳۹ فِيْ
جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَاۗءَلُوْنَ ۝۴۰ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝۴۱ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ۝۴۲ قَالُوْا لَمْ نَكُ
مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۝۴۳ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۝۴۴ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ
الْخَاۗىِٕضِيْنَ ۝۴۵ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝۴۶ حَتّٰٓى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ۝۴۷

اور زیادہ اجر کی خاطر نہ تم احساں کرو ؛ انتظارِ حکمِ رب تم صبر سے کرتے رہو ؛
صُور پھونکا جائے گا پھر جب (خدا کے حکم سے) ؛ تو وہ دن ہوگا بڑی مشکل کا دن (واضح رہے) ؛
کافروں کے حق میں وہ آساں نہیں (سچ جانئیے).

چھوڑ دو ہم کو اور اُس کو اپنے اپنے حال پر جس کو تنہا[1] ہم نے پیدا ہے لیا (بے بال و پر)،
اور بہت سامال پھر اُس کو عنایت کر دیا ؛ اور زیبِ انجمن بیٹے کیئے اُس کو عطا ؛
ہر طرح کا کر دیا ساماں مُہیا (دہر میں) ؛ اِس پہ بھی لالچ وہ کرتا ہے کہ ہم کچھ اور دیں ؛
تو یہ ناممکن ہے، کیونکہ (بر طریقِ ناروا)، وہ ہماری آیتوں کا تھا مخالف (ناسزا) ؛
اب چڑھائیں گے اُسے ہم اِک چڑھائی سخت تر[2] ؛ اُس نے کی (قرآن میں) فکر، اٹکل بھی دوڑائی مگر ؛
ہو خدا کی مار، اٹکل کیسی دوڑایا کیا ؛ پھر خدا کی مار اٹکل کیسی دوڑاتا رہا ؛
پھر کیا غور ؛ (اور) پھر تیوری چڑھائی (برملا) مُنہ بنایا ؛ پیٹھ پھر پھیری، اور اکڑا (بے حیا) ؛
اور پھر بولا، کہ یہ (قرآن) ہے جادُو (کھُلا) نقل ہوتا جو چلا آتا ہے (اور اس کے سوا)
کچھ نہیں ہے اور (قرآن) قول ہے انسان کا ؛

اب اسے ہم آگ میں (دوزخ کی) ڈالیں گے (ذرا) ؛ (اے پیمبر) تم نے کیا سمجھا کہ یہ دوزخ ہے کیا؟ ؛
جو لگا رکھے نہ (تسمہ) اور نہ چھوڑے (بے جلائے) اور بدن کو آدمی کے پھونک دے (لوکا لگائے) ؛
(اور) بس اُنیس[19] ہیں (گنتی میں) اُس کے پاسباں ؛ ہم نے دوزخ کے بنائے ہیں فرشتے پاسباں،
کافروں کے جانچنے[3] کو ہے یہ گنتی (اور حساب) تاکہ وہ لائیں یقیں اِس پر، جو ہیں اہلِ کتاب
جو مسلماں ہیں، بڑھے اور اُن کا ایمان و یقیں اور کریں اس میں نہ شک اہلِ کتاب و مومنیں
اور کہیں کفار اور وہ جن کے دل میں ہے مرض ایسی باتوں سے بھلا اللہ کو تھی کیا غرض،
چاہتا ہے جس کو یوں گمراہ کرتا ہے خدا اور ہدایت اُس کو دیتا ہے جسے ہے چاہتا،
اور تمہارے رب کے لشکر سے نہیں واقف کوئی ہاں مگر (مخلوق کے لشکر سے واقف ہے) وہی ؛
اک نصیحت ہیں یہ سب باتیں برائے آدمی[4] ؛

ع ۱۵

(اے پیمبر) سچ تو یہ ہے، چاند کی ہم کو قسم ؛ اور (قسم ہے) رات کی، جانے لگے جب (صبحدم)
اور قسم ہے صبح کی جب وہ ہو انوار آفریں ؛ ہے بڑی چیزوں میں سے اک چیز وہ[5] بھی بالیقیں ؛
جو کہ ہے کافی ڈرانے والی لوگوں کے لیئے ؛ اُس کو جو آگے بڑھے تم میں سے یا پیچھے ہٹے[6] ؛
رہن ہے اعمال میں اپنے ہی ہر اک آدمی ؛ ہاں مگر دہنی طرف والے (ہیں سب اس سے بری) ؛
باغوں میں (جنت کے) ہونگے اور ہونگے پوچھتے ؛ مجرموں سے ؛ کس سبب سے تم ہو دوزخ میں پڑے؟ ؛

وہ کہیں گے (بدنصیبی سے) نمازی ہم نہ تھے ؛
اور نہ تھے محتاج کو کھانا کھلاتے (شوق سے) ؛
کرتے تھے بکواس اُن کے ساتھ ہم بھی بکتے تھے
اور ہم انصاف کے دن کو بھی جھٹلاتے رہے
اب یہاں تک کہ یقیں آیا ہمیں (خود دیکھ کے) ؛

[1] اکثر مترجمین نے وحیداً کا ترجمہ اکلوتا کیا ہے حالانکہ یہ ترجمہ اگلی آیتوں کو دیکھتے ہوئے صحیح معلوم نہیں ہوتا یعنی مال و اولاد صرف اکلوتے بیٹوں کو ہی نہیں ملا کرتی۔ (وحیداً) کا مفہوم یہ ہے کہ ہم نے اُسے خلقتاً تنہا پیدا کیا ہے۔

[2] دوزخ میں صعود ایک سیدھا پہاڑ ہے جس پر چڑھنے کے لئے کافروں کو مجبور کیا جائے گا۔

[3] یعنی کافروں کو پریشان کرنے کے لئے۔

[4] دوزخ کے اُنیس[19] پاسبانوں کے تعین کا جب کفار نے مضحکہ اڑایا کہ ہم تو ہزاروں ہیں اُنیس[19] پاسبان ہمارا کیا بگاڑیں گے تو ارشاد ہوا کہ وہ اُنیس[19] آدمی نہیں فرشتے ہیں اور ایک ہی فرشتہ تم ہزاروں کو مغلوب کرنے کے لئے کافی ہے۔ یہ گنتی پہلی آسمانی کتابوں کے مطابق بتائی گئی ہے۔ اس لئے اہلِ کتاب اس سے ضرور مطمئن ہوں گے۔ تردد صرف منافق اور کافر ہی کر سکتے ہیں۔

[5] یعنی دوزخ۔

[6] بعض مفسرین اس آیت کا مفہوم یہ لیتے ہیں کہ جو آگے بہشت میں بڑھ جائے یا پیچھے دوزخ میں رہ جائے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ اُس کے دل میں خواہش ہو کر ہم اس آیت کا مطلب یہ سمجھیں کہ دوزخ اُس شخص کو ڈرانے کے لئے کافی ہے جو حدودِ الٰہی سے تجاوز کرے یا ان حدود سے پیچھے رہ جائے یعنی جو اسلام کے صحیح مرکز پر نہ ہو۔

[7] یعنی بکواس کرنے والے۔

فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ﴿٤٨﴾ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ﴿٤٩﴾ كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ
مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿٥٠﴾ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴿٥١﴾ بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا
مُّنَشَّرَةً ﴿٥٢﴾ كَلَّا ؕ بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿٥٣﴾ كَلَّاۤ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ﴿٥٤﴾ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿٥٥﴾
وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿٥٦﴾

سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَاۤ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ﴿١﴾ وَلَاۤ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ﴿٢﴾ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ
اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ﴿٣﴾ بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰۤى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ﴿٤﴾ بَلْ يُرِيْدُ
الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ﴿٥﴾ يَسْـَٔلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ﴿٦﴾ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ﴿٧﴾
وَخَسَفَ الْقَمَرُ ﴿٨﴾ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ﴿٩﴾ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ
الْمَفَرُّ ﴿١٠﴾ كَلَّا لَا وَزَرَ ﴿١١﴾ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ اِۨلْمُسْتَقَرُّ ﴿١٢﴾ يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ
يَوْمَئِذٍۭ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ﴿١٣﴾ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ﴿١٤﴾ وَّلَوْ
اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ﴿١٥﴾ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ﴿١٦﴾ اِنَّ عَلَيْنَا
جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ﴿١٧﴾ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ﴿١٨﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ﴿١٩﴾
كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ﴿٢٠﴾ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿٢١﴾ وُجُوْهٌ
يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿٢٢﴾ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿٢٣﴾ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍۭ
بَاسِرَةٌ ﴿٢٤﴾ تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ﴿٢٥﴾ كَلَّاۤ اِذَا بَلَغَتِ
التَّرَاقِيَ ﴿٢٦﴾ وَقِيْلَ مَنْ ٚ رَاقٍ ﴿٢٧﴾ وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿٢٨﴾

پھر شفیعوں کی نہ کام اُن کے سفارش آئے گی ۔ کیا ہوا اِن کو، نصیحت سے ہیں کرتے رُو کشی
ہیں یہ گویا کہ بدکنے والے (صحرائی) گدھے ۔ جو (بدک کر بے تحاشہ) بھاگتے ہیں شیر سے
بلکہ ہیں اِن میں سے یہ ارمان ہر اک شخص کے ۔ (کہ) صحیفے آسمانی دے دیئے جائیں کھلے
کچھ نہیں، بلکہ نہیں اِن لوگوں کو عقبے کا ڈر ۔ کچھ نہیں، کیونکہ یہ قرآں ہے نصیحت (سر بسر)
پھر جو چاہے سوچے سمجھے، (لے نصیحت بالیقیں) ۔ اور بے منشائے رب یہ سوچیں سمجھیں گے نہیں،
جس سے ڈرنا چاہیئے (اللہ قاہر) ہے وُہی ۔ اور جو ہے بخشنے کا اہل (غافر) ہے وُہی

ع ۲ ثلث

سورۂ قیامۃ (۷۵)

(یہ سورۃ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں ۴۰ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغاز بیاں ۔ جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں
کھاتے ہیں ہم (اے نبی) روزِ قیامت کی قسم ۔ اور قسم (پھر) نفسِ لوّامہ[1] کی بھی کھاتے ہیں ہم
(حشر کے دن سب کیئے جائیں گے زندہ ایک دم)

کیا یہ کرتا ہے خیال انساں کہ اُس کی ہڈیاں ۔ جمع کر لیں گے نہ ہم (روزِ قیامت ناگہاں)
کیوں نہیں، ہم ٹھیک کر سکتے ہیں اُس کی پوریاں[2] ۔ بلکہ انساں چاہتا ہے، آگے کو بھی، (جاوداں)
(جس طرح کرتا ہے اب) کرتا رہے جُرم و خطا ۔ پوچھتا رہتا ہے، کب روزِ قیامت آئے گا؟
(اُن سے کہہ دو) آنکھیں جب (ہیبت سے) چُندھیا جائیں گی ۔ چاند گہنا جائے گا (پھیکی پڑے گی چاندنی)
چاند سورج کر دیئے جائیں گے دونوں ایک جا ۔ چیخے گا انساں، کہاں میں بھاگ کر جاؤں چلا
بھاگنا ممکن نہیں کوئی نہیں جائے پناہ ۔ ہے تمہارے رب کے پاس اُس دن فقط آرام گاہ
(اور پھر) انساں کو اُس دن جتایا جائے گا ۔ آگے کیا بھیجے عمل، پیچھے وہ چھوڑ آیا[3] ہے کیا؟
آدمی اپنے لیئے، ہے بلکہ حُجّت آپ ہی ۔ چاہے وہ کرتا رہے حیلے بہانے کتنے ہی
(اے پیمبر) یاد (حکمِ وحی) کرنے کے لیئے ۔ یوں زباں اپنی نہیں تم کو چلانی چاہیئے
اس لیئے کہ جلدی جلدی سیکھ جاؤ تم اُسے

یاد قرآں کا کرانا اور پڑھا دینا اِسے ۔ ہے ہمارے ذمے (ہم ہیں یہ طریقے جانتے)
جب فرشتے کی زبانی ہم اُسے پڑھنے لگیں ۔ تم بھی اُس کو ساتھ ہی پڑھتے رہو (اس حال میں)
پھر ہمارا کام سمجھانا ہے (اپنی آیتیں)

ہو مگر تم جلد ملنے والی (دنیا) چاہتے ۔ آخرت کو چھوڑ بیٹھے، (جو ملے گی دیر سے)
تازہ اُس دن ہوں گے چہرے کتنے ہی (افراد کے) ۔ اپنی چشمِ شوق سے جلوہ نگر اللہ کے

[1] نفسِ انسانی کی تین قسمیں یا کیفیتیں ہیں۔ نفسِ امارہ، نفسِ لوامہ اور نفسِ مطمئنہ۔ نفسِ امارہ بُرے کاموں کی طرف رغبت رکھتا ہے۔ نفسِ لوامہ بُرے کاموں پر ملامت کرتا ہے۔ اور نفسِ مطمئنہ نیک خیالات سے آسودہ رکھتا ہے۔
[2] پور پور
[3] بطور آثار
[4] یعنی جھاڑ پھونک سے اس سختی کو دُور کر دے۔

اور اُداس اُس دن بہت سے چہرے ہوں گے (سر بسر) ۔ جانتے ہیں آئے گی سختی بلا توڑے گی کمر
کچھ نہیں، حلقوم تک جس وقت آ پہنچے گی جاں ۔ لوگ کہیں گے ہے کوئی جھاڑنے[4] والا (بھی یہاں)
سمجھے (بیمار) اب تو ہر کام جدائی آ گیا

وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۝۲۹ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ِالْمَسَاقُ ۝۳۰ ع فَلَا
صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ۝۳۱ وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝۳۲ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ
يَتَمَطّٰى ۝۳۳ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۝۳۴ ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۝۳۵ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ
اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ۝۳۶ اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ۝۳۷ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً
فَخَلَقَ فَسَوّٰى ۝۳۸ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۝۳۹ اَلَيْسَ
ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْیِۦَ الْمَوْتٰى ۝۴۰ ع

سُوْرَةُ الدَّهْرِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا ۝۱
اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا
بَصِيْرًا ۝۲ اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا ۝۳ اِنَّآ اَعْتَدْنَا
لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۠ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ۝۴ اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ
كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ۝۵ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ۝۶
يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ۝۷ وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ
عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۝۸ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ
جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ۝۹ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ۝۱۰ فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ
شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ۝۱۱ وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ۝۱۲
مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ۚ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ۝۱۳

پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی[1] (جس دن دیکھنا)

اپنے رب کی سمت اُس دن کھنچ کے جانا ہے تجھے ؛ (سوچ لے اے بے سمجھ انسان اب بھی سوچ لے)
پھر یقیں (ہم پر) نہ لیا اور نہ قائم کی نماز ؛ بلکہ جھٹلایا (ہمیں) رُوکش ہوا (باکبر و ناز) ؛
اور پھر گھر کی طرف اپنے اکڑتا چل دیا ؛ تجھ پہ تُف ہے، اور تُف پر تُف ہے (غفلت آشنا) ؛

پھر (دوبارہ) تجھ پہ تُف، اور تُف پہ تُف (اے بے حیا[2])

کیا یہ انساں یہ سمجھتا ہے کہ (بے پُوچھے تُچھے) (بس یُوہی) بے قید و پرسش چھوڑ دیں گے ہم اُسے ؛
(ابتدا میں) کیا منی کا ایک قطرہ وہ نہ تھا ؟ (رحم میں عورت کے) جو اِک دن تھا ٹپکایا گیا ؛
پھر بنا وہ لوتھڑا، تخلیق پھر اُس کی ہوئی جوڑ بند اُس کے کئے پھر ٹھیک، اُٹھان اُس کو ملی ؛
(آخرکار) اُس کو پھر ہم نے نر و مادہ کیا ؛ کیا جلا سکتا نہیں مُردوں کو یہ (قادر) خدا[3] ؟ ؛

سُورۂ دَھر (۷۶)

(یہ سورۃ مکۂ معظمہ میں نازل ہوئی، اس میں ۳۱ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ بیاں) جو بڑا ہی رحم والا ہے، نہایت مہرباں ؛
ایک وقت ایسا بھی گزرا ہے کبھی انسان پر ذکر کے قابل زمانے میں نہ تھا وہ (سربسر) ؛
ہم نے انساں کو مرکب نُطفے سے پیدا کیا پھر اُلٹتے اور پلٹتے ہم رہے اُس کو (ذرا)

سُننے والا دیکھنے والا اُسے پھر کر دیا ؛

اور ہمیں نے پھر دکھایا اُس کو رستہ (دین کا) یا تو شاکر بن گیا وہ، یا وہ ناشُکرا ہُوا ؛
رکھی ہیں تیار ہم نے مُنکروں کے واسطے طوق، زنجیریں، دہکتی آگ (اپنے حکم سے) ؛
نیک البتہ پئیں گے ساغرِ (صہبائے ناب) جس کی ماہیت ہے کافوری (وہ جنّت کی شراب)
ایک چشمہ، جس سے بندے ہوں گے سیر اللہ کے وہ (جہاں چاہیں گے یہ چشمہ) بہا لے جائیں گے
یہ وہ ہیں جو منتیں کرتے ہیں پُوری (مان کے) اور جو ڈرتے ہیں (حشر و نشر کے) اُس روز سے

جس کی آفت (ہر طرف) پھیلے گی (دنیا کے لئے) ؛

اور جو حُبِّ الٰہی میں کھلاتے ہیں طعام قیدی و مسکین یتیم (اور اہلِ حاجت کو مُدام) ؛
اور کہتے ہیں کہ ہم کھانا کھلاتے ہیں تمہیں خالصاً للہ (تاکہ اپنے رب کو خوش کریں)

تم سے شکر اور اِس کے بدلے کی نہیں خواہش ہمیں ؛

(خوف سے) اُس دن کے ہم تو ڈرتے ہیں اللہ سے تیوریاں جس دن چڑھیں گی، ہونگے مُنہ اُترے ہوئے ؛

اُن کو رب نے بھی بچایا اُس دن کی آفت سے تازہ رُوئی اور خوش وقتی ہوئی اُن کو عطا ؛
اور اُن کو صبر کے بدلے میں جنّت کی عطا ریشمی پوشاک (کا خلعت) بھی اُن کو دے دیا ؛
بیٹھے ہوں گے خُلد میں تکیے لگائے تخت پر جاڑے کی ٹھار، دھوپ کی تیزی نہ آئے گی نظر ؛

ع ۱۰ / ۱۷ — ع ۱۲ / ۱۰ / ۸

[1] جہاں کنی کی تکلیف سے اکثر یہ حالت ہو جاتی ہے۔
[2] یہ خطاب اُس شخص سے ہے جو دنیا میں خدا کو جھٹلاتا تھا، خدا کے احکام سے رُوگردانی کرتا تھا اور مجلسِ وعظ سے اُٹھ کر اکڑتا ہوا اپنے گھر چلا جاتا تھا۔
[3] حدیث شریف میں ہے کہ اس آیت کے بعد قاری کو بَلٰی کہنا چاہئے یعنی "ہاں جلا سکتا ہے مُردوں کو خدائے دوسرا"

وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ﴿۱۴﴾ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ
بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا۠ ﴿۱۵﴾ قَوَارِيْرَا۠ مِنْ فِضَّةٍ
قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ﴿۱۶﴾ وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ﴿۱۷﴾
عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ﴿۱۸﴾ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ
اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ﴿۱۹﴾ وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا
وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ﴿۲۰﴾ عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ وَّحُلُّوْٓا
اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿۲۱﴾ اِنَّ هٰذَا كَانَ
لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۲۲﴾ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ
تَنْزِيْلًا ﴿۲۳﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ﴿۲۴﴾ وَاذْكُرِ
اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۲۵﴾ وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا
طَوِيْلًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا
ثَقِيْلًا ﴿۲۷﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ
تَبْدِيْلًا ﴿۲۸﴾ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۲۹﴾
وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۳۰﴾ يُّدْخِلُ
مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۳۱﴾

سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ﴿۱﴾ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ﴿۲﴾ وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ﴿۳﴾

سائے (میووں کے) درختوں کے خمیدہ (کیف بار) میووں کے لٹکے ہوئے خوشوں پر اُن کا اختیار ؛
آبخورے شیشے کے، چاندی کے برتن دَور میں ؏ شیشے چاندی کے، بہ اندازہ بنایا ہے جنھیں ؛
اور اُنھیں جامِ (شراب ایسے) پلائیں گے وہاں سونٹھ کی آمیزش اُس میں ہوگی (فردوسِ زباں) ؛
ہوگا اک چشمہ وہاں، ہے نام جس کا سلسبیل ؛ آتے جاتے ہوں گے اُن کے پاس ؏ لڑکے (جمیل)
جو ہمیشہ (عمر و صورت میں) رہیں گے (نوجواں) (اے مخاطب) تو اُنھیں دیکھے تو ہو تجھ کو گماں
جیسے ہیں بکھرے ہوئے موتی (درخشاں، ضَوفشاں) ؛
تو اگر دیکھے وہاں، تجھ کو نظر آنے لگیں اِک بڑی ہی سلطنت اور ہر طرح کی نعمتیں ؛
اُن ؏ کے کپڑے، ریشمی، سبز اور باریک و دبیز چاندی کے کنگن اُنھیں پہنائیں گے (ہر دلعزیز)،
اور پاکیزہ شراب اُن کو پلائے گا خدا ؛ (اہلِ جنّت!) یہ تمہاری (نیکیوں کی) ہے جزا
ہوگئی مقبول ہر کوشش تمہاری (برملا) ؛

ہم نے نازل تم پہ ہے قرآن تدریجاً کیا ؛ منتظر حکمِ خدا کے تم رہو (صبح و مسا)
اور نہ مانو کہنا، ناشکر اور عصیاں کار کا ؛
اپنے رب کا نام تم شام و سحر لیتے رہو اور بڑے حصے میں شب کے اُسکو سجدہ بھی کرو
اور کرو تسبیح اُس کی (صدقِ دل سے رات کو) ؛
یہ ہیں جلدی ملنے والی (صرف دنیا) چاہتے ہیں پس پُشت ایک روزِ سخت کو ڈالے ہوئے ؛
ہم نے ہی پیدا کیا ہے اُن کو (بیشک ہم نے ہی) جوڑ بند اُن کے کیے ہیں ہم نے ہی مضبوط بھی ؛
اور ہم جب چاہیں، لے آئیں بدل کر آدمی اِن ہی جیسے (دوسرے، قدرت ہے ہم کو واقعی) ؛
یہ تو باتیں ہیں نصیحت کی، تو جو ہو چاہتا اختیار اللہ (تک جانے) کا کر لے راستا ؛
تم نہ چاہو گے کبھی، جب تک نہ خود چاہے خدا، ہے خدا ذی حکمت اور سب کچھ وہی ہے جانتا ؛
جس کو چاہے اپنی رحمت میں خدا داخل کرے، ہے عذابِ سخت تیار اہلِ عصیاں کے لیے ؛

سورۂ مُرسلات (۷۷)

(یہ سورۃ مکّہ معظمہ میں نازل ہوئی، اس میں ۵۰ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں) جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں ؛
(پہلے) جو چلتی ہیں دھیمی، اُن ہواؤں کی قسم ؏ اور پکڑ کر زور ہو جاتی ہیں پھر جو تیز دم ؏
پھر اُٹھا کر (بادلوں کو) جو کہ لاتی ہیں ابھار ؏

ع ۱/۱۹

ع ۲/۲۰

؎ یعنی جنّت والوں کے۔

فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ﴿۴﴾ فَالْمُلْقِیٰتِ ذِکْرًا ﴿۵﴾ عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ﴿۶﴾ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ﴿۷﴾ فَاِذَا
النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ﴿۸﴾ وَ اِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ﴿۹﴾ وَ اِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ﴿۱۰﴾ وَ اِذَا الرُّسُلُ
اُقِّتَتْ ﴿۱۱﴾ لِاَیِّ یَوْمٍ اُجِّلَتْ ﴿۱۲﴾ لِیَوْمِ الْفَصْلِ ﴿۱۳﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىکَ مَا یَوْمُ الْفَصْلِ ﴿۱۴﴾
وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ﴿۱۵﴾ اَلَمْ نُهْلِکِ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۷﴾
کَذٰلِکَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۸﴾ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ﴿۱۹﴾ اَلَمْ نَخْلُقْکُّمْ
مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ﴿۲۰﴾ فَجَعَلْنٰهُ فِیْ قَرَارٍ مَّکِیْنٍ ﴿۲۱﴾ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۲﴾ فَقَدَرْنَا
فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ﴿۲۴﴾ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ کِفَاتًا ﴿۲۵﴾
اَحْیَآءً وَّ اَمْوَاتًا ﴿۲۶﴾ وَّ جَعَلْنَا فِیْهَا رَوَاسِیَ شٰمِخٰتٍ وَّ اَسْقَیْنٰکُمْ مَّآءً فُرَاتًا ﴿۲۷﴾ وَیْلٌ
یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْطَلِقُوْۤا اِلٰى مَا کُنْتُمْ بِهٖ تُکَذِّبُوْنَ ﴿۲۹﴾ اِنْطَلِقُوْۤا اِلٰى
ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿۳۰﴾ لَّا ظَلِیْلٍ وَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ اللَّهَبِ ﴿۳۱﴾ اِنَّهَا تَرْمِیْ بِشَرَرٍ
کَالْقَصْرِ ﴿۳۲﴾ کَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿۳۳﴾ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ﴿۳۴﴾ هٰذَا یَوْمُ لَا
یَنْطِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَ لَا یُؤْذَنُ لَهُمْ فَیَعْتَذِرُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ﴿۳۷﴾
هٰذَا یَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰکُمْ وَ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۳۸﴾ فَاِنْ کَانَ لَکُمْ کَیْدٌ فَکِیْدُوْنِ ﴿۳۹﴾
وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ﴿۴۰﴾ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ ظِلٰلٍ وَّ عُیُوْنٍ ﴿۴۱﴾ وَّ فَوَاکِهَ مِمَّا
یَشْتَهُوْنَ ﴿۴۲﴾ کُلُوْا وَ اشْرَبُوْا هَنِیْٓـئًۢا بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی
الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۴۴﴾ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ﴿۴۵﴾ کُلُوْا وَ تَمَتَّعُوْا قَلِیْلًا اِنَّکُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۴۶﴾
وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ﴿۴۷﴾ وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمُ ارْکَعُوْا لَا یَرْکَعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَیْلٌ
یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ﴿۴۹﴾ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۰﴾

پھاڑ کر پھر اُن کو کرتی ہیں جُدا جو (بار بار) ؕ

پھر (فرشتوں کی قسم) جو وحی لاتے ہیں (مدام) ؕ | تا کہ لوگوں کو ڈرائیں یا کریں حُجّت تمام ؕ
بالیقیں، تم سے جو وعدہ ہے قیامت کا ہوا | ہوگا وہ پُورا ضرور (اک دن وہ دن آجائے گا) ۞
جب ستارے ماند ہونگے ؕ آسماں پھٹ جائیگا ؕ | جب اُڑائے جائیں گے کُہسار ؕ اور جب انبیاء
لائے جائیں گے مقرّر وقت پر (پیشِ نظر) | (ہیں مگر یہ واقعے سب) مُلتوی کس روز پر ؟
مُلتوی ہیں فیصلے کے دن پہ (یہ سب برملا) | تم نے کیا سمجھا (پیمبر) فیصلے کا دن ہے کیا ؟

ہے یہ دن جُھٹلانے والوں کی تباہی کا (بُرا) ۞

ہم نے اگلی اُمّتوں کو، کیا نہیں غارت کیا ؟ ۞ | پھر اُنہی کے پیچھے، اِن پچھلوں کو بھی ہے بھیجنا ۞
ہم گنہگاروں کے ساتھ ایسا ہی رکھتے ہیں روا ۞ | (اور) ہے دن جُھٹلانے والوں کی تباہی کا (بُرا)
آبِ ناقص سے نہ ہم نے کیا تمہیں پیدا کیا ؕ | پھر اُسے مضبوط محفوظ اک ٹھکانے سے رکھا ؕ
ہم نے اُس کا ایک اندازہ بھی پھر ٹھہرا دیا ؕ | ہم بھی کیا اندازہ کرنے والے ہیں (دیکھو ذرا) ۞

ہے یہ دن جُھٹلانے والوں کی تباہی کا (بُرا) ۞

(یہ تو سوچو) کیا نہیں ہم نے بنائی یہ زمیں ؕ | زندوں مُردوں کو سمیٹے جانے والی ؕ (بالیقیں)
بار اُونچے کوہساروں کا زمیں پر رکھ دیا | اور پلایا میٹھا پانی ہم نے تم کو (بامزا)

ہے یہ دن جُھٹلانے والوں کی تباہی کا (بُرا) ۞

اب چلو تم اُس کی جانب جس کو جُھٹلاتے رہے ۞ | تین پھانکیں جس کی ہیں، اُس سائباں میں (آگ کے)
ہے نہ گہری چھاؤں اسمیں اور نہ گرمی سے اماں ۞ | پھینکتی ہے آگ اُونچی، محل سی، چنگاریاں ۞
زرد ہیں وہ اُونٹ گویا (خوفناک و خوف زا) ۞ | ہے یہ دن جُھٹلانے والوں کی تباہی کا (بُرا) ۞
یہ وہ دن ہوگا، کہ اُن سے کچھ نہ بولا جائے گا | توبہ کرنے کی اجازت بھی نہ ہوگی (دیکھنا)

ہے یہ دن جُھٹلانے والوں کی تباہی کا (بُرا) ۞

فیصلے کا دن ہے یہ، ہے جمع تم سب کو کیا | اور اگلوں کو بھی (تا کہ لیں حساب اعمال کا) ۞
تم کو آتا ہو جو کوئی داؤں، ہم پر لو چلا ۞ | ہے یہ دن جُھٹلانے والوں کی تباہی کا (بُرا) ۞
چھاؤں میں (جنّت کی) اور چشموں میں ہیں پرہیزگار | جیسے وہ چاہیں، اُنہیں میوے مِلیں گے (خوشگوار) ۞
(حُکم ہوگا) اب مزے سے تم پیو اور کھاؤ بھی | کام جو تم نے کیئے تھے، اُن کا بدلہ ہے یہی ۞
ہم یونہی دیتے ہیں، نیکی کرنے والوں کو صِلا ۞ | ہے یہ دن جُھٹلانے والوں کی تباہی کا (بُرا) ۞
کچھ دنوں (دنیا میں) کھا لو اور اُٹھا لو فائدہ | (بعد ازیں) بیشک ہو تم (جُھٹلانے والے) پُرخطا ۞

ہے یہ دن جُھٹلانے والوں کی تباہی کا (بُرا) ۞

ع ۲۱

؎۱ یعنی ایسے اُونچے اُونچے بلند شعلے، جیسے بلند محل۔
؎۲ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اس آیت کے بعد نماز میں یا نماز کے علاوہ آمنّا باللہ کہنا چاہیئے یعنی
لائے ہم ایمان (قرآن و) خدا پر برملا"

سُوْرَةُ النَّبَاِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۚ ﴿۱﴾ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۙ ﴿۲﴾ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ
مُخْتَلِفُوْنَ ؕ ﴿۳﴾ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۙ ﴿۴﴾ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ﴿۵﴾ اَلَمْ نَجْعَلِ
الْاَرْضَ مِهٰدًا ۙ ﴿۶﴾ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۪ۙ ﴿۷﴾ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۙ ﴿۸﴾ وَّجَعَلْنَا
نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۙ ﴿۹﴾ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۙ ﴿۱۰﴾ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۪ ﴿۱۱﴾
وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۙ ﴿۱۲﴾ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۪ۙ ﴿۱۳﴾
وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۙ ﴿۱۴﴾ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۙ ﴿۱۵﴾
وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ؕ ﴿۱۶﴾ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ۙ ﴿۱۷﴾ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي
الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۙ ﴿۱۸﴾ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۙ ﴿۱۹﴾ وَّسُيِّرَتِ
الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ؕ ﴿۲۰﴾ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۪ۙ ﴿۲۱﴾ لِّلطّٰغِيْنَ
مَاٰبًا ۙ ﴿۲۲﴾ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ۚ ﴿۲۳﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ۙ ﴿۲۴﴾
اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ۙ ﴿۲۵﴾ جَزَآءً وِّفَاقًا ؕ ﴿۲۶﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ
حِسَابًا ۙ ﴿۲۷﴾ وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ؕ ﴿۲۸﴾ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ۙ ﴿۲۹﴾
فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ۧ ﴿۳۰﴾ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۙ ﴿۳۱﴾ حَدَآئِقَ
وَاَعْنَابًا ۙ ﴿۳۲﴾ وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۙ ﴿۳۳﴾ وَّكَاْسًا دِهَاقًا ؕ ﴿۳۴﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا
لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ۚ ﴿۳۵﴾ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ۙ ﴿۳۶﴾ رَّبِّ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ۚ ﴿۳۷﴾

(۷۸) سورۂ نبَاء

یہ سُورۃ مکہ معظّمہ میں نازل ہوئی اس میں ۴۰ آیتیں اور دو رکوع ہیں

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)
جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں ؛

پُوچھتے ہیں حال (یہ باہم دگر) کِس چیز کا ؛ (کیا) بڑے اُس حادثے کا ؟ (جس کا ہونا ہے بجا) ؛
جس کے بارے میں انھیں ہے اختلافِ (ناروا) ؛
خیر، اِن کو عنقریب اب آگہی ہو جائے گی ؛ پھر (یہی کہتے ہیں) اب سب آگہی ہو جائے گی ؛
کیا نہیں ہم نے بنائے فرش یہ (سطحِ) زمیں ؛ اور میخیں کوہساروں کو (جو اُس پر گڑ گئیں) ؛
اور بنایا تم کو جوڑا جوڑا (مادہ اور نر) ؛ موجبِ راحت بنایا نیند کو (ہر طور پر) ؛
رات کو (لوگو) بنایا ہے ہمیں نے پردہ پوش ؛ دِن کمانے کے لیئے ہم نے بنایا (پُر خروش) ؛
اور بنائے تم پہ ہم نے سات مضبوط آسماں ؛ اور (سُورج کو) بنایا ایک مشعل ضَوفشاں ؛
پانی کا ریلا بہایا ابرِ پُر از آب سے ؛ غلّہ اور سبزہ نکالیں تاکہ (دُنیا کے لیئے)
اور گھنے گُلزار اُگائے پتّوں میں لپٹے ہوئے ؛
فیصلے کے دِن کا بیشک وقت ہے ٹھہرا ہُوا ؛ صُور جس دِن (حکم سے خالق کے) پھونکا جائے گا
جوق جوق (اُس روز تم (قبروں سے اُٹھ کر) آؤگے ؛ آسماں پھٹ جائے گا، ہو جائیں گے اس میں درے ؛
اور چلائے جائیں گے (اپنی جگہ سے) کوہسار ؛ اور بالآخر وہ (سب) رہ جائیں گے بن کر غبار ؛
(سرکشوں کی) گھات میں دوزخ لگا ہے بالیقیں (اور) ٹھکانہ سرکشوں کا (فی الحقیقت) ہے وہیں ؛
جس میں قرنوں وہ رہیں گے (مضطر و اندوہ گیں) ؛
وہ نہ چکھیں گے وہاں (زنہار) ٹھنڈک کا مزا ؛ اور نہ کچھ پینے کو، پیپ اور گرم پانی کے سوا ؛
یہ ہے پُورا پُورا بدلہ (اُن کے بداعمال کا) ؛
بے توقّع تھے وہ (گویا کہ) حسابِ حشر سے ؛ اور مُکرا کر ہماری آیتیں جھٹلاتے تھے ؛
ہم نے ہر اک چیز کو محفوظ لکھ کر کر لیا ؛ (ہم کہیں گے اُن سے) اب اعمال کا چکھو (مزا) ؛
اب بڑھائیں گے نہ ہم کچھ، درد دُکھ کے ماسوا ؛
کامیابی بیشک اُن کی ہے، جو ہیں پرہیزگار ؛ باغ ہیں (رہنے کو) اور انگور (شیریں، خوشگوار) ؛
(دل بہلنے کو) دوشیزہ حوریں اک عُمر کی ؛ (اور پینے کو) چھلکتے جام (وہ بھی کوثری) ؛
رد و کد ہو گی نہ کوئی بات بے ہودہ وہاں ؛ یہ تمھارے رب کی جانب سے صلہ ہے (بے کراں)
جو حساب (اُن کے) کاموں کا دیا ہے بیگماں ؛
وہ زمین و چرخ اور جو کچھ ہے اُن کے درمیاں
سب کا رب (اور) بڑا ہی رحم والا (مہرباں)
کوئی اُس سے بات کرنے کی کسی کی تاب کہاں ؛

ع ۱

يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙۗ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ
لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿٣٨﴾ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ
اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿٣٩﴾ اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۚ ۖ يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ
يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿٤٠﴾

سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتٌّ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۙ ﴿١﴾ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ﴿٢﴾ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ﴿٣﴾ فَالسّٰبِقٰتِ
سَبْقًا ۙ ﴿٤﴾ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ﴿٥﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ﴿٦﴾ ۙ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ﴿٧﴾
قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۙ ﴿٨﴾ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۘ ﴿٩﴾ يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ
فِي الْحَافِرَةِ ﴿١٠﴾ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۭ ﴿١١﴾ قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۘ ﴿١٢﴾
فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۙ ﴿١٣﴾ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ﴿١٤﴾ ۭ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ
مُوْسٰى ﴿١٥﴾ اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿١٦﴾ ۚ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ
اِنَّهٗ طَغٰى ﴿١٧﴾ ۡ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ﴿١٨﴾ ۙ وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ
فَتَخْشٰى ﴿١٩﴾ ۚ فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ﴿٢٠﴾ ۡ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ﴿٢١﴾ ۡ ثُمَّ اَدْبَرَ
يَسْعٰى ﴿٢٢﴾ ۡ فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿٢٣﴾ ۡ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿٢٤﴾ ۡ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ
نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ﴿٢٥﴾ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿٢٦﴾ ۧ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ
خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ۭ بَنٰىهَا ﴿٢٧﴾ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿٢٨﴾ ۙ وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ
ضُحٰىهَا ﴿٢٩﴾ ۠ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿٣٠﴾ ۭ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ﴿٣١﴾

جب کہ رُوح میں اور فرشتے ہوں گے صف بستہ کھڑے — کوئی بولے گا نہیں ممکن (خدا کے سامنے)
ہاں مگر جو ٹھیک بولے، اذن رحمٰں جس کو دے؛

یہ (قیامت کا) ہے دن، برحق (سمجھنا چاہیئے) — پھر جو چاہے رب کے پاس اپنا ٹھکانہ ڈھونڈ لے؛
کر چکے تنبیہہ، ہم تم کو عذابِ (حشر) کی — عنقریب آنا ہے جس کو (جو کہ ہے نزدیک ہی)[۲]
دیکھ لے گا جس دن (اپنی آنکھ سے) ہر آدمی — اپنے ہاتھوں سے (عمل) جو اُس نے بھیجا ہی (کوئی)
اور جو کافر ہے وہ چیخے گا (باصد اضطراب) — مٹی ہوتا کاش میں! (مجھ پر نہ ہوتا یہ عذاب)؛

(۷۹) سُورۃُ نازعات

(یہ سورۃ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی۔ اسمیں ۴۶ آیتیں اور دو رکوع ہیں)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)
جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں؛

ہے قسم اُن کی جو (روحیں) ڈوب کر ہیں کھینچتے[۱] — جو رہا کرتے ہیں (جوڑ اور بند (سارے) کھول کے)[۱]
(اور اُن کی) جو ہیں افلاک و زمیں میں تیرتے[۱] — (اور قسم ہے) آگے بڑھنے والوں کی پھر دوڑ کے؛
پھر بناتے ہیں جو کام اپنے خدا کے حکم سے[۱] — کانپنے والی (زمیں) جس دن (لرز کر) کانپ اُٹھے[۱]
زلزلہ جب آئے بعد اک زلزلے کے دُوسرا[۱] — دل (بہت سے لوگوں کے) ہوں گے دھڑکتے (جا بجا)
(اور) ہوں گی اُن کی نظریں (خوف کے مارے) جُھکی؛ — کہتے ہیں، کیا ہم پھر اُلٹے پاؤں لوٹیں گے کبھی[۲]؟
ہڈیاں رہ جائیں گی (گل سڑ کے) جب ہم کھوکھلی؛ — کہتے ہیں، پھر لوٹنا تو بات ہے نقصان کی؛
تو (قیامت) ایک جھڑکی سی ہے (ہمارے واسطے)[۱] — (ایک جھڑکی دی کہ) سب میدان میں آ جائیں گے؛
(اے نبی) پہنچا ہے کیا موسیٰؑ کا تم تک واقعہ؟ — پاک میدانِ طُویٰ میں دی اُنھیں رب نے ندا؛
جاؤ تم فرعون کے پاس اُس نے کی ہے سرکشی؛ — پھر کہو کیا چاہتا ہے تُو، ملے پاکیزگی[۱]؟
راستہ رب کا دکھاؤں میں تجھے، اور تُو ڈرے؛ — پھر بڑا اُس کو دکھایا معجزہ (اک شان سے)؛
پھر نہ مانا اور جھٹلایا اُسے فرعون نے؛ — سعی پھر تدبیر کی، کی پیٹھ اپنی پھیر کے؛
پھر منادی کر کے اُس نے جمع لوگوں کو کیا؛ — اور کہا، میں ہی تو ہوں معبود تم سب کا بڑا؛
کی گرفت انجامِ کار اُس کی خدا نے (برملا) — آخرت کی اور دُنیا کی سزا میں دھر لیا؛
اس میں کوئی شک نہیں، ڈرتا ہے جو اللہ سے — ہے بڑی (اِس واقعے میں) عبرت اُسکے واسطے؛
خلقتِ (ثانی) تمھاری، رب کو ہے دشوار کیا، — یا بنانا آسماں کا، جس کو پیدا کر لیا؛؟
اُس کی چھت، کی خوب اونچی، کر دیا ہموار بھی[۱] — رات کی تاریک اُس کی، دُھوپ اُس کی کھول دی[۳]؛

ع ۲/۱۰ ۲
ع ۲۶/۳

ف ۱

اللہ تعالیٰ اُن فرشتوں کی قسم کھا کر کہتا ہے جو کافروں کی رگوں میں گھس کر سختی کے ساتھ جان نکالتے ہیں اور مومنوں کے بند وقتِ مرگ آسانی سے کھول دیتے ہیں اور ان فرشتوں کی جو آسمان اور زمین کے درمیان تیرتے پھرتے ہیں اور اُن کی جو وحی سننے یا لینے کو دوڑتے ہیں پھر اُس کے مطابق دنیا کا انتظام کرتے ہیں۔

ف ۲

یعنی عرصۂ محشر کی طرف

ف ۳

دھوپ اور رات کو آسمان سے اس لیے متعلق کیا ہے کہ دونوں کا تعلق آفتاب سے ہے اور آفتاب کا آسمان سے

وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿٣٢﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿٣٣﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ
الْكُبْرٰى ﴿٣٤﴾ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿٣٥﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ
لِمَنْ يَّرٰى ﴿٣٦﴾ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿٣٧﴾ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٣٨﴾ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ
هِيَ الْمَاْوٰى ﴿٣٩﴾ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ
الْهَوٰى ﴿٤٠﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿٤١﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ
مُرْسٰىهَا ﴿٤٢﴾ فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿٤٣﴾ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ﴿٤٤﴾ اِنَّمَآ
اَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰىهَا ﴿٤٥﴾ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا
عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ﴿٤٦﴾

سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِثْنَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعٌ وَّاحِدٌ كَالْحَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى ﴿١﴾ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ﴿٢﴾ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ
يَزَّكّٰٓى ﴿٣﴾ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ﴿٤﴾ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ﴿٥﴾ فَاَنْتَ
لَهٗ تَصَدّٰى ﴿٦﴾ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ﴿٧﴾ وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ﴿٨﴾
وَهُوَ يَخْشٰى ﴿٩﴾ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ﴿١٠﴾ كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ﴿١١﴾ فَمَنْ شَآءَ
ذَكَرَهٗ ﴿١٢﴾ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿١٣﴾ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ﴿١٤﴾ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ﴿١٥﴾ كِرَامٍ
بَرَرَةٍ ﴿١٦﴾ قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ﴿١٧﴾ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ﴿١٨﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ
خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ﴿١٩﴾ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ﴿٢٠﴾ ثُمَّ اَمَاتَهٗ
فَاَقْبَرَهٗ ﴿٢١﴾ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ﴿٢٢﴾ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ﴿٢٣﴾

اور (زمیں پر) گاڑ کر کہسار قائم کر دیئے ؎ چار پایوں اور تمہارے فائدے کے واسطے ؎
پھر (قیامت کا) بڑا ہنگامہ جب آجائے گا ؎ یاد اُس دِن آئے گا انساں کو جو کچھ تھا کیا ؎
اور دوزخ رکھ دیا جائے گا لا کر سامنے دیکھنے والوں کے (جس کے جی میں آئے دیکھ لے) ؎
پس شرارت جس نے (بھی دنیا میں) کی (اور سرکشی) ؎ اور بہتر جس نے اِس دُنیا کی سمجھی زندگی ؎
تو ٹھکانہ ہے جہنم ہی بس اُس کا (دائمی) ؎
اور جو کوئی کھڑا ہونے سے رب کے سامنے ڈر گیا، اور نفس کو روکا (بُرے) جذبات سے ؎
تو بہشت اُس کا ٹھکانہ ہے (ہمیشہ کے لیئے) ؎
لوگ بارے میں قیامت کے، ہیں تم سے پُوچھتے اُس کے قائم ہونے کا کب وقت ہوگا (بولیئے)؟ ؎
(اے پیمبر) تم کو ہے کیا کام اُس کے ذکر سے؟ ہے مدار اُس کا تمہارے رب پہ (جو چاہے کرے) ؎
تم ہو صرف اُس کو ڈرانے والے، جو اُس سے ڈرے ؎ دیکھیں گے جس دن قیامت کو، تو ایسا پائیں گے
گویا وہ اِک شام یا اِک صبح (دنیا میں) رہے ؎

(۸۰) سُورۂ عبس

(یہ سورۃ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں ۴۲ آیتیں اور ایک رکوع ہے)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)
جو بڑا ہی رحم والا ہے، نہایت مہرباں ؎

ہو گئے[1] چیں بر جبیں، تیوری چڑھالی، منہ بنا صِرف اِتنے پر، کہ اُن کے پاس اِک اندھا[2] آگیا ؎
کیا خبر تم کو، سنور جاتا وہ شاید (سُن کے پند) ؎ یا نصیحت سُنتا، اور ہوتی وہ اُس کو سُودمند ؎
جو ہے بے پروا ؎ توجہ ہے اُسی پر (بار بار) کچھ نہیں اِلزام تم پر، گر نہ ہو اُس کا سُدھار ؎
اور جو ڈر کر، تمہارے پاس آئے دَوڑتا ؎ اُس سے ہو جاتے ہو تم (بے فکر اور) بے اعتنا ؎
کچھ نہیں، یہ ہے نصیحت ؎ اس کو جو چاہے پڑھے ؎ (بہتر یں) اوراق میں عزت کے لکھا ہے اسے ؎
پاک ہیں وہ اور بہت اونچی جگہ رکھے ہوئے رہتے ہیں ہاتھوں میں وہ (ایسے ہی) لکھنے والوں کے ؎
جو ہیں نیکو کار اور جن کے مدارج ہیں بڑے ؎ کِتنا ناشکرا ہے انساں ہو خدا کی مار اُسے ؎
اُس کو ہے اللہ نے کس چیز سے پیدا کیا ؎ نُطفے سے، پھر اُس کو اک اندازے پر قائم رکھا ؎
اُس پہ پھر (نیکی بدی کا) راستہ آساں کیا ؎ پھر اُسے مارا، پھر اس کو قبر میں رکھوا دیا ؎
جب بھی چاہے گا (دوبارہ) پھر اُٹھائے گا اُسے ؎ وہ نہ پُورا کر سکا، جو کچھ کہا اللہ نے ؎

ع ۲ / ۴

[1] رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد ہے
[2] عبداللہ ابن ام کلثوم

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ﴿۲۴﴾ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ﴿۲۵﴾
ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ﴿۲۶﴾ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ﴿۲۷﴾ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ﴿۲۸﴾
وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ﴿۲۹﴾ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿۳۰﴾ وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ﴿۳۱﴾ مَّتَاعًا
لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ
اَخِيْهِ ﴿۳۴﴾ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ﴿۳۵﴾ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ﴿۳۶﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ
يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ﴿۳۷﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿۳۸﴾ ضَاحِكَةٌ
مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿۳۹﴾ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿۴۰﴾ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿۴۱﴾
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾

سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴿۱﴾ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ﴿۲﴾ وَاِذَا
الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ﴿۳﴾ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ﴿۴﴾ وَاِذَا الْوُحُوْشُ
حُشِرَتْ ﴿۵﴾ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ﴿۶﴾ وَاِذَا النُّفُوْسُ
زُوِّجَتْ ﴿۷﴾ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ﴿۸﴾ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ﴿۹﴾
وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ﴿۱۰﴾ وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ﴿۱۱﴾ وَاِذَا
الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ ﴿۱۲﴾ وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ﴿۱۳﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ
مَّآ اَحْضَرَتْ ﴿۱۴﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ﴿۱۵﴾ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ﴿۱۶﴾
وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ ﴿۱۷﴾ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ﴿۱۸﴾

اپنے کھانے ہی کی جانب آدمی کر لے نظر ۝ ہم نے برسایا بلندی سے جو پانی (خاک پر) ۝
(بیج کی قوت سے) پھر چیرا زمیں کو پھاڑ کر پھر اُگایا ہم نے غلّہ اُس میں (میوے اور ثمر)
(جیسے) انگور، اور (ہر اک قسم کی) ترکاریاں اور زیتون اور کھجوریں اور گھنے گلشن (یہاں) ۝
اور میوہ اور چارہ ۝ (اور یہ سب اس لیئے) تم کو اور چوپایوں کو پہنچیں، تمہارے، فائدے ۝
پھر وہ بہرا کرنے والی جب (قیامت) آئے گی ۝ (اس کی ہیبت دیکھ کر) بھاگے گا اُس دن آدمی
اپنے بھائی ۝ اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے ۝ اپنی بیوی اور بیٹوں سے ۝ (نگاہیں پھیر کے) ۝
ہوگی اُس دن فکر کافی، اُن میں سے، ہر ایک کو ۝ کتنے مُنہ اُس دن چمکتے ہوں گے (اے لوگو سنو) ۝
ہنستے ہوں گے اور خوشیاں کرتے ہونگے (وہ سبھی) اور ہوگی گرد اُس دن کتنے چہروں پر پڑی ۝
(اور) سیاہی ہوگی اُن پر (مطلقاً) چھائی ہوئی یہ وہی ہیں لوگ، جو کافر تھے اور بدکار بھی ۝

ع ۵ / ۱

(۸۱) سورۃ تکویر

(یہ سورۃ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں ۲۹ آیتیں اور ایک رکوع ہے)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)
جو بڑا ہی رحم والا ہے، نہایت مہرباں ۝

(نور) جب خورشیدِ (تاباں) کا لپیٹا جائے گا ۝ ماند پڑ جائیں گے جب تارے (جھڑینگے بر ملا) ۝
جب چلائے جائیں گے (اپنی جگہ سے) کوہسار ۝ اور گیابھن، ہوں شتر مادائیں جس دن، بے مُہار
(روکنے اور تھامنے والا نہ ہو اُن کا کوئی) ۝ جانور جب (بستیوں میں) آ بھریں گے جنگلی ۝
اور جب بھڑکا دیئے جائیں گے دریا (آگ سے) ۝ جب ملائے جائیں گے (روحوں سے) جوڑے (جسم کے) ۝
اور جب اُس لڑکی سے پوچھیں زندہ گاڑا تھا جسے (لوگوں نے) کس جرم کے بدلے میں مارا تھا تجھے؟ ۝
اور جب اعمالنامے (سب کے) کھولے جائیں گے کھال کھینچی جائے گی جب آسماں کی (عرش سے) ۝
اور جب دہکایا جائے گا جہنّم (بالیقیں) ۝ اور جب نزدیک لائی جائے گی خلدِ (بریں) ۝
جانے گا ہر شخص کیا آیا ہے لیکر (یومِ دیں) ۝
ہم قسم کھاتے ہیں اُن (تاروں) کی جو پیچھے ہٹیں ۝ اور اُن کی بھی جو سیدھے چلتے چلتے چھپ رہیں ۝
اور (قسم ہے) رات کی جب (اُس کی) پھیلے (تیرگی) ۝ اور (قسم ہے) صبح کی جب سانس لے (پَو ہو پھٹی) ۝

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۙ﴿۱۹﴾ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ۙ﴿۲۰﴾ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ؕ﴿۲۱﴾ وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ۚ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ۚ﴿۲۳﴾ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ۚ﴿۲۴﴾ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ۙ﴿۲۵﴾ فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ؕ﴿۲۶﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿۲۷﴾ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ؕ﴿۲۸﴾ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۹﴾

ع ۶

سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۙ﴿۱﴾ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۙ﴿۲﴾ وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۙ﴿۳﴾ وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۙ﴿۴﴾ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ؕ﴿۵﴾ يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۙ﴿۶﴾ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۙ﴿۷﴾ فِيْۤ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ؕ﴿۸﴾ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۙ﴿۹﴾ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۙ﴿۱۰﴾ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۙ﴿۱۱﴾ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۱۲﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۚ﴿۱۳﴾ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ۚ﴿۱۴﴾ يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۱۵﴾ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ؕ﴿۱۶﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۙ﴿۱۷﴾ ثُمَّ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ؕ﴿۱۸﴾ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ؕ وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ﴿۱۹﴾

ع ۱

ہے یہ (قرآں) صاحبِ عزت (فرشتے[1]) کا پیام (اُس نے پہنچایا محمد مصطفٰے تک لاکلام)
وہ (فرشتہ) صاحبِ قوت ہے، اُس کا مرتبا ہے نظر میں صاحبِ عرشِ (معلّیٰ) کی بڑا
معتبر ہے وہ وہاں اور سب[2] کا ہے مانا ہُوا

(اہلِ مکہ) یہ تمہارا دوست دیوانہ نہیں، اُس فرشتے کو تو خود دیکھا ہے اُس نے بالیقیں
صاف اور روشن کنارے پر (فلک کے بار بار) غیب کی باتوں پہ بُخل اِس کو نہیں ہے (زینہار)
اور یہ (قرآں) نہیں مردود شیطاں کا کلام تم کدھر بھٹکے چلے جاتے ہو پھر (اے خاص و عام)
ہے یہ (قرآں) اِک نصیحت سارے عالم کے لیئے تم میں سے سیدھا جو چلنا چاہے اُس کے واسطے
اور جب تک خود نہ چاہے مالکِ ہر دوسرا چاہ سکتے تم نہیں کچھ بھی، (یہی ہے فیصلا)

(۸۲) سُورۃ انفطار

(یہ سورۃ مکۂ معظمہ میں نازل ہوئی ہیں ۱۹ آیتیں اور ایک رکوع ہے)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ بیاں
جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں

آسماں پھٹ جائے جب اور جب ستارے جھڑ پڑیں اور جب دریا (خلاف اپنی جگہ کے) بہہ چلیں
اور جب قبریں اکھاڑی جائیں (مُردے ہوں کھڑے) جان لے گا پھر یہ ہر اک شخص (رب کے حکم سے)
آگے کیا بھیجا[3] ہے، کیا آیا ہے پیچھے چھوڑ کے؟
تجھ کو اے انسان، ہے کس چیز نے بہکا دیا؟ اپنے اُس رب سے جو ہے لُطف و کرم والا بڑا
جس نے کی تخلیق تیری، پھر درست (اعضا) کیئے تیرے جوڑ اور بند پھر اُس نے تناسب سے رکھے
پھر دیا ترکیب جس صورت میں بھی چاہا تجھے
کچھ نہیں، تم بلکہ جھٹلاتے ہو روزِ عدل کو ہیں مقرر پاسباں حالانکہ تم پر (وہ بھی دو)
وہ عمل کے لکھنے والے، صاحبِ عزت (امیں) (جن کا ہم نے نام رکھا ہے کراماً کاتبیں)
تم جو کچھ کرتے ہو وہ سب جانتے ہیں (بالیقیں)
جو ہیں نیکوکار، وہ جنت میں ہوں گے عیش کی اور جو بدکار ہیں، دوزخ میں ہوں گے واقعی
(چار و ناچار) اُس میں داخل ہونگے وہ روزِ جزا اور نہ ہونے پائیں گے غائب وہ اُس سے (یا جُدا)
(اے نبی) تم کیا سمجھتے ہو، ہے کیا روزِ جزا؟ کیا خبر ہے تم کو کیسا ہوگا دن انصاف کا؟
کام جس دن کچھ، نہ کوئی بھی کسی کے آئے گا، اور حکم اُس دن چلے گا صرف (ایک) اللہ کا

---

[1] مراد جبرئیل علیہ السلام سے جو وحی لاتے تھے۔

[2] یعنی سب فرشتوں کا

[3] یعنی بطورِ زادِ آخرت کیا بھیجا ہے اور اپنے بعد دُنیا میں کیا آثار چھوڑے ہیں۔

ع ۴۹ / ۶

ع ۱۹ / ۷ ع

سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتٌّ وَّ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ
يَسْتَوْفُوْنَ ۖ﴿۲﴾ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ؕ﴿۳﴾ اَلَا
يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۙ﴿۴﴾ لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ ۙ﴿۵﴾ يَّوْمَ يَقُوْمُ
النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؕ﴿۶﴾ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ
سِجِّيْنٍ ؕ﴿۷﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّيْنٌ ؕ﴿۸﴾ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ؕ﴿۹﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۙ﴿۱۰﴾ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ؕ﴿۱۱﴾ وَمَا يُكَذِّبُ
بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۙ﴿۱۲﴾ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ
الْاَوَّلِيْنَ ؕ﴿۱۳﴾ كَلَّا بَلْ ٜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ كَلَّآ
اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ؕ﴿۱۵﴾ ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ؕ﴿۱۶﴾
ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ؕ﴿۱۷﴾ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ
لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ؕ﴿۱۸﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ؕ﴿۱۹﴾ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۙ﴿۲۰﴾ يَّشْهَدُهُ
الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ﴿۲۱﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۙ﴿۲۲﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ۙ﴿۲۳﴾
تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ۚ﴿۲۴﴾ يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيْقٍ
مَّخْتُوْمٍ ۙ﴿۲۵﴾ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ؕ وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنٰفِسُوْنَ ؕ﴿۲۶﴾
وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيْمٍ ۙ﴿۲۷﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ﴿۲۸﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ۖ﴿۲۹﴾

(۸۳) سورۂ تطفیف

(یہ سورۃ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں ۳۶ آیتیں اور ایک رکوع ہے)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)
جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں ؛

ہے (بڑی) کم دینے والوں کی خرابی (بالیقیں)، وہ، جو لیں لوگوں سے پورا ناپ کر، (اور دیں نہیں)؛
ناپ کر یا تول کر جب دیں انھیں تو دیں گھٹا؛ کیا خیال اِن کو نہیں، اُٹھنا بھی ہے (روزِ جزا)؛
اُس بڑے دن، لوگ جس دن ہونگے (ہر جا) کھڑے سامنے پروردگار و مالکِ کونین کے ؛
کچھ نہیں اعمالنامے فاجرانِ (دہر) کے (حشر کے دن اے نبی) سجّین میں ہوں گے پڑے ؛
اور تم کیا سمجھے، یہ سجّین کیا ہے (اے نبی)؟ ایک دفتر، جس کی ہوتی رہتی ہے خانہ پُری ؛
اُس دن (اِن) جھٹلانے والوں کی، خرابی ہے بڑی ؛ جانتے ہیں جھوٹ جو روزِ جزا کو (مدّعی) ؛
اور جھٹلاتا ہے (اِس) روزِ قیامت کو وہی جو گنہگار اپنی حد سے بڑھ گیا ہو (واقعی) ؛
جب ہماری آیتیں پڑھ کر سُناتے ہیں اسے کہتا ہے، یہ تو فقط افسانے ہیں اسلاف کے ؛
کچھ نہیں بلکہ ہے زنگ اِن کے دِلوں کو لگ گیا جو (بُرے) اعمال یہ کرتے ہیں، اُن اعمال کا ؛
کچھ نہیں، اُس دن یہ اپنے رب سے[ل] رُکے جائنگے ؛ پھر یقیناً (آتشِ) دوزخ میں ڈالے جائیں گے ؛
پھر کہا جائے گا، یہ ہے تم جسے جھٹلاتے تھے ؛

نیکوں کے اعمالنامے ہوں گے علیّین میں ؛ کیا ہے علیّین ؟ کیا اِس کی خبر ہے کچھ تمھیں؟ ؛
ایک دفتر، جس کی ہوتی رہتی ہے خانہ پُری اُس کے نگراں کچھ فرشتے ہیں مقرّب (واقعی) ؛
نیک لوگ (اُسدن) بڑی عشرت میں ہونگے (بیگماں) تختوں پر بیٹھے ہوئے محوِ تماشا (ئے جناں) ؛
اُن کے چہروں سے ہویدا تازگی آرام کی ؛ پیتے ہیں خالص شراب (اک) مُہر ہے جس پر لگی ؛
مہر (بوتل پر لگی ہوگی تو وہ بھی) مُشک کی، حرص کرنے والوں کو لازم ہے اِس کی حرص بھی ؛
اُس میں ہے تسنیم کا میل ؛ اور وہ چشمہ ہے (خوش آب) (حق تعالیٰ کے) مقرّب جس سے پیتے ہیں (شراب) ؛
مومنوں کی بالیقیں مجرم اُڑاتے تھے ہنسی ؛

[ل] یعنی رب کے سامنے آنے سے

وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ ﴿۳۰﴾ وَإِذَا انْقَلَبُوا إِلَى أَهْلِهِمُ انْقَلَبُوا فَكِهِينَ ﴿۳۱﴾
وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا إِنَّ هَؤُلَاءِ لَضَالُّونَ ﴿۳۲﴾ وَمَا أُرْسِلُوا عَلَيْهِمْ حَافِظِينَ ﴿۳۳﴾
فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ ﴿۳۴﴾ عَلَى الْأَرَائِكِ
يَنْظُرُونَ ﴿۳۵﴾ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿۳۶﴾

سُورَةُ الْانْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ آيَةً

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ ﴿۱﴾ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿۲﴾ وَإِذَا الْأَرْضُ
مُدَّتْ ﴿۳﴾ وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ﴿۴﴾ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿۵﴾ يَا أَيُّهَا
الْإِنْسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ ﴿۶﴾ فَأَمَّا مَنْ
أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ ﴿۷﴾ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا
يَسِيرًا ﴿۸﴾ وَيَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِهِ مَسْرُورًا ﴿۹﴾ وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ
كِتَابَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ ﴿۱۰﴾ فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُورًا ﴿۱۱﴾ وَيَصْلَى
سَعِيرًا ﴿۱۲﴾ إِنَّهُ كَانَ فِي أَهْلِهِ مَسْرُورًا ﴿۱۳﴾ إِنَّهُ ظَنَّ أَنْ
لَنْ يَحُورَ ﴿۱۴﴾ بَلَى إِنَّ رَبَّهُ كَانَ بِهِ بَصِيرًا ﴿۱۵﴾ فَلَا أُقْسِمُ
بِالشَّفَقِ ﴿۱۶﴾ وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ﴿۱۷﴾ وَالْقَمَرِ إِذَا اتَّسَقَ ﴿۱۸﴾ لَتَرْكَبُنَّ
طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿۱۹﴾ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۲۰﴾ وَإِذَا قُرِئَ
عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ ﴿۲۱﴾ السجدة بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا
يُكَذِّبُونَ ﴿۲۲﴾ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُوعُونَ ﴿۲۳﴾ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿۲۴﴾

جب گزرتے پاس سے، تو مارتے تھے آنکھ بھی ؛

لوٹتے گھر کو تو کچھ باتیں بناتے لوٹتے ؛ دیکھتے جب اُن کو، کہتے تھے یہ ہیں بہکے ہوئے ؛
گو اُنھیں بھیجا نہ تھا ان کا بنا کر پاسباں ؛ کافروں پر آج مومن بھی ہنسیں گے (بے گماں) ؛
تختوں پر بیٹھے ہوئے، محوِ تماشائے جناں ؛ کافروں نے اب صلہ اعمال کا پایا ؛ (یہاں) ؛

ع ۳۶/۸

(۸۴) سُورۃ الانشقاق

(یہ سورۃ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں ۲۵ آیتیں اور ایک رکوع ہے)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)
جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں ؛

(جب خدا کے حکم سے) پھٹ جائے (سقفِ) آسماں ؛ اپنے رب کا حکم ماننے، ہے یہ اُس پر فرض (ہاں) ؛
اور جب (سطح) زمیں پھیلائی جائے (تان کر) جو کچھ اُس میں ہے نکالے، ہو کے خالی (سر بسر) ؛
فرض ہے اُس پر کہ مانے حکمِ ربّ (دادگر) ؛ (ہو جب ایسا تو سمجھ لو، ہے قیامت کی سحر) ؛
جا رہا ہے اپنے رب کی سمت تو گھِسٹا ہوا جا ملے گا اُس سے، اے انسان! (اک دن دیکھنا) ؛
جِس کو سیدھے ہاتھ میں اعمال کا دفتر ملا ؛ تو بہ آسانی، حساب اس کا سنبھالا جائے گا ؛
اور وہ اپنے لوگوں میں خوش ہو کے واپس آئیگا ؛ اور جسے اعمالنامہ، پیٹھ پیچھے سے ملا ؛
وہ پکارے گا اجل کو، اور پڑے گا نار میں وہ بہت ہی خوش تھا اپنے (دنیوی) گھر بار میں ؛
تھا گماں اُس کو، نہ جائے گا (خدا تک) لوٹ کر ؛ کیوں نہیں! تھی اُس کے رب کی اُس (کے کاموں) پر نظر ؛
ہے قسم ہم کو شفق کی (اے رسولِ کائنات) اور شب کی، اور اُن کی جن پہ چھا جاتی ہے رات ؛
اور جب ہو چاند پورا (ہے قسم اُس کی ہمیں) تم یونہی درجہ بدرجہ طے کرو گے (منزلیں)[1] ؛
کیوں نہیں لاتے یقیں اِن (کافروں) کو کیا ہوا ؛ اور اِن کے آگے جب قرآن جاتا ہے پڑھا،

تو (خدا کے آگے) یہ سجدہ نہیں رکھتے روا ؛ سجدہ

بلکہ کافر (اُلٹا) جھٹلاتے ہیں (قرآن کو سنو) اِن کے دل میں ہے جو کچھ معلوم ہے اللہ کو ؛

دے دو مژدہ تم، عذابِ درد آگیں کا اِنہیں ؛

[1] منازلِ ہستی کے طے کرنے سے مراد ہے۔ پہلے انسان مٹی تھا، ناقابلِ ذکر، پھر غذا کی قوت سے نطفہ بنکر ماں کے رحم میں گیا۔ پھر بچے کی صورت میں پیدا ہوا۔ پھر نوجوان ہوا۔ پھر جوان ہوا پھر بوڑھا ہوا، پھر مرگیا۔ پھر قیامت تک عالمِ برزخ میں رہا۔ پھر عرصہ محشر میں دوبارہ زندہ ہو کر آئیگا اور وہاں سے اپنے اعمال کے مطابق جنت یا دوزخ میں جائیگا اور یہاں آ کر اسکی منزل ختم ہوگی۔

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ۝٢٥

سُورَةُ الْبُرُوجِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اثْنَتَانِ وَعِشْرُونَ آيَةً

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ ۝١ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ ۝٢ وَشَاهِدٍ
وَمَشْهُودٍ ۝٣ قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ ۝٤ النَّارِ ذَاتِ
الْوَقُودِ ۝٥ إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ ۝٦ وَهُمْ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ
بِالْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ ۝٧ وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ يُؤْمِنُوا
بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ۝٨ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝٩ إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا
الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ
جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ ۝١٠ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَ
عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ
ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيرُ ۝١١ إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ۝١٢ إِنَّهُ هُوَ
يُبْدِئُ وَيُعِيدُ ۝١٣ وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ ۝١٤ ذُو الْعَرْشِ
الْمَجِيدُ ۝١٥ فَعَّالٌ لِمَا يُرِيدُ ۝١٦ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ
الْجُنُودِ ۝١٧ فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ ۝١٨ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي
تَكْذِيبٍ ۝١٩ وَاللَّهُ مِنْ وَرَائِهِمْ مُحِيطٌ ۝٢٠ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ
مَجِيدٌ ۝٢١ فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ ۝٢٢

ہاں جو ایماں لائیں اور پھر کام بھی اچھے کریں ۔ اجر ہے بے انتہا اُن کے لیئے (ہر حال میں) ؀

سُورۂ بروج (۸۵)

(یہ سورۃ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں آیتیں (۲۲) اور ایک رکوع ہے)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)
جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں ؀

ہے قسم اُس آسماں کی بُرج ہیں جسمیں (بنے)[ل] ۔ اور اُس دن کی، ہے جس کا وعدہ (مخلوقات سے) ؀
اور قسم اُس کی جو حاضر ہو گا (ہنگامِ نشور) ۔ اور قسم اُس کی (بھی) حاضر ہونا ہے جس کے حضور ؀
خندقوں والے (خدا کے قہر سے) مارے گئے[لہ] ۔ آگ (تھی اُن میں بھری) ایندھن (بہت ڈال کے) ؀
جبکہ وہ اُن (خندقوں) پر (خود ہی) تھے بیٹھے ہوئے ۔ کرتے تھے جو مومنوں پر (ظلم) اُسے تھے دیکھتے ؀
وہ مسلمانوں سے لیتے تھے عوض اس بات کا ۔ لائے کیوں ایماں خدا پر جو ہے غالب (کبریا)
(اور) جو (لاریب) ہے شائستہ حمد (وثنا) ؀ ۔ ہے وہی، ہیں سلطنت میں جسکی (یہ) ارض وسما ؀

اور خدا کے سامنے ہر چیز ہے (نامِ خدا)

جس نے ایماندار مردوں عورتوں کو دق کیا ۔ اور نہ کی توبہ، تو ہے اُس کو جہنم کی سزا

اور جلنے کا عذاب اُن کو ملے گا (برملا) ؀

لائے جو ایماں جنھوں نے کام بھی اچھے کیئے ۔ تو یقیناً باغ ہیں (فردوس کے) اُن کے لیئے
جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی (آب و تاب سے) ۔ اک بڑی ہی کامیابی ہے یہ اُن کے واسطے ؀
(اے پیمبر) سخت ہے بیشک گرفتِ کردگار ؀ ۔ (پیدا) کرتا ہے وہی تو (آدمی کو) پہلی بار،
دُوسری بار (اُس کو پھر پیدا) کرے گا (واقعی) ۔ ہے محبت کرنے والا، بخشنے والا وہی ؀
مالکِ عرشِ بریں بھی، اور والا شان بھی ۔ چاہتا ہے وہ جو کچھ، کر ڈالتا ہے (بس) وہی ؀
کیا تمھیں پہنچی ہے بات اُن لشکروں کی (آ ابھی) ۔ (یعنی اس قوم) ثمود (اور ملتِ) فرعون کی؟ ؀
(پہنچی ہے بیشک) مگر کافر ہیں جھٹلاتے اسے ؀ ۔ اور ہر جانب سے گھیرا ہے اُنھیں اللہ نے ؀
بلکہ یہ قرآن ہے (بیشک) بڑی ہی شان کا ۔ اور ہے اک محفوظ لوحِ (خاص) میں لکھا ہوا ؀

ع ۲۵/۱ ۹

ع ۲۲/۱ ۱۰

ل
آسمان پر بارہ بُرج ہیں جن کے نام یہ ہیں۔ حمل، ثور، میزان، عقرب دلو، حوت، اسد، جوزا، سنبلہ، قوس جدی، سرطان۔
یہ نام ستاروں کی ہیئت پر رکھے گئے ہیں۔

لہ
ایک بت پرست بادشاہ تھا۔ اس کے لے پالک بیٹے کو اللہ نے یہ کمال دیا تھا کہ شیر اور سانپ اس کے مطیع تھے، اس کے چھونے سے بیمار اچھے ہو جاتے تھے۔ لوگ اس پر اور حضرت عیسیٰؑ پر ایمان لاتے جاتے تھے۔ یہ بات بُت پرست بادشاہ کو ناگوار ہوئی۔ اس نے لڑکے کو مار ڈالا اور شہر میں ہر محلے کے آگے خندقیں کھدوا کر ان میں آگ بھروا دی۔ جو بُتوں کو سجدہ کرنے سے انکار کرتا وہ آتش فشاں خندقوں میں جھونک دیا جاتا۔ وہ یہ ظلم کر رہا تھا کہ خدا کے حکم سے خندقوں کی آگ اُس کے اُمراء کے گھروں میں جا لگی اور سب ظالم بھسم ہو کر رہ گئے۔

سُوْرَۃُ الطَّارِقِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ سَبْعَ عَشْرَۃَ اٰیَۃً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۙ﴿۱﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ﴿۲﴾
النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۙ﴿۳﴾ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ؕ﴿۴﴾
فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ؕ﴿۵﴾ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ
دَافِقٍ ۙ﴿۶﴾ يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ؕ﴿۷﴾
اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ؕ﴿۸﴾ يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۙ﴿۹﴾
فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ؕ﴿۱۰﴾ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ
الرَّجْعِ ۙ﴿۱۱﴾ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۙ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلٌ
فَصْلٌ ۙ﴿۱۳﴾ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ؕ﴿۱۴﴾ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ
كَيْدًا ۙ﴿۱۵﴾ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۚ﴿۱۶﴾ فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ
اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿۱۷﴾ ع

سُوْرَۃُ الْاَعْلٰى مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ تِسْعَ عَشْرَۃَ اٰیَۃً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۙ﴿۱﴾ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۪ۙ﴿۲﴾
وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۪ۙ﴿۳﴾ وَالَّذِيْۤ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۪ۙ﴿۴﴾
فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ؕ﴿۵﴾ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰۤى ۙ﴿۶﴾ اِلَّا مَا شَآءَ
اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ؕ﴿۷﴾ وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى ۚ﴿۸﴾

(۸۶) سُورۂ طارق

(یہ سُورۃ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اسمیں ۱۷ آیتیں اور ایک رکوع ہے)

نام سے اللہ کے کرتا ہُوں آغازِ (بیاں)
جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں ۞

آسماں کی ہے قسم، اور شب کو آنیوالے کی ۞ — شب کو آنے والا کیا ہے؟ تم نے کیا سمجھا (بھی)؟ ۞
وہ ہے اک تارا درخشاں ۞ (تابدار و ضَو فشاں) — ہے مقرّر بالیقیں ہر شخص پہ اک پاسباں[1] ۞
دیکھ لو (خود ہی) بنا ہے آدمی کس چیز سے؟ ۞ — اِک اُچھلتے پانی سے پیدا ہوا ہے (نطفے کے)
ہے نکلتا پیٹھ کے اور چھاتیوں کے بیچ سے[2] — بالیقیں قادر ہے وہ، لے آئے اُس کو پھیر کے ۞
بھید جس دن (حشر میں لوگوں کے) جانچے جائیں گے — پھر معاون کوئی ہوگا اور نہ زور اُس کے لیئے ۞
آسماں کی ہم قسم کھاتے ہیں، جو بارش کرے ۞ — اور زمیں کی، جو کہ پھٹ جاتی ہے (زورِ تخم سے) ۞
بالیقیں اک قولِ فیصل ہے یہ (قرآنِ مبیں) ۞ — (سرسری سی) اور ہنسی کی بات یہ ہرگز نہیں ۞
داؤں میں اپنے ہیں وہ، اور ہم ہیں اپنے داؤں میں — کافروں کو ڈھیل دو، تھوڑی سی مہلت دو انھیں ۞

ع ۱۱/۱۷

(۸۷) سُورۂ اعلیٰ[1]

(یہ سورۃ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اسمیں ۱۹ آیتیں اور ایک رکوع ہے)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)
جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں ۞

تم کرو تسبیح (و تقدیس) اپنے رب کے نام کی — جو بڑا ہی مرتبے والا ہے (والا شان بھی[3]) ۞
جس نے (انساں کو) بنایا پھر درست اُسکو کیا ۞ — جس نے اندازہ بنایا، پھر دکھایا راستا[4] ۞
اور نکالا جس نے چارا (ارضِ عالم سے ہرا) — اور اس کے بعد اُس کو کالا کوڑا کر دیا ۞
ہم پڑھائیں گے تمھیں قرآن تو بھُولو گے نہیں ۞ — ہاں مگر جو چاہے بھُلا دینا جو ربُّ (العالمیں)
جہر[5] اور آہستہ پڑھنے کو وہ ہے خود جانتا ۞ — (دین) آساں میں سہولت تم کو کردیں گے عطا ۞

---

[1] یعنی فرشتے

[2] یعنی دماغ سے بواسطہ حرام مغز اعضائے رئیسہ میں آتی ہے۔

[3] حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب یہ آیت نماز میں یا نماز کے علاوہ پڑھی جائے تو اس کے بعد "سبحان ربّی الاعلیٰ" کہنا چاہیئے۔ یعنی "ذات تیری پاک ہے اے ربِّ اعلیٰ واقعی"

[4] یعنی پہلے تقدیر بنائی پھر اس کے مطابق دنیا میں لایا۔

[5] قرآن بلند آواز سے پڑھا جائے یا آہستہ۔ وہ سُن لیتا ہے۔

فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰی ﴿۹﴾ سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰی ﴿۱۰﴾ وَيَتَجَنَّبُهَا
الْاَشْقَی ﴿۱۱﴾ الَّذِیْ يَصْلَی النَّارَ الْكُبْرٰی ﴿۱۲﴾ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا
يَحْيٰی ﴿۱۳﴾ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰی ﴿۱۴﴾ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰی ﴿۱۵﴾ بَلْ
تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۱۶﴾ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰی ﴿۱۷﴾ اِنَّ هٰذَا
لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی ﴿۱۸﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰی ﴿۱۹﴾

سُوْرَةُ الْغَاشِيَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتٌّ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ﴿۱﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ﴿۲﴾
عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ﴿۳﴾ تَصْلٰی نَارًا حَامِيَةً ﴿۴﴾ تُسْقٰی مِنْ عَيْنٍ
اٰنِيَةٍ ﴿۵﴾ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ﴿۶﴾ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِیْ
مِنْ جُوْعٍ ﴿۷﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ﴿۸﴾ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ﴿۹﴾ فِیْ جَنَّةٍ
عَالِيَةٍ ﴿۱۰﴾ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ﴿۱۱﴾ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ﴿۱۲﴾ فِيْهَا سُرُرٌ
مَّرْفُوْعَةٌ ﴿۱۳﴾ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ﴿۱۴﴾ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ﴿۱۵﴾ وَّزَرَابِیُّ
مَبْثُوْثَةٌ ﴿۱۶﴾ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿۱۷﴾ وَاِلَی
السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ﴿۱۸﴾ وَاِلَی الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿۱۹﴾ وَاِلَی الْاَرْضِ
كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿۲۰﴾ فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ﴿۲۱﴾ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ﴿۲۲﴾
اِلَّا مَنْ تَوَلّٰی وَكَفَرَ ﴿۲۳﴾ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ﴿۲۴﴾ اِنَّ
اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ﴿۲۶﴾

پس (انھیں) سمجھاؤ، سمجھانے سے گر ہو فائدا ◌ ڈر (خدا کا) ہے جسے، وہ تو سمجھ ہی جائے گا ◌
اور جو بدبخت ہے، اس سے کریگا وہ گریز ◌ آگ میں دوزخ کی داخل ہوگا جو ہے سخت تیز ◌
پھر جئیے گا وہ نہ اُس میں اور نہ مرنے پائے گا ◌ بالیقیں، جو پاک (کفر و شرک سے) ہو جائے گا
اور پڑھی جس نے نماز، اور نامِ رب لیتا رہا ◌ اپنے مقصد کو وہ پہنچا، ہوگیا اُس کا بھلا ◌
تم مقدّم زندگی دُنیا کی رکھتے ہو مگر ◌ آخرت ہے پائیدار اور اُس سے بہتر (سربسر) ◌
اور یہی اگلے صحیفوں میں بھی ہے لکھا ہُوا ◌ (یعنی) ابراہیمؑ و موسیٰؑ کے صحیفوں میں (سُنا) ◌

ع ۱ / ۱۹ / ۱۲

(۸۸) سُورۂ غاشیہ

یہ سورۃ مکۂ معظمہ میں نازل ہوئی اسمیں ۲۶ آیتیں اور ایک رکوع ہے

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)
جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں ◌

اُس (قیامت) کی خبر پہنچی ہے کیا تم کو (نبی)؟ ◌ جو محیطِ عام (اپنے وقت پر) ہو جائے گی؟ ◌
ہوں گے اُس دن کتنے ہی لوگوں کے مُنہ اترے ہوئے ◌ کرتے ہونگے محنت (اور محنت سے ہونگے) تھکے ہوئے ◌
ہونگے داخل (پھر وہ) دوزخ کی دہکتی آگ میں ◌ کھولتے چشمے کا بھر پانی پلائیں گے اُنھیں ◌
کانٹوں والا جھاڑ، کھانا اُن کا بس ہوگا (کٹھن) ◌ بھوک جس سے کم نہ ہو، موٹا نہ ہو جس سے بدن ◌
اور کتنے چہروں پر اُس روز ہوگی تازگی ◌ اپنی اپنی کوششوں سے (خوب) راضی (اور خوشی) ◌
ہوں گے فردوسِ بریں میں (عیش اور آرام سے) ◌ (اور) وہاں باتیں نہ ہوں گی لغو سُننے کے لیئے ◌
اُس میں چشمے بہہ رہے ہونگے (نہایت شان سے) ◌ اُس میں ہوں گے اُونچے اُونچے تختِ (بلّوریں بچھے) ◌
آبخورے سامنے ہونگے (قرینے سے) چُنے ◌ اور برابر گاؤ تکیے ہوں گے (مخمل کے) لگے ◌
اور مخمل کے بچھونے ہر طرف پھیلے ہوئے ◌

کیا (یہ) لوگ اُونٹوں کی جانب (بھی) نہیں کرتے نظر؟ ◌ (ہم نے) ہے کیسا عجیب ان کو بنایا (سربسر) ◌
اور سوئے آسمان کیسا بلند اُس کو کیا ◌؟ اور پہاڑوں کی طرف کیونکر کیا اِن کو کھڑا؟
اور زمین کی سمت اُسے کیسا بچھایا (ایک سا) ◌

اِن کو سمجھاؤ، ہے سمجھانا تمھارا صرف کام ◌ تم نہیں ہو اِن پہ داروغہ (نہیں اِس میں کلام) ◌
ہاں مگر کہ جس نے روگردانی اور منکر ہوا ◌ تو خدا دے گا (قیامت میں) عذاب اُس کو بڑا ◌
بیشک اِن سب کو ہماری ہی طرف ہے لَوٹنا ◌ اور ہمارے ذمّے ہے اُن سے حساب (اعمال کا) ◌

ع ۱ / ۲۶ / ۱۲ نِصف

ف۱ یعنی اُن کوششوں سے جو نیک عمل کرنے میں کی تھیں۔

سورة الفجر مكية وهي ثلثون اٰية

بسم الله الرحمن الرحيم

والفجر ﴿١﴾ وليال عشر ﴿٢﴾ والشفع والوتر ﴿٣﴾ واليل اذا يسر ﴿٤﴾
هل في ذلك قسم لذي حجر ﴿٥﴾ الم تر كيف فعل ربك بعاد ﴿٦﴾
ارم ذات العماد ﴿٧﴾ التي لم يخلق مثلها في البلاد ﴿٨﴾ وثمود
الذين جابوا الصخر بالواد ﴿٩﴾ وفرعون ذي الاوتاد ﴿١٠﴾
الذين طغوا في البلاد ﴿١١﴾ فاكثروا فيها الفساد ﴿١٢﴾ فصب عليهم
ربك سوط عذاب ﴿١٣﴾ ان ربك لبالمرصاد ﴿١٤﴾ فاما الانسان
اذا ما ابتلىه ربه فاكرمه ونعمه فيقول ربي اكرمن ﴿١٥﴾
واما اذا ما ابتلىه فقدر عليه رزقه فيقول ربي اهانن ﴿١٦﴾
كلا بل لا تكرمون اليتيم ﴿١٧﴾ ولا تحضون على طعام
المسكين ﴿١٨﴾ وتاكلون التراث اكلا لما ﴿١٩﴾ وتحبون المال
حبا جما ﴿٢٠﴾ كلا اذا دكت الارض دكا دكا ﴿٢١﴾ وجاء ربك
والملك صفا صفا ﴿٢٢﴾ وجايء يومئذ بجهنم يومئذ
يتذكر الانسان وانى له الذكرى ﴿٢٣﴾ يقول يليتني قدمت
لحياتي ﴿٢٤﴾ فيومئذ لا يعذب عذابه احد ﴿٢٥﴾ ولا يوثق وثاقه
احد ﴿٢٦﴾ يايتها النفس المطمئنة ﴿٢٧﴾ ارجعي الى ربك راضية
مرضية ﴿٢٨﴾ فادخلي في عبادي ﴿٢٩﴾ وادخلي جنتي ﴿٣٠﴾

(۸۹) سُورۃ فجر

یہ سورۃ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں ۳۰ آیتیں اور ایک رکوع ہے

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)
جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں ؛

صبح کی (ہم کو) قسم[1] ؛ دس[2] راتوں کی (ہم کو قسم) — اور جُفت[3] و طاق (راتوں کی قسم کھاتے ہیں ہم)
اور قسم ہے رات کی جس وقت وہ جانے لگے — اِن میں کافی قسمیں ہیں اربابِ دانش کے لیئے[4] ؛
(اے پیمبر) تم نے کیا دیکھا نہیں ہے غور سے) — کیا کیا عادِ ارم[5] والوں کے ساتھ اللہ نے ؟ ؛
تھے ستونوں جیسے (اُن کے قد دراز اور پھر قوی) — اُن سی (مخلوق) اور شہروں میں نہیں پیدا ہوئی ؛
اور ثمودوں سے (کیا برتاؤ کیا اُس نے یہاں) ؟ — جو تراشا کرتے تھے وادی میں پتھر (کے مکاں) ؛
کیا کیا (برتاؤ) اُس فرعون میخوں[6] والے سے ؟ — سر اٹھایا تھا جنھوں نے شہروں میں یہ سب وہ تھے ؛
اور یہ پھیلاتے تھے شہروں میں فسادِ (ناروا) — پھینکا ان پر رب نے پھر کوڑا عذاب (و قہر) کا ؛
گھات میں بیشک لگا رہتا ہے (سرکش) کی خدا ؛

ہے یہ وہ انساں، جب اس کو آزماتا ہے خدا — اور کر دیتا ہے اُس کو عزّت و نعمت عطا
تو وہ کہتا ہے، بزرگی میرے رب نے دی ہے مجھے ؛ — اور جب وہ آزماتا ہے اُسے (اس طور سے)
(یعنی) روزی تنگ کر دیتا ہے اُس کی (برملا) — تو وہ کہتا ہے، ذلیل اللہ نے مجھ کو کیا ؛
کچھ نہیں، عزت یتیموں کی نہیں کرتے تمہیں ؛ — اور تم باہم گر ترغیب[7] بھی دیتے نہیں
(بھوکوں اور) محتاجوں کو کھانا کھلانے کے لیئے ؛ — جمع کر کے (مُردے کا) ترکہ بھی کھاتے ہو (پڑے) ؛
اور محبت رکھتے ہو بے حد تم اپنے مال سے ؛

کچھ نہیں، جب چُور ہو جائے گی دھکّوں سے زمیں ؛ — اور جب جلوہ نما خود ہوگا ربُّ العالمیں
اور فرشتے ہوں گے صف بستہ (جلو میں بالیقیں) ؛
اور جہنم (سامنے لوگوں کے) لایا جائے گا — سوچے گا انسان اُس دن، لیکن اُس سے فائدہ ؟
وہ کہے گا کاش میں اِس[8] زندگی کے واسطے — بھیج دیتا (زادِ راہِ آخرت کچھ) پہلے سے ؛
پھر (سزا) اُس دن (گنہگاروں کو وہ دے گا خدا) — جو نہ دی ہوگی کسی نے (کرب افزا، دردزا) ؛
اور یوں جکڑے گا، اُس جیسا نہ کوئی جکڑے گا ؛
(پھر کہا جائے گا) اے وہ نفس! جو ہے مطمئن ، — چل اب اپنے رب کی جانب (آج ہے رحمت کا دن)
تو خدا سے اپنے راضی، تجھ سے راضی ہے خدا ؛ — اب ہمارے (خاص) بندوں میں ہو شامل (برملا) ؛
اور داخل ہو ہمارے گلشنِ جنّت میں (جا) ؛

ع ۱

۱ـ صبحِ عیدِ قرباں

۲ـ دس راتوں سے یا تو بقرعید کی دس راتیں مراد ہیں یا محرم کی یا رمضان کی آخری دس راتیں جن میں شبِ قدر بھی ہوتی ہے۔

۳ـ رمضان کے آخری عشرہ کی جُفت راتیں یا جُفت سے مراد یوم ترویہ یا یوم عرفہ اور طاق سے مراد یوم عید الاضحیٰ یا یوم حج ہے۔

۴ـ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جا بجا جن چیزوں کی قسمیں کھائی ہیں، وہ سب بجائے خود نہایت اہم ہیں۔ اور ان کی قسمیں کھا کر لوگوں کو ان کی اہمیت و افادیت کی طرف متوجہ کیا گیا ہے، تاکہ جن چیزوں کی خدا نے قسم کھائی ہے انسان اُن پر آثارِ قدرت کی حیثیت سے غور کرتا رہے۔

۵ـ حضرت نوحؑ کی پانچویں پُشت کے پوتے کا نام عاد تھا یعنی عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوحؑ۔ اس قوم کے جو لوگ عذابِ الٰہی سے ہلاک ہوئے وہ عادِ اولیٰ کہلائے اور جو عذاب سے محفوظ رہے، وہ عادِ ثانی کہلائے۔ عادِ اولیٰ کا ایک نام عادِ ارم بھی ہے جو اپنے دادا ارم کے نام سے مشہور تھے۔ اس کے علاوہ انھوں نے ارم کے نام سے ایک شہر بھی آباد کیا تھا۔ اس شہر کی عمارتوں میں بکثرت ستون تھے۔

۶ـ میخوں والے سے مراد یا تو یہ ہے کہ اس کے گھوڑے سونے چاندی کی میخوں سے بندھا کرتے تھے یا یہ کہ وہ لوگوں کو چومیخا کر کے سزا دیا کرتا تھا۔

۷ـ اس لیئے ہم تمہاری روزی تنگ کر دیتے ہیں۔

۸ـ یعنی آخرت کی زندگی کے واسطے

سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ عِشْرُوْنَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝۱ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝۲
وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۝۳ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ۝۴
اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ۝۵ يَقُوْلُ
اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۝۶ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ اَحَدٌ ۝۷
اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۝۸ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۝۹ وَ
هَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۝۱۰ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝۱۱ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝۱۲
فَكُّ رَقَبَةٍ ۝۱۳ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۝۱۴ يَّتِيْمًا
ذَا مَقْرَبَةٍ ۝۱۵ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۝۱۶ ثُمَّ كَانَ مِنَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۝۱۷
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝۱۸ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا
هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝۱۹ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ۝۲۰

سُوْرَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسَ عَشْرَةَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالشَّمْسِ وَضُحٰىهَا ۝۱ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ۝۲ وَالنَّهَارِ
اِذَا جَلّٰىهَا ۝۳ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰىهَا ۝۴ وَالسَّمَآءِ وَمَا
بَنٰىهَا ۝۵ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰىهَا ۝۶ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۝۷

ر ۱

انسان از ابتدا تا انتہا مصیبت ہی مصیبت میں مبتلا رہتا ہے۔ ماں کے پیٹ میں رہنا، دودھ چھوٹنا دانت نکلنے، فکرِ معاش۔ بڑھاپا کمزوری۔ موت۔ قبر میں رہنا۔ سوال و جواب۔ حشر و نشر۔ قیامت کا خوف اور اگر خدانخواستہ کافر ہے تو دوزخ کا عذاب۔

(۹۰) سُورہٴ بَلَد

(یہ سورۃ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اسمیں ۲۰ آیتیں اور ایک رکوع ہے)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)

جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں ؏

(اے نبی) کھاتے ہیں ہم اِس شہرِ (مکہ) کی قسم ؏ قیدِ جنگ اس شہر میں تم سے اُٹھا ہی لینگے ہم ؏

باپ بیٹے (یعنی آدم اور بنی آدم کی بھی) ہم قسم کھاتے ہیں، ہم نے ہے بنایا آدمی

(ایسی ہی مخلوق) جو (دائم) مصیبت میں (رہے) ؏ (کیا اُصولاً پھر اُسے مغرور ہونا چاہیے ؟)

کیا سمجھتا ہے، کوئی قابو نہ اُس پر پائے گا؟ کہتا ہے، مالِ فراواں خرچ میں نے کر دیا ؏

کیا سمجھتا ہے، کسی نے اُس کو دیکھا ہی نہیں؟ ہم نے دو آنکھیں نہیں کیا (دیکھنے کو) اُسکو دیں؟ ؏

(اک) زباں دو ہونٹ کیا ہم نے نہیں اُس کو دیئے؟ (نیک و بد) ہم نے دکھائے اُسکو پھر دو راستے ؏

کرسکا وُہ طے نہ یہ گھاٹی (کہ تھی دشوار تر) اور یہ گھاٹی ہے کیا؟ کچھ تم کو اُس کی ہے خبر؟ ؏

(قرض یا قیدِ غلامی سے) چُھڑا دینا گلا ؏ یا کھلانا بھوک کے دِن کھانا (با صِدق و صفا)

اُس یتیم (زار) کو جو (خاص کر) ہو رِشتہ دار، اور اُس محتاج کو جو خاک پر ہو خوار (و زار) ؏

پھر یہ اُن ایمان والوں میں سے ہوتا (سربسر) کرتے ہیں تاکیدِ رحم و صبر جو باہمدگر ؏

ہیں یہی وہ لوگ جو ہیں صاحبِ قسمت بڑے ؏ اور جو منکر ہماری آیتوں سے ہوگئے

ہیں وہی بدبخت (اور روزِ قیامت ہم) اُنھیں ہر طرف سے بند کر کے ڈال دینگے آگ میں ؏

ع ۱ / ۲۰ / ۱۵

(۹۱) سُورہٴ والشّمس

(یہ سورۃ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اسمیں ۱۵ آیتیں اور ایک رکوع ہے)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغاز (بیاں)

جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں ؏

(اے پیمبر) ہے قسم سُورج اور اُس کی دُھوپ کی اُس کے پیچھے چاند جب نکلے، قسم ہے اُسکی بھی ؏

اور قسم ہے دِن کی جب (سُورج کو وہ) روشن کرے ؏ اور قسم ہے رات کی (سُورج کو) جب وہ ڈھانک لے ؏

اور قسم گردوں کی، اور جیسا بنایا ہے اِسے ؏ اور زمیں کی، اور جیسا بھی بچھایا ہے اِسے ؏

اُس تناسب کی قسم جو نفسِ (انساں) کو ملا ؏

فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوٰىهَا ﴿٨﴾ قَدْ أَفْلَحَ
مَنْ زَكّٰىهَا ﴿٩﴾ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ﴿١٠﴾ كَذَّبَتْ
ثَمُودُ بِطَغْوٰىهَا ﴿١١﴾ إِذِ انْبَعَثَ أَشْقٰىهَا ﴿١٢﴾ فَقَالَ
لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ﴿١٣﴾ فَكَذَّبُوهُ
فَعَقَرُوهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْبِهِمْ
فَسَوّٰىهَا ﴿١٤﴾ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ﴿١٥﴾

سُورَةُ الَّيْلِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ إِحْدٰى وَعِشْرُونَ آيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى ﴿١﴾ وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى ﴿٢﴾ وَمَا خَلَقَ
الذَّكَرَ وَالْأُنْثٰى ﴿٣﴾ إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ﴿٤﴾ فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَ
اتَّقٰى ﴿٥﴾ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ﴿٦﴾ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرٰى ﴿٧﴾ وَأَمَّا
مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ﴿٨﴾ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ﴿٩﴾ فَسَنُيَسِّرُهُ
لِلْعُسْرٰى ﴿١٠﴾ وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدّٰى ﴿١١﴾ إِنَّ عَلَيْنَا
لَلْهُدٰى ﴿١٢﴾ وَإِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةَ وَالْأُولٰى ﴿١٣﴾ فَأَنْذَرْتُكُمْ نَارًا
تَلَظّٰى ﴿١٤﴾ لَا يَصْلٰىهَا إِلَّا الْأَشْقَى ﴿١٥﴾ الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿١٦﴾
وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى ﴿١٧﴾ الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكّٰى ﴿١٨﴾ وَمَا
لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزٰى ﴿١٩﴾ إِلَّا ابْتِغَاءَ
وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلٰى ﴿٢٠﴾ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ﴿٢١﴾

پھر شعور اُس کو بدی و اتقا[1] کا دے دیا ؂

بالیقیں وہ بامراد (اور فائزِ مقصد) ہوا ۔ جس نے اپنے نفس کو پاک و منزہ کر لیا ؂

اور[2] دبا دی (خاک میں) جس نے کہ (اُسکی گندگی) ۔ نامراد (اور ٹوٹے میں رہ جانے والا) ہے وہی ؂

(اپنے پیغمبر کو) جھٹلایا ثمودی قوم نے ؂ ۔ جب اُٹھا وہ جو بڑا بدذات تھا، اُس قوم سے ؂

پس پیمبر[3] نے خدا کے، قوم سے اپنی کہا ۔ اونٹنی یہ رب کی ہے (اس کی حفاظت ہے روا)

(اور نہ باری) اُسکے پانی پینے کی (تم روکنا) ؂ ۔ پھر انھوں نے (حضرتِ صالحؑ کو بھی) جھٹلا دیا

اور پھر اُس اونٹنی کی کونچیں کاٹیں (برملا) ؂ ۔ اُن کے عصیاں کے عوض میں پھر خدا نے (دی سزا)

اُن پہ لا ڈالی ہلاکت، اور برابر کر دیا ؂ ۔ اور پھر اُس کے عواقب[4] سے وہ بے پروا ہوا

(۹۲) سورۂ واللّیل

(یہ سورہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں ۲۱ آیتیں اور ایک رکوع ہے)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغاز (بیاں)

جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں ؂

رات کی سوگند، جب ہر چیز کو وہ دے چھپا ؂ ۔ اور قسم دن کی، وہ جب ہو خوب روشن (پر ضیا) ؂

اور اُس کی جس نے مادہ اور نر پیدا کیے ؂ ۔ ہے تمہاری سعی بے شک مختلف (انداز سے) ؂

(مال) جس نے (راہِ مولا میں) دیا (اُس سے) ڈرا ؂ ۔ اور ہے اچھی بات (یعنی دین کو) سچ جانتا ؂

منزل آساں اُس کی ہم کر دیں گے آسانی کے ساتھ ؂ ۔ اور جو بے پروا رہا، دینے سے روکا جس نے ہاتھ ؂

اور اچھی بات کو، جو جھوٹ سے سمجھے ہوئے ؂ ۔ کر دینگے سختی میں جانا سہل، ہم اُس کے لیے ؂

اور اُس کا مال کام اُس کے نہ کچھ بھی آئے گا ۔ جب (جہنم کے) گڑھے میں وہ گرایا جائے گا ؂

ہے ہمارا کام، (بندوں کو) دکھانا راستا ؂ ۔ ہاتھ میں دُنیا و عقبیٰ ہے ہمارے (برملا) ؂

ہم ڈراتے ہیں تمھیں (لوگو) بھڑکتی آگ سے ؂ ۔ صرف وہ بدبخت داخل اُس میں ہوگا (لوٹ کے) ؂

رُوکشی کی جس نے، اور جو حق کو، جھٹلاتا رہا ؂ ۔ متقی جو ہے، وہ اُس سے دُور رکھا جائے گا ؂

مال دیتا ہے کہ حاصل تزکیہ ہو نفس کا ؂ ۔ اور نہیں احساں کسی کا اُس پہ، جس کا دے صلا ؂

اُس کو تو درکار ہے صرف اپنے ہی رب کی رضا ۔ جو ہے اعلیٰ، عنقریب اُس سے وہ خوش ہو جائیگا ؂

ع ۱ ۔ ۲۱ ۔ ۱۷

---

[1] پرہیزگاری
[2] یعنی نفس کی گندگی کو چھپایا کہ دُنیا میں فضیحت نہ ہو
[3] یعنی حضرت صالح علیہ السلام نے
[4] نتائج

سُوْرَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالضُّحٰى ﴿١﴾ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ﴿٢﴾ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ
وَمَا قَلٰى ﴿٣﴾ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ﴿٤﴾ وَلَسَوْفَ
يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ﴿٥﴾ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ﴿٦﴾
وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ﴿٧﴾ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ﴿٨﴾
فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴿٩﴾ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿١٠﴾
وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿١١﴾

سُوْرَةُ اَلَمْ نَشْرَحْ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانِيْ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴿١﴾ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ﴿٢﴾
الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ﴿٣﴾ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴿٤﴾
فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴿٥﴾ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ﴿٦﴾
فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ﴿٧﴾ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ﴿٨﴾

سُوْرَةُ التِّيْنِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانِيْ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ﴿١﴾ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ﴿٢﴾ وَهٰذَا
الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ﴿٣﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ﴿٤﴾

(۹۳) سورۂ ضحٰے

(یہ سورۃ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اسمیں ۱۱ آیتیں اور ایک رکوع ہے)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)

جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں ؕ

(اے نبی ہم کو) قسم ہے دُھوپ چڑھتے وقت کی ؕ اور قسم ہے رات کی، جس وقت ہو چھائی ہوئی ؕ

تم کو چھوڑا ہے خُدا نے اور نہ تم سے ہے خفا[۱] ؕ آخرت، دُنیا سے بہتر ہے تمھیں (نامِ خدا) ؕ

آگے چل کر، رب تمھارا دے گا (اتنا کچھ) تمھیں تم بھی خوش ہو جاؤ گے (دیگا نہ وہ کیا کچھ تمھیں!) ؕ

کیا نہیں پایا (بھلا) تم کو یتیم (اللہ نے)؟ پھر جگہ دی، (جدّ و عمّ کے سائے[۲] میں ہر طور سے) ؕ

تم کو جب پایا بھٹکتا، تو دکھایا راستا ؕ اور پایا تم کو مفلس تو غنی (بھی) کر دیا[۳] ؕ

پس جو ہو کوئی یتیم اُس پر نہ کرنا تم جفا ؕ

اور جو سائل ہو، جھڑکو تم نہ اُس کو (جانے دو) اور احساں اپنے رب کے تم بیاں کرتے رہو ؕ

ع ۱۱ / ۱۸

(۹۴) سورۂ انشراح

(یہ سورۃ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اسمیں ۸ آیتیں اور ایک رکوع ہے)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)

جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں ؕ

کیا نہیں کھولا، تمھارا سینہ ہم نے (اے نبی[۴])؟ ؕ اور تمھارا بوجھ تم پر سے اُتارا (واقعی) ؕ

بار سے جس کے تمھاری ٹوٹی جاتی تھی کمر[۵] ؕ اور تمھارے ذکر کو دیں رفعتیں (ہر ذکر پر) ؕ

ساتھ مشکل کے ہے آسانی یقیناً (اے نبی) ساتھ دشواری کے آسانی بھی ہے بیشک (لگی) ؕ

جب فراغت ہو (تردد سے) ریاضت تم کرو ؕ اور (دل سے) اپنے رب ہی کی طرف راغب رہو ؕ

ع ۸ / ۱۹

(۹۵) سورۂ تین

(یہ سورۃ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اسمیں ۸ آیتیں اور ایک رکوع ہے)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)

جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں ؕ

ہے قسم انجیر کی اور ہے قسم زیتون کی ؕ طورِ سینا کی بھی، اور پُرامن اس بلدہ کی بھی[۶] ؕ

صورتاً انسان کو ہم نے بنایا خوب تر ؕ

---

۱ ایکبار پیغمبرِ خدا پر وحی آنے میں چند روز کی دیر ہو گئی تھی۔ کافروں نے کہنا شروع کر دیا کہ محمدؐ کو اس کے خدا نے چھوڑ دیا ہے۔ اسپر یہ آیت نازل ہوئی

۲ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم شکمِ مادر ہی میں تھے کہ آپ کے والد حضرت عبداللہ کا انتقال ہو گیا اور آپ یتیم ہو گئے۔ پھر آپ کی پرورش آپ کے دادا عبدالمطلب نے کی اور ان کے بعد آپکے چچا ابوطالب نے اپنے سایۂ عاطفت میں لے لیا۔

۳ آنحضرت صلعم یتیم ہونے کی وجہ سے غریب تھے۔ یہ غربت اس طرح دور کی گئی کہ خدیجۃ الکبریٰؓ جو مکہ کی ایک دولتمند خاتون تھیں اور جن کی تجارت عرب سے شام تک کامیاب تھی انھوں نے آنحضرتؐ کو تجارتی قافلے کا سالار بنا کر شام کی طرف بھیجا۔ خدا نے ان کی تجارت میں فائدہ بخشا اور برکت دی تو حضرت خدیجہؓ نے آپ سے نکاح کر لیا۔ اور آپ کی مفلسی اس طرح دور ہو گئی۔

۴ فراخیِ حوصلہ سے مراد ہے۔ بچپن میں فرشتوں نے آپ کا سینہ کھول کر دل نکالا تھا اور اسے آلائشِ دنیوی سے پاک کر کے پھر سینہ میں رکھ دیا تھا شاید اسی طرف اشارہ ہے

۵ غالباً بارِ رسالت سے مراد ہے جسے خدا نے آسانی اٹھوا دیا۔ اور باوجود گوناگوں مشکلات اور موانعات کے آپکی رسالت کامیاب ہوئی۔

۶ شہر مکہ سے مراد ہے۔

ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۝۵ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝۶ فَمَا
يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۝۷ اَلَيْسَ اللّٰهُ
بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۝۸

سُوْرَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝۱ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝۲
اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝۳ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝۴ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ
مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝۵ كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى ۝۶ اَنْ رَّاٰهُ
اسْتَغْنٰى ۝۷ اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ۝۸ اَرَءَيْتَ الَّذِيْ
يَنْهٰى ۝۹ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ۝۱۰ اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰٓى ۝۱۱
اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ۝۱۲ اَرَءَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝۱۳ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ
اللّٰهَ يَرٰى ۝۱۴ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۙ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ۝۱۵ نَاصِيَةٍ
كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۝۱۶ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ۝۱۷ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۝۱۸
كَلَّا ۭ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۝۱۹ السجدۃ

سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسُ اٰيٰتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝۱ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝۲

پست سے بھی پست تر پھینکا اُسے پھر[1] (جان کر)

ہاں مگر جو لائے ایماں اور عمل اچھے کیئے (آخرت میں) اَجر ہے بے انتہا اُن کے لیئے ؛

کون جھٹلائے گا تم کو بعد ازیں بہرِ جزا ؟ حاکموں میں کیا نہیں حاکم خدا سب سے بڑا ؟[2]

(۹۶) سُورۂ علق

(یہ سُورۃ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی ، ہیں (۱۹) آیتیں اور ایک رکوع ہے)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)

جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں ؛

اپنے رب کا نام لے کر (اے نبی قرآں) پڑھو جس نے پیدا کر دیا (اس ساری مخلوقات کو) ؛

لوتھڑے سے گوشت کے جس نے بنایا آدمی ؛ ہاں پڑھو ، رب ہے کرم والا ، تمھارا (واقعی) ؛

وہ ، سکھایا ہے قلم سے جس نے علم (اس کے سوا) ؛ وہ سکھایا آدمی کو ، جو نہ تھا وہ جانتا[3] ؛

(شکر کے بدلے) مگر کرتا ہے انساں سرکشی ؛ بے نیاز اپنے کو (سب سے) دیکھتا ہے آدمی ؛

(ان کو) ہے بیشک تمھارے رب کی جانب لوٹنا ؛ (اے پیمبر) تم نے اُس (مردود)[4] کو دیکھا ہے کیا ؟

جو (ہمارے) ایک (مومن) بندے کو رکھتا ہے باز جب وہ پڑھتا ہے نماز (اور بن رہا ہے پاکباز) ؛

دیکھو تو ، ہوتا اگر یہ شخص راہِ راست پر یا سکھاتا لوگوں کو پرہیز گاری (بے خبر) ؛

(تو عبادت سے کسی کو روکتا کیوں جان کر) ؟

دیکھو تو ، جھٹلایا اُس نے اور منہ موڑا اگر تو نہ سمجھا یہ ، ہے سب اللہ کے پیشِ نظر ؟ ؛

کچھ نہیں ، اب بھی نہ باز آیا اگر یہ (بدخصال) ہم گھسیٹیں گے پکڑ کر اس کی پیشانی (کے بال)

بال اُس جھوٹے گنہگار اور (بے ایمان) کے ؛ اب بُلا لے ہم نشینوں کو وہ اپنے (شوق سے) ؛

ہم بھی دوزخ کے پیادوں کو (سزا کے واسطے) پھر بُلا لیں گے (اسے دوزخ میں وہ لے جائیں گے)

کچھ نہیں ، مانو نہ کہنا ہرگز اِس (بدذات) کا اور سجدے کر کے تم حاصل کرو قربِ خدا ؛

ع ۱۹/۱ ۲۱ سجدہ

(۹۷) سُورۂ قدر

(یہ سورۃ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں ۵ آیتیں اور ایک رکوع ہے)

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)

جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں ؛

ہے شبِ قدر ، اُس کو ہم نے بالیقیں نازل کیا تم نے کیا سمجھا ، کہ ہے کیا یہ شبِ قدر (و عُلا) ؟

ع ۱/۴

---

[1] یعنی بوڑھا کر دیا۔

[2] حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب کوئی یہ سورۃ پڑھے تو آخر میں یوں کہے "بلیٰ وانا علیٰ ذالک من الشاہدین" یعنی ہاں خدا ہی احکم الحاکمین ہے اور میں اس پر گواہی دیتا ہوں ؎
ہاں وہی سب سے بڑا حاکم ہے (بے چون و چرا)
میں گواہی اس پہ دیتا ہوں (رہے شاہد خدا)

[3] سب سے پہلی وحی میں شروع سے یہاں تک کی پانچ آیتیں آنحضرت صلعم پر غارِ حرا میں نازل ہوئی تھیں۔ آخری آیت میں علّم بالقلم سے مراد کتابی علم ہے اور دوسرے علّم ما لم یعلم سے مقصد علم بالوحی ہے جو پیغمبروں کو سکھایا جاتا ہے۔ اسی کو علم لدنّی بھی کہتے ہیں۔

[4] اشارہ ہے ابوجہل کی طرف جو رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو نماز سے روکنے کے لیے قسم قسم کی غلیظ و شدید تدبیریں کرتا تھا۔ آخر غزوۂ بدر میں مارا گیا۔ اور قرآن مجید کی پیشین گوئی کے مطابق اسکی لاش گھسیٹ کر ایک گڑھے میں ڈال دی گئی۔

[5] یعنی قرآن کی پہلی وحی کو۔

لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ﴿٣﴾ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا
بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ أَمْرٍ ﴿٤﴾ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿٥﴾

سُورَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانِيْ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِينَ
مُنْفَكِّينَ حَتّٰى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ﴿١﴾ رَسُولٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوا
صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ﴿٢﴾ فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ﴿٣﴾ وَمَا تَفَرَّقَ
الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ﴿٤﴾
وَمَآ أُمِرُوٓا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَآءَ
وَيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ ﴿٥﴾ إِنَّ
الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ
خٰلِدِينَ فِيهَا أُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ﴿٦﴾ إِنَّ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ أُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ﴿٧﴾ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ
عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَآ أَبَدًا رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ ﴿٨﴾

سُورَةُ الزِّلْزَالِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانِيْ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ﴿١﴾ وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ﴿٢﴾

ہے شبِ قدرِ ۵ اِک ہزار (اچھے) مہینوں سے بھلی ؛ جبرئیلؑ اِس رات اُترتے ہیں فرشتے اور بھی،
اپنے ربّ کے حکم سے ہر کام (اور ہر بات) میں ؛ صُبح ہوتے تک سلام (وامن) ہے اس رات میں ؛

ع ۵ / ۲۲ ثلث

(۹۸) سُورۂ بیّنہ

یہ سورۃ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی، اس میں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)
جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہربان ؛

جو ہیں مُنکر، مشرک اور اہلِ کتاب (افراد) میں وہ نہ تھے باز آنے والے (تھا یقین اِن کا ہمیں)
اُن کے پاس آئے نہ جب تک کہ کوئی واضح دلیل (یعنی آئے) اک رسُول اللہ کا (مردِ جلیل)
اور سنائے پاک اوراق (کلامِ ایزدی) (اور) اُن میں ہوں (بہت معقول) اٹل باتیں لکھی ؛
اور یہ جو تفرقے میں پڑ گئے اہلِ کتاب[1] تو دلیلِ روشن آ چکنے کے بعد ؛ (اے انقلاب)
حالانکہ حکم اور کچھ اُن کو نہ تھا اس کے سوا یوں کریں وہ بندگی اللہ کی (صبح و مسا)
کہ وہ ہو خالص اُسی کی بندگی ؛ یکسوئی سے اور کریں قائم نماز، اور دیں زکوٰۃ (اُسکے لئے)
ہے یہی وہ دینِ قیّم ؛ (لائے پیغمبر جسے) ؛
جو ہیں کافر، مشرک و اہلِ کتاب (افراد) میں آتشِ دوزخ میں بالتحقیق رہنا ہے اُنھیں
(پھر) ہمیشہ اُن کو رہنا ہے وہیں پر (لازمی) بدترینِ جملہ مخلوقاتِ (عالم) ہیں وہی ؛

اور جو ایمان لائے اور عمل اچھے کیئے بہترینِ جملہ مخلوقاتِ (عالم) وہ ہوئے ؛
ہیں صلہ اُن کا خدا کے پاس باغِ جاوداں جن کے نیچے (باصد آب و تاب) نہریں ہیں رواں
(اور) اُن باغوں میں ہوگا ان کا مسکن دائمی، خوش ہیں وہ اللہ سے، خوش ان سے ہے اللہ بھی،
(اجر) یہ اُس کو (ملے گا) اپنے ربّ سے جو ڈرا (اور کہنا جس نے مانا ہے رسُول اللہ کا) ؛

ع ۸ / ۲۳

(۹۹) سُورۂ زلزال

یہ سورۃ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)
جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں ؛

جب ہلا دی جائے اپنے زلزلے سے (یہ) زمیں ؛ اور زمیں باہر نکالے بارِ پنہاں[3] (بالیقیں) ؛

[1] یعنی بعض مسلمان ہو گئے اور بعض اپنی ضد پر اڑے رہے
[2] یعنی رسُول اللہ کے تشریف لانے کے بعد
[3] یعنی مال و زر کے دفینے اور مُردے وغیرہ

وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۚ﴿۳﴾ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۙ﴿۴﴾ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۗ﴿۵﴾ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۗ﴿۶﴾ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۗ﴿۷﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ﴿۸﴾ ع

ع ۸ ۲۴

سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۙ﴿۱﴾ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۙ﴿۲﴾ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۙ﴿۳﴾ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۙ﴿۴﴾ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۚ﴿۶﴾ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۚ﴿۷﴾ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۗ﴿۸﴾ اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِى الْقُبُوْرِ ۙ﴿۹﴾ وَحُصِّلَ مَا فِى الصُّدُوْرِ ۙ﴿۱۰﴾ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾ ع

ع ۱۱ ۲۵

سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾

اَلْقَارِعَةُ ۙ﴿۱﴾ مَا الْقَارِعَةُ ۚ﴿۲﴾ وَمَآ اَدْرٰكَ مَا الْقَارِعَةُ ۗ﴿۳﴾ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۙ﴿۴﴾ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۗ﴿۵﴾ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ﴿۶﴾ فَهُوَ فِىْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۗ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ﴿۸﴾ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۗ﴿۹﴾ وَمَآ اَدْرٰكَ مَا هِيَهْ ۗ﴿۱۰﴾ نَارٌ حَامِيَةٌ ﴿۱۱﴾ ع

ع ۱۱ ۲۶

اور کہے انسان (ہے ہے!) یہ اسے کیا ہو گیا؟ ٭ اپنی باتیں سب کہہ ڈالے گی اُس دن برملا ٭
اِس لیئے کہ حکم اُسے (اِس بات کا) دے گا خدا ٭ مختلف حالوں میں اُس دن سب کو ہو گا لوٹنا
تا عمل اُن کے دکھائے جائیں اُنکو (برملا) ٭
جس نے ذرّہ بھر بھلائی کی ہے دیکھے گا اُسے ٭ جس نے ذرّہ بھر بُرائی کی ہے دیکھے گا اُسے ٭

ع ۱ ۲۴

(۱۰۰) سُورۂ عادیات

یہ سورۃ مکۂ معظمہ میں نازل ہوئی، اسمیں ۱۱ آیتیں اور ایک رکوع ہے

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغاز (بیاں)
جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں ٭

ہے قسم[ف] اُن گھوڑوں کی جو دوڑتے ہیں ہانپتے ٭ (مار کر پھر ٹاپ) شعلے جھاڑتے ہیں (سنگ سے) ٭
صبحدم پھر (دشمنوں پر) جو ہیں چھاپا مارتے ٭ پھر اُڑاتے ہیں غبار (اپنے خرامِ تیز سے) ٭
اور گھس جاتے ہیں پھر جمعیّت (دشمن) میں بھی ٭ ہے بڑا ناشکر اپنے رب کا بیشک آدمی ٭
گو وہ خود اِس بات کو اچھی طرح ہے جانتا ٭ مال (و دولت) کی محبّت میں وہ ہے پکّا بڑا ٭
کیا نہیں معلوم (اتنی بات بھی ابتک) اُسے جب وہ (مُردے) جو ہیں قبروں میں اُٹھائے جائینگے ٭
رکھ دیا جائے گا، جو کچھ ہے دِلوں میں کھول کر ٭ بیشک اُن کے رب کو اُس دِن اُن کی سب ہے گی خبر ٭

ع ۱ ۲۵

[ف] اِن آیات میں جہاد کی فضیلت کا اظہار ہے۔

(۱۰۱) سُورۂ قارعہ

یہ سُورۃ مکۂ معظمہ میں نازل ہوئی، اسمیں ۱۱ آیتیں اور ایک رکوع ہے

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغاز (بیاں)
جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں ٭

کھڑکھڑانے والی ٭ ہے وہ کھڑکھڑانے والی کیا ٭ کھڑکھڑانے والی کیا ہے؟ سمجھے ہو تم کیا بھلا؟ ٭
لوگ جسدن ہونگے جیسے ہوں پتنگے منتشر اور پہاڑ ایسے ہوں جیسے ہو دُھنی اُون ٭ (اور) پھر
جس کی تولیں ہوں گی بھاری، عیشِ خاطر خواہ میں وہ رہے گا ٭ اور تولیں جس کی ہلکی جا پڑیں ٭
تو ٹھکانہ اُس کا ہو گا قعرِ دوزخ (برملا) ٭ سمجھے تم کیا (اے نبی) یہ "ہاویہ" ہے کیا (بَلا)؟ ٭
وہ دہکتی آگ ہے (دوزخ کی ہمّت آزما) ٭

ع ۱ ۲۶

سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانِيْ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ﴿۱﴾ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ؕ﴿۲﴾ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ﴿۳﴾ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؕ﴿۴﴾ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ؕ﴿۵﴾ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۙ﴿۶﴾ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۙ﴿۷﴾ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ﴿۸﴾ ع

سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْعَصْرِ ۙ﴿۱﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۙ﴿۲﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۬ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿۳﴾ ع

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ِۙ﴿۱﴾ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۙ﴿۲﴾ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ۚ﴿۳﴾ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۖ﴿۴﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ؕ﴿۵﴾ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۙ﴿۶﴾ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ؕ﴿۷﴾ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۙ﴿۸﴾ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿۹﴾ ع

ع ۱ ۸ ۲۷
ع ۱ ۳ ۲۸
ع ۱ ۹ ۲۹

(۱۰۲) سُورۂ تکاثر

یہ سورۃ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اسمیں آٹھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ بیاں — جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں

زیادتی کی حرص نے غفلت میں ہے تم کو رکھا — آتے ہو قبروں میں جب، (کھلتی ہیں پھر آنکھیں ذرا) ۞

آگے چل کر اب تمہیں معلوم خود ہو جائے گا — (پھر سُنو) معلوم آگے چل کے ہوگا (ماجرا) ۞

کچھ نہیں (انجام اگر اپنا) یقینی جانتے ۞ — (تو کبھی غفلت[1] میں تم! لوگو نہ پڑتے جان کے)

دیکھ لوگے اب جہنم کو (تم اپنی آنکھ سے) ۞ — تم یقیں کی آنکھ سے دیکھو گے فی الواقع اسے ۞

پوچھیں گے اُس دن حقیقت نعمتوں کی تم سے ہم ۞ — (شکر کیا کرتے تھے تم اِن نعمتوں کا بیش و کم)؟ ۞

ع ۱ / ۲۷

(۱۰۳) سُورۂ عصر

یہ سورۃ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اسمیں تین آیتیں اور ایک رکوع ہے

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں) — جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں ۞

(اے پیمبر) ہم قسم کھاتے ہیں تم سے عصر[1] کی — بالیقیں انساں خسارے میں ہے (سوچو تو سہی) ۞

ہاں مگر، جو لائے ایماں اور عمل اچھے کیے — اور وصیت (دینِ) حق کی باہمی کرتے رہے

اور جو کرتے رہے تاکید باہم صبر کی ۞ — (وہ خسارے میں نہیں ہیں فائدے میں ہیں وہی)

ع ۱ / ۲۸

(۱۰۴) سُورۂ ہمزہ

یہ سورۃ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اسمیں ۹ آیتیں اور ایک رکوع ہے

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)

جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں ۞

ہے خرابی مُطعِن[2] و ہر عیب جُو کی (برملا) — جس نے مال (و زر) سمیٹا اور گِن گِن کر رکھا ۞

وہ سمجھتا ہے کہ دے گا مال ساتھ اُس کا سدا — کچھ نہیں، وہ "روندنے والی" میں پھینکا جائے گا ۞

اور تم سمجھے ہو کیا، یہ "روندنے والی" ہے کیا؟ ۞ — آگ سُلگائی ہوئی اللہ کی (سوزِ اتم)

وہ جو (ایڑی سے لگی تو) دل کی سے لے گی خبر ۞ — بند اُس میں کر دیئے جائیں گے وہ (اربابِ شر) ۞

(شعلوں کے لمبے ستونوں میں (یہ ہر سو گھیر کر) ۞

ع ۱ / ۲۹

---

[1] اس سے یا تو نمازِ عصر کا وقت مراد ہے یا زمانہ۔

[2] طعنہ دینے والا

سُوْرَةُ الْفِيلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسُ آيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝۱ أَلَمْ
يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۝۲ وَّأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا
أَبَابِيْلَ ۝۳ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝۴ فَجَعَلَهُمْ
كَعَصْفٍ مَّأْكُوْلٍ ۝۵

سُوْرَةُ قُرَيْشٍ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ أَرْبَعُ آيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لِإِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۝۱ إٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۝۲
فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۝۳ الَّذِيْٓ أَطْعَمَهُمْ مِّنْ
جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝۴

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعُ آيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝۱ فَذٰلِكَ الَّذِيْ
يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝۲ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝۳
فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝۴ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ
صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝۵ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝۶
وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝۷

(۱۰۵) سُورۂ فِیل

یہ سورۃ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اسمیں پانچ آیتیں اور ایک رکوع ہے

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)
جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں ؛

(اے پیمبر) کیا نہ دیکھا تم نے (غور و فکر سے) ہاتھی والوں سے کیا (برتاؤ) کیا اللہ نے ؟
کیا نہیں اُس نے غلط سب داؤ اُن کے کر دیئے ؛ اور پرندے جھنڈ کے جھنڈ اُن پہ بھیجے (غیب سے) ؛ [۱]
پھینکتے تھے اُن پہ جو کنکر کی (چھوٹی) پتھریاں ، کر دیا کھائے ہوئے بھس کی طرح اُنکو (وہاں) [۱]

ع ۱/۵ ۳۰

(۱۰۶) سُورۂ قریش

یہ سورۃ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اسمیں ۴ آیتیں اور ایک رکوع ہے

نام سے اللہ کے کرتا ہوں (آغازِ (بیاں)
جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں ؛

چونکہ ہیں (اہلِ) قریش اِس بات کے خُو آشنا جاڑے گرمی کے سفر سے اُلفت اُنکو ہے بڑا ؛
چاہیئے اُن کو . کریں اِس [۲] گھر کے رب [۳] کی بندگی جِس نے اُن کو بھوک میں کھانا کھلایا (بھر کے جی)
خوف سے (غارتگری کے) پھر اماں بھی اُنکو دی [۴] ؛

ع ۱/۶ ۳۱

(۱۰۷) سُورۂ مَاعُون

یہ سورۃ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اسمیں ۷ آیتیں اور ایک رکوع ہے

نام سے اللہ کے کرتا ہُوں آغازِ (بیاں)
جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں ؛

(اے پیمبر) تم نے کیا اُس شخص کو دیکھا (بھلا) ؟ (عادتاً) اِنصاف (کے دن کو) جو ہے جُھٹلا رہا ؛
دھکے دیتا ہے جو مِل جائے یتیم اِس کو کوئی ، اور مسکیں کو کھلانے کی نہ دے ترغیب بھی ؛
یہ وہی ہے (سنگدل کنجوس بے رحم و شقی) ؛
پس خرابی اُن نمازی لوگوں کی ہے (واقعی) [۱] جو کہ غافل ہیں نمازوں کی طرف سے (اے نبی)
(یہ وہ ہیں) جو ہیں ریاکار (اپنے ہر اک کام میں) اور روزانہ برتنے کی بھی چیزیں جو نہ دیں ؛

ع ۱/۷ ۳۲

---

۱ ایک مرتبہ ابرہہ بادشاہِ یمن خانۂ کعبہ کو ڈھانے کیلیے لشکرکش ہوا اور اپنے ساتھ بہت سے ہاتھی لایا۔ ارادہ یہ تھا کہ اِن ہاتھیوں سے خانہ کعبہ کو مسمار کرا دے گا۔ جب وہ حرم کی حد میں پہنچا تو خدا نے اُس پر پرند مقرر کر دیئے جن کے پنجوں اور چونچوں میں عذاب کی کنکریاں تھیں جس پر ایک کنکری پڑ گئی بھس بن کر رہ گیا۔ یہاں تک کہ اس کا سارا لشکر اِسی طرح تباہ ہوا۔ اس واقعہ کے بعد اسی سال آنحضرت صلعم مکہ میں پیدا ہوئے۔

۲ مراد ہے خانہ کعبہ سے

۳ قریش ایک قبیلے کا نام ہے جس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔ یہ لوگ خانہ کعبہ کے مجاور تھے۔ تمام عرب میں ان کی عزت تھی۔ ملک میں چاروں طرف لوٹ کھسوٹ ہوتی تھی، مگر خانہ کعبہ کی وجہ سے مکہ میں امن رہتا تھا گو کہ مکہ میں کسی قسم کی پیداوار نہیں ہوتی تھی۔ تاہم ہر قسم کا غلہ اور میوے وغیرہ دوسرے شہروں سے وہاں بکثرت آجاتے تھے۔ قریش کے لوگ موسم سرما یمن کی طرف اور موسم گرما میں شام کی طرف سفر کیا کرتے تھے اور ان کو مجاورِ بیت اللہ سمجھ کر لوگ انکا ادب و احترام کیا کرتے تھے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے کہ جس گھر کے طفیل میں تمہیں رزق بے منت اور امن و اماں مل رہا ہے۔ اسی کے رب کی عبادت کیا کرو

سورة الكوثر مكية وهي ثلث ايات

بسم الله الرحمن الرحيم

إِنَّا أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ① فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ② إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ③

سورة الكافرون مكية وهي ست ايات

بسم الله الرحمن الرحيم

قُلْ يٰأَيُّهَا الْكٰفِرُونَ ① لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ② وَلَا أَنْتُمْ عٰبِدُونَ مَا أَعْبُدُ ③ وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ④ وَلَا أَنْتُمْ عٰبِدُونَ مَا أَعْبُدُ ⑤ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ⑥

سورة النصر مدنية وهي ثلث ايات

بسم الله الرحمن الرحيم

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ① وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللّٰهِ أَفْوَاجًا ② فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ③

سورة اللهب مكية وهي خمس ايات

بسم الله الرحمن الرحيم

تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ① مَا أَغْنٰى عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ ② سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ③ وَامْرَأَتُهُ

ع ١ ٣٣
ع ١ ٣٤
ع ١ ٣٥
موقف النبي صلى الله عليه وسلم

(۱۰۸) سُورۂ کوثر

یہ سورۃ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اسمیں ۳ آیتیں اور ایک رکوع ہے

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)
جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں ۞

(اے پیمبر) ہم نے بے شک تم کو کوثر[1] دے دیا — پس پڑھو رب کی نماز، اور پھر کرو شکرِ خدا
اور قربانی کرو (تم نام پر اُس کے ادا) — جو تمہارا ہے عدو بے نسل وہ رہ جائے گا ۞

ع ۱ ۲۳

(۱۰۹) سُورۂ کافِرون

یہ سورۃ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اسمیں چھ آیتیں اور ایک رکوع ہے

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)
جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں ۞

کہدو، اے کُفّار ۞ میں اُنکو نہیں ہوں پُوجتا — پُوجتے ہو تم جنھیں ۞ (اللہِ برتر کے سوا)
پُوجتا ہُوں میں جسے، اُس کو نہیں تم پُوجتے ۞ — اور جس کو پُوجتے ہو تم، نہ میں پُوجوں اُسے ۞
پُوجتا ہوں میں جسے، تم اُس کو پُوجو گے نہیں ۞ — تم کو اپنا دیں (مُبارک) اور مجھ کو اپنا دیں ۞

ع ۱ ۲۴

۱۱۰ سورۂ نصر

یہ سُورۃ مدینہ منوّرہ میں نازل ہوئی اسمیں ۳ آیتیں اور ایک رکوع ہے

نام سے اللہ کے کرتا ہُوں آغازِ (بیاں)
جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں ۞

(اے پیمبر) جب کہ آپہنچی مدد اللہ[2] کی — اور (مکہ ہو گیا ہے) فتح ۞ (ٹوٹا کفر بھی)
اور تم نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ (دیرآشنا) — جوق جوق (اب) ہو رہے ہیں داخلِ دینِ خدا ۞
پس کرو تسبیح اپنے رب کی، اور حمد (وثنا) — اور گناہوں کی معافی اُس سے مانگو (برملا)
یاد رکھو) وہ معافی دینے والا ہے بڑا ۞

ع ۱ ۲۵

(۱۱۱) سُورۂ لہب

یہ سورۃ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اسمیں ۵ آیتیں اور ایک رکوع ہے

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)
جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں ۞

ہاتھ ٹوٹیں بولہب کے، وہ ہو غارت (جلدتر) ۞ — کچھ کمائی اس کی کام آئی، نہ اُس کا مال (وزر) ۞
اب پڑے گا آگ کی لپٹوں میں (رب کے حکم سے)

[1] کوثر بہشت کی ایک نہر کا نام ہے جس سے اُمتِ محمدیہ سیراب ہوگی اور کوثر خیر و برکت کو بھی کہتے ہیں۔

[2] یہ سورۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آخرِ عمر میں نازل ہوئی جبکہ مکہ فتح ہو چکا تھا اور لوگوں کے غول کے غول اسلام میں داخل ہو رہے تھے آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ میں دُنیا میں جس کام کے لیے آیا تھا وہ پُورا ہو چکا، اب سفرِ آخرت کی تیاری کا حکم ہے۔

حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝۴ فِیْ جِیْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝۵ ع

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعُ اٰيٰتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝۱ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲ لَمْ یَلِدْ ۙ وَلَمْ یُوْلَدْ ۝۳ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۴ ع

سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسُ اٰيٰتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝۱ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝۲ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝۳ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۝۴ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝۵ ع

سُوْرَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّ اٰيٰتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝۱ مَلِكِ النَّاسِ ۝۲ اِلٰهِ النَّاسِ ۝۳ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۝۴ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝۵ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝۶ ع

اُسکی بیوی بھی جو سر پر پھرتی ہے ایندھن بیئے ؀ مُونجھ کی رسّی گلے میں ہوگی اُس (غمّاز) کے[1] ؀

ع ۵/۱ ۴۶

(۱۱۲) سُورۂ اخلاص

یہ سُورۃ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی، اِسمیں ۴ آیتیں اور ایک رکوع ہے

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)

جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں ؀

کہدو، ہے (میرا) خدا ایک ؀ اور خدا ہے بےنیاز ؀ ہے نہ زائندہ نہ زائیدہ ؀ (جہاں کا کارساز)

اور نہیں ہے کوئی اُس کے جوڑ کا (بےامتیاز) ؀

ع ۴/۱ ۴۷

(۱۱۳) سُورۂ فلق

یہ سورۃ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اسمیں ۵ آیتیں اور ایک رکوع ہے

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)

جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں ؀

کہدو، میں آیا پناہِ کردگارِ صبح میں ؀ شر سے اُن سب کے کیا اللہ نے پیدا جنھیں ؀

اور اندھیری رات کے شر سے جب اسکی تیرگی ہو (بہر عنوان مخلوقات پر) چھائی ہوئی ؀

اور شر سے عورتوں کے (جو ہیں جادوگرنیاں) گنڈوں پر جو مارتی ہیں پھونکیں (پڑھ کر این وآں) ؀

شرِ حاسد سے بھی، جب صرف حسد ہو (بدگماں) ؀

ع ۵/۱ ۴۸

(۱۱۴) سُورۂ ناس

یہ سورۃ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں ۶ آیتیں اور ایک رکوع ہے

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)

جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں ؀

(اے پیمبر) کہدو، میں اُس رب کی لیتا ہوں پناہ جو ہے ربِّ خلق ؀ لوگوں کا (حقیقی) بادشاہ ؀

اور جو معبود لوگوں کا ہے ؀ (عالم کا خدا) اُس کے شر سے جو (دلوں میں) وسوسے ہے ڈالتا

اور چھُپ جاتا ہے، دل میں وسوسے جو ڈال کر خواہ وہ جنات سے ہو یا ہو از نوعِ بشر ؀

ع ۶/۱ ۴۹

---

[1] ابُولہب آنحضرت صلعم کا چچا تھا مگر اوّل درجے کا کافر اور آپ کی جان کا دشمن۔ اس کی بیوی بھی کافرہ تھی جو جنگل سے لکڑیاں اپنے سر پر لایا کرتی تھی حضرتؐ کے راستے میں اس نے اکثر کانٹے بچھائے تاکہ آپ کو تکلیف پہنچے ایک دن جب آپ نے "انذر عشیرتک الاقربین" کی وحی آنے پر اپنے تمام رشتے داروں کو بلایا اور انھیں خدا کے خوف سے ڈرایا تو ابولہب بھی آیا اور کہنے لگا "اے محمد تیرے ہاتھ ٹوٹیں کیا تو نے ہمیں یہی باتیں سُنانے کے لیئے جمع کیا تھا؟" یہ کہہ کر آپ کی طرف پتھر بھی پھینکا۔ اس پر یہ سورۃ نازل ہوئی کہتے ہیں کہ اس کی بیوی ایک دن لکڑیاں سر پر لیئے آرہی تھی کہ پشتارہ گر گیا۔ اس کی رسّی اس کے گلے میں پھنس گئی اور وہ مرگئی، اس طرح قرآن کریم کی پیش گوئی پوری ہوئی

دُعَاءُ خَتْمِ الْقُرْاٰنِ

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ○ وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْمُ ○ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِكَ مِنَ الشّٰهِدِیْنَ ○
رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا بِكُلِّ حَرْفٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ حَلَاوَةً وَّ
بِكُلِّ جُزْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ جَزَآءً اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا بِالْاَلِفِ اُلْفَةً وَّبِالْبَاءِ بَرَكَةً وَّبِالتَّاءِ تَوْبَةً وَّبِالثَّاءِ ثَوَابًا
وَّبِالْجِیْمِ جَمَالًا وَّبِالْحَاءِ حِكْمَةً وَّبِالْخَاءِ خَیْرًا وَّبِالدَّالِ دَلِیْلًا وَّبِالذَّالِ ذَكَاءً وَّبِالرَّاءِ رَحْمَةً وَّبِالزَّاءِ
زَكٰوةً وَّبِالسِّیْنِ سَعَادَةً وَّبِالشِّیْنِ شِفَاءً وَّبِالصَّادِ صِدْقًا وَّبِالضَّادِ ضِیَاءً وَّبِالطَّاءِ طَرَاوَةً
وَّبِالظَّاءِ ظَفَرًا وَّبِالْعَیْنِ عِلْمًا وَّبِالْغَیْنِ غِنًی وَّبِالْفَاءِ فَلَاحًا وَّبِالْقَافِ قُرْبَةً وَّبِالْكَافِ
كَرَامَةً وَّبِاللَّامِ لُطْفًا وَّبِالْمِیْمِ مَوْعِظَةً وَّبِالنُّوْنِ نُوْرًا وَّبِالْوَاوِ وُصْلَةً وَّبِالْهَاءِ هِدَایَةً
وَّبِالْیَاءِ یَقِیْنًا اَللّٰهُمَّ انْفَعْنَا بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ ○ وَارْفَعْنَا بِالْاٰیٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِیْمِ ○ وَتَقَبَّلْ
مِنَّا قِرَآءَتَنَا وَتَجَاوَزْ عَنَّا مَا كَانَ فِیْ تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ مِنْ خَطَاٍ اَوْ نِسْیَانٍ اَوْ تَحْرِیْفِ كَلِمَةٍ
عَنْ مَّوَاضِعِهَا اَوْ تَقْدِیْمٍ اَوْ تَاْخِیْرٍ اَوْ زِیَادَةٍ اَوْ نُقْصَانٍ اَوْ تَاْوِیْلٍ عَلٰی غَیْرِ مَا اَنْزَلْتَهٗ
عَلَیْهِ اَوْ رَیْبٍ اَوْ شَكٍّ اَوْ سَهْوٍ اَوْ سُوْءِ اَلْحَانٍ اَوْ تَعْجِیْلٍ عِنْدَ تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ اَوْ كَسَلٍ اَوْ
سُرْعَةٍ اَوْ زَیْغِ لِسَانٍ اَوْ وَقْفٍ بِغَیْرِ وُقُوْفٍ اَوْ اِدْغَامٍ بِغَیْرِ مُدْغَمٍ اَوْ اِظْهَارٍ بِغَیْرِ بَیَانٍ اَوْ
مَدٍّ اَوْ تَشْدِیْدٍ اَوْ هَمْزَةٍ اَوْ جَزْمٍ اَوْ اِعْرَابٍ بِغَیْرِ مَا كَتَبَهٗ اَوْ قِلَّةِ رَغْبَةٍ وَّرَهْبَةٍ عِنْدَ
اٰیَاتِ الرَّحْمَةِ وَاٰیَاتِ الْعَذَابِ فَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا وَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِیْنَ ○ اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ قُلُوْبَنَا
بِالْقُرْاٰنِ وَزَیِّنْ اَخْلَاقَنَا بِالْقُرْاٰنِ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ بِالْقُرْاٰنِ وَاَدْخِلْنَا فِی الْجَنَّةِ بِالْقُرْاٰنِ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْاٰنَ لَنَا فِی الدُّنْیَا قَرِیْنًا وَّفِی الْقَبْرِ مُوْنِسًا وَّعَلَی الصِّرَاطِ نُوْرًا وَّفِی الْجَنَّةِ
رَفِیْقًا وَّمِنَ النَّارِ سِتْرًا وَّحِجَابًا وَّاِلَی الْخَیْرَاتِ كُلِّهَا دَلِیْلًا فَاكْتُبْنَا عَلَی التَّمَامِ وَارْزُقْنَا
اَدَآءً بِالْقَلْبِ وَاللِّسَانِ وَحُبَّ الْخَیْرِ وَالسَّعَادَةِ وَالْبِشَارَةِ مِنَ الْاِیْمَانِ ○ وَصَلَّی اللّٰهُ
تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ مَّظْهَرِ لُطْفِهٖ وَنُوْرِ عَرْشِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
اَجْمَعِیْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا كَثِیْرًا كَثِیْرًا ○

دُعائے ختمِ قرآن

ہے خدا سچا، جو ہے بالا و برتر اور عظیم
اور سچا ہے رسُول اس کا، نبی ہے جو کریم

اور دیتے ہیں شہادت اس کی ہم (بے خوف و بیم)

کر قبول اس کو الٰہی جو تلاوت ہم نے کی
تو ہے بیشک سُننے والا، ہے تجھے سب آگہی

یا الٰہی حرف ہیں قرآں میں جتنے برملا
اُن کے صدقے میں ہمیں کیفِ حلاوت کر عطا

اور جتنے جُزو ہیں، دے ان کے صدقے میں جزا

الفت و ایماں دے، برکت سے الف کی (دے سخا)
بے سے برکت، تے سے توبہ اور ثے سے دے ثواب

جیم سے اپنا جمال اور حے سے حکمت کر عطا
خے سے خیر اور دال سے دیدے دلیل (اے کبریا)

ذال ہے ہم کو ذکا دے، رے سے رحمت چاہیے
زے سے دے ذوقِ زکوٰۃ اور دے سعادت سین سے

شین سے یارب شفا دے صاد سے پھر صدق دے
ضاد سے ہم کو ضیا دے اور طراوت طے سے

ظے سے ہم کو ظفر دے عین سے علم اے خدا
غین سے کر دے غنی، فے سے فلاحت کر عطا

قاف سے دے اپنی قربت، اور کرامت کاف سے
لام سے کر لطف ہم پر، (کر دے لائق لطف کے)

میم سے دے موعظت، اور نون سے نور (دلا)
واؤ سے وصل اور ہے سے دے ہدایت اے خدا

اور یے سے کر یقین (و یاوری) ہم کو عطا

یا الٰہی اس بڑے قرآں سے ہم کو نفع دے
آیتوں سے اور اس کے حکمت آگیں ذکر سے

اونچے کر درجے ہمارے، رفعتیں دے بیشمار
اور قرائت اس کی ہم سے کر قبول اے کردگار

گر تلاوت میں ہوئی ہو بھول کوئی یا خطا
یا کہ ہو کلمہ کوئی اپنی جگہ سے ہٹ گیا

یا ہوئی تقدیم و تاخیر اور کوئی زیادتی
یا کوئی تاویل ایسی، جو ہو مقصد سے تہی

یا کوئی شبہ و شک اور سہو ہم سے ہو گیا
یا ہوئی آواز میں کوئی خرابی رونما

یا تلاوت میں کوئی تعجیل ہو ہم سے ہوئی
یا کسل سے یا کہ سُرعت سے زباں ہو مُڑ گئی

یا بغیرِ وقف، ہم ٹھہرے کہیں ہوں بھول سے
یا ملائے ہوں کہیں الفاظ، بے ادغام کے

بات یا ظاہر وہ کی ہو، جو بیاں تو نے نہ کی
مدّ و تشدید اور ہمزہ جزم اور اعراب بھی

ہم نے ہوں وہ پڑھ دیئے، قرآں میں جو لکھے نہ تھے
یا کہ قرآں میں عذاب و رحم کی آیات سے

کچھ کمی وجدان اور رجحان میں ہو ہو گئی
تو یہ سب کچھ درگزر کر دے، (دعا ہے بس یہی)

(الغرض سہو و خطا سب بخشدے اے ذوالعطا
اور لکھ دے شاہدوں میں اس کے ہم کو اے خدا

کر ہمارے دل منور اے خدا قرآن سے
اور کر اخلاق کو آراستہ قرآن سے

آتشِ دوزخ سے کر ہم کو رہا اس کے طفیل
داخلِ جنّت ہمیں کر اے خدا اس کے طفیل

کر دے یارب اس کو دنیا میں ہمارا ہم نشیں
قبر میں مونس بنا اور پُل[1] پہ اک نورِ مبیں

اور جنّت کا رفیق اور نارِ دوزخ کا حجاب
اور تمامی نیکیوں کی اک دلیلِ کامیاب

اور ان سب پر ہماری لکھ گواہی اے خدا
اور زبان و دل سے کر توفیق پڑھنے کی عطا

اور نیکی کی محبت دے تمنا ہے یہی
اور سعادت اور بشارت دے ہمیں ایمان کی

بہترینِ خلق، وہ جو ہیں محمد ﷺ مصطفٰے
بھیج تو ان پر درود اور رحمتیں اے کبریا

لطف کا تیرے ہیں مظہر، نور تیرے عرش کا
(اور ان کی آل اور اصحاب پر دے انتہا)

بھیج یارب ان پہ تسلیم و سلام
اور بکثرت تا قیامت، ہر گھڑی ہر لحظہ، ہر ساعت مُدام

۱؎ یعنی پُل صراط

مشاہیر و مستند علماء و فضلائے عہد کی گرامی آراء و تصدیقات

حضرت مولانا محمد حفظ الرحمٰن صاحب

رفیق ندوۃ المصنفین و ناظم اعلیٰ جمعیتہ علمائے ہند دہلی

اَلحَمدُ لِلّٰہِ وکفٰی وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی! اما بعد

قرآن حکیم کا یہ منظوم ترجمہ حضرت سیماب اکبرآبادی کی کاوشِ فکر کا نتیجہ ہے مولانا مفتی عتیق الرحمٰن صاحب ناظم ندوۃ المصنفین اور مولانا سعید احمد صاحب مدیر "برہان" و رفیق ندوۃ المصنفین کے علاوہ جنہوں نے اس کے بڑے حصّہ کو ملاحظہ فرمایا ہے میں نے بھی متعدد سورتوں کا ترجمہ تنقیدی نظر سے دیکھا ہے اور آیت آیت کا مقابلہ کرکے اس کے صحت و سقم پر غور کیا ہے موصوف نے قدرتِ کلام سے فائدہ اٹھا کر حضرت شاہ عبدالقادر نوراللہ مرقدہٗ اور شیخ الہند نوراللہ ضریحہٗ کے ترجمہ کا حتی الوسع پورا اتبع کیا ہے اور اصلاحی نظر سے جس مقام پر بھی موصوف کو توجہ دلائی گئی ہے وسعتِ قلب کے ساتھ اس کو قبول فرمایا تاکہ ترجمہ میں اتباع سلف کا دامن نہ چھوٹنے پائے۔ سیماب صاحب کی قدرتِ کلام حسنِ نظم و انسجام۔ لطافت و سلاست زبان اداءِ مفہوم میں لفظی ترجمہ کی رعایت کا التزام ایسے امور ہیں جن کے پیشِ نظر اس کو مستند اور لائقِ اعتماد کہا جاسکتا ہے اور موصوف کی محنت و کاوش قابلِ تبریک و تحسین ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء عنا و عن سائر المسلمین۔ البتہ یہ مسئلہ خود اپنی جگہ مستحقِ غور و فکر ہے کہ قرآن مجید کا ترجمہ منظوم علمائے کرام کی نظر میں کیا حیثیت رکھتا ہے۔ تاہم اس سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ علمائے سلف و خلف میں آیات و سور کے منظوم ترجمے قلمی و مطبوع موجود ہیں۔

۱۲ شوال المکرم ۱۳۶۵ھ

خادم ملت
محمد حفظ الرحمٰن

مصورِ فطرت خواجہ حسن نظامی دہلوی

مولانا عاشق حسین صاحب سیماب اکبرآبادی سے میرے چالیس سالہ تعلقات ہیں وہ میرے حلقۂ نظام المشائخ سے دیرینہ تعلق رکھتے ہیں انہوں نے اردو شاعری میں جتنے بڑے بڑے کام کئے ہیں میرے زمانے کے شعراء میں کسی نے اتنا زیادہ کام نہیں کیا۔ مثنوی حضرت مولانا رومؒ کا منظوم ترجمہ بھی انہوں نے کیا ہے اور اس کے سب دفتر پنجاب میں شائع ہوئے ہیں۔ آج ۱۰ شوال ۱۳۶۵ھ یوم شنبہ کی صبح کو وہ میرے پاس تشریف لائے اور انہوں نے قرآن شریف کا منظوم ترجمہ مجھے دکھایا آنکھوں کی معذوری کی وجہ سے اور حضرت امیر خسروؒ کے سالانہ عرس کی مشغولی کے سبب میں اس کو گہری نظر سے نہیں دیکھ سکا۔ لیکن جتنا حصّہ دیکھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے حضرت شاہ عبدالقادر صاحبؒ کے ترجمے کی زبان درست کرکے ترجمہ منظوم کیا ہے اور حضرت شاہ صاحبؒ نے جتنی احتیاطیں ترجمے میں کی ہیں اتنی احتیاطیں دوسرے مترجموں سے نہیں ہوسکی ہیں۔ کیونکہ میں نے قرآن شریف کے تین اردو ترجمے اور ایک ہندی ترجمہ کیا ہے اور میں قرآن شریف کے ترجمے کی مشکلات کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ اس لحاظ سے جہاں تک میں نے دیکھا مجھے منظوم ترجمۂ مذکور میں کوئی بے احتیاطی نظر نہیں آئی۔

میں قرآن شریف کے ترجمے کو منظوم کرنا تبلیغی نکتۂ نظر سے اچھا سمجھتا ہوں۔ ورنہ میں نے اپنے مذکورہ چاروں ترجمے شائع کرنے کے بعد یہ محسوس کیا کہ کلامِ الٰہی کا اصلی دبدبہ ترجمے میں نہیں آسکتا لیکن عورتیں اور بچے اس منظوم ترجمے کو پڑھیں گے تو ان کو قرآن شریف کے معانی نظم کی وجہ سے جلدی یاد ہوجائیں گے اور یہی وہ تبلیغی خوبی ہے جس کا ذکر ابھی میں نے لکھا ہے۔ بہرحال موجودہ بے رغبتی اور بے شوقی کے زمانہ میں اس منظوم ترجمے کی اشاعت کو مفید سمجھتا ہوں۔

۱۷ شوال ۱۳۶۵ھ

حسن نظامی دہلوی۔

حضرت مولانا عبد النعیم الصدیقی صاحب

خدام القرآن وحاملیہ ممبر ورکنگ کمیٹی جمعیۃ العلماء ہند

الحمد الذی انزل الکتاب علی عبدہ لیکون الناس تبصرۃ وذکری والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد الذی قال ان من الشعر لحکمۃ وان من البیان لسحرا وعلی آلہ واصحابہ الذین جاھدوا لاعلاء کلمۃ اللہ وبلغوا دینہ ۔ امابعد انسان فطرۃً اپنے تاثر وتفاخر عقائد اور اپنے اسلاف کے اعمال کو محفوظ رکھتا ہے اور اس مقصد کے پیشِ نظر کلام منظوم نثر سے زیادہ مرغوب ہوتا ہے ۔ خدا کا شکر ہے کہ قرآنِ کریم کو عہدِ نزول سے آج تک کروڑوں فرزندانِ اسلام نے اپنے سینوں میں محفوظ رکھا اور یہ فضیلت قیامت تک حسب ارشادِ خداوندی انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون وقولہ تعالیٰ بل ھو آیات بینات فی صدور الذین اوتوا العلم (الآیہ) حلقہ بگوشانِ اسلام میں باقی رہے گی ۔ الحمد للہ کہ قرآن کریم کے تراجم دنیا میں بسنے والے متمدن انسانوں کی بول چال میں کئے گئے اور برابر ہو رہے ہیں ادھر حجۃ الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی اولادِ کرام کی مساعیٔ جمیلہ کی برکت سے فارسی اور اردو میں نہایت مستند ترجمے موجود ہیں اور ان کی بنیاد پر سیکڑوں تراجم لکھے گئے فجزی اللہ الجمیع عن الاسلام والمسلمین اوفی جزاھا لیکن یہ تمام ترجمے نثر تک محدود رہے ۔ ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ کوئی واقفِ دین صحیح الخیال اور قادر الکلام بزرگ اس جانب توجہ فرمائیں جو فنِ شاعری کے ماہر اور سخن سنجی سے آگاہ ہونے کے ساتھ ہی ساتھ کلامِ الٰہی کے ترجمہ کی نزاکت کا پورا پورا احساس رکھتے ہوں مجھ کو ایک خادم القرآن وحاملیہ کی حیثیت سے بے انتہا مسرت ہوئی کہ ہمارے مایۂ ناز شاعر بلکہ استاد الشعراء جناب مولانا سیماب اکبرآبادی مدظلہٗ کی عنانِ توجہ توفیق خداوندی نے اس جانب پھیری اور موصوف نے محض خدا کے فضل سے سات ماہ کی مسلسل جد وجہد کے بعد قرآنِ کریم کا توضیحی ترجمہ نہایت شگفتہ بحر اور دل آویز پیرایۂ بیان میں مکمل فرمایا ۔ میں جناب سیماب مدظلہٗ کی خدمت میں مخلصانہ ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں اور حق تعالیٰ کی بارگاہ میں ملتجی ہوں کہ وہ اس سعیٔ جمیل کو سیماب صاحب کے لئے ذخیرۂ آخرت قرار دے اور جس طرح ترجمہ کی تکمیل میں دستگیری فرمائی ہے انسانوں کی تشنہ روحوں کو عموماً اور نوجوانانِ اسلام کو خصوصاً اس ترجمہ سے بہرہ مند فرمائے اور معارفِ قرآنیہ کو اپنی مادری زبان میں یاد رکھنے اور اس کے مطابق عملی زندگی سنوارنے کا ذریعہ قرار دے ۔ میں نے بعض مقامات کا ترجمہ خود دیکھا اور میں مطمئن ہوں کہ حتی الامکان ارجح اور اصح اقوال کو اختیار کیا گیا ہے اگر حضرت سیماب اکبرآبادی کے علاوہ (جن کا پایۂ فنِ شاعری ہمارے دور میں نہایت بلند اور مذہبی خیالات وعقائد اہلِ سنت وجماعت کے عقائد ہیں) کوئی اور بزرگ منظوم ترجمہ پیش کرتے تو جب تک پورا ترجمہ نہ دیکھ لیتا اس پر ہرگز ہرگز اظہارِ رائے نہ کرتا کیونکہ ایک "تفسیر سورۂ یوسف منظوم" آئینۂ عبرت کی شکل میں سامنے موجود ہے اس وقت اظہارِ رائے کے سلسلہ میں یہ چند منتشر خیالات قلمبند کئے گئے ہیں ۔

خدا کرے جلد از جلد یہ منظوم ترجمہ زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر مستفیدین کے ہاتھوں تک پہنچے ۔ اگر بتقاضائے بشریت کسی مقام پر سہو ونسیان ہو گیا ہو اور کوئی بزرگ اس پر اخوتِ اسلامی اور دینی خیر خواہی کے جذبہ سے جناب سیماب صاحب کو توجہ دلائیں گے تو موصوف اس پر سنجیدگی سے غور کر کے بشرطِ ضرورت اصلاح وایضاح کے لئے ہمہ وقت تیار رہیں گے ۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

کتبہ العاجز

[illegible]

۲۳ر شوال المکرم ۱۳۶۵ھ ۲۱ر ستمبر ۱۹۴۶ء

معظمی مولانا محمد صادق صاحب

مہتمم مدرسہ عربیہ مظہر العلوم محلہ کھڈہ کراچی (سندھ)

باسمہٖ تعالیٰ ۔ حقیر نے ترجمہ منظوم حضرت مولانا سیماب اکبرآبادی کا جستہ جستہ دیکھا جبکہ حضرت مولانا مدظلہٗ کراچی میں ستمبر ۱۹۴۶ء میں تشریف فرما ہوئے تھے بہت ہی عمدہ طرز پر ترجمہ نظم کیا گیا ہے اور ترجمہ میں طریقۂ سلف کا اتباع ملحوظ رکھا گیا ہے حقیر کی سمجھ اور دانست میں یہ ترجمہ بہت ہی مفید ہوگا ضرورتِ شعری کی وجہ سے جو کچھ اضافے قوسین میں کئے گئے ہیں وہ بھی اصل مقصود کے مخل نہیں بلکہ معنی کے سمجھنے میں معاون ہیں ۔ خداوند تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے اور یہ ان کا کارِ خیر موجبِ خیر وبرکت ہو ۔ آمین ۔ فقط والسلام

۳۰ر ستمبر ۱۹۴۶ء ۴ر ذیقعدہ ۱۳۶۵ھ

محمد صادق عفی عنہ

حضرت مولانا محمد میاں صاحب

ناظم جمعیۃ علمائے ہند وخادم دار الافتاء مراد آباد

الحمد والصلوٰۃ وعلیٰ من یستحقہما اما بعد قرآن حکیم کلام اللہ ہے اس کے عجائبات قیامت تک ختم نہیں ہوں گے ایک عجیب وغریب خدمت یہ تھی کہ پورے قرآن حکیم کی تفسیر ایسے الفاظ سے کی گئی جن پر کوئی نقطہ نہیں۔ یہ خدمت ہندوستان کے ایک مشہور فرزند کے حصہ میں آئی جو علامہ فیضی کے نام سے مشہور ہے دوسری قابل قدر خدمت یہ تھی کہ نظم میں ترجمہ اور تفسیر ہو جو طبائع کے لئے خاص طور پر جاذب ہوتی ہے۔ الحمد للہ یہ گرانقدر خدمت کارپردازان قضا وقدر نے حضرت سیماب مدظلہ العالی کے حصہ کے لئے مخصوص فرمائی حضرت سیماب اس خدمت پر جس قدر خدا کا شکر ادا کریں کم ہے دعا ہے کہ خداوند عالم اس منظوم مبارک کو امت اسلامیہ کے لئے مفید اور حضرت سیماب کے لئے ذخیرۂ عقبیٰ بنائے۔

محمد میاں عفی عنہ ناظم جمعیۃ علماء
وخادم دار الافتاء مراد آباد

معظمی مولانا احمد علی صاحب

دروازہ شیرانوالہ۔ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد حضرت مولانا سیماب اکبر آبادی کا ترجمہ منظوم میں نے مقامات مدیدہ سے بغور دیکھا۔ مولانا ممدوح نے بڑی محنت اور جانفشانی سے اس فرض اہم کو باحسن وجوہ انجام دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ مولانا کی اس مبارک خدمت کو قبول فرمائے اور خلق اللہ کی ہدایت اور ناظم صاحب کی نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین یا الہ العالمین۔ احقر الانام احمد علی عفی عنہ ۶/ اکتوبر ۱۹۴۶ء مطابق ۱۰/ ذیقعدہ ۱۳۶۵ھ

معظمی محمد منعیم لدھیانوی صاحب

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ غیر مذاہب میں طریق عبادت عام طور پر نظم میں ہے اور یہی ہندوستان کا پرانا ذہن ہے ان حالات میں بغرض افہام وتفہیم اس امر کی ضرورت تھی کہ قرآن حمید نظم میں پیش کیا جائے۔ خدا کا شکر ہے کہ حضرت سیماب صاحب نے اس ضرورت کو پورا فرما دیا اور اپنے لئے زاد آخرت مہیا کر لیا۔ خدا سے دعا ہے کہ وہ اسے مقبول عام فرمائے اور ناظم صاحب کو اس جلیل القدر خدمت پر جزائے خیر عنایت فرمائے۔ آمین

بندہ محمد منعیم عفا اللہ عنہ لدھیانوی

مولانا محمد ادریس صاحب

مدرس مدرسہ حسین بخش دہلی۔ و پرنسپل ادارۂ شرقیہ دہلی

باسمہ تعالیٰ۔ کلام الٰہی کا ترجمہ اردو زبان میں اسی شخص کا کام ہے جو عربی اور اردو دونوں زبانوں پر کما حقہٗ قدرت رکھتا ہو اور منظوم ترجمہ کے لئے تو نہ صرف زبان کی واقفیت کافی ہے بلکہ قدرت شعر و سخن بھی بدرجۂ کامل ہونی چاہئے۔ حضرت علامہ سیماب اکبر آبادی جیسے مسلم الثبوت اساتذہ ہی کے لئے ممکن ہے کہ وہ اردو زبان میں کلام مجید کا منظوم ترجمہ فرما کر عہدہ برآ ہو سکیں اور ان کی خدمت مستند اور لائق اعتماد بھی ہو۔ میں نے جستہ جستہ بعض آیات کا ترجمہ دیکھا جس قدر رعایت مفہوم قرآن کریم اور عربیت کی علامہ موصوف نے رکھی ہے کسی دوسرے شخص کے بس کا کام نہیں۔

میں حضرت موصوف کی خدمت میں اس منظوم ترجمۂ کلام اللہ کی خدمت کی انجام دہی پر ہدیہ تہنیت و تبریک پیش کرتا ہوں اور اللہ پاک سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اس کو شرف قبول عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

۱۱/ ستمبر ۱۹۴۶ء

محمد ادریس عفی عنہ

نبی آخر الزماں رسالت مآب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کائنات عالم کی سب سے محترم اور سب سے اعلیٰ وارفع ہستی ہیں جن کے فیضِ قدوم سے گمراہوں کی دنیا کو راہ مستقیم کا پُرامن و خوشگوار انقلاب میسر آسکا۔ ہر مسلمان کا ایمان وایقان ہے کہ حضورِ اقدس اللہ جل شانہ کا نور ہیں اور اسی نور کی تابناک کرنوں سے (کلام الٰہی) قرآنِ پاک کی شکل میں دنیا کو ملا ہے۔

قرآنِ کریم کو مالکِ ارض وسما نے خود "نور" فرمایا ہے اس کی عظمت وحرمت کا اندازہ ربِّ کائنات کے اس ارشاد سے ہوتا ہے کہ "قرآنِ پاک کو اگر کسی پہاڑ پر نازل کیا جاتا تو وہ ریزہ ریزہ ہو جاتا" اس نور کا متحمل یقیناً ایک نورانی قلب ہی ہو سکتا تھا جس نے اپنی تمام تر بشری خوبیوں اور نبوت کی اعلیٰ صلاحیتوں کے ساتھ اسے دنیا کے سامنے حرف بحرف پہنچایا۔

قرآن مجید پوری حفاظت کے وعدے کے ساتھ اپنی واضح ہدایتیں لیے ہوئے نازل ہوا اور ایک ایسا دستورِ حیات لایا جس کی ہمہ گیری اور افادیت کا کوئی دوسرا کلام ہم پلہ ہوہی نہیں سکتا۔ انسانی زندگی کا کوئی پہلو کوئی گوشہ ایسا نہیں جس کے نشیب وفراز کے متعلق خدائے بزرگ و برتر نے واضح ہدایات نہ دی ہوں۔

تقریباً تمام دنیا کے ذی شعور انسان اس حقیقت کو تسلیم کر چکے ہیں کہ فلاح کی راہ پانے اور دنیا و آخرت میں سرفرازی حاصل کرنے کے لیے صرف اور صرف قرآنِ حکیم ہی وہ واحد الہامی کتاب ہے جسے مکمل ضابطۂ حیات وما بعدِ حیات کہا جا سکتا ہے اور یہی قرآنِ عظیم کی حقانیت اور ابدیت کا اعجاز ہے۔

قرآن کریم کی تفہیم کے لیے حضورِ پُرنور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ طیبہ اور آپؐ کے کار و افکار کی احادیث صحیحہ کو سمجھنا اور ماننا ضروری ہے کیونکہ ہر جاندار کی آنکھیں کسی روشنی کے بغیر کچھ دیکھنے سے قاصر رہتی ہیں۔ دنیا کا ہر اچھا اور سچا مسلمان اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی کی تعمیر وتکمیل میں اسی سرچشمے سے روشنی حاصل کرتا ہے اور انشاء اللہ تا ابد کرتا رہے گا۔ قرآنِ پاک کا پڑھنا، سننا، سمجھنا اور اس پر عمل کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے اور اس فرض کو آسان بنانے کے لیے قادرِ مطلق نے اپنے چند مخصوص بندوں کو یہ صلاحیت عطا فرمائی کہ انہوں نے کلام اللہ پر اعراب و نقطے لگا دیئے۔ پھر ہر نسل ہر رنگ اور ہر مذہب کے لوگوں کو سمجھانے کے لیے ایسی ذی فہم ہستیاں وجود میں آئیں جنہوں نے اپنی عقل ودانش سے مروجہ زبانوں میں کلامِ الٰہی کے تراجم کیے، مزید تشریح وتفاصیل کے لیے تفاسیر لکھیں، ایسی تفسیریں جنہوں نے قرآن کریم کے اسرار و رموز وا کر دیئے۔

بعض شعراء کرام نے قرآنِ کریم کے منظوم تراجم کرنے کی کوشش کی اس سلسلے میں مکمل قرآن کریم کا اردو منظوم ترجمہ مولانا شمس الدین شائق ایزدی کا منظرِ عام پر آیا تھا مگر یہ ترجمہ زبان وبیان کے اعتبار سے قبولِ عام حاصل نہ کر سکا۔ ان کے بعد بھی متعدد مشاہیر شعراء نے منظوم ترجمہ کرنے کی سعی فرمائی لیکن ۱۳۶۲ھ تک اردو زبان کا کوئی بڑے سے بڑا شاعر مکمل قرآنِ پاک کا منظوم ترجمہ نہ کر سکا۔

یہ سعادت اور یہ اعزاز تو خدا بزرگ و برتر کی جانب سے ۱۳۶۴ھ میں میرے والد علامہ سیماب اکبر آبادی کو حاصل ہوا۔ مگر کس طرح؟
اس کیلئے میں اپنے اباجی کی زندگی کے مختلف ادوار پر مختصراً کچھ عرض کروں گا۔

میرے اباجی انتہائی بااصول آدمی تھے، راسخ العقیدہ اور پرہیزگار۔ ان کے بارعب چہرے اور دھیمے لہجے میں ایک وقار تھا۔ انفرادیت تھی وہ حد درجہ حلیم الطبع تھے اللہ تعالےٰ نے انہیں علم و فن کی بے پناہ صلاحیتیں عطا فرمائی تھیں۔ حصولِ علم ان کی زندگی کا سب سے اہم مقصد رہا تھا۔ اباجی اپنے سب بھائی بہنوں میں بڑے تھے ان کے والدین نے کمسنی ہی میں ان کی شادی کر دی تھی، اباجی انٹر کا امتحان دے کر فارغ ہوئے ہی تھے کہ قبلہ دادا جان رحلت فرما گئے۔ ان کے بعد پورے کنبے کی کفالت کا سوال پیش آیا۔ والد صاحب اپنی تعلیم جاری رکھنا چاہتے تھے۔ میری والدہ محترمہ انتہائی متمول خاندان کی چشم و چراغ تھیں ان کے ایما پر میرے نانا صاحب نے فراخدلی کے ساتھ مالی تعاون کی پیش کش کی اور والد صاحب کو تعلیم جاری رکھنے کا مشورہ دیا لیکن اباجی کی غیور طبیعت نے اسے گوارا نہ کیا اور وقتی طور پر تعلیمی سلسلہ منقطع کر کے اکبر آباد (آگرہ) کے قلعۂ معلیٰ میں ملٹری ورکس آفس میں کلرک کی حیثیت سے ملازمت اختیار کر لی پھر کچھ عرصے بعد ہی ٹونڈلہ (ضلع آگرہ) ہی میں ریلوے کے ڈی۔ ٹی۔ ایس آفس میں ملازمت مل گئی۔

قبلہ دادا صاحب کا چھوٹا سا کتب خانہ اباجی کے حصولِ علم کی تشنگی کو سیراب کرنے میں معاون ثابت ہوا اور جب علم کی پیاس شدید ہوئی تو حضرت جمال الدین سرحدیؒ اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی نور اللہ مرقدہٗ کی مثالی درسگاہوں میں فارسی اور عربی کی تعلیم حاصل کی ان کے علاوہ متعدد علمائے کرام سے فقہ اور حدیث میں درک حاصل کیا، کئی اساتذہ کی خصوصی توجہ کے باعث انہوں نے انگریزی سنسکرت اور کئی دیگر زبانوں پر حدِ کمال تک عبور حاصل کر لیا تھا۔ شاعری کا ذوق انہیں ورثے میں ملا تھا، میرے دادا صاحب مولانا محمد حسین صدیقی اپنے دور کے معروف عالم تھے نعتیہ شاعری کا اعلیٰ ذوق رکھتے تھے ان کی متعدد تصانیف ہندوستان میں اب تک مروج و مقبول ہیں۔

۱۸۹۸ء میں والد صاحب نے فصیح الملک نواب مرزا داغ دہلوی سے تلمذ کا شرف حاصل کیا اور اپنے مذہبی رجحانات اور طمانیتِ قلب کی خاطر مشہور بزرگ حافظ حاجی وارث علی شاہؒ کے دستِ حق پرست پر بیعت فرمائی استادِ محترم کی خصوصی توجہ اور حضرت حاجی صاحب کی رشد و ہدایت نے اباجی کے لئے شہرت و عظمت کے در وا کر دیئے اور پھر اللہ تعالےٰ نے وہ مقام اور مرتبہ عطا فرمایا جو کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔

وہ ۱۹۱۶ء تک تائیدِ غیبی اور اپنی بے پناہ صلاحیتوں کے باعث علمی و ادبی دنیا میں اپنا ایک نمایاں مقام بنا چکے تھے گو ریلوے کی ملازمت میں ترقی کے امکانات موجود تھے لیکن ان کا ذوقِ شعر و ادب کسی اور ہی سمت چلنے کا مطالبہ کر رہا تھا قدرت کو بھی یقیناً یہی منظور تھا۔ رفتہ رفتہ ان کا یہ جذبہ بڑھتے بڑھتے شدید ہو گیا تو ۱۹۲۱ء میں ملازمت سے مستعفی ہو کر مستقلاً آگرہ میں سکونت اختیار کر لی۔

اباجی نے آگرہ آنے کے فوراً بعد "قصر الادب" کے نام سے ایک ادبی ادارہ قائم کیا اور تصنیف و تالیف کا سلسلہ باقاعدگی سے شروع ہو گیا، یوں تو دورانِ ملازمت بھی وہ ماہنامہ "مرصع" ماہنامہ "پردہ نشین" اور "آگرہ اخبار" کی ادارت کے فرائض انجام دیتے رہے تھے قصر الادب کے قیام کے بعد اباجی نے اپنی وہ مذہبی نظمیں اور نعتیں مرتب کیں جو ہندوستان کے کثیر الاشاعت جرائد و رسائل میں شائع ہو کر قبولیتِ عام حاصل کر چکی تھیں "نیستاں" کے نام سے یہ مجموعہ جب شائع ہوا تو ان کی شہرت و عظمت میں چار چاند لگ گئے۔ "نیستاں" کی نظمیں اور نعتیں میلاد اور سماع کی محفلوں میں بااصرار سنی جاتی تھیں تلامذہ کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہا مشاعروں میں شرکت اور صدارت کی مصروفیات کچھ اور زیادہ ہو گئیں اور جلد ہی اباجی کی فکر و نظر نے شعر و ادب کی دنیا میں ایک خوشگوار اور قابلِ ستائش انقلاب برپا کر دیا اور پھر اسی انقلابی آواز نے "آگرہ اسکول" کا نام اختیار کر لیا جس نے شعر کو شعرِ مہذب بنانے میں نمایاں کردار ادا کیا۔

میرے بڑے بھائی شمشاد حسین منظر صدیقی اور اعجاز صدیقی اپنی تعلیمی مصروفیات کے ساتھ ساتھ والد صاحب کے دستِ راست بن چکے تھے ان کے ایک نامور شاگرد ساغر نظامی بھی قصر الادب سے وابستہ تھے لہٰذا قصر الادب سے ماہنامہ "پیمانہ" کا اجرا ہوا اور پھر نشر و اشاعت کا یہ سلسلہ کچھ اس طرح وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا گیا کہ قصر الادب سے بیک وقت ماہنامہ "ثریا" ماہنامہ "شاعر" ہفت روزہ "تاج" ماہنامہ "کنول" اور سہ روزہ "ایشیا" شائع ہونے لگے ان میں سے بعض جرائد برِصغیر کی تقسیم تک کامیابی کے ساتھ جاری رہے یہ جرائد ادبی دنیا میں سنگِ میل کا درجہ رکھتے ہیں ان اخبارات و رسائل میں جو ادبی و لسانی اختراعات پیش کی گئیں اور جو اعلیٰ اور منفرد معیارِ شعر و ادب کو بخشا گیا وہ اُس وقت بھی مشعلِ راہ سمجھا گیا اور آج بھی نشانِ راہ کی حیثیت رکھتا ہے ماہنامہ شاعر اکیاون سال سے بغیر کسی تعطل و تاخیر کے قصر الادب، بمبئی سے شائع ہو رہا ہے۔

اباجی کی علمی و ادبی کاوشیں جس نہج جس معیار اور جن اصولوں پر قائم ہوئی تھیں وہ انہوں نے آخر عمر تک قائم رکھیں اُن کا تصرف آج بھی ہے اور جب تک اردو زبان باقی رہے گی اباجی کا نام اور کام روشن و تابندہ رہیں گے ان کے تفصیلی حالات اور لامحدود خدمات کا تذکرہ کرنا توفی الوقت ممکن نہیں ہے کیونکہ ان کی ادبی خدمات اور شخصیت کا پھیلاؤ اس قدر وسیع ہے کہ اس کا احاطہ کرنے کے لئے تحقیقی ذہن اور پرتجسس نظر کی ضرورت ہے، میرے والد صاحب سن شعور سے اپنی آخری سانس تک شعر و ادب کی خدمت میں ہمہ وقت مصروف رہے ان کی علمی و ادبی تحریکیں اور اصلاحات نئی نسل کے ذہنوں کو متاثر کرتی رہیں ان کے اجتہادات قبول و عدمِ قبول کی منزلوں سے گزرتے رہے وہ آخر عمر تک بحث و فکر کا مرکز بنے رہے۔ ان کا ادبی و شعری فیضان اپنی کرنوں سے ادبی دنیا کو منور کرتا رہے گا۔ کیونکہ اُس دور میں جبکہ ہر طرف قدیم اساتذہ کا طوطی بول رہا تھا اباجی نے قدامتوں کی تہوں سے جدتوں اور ندرتوں کو ابھارا، تخیل کی سحر کاریوں سے کام لیا ——— مضامینِ غزل میں گرانقدر خوشگوار اضافے فرمائے اور قابلِ ستائش اصلاحات کے ساتھ قدیم رنگِ سخن کو نیا رنگ و آہنگ بخشا، انہوں نے کبھی اور کسی وقت بھی قلم کی عظمت اور فن کے وقار کو مجروح نہ ہونے دیا، اباجی کو ربُّ العزت نے جو عزت، شہرت اور عظمت و وقار عطا فرمایا تھا اسے بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں ہاں ایک ثبوت پیش کر سکتا ہوں، اباجی کی ادبی زندگی کا تقریباً آغاز ہی تھا کہ فیروز سنز لمیٹڈ لاہور کے بانی

الحاج مولوی فیروز الدین صاحب نے انہیں مثنوی مولانا روم ؒ کا مکمل اردو منظوم ترجمہ کرنے کی دعوت دی اور شرط یہ رکھی کہ جب تک ترجمہ مکمل نہ ہو لاہور میں قیام کرنا ہوگا۔

اباجی نے مولوی صاحب کی یہ پیش کش بلا کسی جھجک اور تامل کے قبول کر لی اور بہت ہی قلیل مدت میں مثنوی مولانا رومؒ کے چھ دفتروں کا فارسی مثنوی کی بحر ہی میں اردو منظوم ترجمہ "الہامِ منظوم" کے نام سے مکمل کر دیا۔ قبلہ مولوی صاحب نے الہامِ منظوم کے پہلے دفتر کے پیش لفظ میں تحریر فرمایا ہے کہ۔

"یہ مشکل اور کٹھن کام کسی شاعر کے بس کی بات نہ تھا حتیٰ کہ مولانا امیر مینائی بھی اس کام کو انجام نہیں دے سکے اللہ تعالیٰ نے جناب عاشق حسین سیماب اکبرآبادی کو یہ توفیق عطا فرمائی کہ میری اور ان کی انتھک محنت کے بعد یہ نادرِ روزگار ترجمہ منظرِ عام پر آسکا۔"

اباجی مرحوم نے اپنی پچاس سالہ ادبی زندگی میں نثر و نظم کی چھوٹی بڑی تقریباً تین سو کتابیں تصنیف و تالیف فرمائی تھیں اور کم و بیش ڈھائی تین ہزار تلامذہ کو اصلاحِ سخن دیتے رہے تھے۔ ان کی زیادہ تر تخلیقات برِصغیر کے اشاعتی اداروں کی فرمائش پر ہی صفحۂ قرطاس پر آتی رہی تھیں لیکن ان کے اپنے اشاعتی ادارے قصر الادب آگرہ اور تقسیمِ ملک کے بعد قصر الادب بمبئی اور مکتبۂ پرچم کراچی سے بھی جو کتابیں شائع ہوئی ہیں ان کی فہرست بھی کافی طویل ہے چند کتابوں کا تذکرہ ضروری سمجھتا ہوں۔

غزلوں کے تین ضخیم دواوین کلیمِ عجم، سدرۃ المنتہیٰ اور لوحِ محفوظ۔ نظموں کے تین مجموعے کارِ امروز۔ ساز و آہنگ اور شعرِ انقلاب رباعیات کا مجموعہ عالم آشوب۔ عزائی کلام کے دو مجموعے سرودِ غم اور نفیرِ غم۔ فنِ شاعری اور اصلاحِ سخن پر دو معیاری کتابیں رازِ عروض اور دستور الاصلاح وغیرہ۔ اباجی کی آخری تالیف خاتم النبیین رسولِ کائنات ؐ کی سیرتِ مبارکہ ہے جو تاج کمپنی لمیٹڈ کی فرمائش پر "سیرۃ النبی ؐ" کے نام سے تحریر فرمائی تھی۔ ان کے علاوہ پاکستان اور قائدِ اعظم ؒ سے متعلق نظموں کا ایک مختصر مجموعہ "قائد کی خوشبو" ہے جو بابائے قوم کے صد سالہ جشنِ پیدائش کے موقع پر دسمبر ۱۹۷۶ء میں میں نے شائع کیا تھا۔

اباجی قلم کو اپنے ہاتھ میں ایک امانت تصور کرتے تھے، اپنے علم و اعتماد کو اللہ جل شانہٗ کا عطیہ اور کرمِ خاص کہا کرتے تھے انہوں نے تمام زندگی اس امانت کی حفاظت کی اور خدائے بزرگ و برتر کے بخشے ہوئے علم و فن کو فروغ دیتے رہے۔ ان کی غیر مطبوعہ تصانیف کی تعداد تو کم ہے لیکن موضوع کی اہمیت کے اعتبار سے نہایت قیمتی سرمایہ کہی جا سکتی ہیں۔

مثلاً مذہبی نظموں اور نعتوں کا آخری مجموعہ جسے اباجی کے منتشر کاغذات اور پچاس سال پرانے رسائل میں سے تلاش کر کے "سازِ حجاز" کے نام سے میں نے مرتب کیا ہے اس میں قدیم اور جدید رنگِ سخن کا امتزاج بھی ہے اور عبد و معبود کا امتیاز بھی۔

تاج اللغات (اردو مصادر) اپنی نوعیت اور افادیت کے اعتبار سے انفرادی لغت ہے ۱۹۴۹ء اور ۱۹۵۰ء کے مابین اباجی اردو مصادر ریڈیو پاکستان کراچی سے روزانہ نشر فرمایا کرتے تھے۔

ماہنامہ "شاعر" آگرہ میں اباجی کی کئی کتابیں قسط وار شائع ہو چکی ہیں جو کتابی شکل میں اب تک منتقل نہیں ہو سکیں ان میں جدید شرحِ دیوانِ غالب "شاہراہ" فنِ شاعری پر ایک مبسوط کتاب۔ مضامینِ سیماب ادبی اور فنی مضامین "ہمارا پیام" (قطعات) جنہیں واقعاتِ عالم تاریخ کے آئینے میں کہا جا سکتا ہے۔

ان کے علاوہ آیاتِ سخن رباعیات کا مجموعہ۔ "نورتن" نو نو اشعار کی اصلاحی اور واقعاتی نظمیں جو ۱۹۵۰ء میں ہر روز روزنامہ "انجام" کراچی میں شائع ہوتی رہی ہیں۔

اباجی اپنے ہمعصر شعراء میں انفرادی حیثیت اور بلند مقام اس لئے حاصل کر سکے تھے کہ انہوں نے اصنافِ نظم و نثر کی ہر رہگذر پر اپنے فکر و فن کی ایسی شمعیں روشن کی تھیں جن کی کرنوں نے بے شمار ذہنوں کو جلا بخشی تھی۔ اباجی کے اظہار و اسلوب کے توازن اور موضوع و مواد کے تنوع سے ان کے ذہنی ارتقا، وسعت اور تخلیقی بصیرت کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔ انہوں نے روایت سے روشنی اور تجربات سے تازگی و تابندگی حاصل کر کے اپنی تخلیقات میں نیا رنگ و آہنگ، سحر آفریں تاثیر اور نئی کشش و دلکشی پیدا کر دی تھی، اباجی کے ارتقائے فن اور شعری تجربات نے اردو شعر و ادب کے مخصوص جمالیات کے دائرے کو وسعت دی کر نئی خوبصورت راہیں استوار کر دی تھیں۔

اباجی کی نظمیہ شاعری کا سرمایہ کیفیت اور کمیت کے اعتبار سے اہم بھی ہے اور مؤثر و معتبر بھی، انہوں نے اپنے ذہن کے گوشے ہر قسم کے موضوعات کو اپنانے کے لئے کھلے رکھے، انہوں نے زندگی کے ہر پہلو، ہر رُخ، ہر جہت اور ہر جلوے کو اپنی شاعری کا موضوع بنایا لیکن کچھ اس طرح کہ تخلیقی تقاضے ذرہ برابر بھی مجروح نہ ہوں، بے شمار موضوعات پر ان کی ایسی ہی نظموں کے تین ضخیم مجموعے شائع ہو چکے ہیں جن میں قومی، مذہبی، تہذیبی، تمدنی، فکری اور تاریخی نظموں کے علاوہ جذباتی، رومانی واقعاتی اور تاثراتی نظمیں بھی ملتی ہیں ایسی معرکۃ الآرا نظمیں جو ان کی قادر الکلامی، گہرے مطالعے، وسیع تجربات اور علمی تبحر کا مظہر کہی جا سکتی ہیں۔ اباجی کی ایک بڑی خوبی یہ تھی کہ وہ اپنی تحریر پر اساتذۂ کرام کی صحیح ناقدانہ رائے کا بڑا احترام کرتے تھے۔

مشاعروں میں خطبۂ صدارت پڑھنے کا رواج بھی والد صاحب ہی کی اختراع ہے انہوں نے بہت سے نئے الفاظ اور متعدد نئی اور خوبصورت تراکیب و اصطلاحات اردو زبان کو عطا کیں، بے معنی الفاظ کو معنی دیئے اشاروں کو الفاظ کا جامہ پہنایا مرزا غالب نے فرمایا تھا کہ "بنتی نہیں ہے ساغر و مینا کہے بغیر" لیکن اباجی نے اپنی شاعری سے جام و شراب، گل و بلبل اور ساغر و مینا کو خارج کر دیا اور اپنے تلامذہ کو بھی تاکید فرمائی۔ انہوں نے یہ ثابت کر دیا کہ ایسے الفاظ استعمال کئے بغیر بھی معیاری اور خوبصورت اشعار کہے جا سکتے ہیں۔ غرض پچاس سال تک مسلسل گرانقدر علمی، ادبی خدمات انجام دیتے رہے۔ ان کے ہمعصر مشاہیر شعرا و ادبا میں سے شاید ہی کوئی ممتاز ہستی ایسی ہو جس نے اباجی کے علم و فن کا کھلے دل سے اعتراف نہ کیا ہو۔ حقیقتاً وہ اپنی ذات سے خود ایک ادارہ اور ایک انجمن تھے، وہ بڑے با اصول اور باعمل انسان تھے، وہ ہمیشہ اَلصَّلوٰۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم کی صدا سے قبل بیدار ہو جاتے فجر کی نماز ادا فرماتے پھر قریب ہی کے ایک سبزہ زار میں چہل قدمی کے لئے چلے جاتے باغ سے واپس آکر ضروریات سے فارغ ہو کر ناشتہ کرتے پھر قرآنِ کریم کی تلاوت فرماتے ان معمولات سے فارغ ہو کر خاندانی مسائل یا گھریلو امور میں دلچسپی لیتے، اصلاح مشورے میں حصہ لیتے پوتیوں اور پوتوں سے حد درجہ محبت کرتے تھے سب کی فرمائشیں سنتے، پیسے دیتے اور پھر قصر الادب جو مکان سے

زیادہ دور نہ تھا تشریف لے جاتے گذشتہ روز کے موصولہ خطوط ان کے مخصوص کمرے میں رکھ دیئے جاتے تھے جن میں ان کے تلامذہ کا کلام اصلاح کی غرض سے ہوتا تھا، ایک بجے تک اباجی موصولہ کلام پر اصلاح مع توجہی فرماتے رہتے پھر قصر الادب ہی میں کھانا کھاتے نماز ظہر ادا کرکے تھوڑی دیر آرام کرتے اور پھر کچھ دیر تک رسائل اور اخبارات وغیرہ دیکھتے رہتے اس کے بعد شام تک تصنیف وتالیف اور تخلیقی کاموں میں مصروف رہتے، چائے بہت کم پیتے تھے البتہ حقہ یا سگریٹ کے کش جاری رہتے، مغرب سے ذرا پہلے گھر آجاتے اور مغرب کی نماز کے فوراً بعد گھر کے تمام افراد کے ساتھ رات کا کھانا کھالیتے، کھانے کے بعد تھوڑی دیر بچوں کے ساتھ ہنستے بولتے اور رات گئے تک پلنگ پر تکیوں کے سہارے نیم دراز ہو کر تصنیف وتالیف کا سلسلہ حقے کے کشوں کے ساتھ جاری رہتا۔

مقامی مشاعروں میں اباجی بہت ہی کم شریک ہوتے تھے۔ البتہ ہر ماہ آٹھ دس روز و شب بیرونی مشاعروں کی شرکت اور صدارت کی نذر ہو جاتے تھے، آگرہ سے چند روز کی غیر حاضری میں ایسے خطوط کا ایک انبار لگ جاتا جن کا تعلق براہ راست اباجی سے ہوتا تھا، سفر سے واپسی کے بعد سب سے پہلے ان خطوط کے جواب لکھنا وہ اپنا فرض سمجھتے تھے۔ مقامی تلامذہ کے کلام پر اصلاح دینے کے لئے بھی وہ کسی نہ کسی طرح وقت نکال لیا کرتے تھے۔ دیکھنے والے تعجب کرتے تھے کہ سیماب صاحب نواسیر کے تکلیف دہ مرض میں مبتلا ہونے کے باوجود سترہ اٹھارہ گھنٹے کس طرح دماغی محنت کرلیتے ہیں۔

اس قدر تھکا دینے والے کاروانِ کار کے باوجود ایک روز رات کے کھانے پر جس میں گھر کے تمام افراد موجود تھے یکایک ایک مژدہ سنایا، یہ بات میں سنہ ۱۹۴۲ء مطابق سنہ ۱۳۶۱ھ کی لکھ رہا ہوں۔ اباجی نے کہا

"میں ایک عرصہ سے قرآن کریم کا منظوم ترجمہ کرنے کے متعلق سوچ رہا ہوں، مسلسل غور و فکر کے بعد اب یہ محسوس کر رہا ہوں کہ میرے ارادے میں تائیدِ ایزدی شامل ہے، ہفتہ عشرہ میں ابتدائی تیاریاں ہو جائیں تو میں کام شروع کر دوں گا، جب تک ترجمہ مکمل نہ ہو جائے میں کسی بیرونی مشاعرے میں شرکت نہیں کرونگا البتہ قصر الادب کی وہ ذمہ داریاں جو مجھ سے وابستہ ہیں بدستور انجام دیتا رہوں گا۔"

تقریباً ہم سب کی زبانوں سے ایک ساتھ ہی "انشاء اللہ" نکلا اباجی مسکرا دیئے۔ اور پھر لائحہ عمل بتاتے رہے دوسرے ہی دن سے ابتدائی مراحل طے ہونا شروع ہو گئے۔ ترجمہ کرنے کے لئے اباجی نے گھر کی مردانہ نشست گاہ کا انتخاب کیا تھا۔ فرہنگِ آصفیہ لغاتِ کشوری اور نور اللغات کے مکمل سیٹ، استفادے کے لئے حضرت شاہ عبدالقادر نور اللہ مرقدہٗ اور حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے تراجم اور مختلف تفاسیر کے نسخے قصر الادب سے گھر پہنچا دیئے گئے۔ چھ سو سادہ صفحات کی ایک جلد قصر الادب کے بائنڈر نے تیار کر دی تھی اس دوران اباجی نے چند مقامی احباب سے تفصیلی مشورے بھی کئے تھے ان میں عالم دین بھی تھے مترجم بھی تھے اور مفسرِ قرآن بھی تھے، اباجی نے جس جذبے اور شوق کا اظہار فرمایا تھا۔ ان حضرات کی آراء کا لب لباب بھی یہی تھا کہ قرآن پاک کے نثری ترجمے اعلیٰ سے اعلیٰ موجود ہیں۔ قرآن فہمی کے موضوع پر بہترین کتابیں ملتی ہیں لیکن ترجمہ یاد کرنے کے لئے منظوم ترجمہ حد درجہ ممد و معاون ثابت ہوگا۔ قرآن کریم کے معنی اور مفہوم اِن الفاظ کے باعث جو شعری ضرورت پوری کرنے کے لئے ناظم صاحب یعنی علامہ سیماب قوسین میں اضافہ فرمائیں گے وہ معنوں کی وضاحت یا مختصر تشریح کا کام دیں گے اور اس کلیہ سے تو انکار کیا ہی نہیں جاسکتا کہ نثر کی نسبت نظم جلد یاد ہو جاتی ہے۔ ہر طرح سے مطمئن ہونے کے بعد اباجی نے اپنے معمولات میں قدرے ترمیم کرلی تھی صبح ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہو کر وہ مردانہ نشست گاہ میں چلے جاتے دروازوں کی چقیں گرادی جاتیں عود و عنبر سلگا دیا جاتا اور وہ باوضو ہو کر منظوم ترجمہ کرنے بیٹھ جاتے۔ ہم لوگوں کو ہدایت کر دی تھی کہ کوئی اہم کام یا ضروری بات ہو تو مضائقہ نہیں ورنہ اس وقت کوئی مخل نہ ہو، وہ دو ڈھائی گھنٹہ مسلسل ترجمہ کرتے رہتے اور جب فارغ ہوتے تو جا نماز بچھا کر قادرِ مطلق کے حضور سجدہ ریز ہو جاتے۔ مردانہ نشست گاہ سے باہر آتے ہوئے ہم نے اکثر ان کی بڑی بڑی خوبصورت آنکھوں کو نم دیکھا تھا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے سات ماہ اور نو دن میں یہ نادرِ روزگار منظوم ترجمہ مکمل ہو گیا۔ اباجی کے قلم سے ان کی زندگی کا سب سے عظیم کارنامہ صفحۂ قرطاس پر رقم ہو چکا تھا۔ اور اس یادگار تاریخی ترجمے نے "وحیِ منظوم" کا نام اختیار کر لیا تھا۔

اس نادرِ روزگار منظوم ترجمے کے مکمل ہونے کی اطلاع قصر الادب آگرہ کے جرائد اور اخبارات میں شائع ہوئی تو پورے برِصغیر کے گوشے گوشے سے "مبارک باد" کے خطوط اور تار آنے شروع ہو گئے۔ ان کے ہمعصر شعراء نے "تاریخی قطعات" لکھ کر بھیجے جن میں معروف ناقد پروفیسر حامد حسن قادری، علامہ کیفی چریاکوٹی، علامہ سید رضا علی وحشت کلکتوی، حضرت سید امیر حسن دلگیر مارہروی، حکیم ضمیر حسن خاں صاحب دلِ شاہجہانپوری، اور حضرت درد کاکوروی خاص طور سے قابلِ ذکر ہیں۔ ممتاز علمائے کرام اور معروف ادباء نے انتہائی تحسین آمیز کلمات تحریر فرمائے، آگرے کے عمائدین شہر اور کئی ادبی اداروں نے اس موقع پر ایک شاندار تقریب کا اہتمام کیا تھا جس میں مقامی افسرانِ اعلیٰ، مشاہیر علمائے کرام اور معززین شہر کے علاوہ اباجی کے تلامذہ اور دیگر اولو شعراء نے شرکت کی اس پُر وقار تقریب میں اباجی کی علمی ادبی خدمات اور "وحیِ منظوم" کی تکمیل پر خراجِ تحسین پیش کیا گیا، اور "سپاسنامہ" میں انہیں "شاعرِ اسلام" کے خطاب سے نوازا گیا۔

کئی بڑے اشاعتی اداروں نے "وحیِ منظوم" کے حقوقِ اشاعت حاصل کرنے کیلئے خطیر رقوم کی پیش کش کی۔ لیکن اباجی اس مسودے پر مزید غور و فکر کرنا چاہتے تھے لہٰذا دلچسپی رکھنے والے ایسے اداروں کو قصر الادب کی طرف سے یہ لکھ دیا گیا کہ علامہ سیماب اکبر آبادی منظوم ترجمے پر نظرِ ثانی فرما رہے ہیں۔ نظرِ ثانی کے بعد اباجی "وحیِ منظوم" کا مسودہ لیکر مختلف مکتبۂ فکر کے علمائے عظام اور ناقدینِ ادب کی خدمت میں جاتے رہے، حضرت مولانا حسین احمد مدنی مدظلہٗ، مولانا سعید احمد اکبر آبادی مدیرِ اعلیٰ "برہان" دہلی، مولانا محمد حفظ الرحمٰن ندوۃ المصنفین و ناظمِ اعلیٰ جمعیۃ علمائے ہند دہلی، مصورِ فطرت خواجہ حسن نظامی، مولانا عتیق الرحمٰن عثمانی وغیرہ نے ترجمے میں عربی متن سے جہاں ذرا سی بھی عدم مطابقت یا قرآنی مفہوم کے واضح نہ ہونے کا معمولی سا احتمال ظاہر کیا اباجی نے ان کے مشورے کے مطابق اس سہو یا سقم کی اصلاح کرلی۔ متذکرہ علمائے دین کے علاوہ دیگر متعدد علمائے کرام نے بھی منظوم ترجمے کو بنظرِ اصلاح ملاحظہ فرمایا

اور تقریباً سب ہی بزرگوں نے مسودے کے آخری صفحات پر اپنے قلم سے انتہائی حوصلہ افزا اور تحسین آمیز آرا تحریر فرما دیں۔
اس اہتمام اور سخت ترین ناقدانہ قطع و برید کے باوجود اباجی ایک ایک لفظ پر مزید غور و فکر کرتے رہے حتیٰ کہ تین سال گزر گئے تاآنکہ برصغیر کی تقسیم عمل میں آئی۔ قتل و غارت گری نے ہر انسان کا سکون چھین لیا، سب ہی مضطرب و بےچین ہو کر رہ گئے تھے اباجی انتہائی حساس انسان تھے انہوں نے حصولِ آزادی کے لئے مسلسل قلمی جہاد کیا تھا۔ انہوں نے ایسی ولولہ انگیز اور تاثراتی نظمیں کہی تھیں جو نشانِ راہ کی حیثیت رکھتی ہیں، ایسے نغمے اور ایسے رجز تحریر فرمائے تھے جو زبان زدِ خاص و عام ہو گئے تھے، سرکردہ لیڈران خاص طور سے خان لیاقت علی خاں، نواب محمد اسمٰعیل خاں، چودہری خلیق الزماں، خواجہ ناظم الدین، سردار عبدالرب نشتر راجہ صاحب محمود آباد اور رئیس الاحرار مولانا حسرت موہانی وغیرہ اباجی کے منظوم مشوروں کے والہ و شیدا تھے یہ حضرات ان کی ہر نئی تخلیق کی حد درجہ قدر افزائی فرمایا کرتے تھے، یہ نظمیں اس وقت کے موقر جرائد میں شائع تو ہوتی تھیں مگر انہیں یکجا نہیں کیا گیا تھا سنہ ۱۹۷۶ء میں بابائے قوم علیہ رحمۃ کے صد سالہ جشنِ پیدائش کے موقع پر میں نے اباجی کی ان نظموں کے حصول کے لئے خاصی جد و جہد کی اور ایک مختصر لیکن خوبصورت مجموعے کی شکل میں "قائد کی خوشبو" کے نام سے شائع کیا تو اربابِ حکومت اور علمی ادبی حلقوں میں "قائد کی خوشبو" کو بےمثال قبولیت حاصل ہوئی۔
سنہ ۱۹۴۷ء میں اباجی نے ہمیں پاکستان چلنے کے لئے مشورہ دیا اور ابتدائی انتظامات کے لئے خود بردوشِ ہوا لاہور آ گئے۔ یہاں ان کی شایانِ شان قدر و منزلت ہوئی، ان کے آرام و آسائش کیلئے ہر ممکن سہولت موجود تھی لیکن اباجی نے تمام عمر اپنی محنت کی کمائی پر قناعت کی تھی وہ نہ کبھی کسی اعزاز کے طالب ہوئے اور نہ کوئی وظیفہ یا مراعات قبول فرمائیں۔
میں اپنے اباجی کا سب سے چھوٹا بیٹا ہوں، بےپناہ محبت کرتے تھے وہ مجھ سے، لاہور میں چند روز قیام کے بعد انہوں نے مجھے لکھا کہ "اہلِ خانہ کے ساتھ کراچی پہنچو" میرے دوسرے بھائی فوری طور پر آمادۂ سفر نہ ہو سکے مگر میں اباجی کے اس حکم کی بجاآوری کے لئے والدہ معظمہ اپنی اہلیہ اور اپنی بھانجی کو لے کر بعجلت کراچی پہنچ گیا۔ پاک وطن کی آزاد فضا میں سکون کا سانس لیا تو اپنائیت کی خوشبو تھی، خلوص تھا، قدر افزائی تھی، اباجی کی علمی ادبی مثالی خدمات کا اعتراف تھا۔
کراچی تشریف لانے کے چند روز بعد وزیرِ اطلاعات و نشریات خواجہ شہاب الدین صاحب نے اپنے سکریٹری کے ذریعہ اباجی کو بلایا، کافی دیر بےتکلفانہ گفتگو ہوتی رہی، پھر خواجہ صاحب نے فرمایا۔
"مولانا ہجرت کے بعد مالی مسائل پیدا ہونا یقینی امر ہے اگر آپ پسند فرمائیں تو ریڈیو پاکستان سے کسی ادبی پروگرام کا مستقل معاہدہ کرا دیا جائے۔"
اباجی خواجہ صاحب کے اس احساس سے حد درجہ متاثر ہوئے اور شکریہ کے ساتھ اس پیش کش کو قبول کر لیا چنانچہ چند روز بعد سید ذوالفقار علی بخاری ڈائرکٹر جنرل ریڈیو پاکستان اور محترمی حفیظ ہوشیارپوری صاحب مکان پر تشریف لائے اور صلاح مشورے کے بعد "اردو مصادر" پر روزانہ دس منٹ کی ایک تقریر کا معاہدہ ہو گیا اور یہ سلسلہ تقریباً ایک سال تک جاری رہا۔
اسی کے ساتھ اباجی نے محسوس کیا کہ کراچی سے شائع ہونے والے رسائل میں خالص ادبی جریدہ کوئی نہیں ہے لہٰذا ماہنامہ "پرچم" کا اجرا فرمایا، پرچم کی ادارت کے فرائض میرے سپرد تھے اور خود ناصب کی حیثیت سے کئی مستقل سلسلے وار مضامین تحریر فرماتے تھے۔ پرچم۔ آفاقی و ہرجہتی ادب کا علم بردار بن کر لہرایا تھا اور برسہابرس تک تشنگانِ ادب کو سیراب کرتا رہا۔ اسی دوران اپنی نوعیت کا پہلا تعلیمی ادارہ "جامعہ ادبیہ (رجسٹرڈ) قائم کیا۔ جس میں صحافت، فنِ شاعری اور انشا پردازی کی باقاعدہ تعلیم کا انتہائی معقول انتظام کیا گیا تھا۔ اساتذہ میں کئی تجربہ کار صحافی اور فاضلِ ادب حضرات شامل تھے مگر چند ناگزیر وجوہ کی بنا پر ایک سال بعد جامعہ ادبیہ کو پرائیوٹ میٹرک کلاسز تک محدود کر دیا گیا۔ کاروافکار کے اس بےپناہ ہجوم کے باوجود اباجی کبھی اور کسی بھی وقت حرفِ شکایت زبان پر نہیں لاتے تھے۔
سنہ ۱۹۵۰ء کے ابتدائی دنوں میں تاج کمپنی کے مینیجنگ ڈائرکٹر معظمی شیخ عنایت اللہ صاحب مکان پر تشریف لائے اور خواہش ظاہر کی کہ آپ سیرۃ النبیؐ پر ایک مختصر لیکن انتہائی جامع کتاب تحریر فرما دیں۔ اباجی نے اس سعادتِ عظمیٰ کو فوراً ہی قبول کر لیا اور صرف ایک ڈیڑھ ماہ کے مختصر عرصے میں بالکل جدید اسلوب اور دلنشین پیرائے میں سیرۃ النبیؐ مکمل فرما دی۔ سیرۃ مبارکہ پر مستند اور شہرۂ آفاق کتب موجود ہیں، لیکن اللہ جل شانہ نے اباجی کی تحریر کردہ "سیرۃ النبیؐ" کو ایسی قبولیت عطا فرمائی کہ اب تک اس کے متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔
اسے اتفاق تو نہیں کہا جا سکتا ہاں خدائے بزرگ و برتر کا کرمِ خاص یا منشائے خداوندی ضرور کہا جا سکتا ہے کہ اباجی کا سب سے پہلا مجموعۂ کلام "نےستاں" تھا جو تمام کا تمام مذہبی نظموں اور نعتوں پر مشتمل تھا۔
شاعرانہ زندگی کا تقریباً ابتدائی دور ہی تھا کہ مثنوی مولانا روم کے مکمل چھ دفتروں کا اردو منظوم ترجمہ "الہامِ منظوم" کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور پھر اس وقت جبکہ دنیائے شعر و ادب میں وہ شہرت و عظمت کا بلند و بالا مقام حاصل کر چکے تھے۔ دنیا کی سب سے عظیم المرتبت کتاب قرآنِ کریم کا مکمل اردو منظوم ترجمہ "وحیِ منظوم" تائیدِ ایزدی سے پایۂ تکمیل کو پہنچا۔
اور پھر اباجی کے قلم سے ان کی آخری تصنیف نبیٔ آخر الزماں رسولِ کائنات سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مبارکہ "سیرۃ النبیؐ" تکمیل کو پہنچی سا انہیں اپنے علم و فن کی قوت اور اپنے عمل کی قطعیت پر پورا بھروسہ تھا۔
اس کے بعد آپ نے کوئی کتاب تصنیف یا تالیف نہیں فرمائی، گویا مالکِ لوح و قلم کو اباجی سے جو کام لینے تھے وہ پورے ہو چکے تھے ان کے ذہن و قلم کا طویل سفر اختتام کو پہنچ چکا تھا۔
اکتوبر سنہ ۱۹۵ء میں ان کے دماغ پر فالج کا کچھ ایسا اثر ہوا کہ قوتِ گویائی اور قوتِ تحریر دونوں ہی سلب ہو گئیں۔
زبان و بیان کی وہ فصاحت و بلاغت دم توڑ گئی جو مسلسل پچاس سال تک بےشمار ذہنوں کو جلا بخشتی رہی تھی۔ اس قلم کی قوتِ تحریر سلب ہو گئی تھی جس سے نظم و نثر کی چھوٹی بڑی تصانیف و تالیف کی تعداد کم و بیش تین سو تک پہنچ چکی تھی۔
اباجی کو خدائے ذوالجلال نے جو عزت، شہرت اور عظمت عطا فرمائی تھی اس میں ان کے پیر و مرشد حافظ حاجی وارث علی شاہ رح کی دعائیں بھی شامل تھیں۔ اباجی نے اپنے خودنوشت تذکرے میں ایک جگہ لکھا ہے کہ جب میں قبلہ حاجی صاحب کے دستِ حق پرست

پر بیعت کرنے کی غرض سے دیوہ شریف پہنچا تو آستانے میں قبلہ حاجی صاحب کے دستِ راست اور جانشین اوگھٹ شاہ وارثی بھی موجود تھے وہ مجھ سے متعارف تھے انہوں نے قبلہ حاجی صاحب سے میرا تعارف کرایا۔ بیعت کی رسم کے بعد قاعدے کے مطابق پیر و مرشد کو حسبِ حیثیت نذرانہ پیش کیا جاتا تھا لیکن میں نے شیروانی کی جیب سے ایک کاغذ نکال کر مرشد کے ہاتھ میں دے دیا یہ میری ایک تازہ غزل تھی جس پر سرنامہ یوں لکھا تھا۔

(شیخ عاشق حسین سیماب صدیقی اکبرآبادی تلمذ فصیح الملک نواب مرزا داغ دہلوی)

قبلہ حاجی صاحب نے سرنامہ پر ایک نظر ڈالی اور فرمایا "فصیح ہیں فصیح۔"

حضرت اوگھٹ شاہ نے فرمایا۔ جی ہاں حضور فصیح الملک کے شاگرد ہیں۔"

پھر چند سیکنڈ کے لئے قبلہ حاجی صاحب سر جھکائے بیٹھے رہے جیسے مراقبے میں ہوں اور دوسرے ہی لمحے کاغذ مجھے دیتے ہوئے فرمایا۔

"سناؤ اپنی غزل۔" میں نے چند اشعار سنائے اور مقطع پڑھا

خراب فرطِ عمل ہو نہ جائے اے سیماب
اسے جنابِ رسالت مآبؐ دیکھیں گے

مقطع سن کر قبلہ حاجی صاحب پر وجدانی کیفیت طاری ہو گئی اور کئی بار فصیح فصیح فرمایا،
اور میں نے محسوس کیا جیسے فصاحت و بلاغت کے دروا ہوتے چلے جا رہے ہیں۔"
لیکن اباجی نے تمام عمر اپنے آپ کو ایک "طالب علم" سے زیادہ کبھی کچھ اور نہ سمجھا۔

زمانۂ علالت میں بھی اباجی ہمیشہ خوش و خرم نظر آتے تھے، اپنی معذوری کا شکوہ انہوں نے کبھی نہیں کیا، وہ تقریباً چار ماہ بستر علالت پر رہے۔ ان سے محبت کرنے والے ہر روز ہی تشریف لایا کرتے تھے۔ مقامی احباب اور تلامذہ کے علاوہ مشاہیر ادبا و شعرا اور سیاست داں غرض جن حضرات کو بھی ان سے لگاؤ تھا، محبت تھی وہ وقتاً فوقتاً تشریف لاتے رہتے تھے اباجی کے غیر واضح الفاظ سے اکثر ان حضرات کی آنکھیں نم ہو جایا کرتی تھیں۔

جن کی تحریر و تقریر سے ایک زمانہ فیضیاب ہوتا رہا تھا وہ اپنے رفیقوں، عزیزوں، بزرگوں اور ساتھیوں سے باتیں کرنے پر بھی قادر نہ رہے تھے، یہ احساس اس وقت اور شدید ہو جاتا تھا جب ہندوستان سے ان کے ساتھی ان کے دوست ان کی مزاج پرسی کیلئے تشریف لے آتے تھے علامہ آرزو لکھنوی تشریف لائے، رئیس الاحرار مولانا حسرت موہانی نے زحمت فرمائی، حضرت جوش ملیح آبادی، حضرت جگر مراد آبادی، علامہ نیاز فتحپوری تشریف فرما ہوئے، حضرت عرش ملسیانی اور جگن ناتھ آزاد نے قدم رنجہ فرمایا، اباجی کے عزیز ترین شاگرد ساغر نظامی کے ہمراہ شکیل بدایونی اور نخشب جارچوی وغیرہ بھی ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے اباجی کے پاس غیر واضح اور مبہم الفاظ تھے جو خاصی توجہ سے سننے پر سمجھ میں آجاتے تھے، البتہ ایسے حضرات کو دیکھ کر ان کی آنکھوں میں خوشی کی بے پناہ چمک اور چہرے پر بے پایاں مسرت کا اظہار مجھے آج تک یاد ہے۔ یوں تو ان کے علاج کے لئے کراچی کے نامی گرامی معالج کوشاں تھے لیکن شاید اللہ کو اپنا ایک اعجاز دکھانا مقصود تھا۔ دہلی سے معظمی حکیم عبدالحمید صاحب کراچی تشریف لائے تو اپنے چھوٹے بھائی محترم حکیم محمد سعید صاحب کے ہمراہ اباجی کی مزاج پرسی کے لئے تشریف لائے۔ دو عظیم ہستیوں کی ملاقات دیدنی تھی کافی دیر تک دونوں دوست باتیں کرتے رہے، اباجی نے کیا کہا اور قبلہ حکیم صاحب کیا سمجھے یہ خدا ہی بہتر جانتا ہے لیکن میں یہ ضرور جانتا ہوں کہ قبلہ حکیم عبدالحمید صاحب نے مجھ سے کاغذ مانگا جیب سے قلم نکال کر ایک مختصر سا نسخہ لکھا اور چند ہدایات دیں اسی رات سے حکیم صاحب قبلہ کا نسخہ استعمال کرایا گیا اور صرف دو روز بعد ہی سے الفاظ کا وہ الجھاؤ کم ہوتا محسوس ہونے لگا اور پھر جلد ہی ان کی گفتگو صاف اور الفاظ واضح ہوتے گئے اور آہستہ آہستہ قوتِ گویائی واپس مل گئی،

ایک روز جبکہ والدہ معظمہ اور میں اباجی کے کمرے میں موجود تھے فرمانے لگے۔

"وحیِ منظوم" کا مسودہ تمہارے پاس میری ایک امانت ہے، جب بھی حالات سازگار دیکھو اسے طبع کرا لینا، یہ میری زندگی کا بڑا اہم سرمایہ ہے۔"

والدہ معظمہ نے اور میں نے انہیں یقین دلایا کہ آپ کا یہ عظیم کارنامہ منصۂ شہود پر انشاء اللہ تعالیٰ ضرور آئے گا اور آپ کی اس بے مثال کاوش سے ایک دنیا فیض یاب ہوگی۔"

میری یہ بات سنکر اباجی کے چہرے پر مسرت کی ایک لہر سی دوڑ گئی تھی اپنی اس تمنا کا اظہار کر کے وہ مطمئن ہو گئے تھے جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ میں ان کی سب سے آخری اولاد ہوں وہ مجھ سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔ مجھے اس بات پر فخر محسوس ہوتا رہا ہے کہ میں نے اپنے اباجی کے اس اعتماد کو کبھی مجروح نہ ہونے دیا جو انہیں مجھ پر تھا۔ میرے ایک بھائی حافظ سجاد حسین بھی اباجی کی علالت کے زمانہ میں بھارت سے کراچی آگئے تھے۔

اور پھر ۳۱ جنوری ۱۹۵۱ء کو دنیائے ادب کے اس درخشاں ستارے، صحافت اور شاعری کے اس امام نے اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی، اباجی نے اپنی ایک غزل کے مقطع میں فرمایا تھا۔

سیماب کس نے عرش سے آواز دی مجھے
کہہ دو کہ انتظار کرے، آرہا ہوں میں

اباجی کی وفات پر دنیائے ادب نے زبردست خراجِ عقیدت پیش کیا، تقریباً ہر اخبار اور رسالے نے سیاہ حاشیوں میں ان کے انتقال پر اظہارِ افسوس کیا تھا نہ صرف برِصغیر پاک و ہند بلکہ غیر ممالک سے بھی اتنے تعزیتی خطوط موصول ہوئے تھے کہ ماہنامہ شاعر کا ڈھائی سو صفحات پر مشتمل "سیماب نمبر" اور ماہنامہ "پرچم" کراچی کا دو سو صفحات کا "تعزیت نمبر" تعزیت ناموں کی اشاعت سے بھر گئے تھے، یہ تعزیت نامے ان کے ہمعصر شعراء، ادبا اور ہر مکتبۂ فکر کے ممتاز و مشاہیر شخصیتوں نے بھیجے تھے کئی رسائل نے اباجی کے کارہائے نمایاں پر خراجِ تحسین پیش کرنے کے لئے ضخیم سیماب نمبر شائع کئے تھے اور ہر بڑے شہر

میں تعزیتی جلسے منعقد ہوتے رہے تھے، ابا جی کی آخری آرامگاہ کے لئے حکومت نے سابقہ قائد آباد میں جگہ دی تھی اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی ان کی عظمت کی ایک واضح دلیل ہے کہ قائدِ اعظمؒ جیسے عظیم قائد کے پُر شکوہ مقبرے سے ذرا دور بے نام ونمود آسودۂ خواب ہیں۔

وہ اپنے دور کے عظیم اسکالر تھے، مثالی محقق اور نامور شاعر تھے، اچھے مقررین میں ان کا شمار ہوتا تھا، کسی نے انہیں "تاج الشعراء" کا خطاب دیا کسی نے "ناخدائے سخن" لکھا، نواب مرزا سائل دہلوی جو فصیح الملک مرزا داغ دہلوی کے داماد تھے اور جانشینِ داغ کہلاتے تھے انہوں نے ایک بڑے اجتماع میں ابا جی کو "جانشینِ داغ" کے خطاب سے نوازا، اہلِ اکبرآباد نے انہیں "شاعرِ تاج" کا خوبصورت خطاب عطا فرمایا۔ اور نہ جانے کتنے صاحبُ الرّائے حضرات ان کے نام کے ساتھ ملک الشعراء لکھتے ہیں لیکن ابا جی نے کبھی اور کسی بھی وقت اپنے نام کے ساتھ کوئی خطاب لکھنے کی اجازت نہ دی انہوں نے زندگی بھر اپنے آپ کو صرف ادب کا ایک ادنیٰ خادم سمجھا ان کا مسلک خدمت تھا، ان کا مقصدِ حیات علم وفن کی ترقی و ترویج تھا، ایک راسخ العقیدہ سچے اور اچھے مسلمان کی حیثیت سے اپنی عمرِ عزیز کے ستر سال پورے کر کے اپنا کام اور اپنا نام چھوڑ کر دنیا سے رخصت ہو گئے۔ ابا جی نے اپنی غزل کے ایک شعر میں کہا تھا۔

بھرے گی ان کو میرے بعد لاکھوں رنگ سے دنیا
خلائیں چھوڑ دی ہیں میں نے کچھ اپنے فسانے میں

اور میں ان کے چھوڑے ہوئے ادبی وشعری سرمایہ خاص طور سے "وحیِ منظوم" جیسے عظیم کارنامے کی اشاعت کے لئے اللہ مسبّبُ الاسباب سے اس کی رحیمی و کریمی کا طالب رہا۔

---

۲۰ رمضان المبارک مطابق ۲۱ جولائی ۱۹۸۱ء کی ایک کیف آور سہانی شام کو اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے خوبصورت ہال میں قومی ہجری کمیٹی (جس کے چیرمین عالی مرتبت اے۔ کے بروہی صاحب ہیں) کے زیرِ اہتمام پندرہویں صدی ہجری تقریبات کے سلسلے میں تقسیمِ انعامات کی ایک پُر وقار تقریب منعقد ہوئی اس میں شرکت کے لئے تمام مراعات کے ساتھ مجھے اسلام آباد بلایا گیا تھا۔

عزت مآب جنرل محمد ضیاء الحق صدرِ مملکت نے قرآنِ کریم کے چار مختلف زبانوں کے مترجمین کو اعزاز و انعامات سے نوازا، اس نوازش و اکرام میں ابا جی کا منظوم ترجمہ قرآنِ پاک "وحیِ منظوم" سرِ فہرست تھا اس رفیع الشان تقریب میں جو اعزاز ابا جی کو بخشا گیا اس کے لئے میں بے حد ممنون ہوں، اور میں شکر گذار ہوں محترمی جناب آغا حسن عابدی، پریذیڈنٹ بی سی سی آئی کا جن کی معاونت نے میرے خوابوں کو حقیقت کا جامہ پہنا دیا۔ اور ان محترم المقام حضرات کا بھی جنہوں نے میری درخواست پر انتہائی مصروفیت کے باوجود اپنی گرانقدر نگارشات سے مجھے نوازا، ان بزرگوں میں استادِ محترم پروفیسر غلام مصطفےٰ خاں صاحب سابق صدر شعبۂ اردو سندھ یونیورسٹی، گرامی منزلت جناب محمد علی خان آف ہوتی وفاقی وزیرِ تعلیم حکومتِ پاکستان، حضرت مولانا جمال میاں فرنگی محلی۔ معظمی اے۔ کے بروہی صاحب، ریکٹر اسلامیہ یونیورسٹی اسلام آباد۔

محترمی راجہ محمد ظفر الحق وفاقی وزیرِ اطلاعات ونشریات حکومتِ پاکستان اور گرامی قدر جسٹس آفتاب حسین چیرمین وفاقی شرعی عدالت اسلام آباد خاص طور سے قابلِ ذکر ہیں۔ جن کی فاضلانہ نگارشات نے "وحیِ منظوم" کی افادیت اور انفرادیت میں ایک حسن پیدا کر دیا ہے۔ محترمی جناب سید ہاشم رضا صاحب کی بزرگانہ شفقتوں کا بھی ممنون ہوں "وحیِ منظوم" کی طباعت واشاعت کے سلسلے میں پیشہ ورانہ خدمات کے ذیل میں جن اداروں نے تعاون کیا میں ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جناب رفیع احمد صبا متھراوی اور برادرم سید شفیق الدین شارق نے میرے دوش بدوش تحقیق وتصحیح میں جو محنت کی ہے اس کے لئے میں ان کا احسان مند ہوں۔ میں ان ادب پرور اور سیماب نواز حضرات کا بھی تہہ دل سے ممنون ہوں جنہوں نے اس کی اشاعت پر اپنے پُر خلوص "پیغامات" بھیج کر میرے حوصلوں کو بلند سے بلند تر کر دیا، یہ حقیقت ہے کہ ہر کام کا ایک وقت معیّن ہوتا ہے۔ ہر نیک کام میں قدرت کی مصلحت مضمر ہوتی ہے۔ حمد وثنا اس قادر و قدیر، عظیم و رحیم اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہی ہے جو بے بس اور بے آسرا انسانوں کو حوصلے عطا فرماتا ہے اور ان حوصلوں کو بروئے کار لانے کے لئے راستے استوار کرتا ہے۔

سیماب اکاڈمی کے قیام کا بنیادی مقصد یہی ہے کہ تاریخی حیثیت کی حامل اور انفرادی موضوعات پر مبنی تخلیقات کو منظرِ عام پر لایا جائے لہٰذا اس سمت میں "کلامِ الٰہی" کے منظوم ترجمے سے پیش رفت کی گئی ہے، ربِّ جلیل نے میرے ارادوں میں استحکام عطا فرمایا تو اس ادارے سے منفرد تخلیقات کی مسلسل اشاعت ہوتی رہے گی۔

اس سے تو غالباً کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا کہ سہو وخطا انسان کی سرشت میں شامل ہے۔ "وحیِ منظوم" کی تیاری اور تکمیل میں میں نے اور میرے منجھلے بیٹے خورشید انور صدیقی سلمہٗ نے بینک کی ذمہ دارانہ ملازمت کے باوجود سخت محنت کی ہے، ہر ممکن احتیاط برتی ہے اور ممکنہ کوشش کی ہے کہ کسی غلطی یا کوتاہی کا امکان نہ رہے لیکن اگر کوئی غلطی، کوئی فروگذاشت آپ کو نظر آئے تو براہِ کرم اس کی نشاندہی ضرور فرما دیں تاکہ آئندہ اشاعت میں اسے درست کر دیا جائے۔

اس کی وضاحت بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ عربی متن کے مطابق مقابل کے صفحے پر منظوم ترجمہ دیا گیا ہے۔ لیکن بعض صفحات پر ترجمے کے اشعار کچھ زائد تھے لہٰذا انہیں حاشیہ پر لکھوایا گیا ہے اور ترجمے میں آیت ظاہر کرنے کے لئے یہ نشان ؛ لگایا گیا ہے۔

آخر میں تمام قارئینِ کرام سے ملتمس ہوں کہ "وحیِ منظوم" سے استفادہ فرمائیں تو میرے ابا جی کی مغفرت کے لئے ربِّ جلیل وکریم کی بارگاہ میں چند لفظ کلمۂ خیر ضرور ادا فرمائیں۔

طالبِ دُعا

۳۰ اکتوبر ۱۹۸۱ء

خلف:۔ علّامہ سیماب اکبرآبادی

رابطہ کیلئے:۔ پوسٹ بکس نمبر ۲۲۶۷ ناظم آباد کراچی ۱۸

حضرت مولانا جمال میاں فرنگی محلی مدظلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً مصلیاً ومسلماً

برادرم جناب مظہر صدیقی

آپ کی انتہائی سعادت مندی ہے کہ آپ نے اپنے والد مرحوم علامہ سیماب اکبرآبادی کے منظوم قرآنی ترجمے کو زیورِ طبع سے آراستہ کیا۔ میں نے آپ کی حسبِ فرمائش اس منظوم ترجمے کے پہلے پارے کا مطالعہ کیا ترجمے کی بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کو نثر کی طرح پڑھا جائے تب بھی عبارت کی شگفتگی باقی رہتی ہے۔

تفسیری حاشیئے بھی نہایت مفید ہیں۔ ترجموں کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ ترجمہ پڑھ کر اصل کتاب زیادہ ذوق وشوق سے پڑھیں۔ قرآن شریف کا اعجاز ہے کہ اسے حفظ کرلینا آسان ہے۔ منظوم ترجمے کا فائدہ یہ ہے کہ اس کو بھی یاد میں محفوظ کیا جا سکتا ہے۔

علامہ سیماب مرحوم نے مثنوی معنوی کا منظوم ترجمہ بھی کیا۔ اور یہ سعادت بھی اُن کے حصّے میں آئی کہ قرآن شریف کا مکمّل منظوم ترجمہ انہوں نے کردیا ان کی ذاتی کاوش اور قابلیت کے سوا اُن کے مرشد حاجی وارث علی شاہ کے تصرّفِ روحانی سے یہ عظیم کارنامے سرانجام پائے۔

اللہ تعالےٰ ان کی اس خدمت کو قبول کرے۔ اور ہمیں اس سے مستفید ہونے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین

والسلام محمد جمال الدین عبدالوہاب الانصاری

کراچی ۱۹ / شوال المکرم ۱۴۰۱ ہجری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Phone : { 20521 / 28083

No. 2027
FEDERAL SHARIAT COURT

Dated : 26/10/81

علامہ سیماب اکبرآبادیؒ نے قرآنِ کریم کا جو اردو میں منظوم ترجمہ بنام "وحیِ منظوم" کیا ہے یہ اس امت کے چودھا سو سال میں پہلا کامیاب اور مستحسن اقدام ہے، یہ اُن کی بلند پایہ شاعری کا ایک بیّن ثبوت اور اُن کی قادرالکلامی، عروجِ فن اور قرآنِ کریم پر حد درجہ عبور کی بے نظیر مثال ہے۔ نظم میں جو فطری انسانی کشش ہوتی ہے اور منظوم کلام کو انسانی فطرت جس سرعت سے قبول کرتی ہے قرآنِ کریم کے اِس منظوم ترجمے سے یہ مطلب حاصل ہو جائے گا اور ہر صاحبِ ذوق آدمی کو اس سے قرآنِ کریم کا ترجمہ اور مطلب آسانی سے سمجھنے میں مدد ملے گی

علاوہ ازیں اس سے ادب میں ایک نئے باب کا اضافہ ہوگا۔ اُمید ہے کہ ادبا اور شعرا کلام پاک کو سمجھنے اور اسے ترویج دینے کی طرف زیادہ مائل ہو جائیں گے جو ایک بڑا دینی فریضہ ہے اور حفاظتِ کلامِ الٰہی کا ایک درخشاں پہلو ہے۔

ادب کے اس ترقی یافتہ دور میں "وحیِ منظوم" ایک اہم تقاضے کو پورا کرتا ہے۔ اس سے ترقی کے نئے نئے تقاضوں کے مطابق قرآنِ کریم کی خدمت کا جذبہ اُبھرتا رہے گا۔ اور فضلاء اور علماء اس طرف توجہ دے کر اپنا فریضہ ادا کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالےٰ اِس عظیم محنت کو بار آور اور مشعلِ راہ بنائے۔

آفتاب حسین

جسٹس آفتاب حسین

چیرمین وفاقی شرعی عدالت اسلام آباد

عالی منزلت راجہ محمد ظفر الحق

وزیر اطلاعات و نشریات حکومتِ پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

قرآن کریم کے فضائل و مناقب کی کوئی حد و نہایت نہیں۔ خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ "قرآن کے عجائب اور علوم کبھی ختم نہیں ہوں گے"۔ ان کی کوئی انتہا نہیں ہے، قیامت تک اہلِ علم و فضل قرآن کا مطالعہ کرتے رہیں گے، اس میں غور و فکر جاری رکھیں گے اور اس کے اصول و کلیات کی روشنی میں نئے نئے علوم اخذ اور نو بہ نو مسائل کا حل تلاش کرتے رہیں گے۔

قرآن کی عظمت اور علوِ شان کی گواہی خود قرآن دے رہا ہے۔

لو انزلنا ھٰذا القرآن علیٰ جبل لرأیتہ خاشعاً متصدعاً من خشیۃ اللہ وتلک الامثال نضربہا للناس لعلھم یتفکرون ؕ (الحشر)

ترجمہ:۔ اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو اے مخاطب تو دیکھتا کہ وہ پہاڑ خدا کے خوف سے دب جاتا اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا اور ہم یہ مثالیں لوگوں کے لئے اسی لئے بیان کرتے ہیں کہ وہ غور و فکر سے کام لیں"

قرآن حکیم کی عظمت کو بیان کرتے ہوئے معروف بلند پایہ مفسرِ قرآن امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"تمام آسمانی صحیفوں کا خلاصہ اور نچوڑ قرآن کریم ہے، یہی وجہ ہے کہ قرآن حکیم پر ایمان، تمام آسمانی صحیفوں پر ایمان لانے کے مترادف ہے اور قرآن کا انکار تمام الہامی کتابوں کا انکار ہے۔"

قرآن حکیم ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ اس میں نہ صرف انفرادی مشکلات کا حل موجود ہے بلکہ اجتماعی مسائل کا بھی کوئی پہلو ایسا نہیں جس کے لئے کامل راہنمائی موجود نہ ہو۔ مسئلے کا تعلق معاش و اقتصاد سے ہو یا اصلاحِ معاشرہ یا امورِ مملکت سے۔ ہر معاملے میں راہنمائی کے بنیادی اصول اس کتابِ ہدایت میں موجود ہیں۔

اس کتابِ مبین کو پڑھنا اور اس کے اوامر و نواہی پر عمل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن حکیم کی تعلیم و تعلم سے وابستہ طبقہ کو بہترین افرادِ امت قرار دیا ہے۔ "خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ"

اسلام جب عرب سے نکل کر دنیا کے ان مختلف حصوں میں پھیلا جن کی زبان عربی نہیں تھی تو علماء امت نے ان لوگوں کو مقامی زبانوں میں قرآن حکیم کے مطالب و معانی سمجھانے کے لئے قرآن حکیم کے مختلف زبانوں میں تراجم کئے۔ چنانچہ برصغیر پاک و ہند میں خاندان ولی اللہی کے عظیم المرتبت بزرگ حضرت شاہ عبدالقادرؒ نے پہلا اردو ترجمہ امتِ مسلمہ کو پیش کر کے ایک اہم ضرورت کو پورا فرمایا۔ یہ ترجمہ قرآن ۱۲۰۵ھ میں شائع ہوا۔ اس کے بعد بہت سے اردو تراجم ہوئے اس کے ساتھ ساتھ برصغیر کی علاقائی زبانوں کے ماہرین نے مقامی زبانوں میں بھی تراجم کئے چنانچہ آج پشتو، سندھی، بلوچی، براہوی، سرائیکی، پنجابی میں تراجمِ قرآن حکیم عام استفادے کے لئے موجود ہیں۔ ہمارے علماء نے قرآن حکیم کے منظوم تراجم بھی پیش فرمائے ہیں۔

مقامی زبانوں کے دوش بدوش اردو میں علامہ سیماب اکبر آبادی نے اس روایت کو آگے بڑھاتے ہوئے ایک اہم اور قابلِ قدر خدمت سرانجام دی ہے، میں امید کرتا ہوں کہ طالبانِ علم انکی اس کاوش سے مستفید ہوں گے۔ اردو میں اثر زبیری صاحب کا منظوم ترجمہ بھی موجود ہے۔ ایک بات محلِ نظر ہے جس کی جانب توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ وہ ہے اس منظوم ترجمہ کا نام (وحی منظوم) اس عنوان سے بادی النظر میں یہ مترشح ہوتا ہے کہ یہ منظوم ترجمۂ قرآن بذاتہ وحی ہے جو کہ حقیقت سے مطابقت نہیں رکھتا کیونکہ قرآن حکیم الفاظ اور معانی کے مجموعے کا نام ہے۔ اس نام پر نظرِ ثانی کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

اختتامِ کلام اس درخواست پر کرتا ہوں کہ آسمان تلے قرآن حکیم سے بڑی کوئی دولت اور اس سے عظیم کوئی نعمت موجود نہیں ہے ہماری بقا اور سلامتی کا راز اسی میں مضمر ہے کہ ہم قرآن حکیم کو پڑھیں، سمجھیں اس پر عمل کریں اور اسے دوسروں تک پہنچائیں۔

وما علینا الا البلاغ

ظفر الحق

عالی مرتبت

محمد علی خان آف ہوتی

وزیرِ تعلیم حکومتِ پاکستان

قرآن مجید دنیا کی سب سے زیادہ پڑھی جانے والی الہامی کتاب ہے۔ اس کی جامعیت اور ابدیت کا یہ اعجاز ہے کہ کروڑوں انسان صدیوں سے اس کا مطالعہ اور تلاوت کر رہے ہیں۔ قرآن سے متعلق اور قرآن سے ماخوذ لاکھوں کتابیں لکھی گئی ہیں اور لکھی جا رہی ہیں۔ مرورِ ایام کے ساتھ اس کتابِ مقدس کی اہمیت، ضرورت اور مقبولیت میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اس لئے کہ قرآنِ حکیم محض ایک ادبی و علمی شاہکار نہیں بلکہ یہ انسانیت کی ہدایت و نجات کا آخری صحیفہ ہے اور یہی وہ چشمۂ نور ہے جس سے کفر و شرک کی ظلمتیں اور جہالت و ضلالت کی تاریکیاں دُور ہو سکتی ہیں، اسی لئے مسلمانوں نے اس کے متن کی حفاظت کے لئے اس کے ایک ایک حرف کو سینوں میں محفوظ کیا اور اس کی برکات سے اہلِ عالم کو مستفید کرنے کے لئے اس کی تفسیریں لکھیں اور مختلف زبانوں میں قرآنِ حکیم کے ترجمے کئے۔ برِ صغیر میں اس دینی و علمی خدمت کی ابتدا حضرت شاہ ولی اللہؒ کے فارسی ترجمہ سے ہوئی جس کے بعد اردو میں شاہ عبدالقادرؒ، شاہ رفیع الدینؒ، مولانا محمود الحسنؒ، مولانا اشرف علی تھانویؒ، مولانا نذیر احمدؒ، حافظ فتح محمد جالندھریؒ، مولانا ابوالاعلیٰ مودودیؒ و غیرھم نے یہ خدمت انجام دی اور یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔

کلامِ ربانی کا ایسا ترجمہ، جو اس کلام کی تمام صوری و معنوی خوبیوں کا جامع ہو، انسانی استعداد سے بالاتر ہے۔ اس کی حقیقی لذت سے آشنا ہونے کے لئے عربی مبین کا سہارا لینا ضروری ہے تاہم اس کے ارشادات و احکام کو ممکنہ حد تک اصل کے قریب لا کر افہام و تفہیم کی جو مساعی کی گئی ہیں وہ بہت حد تک کامیاب ہوئی ہیں ایسی مساعی زیادہ نثر میں ہیں کیونکہ نثر میں اظہارِ خیال پر جملوں کی طوالت اور لفظوں کے دروبست کی فنی پابندیاں زیادہ نہیں لیکن نظم کے میدان میں بوجوہ یہ کام خاصا دشوار ہے خصوصاً اس لئے کہ منظوم ترجمہ میں قرآنِ حکیم کے مطالب کی صحیح ترجمانی کے ساتھ نظم کے فنی تقاضوں کو بھی پورا کرنا پڑتا ہے۔ وزن و بحر کی صحت کے ساتھ ردیف و قافیہ کی موزونیت کا اہتمام بجائے خود جگر کاوی کا متقاضی ہے لیکن جب معاملہ قرآنِ کریم کی ترجمانی کا ہو تو اس کی نزاکت میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ ان حالات میں اس راہ کو اختیار کرنا اور اس سے بخیر و خوبی گزر جانا عالی ہمتی کا ثبوت بھی ہے اور اللہ تعالےٰ کے خاص فضل و کرم کی دلیل بھی۔

علامہ سیماب اکبر آبادیؒ کا جذبۂ صادق اور ان کا دینی شغف قابلِ تحسین ہے کہ انہوں نے قرآنِ مجید کا منظوم ترجمہ اردو میں کیا۔ اس کام کی فنی ضروریات بھی کم نہ تھیں اس پر مستزاد یہ کہ علامہ مرحوم نے ترجمہ میں اسلاف کے مستند ترجموں کے تتبع کو لازم قرار دیا اور کہیں بھی تجدد کی راہ اختیار نہیں کی۔ متن کے جس قدر قریب رہ کر انہوں نے قرآنی مطالب کو صحت کے ساتھ نظم کیا ہے اس پر حیرت ہوتی ہے۔ "وحیِ منظوم" جہاں ایک طرف شعریت و نظمیت کے اعتبار سے عروض و بیان کے اعلیٰ معیار پر پوری اترتی ہے اور مصنف کی استادانہ پختگی اور فنی مہارت کی مظہر ہے دوسری طرف ترجمانیٔ قرآن کی صحت ان کی علمیت اور راست فکری کی آئینہ دار ہے۔ 'وحیِ منظوم' اردو کے دینی ادب میں ایک قابلِ قدر اضافہ ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مصنف کی اس مخلصانہ خدمت کو شرفِ قبول بخشے اور آخرت میں اُن کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کا ذریعہ بنائے۔

علامہ مرحوم کے فرزندِ ارجمند جناب مظہر صدیقی قابلِ مبارک باد ہیں کہ انہوں نے 'وحیِ منظوم' کی طباعت و اشاعت کا خاص اہتمام کیا ہے۔ ان کی یہ سعی یقیناً مشکور ہوگی اور ان کے لئے دنیا و آخرت کا حقیقی سرمایہ ثابت ہوگی۔

ادیب العصر حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی صاحب

الحمد للہ وکفٰی وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفٰی اما بعد میں نے یہ ترجمہ منظومہ حضرت سیماب صاحب کا بعض بعض مقامات سے دیکھا ماشاء اللہ نہایت مفید اور کار آمد معلوم ہوتا ہے حضرت ناظم صاحب موصوف نے اکابرِ اسلاف رحمہم اللہ تعالےٰ کے تراجم کی مطابقت کا التزام کیا ہے اس بنا پر یہ ہر طرح قابلِ اعتماد ہے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس سے عام انسانوں کو فیضیاب کرے اور حضرت ناظم صاحب موصوف کی مساعیٔ جمیلہ کو مشکور اور باعثِ اجرِ جزیل فرمائے۔ آمین

۲۳ر شوال ۱۳۶۵ھ ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہ

ادیب شہیر حضرت مولانا سعید احمد اکبر آبادی

ایڈیٹر "برہان" دہلی

خاکسار راقم الحروف نے قرآنِ مجید کا منظوم ترجمہ از مولانا سیماب صاحب اکبر آبادی تقریباً از اوّل تا آخر تمام کا تمام دیکھا ہے اور اب میں بوثوق یہ کہہ سکتا ہوں کہ فاضل مترجم نے یہ ترجمہ بڑی احتیاط اور کامل احساسِ ذمہ داری کے ساتھ کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ میں اس سے پہلے یہ تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ کتابِ الٰہی کا منظوم ترجمہ اتنا کامیاب ہو سکتا ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مولانا نے ایک بلند پایہ استادِ سخن اور قادر الکلام شاعر ہونے کے باعث حضرت شیخ الہندؒ اور حضرت شاہ عبدالقادرؒ دہلوی کے تراجم سے استفادہ کیا ہے۔ جابجا قوسین میں جو فقرے اور عبارتیں ہیں وہ سب توضیحی اور تشریحی ہیں جن سے ترجمے کے سمجھنے میں مدد ہی مل سکتی ہے نہ کہ مفہوم قرآنی میں کسی قسم کا ردوبدل واقع ہوا ہو ترجمہ پر نظر کرنے کے بعد بعض مقامات پر کوئی لفظ کھٹکا تو میں نے بے تکلف مولانا سے عرض کر دیا۔ اور مولانا نے اسے منظور کر کے وہیں ترمیم و تنسیخ کر دی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ منظوم ترجمۂ قرآن اردو زبان میں اپنی نوعیت کا پہلا اور واحد کارنامہ ہے مجھے امید ہے کہ اسے قبولیت عامہ کا شرف حاصل ہوگا۔

سعید احمد اکبر آبادی
اڈیٹر برہان دہلی

حضرت مولانا عتیق الرحمٰن عثمانی صاحب

ناظم ندوۃ المصنفین دھلی

مولانا سیماب اکبر آبادی ہمارے ملک کے مشہور نغز گو اور قادر الکلام شاعر ہیں۔ فنی اعتبار سے بھی موصوف کا شمار مسلم الثبوت اساتذہ میں ہے۔ مقامِ مسرت ہے کہ ایسے باکمال استادِ سخن کا کمال، شاعری کی حدود اربعہ تک ہی محدود نہیں رہا بلکہ ان کے قلم سے کلامِ الٰہی کی بے مثل خدمت معرضِ وجود میں آگئی۔

آپ نے شب و روز کی عرق ریزی کے بعد کلامِ مجید کا منظوم ترجمہ تیار کیا اور حق یہ ہے کہ اس خدمت کا حق ادا کر دیا۔ اس بابرکت ترجمہ کے بڑے حصہ کو دیکھنے اور مختلف تراجمِ قرآن سے مقابلہ کرنے کی سعادت میرے لئے بھی مقدر ہو چکی تھی انتہائی عدیم الفرصتی کے باوجود بحمداللہ متعدد پاروں کا ترجمہ غور اور دلچسپی سے دیکھا میرے خیال میں فاضل مترجم نے اس اہم ذمہ داری کے کام کو زیادہ سے زیادہ احتیاط اور قابلیت سے انجام دیا ہے ترجمہ کی زمین حضرت شاہ عبدالقادرؒ اور حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ کا نثری ترجمہ ہے۔ مترجم کا یہی حسنِ انتخاب ہے جس کی وجہ سے ترجمہ کا پایۂ اعتبار نہایت بلند ہو گیا ہے۔ اور اس مرحلے پر پورے وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ بحالتِ موجودہ اس سے بہتر اور با احتیاط اور معتبر منظوم ترجمہ نہیں ہو سکتا۔ فقط

۱۲ر شوال المکرم ۱۳۶۵ھ

عتیق الرحمٰن عثمانی
ناظم ندوۃ المصنفین دہلی

پروفیسر غلام مصطفےٰ خاں صاحب

ایم۔اے، ایل ایل بی، پی ایچ ڈی، ڈی لٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم

اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر و احسان ہے کہ اس نے مسلمانوں کو دو ایسی نعمتیں عطا فرمائی ہیں کہ جن کا ازل سے ابد تک کوئی جواب نہیں۔ ایک نعمت حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی ہے اور دوسری نعمت اسی پہلی نعمت کا عظیم ترین معجزہ یعنی قرآنِ پاک ہے اور یہ بھی عجیب احسان ہے کہ مسلمان خواہ کتنا ہی بے عمل اور سیاہ کار ہو ان دونوں نعمتوں کے تقدس کو قائم رکھنے کے لیے جان کی بازی لگانے سے بھی دریغ نہیں کرتا اور اس نے ان نعمتوں سے وابستگی اور شیفتگی کو ہر دور میں اپنے لیے سعادتِ دارین کا وسیلہ سمجھا ہے۔

مسلمان جب عرب سے باہر مختلف ملکوں میں پہنچے تو انھوں نے قرآنِ پاک کو سمجھنے اور سمجھانے کے لیے وہاں کی زبانوں کو اختیار کیا۔ مشرق میں غالباً قرآنِ پاک کا سب سے پہلا ترجمہ فارسی میں ہوا جو منصور بن نوح سامانی (۳۶۵ھ تا ۳۵۰ھ) کے عہد کے علما نے کیا تھا اور جو تہران سے شائع ہو چکا ہے۔ اس کے بعد ہر دور میں فارسی ترجمے مرتب ہوتے رہے جیسا کہ اسٹوری کی PERSIAN LITERATURE (جلد اول جزو اول دوم) اردو انسائیکلوپیڈیا آف اسلام (کراسہ ۹ جلد ۴/ ۵۳۱-۵۳۲) فہرست ع.بی ETHE صفحہ ۵-۶)۔ فہرست برٹش میوزیم (جلد اول صفحہ ۶-۸) فہرست کیمبرج (براؤن صفحہ ۴-۴۲) فہرست انڈیا آفس (جلد اول صفحہ ۱۴۵۶) وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے۔

دہلی سے عرصہ ہوا فارسی کے دو ترجموں والا قرآنِ پاک شائع ہوا تھا۔ ان میں سے ایک ترجمہ حضرت شیخ سعدیؒ سے منسوب کیا گیا ہے۔ ایسا نہیں ہے بلکہ یہ ترجمہ حضرت علی ابن محمد المعروف میر سید شریف جرجانیؒ (المتوفی ۸۱۶ھ) کا ہے اور دوسرا ترجمہ شاہ ولی اللہ دہلوی (المتوفی ۱۱۷۶ھ) کا ہے۔ لیکن شاہ صاحب سے پہلے مخدوم نوح بالائی (۹۱۱ھ تا ۹۹۸ھ) نے فارسی میں ترجمہ کیا تھا۔ جس کا ایک پارہ راقم الحروف نے ۱۳۸۱ھ میں شائع کیا تھا۔

برصغیر پاک و ہند میں اردو رائج تھی اس لیے ہمارے علماء نے قرآنِ پاک کے اردو ترجمے مرتب کیے اور تفسیریں بھی لکھیں۔ پرانی گجراتی اردو (گجری) میں سورۂ یوسف کی تفسیر (نثر میں) دسویں صدی ہجری کے اواخر یا گیارھویں صدی ہجری کے اوائل کی تالیف ہے۔ اول آخر سے اس کا ناقص نسخہ مولوی عبدالحق مرحوم کو ملا تھا۔ اس لئے مؤلف کا نام معلوم نہیں۔ دکنی اردو میں صرف آخری پارے کا ترجمہ بھی مولوی صاحب مرحوم کو ملا تھا۔ وہ غالباً دسویں صدی ہجری کے اوائل کا ہے۔ ان کے علاوہ دوسرے ترجمے اور تفسیریں بھی دکنی اردو میں لکھی گئیں جن کے نمونے مختلف کتب خانوں میں محفوظ ہیں۔

شمالی ہند میں قاضی محمد معظم ابن مفتی محمد اعظم سنبھلی نے ۱۱۳۱ھ میں تفسیرِ ہندی لکھی۔ پھر حضرت مظہر جانِ جاناںؒ کے خلیفہ حضرت مراد اللہ انصاری سنبھلی نے تفسیرِ مرادیہ (خدائی نعمت کے تاریخی نام سے) ۱۱۸۵ھ میں لکھی لیکن یہ صرف آخری پارے کی تفسیر ہے۔ پھر ۱۲۰۰ھ میں شاہ رفیع الدینؒ نے نہایت محتاط طریقے پر تحت اللفظ ترجمہ کیا اور ان کے بعد ان کے بھائی شاہ عبدالقادرؒ نے بامحاورہ ترجمہ ۱۲۰۵ھ میں موضحِ قرآن کے تاریخی نام کے ساتھ مرتب کیا۔ اس میں انھوں نے مختصر تفسیری فوائد بھی شامل کیے تھے لیکن بعد کے لوگوں نے اسے خوب پھیلا کر اور شاہ عبدالقادرؒ سے منسوب کر کے شائع کرایا۔ اس ترجمے کے بعد ہی ۱۲۰۶ھ میں شاہ برکت اللہ مارہرویؒ کے پوتے شاہ حقانی نے تفسیرِ قرآنی حقانی مرتب کی۔ اسی زمانے میں حکیم محمد شریف (المتوفی ۱۲۱۶ھ) کا ترجمہ مرتب ہوا۔ پھر فورٹ ولیم کالج کے مولوی امانت اللہ نے ۱۲۱۷ھ میں بعض علماء کی شرکت میں ترجمہ مرتب کیا۔ اس کے بعد سے سیکڑوں ترجمے اور تفسیریں برابر مرتب ہوتی رہیں[1]

پھر ہمارے شعراء نے بھی یہ سعادت حاصل کی۔ ان کے یہ منظوم ترجمے خصوصیت رکھتے ہیں :-

۱۔ شمس الدین شائق ایزدی لاہوری نے ۱۳۴۲ھ میں چار حصوں میں مکمل ترجمہ کیا۔

۲۔ آغا شاعر دہلوی نے پہلے پارے کا منظوم ترجمہ کیا جو ۱۳۴۴ھ میں شائع ہوا۔

۳۔ مرزا ابراہیم چغتائی اکبرآبادی نے پہلے پارے کا منظوم ترجمہ کیا جو ۱۳۵۵ھ میں شائع ہوا۔

---

[1] عزیز گرامی ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب نے اردو میں قرآنی تراجم و تفاسیر پر پی ایچ ڈی کا مقالہ لکھا تھا۔

۴۔ محمد ادریس کیف بھوپالی نے پہلے اور دوسرے پارے کا منظوم ترجمہ "مفہوم القرآن" کے نام سے ۱۳۵۹ھ میں شائع کیا۔
۵۔ سیماب اکبر آبادی نے قرآنِ پاک کا منظوم ترجمہ "وحیِ منظوم" کے نام سے ۱۳۶۵ھ میں مکمل کیا۔ جس کا صرف تیسواں پارہ (پارۂ عم) اُن کے چھوٹے صاحبزادے مظہر صدیقی نے کراچی سے ۱۳۷۲ھ میں نمونتاً شائع کیا۔ مولانا حسین احمد مدنی۔ مولانا محمد میاں۔ مولانا عتیق الرحمٰن۔ مولانا حفظ الرحمٰن۔ مولانا سعید احمد اکبر آبادی۔ خواجہ حسن نظامی۔ مولانا عبد النعیم صدیقی۔ مولانا ادریس وغیرہ نے اس ترجمے کو بہت سراہا ہے۔
۶۔ عبدالرحیم عرشی نے پندرہ پاروں کا منظوم ترجمہ ۱۳۶۸ھ میں مرتب کیا۔
۷۔ مجید الدین احمد اثر زبیری نے پہلے پارے کا منظوم ترجمہ "سحر البیان" کے نام سے ۱۳۷۱ھ میں شائع کیا لیکن وہ ۱۳۷۰ھ تک تیرہ پاروں کا ترجمہ کر چکے تھے۔
۸۔ سید شمیم رجز نے بھی "آبِ رواں" کے نام سے ۱۳۸۰ھ میں ایک پارہ شائع کیا لیکن وہ بھی ۱۳۸۳ھ (۱۹۶۳ء) تک تیرہ پارے نظم کر چکے تھے۔
۹۔ احمد حسین قلعہ داری کے ابتدائی چار پارے منظوم ملتے ہیں۔
ان کے علاوہ سید غضنفر علی سونی پتی کا پہلا منظوم پارہ۔ صوفی محمد حسین سرہندی کا پہلا منظوم پارہ اور مطیع الرحمٰن خادم علی گڑھی کا منظوم ترجمہ بھی محفوظ ہے۔
چند منظوم تفسیریں بھی مرتب ہوئیں مثلاً:۔
(۱) غلام مرتضیٰ جنون فیض آبادی نے تفسیرِ مرتضوی کے نام سے آخری پارے کی تفسیر ۱۱۹۴ھ میں لکھی۔
(۲) محمد اشرف کاندھلوی کی تفسیرِ سورۂ یوسف ۱۲۶۴ھ میں دہلی سے شائع ہوئی۔
(۳) عبدالسلام سلام نے تفسیر زاد الآخرۃ کے نام سے چار جلدوں میں ۱۲۸۴ھ میں شائع کی۔
(۴) عبدالحی قادری نے جواہر التفسیر فی التیسیر والتذکیر کے نام سے اپنی منظوم تفسیر بنگلور سے ۱۳۰۰ھ کے اواخر میں شائع کی۔
(۵) مولانا عبداللہ نے خلاصۂ تفسیر القرآن آگرہ سے ۱۳۱۶ھ میں شائع کی۔
(۶) غلام رسول نے تفسیرِ سورۂ یوسف ۱۳۲۵ھ میں مرتب کی
(۷) محبوب کلکے زئی نے پہلے پارے کی منظوم تفسیر لاہور سے ۱۳۷۲ھ میں شائع کی۔
(۸) دانش فرازی نے سورۂ فاتحہ کی تفسیر "آیاتِ فطرت" مدراس سے ۱۳۸۴ھ میں شائع کی۔
اسی طرح کچھ اور مختصر اور منظوم تفسیریں بعض کتب خانوں میں محفوظ ہیں جو فنِ شعر کے لحاظ سے اہم نہ سہی لیکن اُن کے لکھنے والوں کی کوشش اور کاوش قابلِ داد و آفریں ہے۔
حضرت سیماب اکبر آبادی (م ۱۹۵۱ء) نہایت قادر الکلام شاعر تھے اور اپنے دور کے بہترین شعراء میں شمار ہوتے تھے۔ انھوں نے پچاس سال سے زیادہ مدت تک شاعری کی اور کسی صنفِ سخن کو نہیں چھوڑا۔ غزل اور نظم میں اُن کو خاص ملکہ حاصل تھا اور مسلسل سیکڑوں شعر کہہ لینے کے عادی تھے۔ انھوں نے مولانائے روم کی طویل مثنوی کو "الہامِ منظوم" کے نام سے تمام و کمال نظم کیا اور گو کہ اس سے پچاس سال قبل مولانا یوسف علی خاں گلشن آبادی "پیراہنِ یوسفی" کے نام سے اس مثنوی کا منظوم ترجمہ کر چکے تھے لیکن حقیقت یہ ہے کہ حضرت سیماب کے منظوم ترجمے میں ادبی شان اور بڑی پختہ کاری ہے۔ اس صبر آزما کام کے بعد انھوں نے اپنے دینی اور متصوفانہ جذبے کی تسکین کی خاطر ۱۳۶۴ھ میں "وحیِ منظوم" کے نام سے قرآنِ پاک کے منظوم ترجمے کا کام شروع کیا اور آخر عمر تک جیسا کہ مسودات کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے، ترجمے کی ترمیم و تنسیخ میں مصروف رہے اور یہ اُن کا دوسرا عظیم ادبی شاہکار ہے جو اردو کی رہتی دنیا تک زندہ رہنے کی پوری صلاحیت رکھتا ہے۔
یوں تو ایک زبان سے دوسری زبان میں کسی کتاب کو منتقل کرنا ہی بہت دشوار ہوتا ہے، پھر نظم میں منتقل کرنا تو اور بھی دشوار ہے اور قرآن جیسی اہم کتاب کو سخت احتیاط کے ساتھ نظم کرنا اور نظم کی ادبی شان کو شروع سے آخر تک برقرار رکھنا حضرت سیماب ہی کے بس کی بات تھی۔ وزن اور قافیے کی پابندی کی وجہ سے ظاہر ہے کہ قوسین میں الفاظ کو شامل کرنا ضروری تھا۔ اس طرح کام میں مزید دشواری پیدا ہو جانے کا امکان تھا کیونکہ ایسے اضافے احتیاط کے منافی بھی ہو سکتے تھے۔ تاہم حضرت سیماب نے ایسے تمام مواقع پر ہمیشہ حزم و احتیاط کو ملحوظ رکھا اور نہایت کامیابی کے ساتھ اپنے کام کو اتمام و کمال کی منزل تک پہنچایا۔ اب مناسب ہے کہ بعض منظوم ترجموں کا تقابلی مطالعہ بھی کر لیا جائے۔ دیکھیے شمس الدین شائق ایزدی نے سورۃ الفاتحہ کا ترجمہ اس طرح کیا ہے:۔

ابتدا ہے نامِ اللہ سے بیاں
ہے جو بخشش کرنے والا مہرباں

ہر ستائش ہے سزاوارِ خدا	جو کہ رب ہے جملہ مخلوقات کا
وہ ہے بخشش کرنے والا مہرباں	مالکِ روزِ جزائے انس و جاں
تیری ہی ہم بندگی ہیں کر رہے	اور تجھی سے ہم مدد ہیں مانگتے
تو چلا ہم کو براہِ راستی	راہ اُن کی جن پہ بخشش تو نے کی
پر نہ اُن کی رہ، غضب جن پر ہُوا	اور نہ اُن کی جو ہیں گمراہ از ہُدیٰ

یہ ترجمہ ۱۳۴۲ھ کا ہے اس کے تیرہ سال بعد مرزا ابراہیم چغتائی اکبرآبادی کا ترجمہ اس طرح شائع ہوا :-

ہے بس اللہ ہی کو حمد و ثنا	ہے وہی رب ہر ایک عالم کا
ہے وہ رحمٰن رحم والا بڑا	وہ ہی حاکم ہے روزِ محشر کا
بندگی کرتے ہیں فقط تیری	اور مدد مانگتے ہیں تجھ سے ہی
راہ سیدھی پہ ہی ہمیں دے لگا	راہ اُن کی انعام جن پہ ہوا
نہ کہ اُن کی غضب ہُوا جن پر	جو رہِ راست سے چلے ہٹ کر

ان دونوں ترجموں میں سے پہلا ترجمہ خاصا رواں اور صاف ہے۔ البتہ دوسرے ترجمہ میں زبان کی پختگی کم ہے۔
ع۔ راہ اُن کی انعام جن پہ ہوا۔ اس مصرع میں "انعام" کا عین ساقط ہو جاتا ہے اور اس سے پہلے والے مصرع میں بھی پختگی نہیں ہے
لیکن حضرتِ سیماب اس طرح ترجمہ کرتے ہیں۔

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)
جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں
ہیں سزاوارِ خدائے (پاک) ساری خوبیاں	(جو ہے) رب سارے جہانوں کا رحیم و مہرباں
ہے وہی انصاف کے دن کا بھی مالک (بے گماں)
(یا الٰہی)، ہم فقط کرتے ہیں تیری بندگی	اور ہوتے ہیں تجھی سے طالبِ امداد (بھی)
(یا الٰہی)، ہم کو سیدھے راستے پر تو چلا	اُن کا رستہ جن پہ انعام (و کرم) تیرا ہُوا
راستہ اُن کا نہیں جن پر غضب (کی) ہو (نگاہ)
اور نہ اُن کا راستہ جو ہو گئے گم کردہ راہ

دیکھیے ایک استاد کے کلام میں کس قدر روانی اور برجستگی ہے اور پھر احتیاط کا یہ عالم ہے کہ وزن اور قافیے کی ضرورت سے جتنے اضافے ہیں وہ سب قوسین میں ہیں۔ یہ احتیاط دوسرے منظوم ترجموں میں نظر نہیں آتی۔ حضرتِ سیماب نے ایک چھوٹی سی سورۃ الاخلاص کا ترجمہ (مع تسمیہ) اس طرح کیا ہے :-

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)
جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں؛
کہہ دو، ہے (میرا) خدا ایک اور خدا ہے بے نیاز	ہے نہ زائندہ نہ زائیدہ (جہاں کا کارساز)
اور نہیں ہے کوئی اس کے جوڑ کا (بے امتیاز)

ایک اور چھوٹی سورۃ الکوثر کا ترجمہ (مع تسمیہ) ملاحظہ ہو :-

نام سے اللہ کے کرتا ہوں آغازِ (بیاں)
جو بڑا ہی رحم والا ہے نہایت مہرباں؛
اے پیمبر! ہم نے بیشک تم کو کوثر دے دیا	پس پڑھو رب کی نماز اور پھر کرو شکرِ خدا
اور قربانی کرو (تم نام پر اس کے ادا)	جو تمہارا ہے عدو بے نسل وہ رہ جائے گا

جہاں الفاظ کی تکرار ہوتی ہے جو ایک زبان کا خاص مزاج ہوتا ہے، وہاں ترجمہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ لیکن حضرت سیماب نے ایسے مواقع پر بڑی خوش اسلوبی سے ترجمہ کیا ہے۔ مثلاً سورۃ القارعہ کی ابتدائی آیتوں کا ترجمہ اس طرح ہے۔
کھڑکھڑانے والی! ہے وہ کھڑکھڑانے والی کیا	کھڑکھڑانے والی کیا ہے؟ سمجھے ہو تم کیا بھلا؟

پھر سورۃ النساء آیت (۱۶۳) میں یہ تکرار کس خوبی سے نظم ہوئی ہے۔

ہم نے تم پر وحی بھیجی جیسی بھیجی نوحؑ پر — وحی بھیجی ہم نے ابراھیمؑ و اسمٰعیلؑ پر
اور اُن پر جو نبی بعد اُن کے آئے (مقتدر) — اور اسحٰقؑ اور یعقوبؑ اُن کی نسلوں پر (اُدھر)

یعنی یہ حسن تکرار ہے جو ترجمے میں بھی قائم رکھا گیا ہے۔ اسی طرح بعض قرآنی اصطلاحات جو اردو میں عام نہیں ہیں انہیں بڑی خوبی سے نظم میں منتقل کیا گیا ہے کہ اجنبیت کا احساس کبھی نہیں ہونے پاتا۔ مثلاً سورۃ المائدہ کی آیت ۳ کا ترجمہ اس طرح ہے۔

منع ہے خون اور سور کا گوشت، مردہ جانور — اور جو ہو نامزد غیر خدا کے نام پر
جو گلا گھٹنے سے یا ہو چوٹ کھانے سے مرا — سینگ لگنے سے مرا ہو یا ہوا اوپر سے گرا
اور وہ بھی پھاڑ کھایا ہو درندوں نے جسے — ہاں مگر (مرنے سے پہلے) ذبح کر لو اسے
اور وہ بھی جس کی قربانی ہوئی ہو تھان پر — ہیں حرام (اور ناروا) تم پر ایسے جانور

سورۃ الانعام میں جن ممنوعات کا ذکر (آیات ۱۵۲، ۱۵۳) میں آیا ہے اُن کا ترجمہ بھی بہت خوب ہے۔

اُن سے کہہ دو آؤ میں تم کو بتا دوں وہ تمام — جو تمہارے رب نے باتیں تم پہ کر دی ہیں حرام
(وہ یہ ہیں) اس کا کسی کو بھی نہ تم مانو شریک — اور سلوک و پیار کھو ماں باپ سے تم (ٹھیک ٹھیک)
مفلسی کے خوف سے مار و نہ تم اولاد کو — تم کو اور ان کو ہمیں تو رزق دیتے ہیں (سُنو)
ظاہر و پوشیدہ جتنے بے حیائی کے ہیں کام — پاس بھی اِن کے نہ جاؤ (لو کبھی اُن کا نہ نام)
اور نہ مارو اُس کو جس کو کر دیا حق نے حرام — ہاں مگر حق پر یہ تمہیں اللہ کا ہے حکمِ عام
تاکہ تم سمجھو (جہاں میں رہنے سہنے کا نظام)

حضرت سیمابؔ کو نظم گوئی میں بڑا کمال حاصل تھا۔ سورۃ الاعراف (۷۲-۷۹) میں حضرت صالح علیہ السلام کے متعلق جو آیات ہیں اُن کو نظم کرنے میں بڑی لطافت ملحوظ ہے۔ یعنی:

جانبِ قومِ ثمود ایک ان کے صالحؑ بھائی کو — ہم نے بھیجا) اور (صالحؑ نے کہا، لوگو سُنو!
تم کرو اللہ ہی کی بندگی (صبح و مسا) — رب تمہارا (دوسرا) کوئی نہیں اُس کے سوا
آچکی ہے جانبِ حق سے دلیلِ برملا — ہے تمہارے واسطے یہ اونٹنی اِک معجزہ
چھوڑ دو اس کو زمیں پر رب کی یہ چرتی پھرے — نیّت بد سے نہ کوئی اس کو تم میں سے چھوئے
ورنہ مارے جاؤ گے تم اِک عذابِ سخت سے

یاد اے لوگو کرو (احسان تم اللہ کا) — جب کہ بعد عاد تم کو جانشیں اُن کا کیا
اور دیا روئے زمیں پر یوں تمہیں دخل و عمل — نرم میدانی زمیں پر تم بناتے ہو محل
گھر پہاڑوں پر بنانے ہو (چٹانیں) کاٹ کر — یاد اے لوگو کرو احسان رب کے (سربسر)
اور نہ پھیلاتے پھرو جھگڑے زمیں (کی سطح) پر

قوم کے مغرور سرداروں نے (استہزا کیا) — لا چکے تھے جو غریب ایمان، اُن سے یوں کہا
"کیا تمہیں معلوم ہے صالحؑ خدا کے ہیں نبی" — بولے "جو وہ لائے ہیں اُس پر یقیں ہے (واقعی)"
بولے وہ مغرور، جس پر ہے تمہیں حق الیقیں — اُس سے ہم منکر ہیں (ہرگز ماننے والے نہیں)
پس انہوں نے اونٹنی کو بے کسے (کونچیں) کاٹ دیں — پھر گئے وہ اپنے رب کے حکم سے (رکھتے بدیقیں)
بولے اے صالحؑ "ڈراتا جس سے تھا، لاوہ (عذاب) — تو اگر پیغمبر (حق ہے، تو ایسا کر شتاب)
(ناگہاں) اِک زلزلے نے آلیا (گھبرا گئے) — اور وہ اپنے گھروں میں رہ گئے اوندھے پڑے
اُن سے رو گرداں ہوئے صالحؑ (دمِ رخصت) کہا — میں نے تو اے قوم تم کو حکمِ رب پہنچا دیا
(خیر خواہی کی تمہاری) اور نصیحت تم کو کی — خیر خواہوں سے مگر تم کو محبت ہی نہ تھی

دیکھئے یہ واقعہ کتنی روانی اور شستگی کے ساتھ نظم ہوا ہے کہ وہ ترجمہ معلوم نہیں ہوتا۔ یہی ایک کہنہ مشق اور پختہ کار شاعر کا کمال ہوا کرتا ہے اور حضرت سیمابؔ کے اس کمال کی تکمیل و تمیم سے کسی کو انکار نہیں۔ اللہ پاک ان پر بے حساب رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین

فقط — احقر — [illegible]

Honourable A.K. BROHI
Chairman National Hijra Centenary Committee,
Rector Islamia University Islamabad.

I do not know how best to begin writing this short introduction to a magnificent work entitled as Wahi Manzoom written by no less a scholar of the eminence of Allama Seemab Akbarabadi. I had the privilege, in my capacity as Chairman of the National Hijra Committee, to request the President of Pakistan to launch this very book among other books that had been written about the Holy Quran. Some of these were translations in Pakistani languages and some others were of course a poetical rendering in a versified form of the meaning and contents of the Quran. This formal ceremony was held on 28th Ramzan 1401 Hijri. Thus the people of Pakistan by now know the existence of this book but it is only when they actually read it, will they come to know the remarkable achievement which must be put down to the credit of its late author who has given us a versified version in urdu of the message of the Holy Quran.

2. The translation of the Quran, as we all know, is not at all an easy undertaking and indeed the consensus of opinion amongst those who are qualified to speak about the subject is that, it is the one book that is incapable of being translated. At best, Quran could be *interpreted*. But then to interpret it in a versified form necessarily involves a great measure of understanding not only of the meaning and significance of the Holy Word of God which is couched in Arabic language but also a mastery over the language, (in this case of urdu) in which the versified form attempted by the author appears to capture the meaning of the Holy Scriptures of Islam. Unfortunately for me, as I am neither an expert in the sphere of comprehending the full significance of the Holy Scripture of Islam as it appears in Arabic nor again, I must admit in sad sincerity, am I qualified to assess and evaluate the stylistic beauty of the versified form as it appears in Urdu a language in which the late Allama Seemab Akbarabadi has been able to make available to his readers the message of the Quran there is very little I can say about that aspect of the matter.

3. What I am qualified, however, to say is that the task accomplished by the Author is one of great *sanctity*. To make the original word of God available in any other language to the believers is the highest work of Da 'wa – it is one of spreading its message to those who cannot understand Arabic. Unfortunately, even most of the Arabs who know Arabic language since it is their mother language do not know the Quran as well as it ought to be known and understood.

This is not saying anything derogatory to the Arabs but it is obvious that it is not enough to know Arabic to know the Quran. The word of God which has

reached us by way of revelation that came to the Prophet of Islam 1400 years ago, evokes in our mind and soul a sort of response which is so unique that it is impossible, in mere words, to state precisely the impact that it makes upon us. Blessed, therefore, are those who share their own heart-felt response to the Holy Word of God in a language and form which they consider is best suited for the purpose of communicating to their readers what they have felt and found in the revelation that came to the Prophet of Islam and which, as is welknown, is preserved in the most authentic form for all time to come in the Quran.

4. In Pakistan we expect many more authors to undertake this very useful exercise for enabling a universal book such as Quran to be made available in different languages to diverse minds so that they too by looking at it from different perspectives and points of view are assisted to look at the message of Quran *steadily* and to look at it as a *whole.* This undertaking is a sacred one and it appears to me that those who apply themselves to the performance of this task are the favourites of the Holy Spirit as undoubtedly they, by their labour, seek to earn the pleasure of God who is the Author of the Book. This surely is a reward beyond which no greater reward is conceivable.

5. May the Lord bless the Late Allama Seemab Akbarabadi and admit him to the company of the elect for the great work he has performed by translating the Quran in a versified form in Urdu language.

Allah Bukhsh K. Brohi

A. K. BROHI